ھو الشافی
سرچشمۂ صحت
ہومیو پیتھک علاج
ماضی حال اور مستقبل
کی تابناک حقیقت
مصنف
الحاج پروفیسر ڈاکٹر سید منظر حسین کاظمی

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾

القرآن سورہ شعراء - آیت نمبر ۸۰

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وُہی (خدا) شفا دیتا ہے۔

جہاں کہیں طِب کے فن سے محبّت ہے
وہیں اِنسان سے مُحبّت ہے

بقراط

هُوَ الشَّافِی

سرچشمۂ صحت

ہومیوپیتھک علاج

مصنّف
الحاج پروفیسر ڈاکٹر سیّد منظر حسین کاظمی

تعلیم کی خدمت میں تیسری پُشت
شیخ شوکت علی اینڈ سنز
ناشران و تاجران کتب
اردو بازار ایکسٹینشن، ایم۔اے جناح روڈ کراچی
فون: ۲۶۳۷۵۷۷۔۲۲۱۷۷۶۷

سال اشاعت	جون ۲۰۰۰ء
کمپیوٹر کمپوزنگ	مطبوعات توحید
سرورق	فہیم منظر کاظمی (ہیوسٹن، امریکہ)
تعداد (ایڈیشن اول)	۱۰۰۰ (ایک ہزار)
عرض ناشر	سید محمد ایوب نقوی
قیمت	پاکستان میں ۳۰۰ روپے، غیر ممالک میں ۵۰ ڈالر امریکی

اسٹاکسٹ

پاکستان
۱ - ونگ کمانڈر (ر) غضنفر حسین ایف ۶۲، رضویہ سوسائٹی ناظم آباد کراچی فون ۶۲۱۳۲۴
۲ - تمام معروف ہومیوپیتھک کتب وادویات فروش
۳ - شیخ شوکت علی اینڈ سنز اردو بازار کراچی
۴ - ویلکم بک پورٹ (پرائیویٹ لمیٹڈ) مین اردو بازار کراچی
۵ - محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی
۶ - احمد بک ڈپو رضویہ سوسائٹی کراچی
۷ - رحمت اللہ بک ایجنسی کھارادر کراچی
۸ - کرنل (ر) سید شاہد نقوی اسلام آباد فون نمبر ۲۹۱۸۸۶
۹ - سید حسن مجتبیٰ - ۳ - جلیل کوارٹرز گلبرگ پشاور

بھارت
۱ - ڈاکٹر غضنفر عباس دسہری ہاؤس بھیرون بی روڈ لکھنؤ یوپی
۲ - سید محمد ضیاء ۵۷۷ پی پیر ٹاؤن بارہ بنکی یوپی

امریکہ
۱ - جناب صفدر رضا کاظمی فون ۹۸۰۵۲۲۱ (۲۸۱)
۲ - جناب فہیم کاظمی فون ۸۹۰۳۱۷۷ (۲۸۱)
۳ - ڈاکٹر کلیم کاظمی فون ۶۴۸۲۲۹۲ (۲۸۱)
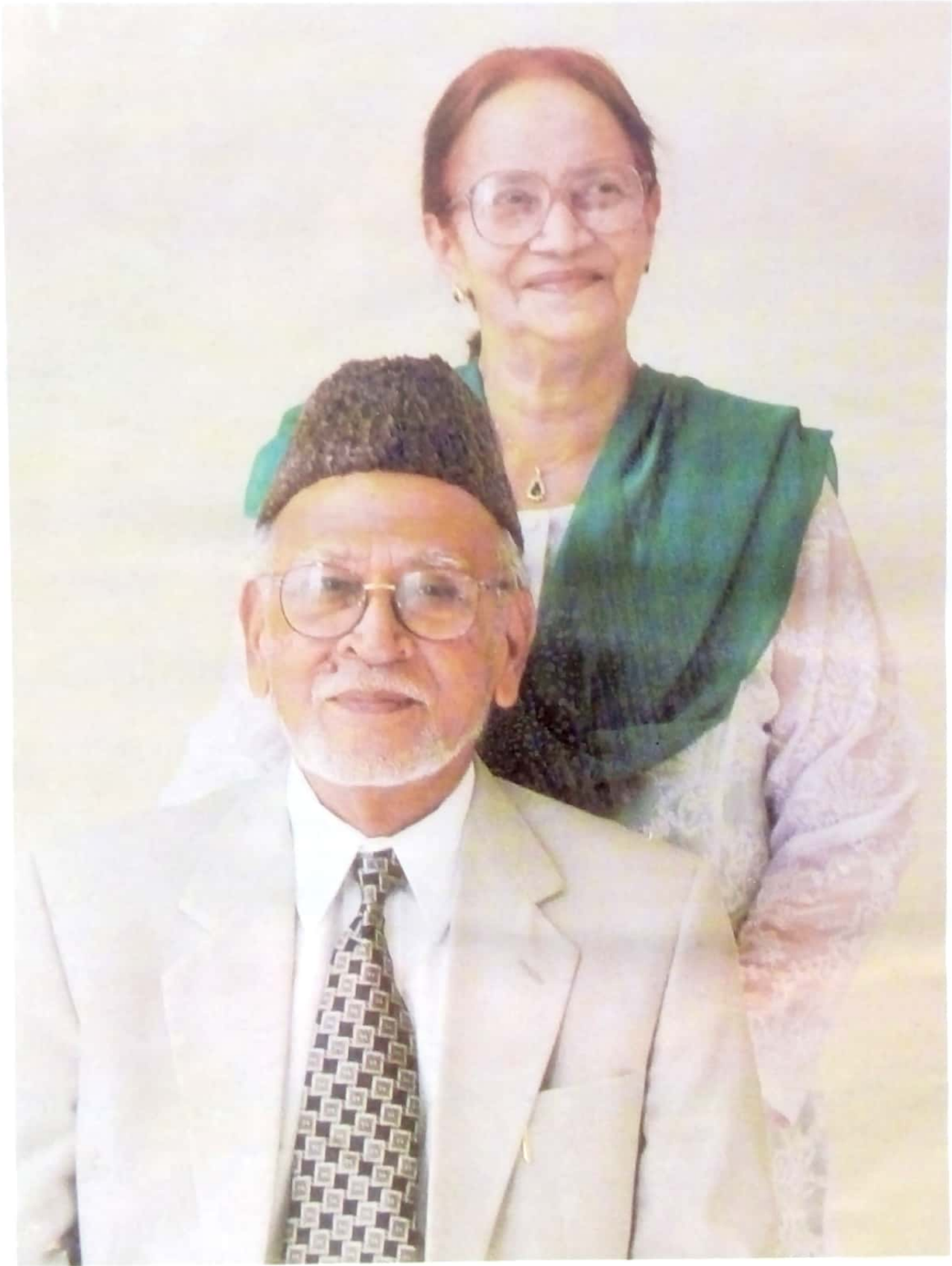
منظرؔ کاظمی اپنی بیگم زاہرہ بانو کے ساتھ جنہوں نے
مصنّف کو ہر فکر سے آزاد رکھ کر کتاب مکمل کرائی
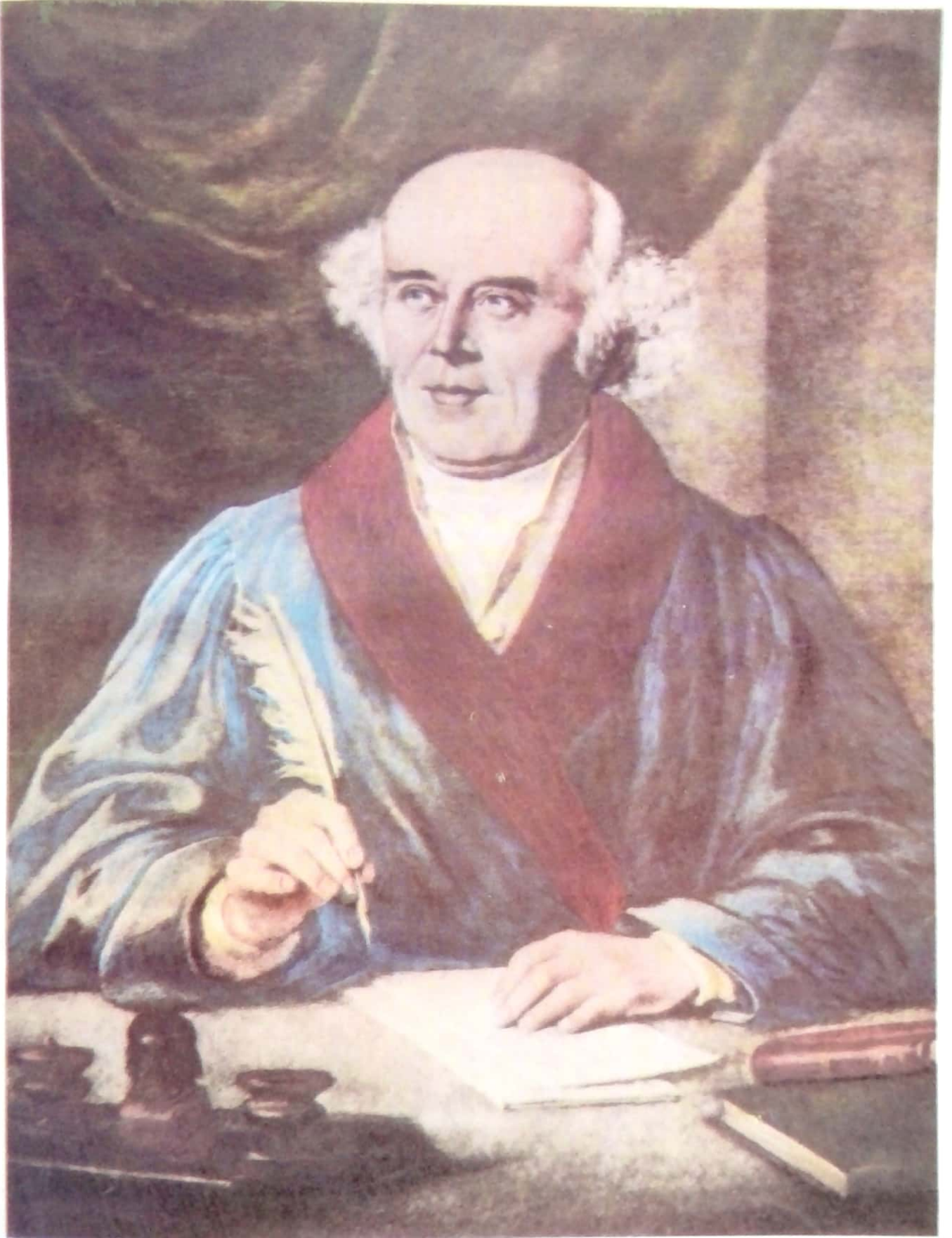
علاج بالمثل کو ہومیوپیتھی
نام دینے والا ڈاکٹر ہنی مین

انتساب

والد ـــــــ سیّد مظفّر حسین مرحوم ابنِ بخشش حسین
والدہ ـــــــ سیّدہ شہر بانو مرحومہ بنتِ اسد حسین
بھائی ـــــــ سیّد مشتاق حسین مرحوم ابنِ مظفر حسین
بھاوج ـــــــ سیّدہ سعیدہ بانو مرحومہ بنتِ محمّد نقی
جواں سال فرزند ـــــــ فلائنگ آفیسر سہیل شہید

ـــــ اور ـــــ

اُن تمام مریضوں کے نام

جو ہومیو پیتھک طریقۂ علاج کی افادیت سے ناواقف تھے

نوٹ - اس کتاب کی پروف ریڈنگ ڈاکٹر منظور حیدر صاحب اور مصنف نے بار بار کی ہے اس پر بھی اگر کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں تو اردو زبان کے کاتبین کی تاریخ کو مد نظر رکھتے ہوئے کاتب کی غلطی کو نظر انداز کر دیجئے گا۔

عرض ناشر

میں نہ ڈاکٹر ہوں اور نہ اس فن سے واقف۔ متعدد اسلامی کتب کا مصنف ضرور ہوں لیکن اس تجربہ کا علم الابدان سے کوئی تعلق نہیں۔ اس وقت صرف زیر نظر کتاب "سرچشمہ صحت" کا ناشر ہونے کی حیثیت سے اپنے حقوق استعمال کرتے ہوئے اتنا تحریر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ کتاب کے مصنف پروفیسر سید منظر حسین کاظمی کے تعارف میں قدرے تشنگی رہ گئی۔ وہ شخص جو اپنے شاگردوں کے لئے قابل تقلید ہو، اساتذہ میں محترم ہو، ایڈمنسٹریشن میں رعب و دبدبہ اور انصاف ہو، احباب میں ہردل عزیز ہو، جس کے ذہنی آب و تاب کا چرچا محفل محفل ہو، جس کے تفریحی مشاغل میں افرادی سلیقہ اور رکھ رکھاؤ ہو، جو میل ملاپ میں سادہ اور بے تکلف ہو، جسکی طبیعت میں بے نیازی کے ساتھ ساتھ خود نگری ہو، اسے اتنا لکھ کر کیسے چھوڑا جا سکتا ہے کہ کاظمی صاحب علم وادب میں بلند مقام حاصل کرنے کے بعد اب ڈاکٹری کے میدان میں بھی بھرپور صلاحیتوں کے مالک ہیں۔

اپنی ناگفتہ بہ دشواریوں کے باوجود جب معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب نے ہومیوپیتھی پر اپنے پچاس سالہ تجربہ کو صفحہ قرطاس پر بکھیرا ہے تو اسے چھاپنے کی خواہش کے ساتھ ان کے پاس حاضر ہوا۔ جس طرح وہ مجھے عزیز ہیں اسی طرح وہ بھی مجھے اپنے گھر کا ایک فرد سمجھتے ہیں انکا دادھیال سلون ضلع رائے بریلی ہے تو نانیہال مصطفیٰ آباد ضلع رائے بریلی جبکہ میرا دادھیال مصطفیٰ آباد اور نانیہال سلون ہے گویا میں گھر کا بھیدی ہوں۔

ملک تقسیم ہونا، سیاسی اور سماجی انقلاب برپا ہوتے رہنا الگ بات ہے لیکن معاشرتی انداز اور خاندانی روایات بدلنا آسان نہیں۔ کاظمی صاحب کے پردادا میر ضامن حسین، واجد علی شاہ کے زمانے میں فتح پور سے لے کر الہ آباد تک کے علاقے کے مالک تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کا جاہ و جلال اور رعب و دبدبہ کیا رہا ہوگا۔ انگریزوں نے واجد علی شاہ کی گرفتاری کے بعد انہیں بھی قید میں ڈال دیا اور زہر دے کر ختم کردیا لیکن خون کے اثرات حکومتوں سے ختم نہیں ہوتے۔ سلون میں کاظمی صاحب کے خاندانی اثرات اور انداز رہائش کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے محرم کے تین جلوسوں میں ہاتھی اونٹ اور گھوڑوں پر علم ہوتے اور سارے مجمع میں روٹیاں تقسیم ہوتیں۔ دادھیال کے اس ماحول میں آنکھ کھولنے والے بچے کی شخصیت کے بناؤ اور شعور کے بہاؤ

میں ماضی اور حال کو جذب کرنے کی کس قدر مہارت ہوگی۔ ننہیال کے علمی خزانوں نے کاظمی صاحب کے علمی و ادبی قدروں کو اجاگر کیا اور یہی وجہ ہے کہ آج وہ اس اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ وہ ہمہ صفت موصوف ہیں۔ لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن گواہ ہے کہ وہ فن موسیقی سے واقف ہیں۔ سلون اور مصطفیٰ آباد کے گلی کوچے آواز دیتے ہیں کہ وہ بہترین نوحہ خواں و سوزخواں ہیں۔ اسکول و کالج اور یونیورسٹی کے ریکارڈ نہ صرف یہ بتلاتے ہیں کہ وہ اول درجہ حاصل کرنے والے علم کے گوہر آبدار ہیں بلکہ کھیلوں کے میدان کے بھی شہسوار ہیں۔ دولت و ثروت اور ماں باپ چھوڑ کر پاکستان اس لئے آ گئے کہ قائداعظم کے ہمنوا تھے اور خلیق الزماں صاحب کی سربراہی میں پاکستان حاصل کرنے والوں میں تھے۔ پاکستان کے کالج جہاں وہ پروفیسرو پرنسپل رہے اس بات پر مہر صداقت ثبت کرتے ہیں کہ وہ ڈرامہ نویس اور بہترین ڈائرکٹر رہے ہیں۔ شاعری بھی کرتے تھے لیکن اپنی دوسری مصروفیات میں وقت نہ نکال سکے اور اسے اپنے ادبی مشاغل میں حائل پایا تو اسے چھوڑ دیا۔ آج وہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اپنے بچوں کی پرورش بھی اس انداز میں کی کہ سب کے سب پاکستان کے علاوہ امریکہ میں بھی اعلیٰ مناصب پر فائز ہیں۔

ان سب حوالوں سے میں نے ڈاکٹر صاحب کو متعارف کرانے کی اس لئے کوشش کی کہ لوگ ان کے اس سن و سال میں بھی انکی جہد مسلسل کو دیکھ کر اپنے بچوں کی پرورش کریں کہ وہ پاکستان کا نام روشن کریں۔ انکی کتاب میں فنی صلاحیتوں کو ڈاکٹر نسیم صدیقی صاحب مرحوم نے جس انداز میں پیش کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ بس اتنا اور عرض کر دوں کہ جس طرح پیپل اور برگد کے درخت کی چھاؤں صدقہ جاریہ میں شمار ہوتی ہے اسی طرح یہ کتاب ان درختوں سے زیادہ دیرپا اور صدقہ جاریہ میں شمار ہوگی اور انسانی صحت کی ضامن ہوگی۔ مجھے اس کتاب کے ناشر ہونے پر فخر ہے اور امید ہے کہ آپ سب کی پسند اسے مزید چار چاند لگا دے گی میری دعا ہے کہ خداوند عالم ڈاکٹر منظر حسین کاظمی کی حیات و صحت میں اضافہ کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے نیز مزید توفیق عطا کرے کہ اپنے قلم کی جنبش سے انسانیت کی خدمت کرتے رہیں۔ زیر نظر کتاب انہیں کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

والسلام

الحاج سید محمد ایوب نقوی مصطفیٰ آبادی

کراچی

۲۵ جون ۱۹۹۹ء

اظہار تشکر

الحمدللہ سخت مراحل سے گزر کر کتاب تین سال میں مکمل ہوئی جس کے لئے شکر گزار ہوں۔

۱ - پہلے اپنے پروردگار کا جس نے زندگی اور صحت اور قوت تحریر عطا فرمائی۔

۲ - والدین اور اساتذہ کا جن کی تربیت نے اس قابل کیا کہ کتابیں لکھ سکوں۔

۳ - ڈاکٹر گھوش (لکھنؤ، بھارت) کا جنہوں نے ۱۹۴۲ء میں ہومیوپیتھی پڑھنے کی دعوت دی اور شاگردی کا شرف بخشا۔

۴ - اس کتاب کے پڑھنے والوں کا کہ انہوں نے اسے پڑھنے کے قابل سمجھا۔

۵ - جناب ماجد حسین صاحب، مقیم رضویہ سوسائٹی کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کتاب پر نظر ثانی کی پھر بھی غلطی رہ گئی ہو یا کاتب کی جدت کا شکار ہو تو معذرت خواہ ہوں۔

۶ - تعارفی کلمات تحریر کرنے پر ڈاکٹر منظور حیدر صاحب کے خلوص و محبت کا کہ کتاب انہیں پسند آئی۔

۷ - جناب سید محمد ایوب نقوی مصطفےٰ آبادی کا جنہوں نے میری بھولی بسری یادیں تازہ کردیں۔

۸ - ڈاکٹر نسیم احمد صدیقی کے اظہار پسندیدگی اور ہمت افزائی کا جنہوں نے اپنی گوناں گوں مصروفیات کے باوجود مقدمہ تحریر کیا جو لڑنا آسان اور لکھنا مشکل ہے۔ دلی صدمہ ہے کہ کتاب شائع ہونے سے قبل ان کا انتقال ہو گیا۔

۹ - ان تمام ڈاکٹر صاحبان کا جن کے بے پناہ اصرار پر یہ کتاب پایہ تکمیل تک پہنچی۔

۱۰ - اپنی بیگم زاہرہ کاظمی کا جنہوں نے دوسری کتابوں کی طرح اس کتاب کے لکھنے میں بھی اپنی روائتی خندہ پیشانی سے مجھے ہر فکر سے آزاد رکھا۔

۱۱ - اپنے ہونہار فرزندان غضنفر، فہیم اور کلیم، دختران ثمینہ و نغمہ، داماد صفدر و اشتیاق اور بہوؤں غزالہ، فاطمہ اور معصومہ کا جنہوں نے اپنی بے پناہ محبت، خلوص اور پیار سے دماغ کو یکسوئی مہیا کی۔ صفدر کاظمی نے ہیوسٹن امریکہ کے قیام میں بے شمار نایاب کتابیں مہیا کیں اور فرزند ڈاکٹر کلیم کاظمی ماہر امراض طفلاں ہیوسٹن امریکہ نے اپنے ماہرانہ مشوروں سے ترامیم و اضافے کرائے اور تقریظ لکھا۔

۱۲ - اپنے تمام مریضوں کا جن کا علاج کرنے میں تجربات حاصل ہوئے اور صحت پا کر وہ میرے لئے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔

انشاءاللہ یہ کتاب سرچشمہ صحت ثابت ہو گی۔

دعاؤں کا طالب
منظر کاظمی
۱۴ اگست ۱۹۹۹ء

ترتیب مندرجات

Scanned by CamScanner

عنوانات	صفحہ

ڈاکٹر منظر کاظمی
فن اور شخصیت

جب میں یہ کہتا ہوں کہ ڈاکٹر منظر کاظمی مجھے بحیثیت انسان، عالم، ادیب، شاعر، محقق اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر بے حد پسند ہیں تو اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مجھے کوئی دوسرا انسان یا ڈاکٹر پسند نہیں۔ لیکن کیا کروں کہ کسی اور صاحب فن اور ڈاکٹر کا حق چھینے بغیر ڈاکٹر منظر کاظمی کی تخلیقی کاوشیں لاجواب ہیں جو مجھے آسودگی بخشتی ہیں۔ تعلیمی حیثیت سے لکھنؤ یونیورسٹی سے ۱۹۴۲ء میں ایم۔ اے فرسٹ کلاس پاس کر کے پانچ سالہ ریکارڈ توڑنا آسان بات نہیں، وہ کھیل کے میدان میں بھی پیش پیش رہے اور لکھنؤ یونیورسٹی میں ہاکی اور بیڈ مشن کی ٹیموں میں نہ صرف اچھی کارکردگی دکھلائی بلکہ کیپٹن کے فرائض بھی انجام دیئے۔

طالب علمی کے زمانہ ہی سے ہومیو پیتھی کی حیرت انگیز افادیت سے متاثر ہو کر ۱۹۴۲ء میں لکھنؤ کے مشہور ہومیو پیتھک ڈاکٹر آر۔ گھوش کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اور یونیورسٹی سے تعلیم اور کھیل کے اوقات میں سے وقت بچا کر ہومیو پیتھی پڑھتے رہے۔ ڈاکٹر گھوش صاحب صبح سے رات تک مطب کرتے اور کاظمی صاحب کھیل سے فارغ ہو کر ان کے ساتھ جا بیٹھتے۔ اس طرح چار سال میں ۱۹۴۶ء تک ڈاکٹر گھوش صاحب نے کاظمی صاحب کو علم ہومیو پیتھی سے خاصہ روشناس کرادیا۔ ۱۹۴۷ء میں بمبئی گئے جہاں حبیب بینک میں بحیثیت افسر منتخب ہو کر کراچی منتقل ہوئے۔ یہاں سندھ کی مشہور تعلیمی شخصیت ڈاکٹر داؤد پوتہ صاحب کی نظر انتخاب کاظمی صاحب پر پڑی اور انہوں نے کہا کہ علم اور کھیل کے میدان کے ماہر کو بینک کی نذر نہیں ہونا چاہئے۔ اپنے ہاتھ سے تقرر نامہ لکھ کر دیا اور بینک چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اس طرح وہ گورنمنٹ کالج شکار پور میں لکچرار بن گئے۔ ان کے ہاتھ

سے لکھے اس تقرر نامہ کو وہ آج بھی گلے سے لگائے رکھے ہیں۔ صرف تین سال لکچرار رہ کر پروفیسر ہوئے۔
دوران ملازمت روالپنڈی میں وہ اپنے کزن ڈاکٹر انور کاظمی کے مطب میں شام کو بیٹھا کرتے اور جب وہ دورہ پر جاتے تو مریضوں کو دیکھ کے نسخے لکھتے رہتے۔ اسی دوران فروری ۱۹۶۷ء میں ان کی مہارت اور تجربہ کی روشنی میں بحیثیت ہومیوپیتھک ڈاکٹر ان کا رجسٹریشن ہوا۔ یوں تو حکومت سے اجازت لے کر شام میں مطب پر بیٹھتے رہے لیکن عمر کے ساٹھ سال مکمل ہونے پر جون ۱۹۸۴ء میں ملازمت میں توسیع پر آمادہ نہ ہوئے اور باقاعدہ کل وقتی مطب شروع کر دیا۔ مریضوں کی تعداد میں اضافہ اور انہیں شفاء ملنے کے چرچے مجھے کاظمی صاحب سے قریب لے گئے اور میں ان کے ساتھ باقاعدگی سے مطب میں بیٹھنے لگا جس کی وجہ سے ان کے متعلق اتنے کوائف جمع کر سکا۔

مقامی افراد کے علاوہ ان کے بے شمار مریض امریکہ، برطانیہ، کینڈا، سعودی عرب اور انڈیا وغیرہ سے بھی بذریعہ فون و خط و کتابت اپنا علاج جاری رکھتے ہیں۔ ہر دو سال پر وہ باقاعدگی سے چار ماہ امریکہ میں رہ کر مریض دیکھتے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں مطب میرے حوالے رہتا ہے۔ ان سے متعلق انکے مریضوں کی پسندیدگی اور ترجیہات کا حال سن کر ان سے وابستہ دل کشی نے ایک ناقابل بیان رشتہ قائم کر رکھا ہے۔ ڈاکٹر کاظمی صاحب Radionic Analytical Computer پر بھی تشخیص کرنے میں بے مثال مہارت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹری سے منسلک رہتے ہوئے کاظمی صاحب پانچ کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ انکی پہلی کتاب "روح لیاقت" لکچرر شپ کے زمانہ ہی میں منظرعام پر آئی۔ دوسری کتاب "انیس کا غیر مطبوعہ مرثیہ" اور تیسری کتاب "مقامات مقدسہ" پر انہیں انیس اکیڈمی ایوارڈ مل چکا ہے۔ جب کہ "واجد علی شاہ، انکی شاعری اور مرثئے" کو حکومت سندھ نے ہر کالج اور اسکول کی لائبریری میں رکھنے کے لئے منظور کیا ہے۔ اسکے علاوہ چار کتابیں زیر طبع ہیں۔ گویا وہ آٹھ کتابوں کے مصنف ہیں اور یہ کتاب انکی نویں کاوش ہے۔

ڈاکٹر کاظمی صاحب کے شعور کو فکر و فن کے سانچے میں ڈھلا دیکھ کر میں نے اور میرے دوستوں نے انہیں مجبور کرنا شروع کیا کہ وہ اپنے اس پچاس سالہ ہومیوپیتھی کے تجربات کو بھی تحریری زبان عطا کریں۔ شکر ہے کہ تین سال کی مسلسل اور انتھک محنت کے بعد انہوں نے یہ کتاب " سرچشمہ صحت، ہومیوپیتھک علاج" لکھ کر ہم سب کی ہمت افزائی کی۔ اس میں نہ صرف داستان ہومیوپیتھی ہے بلکہ اس فن سے رمز آشنائی بھی ہے۔

کتاب میں تمام رائج الوقت طریقہ علاج پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے ہومیو پیتھک علاج کی افادیت پر جس انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے اس میں جذباتیت سے ہٹ کر مزاج اور شعور کی مناسبت سے ہر مرض کا علاج بتلایا گیا ہے اور ساتھ میں تجرباتی نوٹ بھی درج کئے گئے ہیں۔ مرض اور علاج کی کہانی برقرار رکھنے میں کاظمی صاحب کا مشاہدہ، مطالعہ اور تجربہ ان کے تخلیقی فنکار اور قابل قدر ڈاکٹر ہونے کی سند ہے۔ ان کی عقابی نگاہ مرض اور مریض میں ربط اور بے ربطی دونوں کو اندر اور باہر سے دیکھ لیتی ہے۔ ہومیو پیتھی کو نہ صرف قدیم ترین علاج ثابت کیا ہے بلکہ امراض کی کشمکش میں مختلف طریقہ علاج کی مایوسی کو ہومیو پیتھک دواؤں کا سہارا دیا ہے۔ ایڈز جیسے موذی مرض پر بھی قابو پانے کے لئے کچھ مفید دوائیں تجویز کی ہیں۔ انہوں نے ماضی، حال اور مستقبل کے آئینہ میں ہومیو پیتھک طریقہ علاج کی صلاحیت کو نمایاں حیثیت دی ہے اور تحریر میں ادبی چاشنی دے کر ادبی سائنس کا نیا انداز پیش کیا ہے۔

کبر سنی میں ماشاء اللہ اچھی صحت سے ہمکنار رہنے کے ایک سوال پر کاظمی صاحب نے کہا کہ یہ خدا کی دین، رسول ؐ اور ائمہ ؑ کی نظر کرم اور ہومیو پیتھک دواؤں کی کرشمہ سازی ہے کہ اس نے انہیں اور انکے بچوں کو ڈاکٹروں سے دور رکھا۔ انہوں نے ہومیو پیتھک ادویات کو خود اپنے اوپر آزما کر اسکے اثرات لکھے ہیں۔ مختصر یہ کہ جدید اور مستقبل کے مرض اور علاج پر یہ کتاب ایک مکمل دستاویز ہے۔

ڈاکٹر منظور حیدر زیدی
کراچی
۱۰ جون ۱۹۹۹ء

تقریظ

پیشہ طب وہ کمال ہے کہ جس کے سامنے دنیا کے تمام کمالات ہیچ ہیں۔ اس سے حقیقی واقفیت رکھنے والے کو کسی اور کمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہ واحد فن ہے جو اکتسابی ہونے کے ساتھ فطرت کے مبدءٔ فیاض کی لطیف ترین روحانی نعمت بھی ہے اور صرف خوش نصیب لوگوں کے شعور و احساس کو ہی ودیعت ہوا کرتی ہے۔

زیر نظر کتاب "سرچشمہ صحت" بھی ایسی ہی ایک نعمت ہے جس کا میں نے نہ صرف مطالعہ کیا بلکہ ڈاکٹر منظر کاظمی صاحب کے قیام ہیوسٹن (امریکہ) میں خود اپنے اسپتال میں اس کی مکمل فوٹو کاپی نکالی۔ ایم ڈی اور ماہر امراض طفلاں ہوتے ہوئے جب میں نے یہ کتاب پڑھی تو ہومیوپیتھی کی طرف رجوع ہوا اور پھر ڈگری بھی حاصل کی۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بیمار انسان کو صحت سے ہمکنار کر کے اس کے احساسات و جذبات کی ترجمانی کا نام ہومیوپیتھی ہے۔ ہومیوپیتھی پر کافی کتابیں میری نظر سے گزریں لیکن "سرچشمہ صحت" میں مصنف کا مطالعہ، وسیع تجربہ اور جو تنوع نظر آتا ہے اس سے نہ صرف مریض بلکہ ڈاکٹر بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بیماری اور علاج کے اس آئینہ خانے میں فکری اور شعوری توانائیوں کے ساتھ مزاج اور ذہنی رویوں کے رنگوں اور زاویوں کو سمجھنے میں بھی مدد ملے گی۔

میرے خیال میں یہ پہلی کتاب ہے جس میں مصنف نے تقریباً ہر طریقہ علاج کا ذکر کر کے کسی علاج سے بدگمانی کا اظہار نہیں کیا اور ہومیوپیتھک علاج کو قدیم ترین علاج ثابت کیا۔ ہومیوپیتھک اور ایلوپیتھک ادویات کے تقابل کے ساتھ انہوں نے پورا ایک باب ہومیوپیتھک ادویات پر درج کیا ہے کہ تقریباً تین ہزار دوائیں تحقیق و تجربات کے منازل طے کر چکی ہیں اور جدید ریسرچ میں بھی اس کی وضاحت ہو رہی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کے منفی اثرات بھی نہیں۔ دوسری اہم قابل توجہ حقیقت یہ ہے کہ اناٹومی، فزیالوجی اور پیتھالوجی کو مدنظر رکھتے ہوئے مرض اور علاج کا تذکرہ ہے جس سے کالجوں کے طلباء بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ امراض اور علاج پر تو گفتگو اس لئے نہ کروں گا کہ انہیں آپ خود پڑھیں اور مستفیض ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ "سرچشمہ صحت" ہر شخص کی ضرورت ثابت ہو گی۔

ڈاکٹر سید کلیم کاظمی

M.D, M.P.H/T.M, FAAP(U.S.A) (D.Hom) London

مقدمہ

"سرچشمہ صحت"

اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدمؑ کے ساتھ ہی بنی نوع انسان کے لئے اس کی استطاعت اور ضرورت کے مطابق علم الادیان اور علم الابدان کے حصول کو لازمی قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان ترقی کی ممکنہ منازل طے کرنے کے باوجود اپنی بقاء اور رہنمائی کے لئے ان علوم کا محتاج دکھائی دیتا ہے۔

جب ہم علم طب کا مطالعہ کرتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ علوم طبیہ کا موضوع اور ہدف محض انسانی صحت اور بقاء نہیں ہے بلکہ اس کی فلاح کا دائرہ کرۂ ارض پر موجود حیات انسانی کے ساتھ ساتھ عالم حیوانات، نباتات اور جمادات تک پھیلا ہوا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔

"کوئی بیماری ایسی نہیں ہے جس کی دوا نہ ہو"

اس حدیث مبارکہ کو ہمارے اکابر حکماء اور اطباء نے اپنے ایمان کا حصہ بنا لیا تھا۔ ان کا یہ یقین کامل ہی تھا جس نے نہایت غیر ترقی یافتہ ادوار میں اور وسائل کی عدم دستیابی کے باوجود انسانیت کو درپیش ہر خطرے اور چیلنج کا مقابلہ کیا اور تاریخ طب میں اپنی تشخیص اور تدارک کی ایسی مثالیں اور رہنما اصول متعین کر دیئے کہ جس کی افادیت اور اہمیت رہتی دنیا تک برقرار رہے گی۔

اس وقت دنیا میں جتنی بھی "پیتھیاں" رائج ہیں اور جس طرح ان کی سرپرستی کی جاتی ہے ان میں "ہومیوپیتھی" حقیقتاً بڑے معرکہ کا درجہ رکھتی ہے جس کی روز بروز بڑھتی ہوئی مقبولیت کسی میڈیا کی مرہون منت نہیں بلکہ اس کی افادیت نے اسے منوایا ہے۔ اس کی بنیاد فطرت انسانی کے عوامل پر رکھی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ

ہومیوپیتھی مرض کا نہیں مریض کا علاج کرتی ہے۔

موجودہ دور میں ہومیوپیتھی کی ترقی میں ان لوگوں کا بڑا حصہ ہے جنہوں نے طریق ہومیوپیتھی سے متعلق کسی بھی منفی پروپیگنڈے کی پرواہ نہ کی بلکہ اس کے ارتقاء کے لئے شب و روز کوشاں رہے اور ایسے کارنامے انجام دیئے کہ جس سے ایک طرف تو ہومیوپیتھی دیگر طریقہائے علاج سے ممتاز ہوئی تو دوسری طرف عام ہومیوپیتھک ڈاکٹرز بھی کسی احساس کمتری کا شکار نہ رہے۔ چنانچہ جیسے جیسے یہ طریقہ علاج اپنی اہمیت منوا رہا ہے ویسے ویسے اس کے معالجین پر یہ ذمہ داری بڑھتی جا رہی ہے کہ وہ بہتر انداز میں اس کے فروغ پر توجہ دیں۔

دور حاضر میں پروفیسر منظر حسین کاظمی کا شمار بلاشبہ ان افراد میں کیا جا سکتا ہے جو شب و روز اس علاج کے فروغ کے لئے مصروف عمل ہیں۔ پروفیسر صاحب کی پیش نظر کتاب در حقیقت ہومیوپیتھک کی اشاعتی دنیا میں گراں قدر اضافہ ہے جس پر وہ لائق صد مبارکباد ہیں۔ منظر صاحب سے میرے دیرینہ تعلقات ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد میں بھی طویل عرصہ سکھر شہر میں مقیم رہا۔ زمینداری کے سلسلے میں اکثر اندرون سندھ آنا جانا رہتا تھا۔ اس زمانہ میں پروفیسر صاحب اندرون سندھ ایک کالج کے پرنسپل تھے تو کئی قریبی واسطوں سے میرے بھی پروفیسر صاحب سے مراسم رہے۔ میں پہلے دن سے ان کی منکسر المزاجی اور خلیق طبیعت کا معترف رہا ہوں۔ پروفیسر صاحب کی شخصیت کے کئی پہلو ایسے ہیں جو انہیں ان کے حلقہ احباب میں ممیز کرتے ہیں جن میں احساس ذمہ داری، جہد مسلسل اور اپنے منصب سے وفاداری شامل ہیں۔ جس طرح درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ ہو کر انہوں نے قابل قدر خدمات انجام دیں اسی طرح وہ ہومیوپیتھی کے معالج کی حیثیت سے بھی اپنے پیشے سے پورا پورا انصاف کر رہے ہیں۔ پروفیسر صاحب کی انہیں خصوصیات نے اس کتاب کی تصنیف و تالیف کی طرف انہیں مائل کیا۔ یہ ان کا جذبہ خدمت ہی ہے کہ وہ اپنے علم اور مشاہدے کو فروغ دے رہے ہیں۔

پیش نظر کتاب میں نہ صرف مستند کتابوں سے اکتساب کیا گیا ہے بلکہ اپنے مشاہدات اور تجربات کو بھی شامل کیا گیا ہے جس سے کتاب کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ اس لئے ڈاکٹر کاشی رام، ڈاکٹر دولت سنگھ اور میرے برادر سلیم الدین صدیقی وغیرہ کی معروف کتابوں کے بعد ہومیوپیتھک کی اردو کتب میں اس کتاب کو سند کا درجہ حاصل ہوگا۔

کتاب کا اسلوب بیان اتنا پر اثر ہے کہ پڑھنے والا کہیں بوجھل نہیں ہوتا بلکہ اس کا تجسس اور شوق بڑھتا

جاتا ہے۔ مولف نے بڑی کاوش اور محنت کے ساتھ معالجات میں دوا کے ساتھ اس کی طاقت کے استعمال کا اضافہ کیا ہے جو معالجین کے لئے سہولت کا باعث ہے۔ اسی طرح ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک میں ایک ہی نام کے باوجود دوا کے مختلف اثرات' اور حفظ ماتقدم کی ادویات پر بھی روشنی ڈالی جو بہت ہی قابل قدر ہے۔ بہت سی دواؤں کے استعمال سے پہلے احتیاطیں بھی لکھی ہیں جو ایک ماہر معالج کی خوبی ہے۔

اس کتاب میں پہلی بار اناٹومی اور پیتھالوجی کی مدد سے دوا کے اثرات اور جسم کے اندر بیماری کے اسباب کو بیان کیا ہے جس کے باعث معالجین کو فوری تشخیص اور دوا کی صحیح تجویز میں بڑی مدد ملے گی۔

میری دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی اس پر خلوص کوشش سے معالجین اور عوام الناس زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں اور اللہ تعالی ڈاکٹر صاحب کو اس کا بہترین اجر دے (آمین)

ڈاکٹر نسیم الدین صدیقی
لائف ہومیو کلینک
آرام باغ روڈ۔ کراچی
۲۰ جون ۱۹۹۹ء

اس کتاب سے فائدہ کس طرح حاصل کریں

طالبعلم۔ اس کتاب میں درج امراض اور ان کے علاج سے متعلق دواؤں کو سمجھنے کے لئے 'بورک' کلارک یا کینٹ کی میٹریا میڈیکا پڑھیں۔ اس طرح مرض اور دواؤں کی علامات میں جس قدر بھی آپ کو یکسانیت ملے گی وہی دوا مفید ہو گی۔ میٹریا میڈیکا علامات کا ایک رجسٹر ہے جس کے بغیر دواؤں کے اثرات کی مکمل تصویر کبھی سامنے نہیں آسکتی۔ میں نے دواؤں کا انتخاب اسی حوالے سے کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحبان۔ اس کتاب کو حرف آخر نہ سمجھیں۔ کیونکہ علم کبھی مکمل نہیں ہوتا۔ پھر بھی امید ہے کہ ان کے لئے یہ کتاب مفید ثابت ہو گی۔ اس میں درج دواؤں کو اپنے اوپر آزمانا بھی اچھا طریقہ ہو گا۔ میرے تجربات ان کو نئی راہیں دکھلائیں گے۔

عام قاری۔ تمام پڑھنے والوں کے لئے یہ بہترین تحفہ اس لئے کہا جائے گا کہ آج نت نئے امراض میں گھرا انسان ڈاکٹروں کے تجویز کردہ لامتناہی ٹیسٹ کے اخراجات کے ساتھ انکی ہوشربا فیسوں اور دواؤں کی قیمتوں کے مسلسل اضافہ میں دماغی توازن کھو بیٹھتا ہے۔ وہ اس کتاب میں خود اپنا علاج تلاش کرلیں اور مالی مشکلات و منفی اثرات سے بچیں۔ پیچیدہ امراض میں ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

عام پڑھنے والوں کے لئے ہدایت -

۱ - مرض کو بڑھنے نہ دیں۔ ذرا بھی الجھن محسوس کریں تو ماہر ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کریں۔

۲ - کینسر' ایڈز' ٹی بی' خون' دل اور جگر کے امراض میں کسی اچھے ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر خود علاج نہ کریں۔

بین السطور

کائنات کیوں وجود میں آئی؟

بیماریاں کب اور کیسے پیدا ہوتی ہیں؟

علاج کب اور کیسے شروع ہوئے؟

یہ استعجاب اور استفسار اتنا ہی قدیم ہے جتنا خود انسان اور شعور انسانی۔ قطعیت کے ساتھ ان سوالوں کے جواب اب تک نہ مل سکے۔ علم و عرفان، عقل و آگہی اور فلسفہ و سائنس اپنے انتہائی وسائل بروئے کار لاتے ہوئے بھی کسی فیصلہ کن مرحلے پر نہیں پہنچ پائے کیونکہ سائنٹیفک کلئے بھی اختلاف کی بھینٹ چڑھ کر تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ ہر دور کے اپنے کچھ عقیدے ہوتے ہیں جو روایت کی حیثیت اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں روایات میں ہم دیکھتے ہیں کہ آج کے دور سے بہت پہلے ہمارے اسلاف تخلیق کائنات، امراض کے وجود اور انکے علاج کے بارے میں سوچتے رہے ہیں۔ انہوں نے دقیق نکتوں کی وضاحت کرتے ہوئے اہم نظریات بھی قائم کئے لیکن وہ سب اپنے اپنے زمانے کے ماحول، ذہنی کیفیات اور مشاہدات کے مطابق ہی پیش کرتے رہے۔ فکر انسانی میں اس وقت بھی ایک دنیا سمٹی ہوئی دکھائی دیتی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ آج سے زیادہ سنجیدہ اور ٹھوس نظریات رکھتے تھے۔ آپ مانیں یا نہ مانیں ماضی ہمارے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ ہم آج بھی انہیں قدیم نظریات و عقائد سے متاثر چلے آ رہے ہیں۔ جو بھی اس ڈگر سے ہٹے گرداب ابتلا میں محصور ہوئے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہم نے نئے پیمانے ایجاد کر لئے ہیں جن کے اظہار نتائج ہی پر علاج کی سمت کا تعین کرتے ہیں اور اپنے اذہان کی صلاحیتوں پر کم سے کم بھروسہ کیا جاتا ہے۔

ماضی میں ہماری صحت قابل رشک تھی، بیماریاں گنی چنی، جنکی مدت مختصر، حکیم، ڈاکٹر، وید سب متحد، نہ حسد نہ بیر، نہ ایک دوسرے کا مذاق اڑانا، اپنے کام سے کام۔ اب زیادہ تر معالج ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں سرگرداں، نہ خلوص، نہ محبت۔ ایک رات میں لکھ پتی بننے کی ہوس میں ہر طرف موت کے سائے منڈلا رہے ہیں اور انسان ہے کہ مردہ بدست زندہ، سسکیاں لیتے ہوئے معذور، دنیا سے رخصت ہونے کے دن گن رہا ہے۔ یہ تازیانہ عبرت نہیں تو کیا ہے کہ ماضی کی اچھائیاں، نیکیاں اور خلوص و محبت کو بھلا کر کہ ہم کیا تھے کیا ہوتے جا رہے ہیں۔ پہلے ہم زندگی کو برتتے تھے اور اب ہمیں زندگی برتتی ہے، اپنی مرضی، اپنی خواہش، اپنی رضا سے،

جیسا اس کا دل چاہے سلوک کرتی ہے کوئی پرسان حال نہیں۔ بچ گئے تو طلسمات طبیب، چل بسے تو مرضی رب۔

ماضی فراموش کر کے حال کے جس گرداب میں ہم زندگی گزار رہے ہیں یہ اس لحاظ سے بھی عجیب ہے کہ ہر طریقہ علاج ترقی کی دوڑ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں منہمک ہے۔ جداگانہ انداز فکر میں آخری خواہش یہ ہے کہ وہ اپنے پیشے میں فتوحات حاصل کر کے پروپیگنڈے کے سہارے دنیائے طب کا سکندر اعظم کہلائے۔ اس خواہش کی تکمیل میں اس کی پرواہ نہیں کہ انسان بیماریوں کے لامتناہی سلسلے کی زنجیروں میں جکڑا کراہ رہا ہے۔ سسک سسک کر دم توڑ رہا ہے اور ہم ہیں کہ ہوس کے تخت طاؤس پر بیٹھے مزے لوٹ رہے ہیں۔

ترقی کے دور میں یہی بے نیازی ہے تو ہم اپنے ماضی ہی کا سہارا لے کر حال فراموش کرتے ہوئے مستقبل کی طرف گامزن ہونے کی فکر کریں۔ سارے طریقہ علاج نے سرکش امراض کی سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ (دیکھئے مضمون ایڈز اور ہومیوپیتھی) اور صرف ایک دوسرے کا دامن تار تار کرنے میں لگے ہیں تو ہومیو پیتھس آگے بڑھیں۔ یہ نہ دیکھیں کہ کون کیا کہتا ہے۔ خود کسی طریقہ علاج کی مزمت نہ کریں۔ صرف اپنی بات کریں اور انسان کی دماغی و جسمانی صحت کو قائم رکھنے پر توجہ دیں۔ اپنے ہی طریقہ علاج میں بے حساب توانائیاں ہیں تو ہم دوسروں کی فکر کیوں کریں۔

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں کسی طریقہ علاج کا مخالف نہیں۔ صحت کے سلسلہ کی ہر طرز فکر اچھی لگتی ہے۔ حکیم، ڈاکٹر، وید وغیرہ سب کا مطمع نظر ہی یہ ہونا چاہئے کہ امراض دور ہوں اور ماضی کی تندرستی واپس مل جائے۔ اسی نظریہ کے تحت میں نے اپنے پچاس سالہ تجربہ کو ڈھال بنا کر یہ کتاب تحریر کی ہے تاکہ ہوشربا فیسوں سے بچ کر ہر مریض خود اپنا علاج کرے۔ جہاں پیچیدگی نظر آئے ڈاکٹر سے رجوع کرے۔ ساتھ میں تمام اطباء سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے انداز فکر کے ساتھ مل بیٹھ کر انسان کے دکھ درد دور کریں۔ اپنے اختلاف و نظریات سے کنارہ کش ہو کر صرف دکھی انسان کو صحت دینے کی فکر کریں۔ ایسا نہ ہو کہ اکیسویں صدی بھی ہمارے آپس کے اختلافات کے بھینٹ چڑھ جائے۔

آج جتنے بھی طریقہ علاج رائج ہیں ان سب کا مقصد صرف ایک ہے یعنی مریض کو صحت سے ہمکنار کرنا۔ اس میں خلوص، محبت اور توجہ شامل ہو تو خدا ضرور شفا دیتا ہے۔ بغیر علاج بھی جن لوگوں میں عقیدت کا عنصر غالب ہے وہ خدا کے برگزیدہ بندوں کے مزارات پر جا کر انکے وسیلے سے دعا مانگتے ہیں تو صحت بھی ملتی ہے جسے

معجزات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ''اندھے دیکھنے لگتے ہیں' لنگڑے سیدھے چلنے لگتے ہیں(۱)۔

اس ترقی یافتہ دور میں آج بھی پس ماندہ بستیوں میں غیر سائنٹیفک طریقہ علاج رائج ہیں لیکن چونکہ وہ درست سمت کا تعین نہیں کرتے اس لئے اس کتاب میں صرف مستند طریقہ علاج کا ذکر کر کے ہومیوپیتھک علاج پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ امراض کے سلسلے میں علامات اہمیت ضرور رکھتے ہیں لیکن جسم کے اعضاء اور انکی ساخت کی اہمیت بھی مسلم ہے۔ علامات کا اظہار اعضاء ہی کی پکار ہے اس لئے اسباق کی ترتیب میں اعضائے جسم اور انکی کارکردگی کے حوالے سے امراض اور دواؤں کا ذکر کیا ہے جس میں وائٹل فورس اور جسمانی ساخت دونوں کو متحد کر کے ایک درمیانی راستہ نکالا ہے۔ اکثر مقامات پر انگریزی الفاظ اس لئے نظر آئیں گے کہ ان کا اردو ترجمہ ثقیل ہو جاتا۔ دواؤں کے نام بھی کہیں انگریزی اور کہیں اردو میں ملیں گے۔ دراصل میں نام انگریزی ہی میں درج کر رہا تھا لیکن بعد میں ساتھیوں کے اصرار پر اردو میں بھی تحریر کیا۔

ایسے امراض کی تشریح اور علاج پر تفصیل سے بحث کی ہے جو آج ہمارے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں ان میں ایڈز' کینسر اور دق وغیرہ شامل ہیں۔ اسکے علاوہ حصہ اول میں کچھ ایسے مضامین بھی شامل کئے ہیں جو وضاحت طلب تھے۔ ان میں ''ہومیوپیتھک ادویات پر تحقیق'' ''ہومیوپیتھک علاج میں دو نظریئے'' ''دوا دینے کے دو طریقے'' ''ہومیوپیتھک و ایلوپیتھک ادویات'' ''ہومیوپیتھی اور آپریشن'' ''ادویات حفظ ماتقدم'' ''راز کی باتیں'' ''ہومیوپیتھی' اینٹی بایوٹک اور پروپیگنڈا'' ''اکیسویں صدی اور ہومیوپیتھی'' وغیرہ۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے سارے مضامین آپ کو دعوت فکر دیں گے۔

''علاج بالقرآن'' کے سلسلے میں ''طب صادقؑ'' پڑھنے کا مشورہ اس لئے دیا کہ اس کتاب میں امراض کے علاج امام صادقؑ کے حوالے سے درج ہیں جن پر ریسرچ کے بعد ایک کتاب لکھی گئی ''Super Man in Islam''(۱)۔ یہ ریسرچ پچیس (۲۵) مختلف النسل اکابرین و پروفیسران کے وسیع مطالعہ کا نچوڑ ہے جن کا تعلق بیلجیم' فرانس' اٹلی' جرمنی' برطانیہ' امریکہ' ایران اور لبنان سے ہے اور غالب تعداد غیر مسلمین کی ہے۔ کتاب کو فرانس کے شہر اسٹرابرگ کے اسلامی سینٹر نے شائع کیا ہے۔ اصل مسودہ فرانسیسی

---

(1) "The power to Heal" Ancient Arts and Modern Medicines by Azrac Asmolin Philip Mont Methare Naitholis-P 16-U.S.A

(اس کتاب میں ہر طریقہ علاج پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ضرور پڑھنا چاہئے) مصنف

زبان میں ہے۔ فارسی زبان میں ترجمہ جناب ذبیح اللہ منصوری نے اور اردو زبان میں جناب کفایت حسین نے کیا۔

اس کتاب سے معلوم ہوا کہ ساڑھے بارہ سو سال قبل علم کیمیا، فلسفہ، طبیعیات، ہیئت، علم طب، تشریح الاجسام، افعال اعضاء اور مابعد الطبیعیات وغیرہ کے عالم و استاد امام صادقؑ تھے جن کے علم کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ انکے اصحاب اور شاگردوں میں چار ہزار سے زائد عظیم ترین افراد کی فہرست ہے جس میں مالک بن انس، ہشام بن الحکم، امام کیمیا جابر بن حیان اور امام اعظم ابو حنیفہ وغیرہ جیسے جید عالم شامل ہیں۔

دیگر علوم کا تذکرہ اس کتاب کے دائرہ تحریر سے باہر ہے اس لئے صرف طب سے متعلق چند ایسے حوالے دینا مناسب ہے جنکی تصدیق بیسویں صدی میں ہوئی۔

ساتویں صدی عیسوی میں امام صادقؑ نے فرمایا تھا کہ :

۱ - "مائیں اپنے شیر خوار بچوں کو اپنے بائیں طرف سلائیں۔" پہلے اس نظریہ کا مذاق اڑایا گیا لیکن انیسویں صدی کے اختتام پر کورنائل یونیورسٹی امریکہ کی ریسرچ نے ثابت کیا کہ امام کا نظریہ درست تھا کیونکہ بچے ماں کے پیٹ میں دل کی دھڑکن سے مانوس ہوتے ہیں۔ پیدائش کے بعد یہ دھڑکن نہ سنیں تو پریشان ہوتے ہیں۔

۲ - "درد میں مبتلا ہوتے ہو تو اپنے بارے میں زیادہ فکر مند ہو جاتے ہو۔" کینڈین یونیورسٹی کے پروفیسر اور اسکالر "مارشل مائک لوہان" نے اس حقیقت کو نفسیات کے قوانین میں شامل کر لیا کہ صرف درد کا وقت ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو نہیں بھول سکتا۔

۳ - "بعض ایسی شعائیں ہیں جو اگر بیمار شخص سے ایک تندرست شخص پر پڑیں تو ممکن ہے وہ تندرست آدمی کو بیمار کر دیں۔" حیوانیات کے ماہرین نے اس نظریہ کی نفی کی تھی لیکن آج پانچ ہزار مرتبہ انجام پانے والے تجربہ نے اسے درست قرار دیا کہ بیمار خلیات Ultra Violet Rays سمیت تمام شعاعیں خارج کرتے ہیں اور صحتمند خلیات ان کی زد میں آ کر بیمار ہوتے ہیں۔

۴ - "کنوارہ پن مسلمانوں کے معاشرے کے لئے خطرناک ہے اگر یہ فائدہ مند ہوتا تو پیغمبر اسلامؐ کنوارے ہوتے۔" آج یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کنوارہ پن بیالوجی اور اعصاب کے لحاظ سے کس قدر نقصان دہ ہے۔

---

(۱) "سپرمین ان اسلام" "امام صادقؑ" ۔ قیام پبلیکیشنز لاہور۔

۵ - ”تمام وہ اشیاء جو مٹی میں پائی جاتی ہیں انسانی بدن میں موجود ہیں۔ البتہ ان کی مقدار ایک جیسی نہیں۔ بعض انسانی بدن میں زیادہ اور بعض میں بہت کم ہیں۔“ اس وقت ایک سو دو (۱۰۲) عناصر دریافت ہو چکے ہیں جو انسانی جسم میں موجود ہیں۔ وہ عناصر جو مقدار میں زیادہ ہیں' آکسیجن' کاربن' ہائڈروجن اور نائٹروجن ہیں۔

۶ - ”بعض اوقات ظاہری جسمانی علامتوں سے پتہ چلتا ہے کہ بیمار فوت ہو گیا ہے جبکہ وہ زندہ ہوتا ہے۔ اگر ذرا سی خراش خصوصاً دو انگلیوں کے درمیان لگائی جائے کہ وہاں سے خون جاری ہو تو شائد وہ زندہ ہو جائے۔“ ہارون رشید کے زمانے میں ابن بہلہ نے اسے ثابت کر دکھایا۔

۷ - ”انسان اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ لمبی عمر گزارے لیکن وہ خود اپنی عمر کو کم کرتا ہے۔ دین اسلام کے قوانین پر عمل کیا جائے' ممنوعہ چیزوں سے پرہیز کرے اور کھانے پینے میں قرآنی احکامات پر عمل کرے تو لمبی عمر پائے گا۔“ آج تحقیق کر کے کہا جاتا ہے کہ لمبی عمر گزارنے اور صحتمند رہنے کے لئے زیادہ بناتاتی غذا کھانا چاہئے۔ خصوصا جوانی کے بعد حیوانی چربی اور چربی والے گوشت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ بہترین غذا فروٹ اور سبزی ہے۔

امامؑ نے جسم کے مدافعتی نظام پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی تھی ساتھ ہی بیکٹیریا اور وائرس کی بھی نشاندہی کی تھی جس کی تصدیق بیسویں صدی میں روس اور امریکہ کی یونیورسٹی نے کی۔ آخر میں ریسرچ کرنے والوں نے امام جعفر صادقؑ کی شخصیت کو اسلام کا معجزہ قرار دیا۔ میں نے تھوڑی وضاحت اس لئے کر دی کہ طب سے دلچسپی رکھنے والے اس ”سپرمین“ کی طب ضرور پڑھیں۔

چالیس منتخب ادویات پر مختصر میٹریا میڈیکا بھی شامل کر دیا کہ نئے پڑھنے والے انہیں ”فرسٹ ایڈ کٹ“ کے طور پر رکھ سکیں۔ اناٹومی' فزیالوجی اور پیتھالوجی وہ ضروری علوم ہیں جن کا ہر مرض کی تشخیص اور علاج سے گہرا تعلق ہے۔ ہر معالج کے لئے اس کا جاننا ضروری ہے ہاں ان کا علم بھی پورے معاشرے کی ضرورت ہے اس اہمیت کے پیش نظر ان علوم پر بھی مختصر روشنی ڈالی ہے۔ امراض و ادویات کی تشریح میں انہیں علوم کے حوالے سے بات آگے بڑھائی ہے۔

مختصر یہ کہ نہایت سادہ اور عام فہم زبان میں ہومیو پیتھی جیسے سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب پر اظہار رائے کا حق بلکہ فرض اب میرا نہیں آپ کا ہے۔ علم چونکہ کبھی مکمل نہیں ہوتا اس لئے گزارش ہے کہ کوتاہی اور خامیوں کی نشاندہی ضرور کی جائے تاکہ دوسرا ایڈیشن اس سے بہتر ہو۔

منظر کاظمی

۴ جون ۱۹۹۹ء

کتاب میں حوالہ جات شامل نہ کرنا ادبی بددیانتی ہے اس لئے امراض اور علاج سے متعلق پاکستان، امریکہ اور ہندوستان کے تمام مصنفین کتب، ناشران رسائل اور اخبارات کے مدیروں کا تہہ دل سے ممنون ہوں جن کی قابل قدر تحریروں سے میں نے اس کتاب کی تیاری میں استفادہ کیا۔

مصنف
پروفیسر ڈاکٹر منظر کاظمی

حصہ اول

طب سے متعلق
احادیث رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم(۱)

۱ ۔ ایک سائل نے سوال کیا کہ کون سے اعضاء مرد کی طرف سے اور کون سے اعضاء عورت کی طرف سے ہوتے ہیں؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا : "ہڈیاں ' رگیں اور پٹھے مرد کی طرف سے اور گوشت ' خون اور بال عورت کی طرف سے ہوتے ہیں۔"

۲ ۔ ایک یہودی نے سوال کیا کہ کون سے چیز بچہ کو ماں باپ کے مشابہ کرتی ہے؟

فرمایا : "جب مرد کا مادہ تولید عورت کے مادہ تولید پر غالب آجائے تو بچہ مرد کی شکل پر جاتا ہے اور عورت کا مادہ غلبہ پائے تو بچہ ماں کی شکل پر ہوگا۔"

۳ ۔ بعض امراض کی منفعت کے بارے میں فرمایا :

"زکام خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ اللہ اس کو بیماری پر نازل کرتا ہے کہ وہ مرض کو بھگا دے۔ چار چیزوں سے کراہت نہ کرو وہ فائدہ مند ہیں۔

الف : زکام ۔ کیونکہ جذام سے بچاتا ہے۔

ب : آشوب چشم ۔ کہ وہ اندھا ہونے سے بچاتا ہے۔

ج : پھوڑے ۔ جو برص سے بچاتے ہیں۔

د : کھانسی ۔ کہ وہ فالج سے محفوظ رکھتی ہے۔

ہر آدمی کی دو رگیں ہوتی ہیں۔ ایک سر میں جو جذام پیدا کرتی ہے۔ دوسری جسم میں جو برص پیدا کرتی ہے۔ جب سر کی رگ ہیجان میں آتی ہے تو خداوند عالم زکام مسلط کرتا ہے تاکہ مادہ بہہ جائے۔ جب جسم کی رگ ہیجان میں آتی ہے تو مرض پھوڑے کی ذریعہ خارج ہوتا ہے۔ یہ خدا کا بڑا احسان ہے۔"

---

(۱) "صرف ایک راستہ" عبدالکریم مشتاق صفحہ ۵۴' ۷۸

مختلف طریقہ علاج

علاج بالقرآن

دنیا میں سب سے بڑا اور قابل بھروسہ ڈاکٹر قرآن حکیم ہے جس میں ہر خشک و تر چیز کے ذکر کے ساتھ بیماری اور اس کا علاج بھی ہے۔ صرف قرآن پڑھنے اور سمجھنے کی بات ہے۔ مختلف طریقہ علاج کی دوائیں بیکار ہو جاتی ہیں لیکن مرض الموت نہ ہو تو قرآن کی آیات لازمی شفا بخشتی ہیں۔ اس مسئلے میں اپنی کوتاہ علمی کا معترف ہوں لیکن اس علاج میں جو روشنی نظر آتی ہے اس سے یقین ہے کہ لوگ لا علاج مرض میں بھی قرآنی آیات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس علاج میں نہ الکوحل کی آمیزش ہے نہ حرام جانوروں کی چربی، نہ بول و براز کی شمولیت ہے نہ زہر کے اثرات، شرعی، اخلاقی اور فطری رو سے اس طب کا بھی منفرد مقام ہے۔

قرآن پاک کی ایک آیت "کل فی کتاب مبین" سے واضح ہے کہ قرآن میں دنیا کی ہر شے کا ذکر موجود ہے گویا مرض کا ذکر ہے اور اسکے علاج کا بھی۔ امراض روحانی ہوں یا جسمانی سب آیات کے ورد سے دور ہو سکتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ میں "بیماری گناہ کا نتیجہ ہے۔" گناہ کیا ہے؟ یہ وہ نہیں جو ہم زندگی میں سمجھتے ہیں۔ دین اسلام کے مرتب قوانین پر عمل کیا جائے، قرآن کے احکامات میں کھانے پینے اور ممنوعہ چیزوں سے پرہیز کیا جائے تو بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔ بیماری کی صورت میں متعلقہ واضح آیات کی تلاوت کرنے سے اگر مرض الموت نہیں تو شفا ہو گی۔

اس سلسلے میں رسول خداؐ اور ائمہؑ نے بہت سے علاج کی نشاندہی کی ہے۔ دلچسپی ہو تو "علاج بالقرآن" "طب صادقؑ" اور "صرف ایک راستہ" مصنف عبد الکریم مشتاق کے علاوہ بھی کئی کتب موجود ہیں جن سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

چینی طریقہ علاج

چینی طریقہ علاج سے زیادہ روائتی دوائیں کسی طریقہ علاج میں نہیں۔ یہ دوائیں تقریباً تین ہزار سال پرانی ہیں جنہیں چین کے علاوہ بھی دیگر ممالک میں استعمال کیا جاتا ہے۔ "ورلڈ میڈ ۔سن"(۱) کتاب میں دنیا کے تمام مروجہ علاجوں میں اس علاج کی بے حد تعریف کی گئی ہے۔ انہوں نے انسان کے کان میں جسم کے تمام اعضاء کی نشاندہی بھی کی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ (دیکھئے تصویر حواسی نظام میں)

ایورویدک طریقہ علاج

اس طریقہ علاج میں لمبی زندگی کا علم ہندوؤں کے ایک دیوتا اندرا کے حوالے سے ہے۔ ایورویدک کے لغوی معنی ہیں وہ علم جس میں زندگی کی بقا کے لئے مفید و غیر مفید غذاؤں سے تشخیص و علاج کیا جائے۔ یہ طریقہ علاج جڑی بوٹیوں کے ساتھ ہندوستان میں پانچویں صدی قبل مسیح سے رائج ہے۔ اس علاج کا انحصار دوشوں (خلطوں) اور پراکرتوں (مزاج) پر ہوتا ہے۔ تین دوشوں میں دات' پت اور کف کی کمی یا زیادتی سے امراض سر اٹھاتے ہیں جنہیں بالضد علاج سے دبایا جاتا ہے۔ اس طرح اس کی مماثلت طب یونانی ہی سے ہے۔

طب یونانی یا حکمت

یہ طریقہ علاج بھی انتہائی قدیم ہے۔ عظیم محققین میں بقراط ' جالینوس اور ارسطو شامل ہیں۔ اسے انتہائی عروج عطا کرنے والوں میں جابر بن حیان' ابن طبری' ابونصر فارابی' بو علی سینا' ابن ابو اخذ و غیرہم کے نام معتبر اور انتہائی اہم ہیں۔ طب یونانی کے بنیادی اصولوں میں انسانی جسم میں چار خلطیں ہیں۔ خون' بلغم' سودا اور صفرا۔ انہیں کی کمی یا زیادتی سے بیشتر بیماریاں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ قوت حیات ہی سے جسم حرکت کرتا ہے اور یہ قوت امراض کی مدافعت کرتی ہے۔ ہر دوا کا مقصد ہی یہ ہے کہ قوت حیات کو امداد فراہم کرے۔ مرض کی تشخیص میں اخلاط اربع کی علامات ہی کو سامنے رکھا جاتا ہے لیکن دوائیں اصول بالضد کے تحت استعمال کی جاتی ہیں۔ گویا

---

(1) "World Medicine" - The East West Guide to healing your body' by Tom Monte and the Editors of East west - Natural Health - U.S.A

قوت حیات (Vital Force) کی اہمیت تو ہے لیکن عملاً اسے اس کا مقام نہیں دیا گیا اور تمام تر توجہ اخلاط اربعہ پر مرکوز رہتی ہے۔ اس پر غور نہیں ہوتا کہ یہ اخلاط اربعہ غیر منظم کیوں ہوتے ہیں۔ طریقہ علاج قدیم ہونے کے باوجود ظاہری اسباب اور مادیت ہی کے گرد گھومتا ہے' اصل حقیقت بہرحال پوشیدہ ہے۔ جو بھی ہو حکمت کامیاب علاج تھا اور ہے۔ صرف ماہر نباض اور جڑی بوٹیوں کی کمی کے ساتھ ایلوپیتھک علاج کے پروپیگنڈے نے اسے دبا رکھا ہے۔ نبض دیکھ کر مرض کی تشخیص کرنا حکمت کا فن کمال ہے(۱)۔ عہد شجاعت الدولہ میں مولوی حکیم عبداللہ کاکوروی تھے۔ بعض امراض نبض اور قارورہ دیکھ کر معلوم کر لیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کی نبض دیکھ کر بولے "یہ عنقریب مرجائے گا۔" ہفتہ کے اندر وہ مرگیا(۲)۔

طب انگریزی یا ایلوپیتھی

اس طریقہ علاج کا کوئی قدیم نام نہیں جو اسکی ولادت پر دیا گیا ہو۔ اطبائے یونانی تو اب بھی اسے طب یونانی کی ترقی یافتہ شکل کہتے ہیں۔ جبکہ طب یونانی کی ترقی کے چراغ کو تیرھویں صدی میں چنگیز خان اور ہلاکو خان کی تباہ کاریوں نے گل کر دیا تھا۔ جدید ایلوپیتھی کی عمر دو سو سال سے زیادہ نہیں۔ اس طریقہ علاج میں یونانی علاج کی طرح بالضد کو مسلمہ قرار دیا گیا ہے۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر ہنی مین ہی نے جو پہلے اس طریقہ علاج کا ماہر تھا' اسے ایلوپیتھی کا نام اس لئے دیا کہ ہومیوپیتھی سے تفریق کی جا سکے ورنہ اس کے نام رکھنے والوں کا بھی پتہ نہیں۔ بہر حال یہ طریقہ علاج آج بالضد کے حوالے سے ساری دنیا میں رائج ہے۔ اسے سائنس اور ٹیکنالوجی کا نچوڑ کہا جاتا

---

(1) Three points on each wrist correspond with certain organs. The left wrist reveals the condition of (1) Heart and small intestine (2) liver and gallblader and (3) Kidney and bladder. The pulses of the right hand reveal the condition of (1) lungs and large intestine (2) spleen and stomach and (3) hear: governor and triple heater.
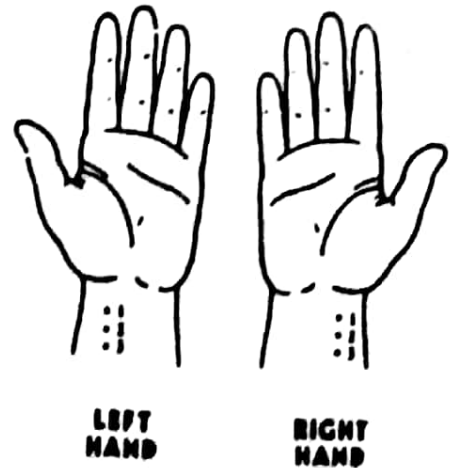
(۲) مشاہیر کاکوروی صفحہ ۲۶۳

ہے جہاں خاصی تعداد میں مفید ادویات موجود ہیں۔ اور مہلک جراثیم ختم کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہیں لیکن ابھی شائد ریسرچ مکمل نہیں کہ دوائیں اکثر و بیشتر تبدیل ہوتی رہتی ہیں کبھی فائدہ دیتی ہوئی دوا نقصان دینے لگتی ہے اور اسے مارکیٹ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ ویسے اب ایلو پیتھس بھی وائٹل فورس کے مرید بنتے جا رہے ہیں۔ اچھے ایلوپیتھ اب کہتے نظر آتے ہیں کہ مرض نام کی کوئی چیز نہیں۔ ان ناموں کے خالق ہم خود ہیں۔ جسم ایک مادی فنا ہونے والا لباس ہے اور غیر مادی و غیر فانی صرف قوت حیات ہے جس کی ہمیں تلاش ہے۔ گویا ایلو پیتھی میں ابھی تلاش کا عمل جاری ہے۔ یہ ضرور ہے کہ آلات کے ذریعہ جسم کے اندرونی نقائص تلاش کر لینے میں اسے خصوصی مہارت حاصل ہے۔ تشخیص کے اس نظام میں بھی ابھی سو فی صد درست نتائج معلوم کرنے میں خاصہ وقت لگے گا۔

نیچرو پیتھی یعنی بغیر دوا علاج

تاریخی اعتبار سے بحیثیت فن، نیچرو پیتھی کی تاریخ پرانی نہیں۔ صرف سو سوا سو سال کی بات ہے کہ ڈاکٹر لوئس کوہنی جو ڈاکٹر ہنی مین کے ہم وطن تھے، بیمار ہوئے اور تمام مروجہ طریقہ علاج سے فائدہ نہ پا سکے تو اس نتیجہ پر پہنچے کہ ہماری نام نہاد تہذیب و تمدن اور جملہ ادویات صحت انسانی کے اصل دشمن ہیں اس لئے ان سے چھٹکارا حاصل کر کے ہمیں فطرت کی طرف واپس جانا چاہئے۔ اس فطری عمل کی حد بندی میں صحت کے اصول کو "نیچرو پیتھی" کا نام دیا گیا۔ یعنی فطری اور سادہ غذائیں، پھل، کھلی دھوپ، غسل اور ورزش وغیرہ ہی اصل صحت کے اصول ہیں جبکہ شراب، تمباکو، گوشت، مصالحہ جات، کثرت جماع، زیادہ دماغی محنت اور بے شمار ادویہ کا استعمال وغیرہ غیر فطری اشیاء ہیں جو انسان کو مریض بنا دیتے ہیں۔ مادۂ فاسد، منہ اور ناک کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتے ہیں لیکن قدرت نے انہیں نکالنے کے بھی تین راستے دیئے ہیں۔ جلد، مقعد، اور راستہ بول و براز۔ یہ فاسد مادے پھوڑے، پھنسی، پیشاب اور اسہال کے ذریعہ خارج ہوتے ہیں۔ اگر انہیں یکلخت روک دیا جائے تو گندہ مادہ جسم میں جمع ہوتے ہوتے تمام اعضاء کو بیمار اور بیکار کر دیتا ہے۔ فطری غذا کھانے پینے سے یہ قدرتی راستے اپنا مشن جاری رکھتے ہیں اور بغیر دوا صحت کے ضامن ہوتے ہیں۔ علاج بالماء کا طریقہ بھی ڈاکٹر لوئس کوہنی ہی نے بتلایا۔

بائیو کیمک طریقہ علاج

یہ طریقہ علاج بھی سادہ اور صاف ستھرا ہے۔ اس کے موجد جرمنی کے ایک ڈاکٹر شسلر ہیں۔ پہلے وہ ہومیو پیتھک معالج تھے بعد میں اپنے تجربات کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ جسم میں بارہ نمکیات ہیں جن کے ذریعہ جسم کا پورا نظام قائم رہتا ہے۔ جب ان میں سے کوئی نمک مطلوبہ مقدار سے کم یا زیادہ ہو جائے تو جسم انسانی میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور وہی امراض کی مختلف شکلیں ہیں۔ جس نمک کی کمی ہو اسکی مطلوبہ مقدار پہنچا دی جائے تو مرض دور ہو جائے گا۔ ڈاکٹر شسلر کا کہنا تھا کہ ہماری غذا میں نمک کی مقدار زیادہ تر ۶X میں ملتی ہیں اسی لئے وہ خود زیادہ تر ادویات ۶X ہی میں استعمال کرتے تھے۔ دوائیں کل بارہ نمکیات ہی کی ہیں لیکن بعد میں دو کا اضافہ کر دیا گیا۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس علاج کی اساس بھی اندرونی قوت حیات ہی ہے۔

ہومیو پیتھی یا علاج بالمثل

ہومیو پیتھی طریقہ علاج انتہائی قدیم ہے جس سلسلہ کا ڈھائی ہزار سال قبل بقراط (Hippocrats) سے ملتا ہے۔ اس بالمثل طریقہ علاج کو ڈاکٹر سیمول ہنی مین نے ایلوپیتھک طریقہ علاج چھوڑ کر اپنے تجربات کی روشنی میں "ہومیو پیتھی" نام دیا۔ یہ واحد علاج ہے جس میں کوئی ابہام نہیں۔ جسم کے گوشت اور خون میں قوت مدافعت ہے جو باہر کے جراثیم یا مرض پیدا کرنے کے اسباب کا مقابلہ کرتی ہے۔ قوت حیات ہی کی بدولت جسم میں حس و حرکت ہے اور اعصاب کے ذریعہ قوت حیات ہی کی حکمرانی ہے۔ اسی لئے قوت حیات کا مضبوط رہنا ضروری ہے۔ ہنی مین کا خیال تھا کہ خدا نے جسم پیدا کیا ہے جو ایک مکمل صورت ہے 'اعضاء الگ الگ نہیں جوڑے گئے ۔ جسم کی حرکات کے لئے ایک نظام وضع کیا گیا پھر اسکی حفاظت کا انتظام بھی قدرت ہی کا عطیہ ہے۔ اگر ان عطیات پر کیمیکلز کے ہتھوڑے چلائے جائیں تو وہ ایک ایک کر کے بیکار ہوتے جائیں گے اور توڑ پھوڑ کا یہی عمل جاری رہے تو بجائے صحت کے موت واقع ہو گی۔ آج ہر طریقہ علاج والے اس بات پر متفق ہیں کہ جسم انسانی کی اصل حقیقت قوت حیات (Vital Force) ہے اور یہی فلسفہ ہومیو پیتھی کی اصل بنیاد ہے۔

تاریخ ہومیوپیتھی

تاریخ کے ان ادوار میں جبکہ اخلاقی اور روحانی مدافعت کا چرچا نہ تھا' سروں پر کسی حکومت کا بوجھ' پیروں میں تہذیب کی زنجیر' گردنوں میں تعلیم کا پھندا اور مذہب گلے کا ہار نہ تھا' اس وقت بھی بیماری اور علاج کا سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں جاری تھا۔ یہ سلسلہ اتنا ہی قدیم ہے جتنی کہ تاریخ بشریت۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو بے یارومددگار نہیں چھوڑتا اس لئے اپنے انبیاء کے ذریعہ وحدانیت کے علم و یقین کے درس کے ساتھ روحانی و جسمانی امراض کے تدارک کی راہ بھی ضرور دکھلائی ہو گی۔ محمدؐ رسول اللہ کے لائے ہوئے مکمل اور آخری پیغام تک تمام انبیاء و رسل نے علاج کا جو راستہ دکھلایا ہو گا اس میں یکسانیت ہو گی کیونکہ وہ منجانب اللہ ہوں گے۔ امراض سے بچنے کے لئے فطری ضرورتوں اور تقاضوں کو کچلنے کے بجائے انہیں صحیح مقام پر رکھنے اور خواہشات کا تزکیہ کر کے انہیں پورا کرنے کا درست مصرف اور طریقہ بھی بتلایا ہو گا لیکن تاریخی اسناد میسر نہ ہونے کی بنا پر ہم زمانہ قدیم کے امراض و علاج کی تاریخ کا تعین نہیں کر سکتے۔ میری کوتاہ علمی میں اس سلسلے کا پہلا ذکر حکیم لقمان کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ جیسے الوالعزم پیغمبر کے حوالے سے ملتا ہے جنہوں نے کہا تھا کہ بیماری گناہ کا نتیجہ ہے اور اس کا علاج دریافت کرنے پر کہا کہ گناہ سے بچو۔ گویا گناہ ہر بیماری کی جڑ ہے۔ پیغمبر کے اس فقرے میں گناہ کا صرف وہ مطلب نہیں ہو سکتا جو آج کے معاشرے میں سمجھا جاتا ہے۔ گناہ دراصل روحانی ہو یا جسمانی ہر اس بے راہ روی اور بد اعتدالی کو کہتے ہیں جہاں قدرت کے وضع کردہ قوانین سے انحراف ہو۔

وضع کردہ قوانین میں کھانے پینے' رہنے سہنے کے تمام طور طریقوں کی راہیں متعین ہیں۔ زہر کھا کر مرنا گناہ' آگ میں کود کر جلنا گناہ' شراب پینا اور مدہوشی میں غلط حرکات کرنا گناہ' اغلام کی طرف مائل ہونا گناہ۔ پوری قوم لوطؑ اس گناہ میں ختم کر دی گئی۔ بعض حکماء کا تو کہنا ہے کہ آج ایڈز کی بیماری بھی اسی گناہ کا نتیجہ ہے۔ یعنی ممنوع

باتیں اپنائی جائیں تو وہ روحانی ہوں یا جسمانی گناہ کے دائرے میں آکر بیماری کہلائیں گی۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے ۔ "وہ ایماندار جو اپنے ایمان میں گناہ داخل نہیں کرتے وہ امن و سکون اور ہدایت و نعمت سے بہرہ ور ہونگے۔" اسے یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ بیمار نہ ہونگے۔ دیگر مذاہب میں بھی اسی بات پر زور ملتا ہے مثلاً مشہور کتاب "گیتا" میں درج ہے کہ "جو محض حواس و عقل کو ضبط میں لانے کے بعد خواہشات ترک کر دیتا ہے وہ تمام دکھوں سے رہائی پالیتا ہے۔" مہاتما بدھ نے کہا کہ "تندرستی نیکی کا نام ہے۔ جب لالچ، نفرت اور فریب کی آگ بجھ جاتی ہے تو مکمل چین اور سکون مل جاتا ہے۔" دور جدید کے ایک فلسفی کا قول بھی نظر سے گزرا کہ "دکھ اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک کہ گناہ باقی رہتا ہے اور گناہ کو چھوڑتے ہی دکھ کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔"

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں گمراہی کے دائرے ہی میں آکر امراض پیدا ہوئے اور اس وقت کے مفکرین نے اپنے اپنے انداز میں علاج کے طور طریقے رائج کئے۔ آیئے دیکھیں کہ ہومیوپیتھی طریقہ علاج کب سے رائج ہوا۔

اب سے ڈھائی ہزار سال قبل مسیح یعنی پانچویں صدی ۴۰۰ سے ۴۷۰ میں ایک نام بقراط (Hippocrates)(۱) کا ملتا ہے جسے بابائے طب کہا جاتا ہے۔ اس نے لکھا تھا کہ صحت دینے کے دو طریقے ہیں۔ ایک "بالضد" دوسرا "بالمثل"۔ اس نے اس وقت کے عام رجحان کی سختی سے مخالفت کی کہ بیماریاں خدا کا عذاب ہیں۔ وہ کہتا تھا کہ "ہر بیماری خود اپنی پیدا کردہ ہے۔ زندگی گزارنے کے غلط طریقوں کے ساتھ باہر کے عوامل ہیں جن میں سردی، گرمی اور موسم کی تبدیلیاں شامل ہیں جن سے انسان محفوظ نہ رہے گا تو بیمار پڑ سکتا ہے۔" اس کا دعویٰ تھا کہ "ہماری بیماریاں ڈاکٹروں کی پیدا کردہ ہیں ۔ چونکہ علاج بالمثل کا طریقہ نہیں اپنایا گیا اس لئے امراض نت نئے انداز اختیار کرتے چلے گئے۔" اس نے تنبیہہ بھی کی کہ مرض کی قدرتی علامات کی پیروی کرو نہ کہ مخالفت چنانچہ اس نے "علاج بالمثل" پر ایک مدلل کتاب بھی لکھی اور علاج بالمثل ہی ہومیوپیتھی ہے۔

اسی طرح یونان کے ایک مستند طبیب سقراط(۲) نے بھی لکھا تھا کہ "مشابہہ الاثر ادویہ سے بھی بیماریوں کو

---

(۱) ہپوکریٹس کے متعلق تفصیل پڑھنا چاہیں تو "Medicine An Illustrated History" by Albert .S.Lyons.M.D. and R.Roseph Petrucellus 11 M.D. Page16-Abradate Press Harry N.Abrams' Inc. Publications

(۲) "آئینہ ہومیوپیتھی" ڈاکٹر مہندر نرائن ۔ انڈیا صفحہ ۲

دفع کیا جا سکتا ہے۔" ویدک طریقہ علاج قدیم ترین کہا جاتا ہے اس میں بھی بالمثل علاج کو سراہا گیا ہے۔ اس میں ایک تاریخی واقعہ درج ہے(۱)۔ کہ دریودھن نے بھیشم کو زہر دے کر تالاب میں ڈلوادیا کہ وہ مرجائے۔ تالاب میں ایک زہریلے سانپ کے کاٹنے سے دیئے گئے زہر کا اثر ختم ہو گیا اور بھیشم تندرست ہو کر گھر چلا گیا۔ اس طرح زہر نے زہر کا اثر ختم کردیا۔ یہ بھی ہومیوپیتھی ہے۔

ایک مشہور و معروف شاہی حکیم بو علی سینا بھی علاج بالمثل کے قائل تھے عرصہ دراز کے بعد ایک حکیم جالینوس کے زمانے میں ۱۳۰ تا ۲۰۰ قبل مسیح علاج بالمثل کی مخالفت شروع ہوئی۔ رفتہ رفتہ عرصہ دراز کے بعد ایک نئے طریقہ علاج ایلوپیتھی یعنی علاج بالضدین کی نشرو اشاعت شروع ہوئی۔ زور اس پر دیا گیا کہ "امراض کا علاج متضاد دواؤں سے کرو" بالفاظ دیگر فطرت کو مغلوب کر کے فوری نتیجہ بر آمد کرو۔ اس کے متعلق تفصیل میں جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ جالینوس بھی بقراط کے اصولوں کا قائل تھا اور اپنی تصانیف میں اس پر بحث بھی کی ہے لیکن علاج متضاد طریقہ سے کیا جس سے مرض بظاہر دب جاتا لیکن کچھ عرصہ بعد پھر ابھرتا تھا چونکہ شاہی طبیب تھا اس لئے اس کی ہمنوائی اتنی بڑھی کہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر بقراط کی تصانیف ضائع کردی گئیں۔

ہمارے آخری نبی محمد مصطفےؐ نے بھی بے شمار امراض کے لئے روحانی اور جسمانی علاج بتلائے جن کا ذکر متعدد کتابوں میں موجود ہے۔ انہیں سے وابستہ مشہور روایت ہے کہ سرور کائنات کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ وہ بسلسلہ تجارت جب باہر جاتا ہے تو وہاں کا پانی موافق نہیں آتا اور بیمار ہو جاتا ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ہمراہ ایک مشکیزہ پانی لے جائے جس کو ختم نہ ہونے دے۔ جہاں جائے وہاں کا پانی اس میں ملا لیا کرے حتیٰ کہ واپس آجائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ شخص کسی مقام پر بیمار نہ ہوا۔ غور کا مقام ہے کہ سال سال بھر کے سفر میں جو پانی گیا تھا اسی میں پانی ملتا رہا تو طاقت کا توازن نہ بگڑا۔ کہیں اس میں کچھ اور ملا دیا جاتا تو اصل پانی کی قوت ختم ہو جاتی اسی طریقہ علاج کو بالمثل کا ملاپ کہتے ہیں جو ہومیوپیتھی کا اصول ہے۔ گویا ہومیوپیتھی طریقہ علاج کا بنیادی اصول بالمثل بقراط نے قائم کیا تھا جسے ہمارے نبیؐ آخرالزمان نے بھی پسند فرمایا تھا۔

۱۴۹۳ تا ۱۵۴۱ء میں اپنے وقت کا غیر روایتی رجحان رکھنے والا ایک جرمن ڈاکٹر Paracelsus تھا جس نے زمین کو ایک بڑی کیمیکل لیبارٹری کہا اور کیمیکل کے تجربات کو دواؤں کی تیاری میں شامل کیا اسے بابائے کیمسٹری کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر پیراسلیس ساری دنیا میں اعتدال کی نمو کا قائل تھا۔ آخر کار تجربات کی روشنی میں وہ بھی

علاج بالمثل کی طرف مائل ہوا کہ زہر کا علاج زہر ہی ہے۔ لوگوں نے حسب دستور اس کی بھی مخالفت شروع کر دی کہ وہ اجسام میں زہر پھیلانے کا علمبردار ہے حالانکہ غیر مماثل بیماری کے بیج ڈال کر ہم بیماری ہی کے پھل نکلنے کی توقع کر سکتے ہیں(۱)۔ پھر خاموشی کے ساتھ امراض اپنے اپنے گل کھلاتے رہے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ چیخ اٹھے اور آخر کار علاج بالضد کی بعض تباہ کاریوں کو دیکھ کر ایک ڈاکٹر Harvey Lober ۱۶۶۸ء تا ۱۷۳۸ء اپنی پریکٹس کے دوران چیخ اٹھا کہ "اس کے سمیت اگر تمام ڈاکٹروں کو ہلاک کر دیا ہوتا تو دنیا امراض سے نجات پا لیتی۔"

ایلوپیتھی سے مایوس ایسے ہی ڈاکٹروں میں ۱۷۵۵ء تا ۱۸۴۳ء جرمنی میں ایک "ڈاکٹر ہنی مین" بھی تھا جو اس وقت کا عظیم ایلوپیتھ کہا جاتا تھا۔ متعدد زبانوں پر عبور رکھنے کے ساتھ ساتھ اسے پڑھنے اور تجربات کرنے کا بڑا شوق تھا۔ ہو سکتا ہے کہ "بقراط" کے نظریہ ویدک "بو علی سینا" اور پیغمبر اسلامؐ کے افکار بالمثل پڑھ کر ہی اس نے پہلی بار ایک دوا "چائنا" کا اپنے اوپر تجربہ کیا۔ بہر حال علاج کی کامیابی دیکھ کر اس نے ایلوپیتھی طریقہ علاج ترک کر دیا اور علاج بالمثل کی طرف مائل ہوا جس کا نام "ہومیوپیتھی" رکھا۔ "ہومیوپیتھک" یونانی لفظ ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ "ہومیو" بمعنی مثل یا مشابہہ اور "پتھاس" معنی ہیں حالت یا مرض کے۔ یہ نام دے کر اس نے علاج کے اصول مرتب کئے اور تحقیق کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے دوائیں ایجاد کیں۔ تجربات سے ثابت کر دیا کہ انسان کے جسم میں قوت حیات اور مادہ کے باہمی تناسب میں خلل واقع ہونے ہی کا نام بیماری ہے جسے اس کی بالمثل دوا سے دور کیا جا سکتا ہے۔ "ہنی مین" سے قبل بالمثل طریقہ علاج ضرور تھا لیکن اسے تحقیق کے دائرے میں لا کر نام دینے اور متعارف کرانے میں پہل "ہنی مین" ہی نے کی۔ اس طرح بالمثل کے معنوی اعتبار سے ہومیوپیتھی کی ابتداء "بقراط" سے ہوئی لیکن حقیقی اور عملی اعتبار سے اسکی ابتداء کا سہراء "ہنی مین" ہی کے سر ہے۔

طریقہ علاج کی قدامت اور "ہنی مین" کے بارے میں "مہیش چندر بھٹا چاریہ" نے بھی اپنی کتاب میں لکھا

---

(1) "The Complete Homeopathy Hand Book" by Meranda Castro-(Congress Library' Washington' U.S.A.)

ہے کہ ''کم از کم دو ہزار سال پیشتر ہندوستان اور قدیم یونان میں' سمیلیا سمیلی بس' بالمثل کے مذہب کا جادو چل گیا تھا۔ اس کے بعد ''ہنی مین'' نامی زبردست قوت روحانی رکھنے والے نے دل و جان سے کوشش کر کے اسکو باقاعدہ استعمال میں لا کر اچھی طرح اس کی اشاعت کی، جس سے طبی دنیا میں ایک زبردست ہل چل مچ گئی اور انکا نام بھی دائمی ہو گیا(۱)۔''

''ہنی مین'' نے جانوروں کے بجائے انسانوں پر ریسرچ کر کے ہومیو پیتھی کو سائنس اور آرٹ یا فن کا درجہ دے کر وہ کرشمات دکھلائے کہ آج دنیا انگشت بدانداں ہے۔ ''ہنی مین'' کے بعد یہ پودا تناور درخت بنتا گیا۔ جس کی آبیاری ۱۸۰۰ء میں ''ڈاکٹر کانسٹیشائن'' نے اور ۱۸۴۹ء تا ۱۹۱۶ء ''جیمز ٹیلر'' نے کی جس کے بعد متعدد ڈاکٹروں نے گرانقدر اضافے کئے۔ اس وقت تین ہزار سے زائد دوائیں موجود ہیں اور شاید ہی کوئی ایسا مرض ہو جو ہومیو پیتھی کے دائرۂ اختیار سے باہر ہو۔

---

(۱) ''ہومیو پیتھک خاندانی علاج'' ایم بھٹا چاریہ' چھٹا ایڈیشن صفحہ ۸۶۔

ہومیوپیتھک طریقہ علاج

ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں جسمانی تکلیف پر توجہ ضرور ہوتی ہے لیکن بلند مرتبہ "ذہنی علامات" کو دیا جاتا ہے کیونکہ ذہن ہی قوت حیات یا روح کی ایک لازمی حقیقت ہے۔ جملہ احساسات' جذبات' خواہشات' خیالات' توہمات اور حرکات و سکنات ذہن ہی کی پیداوار ہیں اس لئے جو دوا مریض کی روحانی و جسمانی طاقت' ذہنی کیفیت اور دکھ درد کے مطابق ہو گی وہ صحت بحال کر دے گی۔ ہومیوپیتھی صرف ان امور کی نگہداشت کرتی ہے کہ دواؤں کے استعمال سے حالت صحت میں جسم انسانی میں کیا آثار نظر آتے ہیں۔ پھر دوا اور مرض کی علامات میں مطابقت ہو تو دوا بالمثل بن جاتی ہے اور یہ ہومیوپیتھک علاج کی مخصوص ترکیب ہے۔

مثال کے طور پر آپ شہد کی مکھی کو لیں۔ جب کاٹتی ہے تو ماؤف مقام پر ورم کے ساتھ جلن' جلد پر سرخی اور ڈنک لگنے جیسے درد ہوتے ہیں۔ گرمی برداشت نہیں ہوتی۔ مقام ماؤف چھونے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ یعنی شہد کی مکھی ڈنک مارے تو اس کے اثرات کی روشنی میں شہد کی مکھی ہی سے دوا بنا کر Apis نام رکھ دیا گیا۔ اب مکھی کے کاٹنے پر یہی دوا بالمثل بن گئی جو ایسی تمام تکالیف دور کر دے گی۔ اسی طرح فاسفیٹ آئرن کے علامات میں بے قراری' اضطراب' بے چینی اور سرخی پائی جاتی ہے۔ اسی سے دوا بنا کر Ferrum Phos نام رکھا گیا۔ اگر مندرجہ بالا علامات کسی مریض میں پائی جائیں تو وہ فیرم فاس سے شفایاب ہو گا۔

ملکہ برطانیہ کی معالج ڈاکٹر "مارجری بلیکی" کے الفاظ میں "ہومیوپیتھی میں مرض کا علاج اسی کی مثل سے کیا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو بخار ہو تو اس کو بخار پیدا کرنے والی دوا کی ہلکی سی خوراک دے دی جائے۔ بخار جاتا رہے گا۔"

ڈاکٹر "ہنی مین" نے ہومیوپیتھی کی تشریح کرتے وقت دو سو سال قبل ایک بات کہی تھی کہ علاج کرنے میں تین مدارج ہوتے ہیں جو بالمثل دوا کے رہنما اصول ہیں :

۱ - بیماری کی شناخت۔

۲ - دوا کی صلاحیت۔

۳ - ان دونوں کو متحد کرنے کا سلیقہ۔

مطلب واضح ہے کہ جو علامات رونما ہوں وہی خصوصیات اس دوا کی بھی ہوں اسی کے ساتھ اس کا کہنا تھا کہ قوت حیات ہمارے جسم و ریشہ میں جاری و ساری ہے۔ روح اور جسم کی کیفیت اتصال ہی کا نام قوت حیات ہے جس سے انسانی جسم میں توازن اور نشوونما پایا جاتا ہے جسے انگریزی میں وائٹل فورس کہتے ہیں۔ بالمثل دوا کی تلاش اور وائٹل فورس کو ذہن میں رکھ کر ہومیوپیتھک علاج کرنا معمہ حل کرنا ہے۔ جسے ہم جسم کی اطلاعات کی فراہمی پر "علامات" سے شروع کرتے ہوئے عقدہ کا حل تلاش کرتے ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی علامت ہمارے لئے عقدہ حل کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ جملہ کیفیات کے مجموعہ میں شامل وجوہات' احساسات' مقام تکلیف' درد میں کمی یا زیادتی کے اوقات اور اثرات وغیرہ کی مکمل تاریخ جمع کرکے ہی تکلیف کا معمہ حل کر دینا ہومیوپیتھی کا آرٹ ہے۔

ہومیوپیتھی کے اصولوں میں عام علامات کی وقعت اور اہمیت مسلمہ ہے لیکن ایک معالج عضوی علامات سے بھی غافل نہیں رہتا۔ ڈاکٹر "کینٹ" جیسے ماہر ہومیوپیتھ نے بھی عام حالات کو مد نظر رکھنا ضروری سمجھا لیکن عضوی علامات کی اہمیت بھی واضح کی۔ اس کا کہنا تھا کہ عضوی علامات کی مدد سے عام حالات کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ یہاں پر مصنف کے مشاہدات میں علامات' دوا کی تلاش میں قابل قدر اشارے ضرور فراہم کرتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ وہ حتمی دوا کا انتخاب بھی ہوں۔ مثلاً پیٹ کا درد سن کر Chamomilla یا Colocynth کا انتخاب نہیں کیا جا سکتا اگر وہ درد' جگر' تلی' السر' پیچش' اور اپینڈکس کی وجہ سے ہے تو آپ کو درد کی جگہ بھی تلاش کرنا پڑے گی۔ اس لئے دوا اور مرض کا تعلق سمجھنے کے بعد ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ جسم کے اندر موجود قدرتی بیکٹریاز اور وائرس جو جسم کے محافظ ہیں کسی دوا کی زد میں آکر مفلوج نہ ہونے پائیں بلکہ کمزور ہوں تو انہیں طاقت فراہم کی جائے کیونکہ وہی قوت مدافعت کے ہتھیار ہیں' جبکہ دوسرے طریقہ علاج میں قدرتی طور پر موجود بیکٹریاز اور وائرس کی محافظت کا کوئی تصور نہیں۔ اس سلسلے میں ہندوستان کے ایک مشہور ڈاکٹر "چیف سٹل" نے بڑی اچھی بات کہی کہ "مکڑی کے جال کی مانند ہم زندگی کے جال کا ایک حصہ ہیں۔ ہم خود جال بنانے والے نہیں۔ جال کا ایک حصہ تباہ ہو جائے تو ہمارا اپنا ایک حصہ تباہ ہو گیا۔ بیکٹریا اور وائرس جو ہمارے جسم کے اندر ہیں وہ ہمارے جسم کا حصہ ہیں۔ جو دوائیں ان سے چھٹکارا حاصل کرتی ہیں خود اپنے اثرات چھوڑ

جاتی ہیں۔ اینٹی بائیوٹک بے شک جان بچانے میں معاون و مدد گار رہیں لیکن ہمارے اندرونی جال میں کانٹ چھانٹ بھی کر دیتی ہیں پھران کانٹ چھانٹ کی مرمت دوسری اینٹی بایوٹک سے ہوتی ہے اور اس طرح ایک لامتناہی سلسلہ چلتا رہتا ہے اور انسان تباہ ہوتا رہتا ہے۔ اگر ہم اپنی راہیں جلد متعین نہیں کرتے تو تباہی جلد یا بدیر ہمارا مقدر بن جائے گی۔"

ایسی صورت حال میں ایک ہومیوپیتھ کے فرائض اور بڑھ جاتے ہیں کہ وہ اپنی معلومات میں اضافہ کرے۔ جیسا ابھی عرض کر چکا ہوں کہ ہومیوپیتھک علاج میں اگر علامات کے عین مطابق عضو کی آواز کو ذہن میں رکھتے ہوئے دوا دی جائے تو جسم کی اندرونی کیفیات بہتر ہوتی ہیں لیکن کبھی جسم کے باہر کی تکالیف میں قدرے اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں جسم کے اندر سے درست ہوتے ہوئے تکالیف کا باہر آنا علاج کی کامیابی تصور کی جاتی ہے کیونکہ بظاہر باہر کی بیماری دور ہو اور اندرونی تکالیف برقرار رہیں تو وہ ذرا سا موقع ملتے ہی پھر سر اٹھائیں گی اور انسان مکمل صحت مند نہ کہلائے گا۔

ایک جرمن ہومیوپیتھ "کانسٹنٹائن ہیرنگ" ۱۸۳۰ء میں امریکہ منتقل ہو گیا تھا جسے امریکہ کا "بابائے ہومیوپیتھی" کہا جاتا ہے۔ اس نے علامات کی بہتر انداز میں تصویر کشی کرتے ہوئے تین رہنما اصول قرار دیئے ہیں جنہیں "Hearing Laws of cure" کہا جاتا ہے۔ وہ صحت کے لئے انتہائی اندرونی تین علامات کو لے کر آگے بڑھا تھا۔ پہلی علامت دماغ، دوسرے جذبات، جیسے نفرت، محبت، غصہ، خوشی، رنج وغیرہ جن سے جسمانی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور تیسرے جسمانی ساخت کی علامات جس سے تکالیف جلد پر نمایاں ہوتی ہیں۔ اس کے خیال میں صحت کی ضمانت اس میں ہے کہ انسان کی اندرونی حسی کیفیات کم ہوتی جائیں جس کے بعد جسم کی دوسری بیماریاں ابھر کر جسم پر سامنے آجائیں۔ جب تک جسمانی علامات اتنی نہ بڑھ جائیں کہ فوری توجہ طلب ہوں، اس طرف زیادہ توجہ کی ضرورت نہیں۔ اندر سے صحت یاب ہو کر باہر کی طرف صحت کا خیال کرنا بہتر ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ باہر ٹھیک ٹھاک نظر آئے اور اندر ٹوٹ پھوٹ جاری رہے۔

ہیرنگ کے تین رہنما قوانین برائے صحت

۱ ۔ جسم کی اندرونی ساخت کی گہرائی میں دماغ، جذبات اور اعضائے جسمانی ترتیب وار درست ہونا ضروری

ہیں۔

۲ ۔ دوران علاج بیماری کی علامات رونما اور ختم ہوتی رہتی ہیں اس لئے تبدیلیاں رونما ہوں اور اپنی پرانی اصل حالت پر واپس آتی رہیں تو معالج انہیں کرانک سمجھ کر علاج کرے۔

۳ ۔ علاج میں صحت ہمیشہ اوپری حصہ سے نیچے کی طرف جانا چاہئے نہ کہ نیچے سے اوپر کیونکہ انسان کے حسی اعضاء اوپر ہیں۔ اگر ان میں بہتری آئے گی تو مریض بھی اچھا اثر محسوس کرے گا۔ ہیرنگ کے قوانین صحت ایک قیمتی اوزار کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ صحت کو جانچنے کا معیار مکمل جسمانی صحت ہے نہ کہ کسی مقامی تکلیف کی صحت۔

متذکرہ بالا تینوں مدافعتی نظام کو تقویت دینے کے لئے جو کہ صحت کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں ہیرنگ کے ہم عصر ہومیوپیتھ "جارج واتھولکاس" نے ۱۹۸۰ء میں اس طرح ترتیب دیا ہے(۱)۔

1 – Mental	2 – Emotional	3 – Physical
Complete Confusion	Suicidal depression	Brain ailments
Destructive Delirium	Apathy	Heart ailments
Paranoid Ideas	Sadness	Endocrine ailments
Delusions	Anguish	Liver ailments
Lethargy	Phobias	Lungs ailments
Dullness	Anxiety	Kidney ailments
Lack of Concentration	Irritability	Bone ailments
Forgetfulness	Dis–satisfaction	Muscle ailments
Absent Mindedness		Skin ailments

اس ترتیب کو ذہن نشین کرنے کے بعد ہومیوپیتھک پریکٹس 'کلینک پر ہو یا گھر میں ایک دلچسپ اور مفید مشغلہ ہے جو آج دنیا کے تمام طریقہ علاج کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

---

(1) "Everybody guide to Homeopathic Medicines" by Stephen cummings and Dana Ulman Los Angeles – 1st Edition – page 18

ہنی مین اور پہلی ہومیو پیتھک میٹریا میڈیکا

جرمنی کے شہر مائی سین میں ایک غریب گھرانہ رنگ سازوں کا تھا جہاں مٹی کے برتن بنائے جاتے تھے۔ ''ہنی مین'' اسی گھرانے میں ۱۷۵۵ء میں پیدا ہوئے۔ انہیں پڑھنے لکھنے کا بے حد شوق تھا لیکن انکے والد تعلیم کے خلاف تھے اور چاہتے تھے کہ انہیں کسی کام سے لگا دیا جائے۔ چنانچہ ''ہنی مین'' کو بزنس کا تجربہ حاصل کرنے کے لئے لیپزگ کے ایک پنساری کے بیوپار کرنے والے کی دکان پر بھیج دیا گیا۔ ''ہنی مین'' نے والد کی اس تجویز کو ناپسند کرتے ہوئے وہ جگہ چھوڑ دی۔ مٹی کے چراغ بنا بنا کر وہ اس کی روشنی میں پڑھتے تو والد نے انہیں پر نسیز اسکول میں پرنس کی خصوصی اجازت لے کر داخل کرا دیا۔ علم کے حصول میں تمام تر مالی مشکلات کو جھیلتے ہوئے ''ہنی مین'' نے دیگر علوم کے ساتھ باٹنی، حساب اور جیومیٹری پر خصوصی توجہ دی اور ۱۷۷۵ء میں مائی سین شہر چھوڑ کر لیپزگ شہر کی یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ لیپزگ میں میڈیکل طلباء کے لئے کلینیکل تجربات حاصل کرنے کے اسپتال نہ تھے تو وہ ویانہ چلے گئے اور تعلیم مکمل کی۔ ویانہ میں ڈاکٹر ''قوارن'' نے ٹرانسلوانیا کے گورنر سے ملاقات کرائی جنہوں نے ''ہنی مین'' کو اپنا طبی مشیر مقرر کر دیا۔ یہ ہنی مین کے حصول علم کی لگن تھی کہ وہ یونانی، ہیبرو، عربی، اطالوی، اسپینش، سیرین، فرانسیسی، جرمنی اور انگریزی وغیرہ کی تمام مروجہ زبانوں پر عبور حاصل کرنے کے ساتھ علوم طب اور کیمیا کے ماہر بن گئے۔ انکے مختلف علوم پر عبور حاصل کرنے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لینے کی خداداد صلاحیت کی وجہ سے اس وقت کے مشہور ''ڈاکٹر ریکٹر'' ان کو ''دو سر کا آدمی'' کہا کرتے تھے۔

چوبیس برس کی عمر میں انہوں نے ایم، ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۷۸۲ء میں ایک جرمن دوشیزہ ''ہنری میٹیا کولکر'' سے شادی کی۔ کچھ عرصہ ڈرسڈن ہسپتال میں سول سرجن رہے۔ پھر یہ عہدہ چھوڑ کر لیپزگ کے قریب چھوٹے سے گاؤں میں رہ کر دس سال تک خود علاج کرتے رہے۔ اس دوران انہیں احساس ہوا کہ ایلوپیتھی طریقہ علاج اکثر وقتی فائدہ تو دیتا ہے لیکن بعد کے نقصانات خطرناک حد تک پہنچ جاتے ہیں اس لئے اس مرد حق نے علاج کرنا چھوڑ دیا اور اسے بے فائدہ تصور کیا۔ اکثر تنہائی میں بیٹھ کر علم کیمیا کی تحقیقات میں لگے رہتے اور بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے سائنس کی کتابوں کا ترجمہ کرتے رہتے۔ اس عرصہ میں مشرقی اور مغربی طب کی کتب بینی میں ان پر ایک ناامیدی کی دھند چھا گئی اور انہوں نے کہنا شروع کیا کہ ''تمام طریقہ ہائے طب ایک فرضی شے

ہیں۔ مرض کے دور کرنے کی ٹھیک دوا یا تو ہے ہی نہیں یا ہونا ناممکن ہے۔" ابھی وہ اسی ادھیڑبن میں تھے کہ اس کا عزیز از جان بیٹا بیماری کا شکار ہو گیا۔ بچہ کی کرب و بے چینی اور مروجہ ایلو پیتھی کے علاج پر بے اعتقادی کے ساتھ تنگ دستی نے مستقل مزاج "ہنی مین" کو جھنجھوڑ ڈالا۔ وہ صرف خدا پر بھروسہ کر کے بچے کی چارپائی کے قریب بیٹھے عجیب کشمکش کے عالم میں سوچتے رہتے تھے کہ حکیم مطلق، خداوند عالم، اپنی محبوب مخلوق کو بے یارومددگار نہیں چھوڑ سکتا۔ یقیناً مرض دور کرنے کا لازمی طریقہ خود جسم کے اندر ضرور رکھا ہو گا یہ صرف ہماری کج فہمی ہے کہ ہم اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ چنانچہ انہوں نے طریقہ علاج میں اصلاح کے لئے قدرتی راز معلوم کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

انہیں سب الجھنوں میں جب "ہنی مین" ڈاکٹر "کالن" کی میٹریا میڈیکا کا ترجمہ انگریزی زبان سے جرمن زبان میں کر رہے تھے تو انہوں نے ایک دوا "سنکونا" پڑھی جس کے بیان میں دیکھا کہ یہ بخار دفع کرنے کی دوا ہے۔ یہاں ان کی جستجو میں اضافہ ہوا اور اس تعریف پر یقین نہ آیا۔ دوا کی متعلق اوصاف پر سوچتے سوچتے یہ خیال گزرا کہ سنکونا تندرست آدمی کو کھلانے سے جاڑا بخار جیسا مرض پیدا ہوتا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ یہی دوا جاڑا بخار میں فائدہ بھی دیتی ہو۔ چنانچہ یہی دوا خود کھائی کہ اس فکر کا تجربہ اپنے اوپر کرنا چاہئے۔ دوا نے واقعی جاڑا بخار کی طرح کا مرض پیدا کر دیا۔ پھر سنکونا ہی کھا کر اس کیفیت کو دور کیا اور اب سوچنا شروع کیا کہ اسی طرح بیماریاں لانے والی اور انہیں دور کرنے والی دوسری دوائیں بھی ہو سکتی ہیں۔ اس طرح ان کے دلی جذبات کی ترجمانی نے ان کو "سمیلیا بس کیورنٹر" کے راستہ پر چلنا سکھا دیا یعنی جو دوا بیماری پیدا کر سکتی ہے وہی دور بھی کر سکتی ہے۔

اس انکشاف کے بعد "ہنی مین" نے چھ سال تک مسلسل یکے بعد دیگرے تجربات کئے۔ تفصیلی مطالعہ اور متعدد زہریلی ادویات کو خود اپنے اوپر آزماتے ہوئے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس بات کی کوئی بنیاد یا سائنس ضرور ہے کہ زہر سے پیدا شدہ مرض زہر ہی سے دور ہوتا ہے۔ لوہا لوہے کو کیوں کاٹ سکتا ہے۔ اور اس سوال کو حل کرتے کرتے "ہنی مین" نے علاج بالمثل کا طریقہ تلاش کر لیا جسے انہوں نے مدلل اور مکمل سائنس کا درجہ دیا۔

اپنے اس چھ سالہ تجربہ کی روشنی میں ۱۷۹۶ء میں "ہنی مین" کا ایک مضمون اس زمانے کے طبی دنیا کے مشہور و معروف رسالہ "لیڈیس جرنل" میں چھپا جس میں انہوں نے اپنے اس تجربہ کی تفصیلات بیان کیں کہ یہ تجربہ

عین قدرتی نظام کے مطابق ہے۔ متعدد حق شناس ' قابل اور ذی فہم ڈاکٹرز نہ صرف ان کے ہمنوا ہوئے بلکہ شاگرد بن گئے۔ لیکن کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے مخالفت شروع کر دی کہ یہ شخص زہر خوری کی دعوت دیتا ہے۔ "ہنی مین" نے مخالفت پر توجہ دیئے بغیر اپنا کام جاری رکھا اور ۱۸۰۵ء میں ایک کتاب لاطینی زبان میں "viribus Fragmente de" لاطینی زبان میں شائع کرا دی۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنی تمام آزمائشوں کی تفصیلات بیان کیں کہ کن ۲۷ ادویات کو تندرست آدمی استعمال کرے تو کون کون سی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ اس طرح یہی سب سے پہلی ہومیوپیتھی میٹریا میڈیکا ہے۔ اسکے بعد ۱۸۱۰ء میں انہوں نے ایک بڑی کتاب "آر گینن" شائع کی۔ اس میں نہ صرف علاج بالمثل کا مدلل اور حیران کن طریقہ سے راستہ دکھلایا بلکہ اس دور کے رائج الوقت طریقہ علاج مثلاً جلاب یا فصد کھولنے وغیرہ کی سخت الفاظ میں مذمت بھی کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے مخالفین نے زک پہنچانے پر کمر باندھ لی۔ جب "ہنی مین" لیپزگ یونیورسٹی میں ہومیوپیتھک ٹیچر کے عہدہ پر فائز تھے اور اپنے نئے اصول کا سبق دے رہے تھے تو ۱۸۲۱ء میں انکے خلاف سازشیں عروج پر پہنچ گئیں اور بالا خر ۱۸۲۱ء میں انہیں لیپزگ سے جلا وطن کرا دیا گیا۔ وہ کوتھین شہر چلے گئے جہاں چودہ سال رہے۔ یہاں ایک رئیس لاعلاج مرض میں مبتلا تھے جو "ہنی مین" کے علاج سے ٹھیک ہوئے تو انہیں شاہی معالج کے عہدہ پر فائز کر دیا گیا اور پھر اسی کوتھین شہر میں اپنی بقیہ زندگی کے دن بڑی عزت کے ساتھ گزارے۔ ہزار ہا مریض شفا یاب ہوئے۔ ۱۸۲۸ء میں ایک کتاب "کرانک ڈزیز" تیار کی جس نے ساری دنیا میں ان کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ اپنے تجربات میں انہوں نے یہ اصول مقرر کیا کہ کسی چیز کو قلیل مقدار میں ملانے سے اس کی خاصیت برقی صورت اختیار کر کے روحانی قوت حاصل کر لیتی ہے جو انسانی روح کی طرح انسان کے پورے جسم کو اعتدال میں لانے کی ضامن ہوتی ہے۔ ۱۸۳۰ء میں ان کی بیوی کا انتقال ہوا جسکے بعد اسی (۸۰) سال کی عمر میں ایک میلانی نامی عورت سے اس کی اپنی خواہش پر شادی کی اور ۲ جولائی ۱۸۴۳ء میں اپنی زندگی کا مقصد پورا کر کے دنیا سے رخصت ہوئے۔ "ہنی مین" وحدانیت کے قائل تھے اور خدا کی رحمت پر کامل یقین رکھتے تھے۔ ان کی محنت 'علم کا شوق' سائنس سے دلچسپی ' استقلال ' شرافت اور انکساری اس بات کی غماز ہے کہ انسان ان کے نقش قدم پر چلے تو دنیا میں وہ کام انجام دے سکتا ہے جس سے خالق اور مخلوق دونوں خوش رہیں۔ یہ "ہنی مین" ہی نے بتلایا کہ قدرت کی پیدا کردہ کوئی چیز بے کار نہیں۔ عام لوگ جانتے ہیں کہ زہر کھانے سے موت واقع ہوتی ہے لیکن "ہنی مین" نے زہر کھا کر تریاق کا پتہ لگایا۔

میٹریا میڈیکا (خواص الادویہ)

دنیا کے تمام طریقہ علاج میں سب سے اہم اور قابل توجہ شعبہ "خواص الادویہ" کا ہے ہومیوپیتھی میں تو یہ اور بھی ضروری اس لئے ہے کہ امراض اور ادویہ یکساں ہوں تو مرض الموت کے سوا ہر مرض کا علاج یقینی ہوتا ہے اس لئے ہر معالج ہومیوپیتھی کا فرض ہے کہ وہ اس ضروری اور اہم حصہ کو پیش نظر رکھے اور مطالعہ کتب سے اپنی معلومات میں اضافہ کرتا رہے۔ اگر اس حصہ پر مہارت حاصل ہو جائے تو یقین ہے کہ بیماریوں اور اسکی پر خطر خاردار وادیوں کو وہ بہ آسانی عبور کر لے گا۔

میٹریا میڈیکا میں تقریباً تین ہزار ادویات کا ذکر ہے اور بورک وکینٹ وغیرہ جیسے ماہر ڈاکٹرز نے ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے لیکن ہم اپنے پچاس سالہ تجربہ کی روشنی میں چالیس (۴۰) دواؤں کا مختصر اور ضروری ذکر کرتے ہیں جو کثیر الوقوع امراض میں بکثرت استعمال ہوتی ہیں۔ اگر ان دواؤں کے خواص ذہن نشین ہو جائیں تو مجھے یقین ہے کہ بہت سے امراض پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ لیکن میٹریا میڈیکا کی دیگر دواؤں کا بھی مطالعہ جاری رکھنا چاہئے۔

۱ ۔ ایکونائٹ Aconite :

یہ ایک قسم کا درخت ہے جو کوہ ہمالیہ اور دیگر پہاڑی علاقوں میں ہوتا ہے ۔ اسے عربی میں خانق الذہب' فارسی میں بچھناک اور ہندی میں میٹھا تلیا کہتے ہیں۔ اس نام سے چار ادویہ ہیں۔ ایکونائٹ فیرکس' ایکونائٹ کیمرم' ایکونائٹ لائیکوکٹومم اور ایکونائٹ نیپلس۔ پہلی تین دوائیں بہت کم استعمال ہوتی ہیں۔ صرف ایکونائٹ لکھیں تو اس سے مراد نیپلس ہی لی جائے گی۔ "ہنی مین" نے اس دوا پر بہت محنت کی تھی۔ اس کا خاص عمل

اعصابی نظام پر ہوتا ہے۔ سر، پشت، موت کا خوف، جسمانی یا دماغی تحریک سے بے چینی، کوئی بھی شدید اثرات رکھنے والی بیماری، ٹھنڈ، ورم، بخار، بینائی کا یک بیک جانا، موتیا بند، زکام، خشک کھانسی، نمونیا، برانکائٹس، جوڑوں کا درد، کپڑا اتارنے سے خارش اور کھلی ہوا میں جانے سے کمی، گرم کمرے میں جانے سے بیماری میں اضافہ، بائیں جانب لیٹنے سے تکلیف میں اضافہ، پیاس زیادہ، جسم خشک، نبض میں سختی، چہرہ پر سرخی، دل کی دھڑکن، خواتین کے حیض میں رکاوٹ اور فالج گرنے پر فوری دی جائے تو فالج کا اثر بھی رک جائے گا۔ علامات عامہ میں موت کا خوف، بے چینی، کاہلی، افسردگی، تیز بخار، نبض سخت، اعصاب میں بے قاعدہ حرکت، ایام حمل میں عورت کو دھڑکا کہ بچہ بدصوت پیدا ہوگا ویسے یہ سمجھنا غلط ہے کہ ایکونائٹ صرف نئے اور فوری اثرات کے ظاہر ہونے پر ہی کام کرتی ہے۔ دوا کی علامات موجود ہوں تو یہ پرانی بیماریوں کو بھی ٹھیک کرتی ہے۔ مصنف نے پرانے، سخت اور متورم غدوددوں میں بھی اس دوا سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس دوا میں جو کھنچاوٹ پیدا ہوتی ہے وہی ہر بیماری میں کھنچاوٹ کے اثر پر بھی قابو پا لیتی ہے۔ مصنف نے ایکونائٹ سے آشوب چشم، ضعف جگر، دوران سر، درد گوش، سوزش گلو، سوزش امعاء، پیچش، نمونیہ و پلورسی، بخار اور خسرہ وغیرہ میں بھی فائدہ حاصل کیا ہے۔

معاون : ایکونائٹ کے بعد سلفر نہایت نافع اور موثر دوا ہے۔

طاقت : ایک سے چھ طاقت اور عام طور پر ۳۰ طاقت زیادہ استعمال ہوتی ہے۔

۲ - آرسنک Arsenic :

اسے عربی میں سم الفار، فارسی میں بیش سفید، اور ہندی میں سفید سنکھیا کہتے ہیں جو دوا بن کر آب حیات کا کام کرتی ہے۔

یہ دوا سات ناموں میں دستیاب ہے جو مختلف علامات کے ساتھ استعمال ہوتی ہے : آرسینک البم، آرسینک آئیوڈیٹم، آرسنک برومیٹم، آرسنک سلفیوریٹم فلیوم، آرسنک سلفیوریٹم ریوبرم، آرسنک میٹلیکم اور آرسنک ہائیڈروجنی سیٹم۔ ان میں سے دو زیادہ مستعمل ہیں آرسنک البم اور آرسنک آئیوڈیٹم۔

آرسنک برومیٹم اینٹی سورک اور اینٹی سفلیٹک ہے۔ آرسنک سلفیوریٹم فلیوم کا بھی گہرا اثر سورا اور سفلس کے مریضوں پر ہوتا ہے۔ آرسنک سلفیوریٹم ریوبرم پر زیادہ تحقیق نہیں ہوئی لیکن عرق النساء اور انفلوئنزہ میں

اس سے ضرور کام لیا گیا۔ آرسنک میٹلیکم کی علامات زیادہ تر آرسنک البم ہی جیسی ہیں اس لئے آرسنک البم کے مقابلہ میں اسے کم ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ آرسنک ہائڈروجنی سیٹم کا اثر انیمیا (خون کی کمی) پیشاب میں خون آنے (ہیمی چوریا) اور پیشاب میں کمی کے بعد متلی ہونے پر ہوتا ہے۔

آرسنک آئیوڈیٹم کا اثر بہت وسیع ہے۔ یہ بے حد طاقتور دوا ہے جو کمزوری بھی دور کرتی ہے۔ پھیپھڑوں اور ہوا کی نالیوں میں ورم کے حوالے سے یہ دوا تپ دق اور کینسر میں بہت اچھا کام کرتی ہے۔ ڈاکٹر کینٹ نے اس دوا کی آزمائش خود اپنے اوپر کی تھی چنانچہ اسکی خاص علامت شہد کی سی رطوبت اور گاڑھی زرد بتلائی ہے۔ بخار، ورم، کھجلی، جلن کے ساتھ بہرہ پن، کان کا بہنا اور جلدی امراض میں یہ دوا بے حد مفید ہے لیکن اسے کبھی خالی پیٹ نہ استعمال کرنا چاہئے۔ ہمیشہ ناشتہ و کھانے کے بعد دینا بہتر ہے۔ مصنف نے اس دوا کو کینسر کے مریضوں میں بے حد مفید پایا۔ اعصابی کمزوری میں بھی مصنف یہ دوا ضرور دیتا ہے اور کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔

آرسنک البم Arsenic Album :

سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دوا ہے جس کی بڑی علامت بے چینی ہے۔ مریض غفلت میں بھی کراہتا ہے، بے چین رہتا ہے، پیاس زیادہ ہوتی ہے لیکن پانی کم پیا جاتا ہے۔ موت کا خوف اور جسم میں جھٹکے لگنے پر بھی یہ دوا کام کرتی ہے۔ زہریلے اثرات، ورم، سوزش، ہونٹ کی خشکی، منہ میں زخم، السر، غذا یا پانی سے قے، دست، درد شکم، بواسیر کے مسوں میں چبھن، ہروقت چلتے رہنے کی جستجو، لیکن محنت سے کمزوری اور سانس پھولنا، بے خوابی، کھانسی کے ساتھ زکام میں پتلی ناک بہنا، بخار وغیرہ میں بھی کامیاب دوا ہے۔ آرسنک البم زیادہ تر جسم کے داہنے حصہ کی دوا ہے۔ سانس لینے میں بے چینی رات میں بڑھتی ہے۔ اس دوا کے خواص میں تمام بلغمی جھلیوں کا متاثر ہونا ہے اس لئے یہ دمہ اور برانکائٹس میں بھی بے حد مفید ہے۔ کینسر میں بھی اس دوا سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کی ایک خاص علامت یاد رکھنے کی ہے کہ اس دوا کی تکالیف بعد دوپہر یا نصف شب کے بعد بڑھتی ہیں۔ تمباکو کے استعمال سے پیدا شدہ امراض اور سڑی گلی چیزوں کے کھانے کے بعد کی تکالیف میں بھی یہ بہترین دوا ہے۔ مصنف نے اس دوا سے ڈینڈرف بھی دور کیا ہے۔ خون حیض جلد جلد آنے، رحم میں شدت کا درد ہونے اور سیلان رحم میں بھی یہ کام کی دوا ہے۔

معاون ادویات : رسٹاکس 'ا یلیم سٹیوا 'فاسفورس اور تھوجا وغیرہ۔
مصلح ادویات : چائنا 'کاربو ویج اور نکس وامیکا وغیرہ۔
طاقت : ۳x سے ۳۰ تک بار بار دہرانا مفید ہے۔

۳ ۔ اینٹم ٹارٹ Antimonium Tartaricum :

اس دوا کو سرمہ کے کشتہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کا خاص کام جگر' پھیپڑا اور معدہ کی بلغمی جھلی کی بیماریوں کو درست کرنا ہے بچوں اور بوڑھوں پر اس کا اثر یکساں ہوتا ہے۔ کھانسی 'نمونیا' دمہ 'برانکائٹس' سینے کا بلغم بکثرت رکا ہو اور نکل نہ سکے' سینے پر چوں چوں کی آواز' ہروقت نیند کی سی حالت' جاگنے پر سردرد' موسمی تغیر پر بخار' چہرہ سیاہی مائل' یرقان' غذا ہضم نہ ہو' پیٹ میں گرانی' آنتوں میں اینٹھن' ہاضمہ کی خرابی سے ہیضہ 'بکثرت دست' آنکھوں سے آنسو جاری ہوں' قے' جسم سرد' پھیپڑے متورم' نمونیا' کمردرد' جوڑ اکڑ گئے ہوں' بچہ گود سے نہ اترنا چاہے' بے چین و پریشان ہو' دودھ سے نفرت' کھٹی چیزوں سے رغبت' پیاس ندارد' ڈکار یا کف نکل جانے سے آرام ہو تو ان تمام علامات میں اینٹم ٹارٹ بے حد مفید ہے۔

مرض کی زیادتی موسم کی تبدیلی' موسم بہار اور دودھ و ترش اشیاء کھانے سے ہوتی ہے جبکہ کمی ڈکار آنے' بلغم خارج ہونے' سرد ہوا میں بیٹھنے اور داہنی کروٹ لیٹنے سے ہوتی ہے۔
مصلح ادویات : پلساٹیلا اور سیپیا
طاقت : ۳'۶ اور ۳۰ جبکہ کرانک امراض میں ۲۰۰ دینا بہتر ہے۔

۴ ۔ اپیکاک Apecacuanha :

اس دوا کا خاص فعل آلات تنفس اور معدہ پر ہوتا ہے' متلی اور قے مسلسل آئیں' پاخانے سبزی مائل ہوں' آنتوں میں پیچش کی طرح اینٹھن ہو' سینہ میں بلغم رکا ہو' بلغم کی وجہ سے سانس کی آمد و رفت میں دقت ہو' سردی کا احساس ہو' ہر بات پر غصہ آئے' ہر دم خواہشات کی تکمیل چاہئے' متحرک اشیاء دیکھنے سے جی مالش کرے' بائیں کان سے سنائی نہ دیتا ہو' یا درد ہو' شور و غل برداشت نہ ہو' زکام ہو اور ناک بند ہو' چھینکیں بکثرت آتی ہوں' تھوک زیادہ نکلے' زبان صاف ہو' چہرہ زرد اور آنکھوں کے گرد نیلگوں حلقے ہوں' کبھی قے میں خون ملا

بلغم نکلے، صفرا ہو، ہچکیاں اور کبھی ناف کے ارد گرد اینٹھن ہو، دمہ کا دورہ ہو اور سانس لینے میں دقت ہو، شدید کھانسی، بچہ کھانستے کھانستے نیلا پڑ جاتا ہو، یا مخانہ کی رنگت سبز، کبھی پیچش جیسی علامات، پیشاب سرخ یا خون ملا، مستورات میں حیض جلد جلد ہو یا لیکوریا ہو، دوران حمل طبیعت مالش کرے اور قے ہو جایا کرے، جوڑوں میں درد، ایک ہاتھ گرم دوسرا سرد، سوتے میں بڑبڑائے، کبھی آنکھیں کھلی رہیں اور کبھی نیند مشکل سے آئے، شام کو جاڑا چڑھے اور پھر بخار ہو لیکن پیاس نہ ہو، موسم گرما میں بچوں کے دست سبزی مائل، پیچش، کھانسی، سردرد اور بخار کے علاوہ افیون کا زہر دور کرنے میں بھی اپیکاک بہترین دوا ہے۔

معاون ادویات : آرنیکا اور کیوپرم مٹ

مصلح : فیرم فاس، چائنا اور ٹوبیکم۔

طاقت : Q، 1x، 3x، 30، 200۔

۵ - آرنیکا Arnica Montana :

لیپرڈزبین نام کا پودا پہاڑی علاقوں میں بکثرت ملتا ہے جس کے پھل، پھول اور جڑ سے یہ دوا تیار ہوتی ہے۔ اس دوا کا خاص فعل عروق شعریہ اور خون کے عضلات پر ہوتا ہے۔ چنانچہ چوٹ لگنے، کچل جانے یا زخم ہونے کے بعد جیسا درد تمام جسم میں معلوم ہو، بستر سخت محسوس ہو، دماغ میں جلن، سر اور چہرہ گرم لیکن جسم کے دوسرے حصے خصوصاً ہاتھ پیر ٹھنڈے، سیاہ یا نیلا داغ جسم پر پڑے، ڈکار، دست، منہ سے سڑے انڈے جیسی بدبو، چوٹ کی تکلیف، بے ہوشی، بخار سے بے چینی لیکن مریض کا جواب ہو کہ اچھا ہوں یا جواب دینے میں بے ہوش ہو جاتا ہو، بچہ کی پیدائش کے بعد فالج، سرسامی بخار، گرنے یا چوٹ کے باعث تشنج، بستر کا زخم (Bed sore)، وجع مفاصل، ناک یا منہ سے خون، پرانا ملیریا بخار، خون کا اخراج، بے خبری میں پیشاب نکل جانا، ورزش کرنے سے دل کی دھڑکن، مریض تنہائی پسند، غذا کے بعد قے، بدن پر پھنسیاں، سردرد، کبھی قبض کبھی دست، مستورات میں حیض کا درد، تکلیف دہ درد زہ، اسقاط حمل کا اندیشہ، اسکے علاوہ فالج اور جوڑوں کے درد میں بھی مفید ہے۔ "آرنیکا" چوٹ، گرنے اور چھل جانے کی تکالیف میں بہت مشہور ہے۔ بیرونی طور پر چوٹ وغیرہ کے لئے اس کا ٹنکچر یعنی Q استعمال کیا جاتا ہے۔

معاون ادویات : ایکونائٹ اور رسٹاکس وغیرہ
مصلح : کیمفر۔
طاقت : ۱x، ۱۲x، ۳۰، ۲۰۰

۶ - ایپس Apis Mellifica :

اسے عربی میں یعسوب النحل، فارسی میں مگس انگبین اور اردو میں شہد کی مکھی کہا جاتا ہے۔ یہ دوا شہد کی مکھی سے تیار ہوتی ہے۔ شہد کو عام طور پر مختلف بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن ہومیوپیتھی میں یہ دوا شہد کی مکھی ہی سے بنائی جاتی ہے اور اکثر امراض میں خصوصاً ورم کے ساتھ بے حد مفید ہے۔

اس دوا کی خاص علامات میں دماغ کے پردوں میں سوزش اور ورم ہے۔ دماغی قوتوں کی انجام دہی ناقص ہونے لگتی ہے، بدن کے بعض حصے متورم ہوتے ہیں، ان میں خارش اور جلن ہونے لگتی ہے متورم مقام میں چمک پائی جاتی ہے، آنکھیں زیادہ متورم ہوتی ہیں کبھی بخار اور پیاس کی زیادتی ہوتی ہے، متورم جگہوں پر سرخی آجاتی ہے اور چھونے سے آگ جیسی حدت کا احساس ہوتا ہے۔ مریض گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ غنودگی طاری ہوتی ہے اور یہ سب علامات بالکل اسی طرح ہوتی ہیں جو شہد کی مکھی کے کاٹ لینے سے پیدا ہوا کرتی ہیں۔ کبھی آواز بیٹھنا، پیٹ میں درد، نفخ، قبض اور کبھی دست کے ساتھ پیٹ میں اینٹھن ہونا، بخار دورہ سے آنا، سانس میں دقت، جوڑ متورم اور ان میں درد ہونا، مستورات میں ایام تکلیف سے ہونا، اندام نہانی میں جلن ہونا یا جلد پر پھنسیاں بکثرت نکلتی ہوں تو ایپس لاثانی دوا ہے۔

معاون دوا : نیٹرم میور
طاقت : ۳x، ۳۰۔ مصنف کے تجربہ میں ۶ طاقت بہتر کام کرتی ہے۔

۷ : اگنیشیا (پپیتہ) Ignatia :

عصبی مزاج والے اشخاص پر اس دوا کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اس کا مریض متلون مزاج، ذکی الحس اور بھول کا شکار ہوتا ہے جس میں علامات متضاد پائی جاتی ہیں۔ بھوک زیادہ لگتی ہے۔ سر میں شدید درد ہوتا ہے اور ہسٹریکل علامات ملا کرتی ہیں۔ مریض کبھی روتا، کبھی سرد آہیں بھرتا اور غم واندوہ میں گھرا رہنے کے ساتھ بہکی اور زیادہ

باتیں کرنے لگتا ہے۔ کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سر خالی ہے اور سر میں درد رہنے لگتا ہے۔ آنکھوں سے پانی بہتا ہے' پپوٹوں میں تشنج ہوتا ہے جسکے ساتھ جلن و درد بھی ہوتا ہے' بغیر آواز کے کانوں میں شور و غل محسوس ہوتا ہے' زکام میں ناک سے رطوبت خارج نہیں ہوتی' ایک طرف کا نتھنا بند' چہرے کے عضلات کی بے قاعدہ حرکت' منہ کا ذائقہ ترش' لعاب زیادہ نکلنا' حلق میں درد اور کوئی چیز نگلی نہ جائے ساتھ میں غدود متورم' بار بار کھانسی خشک اور بلغم نہ نکلتا ہو' غذا سے نفرت' متلی کا احساس لیکن قے نہ ہو' ڈکار' پیٹ میں اپھار اور مروڑ' بواسیری مسوں میں خارش یا خراش' پیشاب پانی کی طرح سفید' مردوں میں پاخانے کے وقت استاگی اور عضو تناسل میں حشفہ پر درد یا زخم' خواتین میں جماع کی خواہش نہ ہو اور حیض کے خون کی رنگت سیاہ اور دوران ایام نقاہت' تفکرات میں نیند غائب' سوتے میں رات بھر ایک ہی طرح کا خواب' دل میں دھڑکن' کمر اور پنڈلیوں میں درد جیسی علامات ہوتی ہیں۔

پیسٹہ کے پھول سے درد معدہ' خروج معقد' طاعون' مرگی' باؤگولہ' خشک کھانسی' قبض' بواسیر' تشنج اور درد دنداں وغیرہ جیسے امراض میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس دوا کے مریض صدمہ' غم' تیز بدبو' محنت اور تمباکو نوشی سے زیادہ تکلیف اٹھاتے ہیں جبکہ سر گھمانے' ڈکار آنے' آرام کرنے اور گرمی سے آرام محسوس کرتے ہیں۔

معاون ادویات : نکس وامیکا' نیٹرم میور' ٹوبیکم۔

مصلح : کیموملا' کاکولس۔

طاقت : ۵ سے ۳۰ تک' کرانک صورت میں ۲۰۰

۸ ۔ انیٹم کروڈ Antimonium Crudum :

یہ دوا گندھک اور سیاہ سرمہ کا مرکب ہے۔ اس کا سب سے اہم اور قوی اثر دماغی کیفیات اور اعضاء انہضام پر ہوتا ہے۔ کبھی قبض اور کبھی دست ہو تو یہ دوا ہاضمہ کو قوی کر دیتی ہے۔ جلدی امراض مثلاً خارش' داد اور چنبل وغیرہ میں بھی بے حد مفید ہے۔

دماغی علامات میں مریض مایوس' غمگین اور تند مزاج ہوتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر جو اس کی مرضی کے مطابق نہ ہو چیخ اٹھتا ہے۔ غذا میں مصالحہ دار چیزیں پسند کرتا ہے' ٹھنڈے پانی میں نہانے سے درد سر کی شکایت

کرتا ہے' زبان پر میل جما رہتا ہے 'گیس بنتی ہے جس میں غذا کی ڈکار آتی ہے اور بھوک نہیں ہوتی' دھوپ میں چلنے پھرنے سے تکلیف ہوتی ہے' دل میں جلن اور جلد پر مسے ہوتے ہیں۔ خشک کھانسی 'ہاتھ پیر میں درد' بواسیری کیفیت کے ساتھ دائمی قبض اور بد ہضمی ہوتی ہے۔ بچے دودھ پئیں جو قے میں خارج ہو جائے' عورتیں جنہیں سیلان الرحم کی شکایت ہو یا سردپانی میں غسل کرنے سے ماہواری بند ہو جائے 'محبت کی ناکامی میں مریض ہوش و حواس کھو بیٹھے' ایسے لوگ جو دوسروں کی گفتگو پسند نہ کریں اور خود بھی بات کرنے سے گھبرائیں تو ایسی تمام علامات میں یہ دوا نہایت مفید ہے۔ گرمی کی زیادتی اور سردپانی میں نہانے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ کھلی صاف ہوا اور راحت وسکون میں مریض آرام محسوس کرتا ہے۔

معاون دوا : سلفر

مصلح : ہیپر سلفر

طاقت : ۳x' ۶x' ۳۰

۹ - برائیونیا Bryonia Alba :

یہ اہم دوا ہے جس کا خاص فعل دماغ' جگر اور پھیپڑے کی جھلی پر ہوتا ہے' ہونٹ' منہ اور معدہ خشک جس میں مریض بہت دیر بعد زیادہ پانی پیتا ہے' پاخانہ خشک' سخت اینٹ کی طرح قبض کے ساتھ ہوتا ہے' رات میں تکلیف بڑھتی ہے' درد شدت سے ہوتا ہے' سر کی طرف خون زیادہ جانے سے مریض کبھی بستر سے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے' معدہ کی خرابی سے درد سر جو صبح سے شام تک رہے' جگر کے افعال میں نقص' کبھی غیر منہضم غذا کی قے' معدہ دبانے سے درد' بخار' جوڑ متورم جنکی رنگت سرخ' سانس لینے میں چبھن' تپ محرقہ جس میں نیند زیادہ آئے' پیشاب گہرے رنگ کا' نمونیہ' پرانی کھانسی جس میں بلغم خارج نہ ہو' گرم موسم میں گرمی کی زیادتی سے اسہال' آنکھوں میں جلن' خواتین میں ماہواری قبل از وقت یا بار بار یا بالکل بند ہو جائے' ٹانگوں میں سخت درد' پٹھرو دبانے سے درد' دوران ایام پستان میں درد یا گلٹی ہو جائے' کبھی نکسیر کے ذریعہ خون کا اخراج' پیشاب تھوڑا اور سرخی مائل' مریض کو اٹھ کر بیٹھنے سے چکر آئے تو ایسی تمام علامات میں برائیونیا لاثانی دوا ہے۔ سرد اشیاء کھانے پینے اور ماؤف مقام کو دبا کر لیٹنے سے مریض آرام محسوس کرتا ہے جبکہ موسم گرم میں محنت کرنے سے

تکلیف میں شدت آتی ہے۔

معاون ادویات : رسٹاکس، ایلومینا۔

مصلح : ایکونائٹ، کیموملا، نکس وامیکا

طاقت : 1x، 3x، 30، 200

۱۰ : بلاڈونا Belladona :

عربی میں عنب القلب، فارسی میں روباہ تربک اور اردو میں جنگلی مکو کہتے ہیں۔ دماغی علامات (Cerebrum)، آلات تنفس اور پورے عصبی نظام پر اس دوا کا خاص فعل ہے اور سب سے زیادہ موثر ہے۔ ہمیشہ زکام کا رہنا، سرد ہوا میں نزلہ، اعصابی کمزوری، چہرہ تمتمایا ہوا، نبض سخت، ہذیان، تشنج اور اکڑن، آنکھیں سرخ، مریض تند مزاج، شدید سردرد، چکر، شور اور روشنی سے تکلیف بھینگا پن، آنکھ کے ڈھیلے میں درد، پپوٹوں پر ورم، بار بار نکسیر پھوٹنا، زبان خشک، پیاس زیادہ، جلد پر یا زبان پر سرخ دانے، غدود متورم، نگلنا دشوار، حلق میں خارش، خشک کھانسی، تیز بخار، بھوک ندارد، متلی اور قے، ہچکیوں میں شدت، معدہ میں تشنجی درد، اپھار، کھانسنے یا چھینکنے سے پیٹ میں درد، سبزی مائل دست، پیشاب میں کمی تکلیف کے ساتھ، عضو مخصوص پر پسینہ، خصیئے متورم، خواہش مباشرت زیادہ، سکتہ، زخم، کسی قسم کا درد جو یکایک شروع اور یکایک بند ہو، مستورات کی اندام نہانی میں جلن، پستانوں میں درد، ایام میں خون گرم اور چمکدار، پیڑو میں گرانی، کالی کھانسی، سانس میں دقت، بلغم خون آمیز، دل کی دھڑکن، کسی جگہ اجتماع خون اور ورم، گردن میں اکڑن، نیند میں چونکنا اور نمونیہ وغیرہ میں اس دوا کا جواب نہیں۔ اس دوا کے مریض شور و غل، تیز ہوا، لیٹنے سے اور بعد دوپہر زیادہ تکلیف محسوس کرتے ہیں جبکہ سہارا لے کر بیٹھنے سے انہیں سکون ملتا ہے۔

معاون دوا : کلکیریا کارب

مصلح : ایکونائٹ، اوپیم، کافیا وغیرہ

طاقت : 1x، 3x، 30، 200

۱۱ ۔ بپٹیشیا Baptisia Tinctoria :

فارسی میں نیل صحرائی جبکہ اردو میں جنگلی نیل کہتے ہیں۔ اس دوا کی ایک قسم (Baptisia Confusia) ہوتی ہے جو داہنے جبڑے کی تکلیف میں اور پیٹ کے نچلے حصہ کی تکلیف جس میں سیدھے اکڑے کھڑے ہونے سے سکون ملتا ہو' کام آتی ہے۔ خالی بپٹیشیا نام لیں تو بپٹیشیا ٹنکوریا ہی مطلب ہو گا جو متعدد امراض کی مشہور ترین دوا ہے۔

خون کی سمیت' ملیریا کا زہریلا مادہ اور مسلسل یا باری باری ہلکے بخار میں یہ دوا جادو کا اثر رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ سمی' متعدی' موسمی امراض اور تپ محرقہ (ٹائفائڈ) میں بھی لاثانی دوا ہے۔ تنفس' پسینہ اور پیشاب و پاخانہ میں بدبو' زبان خشک' دانتوں پر میل' ٹائفائڈ میں چہرہ کی رنگت سیاہی مائل' بے قراری میں کروٹ بدلنا' غشی' ہذیانی کیفیت' بات پوچھنے پر صحیح جواب نہ دے سکے' حلق کے غدود میں ورم' کمر' ہاتھ پاؤں اور سر میں درد' پھیپڑوں میں زخم' بلغم پیپ آمیز' پیچش' بچوں کے اسہال' غذا سے نفرت' زبان کے کنارے سرخ جبکہ درمیانی حصہ زرد' صرف سیال اشیاء نگل سکے' کبھی دس گیارہ بجے صبح لرزہ کے ساتھ بخار' خواتین میں دودھ اترنے کا بخار جیسے تمام امراض میں بپٹیشیا کام آتی ہے۔ سرد موسم' دن اور کھلی ہوا میں مریض آرام محسوس کرتا ہے جبکہ گرم موسم اور بند کمرے میں تکلیف بڑھتی ہے۔

معاون ادویات : آرسنک البم' برائیونیا' خون کی سمیت میں ایکینیشیا' پائرو جینم' آرنیکا' ا۔سڈ میور' رسٹاکس وغیرہ

طاقت : 1x' تا 12x' 30

۱۲ ۔ پلساٹیلا Pulsatilla Nigricans :

ایک اور دوا "Pulsatilla Nuttaliana" نام سے بھی ہے جسکے اثرات یکساں ہیں۔ اس لئے صرف "پلساٹیلا" کہیں تو مراد نگر یکینس ہی ہو گی۔

یہ دوا اصل میں مستورات کے لئے زیادہ مفید ہے جو سادہ لوح' شریف' حیادار' زود رنج' ذرا ذرا سی بات میں ناراض اور ذکی الحس ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مردوں پر اس کے اثرات نہیں ہوتے۔ اسکی خاص

علامات جہاں بھی ملیں اپنا کام انجام دے گی' بڑے کام کی دوا ہے۔

جسم کی بلغمی جھلی' زکام' اعصابی جھلی' وریدوں' آنکھ' کان اور آلہ تناسل پر اس کا خاص فعل ہے۔ منہ خشک' پیاس ندارد' صبح منہ کا مزہ خراب' معدہ میں گرانی' گرمی سے تکلیف میں اضافہ اور سردی سے آرام' بار بار گوہانجی نکلنا' کبھی قبض اور کبھی دست' بار بار جریان منی' موت کا خوف' رونے سے رغبت' کسی بات سے تسلی نہ ہو' اور دن بھر تفکرات میں مبتلا' سر کا شدید درد' طبیعت مالش کرے' آنکھوں کے پپوٹے متورم' آنکھوں میں جلن اور خارش کے ساتھ میل بکثرت خارج ہو' کبھی آشوب چشم' کان سے زرد بدبودار رطوبت کا اخراج اور رات میں کانوں میں درد' زکام کی شکایت کے ساتھ سونگھنے کی قوت زائل' ناک سے بدبو' تھوک بکثرت' حلق میں درد' منہ کا مزہ تبدیل ہوتا رہے' رات میں خشک کھانسی لیکن صبح بلغم کا اخراج' کبھی کھانسی کے ساتھ پیشاب کے قطرے نکل جائیں' آواز بھاری' سانس میں دقت' سینہ پر بوجھ' بد ہضمی' غذا سے نفرت' کھانے کے کچھ عرصہ بعد پیٹ کا درد' پیٹ میں نفخ اور آوازیں' پاخانے رات میں زیادہ' کبھی خونی پیچش' بار بار پیشاب' جلن یا مثانہ میں درد' کمر' رانوں اور ٹانگوں میں تشنجی درد' سستی و کاہلی' جلد پر چھپا کی اور بکثرت مہاسے' جسم کہیں سرد کہیں گرم' لرزہ' طبیعت میں بے قراری' متلی کا احساس' دوپہر کے بعد غنودگی' نوبتی بخار و خسرہ' ہڈیوں کے امراض' خواتین میں سیلان الرحم' سردی لگ جانے سے ماہواری بند ہو جائے' درد کمر اور ایام کے دوران دست' سوزش مثانہ وغیرہ۔ ایسی تمام علامات میں یا کسی ایک خاص علامت میں پلساٹیلا بہترین دوا ہے۔ دائیں کروٹ لیٹنے' کھلی ہوا اور رفع حاجت کے بعد مرض میں کمی محسوس ہوتی ہے جبکہ حرکت کرنے' سردی لگنے' مکھن اور پھل کھانے سے تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاون ادویات : سلفیورک ایسڈ' لائیکوپوڈیم

متضاد : سیپیا

مصلح : کافیا' نکس وامیکا

طاقت : ۳ تا ۳۰

۱۴ : تھوجا Arbor Vitae–Thuja Occidentalis :

یہ دوا "ٹری آف لائف" اور بہت اہم کہی جاتی ہے۔ تھوجا کا خاص فعل آلہ تناسل' مثانہ' مبرز اور جلد پر

ہے۔ ڈاکٹر ''ہنی مین'' کا قول ہے کہ یہ سوزاک کی خرابی (Anti Sycotic) دور کرنے کی دوا ہے۔ مخصوص علامات میں زیادہ لاغری، کسی انجکشن کے بعد برے اثرات کا پیدا ہونا، صبح دست آنا، مہاسے نکلنا، نمی سے سر میں درد ہونا اور بلغمی رطوبات بکثرت خارج ہوتا ہیں۔ طبیعت میں سستی ذرا ذرا سی بات پر رونا، بات میں تیزی، پیٹ میں کسی زندہ شے کی حرکت کا احساس اور اپنے آپ کو شیشے کا بنا ہوا سمجھنا، چکر آنا، سر میں شدید درد، جسکو چھونے سے بھی تکلیف ہو جیسے سر میں کیل ٹھونک دی گئی ہو، بال سخت کھردرے، آشوب چشم، نظر کمزور، رات میں پلکیں جڑتی ہوں، کانوں سے رطوبت کا اخراج، بیرونی حصہ کان میں درد اور اندرونی طور پر آوازوں کا پیدا ہونا، ناک سے خون آمیز رطوبت کا اخراج، نتھنے خشک اور جڑ میں درد، کرانک نزلہ، سائنس (Sinus)، چہرے پر درد، رخسار چھونے سے گرم اور سرخی، دانت پر میل، زبان متورم جس پر چھالے ہوں اور نیچے درد کا احساس، کھانسی میں بلغم کا اخراج مشکل، حلق میں درد اور تھوک مشکل سے نگلا جائے، سانس میں دقت، ٹھنڈے پانی کی خواہش، زرد بلغم کا اخراج، رات میں کھانسی کی شدت، منہ کا مزہ تلخ، بھوک ندارد، پیٹ میں درد، پیشاب گدلا اور زیادہ، نالی میں جلن اور قطرہ قطرہ آئے، مثانہ پر فالج کا اثر، گردے متورم، قبض، مقعد کے قریب ناسور، بواسیری مسے، جنگاسے کی گلٹیاں متورم، عضو مخصوص مردانہ پر ابھار، جلن، رات میں زیادہ استادگی لیکن قوت مردی ندارد، آتشکی زخم اور خصیوں میں جلن، خواتین میں دوران حیض درد، لیکوریا، اندام نہانی میں خارش ہر تیسرے ماہ اسقاط حمل کا اندیشہ، کمر میں درد، انگلیوں کے جوڑوں پر سرخی اور ورم، بڑے جوڑوں میں درد، اعصاب میں بے قاعدہ حرکت، بخار جاڑے کے ساتھ دن میں کئی بار چڑھے اور اترے جس میں چہرہ سرخ، شام کو گرمی کا احساس زیادہ جبکہ باہر سردی معلوم ہو، نیند غائب اور آنے پر ڈروانے خواب، بائیں کروٹ لیٹنے سے نیند آئے صرف صبح ہوتے سویا جائے۔ ان تمام کیفیات میں تھوجا دوا اپنا اثر دکھاتی ہے۔ سیلان الرحم، اسہال، امراض چشم، جوڑوں کے درد، بواسیر اور سوزاک میں اس دوا کو کبھی نہ بھولنا چاہئے۔

کھلی ہوا میں چلنے پھرنے اور حرکت کرنے یا دبانے سے مریض کو سکون ملتا ہے جبکہ دوپہر سے قبل اور بستر کی گرمی سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاون ادوایہ : آرسینک البم، نیٹرم سلف، سلیشیا

مصلح : کیمفر، سبائنا

طاقت : Q، ۳، ۳۰، ۲۰۰

۱۴ ـ جلسیمیم Gelsemium :

عربی میں یاسمین اصفراور اردو میں زرد چنبیلی کہا جاتا ہے۔ عصبی نظام پر اس دوا کا سب سے زیادہ اثر پایا جاتا ہے۔ حلق، زکام، ٹائیفائڈ، چکر، خناق نقاہت، کمزوری، خسرہ، لیکوریا، اور مردانہ کمزوری میں بے حد نافع دوا ہے۔ دماغ کی کمزوری کے باعث غور و فکر میں کمی، خلوت پسندی، ہردم دل برداشتہ، کسی سے بات نہ کرنا، لیکن بات شروع کردے تو ختم ہونے کا نام نہ لے، نیند میں گفتگو، سر بھاری جسے دبانے اور اونچا رکھنے سے آرام، اختلاجی کیفیت، سانس میں دقت، سینہ میں درد، بار بار کھانسی، پیر سرد، چہرہ وغیرہ گرم، بخار تیز، غنودگی، چہرہ سرخ، عضلات چہرہ پر بے قاعدہ حرکت اور درد، صبح بکثرت چھینکیں اور ناک سے گرم پانی کا اخراج، ذرا سرد ہوا سے زکام، کان میں درد، بہرہ پن اور شور و غل کی آوازیں، ایک چیز دو نظر آئیں، عضلات میں فالج کے آثار، پپوٹے بھاری اور آنکھوں کے اعصاب میں درد، زبان سن جس میں میل کی تہہ ہو جو موٹی ہو جائے اور بات کرنا دشوار ہو، دانتوں میں درد، بچہ دانت نکلنے پر چڑچڑا ہو جائے، حلق کی گلٹیاں متورم غذا مشکل سے نگلی جائے، آنتیں متورم اور پیٹ سکڑا ہوا، پیشاب سفید اور مقدار میں زیادہ، کبھی رک رک کر آئے، مردوں میں آلات تناسل سرد، لاغری اور بلا استادگی منی نکل جانا جبکہ خواتین میں حیض کا خون مقدار میں کم، دوران حمل رحم میں اینٹھن۔ عام طور پر عضلات کی کمزوری اور جسم کے نچلے حصے میں فالج کے اثرات ہونے پر چہرہ اور گردن کی رنگت سرخ ہونے کے ساتھ دانے نکل آنا بھی اس دوا کی علامات ہیں۔

کھلی ہوا میں چلنے، آنکھیں بند کرنے اور پیشاب کرنے سے مریض کو سکون ملتا ہے جبکہ تمباکو نوشی، مرطوب موسم، گرمی، دھوپ اور طوفان بادوباراں میں مرض شدت اختیار کرتا ہے۔

مصلح : ڈیجی ٹیلس، چائنا

طاقت : Q، ۱x، ۳، ۳۰، ۲۰۰

۱۵ ـ سنکونا اوفی سی نیلس یا چائنا China :

چائنا کمزوری و نقاہت دور کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ کسی مرض یا جسم کے اخراج کے باعث نقاہت

ہو جانے' نکسیر میں خون زیادہ جاری ہونے' جریان یا حیض یا لیکوریا یا بچہ کو زیادہ عرصہ دودھ پلانے سے کمزوری میں غصہ بڑھ جائے تو چائنا دینا نہ بھولیں۔

افکار کی زیادتی میں نیند نہ آنا' مایوسی' ناامیدی' کسی کام میں دل نہ لگے' سر میں درد' جیسے دماغ خالی ہو' آنکھیں زرد' روشنی کی طرف نظر نہ کر سکے' ہروقت آنکھ سے پانی بہے کان میں مختلف آوازیں آئیں جیسے باجے بجتے ہوں' نکسیر پھوٹے' کثرت سے چھینکیں آئیں' ناک سے رطوبت بہے' دانتوں میں درد' منہ سے لعاب کا بہنا' ذائقہ تلخ' جگر' تلی' یا دونوں کا بڑھنا' یرقان میں جلد پر زردی' درد قولنج' قے جس میں غیر منہضم غذا خارج ہو' بھوک ندارد' معدہ میں بھاری پن' دودھ ہضم نہ ہو' غذا کے بعد دست' بدن چھونے سے درد لیکن زور سے دبانے پر آرام' اعصاب اور جوڑوں میں درد' پیٹ میں ابھار' ہر طرح کے اسہال' گردہ کی پتھری' سردرد' جریان' احتلام و بے خوابی کے لئے کار آمد دوا ہے۔

کھلی ہوا' گرمی اور تیز دبانے سے مریض کو آرام محسوس ہوتا ہے جبکہ جھکنے' چھونے اور ہوا کے جھونکوں سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ چائنا کے ساتھ ڈیجی ٹیلس اور سلینیم دینا مفید نہیں۔

معاون دوا : کلکیریا فاس

مصلح : آرنیکا مانٹ' نکس وامیکا' اپیکاک

طاقت : ۱x' ۳' ۳۰

۱۲ : رسٹاکس Rhus Toxicodendron :

تمام آلات جسمانی' جوڑوں کے تشنج و درد' بلغمی جھلی' عضلہ جلدیہ اور تپ محرقہ میں نہایت کار آمد دوا ہے۔
جسم پر سرخ دھبے' پتی اچھلنا' بے قراری' خودکشی کا خیال' رات میں ڈرنا' آئندہ زندگی کے لئے متفکر' بیٹھ کر اٹھنے سے چکر' سر پر ابھار جس میں خارش' پیچھے کی جانب سردرد' آنکھ میں جلن' پپوٹے متورم جو کبھی رات میں چپک جائیں' سرخی کے ساتھ آنکھ سے پانی کا اخراج' کانوں سے خون آمیز پیپ نکلے اور درد ہو' بکثرت چھینکیں' بارش میں بھیگنے پر زکام' ناک سے زرد رطوبت کا نکلنا کبھی نکسیر پھوٹنا' رخسار کی ہڈیوں میں درد' چہرہ متورم اور پھنسیاں' زبان خشک' پیاس زیادہ' تھوک خون آمیز' زبان کے اگلے حصہ پر سرخی اور پچھلے پر زرد میل' حلق کی گلٹیاں

متورم اور درد، متلی کا احساس، کھانے کے بعد نیند کا غلبہ، پیٹ میں ابھار، جلن، خونی دست بدبودار، بواسیری مسے، پیشاب ناقص، گردوں میں درد، اختلاج قلب، نبض بے قاعدہ، سینہ میں درد، آلات مردانہ میں حشفہ متورم، خصیوں میں خارش اور خواتین میں اندام نہانی میں خارش، خون حیض کثیف، پستان متورم، کبھی اسقاط حمل کا خوف، شام کے وقت بخار دورہ کے ساتھ جس میں لرزہ ہو، کمر اور جوڑوں میں درد، ہاتھ پاؤں مفلوج، نیند غائب یا ڈراؤنے خواب جیسے تمام امراض میں اس دوا کے نتائج اچھے ہیں۔

معتدل موسم میں گرم چیزوں کے استعمال اور ماؤف حصہ کو حرکت دینے سے سکون ملتا ہے جبکہ مرطوب اور ٹھنڈی ہوا لگنے، پسینہ آنے اور دائیں کروٹ لیٹنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس دوا کے ساتھ ایپس کبھی نہ دینا چاہئے۔

معاون ادویہ : برائی اونیا، کلکیریا فلور

مصلح : میزیریم، گریفائٹس، کروٹن ٹگ، اناکارڈیم

طاقت : ۳، ۶، ۳۰

۱۷ - سائنا Cina :

اصل میں یہ بچوں کی دوا ہے لیکن علامات کی روشنی میں اسے بڑے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اسے فارسی میں برنجاسف اور اردو میں گندنا اور انگریزی میں Worm Seed کہتے ہیں۔

اس دوا کا خاص اثر آنتوں پر ہوتا ہے۔ چہرہ زرد، آنکھوں کے گرد حلقے، بچہ ہر وقت گود میں رہنا پسند کرے، ضدی، مختلف چیزوں کی خواہش اور جب وہ ملے تو دوسری چیزوں کی طلب، سوتے میں بچہ چونکے، آنتوں میں کیڑے بڑے ہوں تو بھوک زیادہ، سوتی کیڑے ہوں تو بھوک غائب، ناک سے رطوبت بہے، دانت پیستا ہو، اور سوتے میں پیشاب خطا ہو جاتا ہو، پاخانہ بلغم آمیز سفید رنگ کا کبھی کیڑے بھی خارج ہوں، سر درد جسے دبانے سے سکون ملے، بچہ کانوں میں کبھی ناک میں انگلی ڈالے، میٹھی چیز زیادہ پسند ہو، کبھی قے کبھی دست، سخت کھانسی جس میں آنکھ سے آنسو بہنے لگے، سینہ کی ہڈی میں درد سے بچہ رونے لگے، ہاتھ، بازوؤں اور ٹانگوں میں جھٹکے، سوتے میں بڑبڑانا، بغیر سردی کے بخار جس میں پیاس زیادہ، چہرہ سرد ہاتھ پیر گرم، خواتین میں وقت سے پہلے حیض کا خون جاری ہو جائے،

ان تمام علامات میں سائنا یقینی دوا ہے۔ شب میں گرمی اور کسی طرف غور سے دیکھنے میں تکلیف بڑھتی ہے۔ جبکہ دن میں اور سرد موسم میں سکون ملتا ہے۔

معاون ادویہ : سینٹونائین، ٹیوکریم، اگنیشیا، کیمو ملا، اسپا نجیلیا

اثر زائل ہوتا ہے : کیمفر، کپیسیکم

طاقت : ۳، ۳۰،

۱۸ - سلفر Sulphur :

سلفر بہت اہم دوا ہے جس کا مخصوص فعل جلد سے متعلق ہے۔ یہ دوا تمام زہریلا مادہ اندرونی جسم سے نکال کر جلد پر لے آتی ہے۔ ہر قسم کی جلدی بیماری، بدن پر ابھار، جھریاں، خارش کے علاوہ نمونیا، دمہ، قبض، بواسیر، زخم، خنازیر، وجع المفاصل، تپ دق، استسقا، پھوڑا، انگلی پکنا، بار بار گرمی کا دورہ، رات کو پسینہ کی زیادتی یا معمولی ورزش سے پسینہ آنا، خوف، مایوسی، غم کا غلبہ، نسیان، بغیربات ہنسنا، زندگی سے مایوسی، سردرد، چکر، بال گرنا، نگاہ کے سامنے سیاہ دھبے، آشوب چشم، کہیں بھی خصوصا تلوے میں جلن، آنکھوں میں درد، جلن، روشنی برداشت نہ ہو، کان میں آوازیں، ثقل سماعت، خارش و بدبودار رطوبت نکلنا، ناک سے بدبو کا احساس، نکسیر کا پھوٹنا، نزلہ گرنے کا احساس، رخسار سرخ، ہونٹ خشک، مسوڑھے متورم، حلق میں جلن اور نگلنے میں تکلیف، بلغمی کھانسی، سانس لینے میں دشواری، سبزی مائل بلغم کا اخراج، بھوک ندارد، قبض، ڈکاریں، درد معدہ اور جلن، پانی کی زیادہ خواہش، اختلاج قلب، صفرا کا غلبہ، جگر میں درد، پیشاب میں جلن اور بار بار محسوس ہونا، بواسیری مسے جن میں جلن، صبح اسہال، مردوں میں عضو مخصوص پر خارش اور روزانہ احتلام کے ساتھ قوت باہ زائل ہو، خواتین میں ایام ماہواری سے قبل سردرد اور ماہواری مقدار میں کم، زرد رنگت کا لیکوریا، اندام نہانی میں خارش، پستان میں سختی، ہتھیلی اور تلوے کی جلن کے ساتھ پنڈلیوں میں اینٹھن اور بائیں کندھوں کے جوڑوں میں درد، دن میں نیند اور رات میں غائب، ڈراؤنے خواب دیکھنے، دائیں کروٹ لیٹنے اور ماؤف عضو دبانے سے سکون جبکہ غسل کرنے اور آرام کرنے سے مرض بڑھتا ہے۔(نوٹ : سلفر کے استعمال سے پہلے کلکیریا نہ دینا چاہئے اور اس کے علاوہ لائکوپوڈیم سے قبل سلفر استعمال نہ کرنا چاہئے۔)

معاون ادویات : نکس وامیکا' ایلوز

مصلح : چائنا' کاسٹیکم' کیموملا

طاقت : ۱x سے ۳۰' جبکہ کرانک امراض میں ۲۰۰ ہفتہ میں ایک بار

۱۹ - سلیسیا Silicea :

سلیسیا دراصل صفت ہے جبکہ اصل نام سیلکا ہے۔ اس دوا کی خصوصی علامات میں لاغری' نقاہت اور ناقص نشو و نما ہے' مقوی غذا ملنے پر بھی بچہ کا جسم نہ بڑھتا ہو اور سوکھتا جاتا ہو' بچہ کے ہاتھ پیر دبلے' پیٹ بڑا' چہرہ بوڑھوں جیسا ہوتا جائے اور ہڈیاں بڑی ہوں' قبض' جلد پر چھوٹے چھوٹے زخم اور خنازیری مزاج' ایک خاص اثر اس دوا کا یہ ہے کہ مچھلی کا کانٹا یا سوئی جسم میں داخل ہو تو اسے جسم سے باہر نکال دے گی۔

ان خصوصیات کے علاوہ سخت درد سر' چلنے پر دماغ ہلتا ہوا محسوس ہو' چکر' جس میں اوپر سر نہ اٹھایا جائے' سر کپڑے سے باندھ کر رکھنے میں آرام' پریشان خیالی' زود رنج' مایوسی' آنکھ کے پپوٹے متورم' آنسو بہنا' صبح کے وقت آنکھوں میں ریت کا احساس' پڑھتے وقت حروف نظر نہ آئیں' کان سے بدبودار رطوبت کا اخراج اور درد' صبح چھینکیں' زکام اور سونگھنے کی طاقت زائل' گلے کے غدود میں پیپ اور نگلتے وقت درد' اختلاج قلب' سینے میں درد' بلغم بدبودار' حلق میں خراش' بھوک بہت زیادہ یا ندارد' پیاس کا غلبہ' ترش ڈکار' معدہ میں جلن' پانی پینے کے بعد قے' جگر میں درد' یا پھوڑا' پیٹ کے نچلے حصہ میں درد' بواسیری مسے میں درد' پاخانہ کی بار بار حاجت مگر کھل کر نہ آئے' گردوں میں پیپ' پیشاب میں سرخی' بچوں کا رات میں پیشاب نکلنا' مردوں کے عضو مخصوص میں جلن' خواہش نفسانی بڑھی ہوئی' رات میں احتلام' پیشاب کے ساتھ بدبودار پیپ اور پرانا سوزاک' خواتین کی ماہواری میں بے قاعدگی' اسقاط کے بعد خون جاری رہے' رحم میں درد' دوران حیض ہاتھ پیر سرد' پستان پر ناسور' ایسی تمام علامات میں سلیشیا بہترین دوا ہے۔ اس کے علاوہ اس دوا سے سرطان اور ہڈیوں کے امراض' زخم اور بے خوابی میں بھی کار آمد نتائج ملتے ہیں۔ کپڑا لپیٹنے اور گرمی سے مریض کو سکون جبکہ موسم کی تبدیلی' تیز چلنے یا بدن سے کپڑا اتارنے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاون ادویات : سنیگا' تھوجا

مصلح : کیمفر، فلورک ایسڈ

طاقت : ۶، ۳۰، ۲۰۰

۲۰ - فاسفورس Phosphorus :

انتہائی اہم دوا ہے، خون اور پرورش پانے والے اعصابی نظام پر اس دوا کا خاص فعل ہے۔ مریض پر غشی، خاموش بیٹھنا دشوار، کسی کام کے بارے میں غور نہ کر سکنا، بے قراری، غذا کا فوری بذریعہ قے اخراج کے علاوہ ثقل سماعت اور سخت جلن میں بھی یہ دوا معتبر ہے۔

اس کے علاوہ زود رنجی، سستی، حافظہ کمزور، دیوانگی کے آثار، چکر، سردرد، بال گرنا، آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے، سبز موتیا بند، عضلات چشم کی کمزوری، ٹائیفائیڈ کے بعد قوت سماعت کمزور، ناک سے اخراج خون، پرانا زکام، ناک کی ہڈی میں جلن، چہرہ زرد، سردپانی کی پیاس، دانتوں میں درد، حلق و زبان خشک، غذا کی نالی میں جلن، نمونیا، بار بار کھانسی، سل، دل کی دھڑکن، سینہ پر جلن، خون آمیز تھوک، ڈکار ترش، کھانے کے بعد بھی بھوک لگنا، بار بار قے یا پانی پیتے ہی قے، معدہ دبانے سے درد، پاخانہ بدبودار، دست جن کی زیادتی سے مریض کمزور ہو جائے، ایک ساتھ قے اور دست، خونی بواسیر، پیشاب خون کی طرح سرخ، پیشاب میں شکر یا جماع کی کثرت سے خون آمیز پیشاب، تپ دق، مردوں میں جماع کی خواہش زائل، قوت باہ کمزور، خصیوں میں پانی بھر جائے، منی بلا ارادہ نکل جائے، عورتوں میں بانجھ پن، شہوت زیادہ، رحم میں سوزش، دوران حیض کمر درد، دل کی دھڑکن، پانی جیسا لیکوریا، پستان متورم ہونے کے علاوہ بھی دیگر علامات میں جلد پر زخم جن سے خون کا اخراج، جوڑ سن اور متورم، بائیں کروٹ نہ لیٹ سکے، شام کو سردی سے بخار، ٹائیفائڈ، رات کو پسینہ اور نبض تیز، غذا کے بعد غنودگی، ہڈیوں کی بیماریاں، جگر اور گردن میں جلن، چکر، سل و دق، اور ذیابیطس وغیرہ میں بھی فاسفورس کی کامیابی مسلم ہے۔

تاریکی میں رہنے، ٹھنڈا پانی پینے، خاموش لیٹنے، اور محنت سے سکون ملتا ہے جبکہ صبح اٹھنے، طوفان اور موسمی تبدیلیوں پر مرض میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاون ادویات : آرسنکم البم، سیپیا

مصلح : نکس وامیکا
متضاد : کاسٹیکم
طاقت : ۳، ۳۰، ۲۰۰

۲۱ ۔ کیمومیلا عربی میں بابونج اور فارسی میں گل بابونہ Chamomilla :

اعصابی نظام، بلغمی جھلی، جگر اور معدہ پر اس دوا کا خاص اثر ہوتا ہے۔ ناقابل برداشت درد، دانت کا درد، درد زہ، چڑچڑا مزاج، بچہ ہر وقت روئے، چیزوں کی ضد کرے، ہر وقت گود میں رہنے کی خواہش، لٹانے سے تکلیف، اٹھا کر چمٹا لینے سے آرام وغیرہ میں لاثانی دوا ہے۔ اسکے علاوہ اعصاب کی کمزوری، عصبی درد، ذرا سی تکلیف کا زیادہ احساس، تند مزاج، جلد رنجیدہ ہونا، معمولی بات پر بھی درشت لہجہ میں جواب، احمقانہ باتیں، گرمی و پیاس کی زیادہ شکایت، ہر دم بے چینی و بے قراری، بلندی پر چڑھنے سے خوف، نصف شب کے بعد اور گرمی سے درد میں اضافہ، سر درد، پیشانی پر گرم پسینہ، کان بند جس میں ٹیس اور جلن، ایک جانب کا رخسار سرخ و گرم جبکہ دوسری طرف کا سرد و زرد، غدود متورم حلق بند، منہ سے لعاب کا اخراج، دانت نکلنے کے زمانے میں بچہ کی تکالیف سبز رنگ کے دست یا آؤں، مقعد میں جلن، بواسیری مسے پھولنا، جوڑوں میں سخت درد، تلوے سے آگ نکلنے کا احساس، بچہ سوتے میں ڈر کر چونکے، مستورات میں رحم سے خون نکلنے کے ساتھ سخت درد، لیکوریا سفید رنگ کا، پستانوں میں جلن وغیرہ، سب میں یہ کام کی دوا ہے۔

تیز گرمی یا کھلی ہوا، غصہ، رنج اور شب میں تکالیف بڑھتی ہیں جبکہ گرم اور تر موسم میں یا بچہ کو گود میں لینے سے آرام ملتا ہے بچوں کے امراض میں بلاڈونا کے بعد کیموملا کا استعمال بے حد مفید ہے۔

معاون ادویات : میگنیشیا کارب، بلاڈونا
مصلح : نکس وامیکا، پلساٹیلا، کیمفر
طاقت : ۳، ۳۰

۲۲ ۔ کاربو ویج Carbo Vegetabilis :

کاربو ویج کے نام سے مشہور یہ بھی اہم ترین دوا ہے، اسے ویجی ٹیبل چارکول بھی کہتے ہیں۔ اعصابی نظام و

نظام خون اور معدہ کی بلغمی جھلی پر اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔ جب قوت حیات ختم ہوتی محسوس ہو، جسم برف کی طرح ٹھنڈا اور نیلا ہو رہا ہو، مریض ہوا کی زیادہ خواہش کرے، بیماری کوئی سی بھی ہو جسکی آخری حالت میں ٹھنڈا پسینہ، ٹھنڈی سانس، آواز بیٹھی اور بے حد لاغری ہو تو یہ دوا آب حیات کا کام کرتی ہے۔ کونین یا دواؤں کے غلط استعمال سے پیدا شدہ بیماری، کسی بیماری یا چوٹ سے صحت نہ ہو رہی ہو، جسم کے اندر جلن محسوس ہو، ڈکارین، پیٹ پھولنے کے ساتھ ریاح اوپر کی طرف جائیں، بواسیر، اسہال، درد دانت، مسوڑھوں سے خون کا اخراج، متعفن زخم، آواز بیٹھی، سرسامی بخار، جانکنی جیسی حالت میں ایڑی سے کمر تک ٹھنڈک محسوس ہو اور مسلسل ہوا کی خواہش ہو تو کاربو ویج کا استعمال یقینی ہو جاتا ہے۔ اس دوا میں دماغی حالت درست کرنے کی بھی طاقت ہے کہ جہاں مریض اچانک یادداشت کھو بیٹھے، یا اندھیرے اور بھوت پریت کا خوف ہوتا ہو۔ اس کے علاوہ رات، ٹھنڈی ہوا، ثقیل غذا، کافی، دودھ اور مرطوب موسم میں تکالیف بڑھتی ہیں جبکہ ڈکاروں سے آرام محسوس ہوتا ہے۔

معاون ادویات : ڈروسرا، کالی کارب

مصلح : آرسنک، امبراگر۔ سیا وغیرہ

طاقت : ۱ تا ۳، کرانک صورت میں ۳۰، ۲۰۰

۲۳ - کلکیریا کارب عربی میں نورہ، اردو میں چونا Calcarea carbonica :

ڈاکٹر "ہنی مین" کی یہ اینٹی سورک اہم دوا ہے جو اپنی خصوصیات میں منفرد مقام رکھتی ہے۔ پرورش کی خرابی سے پیدا شدہ امراض پر اس کا خاص اثر ہے۔ خنازیری مزاج اشخاص، فربہ اندام، پیٹ آگے نکلا، کنٹھ مالا، دق اور ہڈیوں کی نزاکت میں فوراً اس دوا کا خیال آتا ہے۔ چنانچہ اس دوا کے زیر اثر مریض کی تصویر کچھ اس طرح بنے گی کہ بیمار، گورے رنگ کا موٹا تازہ نرم ہڈی والا، ذرا سردی لگنے سے بیمار، سر پر خصوصاً رات میں بے حد پسینہ، ہروقت غمگین، چڑچڑا پن، محنت سے دور بھاگنا، چلنے میں چکر، شدید سردرد، پیشانی پر گرانی، صبح نکسیر پھوٹنا، نتھنے خشک لیکن بار بار زکام، غذا کے بعد ریاح، غذا کی ڈکار، گوشت اور ابلی غذا سے نفرت، چھینکنے پر درد جگر، غیر ہضم شدہ غذا کے دست، پیشاب زرد زیادہ مقدار میں، مثانہ میں جلن، بچے جن کے ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں ٹیڑھی،

عضلات نرم' پیٹ بڑا' سر کی ہڈیاں آپس میں متصل نہ ہوں' مردوں میں جماع کے بعد نقاہت' بار بار اور کبھی سوتے میں انزال' عضو تناسل کی استادگی نامکمل' خواتین میں ماہواری سے قبل سر اور پیڑو میں درد' لیکوریا' نفسانی خواہش بڑھی ہوئی' کبھی رحم جگہ سے ہٹ گیا ہو' ایسے مریضوں میں کبھی رات میں کھانسی زیادہ' سانس میں وقت' دایاں پھیپڑا ماؤف' اختلاج قلب' کمر' ہاتھ' پیر میں درد' بدن پر پھوڑے پھنسیاں' چہرے و ہاتھ پر مسے' خواب میں ڈرنا اور سردی سے بخار بھی پایا جاتا ہے۔ ورزش کرنے' سرد پانی میں نہانے یا سرد ہوا لگنے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ ماؤف حصہ کو دبا کر رکھنے اور گرمی سے آرام ملتا ہے۔

معاون ادویات : رسٹاکس' سلیشیا' لائیکوپوڈیم وغیرہ

مصلح : کیمفر' اپیکاک' نکس وامیکا' ا۔سڈنائٹرک

طاقت : ۶' ۳۰۔ کرانک میں ۲۰۰ (بوڑھے لوگوں میں بار بار نہ دوہرانا چاہئے)

۲۴ - لائیکوپوڈیم Lycopodium Clavatum :

تینوں بنیادی عفونتوں (میازمز) یعنی سورا' سفلس' اور سائیکوسس کی سمیت پر اس دوا کا اثر ہوتا ہے۔ اس کا خاص فعل آلہ تنفس' معدہ' جگر' جلد' مثانہ اور آلہ تناسل کی بلغمی جھلی پر نمایاں ہے۔ دائیں جانب کے امراض کا رجحان بائیں طرف اور تکالیف زیادہ تر شام چار سے آٹھ بجے رات تک بڑھتی ہیں۔

مریض کا حافظہ کمزور' کام کاج سے جی چرانا' ذرا ذرا سی بات پر غصہ' خیالات پراگندہ' چکر' سردرد' بال گرنا' گوہانجی' نظر کی کمزوری' آنکھ کے پپوٹے سرخ' کان سے بدبودار رطوبت کا اخراج اور بھنبھناہٹ کی آوازیں' بہرہ پن' خشک زکام' بکثرت چھینکیں' زبان خشک' پیاس ندارد' منہ سے بدبو' چہرہ پر پھنسیاں' دانت میں درد' حلق خشک اور چیز نگلتے وقت درد' سوزش' گلٹیاں متورم' کھانسی کے ساتھ سانس کی تنگی' کھنکھارنا بلغم کی آواز کے ساتھ سینہ میں درد' غذا سے نفرت لیکن بھوک زیادہ' پیٹ میں اپھار' ریاح کی تکالیف جو نیچے جاتی ہوں' ہچکیاں' دست پیٹ کے نچلے حصہ میں درد' بواسیری مسے' پیشاب کرنے سے قبل کمر درد' بستر پر پیشاب نکل جانا' بچہ پیشاب کرنے سے پہلے روئے اور عضو تناسل پکڑے' شانہ' کہنی' کمر اور جوڑ کا درد' دردعرق النساء' ہاتھ پیر سن' سردی کے ساتھ بخار پھر پسینہ' دن بھر غنودگی لیکن رات کی نیند غائب' پریشان خواب' ان علامات کے علاوہ قبض' جگر اور

مقعد کے امراض، پرانی پیچش اور رعشہ وغیرہ بھی اس دوا کے اختیار میں ہیں مردوں میں قوت مردی نہ رہے یا فوطے بڑھ جائیں اور خواتین میں سیلان رحم، حیض کا خون تاخیر سے آئے یا فرج میں خشکی ہو تو دوا کام دیتی ہے۔ کپڑے اتارنے، گرم اشیاء کھانے، صبح یا سردی لگنے سے آرام ملتا ہے جبکہ تیز خوشبو، کھلی ہوا اور شام چار بجے سے رات دس بجے تک مرض میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاون ادویہ : سلفر، گریفائٹس، لیکیسس، آیوڈیم، چیلی ڈونیم

مصلح : پلساٹیلا، کیمفر، کاسٹیکم

طاقت : ۶، ۱۲، ۳۰، ۲۰۰، 10M

۲۵ - لیکیسس Lachesis :

سانپ کے زہر سے تیار کی ہوئی یہ دوا بے شمار تکالیف کو دور کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ پھیپڑا، معدہ اور پیٹھ جیسے اعصابی نظام پر اس دوا کا خاص فعل ہے۔ عوارض بائیں جانب سے دائیں جانب جاتے ہیں اور سونے کے بعد مرض میں اضافہ ہوتا ہے۔ جبکہ گردن کے گرد کپڑا لپیٹنا برداشت سے باہر ہوتا ہے۔ گلے کی تکالیف اور خون کے اخراج میں اس دوا کی مخصوص علامات ملتی ہیں۔

مریض ہروقت متفکر، بے چین، بے قرار، ملنا جلنا پسند نہ کرے یا مذہبی جنون، قوت بصارت میں کمی، چکر، سر درد جو طلوع آفتاب کے ساتھ بڑھے، کانوں میں درد، جما ہوا میل، کبھی ناک سے خون، چھینکیں آئیں یا بدبو محسوس ہو، منہ کے اندر چھالے، دانتوں میں درد، چہرہ متورم زرد، تھوک نگلنے میں تکلیف، لیٹنے سے دم رکتا محسوس ہو، تشنج، حلق میں سوزش، خفیف کھانسی، دل کی دھڑکن محسوس ہو کہ دل کی حرکت جواب دے رہی ہے اور غشی طاری ہو رہی ہے۔ بے انتہا بھوک، معدہ میں درد کہ جس میں کھانے سے آرام ہو، قبض جس میں زور لگانا پڑے، بواسیری مسوں کا اخراج، گردن، ہاتھ پیر اور کمر میں درد، بیٹھ کر اٹھنے سے درد بڑھے، پیر اور کمر میں سردی محسوس ہونے کے ساتھ بخار، تمام جسم پر خارش یا سیاہ آبلے، خواتین میں سن یاس کے عوارض، کمر درد، ماہواری کم اور کمزور کرنے والی، پیڑو کے بائیں طرف درد، پستان متورم، گرمی کا غلبہ کبھی غشی کے دورے جبکہ مردوں کے عضو تناسل میں زیادہ تر استادگی جس سے نفسانی خواہش کا غلبہ رہے۔ ایسے تمام امراض اس دوا کے دائرۂ اختیار میں

ہیں۔ کپڑوں کو ڈھیلا کرنے یا ڈکار آنے سے مرض میں کمی جبکہ سرد ہوا' موسم بہار' دوپہر کے بعد یا طوفان کے بعد تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاون ادویات : ہیپر سلفر' لائیکوپوڈیم

متضاد ادویات : کاربولک ایسڈ' ایسی ٹک ایسڈ

مصلح : مرک سال' آرسینک البم

طاقت : ۳' ۶' ۳۰' ۲۰۰

۲۶ - مرکیورس سال Mercuris Solubilis Hannemanni :

مرک سال کی تمام علامات مرکیورس وائیوس جیسی ہیں۔ یوں تو ہر دوا اپنی اپنی خصوصیات میں اہم ہے لیکن یہ وہ دوا ہے جس کا خاص فعل جسم کے ہر عضو اور ہر نسیج (Tissue) پر ہوتا ہے۔ گرمی کی زیادتی لیکن سردی ناقابل برداشت' ہڈیوں میں درد' پسینہ' پیشاب' پاخانہ سب میں بدبو' سبز رنگ کے دست' حلق کے غدود متورم اور درد' منہ سے بکثرت لعاب کا اخراج' معمولی خراش سے زخم ہو جانا' رات کے وقت علامات میں اضافہ' یہ سب اس دوا کی مخصوص علامات ہیں۔ اس کی چھوٹی طاقت پھوڑا پکانے اور بڑی طاقت اسے بٹھانے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔

عام بیماریوں یا انکی علامات میں چکر' یادداشت کمزور' آنکھ کے سامنے سیاہ دھبے' پپوٹے سرخ' کان سے زرد رطوبت کا اخراج کبھی درد' ناک کی ہڈی میں درد' رات میں نکسیر پھوٹنا' زکام کے ساتھ چھینکیں اور رطوبت کا اخراج چہرہ پر' آتشکی ابھار' چہرہ کی رنگت زرد' منہ کا مزہ میٹھا' تھوک زیادہ' مسوڑھے متورم اور خون نکلے' منہ سے بدبو' دانت میں درد' حلق کے غدود متورم اور درد کوئی چیز رکی ہوئی معلوم ہو' کالی کھانسی' ڈکار' بدہضمی' ٹھنڈے پانی کی خواہش' ہچکیاں' معدہ دبانے سے درد' صفرا کی زیادتی' یرقان' پاخانہ خون آمیز یا کبھی خونی پیشاب (مرک کار) ہڈیوں میں درد' جوڑ متورم' فالج کے آثار' سردی سے تکلیف' تمام جسم پر پھنسیاں' گلٹیاں' دن میں نیند کا غلبہ لیکن رات میں بے خوابی' صفراوی بخار جسکے بعد پسینہ زیادہ' جگر اور گردوں میں سوزش' مردوں کے عضو مخصوص پر زخم اور رات میں خارش' قوت باہ کمزور' کبھی منی میں خون جلن کے ساتھ' خواتین میں حیض کے ایام

میں زیادتی جس کے دوران پیٹ میں درد' رحم اور پستان میں بھی درد' ان تمام علامات میں مرک سال اور مرک کار دونوں دوائیں اچھا کام کرتی ہیں۔

معتدل موسم' دن کے اوقات اور ورزش کرنے سے سکون ملتا ہے جبکہ سرد ہوا' زکام' روشنی اور شور کے علاوہ رات میں مرض میں اضافہ ہوتا ہے۔(نوٹ : یہ دوا سلیشیا سے پہلے یا بعد میں نہ دینا چاہئے)۔

معاون دوا : بڈیاگا

مصلح : آرم مٹ' میزریم' ہیپر سلفر' کیوپرم مٹ وغیرہ

طاقت : ۳۰'۶'۳

۲۷ - نکس وامیکا پوائزن نٹ (کچلہ) Nux Vomica :

تمام دواؤں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی اہم ترین دوا ہے۔ قوت ادراک' قوت حرکت' پشت اور چربی کے علاوہ پیٹ کے امراض ریاح اور قبض وغیرہ سب اس کی زد میں ہیں۔ اس دوا کے مریض میں چڑچڑاپن' زود رنجی' ذکی الحسی' عیب جوئی' بے قراری' حافظہ کی کمزوری' ہاضمہ کی خرابی' دیوانگی' زکام' اور تشنج وغیرہ خصوصی علامات ہیں۔

دیگر علامات میں دوسروں سے حسد' کینہ پرور' زود رنج' معمولی باتوں پر جھگڑا کرنا' صبح کے وقت چکر' روشنی ناقابل برداشت' آنکھ سے پانی کا اخراج' کان کے اندر خارش' بلند آواز سے نفرت' زکام اور چھینکیں یا ناک بند' صبح نکسیر پھوٹنا' منہ میں چھالے' خون آمیز لعاب' مسوڑھے متورم' حلق میں خراش' دمہ کا دورہ' سانس پھولنا' کھانسی خشک کبھی بلغم خون آمیز' درد معدہ' ریاح' قبض' پاخانہ ہونے کے بعد بھی حاجت باقی رہے' قے کا احساس' کھٹی ڈکاریں' کبھی درد قولنج' ہرنیا' بواسیری مسے جن میں درد' کبھی یرقان' مثانہ میں خراش' پیشاب کی بار بار حاجت' مگر مقدار کم' گردن اور کمر کے مہروں میں درد جس میں صبح اضافہ' گھٹنے کے جوڑوں کے ساتھ بازو اور ہاتھ کی حرکت میں تکلیف' سردی کے ساتھ بخار جس میں بدن پر کپڑا ڈالنا پسند نہ ہو' غذا کے بعد غنودگی لیکن رات کی نیند بہتر نہ ہو' کبھی سکتہ کی کیفیت کبھی درد گردہ اور کبھی آتشکی زخم' مردوں میں کثرت جماع کی خرابیاں' سرعت انزال اور رات میں احتلام' خواتین میں حیض بے قاعدہ' رنگت سیاہی مائل' کبھی دوران ایام غشی جیسی

کیفیت۔ یہ تمام وہ علامات ہیں جن میں نکس وامیکا کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

گرم بستر پر لیٹنے 'گرم کھانے' زور سے دبانے اور لباس ڈھیلا کرنے سے مریض سکون محسوس کرتا ہے جبکہ پاخانہ کے بعد یا نہانے یا قہوہ پینے 'یا غصہ کے بعد یا صبح بیدار ہونے کے بعد امراض میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاون ادویات : سیپیا 'سلفر

مصلح : اگنیشیا 'کافیا 'کاکولس

طاقت : ۳x '۳۰ '۲۰۰ '(سلفر کے بعد نکس 'وہ بھی رات میں اچھا کام کرتی ہے)

۲۸ ۔ نیٹرم میور کلورائیڈ آف سوڈیم (کامن سالٹ) Natrum Muriaticum :

خون کی کمی 'تلی اور جگر پر نیٹرم میور کا خاص اثر ہوتا ہے۔ اسکی مخصوص علامات میں کافی کھانے پینے کے باوجود کمزوری اور دبلا پن بڑھتا جانا 'معمولی باتوں پر رو پڑنا 'معمولی سردی سے تکلیف میں مبتلا ہو جانا 'غذا سے نفرت ہونا اور زبان پر سرخ نشان کے ساتھ کبھی نوبتی بخار ہونا ہے۔

مریض کی طبیعت پژمردہ 'ہر وقت کسی خیال میں کھوئے رہنا 'زود رنج 'سردرد 'آنکھیں بوجھل نیچے دیکھنے سے ڈھیلوں میں درد 'گرم اور خراش پیدا کرنے والے آنسوؤں کا اخراج 'زکام میں رطوبت کا اخراج بند ہو جانا جس سے ناک کے اندر درد 'ثقل سماعت 'کبھی پیپ کا کانوں سے اخراج 'مسوڑھوں سے خون 'اوپر کے ہونٹ متورم ' زبان خشک اور پیاس کا غلبہ 'مزہ خراب 'بار بار کھانسی اٹھنا 'نبض میں بے قاعدہ اور سست 'بلندی پر چڑھنے یا زیادہ چلنے سے سانس پھولنا 'اختلاج قلب 'بھوک میں زیادہ کھانا لیکن جسم میں نہ لگنا 'کمزوری میں اضافہ 'جگر میں درد 'متورم 'ریاح 'کھانسنے پر پیشاب کے قطرے نکل جانا 'بار بار پیشاب کی حاجت 'کبھی قبض کبھی دست پانی جیسے ' کبھی پیٹ میں درد 'انگلیاں سن 'کبھی کمر میں سخت درد 'ہاتھ پیر اور بازو میں کمزوری 'سر کے بال گرنا 'جلد پر سرخ دانے اور خارش 'ہتھیلیوں پر مسے 'سوتے میں اعصاب کی بے قاعدہ حرکت جس میں کبھی بڑبڑانا اور کبھی رونا ' دوپہر میں غنودگی رات میں پریشان کن خواب سے آنکھ کھل جانا 'صبح کے وقت سردی کا احساس جس کے بعد بخار اور پیاس کا غلبہ جیسی تمام تکالیف میں نیٹرم میور کامیاب دوا ہے۔

مردوں میں نفسانی خواہشات بڑھی ہوئی لیکن طاقت ندارد ہو 'روزانہ سوتے میں احتلام ہو جاتا ہو 'خواتین

میں بے قاعدہ ماہواری، رحم باہر آجائے، مباشرت سے نفرت یا جماع کے بعد سخت درد ہو یا لیکوریا ہو تو اس دوا کو ضرور یاد رکھیں۔ ٹھنڈا پسینہ، سرد ہوا، کھانا نہ کھانے، اور دائیں کروٹ لیٹنے سے مرض میں کمی جبکہ شور و غل، دماغی کام کرنے اور گرم کمرے میں بیٹھنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاون ادویات : سیپیا، اگنیشیا، ایپس

مصلح : آرسنک، فاسفورس

طاقت : ۱۲، ۳۰، ۲۰۰

۲۹ - ویریٹرم البم۔ عربی میں حریق ابیض، اردو میں کٹکی سفید Veratrum Album:

دماغ اور پشت کے اعصابی نظام کے درمیان پرورش پانے والے اعضاء پر اس دوا کا مخصوص فعل ملتا ہے جس میں دیوانگی، فضول بکواس، اپنی بدقسمتی کا رونا، پیشانی پر سرد پسینہ، نقاہت کے ساتھ چہرہ کی رنگت نیلگوں، سرد پانی کی پیاس اور خواتین میں دوران حیض مروڑ سرفہرست علامات ہیں۔

ان خصوصیات کے علاوہ دماغ میں درد، چکر سر کی جلد گرم، آنکھ کے ڈھیلے باہر نکلے ہوئے محسوس ہوں، ہر چیز دو دکھائی دے اور پانی کا اخراج، بار بار نکسیر پھوٹنا، چہرہ کے اعصاب میں تناؤ اور زردی مائل رنگت، زبان اور دانتوں میں درد، پیاس زیادہ لیکن منہ سے لعاب کا اخراج، حلق خشک جیسے کچھ اٹکا ہو، سینہ میں بلغم، آواز گرفتہ، ٹھنڈے مشروب پینے سے کھانسی جس میں پیشاب نکل جائے، نبض تیز، بے قاعدہ اور دل کی دھڑکن، متلی کا احساس، قے میں سفید بلغم کا اخراج، ریاح، ڈکاریں، معدہ میں درد جس کو ریاح کے اخراج سے آرام، شدید قبض، پاخانہ کی رنگت سیاہ یا ہیضہ ہو جانے پر دست، ہاتھ پیر سرد، پنڈلیوں میں اینٹھن، درد کمر، گردن کمزور، جلد پر جھریاں، جوڑوں پر فالج کے اثرات، بخار سردی کے ساتھ، نیند گہری، اور ایسے تمام امراض جن کا تعلق دماغ یا اعصابی نظام سے ہو اس دوا سے دور کئے جا سکتے ہیں۔

خواتین میں حیض شروع ہونے سے قبل جماع کی خواہش بڑھتی ہو، ایام کے دوران دست آئیں اور ٹھنڈا پسینہ آتا ہو، لیکوریا کی بھی شکایت ہو سکتی ہے۔ پیٹ دبانے اور چلنے سے مرض میں کمی جبکہ قبل یا دوران حیض یا سو کر اٹھنے یا حرکت کرنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔

معاون ادویہ : اپیکاک، آرسنک، چائنا

مصلح : کلکیریا کارب، کافیا، کیمفر

طاقت : ا سے ۳۰ تک، دستوں میں ۳۰

۳۰ - ہیپر سلفر Hepar Sulphuris :

اسکا پورا نام ہیپر سلفیورس کلکیریم ہے۔ اس دوا کا خاص فعل آلہ تنفس کی جھلی اور جلد پر ہوا کرتا ہے، مواد پیدا کرنا اور بڑھانا اس کی اہم حقیقت ہے مثلاً معمولی سی چوٹ یا چھل جانے پر مواد پڑ جائے تو یہی دوا اسے ٹھیک کرے گی۔ خنازیری مزاج والے مریض بھی اس دوا کے دائرہ اختیار میں ہیں۔

مریض ہروقت غمگین و متفکر رہے، خود کشی کا خیال، چکر، سردرد، سر کے بال غائب، آنکھوں میں جلن، درد، تیز دھوپ یا روشنی میں دیکھنا مشکل، بہرہ پن، کان سے بدبودار پیپ کا اخراج، زکام میں خراب رطوبت کا اخراج، اور ناک میں درد جو کبھی بند ہو، کبھی نکسیر پھوٹے، منہ سے لعاب نکلے، جلد گرم، چہرہ کی ہڈیوں میں درد، کھانسی میں سانس رکتا ہوا محسوس ہو جبکہ نگلتے وقت حلق میں درد، کھانے کے بعد ڈکاریں اور متلی کا احساس، ذائقہ خراب اور چلنے سے پیٹ میں درد، آواز گرفتہ، دل کی دھڑکن، پیشاب قطرہ قطرہ آنا، پاخانہ میں بدبو جسکی رنگت سفیدی مائل، رات میں زیادہ گرمی کا احساس، پسینہ ترش، سرد ہوا سے زیادہ سردی کا احساس، تفکرات کے بوجھ میں نیند غائب، مردوں کے عضو مخصوص پر پھنسیاں اور حشفہ پر آتشکی زخم، خواتین میں سفید بدبودار لیکوریا، رحم سے خون کا زیادہ اخراج، جوڑوں میں ورم و درد اور جلدی تکالیف جیسی تمام علامات میں ہیپر سلفر کام آتی ہے۔

کھانے کے یا رفع حاجت کے بعد اور گرمی یا گرم کپڑا لپیٹنے سے مرض میں کمی واقع ہوتی ہے جبکہ بخار کی صورت میں یا ٹھنڈی اشیاء استعمال کرنے کے بعد ماؤف جانب لیٹنے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے۔ مختصر طور پر یہ دوا یاد رکھنے کے قابل ہے جس سے زخم سے پیپ پاک کرنا، زکام کے باعث درد سر کو آرام پہنچانا، کھانسی، ورم حلق، دمہ، آشوب چشم، ثقل سماعت، بچوں کے اسہال وغیرہ جیسے امراض دور کئے جا سکتے ہیں۔

مصلح : بلاڈونا، کیمولا، سلیشیا، ایسٹک ایسڈ

طاقت : ۳، ۶، ۳، ۳۰، ۲۰۰

ان تمیں ادویات کی تفصیل کے بعد دس دواؤں کی صرف خصوصیات درج کی جاتی ہیں جنکی دیگر علامات

بورک یا کینٹ کی ریپرٹری میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱ - ایسڈ فاس Phosphoricum Acidum :

اس دوا کا خاص اثر اعصابی نظام، ریڑھ کی ہڈی، جلد، مثانہ اور عضو تناسل پر ہوتا ہے۔ زیادہ پسینہ کے اخراج سے جسمانی کمزوری، زیادہ مجامعت یا دماغی کمزوری سے پیدا شدہ امراض، مشت زنی کے باعث منی کا نکلتے رہنا، قوت باہ کی کمی، احتلام، بال گرنا، لڑکیوں کا سردرد، پیشاب کی رنگت سفید ہونے کے ساتھ زیادہ پیشاب اور ذیابیطس وغیرہ میں مفید دوا ہے۔ IX میں ناشتہ و کھانے کے بعد زیادہ پانی میں استعمال کرنا چاہئے۔ دیگر امراض میں جیسے کمردرد وغیرہ ہو تو ۳۰ طاقت بھی مفید ہے۔

۳۲ - نائٹرک ایسڈ Nitricum Acidum :

اس دوا کا خاص فعل خون، بلغمی جھلی، جلد، گلٹھیوں، ہڈی، مبرز اور آلات تناسل وغیرہ پر ہوتا ہے۔ آتشک، پارہ کے استعمال سے پیدا شدہ امراض، جگر کی تکالیف، خونی بواسیر، مبرز کا ناسور، منہ میں چھالے، پیشاب کی بدبو، پیچش اور خواتین میں لیکوریا وغیرہ جیسے امراض میں بھی یہ کامیاب دوا ہے۔

۳۳ - ایکنیشیا Echinacea Angustifolia :

معیادی بخار، ملیریا بخار، باری باری کا بخار، زچگی کا بخار، خناق، سل، منہ آنا، پھوڑے، کاربنکل، آتشک، زہریلے جانور یا سانپ کے کاٹنے اور بدبودار دست وغیرہ میں یہ دوا تریاق کا کام کرتی ہے۔

۳۴ - بربیرس ولگیرس Berberis Vulgaris :

علامات کا جلد جلد تبدیل ہونا، درد کا مقام یا شدت کا تبدیل ہونا، کبھی پیاس کی شدت کبھی کمی، کبھی بھوک کی زیادتی کبھی ندارد، گھٹنے کا درد اور ورم، گٹھیاوی تکالیف، درد گردہ، پیشاب میں خون اور مثانہ کی جلن وغیرہ میں لاثانی دوا ہے۔ بربیرس ایکی فولیا چہرے پر دانے، پھوڑے اور پھنسیوں میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ دوا دراصل خون صاف کرنے کے لئے ہے۔

۳۵ ۔ سیکیل کار Secale Corrutum :

اس دوا کا خاص اثر دماغ اور پشت کے اعصاب پر ہوتا ہے۔ ہاتھ پیر بے قابو، سانس رکنا، ہوا کی خواہش، ہیضہ میں جسم کی جلن، دبلی پتلی خواتین میں اخراج خون زیادہ اور گہرے رنگ کا خواہ معدہ سے ہو یا حیض سے، ولادت کے آخر کا درد، اسقاط حمل کا اندیشہ، بدبودار سبزی مائل دست وغیرہ میں سیکیل کار اچھی دوا ہے لیکن بسلسلہ ولادت اسے Q یا نیچی طاقت میں نہ استعمال کرنا چاہئے۔

۳۶ ۔ فیرم میٹ Ferrum Metallicum :

جسم کے خون پر اس دوا کا خاص اثر ہے۔ بھس یا خون کی کمی، جسمانی کمزوری جس میں سر پر بوجھ کا احساس، مثانہ کا ورم، پیشاب کا بار بار اخراج، جسمانی خون نکلنے سے تکلیف، بد ہضمی کے دست بغیر درد، ملیریا، سینے کی دھڑکن، دمہ، خون کی قے، کونین کے غلط استعمال سے پیدا شدہ بیماریاں اور گلے کی خرابی وغیرہ میں اس دوا سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

۳۷ ۔ کیلینڈولا Calendula :

زخم بھرنے میں لاثانی دوا ہے جس کا اندرونی اور خارجی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ السر یا زخم نہ بھرتے ہوں، دانت نکالنے کے بعد تکالیف، بہرہ پن، چوٹ کا درد، فالج، کینسر اور ہاتھ ٹھنڈے رہنے جیسے تمام امراض میں اس سے یقینی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

۳۸ ۔ کینتھرس Cantharis :

انتہائی طاقتور دواؤں میں سے یہ ایک ایسی دوا ہے جو پیشاب کی نالی اور عضو تناسل کی تکالیف دور کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتی، پیشاب کی جلن، منی کے قطروں کا اخراج، جلندار درد، کافی پینے کے بعد ریاحی تکالیف، بے چینی، پاگل پن شہوت کے غلبہ کے ساتھ، دماغ میں جلن جیسے پانی ابل رہا ہو، مردوں میں خواہش نفسانی بڑھی ہوئی اور عضو تناسل میں درد، خواتین میں ماہواری جلد اور مقدار میں زیادہ، نبض کمزور و دھڑکن وغیرہ کی بہترین

دوا ہے۔

۳۹ ۔ گریفائٹس Graphites :

معمولی خراش سے بھی زخم ہونا' امراض مقعد و قبض وغیرہ اور سرطان جیسی بیماریوں میں یہ دوا خصوصیت کی حامل ہے۔ اس کا مریض ڈرپوک ' زود رنج' ہروقت موت کا خیال' سر کا حصہ سن' درد شقیقہ ' چہرہ کا لقوہ' چہرہ پر پھنسیاں' منہ سے بدبو' آواز گرفتہ' حلق و معدہ میں جلن' بواسیری مسوں میں جلن' پیشاب کی بار بار حاجت' پنڈلیوں میں اینٹھن ' گھٹنے' انگلیوں اور جوڑوں میں درد' تمام جلد پر سرخ دھبے 'معمولی حرکت سے پسینہ ' مردوں میں خواہش مباشرت غائب اور نامردی' خواتین میں سفید رنگ کا لیکوریا' جماع سے نفرت' پستان متورم اور گھنڈی پر زخم جیسے تمام امراض اس دوا کے دائرہ اختیار میں ہیں۔

۴۰ ۔ ہما میلس Hamamelis :

اس دوا کا خاص فعل خون لیجانے والی تمام وریدوں پر ہے۔ کسی ورید سے سیاہ رنگ کے خون کا اخراج اس کی یقینی گرفت میں ہے۔ بواسیر' آنکھ' ناک پھیپڑا' مقعد یا رحم وغیرہ کہیں سے بھی سیاہ خون نکلے تو اس دوا کو فراموش نہیں کرسکتے۔ خواتین کے رحم سے زیادہ مقدار میں سیاہ خون آئے تو پہلی یہی دوا ہے۔

متذکرہ بالا چالیس ادویات کے خواص ایسے ہیں جن سے جسم انسانی کی ضروری اور ظہور پذیر بیماریوں کا خاطر خواہ علاج کیا جا سکتا ہے دوسری ضروری دواؤں کو مرض اور مریض کے حوالے سے میٹریا میڈیکا یا ریپرٹری سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہاں یہ بتلانا ضروری ہے کہ ریپرٹری کے بغیر میٹریا میڈیکا بھی مکمل نہیں۔ مناسب دوا کے انتخاب میں ریپرٹری بہت مددگار ہوا کرتی ہے ریپرٹری میں خاص خاص علامات کا ذکر کرکے اس کے مقابل مشہور اور بالمثل ادویات درج ہوتی ہیں جن کی مدد سے دوا کے انتخاب میں آسانی ہوتی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ریپرٹری کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟

اس سلسلے میں آپ کا فرض ہے کہ مریض جو ہسٹری بیان کرے اسے نوٹ کریں۔ بیان کردہ پہلی تکلیف پر نشان لگالیں کہ وہی سب سے اہم ہے۔ پھر جو بات رہ جائے اس پر خود سوال پوچھ لیں۔ ہر علامت کو دیکھ کر اس کے مقابل ادویات کا نام درج کریں پھر دیکھیں کہ ریپرٹری میں ان علامات کے حوالے سے زیادہ قریب اور متعدد

بار کتنی دوائیں آئی ہیں ۔ جو ادویات زیادہ مرتبہ آئی ہیں انہیں الگ کر کے میٹریا میڈیکا کا مطالعہ کریں۔ جو دوا مرض سے زیادہ مشابہ ہو اس کو استعمال کریں۔ کبھی تین چار ادویات مشابہت رکھتی ہیں۔ انہیں یکے بعد دیگرے یا ملا کر دیں صرف یہ خیال رہے کہ دوائیں معاون ہوں متضاد ہرگز نہ ہوں۔ **نوٹ :** ملاحظہ کیجئے "دوا دینے کے دو طریقے"

ہومیوپیتھک فرسٹ ایڈ کٹ

فرسٹ ایڈ پر مختصر کورس کر لینا چاہئے تاکہ چوٹ اور زخم پر فوری توجہ دی جاسکے۔ چالیس اہم دواؤں کا ذکر کیا ہے اگر سب نہ رکھنا چاہیں تو فرسٹ ایڈ کے طور پر روزمرہ کام آنے والی دس دوائیں ضرور رکھنا چاہئے۔ ایکونائٹ، آرسنک البم، اپی کاک، بلاڈونا، پلساٹیلا، رسٹاکس، کیموملا، مرکیورس سال، نکس وامیکا اور سلفر۔ زیادہ تر امراض میں یہی ادویات کام میں لائی جاتی ہیں۔ متذکرہ چالیس دواؤں پر عبور حاصل کرنے سے ہومیوپیتھک کا پچاس (۵۰) فی صد علم ہو جاتا ہے۔ ایکونائٹ اور نکس وامیکا تو ایسی دوائیں ہیں جنہیں ہر وقت ساتھ رکھنا چاہئے۔ انگلستان کی ملکہ بذات خود قابل ہومیوپیتھ ہیں، انکی ذاتی معالج بلیکی، ایک مستند ہومیوپیتھ، ساتھ رہتی ہیں۔ لیکن انکا کہنا ہے کہ وہ جب بھی دورہ پر جاتی ہیں یہ دو دوائیں ساتھ رکھتی ہیں۔ مصنف کا بھی تجربہ ہے کہ ابتدا کسی مرض کی ہو خواہ فالج ہی کیوں نہ ہو ایکونائٹ ضرور کام کرے گی۔ اس کے بعد سب سے زیادہ استعمال کی جانے والی دوا نکس وامیکا ہے۔

چوٹ میں کام آنے والی ادویات بھی ضرور رکھئے۔ ہڈی پر چوٹ کے لئے Ruta، نرم مقام پر چوٹ کے لئے Arnica، مستورات کے پستانوں پر چوٹ کے لئے Bellis Perennis، پٹھوں پر چوٹ یا اس سے فالج کا اندیشہ ہو تو Hypericum، ہڈی میں بال پڑ جانے اور درد ہونے پر Symphytum۔ ساتھ میں زخموں کو بھرنے کے لئے Calendula Ointment رکھنا بھی ضروری ہے۔

جسم کے کسی حصہ سے خون کا زیادہ اخراج ہونے لگے تو پریشانی بڑھتی ہے اس لئے رحم، گردوں، سل پھیپڑوں، معدہ، انتڑیوں، ناک وغیرہ کہیں سے خون کا اخراج روکنے کے لئے Geranium Maculatum Q پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں دن میں چار مرتبہ دینے سے خون رک جائے گا۔ جس کے بعد آرام سے بیماری کی تشخیص کر کے علاج ہو سکتا ہے۔ یہ دوا آدھے سر کے درد میں بھی اچھا کام کرتی ہے۔

سینے میں بائیں طرف درد دور کرنے کے لئے Aconite کے ساتھ Spigilia بھی رکھیں تاکہ فوری ضرورت پر کام آئے۔ اس طرح آپ کے فرسٹ ایڈ کٹ میں اٹھارہ (۱۸) دوائیں موجود ہوں گی تو فوری تکلیف دور ہو سکے گی۔

ادویہ برائے خارجی استعمال

ہومیوپیتھک علاج میں جہاں اندرونی طور پر دوائیں استعمال ہوتی ہیں وہاں حسب ضرورت بیرونی طور پر بھی کام میں لائی جاتی ہیں۔ "ہنی مین" نے ابتدا میں اپنی کتاب "لیسر را ئیٹنگز" میں "میکو لٹم" کو پستانوں کی گلٹی میں اور "کونا ئینم" کو پنڈلیوں کی اینٹھن میں بیرونی طور پر استعمال کرنے کا ذکر کیا تھا۔ انکے خیال میں بیرونی طور پر Q یا X ا میں دوا کو اس لئے استعمال کرنا چاہئے کہ اثر دیرپا ہوتا ہے۔ چنانچہ جسم پر مسے دور کرنے کے لئے تھوجا Q طاقت میں لگانا "ہنی مین" ہی کا نسخہ ہے۔

عام طور پر جو ٹنکچر ویسلین یا پانی میں بنائے جاتے ہیں ان میں تھوجا کے علاوہ آرنیکا، ایپس، روٹا، سمفائیٹم، رسٹاکس، ہائیڈراسٹس کین، گریفائٹس، لیڈم پال، ہائیڈروکوٹائل، سلفر، ایکونائٹ، کلکیریا سلف، ہما میلس، سینو تھس اور کاسٹیکم وغیرہ نہایت کامیابی سے استعمال ہوتے ہیں۔ کیلنڈولا آئنٹمنٹ تو آج ہر گھر کی ضرورت ہے۔

ہومیوپیتھک ادویات بنانے کے ذخائر

۱ - نباتات جس میں پھل، پھول، پتے، چھلکے، شاخیں، جڑیں یا مکمل پودے۔

۲ - منرل (معدنیات) سونا، تانبا، سنکھیا، لوہا وغیرہ۔

۳ - انیمل (حیوانات) شہد کی مکھی، جھینگر وغیرہ۔

۴ - نوزوڈز۔ بیماریوں کے حاصل کردہ زہر مثلاً سفلینم، ٹیوبر کلینم وغیرہ۔

مندرجہ بالا چار قسم کی چیزوں سے ایک عرق تیار ہوتا ہے جسے مدر ٹنکچر یا Q کہتے ہیں پھر اسی عرق سے سینٹی مل، ڈیسی مل طریقے سے طاقتیں بڑھائی جاتی ہیں۔

ہومیوپیتھک ادویات پر تحقیق

فی زمانہ ہومیوپیتھک ادویات کے موثر ہونے کا شہرہ شکوک کی حدوں سے نکل کر یقین کی منزل میں داخل ہو چکا ہے۔ حالانکہ تمام تر تحقیق کے بعد ہی تقریباً تین ہزار دواؤں کو منظر عام پر لایا گیا جن سے امراض کی بیخ کنی ہو رہی ہے اور ان میں سے کسی دوا کو ناقص قرار دے کر واپس نہیں لیا گیا لیکن اب بھی کہیں نہ کہیں سے یہ آواز بلند ہوتی رہتی ہے کہ ہومیوپیتھک ادویات پر تحقیق کی ضرورت ہے۔ امریکہ کے دانا علمان (ایم' پی' ایچ) نے ۱۹۸۶ء میں اس سلسلے میں ایک تفصیلی رپورٹ شائع کی تھی(۱)۔ اس نے لکھا کہ "جب سائنسداں اور دوسرے ناواقف لوگ کہتے ہیں کہ ہومیوپیتھی کے پاس کوئی بہتر تحقیق نہیں تو انہیں صرف یہ مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ وہ فی الحقیقت سائنسی لٹریچر سے آگاہ نہیں۔ یہاں کم سے کم پندرہ Double blind سائنسی مطالعے موجود ہیں جو ہومیوپیتھک دواؤں کے اثرات بتلاتے ہیں۔ ۱۹۹۶ء تک تجربوں کی تعداد اکتالیس ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ ان تجربات میں لیبارٹری کے مطالعے اور کلینک کی تحقیق شامل ہے۔

دانا علمان کے خیال میں ہومیوپیتھک ادویات پر لیبارٹری ریسرچ بڑی اہمیت کی حامل ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنی افادیت کے لحاظ سے وہ دوسری Place-bo یا ادویات کے مقابلے میں اعتراضات کا جواب دینے کے قابل ہوتی ہیں اور ہومیوپیتھک ادویات کے موثر یا غیر موثر ہونے کا احاطہ بھی کرتی ہیں۔ لیکن طے شدہ بات یہ بھی ہے کہ لیبارٹری کے مطالعے اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ کیسے اور کس طرح یہ دوائیں بنی نوع انسان پر اتنے اچھے اثرات ڈالتی ہیں۔ مزید براں ایک دوا کی تشخیص اس قسم کی ریسرچ میں نہیں لائی جاتی کہ وہ متعدد دوسرے امراض میں بھی یکساں موثر کام کیسے کرتی ہیں۔ ریسرچ کرنے والوں کا ہومیوپیتھک کی دوا کے متعلق یہ

---

(1) "Research on Homeopathic Medicine- A Short Review" -1986- Dana ulman' Amrica

خیال کہ وہ نہایت کم مقدار میں کیسے موثر کام کرتی ہیں ضرور آزمانا چاہئے جس کے لئے لیبارٹری کے مطالعے اہمیت کے حامل ہیں جن سے دواؤں کے بیالوجیکل اثرات کا پتہ چلایا جاسکتا ہے کہ وہ کس طرح اپنا کام کرتی ہیں۔ یہاں یہ بتلانا بھی ضروری ہے کہ لیبارٹری کے مطالعے اہمیت کے حامل ضرور ہیں لیکن کلینیکل ریسرچ اس قسم کے مطالعہ میں مزید مددگار ثابت ہو سکتی ہے اور ہومیوپیتھک سائنس کے موثر ہونے کی نشاندہی کر سکتی ہے۔

ہومیوپیتھی پر لیبارٹری مطالعے و تجربات :

Nuclear Magnetic Resonance Spectrometer ایک طرح کا میڈیکل آلہ ہے جو پروٹون کی کارکردگی کی پیمائش کرتا ہے۔ اسے استعمال کر کے یہ بتلایا جا سکتا ہے کہ ہومیوپیتھک مائکروڈوز یعنی کم خوراک میں ایک قسم کی Sub-Atomic کارکردگی ضرور ہے لیکن مکمل طور پر ابھی بات تحقیق طلب ہے۔ اس لئے ایسی ریسرچ جاری رہنے کی ضرورت ہے۔

لیبارٹری مطالعہ کے چند درج ذیل جو نتائج سامنے آئے ہیں خاصے دلچسپ ہیں۔

۱ - لاتعداد تجربات جانوروں پر کئے جا چکے ہیں جنہیں سیسہ' آرسنک' یا بسمتھ جیسی دھاتوں کی زیادہ خوراکیں دی گئیں۔ تجربات میں یہ واضح ہوا کہ بھاری دھاتوں کی کم خوراکیں دینے سے ان جانوروں کے پیشاب میں زیادہ دھات کا اخراج ہوا بہ نسبت ان جانوروں کے جنہیں مقررہ کنٹرولڈ خوراکیں دی گئی تھیں۔ یعنی کم خوراک نے زیادہ کام کیا۔

۲ - ایک اور تحقیق کہ جس میں دس ہومیوپیتھک ادویات آزمائی گئیں جن سے یہ ثابت ہوا کہ کنٹرولڈ گروپ کے مقابلے میں دس میں سے آٹھ دوائیں مرغی کے Embryo Viruses پر اینٹی وائرل اثر رکھتی ہیں۔ ہر دوا کی مختلف طاقتیں آزمائی گئیں اور زیادہ تر نے کم از کم پچاس فی صد جبکہ کچھ نے سو فی صد مزاحمت دکھلائی۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بڑی طاقت کی دوا میں یہ ضروری نہیں کہ انہوں نے چھوٹی طاقتوں سے بہتر نتائج دیئے ہوں۔ عام طور پر دواؤں کے اثر انداز ہونے کو کسی باضابطہ طریقہ سے ظاہر نہیں کیا جا سکتا کہ وہ چھوٹی ہی طاقت میں کام کریں گی یا بڑی طاقت میں۔

۳ - ایڈز' ہرپیز اور دوسرے وائرل متعددی امراض کی بڑھتی ہوئی موجودہ صورتحال کے پیش نظر یہ ضروری

ہے کہ مزید ریسرچ اس بات پر کی جائے کہ ہومیوپیتھی ایسے وائرل کے شکار مریضوں کی کس حد تک مدد کر سکتی ہے۔

بقول دانا علمان ' Apis اور Histamínum 7C ' دینے سے دونوں دواؤں نے بامعنی مقدار میں سفید سیل کی بربادی کو روک دیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دوائیں جسم کے Allergic Reactions کے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔

۴ - دانا علمان نے بعض ریسرچ کے حوالے سے مزید انکشاف کیا کہ جن چوہوں کو Hypercirum دوا دی گئی وہ بہ نسبت ان چوہوں کے جنہیں Arnica یا Naloxone دی گئی ،گرم سطح پر زیادہ دیر تک رہ سکے۔ (Naloxone کی خاصیت یہ ہے کہ وہ جسم کے درد کم کرنے والے کیمیکل Endorphins کو کام کرنے سے روکتی ہے)۔ اس تحقیق کے بعد ایک اور تجربہ کیا گیا جس میں چوہوں کے ایک گروہ کو Morphine اور دوسرے کو Hypericum دوا دی گئی۔ پھر دونوں گروہوں کو Naloxone دی گئی۔ پھر دونوں گرہوں کو Naroxone دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں گروہ گرم سطح پر کم دیر تک ٹھہر سکے۔ یہ اشارہ اس بات کی دلیل ہے کہ Hypericum اور Morphine دونوں ایک جیسے اثرات رکھتی ہیں۔

کلینیکل ریسرچ (۱)

۵ - Double Blind کلینیکل ریسرچ میں بتلایا گیا کہ ہومیوپیتھک ادویات Rheumotoid Arthritis ' Hay fever ' Fibrositis اور Dental Neuralgia جیسے امراض میں موثر ہیں۔ حالانکہ ہومیوپیتھی ان چار بیماریوں کے علاوہ اور بہت سے بیماریوں پر بھی اثر رکھتی ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ دور جدید کی باضابطہ تحقیقات کے ذریعہ اس حقیقت تک رسائی نہ ہو سکی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دواؤں کے موثر ہونے کو کلینیکل ریسرچ کے حوالے سے موثر ہونے کا ثابت کرنا عموماً دشوار اور بہت مہنگا سودا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی کانگریس کے ٹیکنالوجی آفس نے ایک رپورٹ شائع کی ہے کہ دس سے بیس فی صد ہومیو پیتھک دواؤں نے کنٹرولڈ تحقیقات کے حوالے

(I) Research On Homeopathic Medicine" and "Scientific Evidence for Homeopathic Medicine" from the Consumers guide to Homeopathy by Dana Ullman-1996(USA)

سے اپنی افادیت ثابت کی ہے۔

۶ - Rheumatoid Arthritis پر تحقیقات نے ثابت کیا کہ جن مریضوں کو ہومیوپیتھک دوا دی گئی ان میں سے ۸۲٪ فی صد کو فائدہ ہوا۔ جن گروپس کو صرف یہ خیال تھا کہ دوا لے رہے ہیں (Placebo) جس میں دوا کی جگہ خالی گولیاں یا مشروب دیا گیا تھا' ان میں سے صرف ۲۱٪ لوگوں کو کچھ فائدہ ہوا۔ ایسی تحقیق اہمیت کی حامل ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہومیوپیتھک دوا Immune System کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے کیونکہ Rheumatoid Arthritis بیماری Immune System ہی کی خرابی کا نتیجہ ہے۔ اس طرح کی تحقیق میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ دوا دینے اور لینے والے کو یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کون سی اصل دوا ہے اور کون سی صرف سادی گولی ہے۔ صرف ریسرچ کرنے والے کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کون اصل دوا کھا رہا ہے۔ یہی Double blind تحقیق کہلاتی ہے۔

۷ - ایسی ہی Double Blind تحقیق بچوں کے ڈائریا میں ہومیوپیتھک دواؤں پر ۱۹۹۴ء میں امریکہ میں کی گئی۔ جس میں پوڈوفائلم' کیموملا اور آرسنک البم دواؤں کی کامیابی کا اعلان کیا گیا۔ میں نے ادارے کو لکھا کہ ان دواؤں کے ساتھ بچوں کے دستوں میں ایلو' چائنا' انیٹم کروڈ' اپیکاک اور مرک کار وغیرہ جیسی دواؤں کو بھی شامل کر لیا جاتا تو نتائج سو فی صد نکلتے اور ان دواؤں پر بھی یکساں تجرباتی رپورٹ آجاتی۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں "ہومیوپیتھک علاج میں دو نظریئے")

۸ - اسکاٹ لینڈ میں ہونے والی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ دوا سازی میں Pollen کے ملاپ سے تیار شدہ دوا سے Hay fever میں مبتلا لوگوں کو فائدہ ہوا۔ ابتدائی تحقیقات نے اچھے نتائج دیئے جبکہ دوسری تفصیلی تحقیق نے مزید اچھے نتائج کا اعلان کیا جو ایک رسالے "The Lancet" میں شائع ہوئے ہیں۔

۹ - دانتوں کے درد میں مبتلا لوگوں کو آرنیکا' ہا ہپریکم اور پلیسبو دے کر ریسرچ کی گئی تو ان دونوں دواؤں سے ۷۶٪ لوگوں کو فائدہ ہوا۔ جبکہ پلیسبو دیئے گئے مریضوں میں صرف چالیس فی صد مریضوں نے کچھ کمی محسوس کی۔ (پلانٹیگو دوا دی جاتی تو اس کی آزمائش میں زیادہ فائدہ نظر آتا۔ (مصنف)

۱۰ - Fibrositis (جوڑوں کی تکالیف) کے مریضوں پر بھی ہومیوپیتھک ادویات کی ریسرچ ہوئی جس میں فائدہ ہوتے دیکھا گیا۔ پہلے تو جب مریضوں کے دو گروپس میں سے ایک کو دوا اور دوسرے کو پلیسبو (Place-bo) دی گئی تو نتائج میں کوئی خاص فرق نہ تھا لیکن جب ہومیوپیتھک ڈاکٹروں نے دیکھا کہ کن لوگوں کو درست دوائیں دی

گئیں تو معلوم ہوا کہ جن مریضوں کو ضروری وقفہ کے ساتھ ہومیوپیتھک دوا ملی ان کے نتائج اچھے تھے۔ گویا دوا کی طاقت کے ساتھ دوا دہرانے میں وقفہ بھی اہمیت کا حامل ہے۔

۱۱ - ۱۹۹۰ء میں Netherland کے تین ڈاکٹرز نے جن میں کوئی ہومیوپیتھ نہ تھا' ان ہومیوپیتھک ادویات کے نتائج پر ریسرچ کی جو پچیس سال سے زیر استعمال تھیں۔ تجربہ میں ایک سو سات کنٹرولڈ تجربات ہوئے جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ہومیوپیتھک دوائیں ۸۱ فی صد کامیاب رہیں۔ ۲۴ ناکامیاب ہوئیں اور دو تجربے مکمل نہ ہو سکے۔ تینوں پروفیسرز نے ریسرچ کے اختتام پر ہومیوپیتھک ادویات کی اس شاندار کامیابی پر حیرت کا اظہار کیا۔ تحقیق میں نظام تنفس کے ۱۹ مریضوں میں سے ۱۳' مختلف انفیکشن کے ۷ مریضوں میں سے ۶' نظام ہاضمہ کی خرابی کے ۷ میں سے ۵' بخار کے پانچ میں سے پانچ' پیٹ کی سرجری کے بعد تیزی سے صحت حاصل کرنے والے ۷ میں سے ۵' گھٹیا وی امراض کے شکار ۶ میں سے ۴' مختلف دردوں میں مبتلا ۲۰ میں سے ۱۸ اور دماغی و نفسیاتی ۱۰ مریضوں میں سے ۸ نے فائدہ حاصل کیا۔

۱۲ - اٹلی میں ایک ڈبل بلائنڈ ریسرچ سردرد (Migraine) پر ہوئی جس میں دو ہفتہ کے تجربات میں ہومیوپیتھک کی درد سر میں مستعمل ۸ دوائیں شامل کی گئیں جن میں سے درد کے اوقات و کیفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف دو دواؤں کو ۳۰ طاقت میں استعمال کرنے کی اجازت تھی۔ نتیجہ میں ۹۳ فی صد مریض ہومیوپیتھک دواؤں سے اور ۱۷ فی صد دوسری دواؤں سے درست ہوئے۔

۱۳ - ایک اور ڈبل بلائنڈ ریسرچ ۱۷۵ ڈچ بچوں پر ہوئی جو سانس کی نالی کے انفکشن میں مبتلا تھے۔ دوسری دواؤں کے مقابلے میں ۱۶ فی صد زیادہ بچے ہومیوپیتھک ادویات سے نہ صرف ٹھیک ہوئے بلکہ ان کی تندرستی بھی بہتر ہو گئی۔

۱۴ - ایک سب سے بڑی ریسرچ (بلائنڈ کنٹرولڈ) ۴۷۸ انفلوئنزہ کے مریضوں پر ہوئی جس میں دوسری ادویات کے مقابلے میں دو گنا زیادہ مریض ہومیوپیتھک دواؤں سے اڑتالیس گھنٹہ پہلے مکمل شفایاب ہوئے۔

۱۵ - انگلینڈ میں ہومیوپیتھک ادویات پر کلینکل ریسرچ جانوروں پر بھی ہوئی اور کامیاب نتائج برآمد ہوئے۔ جرمن ریسرچ کرنے والوں نے ڈیری فارم کی گائے پر ۲۰۰ Sepia آزمایا چنانچہ دوسرے طریقہ علاج کی دواؤں کے مقابلے میں انکے بچوں کی پیدائش میں زیادہ بہتری رہی۔ سوروں (Pigs) کو انفیکشن سے بچانے کے لئے ۶X طاقت میں Lachasis' pulsatilla' Echinacia' sabina اور Pyroginum کا مکسچر دیا گیا جس سے انکے Breast اور

Uterus ورم سے محفوظ رہے اور انکے بچوں کو ڈائریا بھی نہ ہوا۔

۱۶ - چند مختلف قسم کی ایسی کلینیکل ریسرچ بھی ہوئیں جن میں ہومیوپیتھ کے اصل اصول کو مدنظر رکھ کر واحد دوا دی گئی۔ منتخب دوا اسی طرح کے دوسرے مریضوں کو دی گئی۔ ایک مریض کو صحت ملی جبکہ دوسروں کو کوئی فائدہ نہ ہوا جس سے اندازہ ہوا کہ ایک ہی دوا ہر مریض پر کارگر نہیں ہوتی۔ مرض کی مختلف کیفیات پر دوا بدل جاتی ہے۔

۱۷ - ہومیوپیتھک Combined Remedies پر بھی ریسرچ ہوئی۔ یہ ایسا طریقہ ہے جس میں متعدد دوائیں ملا کر دوا بنالی جاتی ہے۔ ہومیو پیتھس کے نزدیک یہ طریقہ واحد منتخب دوا سے بہتر نہیں لیکن تحقیق میں ثابت ہوا کہ یہ مکسچر بھی اچھا کام کرتے ہیں۔

نوٹ : بعض ہومیو پیتھس کے نزدیک یہ فائدہ عارضی ہوتا ہے۔(مصنف)

اس سلسلہ کی ڈبل بلائنڈ ریسرچ "Hay–fever" پر ہوئی جس میں ۳۰ طاقت کی بارہ (۱۲) ادویات ملا کر دوا بنائی گئی جو دوسری ادویات کے مقابلے میں چھ گنا زیادہ مفید ثابت ہوئی۔

۱۸ - ایک مکسچر فارمولا ۹ ماہ کی حاملہ پر آزمایا گیا جس میں ۹۰ خواتین شامل تھیں۔ 5C طاقت میں Caulophylum، Arnica، Cimicifuga، Gelsemium اور Pulsatilla کا combination صبح و شام دیا گیا۔ چالیس فی صد خواتین کے وضع حمل میں بے حد سکون رہا جبکہ دوسری دواؤں کے مقابلے میں چار گنا تکالیف میں کمی رہی۔

۱۹ - حال ہی میں ۲۲ صحت مند خواتین میں انکے حمل کے دوران مسکچر ادویات استعمال کی گئیں۔ وضع حمل کے وقت ایک دوا Caulophylum بھی اس مکسچر میں شامل تھی جسے چار گھنٹہ کے وقفہ پر دیا گیا تھا۔ جن خواتین کو ہومیوپیتھی مکسچر دیا گیا ان کے ۳۸ فی صد نتائج دوسری دواؤں کے مقابلے میں بہتر ثابت ہوئے۔

۲۰ - Sprained Ankle میں ایک مرہم Traumeel کی مالش کرائی گئی جس میں ۲X سے ٦X طاقت کی چودہ (۱۴) دوائیں شامل تھیں۔ دس دن کے بعد ۳۳ میں سے ۲۴ مریض جنہیں یہ فارمولا دیا گیا اچھے ہو گئے۔ جبکہ دوسری دواؤں کے مرہم سے ۳٦ میں سے صرف ۱۳ مریض فائدہ اٹھا سکے۔

۲۱ - Vericose Veins کے ٦۱ مریضوں پر ڈبل بلائینڈ کنٹرولڈ ریسرچ کی گئی۔ آٹھ ہومیوپیتھک ادویات کا مکسچر فارمولا ۲۴ دن تک آزمایا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس مکسچر سے ۴۴ فی صد مریضوں کو فائدہ ہوا جبکہ دوسری دواؤں سے فائدہ صرف ۱۸ فی صد رہا۔

۲۲ - ہومیوپیتھک ادویات پر جدید ریسرچ کے ۱۰۷ کنٹرولڈ تجربات برٹش میڈیکل جرنل مورخہ ۹ فروری ۱۹۹۱ء میں

شائع ہوئے جس میں ۸۱ تجربات نے ہومیوپیتھک ادویات کی کامیابی پر مہر صداقت ثبت کی ہے۔

ریسرچ کے مزید حوالے :

۲۳ ۔ انگلینڈ کے بائیو کیمسٹری کے پروفیسر DR.A.M.Scofield نے ہومیوپیتھک ادویات کی ریسرچ پر بہترین تبصرہ کیا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ سو (۱۰۰) مختلف طریقہ کے ریسرچ جو ادویات پر کئے گئے اور ان سے جو نتائج اخذ کئے گئے ان میں تحقیقات یا تو درست طریقہ سے Design نہیں کی گئیں یا ان پر عمل کا طریقہ ناقص تھا یا نتائج کے اعداد و شمار جمع کرنے میں غلطیاں تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پندرہ سے بیس ڈبل بلائنڈ تحقیقات قابل توجہ ہیں اور انہیں پھر سے ریسرچ کے درست اصولوں کے تحت آزمانا چاہئے۔

۲۴ ۔ Dr.Harris Coulter کی کتاب "ہومیوپیتھک سائنس اور جدید طریقہ علاج" میں ہومیوپیتھک ریسرچ کے بارے میں ایسی ہی ایک تحریر تنقید میں قدرے کمی کے ساتھ ہے۔

۲۵ ۔ دانا علمان کی کتاب "Monograph of Homeopathic Research" میں متعدد تحقیقات کے حوالے اور متعدد توجہ طلب مضامین کے علاوہ ہومیوپیتھک دواؤں پر ریسرچ کے انداز کا ذکر موجود ہے۔

۲۶ ۔ بائرن لیبارٹریز (فرانس) نے ایک کتابچہ "Aspects of Research in Homeopathy" شائع کیا ہے جس میں لیبارٹری کی ایسی پانچ تحقیقات کا ذکر کیا ہے۔

۲۷ ۔ Dr.Paul Callinan نے اپنے طویل مضمون میں ہومیوپیتھک دواؤں کے عملی تجربات کا ذکر کیا ہے۔

۲۸ ۔ برٹش سائینسدان A.R.D.Stebbing نے سو (۱۰۰) سائنسی تجربات کا ذکر کیا جن میں چھوٹی اور بڑی طاقتوں کے حوالے سے فائدہ دینے والی دواؤں کا ذکر موجود ہے(۱)۔

اس کے علاوہ متعدد ڈاکٹروں نے بے شمار ریسرچ کے حوالوں کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح ہومیوپیتھک دواؤں پر جو بھی ریسرچ کی گئی اس میں کم از کم یہ ضرور واضح ہو گیا کہ ہومیوپیتھک دواؤں کی بنیاد تحقیقات ہی پر رکھی گئی تھی جو متعلقہ امراض میں آج بھی موثر ہیں۔ اب یہ تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ جن نئے امراض نے سر اٹھایا ہے ان کے سر کچلنے میں ہومیوپیتھک دوائیں کیا کردار ادا کر سکتی ہیں۔

---

(1) "Homeopathy Today" News letter of the National centre for Homeopathy—October 1986—U.S.A.

ہومیوپیتھک علاج میں دو نظریے

ہومیوپیتھی ایک زندہ رہنے والا طریقہ علاج ہے۔ اسکی صدیوں پرانی تاریخ میں اختلاف رونما ہوتے رہے۔ سب سے پہلا اختلاف تو اس وقت سامنے آیا جب ڈاکٹر "ہنی مین" نے وائٹل فورس کی تھیوری پیش کی۔ اعتراض یہ تھا کہ ایک قطرے میں سو(۱۰۰) قطرے الکوحل یا آب مقطر ملانے کے بعد دوا میں اثر کیسے باقی رہ سکتا ہے۔ اس اعتراض کے بعد بھی ٹیسٹ ہوا تو دوائیں اپنے اثرات دکھلاتی رہیں۔ ڈاکٹر "کینٹ" اور حال میں ڈاکٹر "ویتھولکاس" جیسے اعلیٰ پایہ کے ڈاکٹر اس تھیوری پر قائم رہے لیکن بعض ڈاکٹروں نے یہ سوچنا شروع کیا کہ ڈاکٹر ہنی مین نے اس سائنس کو اسی مقام پر کیوں چھوڑ دیا اور اس سے آگے بڑھنے کی سبیل کیوں نہ نکالی۔ ان میں سے انگلینڈ کے ایک ڈاکٹر "ہگز" ہیں جنہوں نے خود اپنی میٹریا میڈیکا رائج کی "دی سائیکلوپیڈیا ۹۱-۱۸۸۴" جس میں دواؤں کا انحصار لیبارٹری ٹیسٹس اور چھوٹی طاقتوں پر وائٹل فورس تھیوری کے بغیر کیا گیا۔ جن لوگوں نے اس نظریہ پر توجہ دی انہوں نے ہومیو پیتھک علاج کو مروجہ سائنٹیفک طریقہ علاج اور انکے مقرر کردہ میڈیکل ناموں سے کیا۔ اس اختلاف کی وجہ سے اینٹی بائیوٹک دواؤں کی ایجاد سے قبل ہومیوپیتھی نے امریکہ میں جنم لیا۔ اس عرصہ میں ارجنٹائن کے ایک ہونہار اور مستند ڈاکٹر "فرنسیسکو ایزیاگا" نے اپنی ذہانت اور صلاحیت کو عمل میں لاتے ہوئے ایک درمیانی راستہ نکالا(۱)۔ اور دونوں طریقوں کو ملا کر فائدہ اٹھایا۔ اس کے خیال میں اندرونی وائٹل فورس تو کام کرتی ہی ہے لیکن جسمانی تکالیف کا اعضائے جسمانی کے حوالے سے علاج کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ تفصیل کے لئے ڈاکٹر انتھونی کیمبل کی مشہور و معروف کتاب "The two faces of Homeopathy" صفحہ ۳۳۹ ضرور پڑھنا چاہئے۔ ۱۹۷۶ء کی امریکی ہیلتھ کانفرنس میں ڈاکٹر "جونز سالک" نے مریض کو صحت دینے کے دو طریقے اپنانے پر زور دیا۔ ایک یہ کہ مریض خود جو تکلیف بتلا رہا ہے اس پر توجہ دی جائے۔ دوسرے جسم کے اندر مدافعاتی نظام کو بہتر بنا دیا جائے کہ وائٹل فورس خود صحت دینے پر رجوع ہو جائے۔

دور جدید کی میڈیکل سائنس ایلوپیتھی نے جب ہومیوپیتھی سے مقابلہ سخت دیکھا تو اس پر زور دیا جانے لگا کہ ہومیوپیتھک ادویات کے کلینیکل تجربات کر کے اثرات دیکھنا ضروری ہیں۔ اس میں مضائقہ تو کوئی نہیں لیکن

(1) "The Women Guide to Homeopathy" by Andrew Lockie-M.D. and Nichola Geddes-M.D.-page21

تین ہزار سے زائد دواؤں کے **کلینیکل** ٹیسٹ جبکہ وہ ٹیسٹ کے تمام مراحل سے گزر کر ہی رائج کی گئی ہوں اور انکے مثبت نتائج بھی سامنے ہوں' کہاں کا انصاف ہے کہ انہیں دوبارہ جدید طرز پر آزمایا جائے۔ اس میں زرکثیر صرف ہو گا اور نتیجہ وہی نکلے گا۔ پھر بھی حکومتیں تیار ہوں اور اسپتالوں میں ہومیوپیتھک ڈاکٹر رکھ کر مریض اور ٹیسٹ کا سامان مہیا کر دیا جائے تو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ یہاں یہ بتلانا ضروری ہے کہ ایسے امتحانوں سے ہومیوپیتھی متعدد بار گزر چکی ہے اور نام بھی حاصل کیا ہے۔ ۱۸۰۰ء میں امریکہ اور یورپ میں جب چھوت کی بیماریاں کالرا' ٹائفائڈ' اسکارلیٹ فیور' یلوفیور اور دوسری بیماریاں پھیلیں تو اعداد و شمار کے حوالے سے ہومیوپیتھک اسپتالوں میں دوسرے طریقہ علاج کے مقابلے میں اموات کا تناسب آٹھ میں سے ایک حصہ ثابت ہوا۔ اسکے باوجود ہومیوپیتھی تنقید کا نشانہ بنتی رہی۔ ۱۸۵۵ء میں جب انگلینڈ میں کالرا پھیلا تو ہیلتھ جنرل بورڈ کے صدر نے تمام اسپتالوں سے علاج میں کامیابی کی رپورٹس طلب کیں۔ "ایک ہزار ایک سو چار" مریضوں کو ایلوپیتھک دوائیں دی گئیں جن میں سے پانچ سو تہتر (۵۷۳) مریض انتقال کر گئے (۵۱.۹٪) اس رپورٹ میں لندن ہومیوپیتھک اسپتال کی رپورٹ شامل نہ تھی جس میں حقیقت یہ تھی کہ کل اکسٹھ (۶۱) مریضوں میں اموات صرف دس ہوئیں یعنی نتائج میں مرنے والوں کی تعداد صرف ۱۶.۳٪ رہی۔ یہ پہلا واقعہ نہ تھا بلکہ ۱۸۴۹ء میں کالرا ہی کے سلسلہ میں Cincimata کے ہومیو پیتھس نے دعویٰ کیا کہ ایک ہزار سے زائد مریضوں میں سے صرف تین فی صد اموات ہوئیں۔ جیسا کہ گزشتہ باب میں ذکر آ چکا ہے "یورپین جنرل آف فارموکالوجی" میں ایک ریسرچ شائع ہوئی ہے کہ ہومیوپیتھک دوا " سلیشیا" نے Macrophages کو تقویت پہنچانے میں نمایاں کام کیا ہے۔ "میکرو فیگس " ایک طرح کے خون میں سفید سیل ہوتے ہیں جو مردہ سیلوں کو کھا جاتے ہیں اس طرح انسانی جسم کے مدافعاتی نظام میں ان کا بڑا ہاتھ ہے۔ سلیشیا دوا دس ہزار (۱۰۰۰۰) طاقت میں دی گئی تھی جس سے پچپن (۵۵) سے سرسٹھ (۶۷) اعشاریہ مدافعتی نظام کو تقویت ملی(۱)۔

مئی ۱۹۹۴ء کے "American Academy of Pedriatics" کے والیوم ۹۳ نمبر ۵ کے رسالہ میں صفحہ ۷۱۹ پر ہومیوپیتھک دواؤں میں بچوں کے اکیوٹ ڈائریا پر ریسرچ کئے جانے کے نتائج درج ہیں۔ ریسرچ نکاراگوا میں منظور شدہ ہومیوپیتھک معالج ڈاکٹر" جنفر جیلبر" اور "ڈین کروتھرز" نے کیا تھا۔ ۱۹۹۴ء کی یہ پہلی ریسرچ امریکہ کے

---

(1) British Homeopathic Journal – July 1985 – page 168 to 174

مندرجہ بالا انتہائی معتبر رسالہ میں شائع ہوئی اس لئے سب کی توجہ کا باعث بنی۔ اس ریسرچ کے سلسلے میں چھ ماہ سے پانچ سال تک کے اکیاسی (۸۱) بچے اکیوٹ ڈائریا کے شکار تھے۔ نصف بیمار ' ہومیوپیتھک دوا پر اور نصف مختلف ادویات اور پلیس بو پر رکھے گئے۔ نشانیاں بنالی گئیں اور کسی کو پتہ نہ تھا کہ کس کو کیا دوا دی گئی۔ پانچ دن بعد معلوم ہوا کہ اٹھارہ دوسری دواؤں کے استعمال کرنے والوں کے مقابلے میں ہومیوپیتھک دواؤں سے علاج ہونے والوں کو پانچ فی صد زیادہ اور جلد صحت ہوئی۔ ساٹھ فی صد دواؤں میں Chamomilla' Podophyllum اور Arsenic.Alb ۳۰ طاقت میں استعمال ہوئی تھی۔ اختتامی رپورٹ میں تعریف کے ساتھ یہ اعلان ہوا کہ مزید ریسرچ کی ضرورت ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہومیوپیتھی میں جب ہر دوا کے خواص الگ ہیں تو کیا ہر بچہ کے ڈائریا میں ان دواؤں کے خواص دیکھے گئے تھے ؟ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کسی کو Aloe ' کسی کو Merc.Sol. ' کسی کو China ' کسی کو Iris Vers یا علامات کے تحت کسی اور دوا کی ضرورت رہی ہو اور اگر وہ دوا ملتی تو نتائج سو فی صد ہوتے لہٰذا ایسی ریسرچ کیوں کر مکمل کہی جا سکتی ہے۔ جو دوائیں دی گئیں یا جنکا میں نے ذکر کیا ان سب کی افادیت مسلم ہے تو دوبارہ خانہ پوری کی ریسرچ کا کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ ان حوالوں سے ایک بات سامنے یہ آتی ہے کہ جب تمام ہومیوپیتھک ادویات ٹیسٹ شدہ ہیں اور انکے خواص یکساں ہیں تو انہیں استعمال کرنے کے طریقہ پر ریسرچ ہونا چاہئے۔ اور ڈاکٹر "فرنیسکوایزگا" کے حوالے سے وائٹل فورس اور اعضائے جسمانی کی تکالیف کا درمیانہ راستہ اختیار کرتے ہوئے چھوٹی طاقتوں میں جو ایک دوسرے کی معاون ہوں دواؤں کو ملا کر دینے کے نتائج پر ریسرچ ہونا چاہئے۔ آجکل یہی ریسرچ جرمنی اور فرانس وغیرہ میں ہو رہی ہے اور وہ مرکبات بنا کر بھیج رہے ہیں جن سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (دیکھیں مضمون ہومیوپیتھک ادویات پر تحقیق)

ہومیوپیتھک دواؤں کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ چھوٹی طاقتوں میں جہاں وہ اچھا کام کرتی ہیں وہاں انکے استعمال کے بعد کوئی منفی اثرات بھی نہیں ہوتے۔ چھوٹی طاقت میں غلط دوا دیئے جانے پر بھی کوئی منفی اثر نہ ہو گا(۱)۔

---

(1) "The Most Frequently asked Question on Homeopathic Medicine" By Dana ullman—U.S.A.

دوا دینے کے دو طریقے

آج کل ہومیو پیتھی میں دوائیں دو طرح دی جا رہی ہیں۔

۱ ۔ مقررہ اصول کے مطابق ایک دوا منتخب کی جاتی ہے جسے عام زبان میں سمجھنے کے لئے گولی چلانا کہہ لیں۔

۲ ۔ ہومیو پیتھی کے مقرر کردہ اصولوں سے ہٹ کر کئی دواؤں کا مکسچر بنایا جاتا ہے اور ان ملی ہوئی دواؤں کے چھرے مارے جاتے ہیں جن میں سے کوئی نہ کوئی تو لگ ہی جائے گا جبکہ گولی کا نشانہ احتیاط اور ہوش و حواس درست رکھتے ہوئے نہ چلایا جائے تو خطا بھی کر سکتا ہے۔

متعدد دواؤں کو ملا کر ایک وقت پر دینے کے بارے میں ڈاکٹر ہنی مین نے کہا تھا کہ "دواؤں کو ملا کر دینا ان لوگوں کو بھلا لگتا ہے جو ایک دوا میں پوشیدہ قوت کا اندازہ لگانے کی صلاحیت نہ رکھتے ہوئے اپنی حکمت کے گیت گاتے ہوں کیونکہ دواؤں کا ڈھیر لگانے میں اتفاقیہ کوئی نہ کوئی دوا کام کر جاتی ہے۔"

ایک وقت میں ایک دوا کا انتخاب ہومیو پیتھی کا اصل اصول ہے جو اس نظریہ کے تحت ہے کہ ہر شخص ایک بیماری میں مبتلا ہے اور علاج بیماری کا نہیں مکمل انسان کا کیا جا رہا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ بیماری سر سے پیر تک مختلف تکالیف کا اظہار کرتی ہو لیکن اصل وجہ دور ہو جائے اور اندرونی قوت مدافعت تیز کر دی جائے تو تمام علامات خود ختم ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر انتھونی کیمبل کی کتاب "The Two Faces Of Homeopathy" اور ۱۹۷۶ء میں ڈاکٹر جونز سالک کے دو طریقہ علاج اپنانے کے حوالے سے ایک دوسرا رخ بھی سامنے آتا ہے کہ مقررہ اصول سمجھتے ہوئے بھی آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں مریض نہ جانے کتنے طریقہ علاج سے مختلف قسم کی دوائیں' انجکشن اور اینٹی بائیوٹک ہضم کرنے کے بعد مایوسیوں کا شکار ہو کر ہومیو پیتھی طریقہ علاج آزمانے آتے ہیں۔اور ہومیو پیتھک

ڈاکٹر اگر انہیں کے سامنے میٹریا میڈیکا اور ریپرٹری کھول کر دوا کے انتخاب میں زیادہ وقت بھی گزار دے تو مریض کا ڈاکٹر کی صلاحیتوں پر سے اعتبار اٹھتا دکھائی دیتا ہے پھر بمشکل تمام اس نے ایک دوا منتخب کی جس نے کام نہ کیا تو مریض کا ہومیو پیتھی پر ہی سے اعتماد اٹھ جائے گا غالباً اسی وجہ سے کئی دواؤں کا مکسچر دے کر بھی علاج ہونے لگا۔ اس طرح کی ہومیو پیتھی تمام یورپ اور امریکہ کے علاوہ پاکستان اور ہندوستان میں بھی پائی جاتی ہے۔ جرمنی اور فرانس وغیرہ میں تیار شدہ مکسچر آج دنیا کی تمام مارکیٹوں میں موجود ہیں اور لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ غالباً اس لئے ہے کہ وہ مکسچر چھوٹی طاقتوں کے مرکب ہیں جن میں کسی نقصان کا احتمال نہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ دنیا بہت آگے جا چکی ہے ہم دوسو (۲۰۰) سال پیچھے جانے کے بجائے وقت کی پکار سنیں۔ لوگوں کے پاس وقت کم ہے اور علاج میں دوا کے رد و بدل پر وہ سال دو سال انتظار نہیں کر سکتے۔ میں نے بھی کبھی ضرورتاً یہ طریقہ آزمایا ہے۔ ایک مریض ایک مشہور ہومیوپیتھ کا نسخہ ساتھ لایا تھا۔ پیچش کا علاج نو ماہ سے جاری تھا لیکن ٹھیک ہونے کے بعد پھر کبھی مروڑ و قبض اور کبھی دست آ جاتے تھے۔ باری باری مختلف واحد دوا دی گئی جس میں مرک کار، مرک سال، آرسینک، نکس، چائنا، پوڈوفائلم، اپیکاک، کیموملا، کالو سینتھ، سلفر، رسٹاکس، ایلو، غرض سب دوائیں آزمائی جا چکی تھیں۔ مریض کے کارڈ پر ان دواؤں کو دیکھتا اور سوچتا رہا آخر کار میں نے الیکٹرانک کمپیوٹر پر ٹیسٹ کیا جس سے معلوم ہوا کی مریض صرف Dyspepsia (بدہضمی) کا شکار ہے میں نے مرک کار، ایلو، پوڈوفائلم، اینٹم کروڈ، نکس اور ابیز نائگرا کا مکسچر دیا جو پہلا آزمائشی نسخہ تھا۔ تیسرے دن مریض نے آکر کہا کہ اب وہ بالکل ٹھیک ہے۔ میں نے اسے صرف ایک خوراک نکس وامیکا ۲۰۰ طاقت میں رات میں کھانے کے لئے دے دی۔ اسکے بعد پھر کسی دوا کی ضرورت نہ ہوئی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ واحد دوا کام نہیں کرتی۔ اگر مرک کار اور ایلو کے بعد نائٹرک ایسڈ دے دی جاتی تو شائد نہ مکسچر کی ضرورت ہوتی اور نہ ہی ٹھیک ہونے میں اتنا عرصہ لگتا۔

کئی ادویہ کے ملانے میں کلاسیکل ہومیو پیتھس کا خیال درست ہے کہ ایسی صورت میں یہ پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ کس دوا نے فائدہ کیا۔ اس لئے واحد دوا ہی کا انتخاب اصل علاج ہے اور مشکل ہوتے ہوئے بھی اسی کو آزمانا چاہئے۔ لیکن مریض زیادہ اور وقت کم ہونے کی وجہ سے اگر دقت محسوس ہو رہی ہو تو معیاری ہومیو پیتھک دواؤں کا مکسچر چھوٹی طاقتوں میں جن میں تضاد نہ ہو ملا کر دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ امریکہ کے دانا علمان کا بھی

یہی خیال ہے کہ واحد دوا اچھا کام کرتی ہے جو اصل طریقہ علاج ہے لیکن "ایک دوسرے کی معاون دوا کا ملاپ بھی موثر ہو جاتا ہے"(۱)۔

علاج کرنے میں بہرحال چھوٹی طاقت ہی استعمال کرنا بہتر ہے جس پر بورک اور کلارک جیسے ڈاکٹرز نے بھی زور دیا ہے۔ دوا فائدہ کرے تو بڑی طاقت استعمال ہو سکتی ہے ایک رجحان یہ بھی ہے کہ ابتدا ہی سے بڑی طاقت میں دوا دی جائے لیکن ایسا کرنے میں فرض کیجئے آپ نے ایک لاکھ طاقت کی دوا دے دی اس نے فائدہ نہ کیا تو آپ کیا کریں گے بجز اسکے کہ اثرات زائل (Antidote) کریں اور پھر آگے بڑھیں جبکہ چھوٹی طاقت میں آپ نیچے سے اوپر جانے اور تبدیلی کرنے میں زیادہ اچھے نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ بڑی طاقت کے استعمال میں ایک تنبیہ پڑھ لیں۔

"ہائی پوٹینسی دوائیں نام ہی سے نہیں حقیقت میں زیادہ طاقت والی ہیں۔ انسے مرض میں شدت کے آثار بھی نمایاں ہو سکتے ہیں اس لئے ہائی پوٹینسی ادویات عام بیماریوں میں بلا جھجک نہ استعمال کرنا چاہئے۔ ان کا استعمال نہایت تجربہ کار ہومیو پیتھس پر چھوڑ دینا چاہئے جنہیں معلوم ہو کہ وہ کیا کر رہے ہیں(2)۔ امریکہ میں قیام کے دوران میں نے دیکھا کہ وہاں تیس (۳۰) طاقت تک دوائیں کاونٹر ڈرگز کہلاتی ہیں۔ ان پر کوئی پابندی نہیں لیکن دوسو یا اس سے اوپر کی طاقت میں دوائیں بغیر مستند ڈاکٹر کے تجویز کئے کبھی نہ ملیں گی۔

دوا کی طاقت کے استعمال میں میرا تجربہ یہ ہے کہ کرانک کیس میں طاقت ۳ اور ۶ بہتر کام کرتی ہے جبکہ ایمرجنسی اور اکیوٹ حالت میں ۳۰ طاقت کا استعمال زیادہ کامیاب ہے کبھی ایسی صورت میں ۳ اور ۶ ایک سے دو گھنٹہ پر حسب ضرورت استعمال ہو سکتی ہے۔ کرانک کیس میں طاقت ۶ تین مرتبہ پندرہ دن تک اور تیس (۳۰) طاقت میں ۸ سے ۱۲ گھنٹہ پر کچھ دنوں تک دینا مفید ہے۔ دماغی اور جذباتی کیفیات میں بڑی طاقتیں اور جسمانی اثرات پر نیچی طاقتیں زیادہ بہتر ہیں۔ ہومیوپیتھی کا اصول ہے کہ ایک مرتبہ درست دوا نے اپنا پیغام پہنچا دیا تو وائٹل فورس بقیہ صحت کا کام خود انجام دے گی۔ بہرحال طاقت کا استعمال اپنے اپنے تجربہ پر ہوتا ہے۔

---

(1) "Homepathic Medicine for children and infants"- by Dana ullman-page 232

(2) "High Potancy Remedies-Boerick and Toffle"- Renasance Magazine International Foundation for Homeopathy -Vol.12

ڈاکٹر "ہنی مین" ہمیشہ بڑی طاقت استعمال کرتے تھے مگر ان جیسا ماہر فن ہونا مشکل ہے جبکہ انکے شاگرد "ہیرینگ ٹالڈ" نے ڈ سمل ڈائلوش کے طریقہ کو بہتر جانا۔ ڈاکٹر بورک اور ڈاکٹر کلارک وغیرہ ہمیشہ نیچی طاقت میں دوا دینا بہتر سمجھتے رہے۔ ایک اور ماہر ہومیوپیتھ ڈاکٹر چہار کا قول ہے کہ دوا ہمیشہ درمیانی طاقت کی استعمال کرنی چاہئے کیونکہ صحت کی صورت میں دوا جو علامات ظاہر کرے وہی علامات خود اس دوا میں ہوں گی لیکن بڑی طاقت دینے سے وہ علامات سامنے آئیں گی جو اس بیماری سے مخصوص ہوں گی اور چھوٹی مقدار سے پیدا شدہ علامات غائب ہو جائیں گی۔ مریض کی ظاہرہ بیماری ختم ہو جائے گی لیکن بعد میں دوسری علامات پھر سر ابھارنا شروع کر دیں گی۔ اس لئے دوا ہمیشہ اوسط طاقت کی دینا بہتر ہے اس کے بعد اس میں کمی یا زیادتی معالج خود اپنے تجربہ پر کرے۔

ایک اور اصول دیکھنے میں آیا ہے کہ نباتات سے حاصل کردہ ادویات کم طاقت میں دینا چاہئے جبکہ معدنی' حیوانی یا کسی مرض کے سمی مادہ سے تیار کی جانے والی ادویات کو بڑی طاقت میں استعمال کرنا بہتر ہے۔ زیادہ شدید بیماریاں نہ ہوں تو ہمیشہ اوسط درجہ طاقت کی دوا دینا چاہئے۔

واحد دوا کام نہ کرے تو بجائے طویل تجربہ کرنے کے امریکہ کے دانا علمان کے حوالے سے دواؤں کا مکسچر دینے میں بھی گناہ نہیں لیکن وہ دوائیں معاون ہوں نہ کہ مخالف۔ اس میں ضد بحث کی ضرورت نہیں' مریض کو شفا پہنچانا ہر ڈاکٹر کا فرض ہے۔

ہومیوپیتھی اور سرجری

سرجری اس مہارت کا نام ہے کہ جس کے تحت انسانوں پر امراض یا جسمانی زخموں کے واسطے سے جراحی کی جاتی ہے۔ دنیائے طب کی یہ مشہور و معروف ایک الگ شاخ ہے جس پر کسی طریقہ علاج کی اجارہ داری نہیں۔ آپریشن کے بعد جن دواؤں کا سہارا لیا جاتا ہے اس میں ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک دونوں دوائیں اپنا اپنا مقام رکھتی ہیں۔ اکثر ڈینٹل سرجن دانت نکالنے کے بعد ہومیوپیتھک دوا استعمال کرتے ہیں خون بند کرنے اور درد دور کرنے کے لئے ہومیوپیتھی میں لاجواب دوائیں ہیں۔ یہ غلط فہمی نہ جانے کیوں پیدا ہوئی کہ سرجری ایلوپیتھی طریقہ علاج کی ایک شاخ ہے اور ہومیوپیتھی میں سرجری نہیں۔ دراصل ایلوپیتھی ہو یا ہومیوپیتھی اگر جراحی کی ضرورت محسوس ہو تو سرجری ہر طریقہ علاج میں کام آئے گی۔ ہاں جہاں صرف دوا سے کام چل سکتا ہو وہاں جراحی بے معنی ہو گی اور ضرورت سے زیادہ جراحی کا عمل نقصان بھی دے سکتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں بعض مقامات ایسے بھی آتے ہیں جہاں دوا جراحی کا کام دکھاتی ہے۔ بعض حاملہ خواتین کے یہاں ولادت کی تاخیر پر آپریشن سے بچہ پیدا کیا جاتا ہے جبکہ وقت پورا ہونے پر بچہ ہونے میں تاخیر ہو تو ہومیوپیتھی کی صرف ایک خوراک دینے سے کامیابی ہو گی۔ پھوڑے پھنسی یا زخم بھرنے کے علاوہ گردے و مثانہ سے بغیر آپریشن ہومیوپیتھک دوا سے پتھری نکال دی جاتی ہے۔ اکثر سرجن صاحبان بھی مریض سے کہتے ہیں کہ بغیر آپریشن پتھری نکلوانا ہو تو ہومیوپیتھ کے پاس جاؤ۔ ہومیوپیتھ بھی جہاں ضرورت محسوس کرتے ہیں کیس سرجری کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ میں نے خود اپنے ایک عزیز کو ہارٹ سرجری کے لئے بھیجا۔ آپریشن کامیاب رہا۔ کچھ عرصہ بعد ایک مقام سے پس کا اخراج ہونے لگا۔ سرجن نے پھر آپریشن کے لئے کہا لیکن میں نے صرف ایک دوا دی اور مواد نکلنا بند ہو گیا۔ اس طرح ہومیوپیتھی اور سرجری کامیابی سے ایک دوسرے کے ساتھ سفر کرتی ہیں۔ سرجری کے بعد تکالیف رہ جائیں تو ہومیوپیتھک ادویات امداد فراہم کرتی ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں مضمون "تکالیف بعد آپریشن")

چند دواؤں کے ساتھ خصوصی احتیاط

Amygdalus Persica : مسلسل متلی اور قے روکنے کے علاوہ ' آنکھ اور پیشاب کی نالی میں جلن روکنے کے لئے لاجواب دوا ہے لیکن قہوہ کا استعمال اور ٹھنڈے پانی سے غسل نہ کرنا چاہئے۔

Apis : نمک بہت کم استعمال کریں بلکہ بالکل بند کر دیں تو یہ دوا اچھا کام کرے گی۔

Alumina : اس دوا کے ساتھ پھل اور المونیم کے برتن میں پکا ہوا کھانا نہ کھائیں۔

Aranca Diadema : نروس سسٹم اور تلی کا ورم وغیرہ ٹھیک کرنے کی بہترین دوا ہے لیکن اس کے ساتھ تمباکو کسی شکل میں بھی استعمال ہو تو بالکل فائدہ نہ ہو گا۔

Aloes : اس دوا کو استعمال کرنے میں لہسن ' پیاز اور رائی بالکل بند کر دیں۔

Aconite : یہ دوا بہت زیادہ استعمال ہوتی ہے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے سرکہ سے پرہیز ضروری ہے۔

Allium Cepa : اس دوا کے ساتھ پیاز استعمال کریں گے تو دوا کا کوئی اثر نہ ہو گا۔

Argentum Nitricum : دودھ 'بالائی' دہی' نمک اور چونا کا استعمال بند کریں تو دوا ضرور کام کرے گی۔

Arnica Mont : اس دوا سے اس وقت فائدہ ہو گا جب مریض شراب نہ پیتا ہو۔ جانور کے کاٹنے پر ہرگز نہ دیں۔

Arsenic Album : یہ دوا دیں تو دودھ اور انڈہ کا استعمال بند کر دیں۔

Arum Triphyllum : دودھ 'شلجم اور سرکہ اس دوا کے ساتھ نہ دینا چاہئے۔

Bryonia Alba : یہ دوا بھی بے حد مفید ہے لیکن اس کے ساتھ انڈہ کا استعمال بند کر دیں۔

Calcarea Carb : پان میں چونا' اور انڈہ کھانا بند کر دیں تو یہ دوا جلد فائدہ کرے گی۔

China : نمک اور چائے سے اس دوا کا اثر زائل ہو جائے گا۔

Colchicum : شکر' گڑ' شہد اور سرکہ و اچار اس دوا کے ساتھ نہ دیں تو بہتر ہے۔

Gelsemium : اگر نمک کا استعمال بند نہ کریں گے تو دوا سے پورا فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔

Iodium : حلوہ اور نشاستہ دیں گے تو یہ دوا بیکار ہو گی۔

Ipecac : یہ دوا بہت سے امراض میں مفید ہے بشرطیکہ تمباکو نہ کھائی جائے۔

Kali Bichromicum : لاجواب دوا ہے لیکن انڈہ' دودھ' روغن بادام اور زیتون نہ دیں۔

Kali Carb : اس دوا کے ساتھ زیادہ مٹھاس مثلاً شہد اور گڑ وغیرہ سے پرہیز کریں۔

Merc.Sol : سرخ مرچ' سرکہ اور ہینگ نہ دیں اور زیادہ دیر ہاتھ پیر پانی میں نہ رکھیں تو بہترین دوا ہے۔

Natrum Mur : اس دوا میں خود نمک ہے اس لئے نمک کا استعمال بند کر دیں۔

Sulphur : اس دوا سے فائدہ حاصل کرنا ہو تو انڈا بالکل بند کر دیں۔

Sepia : اس دوا کے ساتھ کھٹائی اور ٹماٹر کا استعمال بھول جائیں۔

Syphilinum : اس دوا کو دو سو طاقت سے کم ہرگز نہ دیں۔ دوران استعمال تین دن نمک نہ دیں۔

Thuja : اس دوا کو بار بار نہ دہرائیں۔ ساتھ میں پیاز نہ دیں تو بہتر ہے۔

Veretrum Album : چائے اور قہوہ کے ساتھ اس دوا کا استعمال بیکار ہو گا۔

رازکی باتیں Hidden Facts(۱)

۱ - Apis - دوا حاملہ کے لئے نہیں۔ اسقاط ہو سکتا ہے۔

۲ - Bryonia اور Nux. Vom - بھی حاملہ کو مدر ٹنکچر میں نہ دیں۔ نقصان کا ڈر ہے۔

۳ - Aurum Triphylum کی نیچی طاقتوں کو بار بار نہ دہرائیں۔ خطرناک صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ بچے کو زرد رنگ کے پیشاب میں بھی اس دوا کو نہ دینا چاہئے۔

۴ Arnica - چوٹ کے لئے بہترین دوا ہے لیکن جلد پھٹ جانے پر دی جائے تو تکلیف اور ورم ہو جائے گا۔

۵ Iodium - ہمیشہ اونچی طاقت میں دیں نیچی طاقت میں دہرانے سے نقصان ہو سکتا ہے۔ اس دوا کو دے کر مریض کو گرمی سے بچانا چاہئے۔

۶ Acetic Acid - بہت سے امراض میں بہترین دوا ہے لیکن پلمونری ٹیوبرکلوسس والے کو دینا گناہ عظیم ہے۔ مریض ہلاک ہو سکتا ہے۔

۷ Arsenic - لاجواب دوا ہے لیکن ٹائیفائڈ میں دینا خطرناک ہے۔ اسکے علاوہ دل کی بیماری میں احتیاط شرط ہے۔ دق اور پیچش میں ہرگز نہ دیں۔(ڈاکٹر کینٹ)

۸ Aconite - جلد پر نمی اور مریض میں سستی ہو تو ہرگز نہ دیں۔ باقی امراض میں بہترین دوا ہے۔

۹ Ambra Grisea - شام میں دینے سے تکلیف میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

---

(۱) آنجہانی ڈاکٹر اے ' کے ' لوہانی (بھارت) اضافہ کے ساتھ۔

۱۰ – Belladona۔ مریض بے وقوفی کی باتیں کرے تو نہ دینا چاہئے۔ کوئی اثر نہ ہو گا۔

۱۱ – Pulsatilla۔ اور China کے بعد چائے دینے سے دوا کا اثر زائل ہو جائے گا۔

۱۲ – Bromium۔ ہمیشہ تازی دوا بنا کر دیں۔ ایک ہفتہ سے زیادہ رکھیں گے تو بیکار ہو جائے گی۔

۱۳ -Phosphorus۔ کو مدقوق مریضوں میں دینا قبر میں پہنچانا ہے اس کی اونچی طاقت سے دماغی ہیجان ہو گا۔ (ڈاکٹر بوگر)

۱۴ – Colchicum۔ زیادہ عرصہ نہ دیں۔ گٹھیا کا مرض ہو سکتا ہے۔ فائدہ ہونے پر چھوڑ دیں۔

۱۵ Calcarea Carb-۔ بچوں میں جتنی مفید دوا ہے بوڑھوں میں اتنی ہی مضر ہے۔ صرف حسب ضرورت استعمال کریں۔

۱۶ – Digitalis۔ دل سے متعلق کسی تکلیف میں دے رہے ہوں تو چائے نا ہر گز نہ دیں۔ مہلک ہو سکتی ہے۔

۱۷ Sulphur-۔ دق کے مریض کو دینا خطرہ سے خالی نہیں۔ اسی طرح Silica اور Acid Sulph دینے میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔

۱۸ Tuberculinum-۔ بڑی طاقت میں حفظ ماتقدم کے طور پر دیتے ہیں۔ دق کے مریض کو ماہر ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر ہرگز نہ دیں۔

۱۹ Ferrum Phos- میں آئرن ہوتا ہے اسلئے دق کے مریضوں پر نہ آزمائیں خون تھوکنے لگیں گے۔ اس دوا کو سفلس کے مریضوں کو بھی نہ دیں پھوڑے پیدا ہو سکتے ہیں۔

۲۰ Lycopodium- دوا سے علاج کی ابتدا نہ کریں۔ لاجواب دوا ہے لیکن غلط استعمال ہونے پر مرض سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔

۲۱ – Colocynth دینے سے درد کو آرام آجایا کرے تو Kali Carb دیجئے ہمیشہ کے لئے آرام مل جائے گا۔

۲۲ Glonine مستورات میں اس وقت استعمال نہ کریں جب ماہواری شروع ہونے میں دو تین دن

رہ گئے ہوں ورنہ حیض بند ہو جائے گا۔

۲۳ Graphites دوا کو آتشک (سفلس) کے مریضوں پر نہ آزمائیں۔ تکلیف بڑھ جائے گی بلکہ فائدے کے بجائے نقصان ہو گا۔

۲۴ Kali Carb- گٹھیا کے مریضوں کے لئے نہیں۔ دیں گے تو تکلیف بڑھے گی۔ گٹھیا کے مریضوں میں Kali Iodide اچھا کام کرے گی۔

۲۵ Chamomilla- درد دور کرنے کی بہترین دوا ہے لیکن مریض درد کو خاموشی سے برداشت کر لیتا ہو تو نہ دیں۔ درد کی شدت سے تڑپتا ہو تو ضرور دینا چاہئے۔

۲۶ – Coca ہوائی جہاز کے سفر میں کوئی تکلیف ہو، ضرور استعمال کریں۔

ادویات حفظ ماتقدم

بیماریوں سے محفوظ رہنے کا افضل ترین طریقہ تو ہر شعبہ حیات میں اعتدال پسندی ہے لیکن دور جدید کی بے راہ روی میں دوا کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

Nux Vomica 3X : فی زمانہ گوشت خوری ضرورت سے زیادہ ہو رہی ہے، اس میں کمی آنا چاہئے لیکن کھانے کے بعد تکلیف کا اندیشہ ہو تو یہ دوا اچھا کام کرے گی۔

Pulsatilla–30 : پلاؤ، چربیلی یا مرغن غذا کے بعد ایک خوراک کھلا دیں۔ تکلیف سے بچت رہے گی۔

Antimonium Crud–30 : زیادہ کھانا کھا جانے کے بعد اس دوا کو کھا لیں، سکون رہے گا۔ بدہضمی کی بہترین دوا ہے۔

Pyrogenium–30 : کھلی چوٹ یا زخم میں انفکشن سے بچنے کے لئے یہ دوا یاد رکھیں۔

Tuberculinum C.M. : گھر میں کسی کو دق ہو یا خاندان میں دق کا مرض رہا ہو تو ایک خوراک بڑی طاقت میں سب کو دے دینا بہتر ہے۔(دق ہو جائے تو دوسری دوا تجویز کریں)

Trifolium Repens Q : کرمل (Mumps) کی وبا میں حفظ ماتقدم اس دوا کو نہ بھولیں۔

Gelsemium-30 : Polio سے بچنے کے لئے جب وبا پھیل جائے تو ایک خوراک روزانہ ایک ہفتہ تک دیں۔

Drosra، Cup.Met، Carboveg 1M : کالی کھانسی کی وبا میں عام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے انتخاب کریں۔

Typhoidinum or Baptisia 1M : ٹائفائڈ کی وبا میں محفوظ رہنے کے لئے اونچی طاقت میں صرف ایک خوراک کافی ہے۔

Malandrinum 1M : چیچک کی وبا میں ویکسینم، اینٹم ٹارٹ کے علاوہ واحد خوراک۔

Pulstila 200 : خسرہ کی وبا سے بچنے کے لئے ایک ہفتہ صبح و شام یا Morbillinum ۱۲ صبح و شام۔

Diphtherinum 1M : یا مرک سائنائڈ C.M. ایک خوراک خناق (ڈفتھیریا) کی وبا میں۔

Ignatia 30 : طاعون کی وبا میں روز تین مرتبہ دینا بہتر ہے۔

Cup.Met 30، Ver.Alb. 30، Camphor 30 : ہیضہ کی وبا میں باری باری روزانہ دو مرتبہ۔

Hypericum C.M. : کزاز کی وبا ہونے پر حفظ ماتقدم ایک خوراک۔

Sarracenia 200 : چکن پاکس کی وبا میں ڈاکٹر کلارک کی مشہور دوا ہے ہفتہ میں ایک خوراک۔

ہومیوپیتھک اور ایلوپیتھک ادویات

ہومیوپیتھک اور ایلوپیتھک طریقہ علاج میں ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ بہت سے دوائیں ایک ہی نام سے ہیں اور بعض کے ماخذ بھی ایک ہیں لیکن طریقہ استعمال میں بالکل اور بالضد کا فرق ہے۔ ہومیوپیتھی میں ایک دوا کی مختصر خوراک سے فائدہ کے ساتھ کوئی منفی اثرات نہیں جبکہ ایلوپیتھی میں اسکے استعمال کے After Effects پائے جاتے ہیں۔ ایسی ہی کچھ دوائیں درج ذیل ہیں جن کی تیاری اور استعمال میں ہومیوپیتھی کا کمال نظر آتا ہے۔

۱ - Ipecac : دوا ایلوپیتھی میں قے لانے کے لئے استعمال ہوتی ہے جبکہ ہومیوپیتھی میں قے روکنے کے لئے دی جاتی ہے۔

۲ - Aspirin : ایلوپیتھی میں لاجواب دوا کہلاتی ہے جو Salicylic Acid سے تیار ہوتی ہے۔ بہت سے امراض کے علاوہ Rheumatide Arthritis میں بھی مفید ہے لیکن بچوں کو نہیں دی جا سکتی۔ منفی اثرات میں کان میں آواز، دست، چکر، غنودگی وغیرہ کی تنبیہ کی جاتی ہے۔ اسپرین اسی مندرجہ بالا ایسڈ کا ٹیکنیکل نام ہے۔

ہومیوپیتھی میں بھی یہی دوا Salicylicum Acidum کے نام سے ہے جس کے بے شمار فوائد ہیں۔ جوڑوں میں درد، بدہضمی، چکر، آنکھوں کے زخم، کانوں میں آوازیں، حلق کی سرخی، گھٹنوں کا درد یا ورم وغیرہ میں بہترین کام کرتی ہے اور استعمال کے بعد منفی اثرات بھی نہیں۔ اسکے علاوہ ہومیوپیتھی میں ایسپرین کا نعم البدل ایکونائٹ اور بلاڈونا دوائیں بھی ہیں جو بے شمار امراض میں بے حد مفید ہیں۔

۳ - Botolinum : ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی دونوں میں یہی نام ہے۔ ماخذ بھی ایک ہے۔ مگر ایلوپیتھی میں آنکھ کی پتلی کی حرکت روکنے میں کام آتی ہے لیکن منفی اثرات میں آنکھ کے اعصاب کا فالج شامل ہے۔ جبکہ ہومیوپیتھی میں یہی دوا آنکھ کی تکالیف، کم نظری، دھندلاہٹ اور ایک چیز دو نظر آنے میں

استعمال ہوتی ہے۔ اس سے سخت قبض بھی بغیر منفی اثرات کے دور ہوتا ہے۔

۴ – Bismith : ایلوپیتھی میں دست روکنے کے لئے استعمال ہوتی ہے جس کے منفی اثرات میں دل کی جلن اور پیٹ کا درد وغیرہ شامل ہیں۔ ہومیوپیتھی میں یہی دوا متلی، بغیر درد کے دست، گیس اور جلن روکنے کے لئے دی جاتی ہے۔ ہاتھ پیر کی اینٹھن اور انجائنا میں بھی اچھا کام کرتی ہے۔

۵ – Coffea : ایلوپیتھی میں بھوک، اور نیند کم کرنے کے لئے دی جاتی ہے جبکہ ہومیوپیتھی میں سکون پہنچانے اور نیند لانے کی دوا ہے۔

۶ – Curare : ایلوپیتھک کی مشہور دوا ہے Aero Poison (زہر) سے بنی ہے جسے اعصاب کو عارضی طور پر بے جان کرنے یعنی سن کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے خصوصا آپریشن سے پہلے دی جاتی ہے۔ ہومیوپیتھی میں اسے اعصابی اور Respiratory Muscles کے فالج کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے لیکوریا اور ماہواری کی تکلیف بھی دور ہوتی ہے۔

۷ – Colchicum : ایلوپیتھی میں گٹھیا کے درد میں مستعمل ہے منفی اثرات میں متلی، پیٹ کا درد اور بالوں کا گرنا ہے جبکہ ہومیوپیتھی میں یہی دوا کھانا دیکھ کر متلی، درد سر، جوڑوں کا درد، جگر کے مقام پر درد میں دی جاتی ہے۔

۸ – Ergot : ایلوپیتھی میں یہ دوا Migrain کے لئے ہے جسکے منفی اثرات میں کپکپاہٹ، سن ہونا اور متلی وغیرہ ہیں۔ یہی دوا ہومیوپیتھی میں سر درد کے ساتھ نکسیر پھوٹنے، کمزوری، فکر و تردد، زبان موٹی ہونے، Blader کے فالج اور مستورات کے ماہواری میں درد دور کرنے میں بغیر کسی منفی اثرات کے استعمال ہوتی ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ بلاڈونا، لیتھیم کارب اور انسولین جیسی بہت سے دوائیں ایک ہی روٹ یا زہر سے اخذ کی گئی ہیں جنکے ہومیوپیتھی میں بے شمار فوائد بغیر کسی منفی اثرات کے ہیں جبکہ ایلوپیتھی میں کوئی دوا ایسی نہیں کہ جس کے مابعد منفی اثرات نہ ہوں۔

مندرجہ بالا حقائق کے باوجود ایلوپیتھی کی طرف سے یہ نعرہ بلند کیا جاتا ہے کہ ہومیوپیتھک دواؤں پر ریسرچ ہونا چاہئے۔ اگر یہ دوائیں ریسرچ شدہ نہیں تو فائدہ کیسے کرتی ہیں۔ بہر حال ریسرچ شدہ دواؤں پر دوبارہ ریسرچ

ہو رہی ہے لیکن نتائج میں یہی درج کیا جاتا ہے کہ دوائیں کام ضرور کر رہی ہیں لیکن یہ سمجھ سے باہر ہے کہ کیسے کام کرتی ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں مضمون "ہومیوپیتھک ادویات پر تحقیق")۔ ہومیوپیتھی میں ساری دوائیں آزمودہ ہیں جن کے نتائج جو پہلے تھے وہی آج ہیں۔ اب صرف نئے ابھرتے ہوئے امراض پر بھی انہیں دواؤں کی خصوصیات کو مد نظر رکھ کر تجربہ کرنے کی ضرورت ہے چنانچہ ایڈز جیسے موذی مرض میں جہاں سب دوائیں ناکارہ ثابت ہوئی ہیں وہاں ہومیوپیتھک کی مروجہ دوائیں ہی کچھ کام دکھلا رہی ہیں۔ (دیکھیں مضمون "ایڈز اور ہومیوپیتھی")۔ ریسرچ دراصل اس پر ہونا چاہئے کہ ایک ہی دوا ہومیوپیتھی میں بے شمار فوائد کے ساتھ بغیر منفی اثرات کیسے کام کرتی ہے جبکہ وہی دوا ایلوپیتھی میں مختلف علامات میں مستعمل ہے اور جس کے منفی اثرات بھی ہیں۔ دوسری ریسرچ اس بات کی ہونا چاہئے کہ ہومیوپیتھی میں دوائیں کم سے کم مقدار میں کیسے فائدہ کرتی ہیں۔

ریسرچ اچھی چیز ہے اور یہ عمل جاری رہنا چاہئے لیکن اسکے ساتھ ہم طریقہ علاج میں چین کا انداز فکر اختیار کریں تو زیادہ مناسب ہے۔ چین میں ہومیوپیتھک ادویات کی افادیت کو تسلیم کرتے ہوئے انکے یہاں اسپتال میں چینی، ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی، تینوں طریقہ علاج کے ماہر ڈاکٹرز ایک ساتھ بیٹھتے ہیں۔ پہلا حق مریض کا ہے کہ وہ کس طریقہ علاج کو پسند کرتا ہے۔ اگر یہ بات ڈاکٹرز پر چھوڑ دی جائے تو ڈاکٹرز آپس میں خود فیصلہ کرتے ہیں کہ مریض کس کے زیر علاج رہے گا۔ اگر عملاً یہ تجویز پاکستان میں ممکن نہیں تو ہر طریقہ علاج کو اسپتالوں میں رائج کرنا چاہئے تاکہ مریض ہر طریقہ علاج سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کرسکے۔ اس وقت معلوم ہوگا کہ کس طریقہ علاج میں دوائیں بہتر کام کرتی ہیں۔

ادویات سے متعلق "نارمن کوسنس" کی کتاب "اناٹومی اور ا یلینس" کے دیباچہ میں ڈاکٹر "دوباس" نے بڑی دلچسپ بات لکھی ہے کہ "دور جدید کی دوائیں حقیقت میں سائنٹیفک اس وقت ہوں گی جب ڈاکٹرز اور خود مریض جسم کی اندرونی قوتوں کو سمجھ جائیں اور یہ جان لیں کہ دماغ قدرت کے طریقہ کار کو سمجھ گیا ہے۔" بعض ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک ادویات کے ایک ہی ماخذ کے استعمال نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہومیوپیتھک ادویات سائنٹیفک ہیں اور جسم کی اندرونی قوتوں کی محافظ بھی، اسی لئے ان کے منفی اثرات نہیں۔

ہومیو پیتھی، مرض اور دوا

انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی شناخت اسکے دماغ کے حوالے سے علم ہے اور علم کے اعلیٰ مدارج صرف دو ہیں۔ ایک علم دین اور دوسرا علم الابدان۔ صرف یہی دونون علوم خالق کائنات کے رشتہ سے روحانی ہیں باقی دنیا کی تمام سائنس ہنراور فن ہیں جو انسان کی اپنی صلاحیتوں کے مطابق ہیں اور انہیں مادی نظام کے حوالے سے شناخت کیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں ہمارا واسطہ علم دین سے نہیں بلکہ صرف علم الابدان تک محدود ہے۔ علم الابدان کے متعلق جتنی سائنس بھی آپ دیکھیں گے وہ ابھی سن بلوغ کو اس لئے نہیں پہنچیں کہ وہ مادی نظام میں کھوئی ہوئی ایک اور صرف ایک خالق کائنات کی تخلیقی قوت نہیں سمجھ سکیں۔ جب تک انسان قدرتی صحت سے ہمکنار رہا کسی کو فکر کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی لیکن جب تخلیقی قوتوں میں رخنہ اندازیاں شروع ہوئیں اور انسان کے خود اپنے افعال کی بے سروپا حرکات سے ٹوٹ پھوٹ شروع ہوئیں تو انسانی جسم پر غور و خوض کی ابتدا ہوئی پھر عرصہ دراز کی تحقیق کے بعد مادی سائنس انسان کی قوت حیات (Vital force) تک پہنچی۔ پھر بھی مادی جسم سے قوت حیات کا تعلق سمجھ میں نہ آیا۔ ہومیو پیتھی وہ واحد سائنس ہے جو خدا کی ہستی پر یقین کامل رکھتی ہے۔ ہومیو پیتھی کا تصور ہی یہ ہے کہ خالق کائنات نے انسان کی بنیاد صحت پر رکھی اور مرض کا خالق خود انسان ہے۔ جس طرح ایک روح کائنات کے ہر ذرہ میں موجود ہے اسی طرح جسم انسانی میں بھی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خدا نے کائنات کو انسان کے لئے خلق کیا اور انسان کو اپنے لئے بنا کر ساری کائنات اسکے تصرف میں دے دی۔ ساتھ ہی ساتھ علم دین کی طرف متوجہ کیا کہ دین اور اسکے اصولوں سے منسلک رہتے ہوئے اگر صراط مستقیم پر چلو گے تو نجات پاؤ گے ورنہ سراسر خسارے میں رہو گے۔

انسان جو مادہ اور روح کائنات کا مجموعہ ہے منشائے خداوندی سے ہٹ کر صحت کے معیار سے گر گیا اور

اپنے جسم میں بیماری داخل کر لی۔ اسی لئے بیماری روح انسانی کا فطری ڈگر سے انحراف ہے۔ جسم میں جو بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں وہ خود بیماری نہیں بلکہ بیماری کا نتیجہ ہیں اور ہومیوپیتھی کی نظر میں درست علاج ہی یہ ہے کہ روح انسانی کو اپنے فطری راستے پر لایا جائے اور قوت مدافعت کو تیز کر دیا جائے تو جسم کے تمام اعضاء خود بخود درست سمت رواں دواں ہوں گے جس کا نتیجہ صحت کی شکل میں ظاہر ہو گا۔

آج کی تہذیب یافتہ دنیا میں ہر فرد بیمار ہے کیونکہ وہ اپنے اختیار کا ناجائز استعمال کر رہا ہے۔ ہمارا واسطہ ہی بیمار دنیا سے ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ دنیا میں مشکل سے صرف پانچ فی صد لوگ صحت مند ملیں گے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرؑ آنے کے باوجود دنیا گمراہ ہے اور اپنے ہاتھوں امراض کا شکار ہے۔ وہ دنیا کی نت نئی رنگینوں اور فاشیوں میں کھویا ہوا آپس میں یا ایک سے دوسرے میں امراض منتقل کر رہا ہے۔ ڈاکٹر ہنی مین نے جہاں علاج بالمثل تلاش کیا وہاں بیماریوں کا بھی تجزیہ کیا اور یہ کہتا ہوا کوچ کر گیا کہ سورا' سفلس اور سائیکوسس کی جسم میں منتقلی سے بچا جائے تو انسان بیمار ہی نہ ہو(سورا' سفلس اور سائکوسس کے لئے دیکھئے "بنیادی عفونتیں"۔ اگر انسان خود کردہ بیماری میں گرفتار ہو ہی جائے تو ہومیوپیتھک دوا ہی اسے درست کر سکتی ہے۔

ہومیوپیتھی میں دوا کیا ہے؟

دوا اسے کہتے ہیں جو ایک تندرست جسم میں ڈالی جائے تو خرابی پیدا کر دے اور خراب جسم میں پہنچائی جائے تو اسے تندرست و توانا کر دے۔ مثال کے طور پر سنکھیا' افیون یا کونین وغیرہ کسی صحت مند کو دیں تو بگڑتی ہوئی علامات نظر آئیں گی۔ سنکھیا کھلانے سے ہیضہ کی طرح کے قے دست اور پیاس وغیرہ جیسی علامات کی شدت ہو گی۔ مریض میں آپ کو یہی علامات ملیں تو سنکھیا کی قلیل مقدار کھلانے سے وہ علامات ختم ہو جائیں گی اور ہیضہ کا مرض دور ہو جائے گا۔ کسی کو افیون کھلا دیں تو جو علامات سامنے آئیں گی ان میں بے خوابی اور قبض کے علاوہ سستی اور بے ہوشی ہو سکتی ہے۔ انہیں علامات کو دیکھتے ہوئے کسی مریض کو افیون دی جائے تو بے خوابی' قبض' سستی اور بے ہوشی دور ہو جائے گی۔ اسی طرح کسی صحت مند کو کونین کھلا دی جائے تو اسکے جسم میں جاڑا بخار یا ملیریا کی علامات نظر آئیں گی۔ اسی طرح کسی مریض کو جاڑا بخار یا ملیریا ہو تو کونین کی قلیل مقدار اس بیمار کے لئے دوا بن جائے گی۔ لیکن آپ کہاں تک سنکھیا' افیون اور کونین کو اصل حالت میں دینے کا پیمانہ تلاش کریں گے اسی لئے ایسی تمام اشیاء کو جن کے جو خواص ہیں انہیں ان کی کم سے کم مقدار سے ہومیوپیتھک دوا تیار کر لی گئی

اور اس طرح کی تین ہزار دوائیں تیار رہیں۔

دوا کو الکوحل میں محلول کیا جاتا ہے کہ اس طرح نہ صرف یہ کہ خون کے ساتھ نہایت سرعت کے ساتھ جسم کے ہر حصہ میں اسکا اثر بخوبی پہنچ جاتا ہے بلکہ دوا بھی خراب ہونے سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ اصل دوا سے اس طرح دوا کی مزید بڑی طاقتیں بنتی ہیں۔

۱۔ ایک سے تیسرے ڈ سمل سیال، ادنیٰ درجہ کی ڈائلیوشن کہلاتے ہیں جو روز مرہ کے شدید امراض میں دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ تین سے ۱۲ طاقت تک میڈیم ڈائلیوشن کہلاتے ہیں جو اکثر مزمن امراض میں مستعمل ہیں۔

۳۔ ۱۲ سے ۳۰ تک اعلیٰ درجہ کے ڈائلیوشن کہلاتے ہیں جو اکثر و بیشتر تجربات میں بے حد کار آمد ہوتے ہیں۔

۴۔ تیس سے اوپر طاقتیں ہمیشہ بہت سمجھ بوجھ کر امراض کا یقین کر لینے کے بعد دی جاتی ہیں۔

جہاں تک ممکن ہو ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں ادویات کی نہایت قلیل اور ہلکی مقدار دے کر صحت حاصل کی جاتی ہے تاکہ طبیعت افیونیوں کی طرح اس کی عادی اور خوگر نہ ہو جائے۔ دوا کی مقدار کا پیمانہ عمر کے ساتھ مقرر کیا جاتا ہے۔

خارجی استعمال کے لئے مدر ٹنکچر یعنی Q طاقت کو پانی میں محلول کر کے لوشن یا سفید ویسلین میں ملا کر مرہم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ حسب ضرورت مدر ٹنکچر کو پانی میں ملا کر پلایا بھی جاتا ہے۔

دوا دینے سے پہلے اس کا انتخاب کرنے کے لئے دو چیزیں اہم ہیں۔ ایک ریپرٹری کا مفہوم، مقصد اور استعمال کا طریقہ سمجھنا، دوسرے میٹریا میڈیکا یعنی خواص الادویہ پر عبور حاصل کرنا۔ ریپرٹری کہتے ہیں علامات کے مجموعے کو اور میٹریا میڈیکا کا مطلب ہے ادویہ کے خواص اور انکے اثرات۔ امرض کے علامات اور ادویہ کے خواص میں یکسانیت سمجھنے کے بعد ایک ہومیوپیتھ علم العلاج Therapeutics کا ماہر کہلائے گا۔

ہومیوپیتھی مرض اور دوا کے حقائق مان لینے کے باوجود ستم ظریفی یہ ہے کہ بعض طریقہ علاج اپنی تمام ہلاکت آفرینیوں کے باوجود پروپیگنڈے کے سہارے ساری دنیا پر مسلط ہیں اور ہومیوپیتھی بے یارومددگار صرف اپنی صلاحیتوں کو جبینوں پر سجائے آگے بڑھ رہی ہے۔

ہومیوپیتھی۔ اینٹی بائیوٹک اور پروپیگنڈا

ہومیوپیتھک سائنس نے ابتداء ہی سے توجہ اس بات پر دی کہ انسانی تخلیق کی بنیاد صحت پر ہے اور مرض کا خالق خود انسان ہے۔ انسان کی کوتاہیوں پر نظر رکھ کر دوائیں ایجاد ہوئیں جن سے بجز مرض الموت انسان کے تمام امراض دور ہو سکتے ہیں۔ دواؤں کے اثرات دیکھ کر متعدد ایلو پیتھس ہومیوپیتھک علاج کی طرف مائل ہوئے۔ انہیں میں ڈاکٹر Skimmer بھی تھے جو ستائیس سال ایلوپیتھی طریقہ علاج کے ماہر فزیشن اور سرجن رہنے کے بعد ہومیوپیتھک علاج کی طرف رجوع ہوئے۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر کی حیثیت سے بھی ستائیس سال پریکٹس کے بعد انہوں نے ایک کتاب "ہومیوپیتھی اور امراض نسواں" شائع کی۔ ستائیس سال ایلوپیتھی اور ستائیس سال ہومیوپیتھی کا تجربہ کرنے والے ڈاکٹر کا بیان قابل توجہ ہے وہ لکھتے ہیں کہ "ایلوپیتھی سارے کا سارا تجرباتی طریقہ علاج ہے یہ طریقہ علاج زیادہ تر صرف عارضی تسکین پر مشتمل ہے شفا پر نہیں جبکہ ڈاکٹر ہنی مین کا طریقہ علاج (ہومیوپیتھی) شروع سے لے کر آخر تک طریقہ شفا ہے جو مسکن ادویات کو ٹھکرا دیتا ہے۔ صحیح بالمثل دوا ہمیشہ بہترین تسکین بخش بھی ہوتی ہے اور بہترین شفا بخش بھی۔"

ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے عروج کو تاریخ کے آئینہ میں دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ جرمنی سے نکل کر جب اس نے دوسرے ممالک کا رخ کیا تو ۱۸۴۴ء میں اسے امریکہ نے گلے لگایا جہاں صدی کے اختتام تک شہروں میں بیس (۲۰) سے پچیس (۲۵) فی صد .M.D ایلو پیتھس ہومیوپیتھک کی پریکٹس کرنے لگے۔ بائیس میڈیکل اسکول اور سو ہومیوپیتھک ہسپتال قائم ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد صحت سے غیر منسلک لوگوں کی ریشہ دوانیوں نے اپنی روزی کم ہوتے دیکھ کر مخالفت شروع کر دی یہاں تک کہ بعض حالات میں ایلوپیتھی سے صحت نہ پانے کے باوجود قوانین میں ترمیم کر کے ہومیوپیتھی کو زک پہنچایا گیا۔ حق بہرحال حق ہے اور بیسوین صدی میں ۱۹۷۰ء کا انحطاطی رجحان

ختم ہو گیا۔ ۱۹۸۴ء میں ایک ہزار سے زائد M.D. ڈاکٹرز نے ہومیوپیتھک ادویات سے علاج شروع کر دیا۔ انکے علاوہ بھی بے شمار لائسنس یافتہ معالج میدان میں آ گئے اس وقت ہومیوپیتھی انگلینڈ، فرانس، پاکستان، ہندوستان، روس، میکسیکو، برازیل، چین اور ارجنٹائن کے علاوہ ساؤتھ افریقہ میں بھی کامیابی سے رائج ہے۔ پاکستان اور ہندوستان میں چار سالہ کورس کے کالجز ہیں جبکہ ہزاروں رجسٹرڈ ہومیوپیتھس اپنا ہسپتال یا خود اپنے کلینک میں کام کر رہے ہیں۔ فرانس میں تقریبا سات ہزار M.D. ہومیوپیتھک ڈاکٹرز ہیں اور اٹھارہ ہزار سے زائد فار میسیز صرف ہومیوپیتھک ادویات فروخت کرتی ہیں۔ ۳۶ فی صد سے زیادہ آبادی صرف ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے فائدہ اٹھاتی ہے اور ریسرچ کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

روس میں تقریبا تین سو سے زائد فزیشین ہومیوپیتھک اسپتالوں میں صرف ہومیوپیتھک دواؤں سے علاج کرتے ہیں۔ ماسکو میں سینٹرل ہومیوپیتھک پالی کلینک میں تقریبا اڑسٹھ (۶۸) ہومیوفزیشینز ہیں اور مختلف امراض کے مختلف شعبہ ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مریض مشورہ کے لئے دو ماہ کی ویٹنگ لسٹ پر ہوتے ہیں۔

لاطینی امریکن ملکوں میں بھی ہومیوپیتھی نہایت کامیاب ہے۔ برازیل کی حکومت نے ہومیوپیتھک اسکولز قائم کئے ہیں۔ اسکے علاوہ میکسیکو میں بھی دو اسکول ایسے ہیں جو صرف ہومیوپیتھک کورس پڑھاتے ہیں۔(۱)

انگلینڈ میں ہومیوپیتھی سو سال سے زیادہ پرانی ہے اور شاہی خاندان میں یہ ۱۹۳۱ء سے رائج ہے۔ ملکہ وکٹوریہ ہومیوپیتھی میں دلچسپی رکھتی تھیں اور جارج ششم بہت بڑے ہومیوپیتھ مانے جاتے تھے۔ انہوں نے اپنا یہ فن موجودہ ملکہ کو دیا۔ جارج ششم عرصہ سے دوران خون کی بیماریوں میں مبتلا تھے اس لئے صحت ٹھیک نہ تھی۔ حکومت کی ذمہ داریوں نے مزید بوجھ ڈالا اور وہ ستاون سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ مرتے وقت انہوں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ یہ انکا ایمان ہے کہ ہومیوپیتھک دواؤں ہی نے انکی زندگی میں اتنا اضافہ کیا ورنہ وہ کب کے گزر جاتے۔ موجودہ ملکہ آج بھی کہیں باہر جاتی ہیں تو انکی ہومیوپیتھک معالج ساتھ ہوتی ہیں چونکہ وہ خود ماہر ہومیوپیتھ ہیں اس لئے پرس میں کچھ دوائیں ساتھ رکھتی ہیں جس میں فوڈ پوائزنگ سے بچنے کے لئے Arsenic Album اور سردرد و بخار سے محفوظ رہنے کے لئے Belladona نامی دوائیں ضرور رکھتی ہیں۔ ہومیوپیتھی پر اعتراض کرنے والے یہ ضرور سوچتے ہوں گے کہ زہر سے بنی ہوئی یہ دوائیں آب حیات کا کام کیسے کرتی

(1) "Homeopathic Medicines" Dana ullman Berkley C.A page-26-27

ہیں۔ وہ دیکھیں کہ شاہی خاندان زندہ ہے اور صحت مند بھی۔(۱)

برطانیہ میں اس وقت آٹھ بڑے ہومیوپیتھک ہسپتال ہیں لندن' برسٹل 'لیورپول' ٹن برج' ویلز اور گلاسگو کے ہسپتال تو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ترقی کی اس تیز رفتاری کے باوجود آج بھی اپنے مستقبل کے کچھ خطرات محسوس کرتے ہوئے ایک پروپیگنڈا شروع ہوا ہے کہ ہومیوپیتھک دواؤں میں کارٹی زون ہے جس سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ کارٹی زون دوا کا ہومیوپیتھی میں کوئی وجود نہیں۔ کسی نے استعمال کیا ہو تو وہ ہومیوپیتھ نہ ہوگا۔ ہومیو پیتھس کا یہ مطمع نظر ہو ہی نہیں سکتا کہ عارضی شفا دے کر منفی اثرات کے ذریعہ مجہول انسانوں کی پرورش کی جائے یہ زہرایلو پیتھس ہی کو مبارک ہو۔ اردو کالج کراچی کے ایک پروفیسر کے علاوہ مصنف نے بے شمار لوگوں کو کارٹی زون کے گرداب سے نکالا ہے جو انسان کو ناکارہ کردیتی ہے۔ یہ انتہائی تلخ دوا ہے جبکہ ہومیوپیتھک دواؤں میں کڑواہٹ کا نام ونشان نہیں۔ پھر بھی ہومیو پیتھس کو چاہئے کہ اس پروپیگنڈا مہم سے بچنے کے لئے دوا گولی یا قطروں میں دیں مریضوں کو بھی چاہئے کہ ہومیوپیتھک دوا کیپسول میں قبول ہی نہ کریں۔

ہومیو پیتھس کسی پروپیگنڈے کے قائل نہیں۔ وہ تو اینٹی بائیوٹک ادویات کے خلاف ہوتے ہوئے بھی یہ کہتے ہیں کہ اینٹی بائیوٹک دوا صرف انتہائی ضرورت پر دی جائے کیونکہ زیادہ اور بار بار دینے سے جسم کا مدافعتی نظام ختم ہو سکتا ہے۔ اسی سلسلے میں ایک خیال یہ بھی ہے کہ مریض اینٹی بائیوٹک دوا لے ہی رہا ہو تو اسے وقفہ کے ساتھ ہومیوپیتھک دوا بھی دینا چاہئے تاکہ قوت مدافعت کی قدرے محافظت کی جاسکے۔ انکے تجربات میں یہ بات آئی ہے کہ بعض اوقات تھوڑے وقفے سے دونوں دواؤں کے استعمال سے کوئی فرق نہ پڑے گا بلکہ جلد فائدہ ہوتے دیکھا گیا ہے۔(2)

اس کے باوجود اس حقیقت پر پردہ بھی نہیں ڈالا جا سکتا کہ اینٹی بائیوتک دوائیں ایجاد کرنے والے خود ان دواؤں کی مخالفت کرتے ہیں جس میں ہومیو پیتھس کا کوئی ہاتھ نہیں۔ جامعہ کراچی کے شعبہ مائکروبیالوجی کے

---

(1) The Star-Dated 19th January 1976

(2) "Evrybody's Guide to Homeapathic Medicines" by Stephen Cummings and Dana ullman' Los Angeles- Edition 1984

چیرمین پروفیسر ڈاکٹر شیخ اعجاز رسول کی ریسرچ ہے کہ "اینٹی بائیوٹک دواؤں کے استعمال سے الرجی اور رسولی ہو سکتی ہے۔ اب تک منفی اثرات سے پاک کوئی اینٹی بائیوٹک دوا تیار نہیں ہوئی۔

اینٹی بائیوٹک کے اثرات یا کارٹی زون کی ملاوٹ کے پروپیگنڈے سے ہومیو پیتھس پریشان نہ ہوں۔ یہ طریقہ واردات بہت قدیم ہے ڈاکٹر ہنی مین نے بھی اپنے زمانے میں لوگوں کے اعتراض پر کہا تھا کہ "ہومیوپیتھک دوائیں چکھیں، سمجھیں اور تجربہ کریں پھر اسکی حقیقت معلوم ہو گی۔" اعتراض برائے اعتراض کی کوئی حیثیت نہیں ثبوت تجربہ سے ملے گا اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج ہومیو پیتھی کہاں سے کہاں پہنچ گئی ۔ دیگر طریقہ علاج سے تھک کر لوگ ہومیو پیتھی ہی کی طرف آ رہے ہیں۔

اکیسویں صدی اور ہومیوپیتھی

بعض امراض زندگی کے چہرے پر ابھرے ہوئے بد نما نقوش ہیں جو ہمیشہ سے طبی ادب کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں ان داغوں سے وابستہ کچھ انکی اپنی روایات ہوتی ہیں جنہیں کرید کر تجزیہ کئے بغیر حقیقت پوشیدہ رہتی ہے اور یوں صحت کے متلاشی ہمیشہ بھٹکتے رہتے ہیں۔ ماضی کی نشانیوں اور حال کی بے چینیوں کو سامنے رکھ کر ہی مستقبل کے سہانے خوابوں کی تعبیر ملا کرتی ہے۔ تاریخ امراض و علاج کے آئینے میں تصویروں کے تمام رخ واضح ہوتے ہیں صرف شعوری توانائیوں اور ہمہ گیر سچائیوں کے ساتھ ذہنی زاویوں کی سمت درست رکھنا پڑتی ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں واضح نظر آتا ہے کہ عالمگیر انسانی معاشرے جس برق رفتاری سے ترقی کر رہے ہیں اسی تیزی سے امراض نے بھی اپنی رفتار بڑھا دی ہے۔

اس صورت حال کے پیش نظر کوئی باشعور انسان یہ نہ چاہے گا کہ زندگی ہمیشہ بحران میں مبتلا رہے اگر روح مضمحل 'اعصاب تھکے تھکے اور ذہن پراگندہ ہو تو معاشرے کے ہر فرد کا دامن خون ناحق سے آلودہ ہو گا جس کے ذمہ دار دیگر افراد کے علاوہ طبی ماہرین بھی ہوں گے کہ انہوں نے اپنا حق بطریق احسن ادا نہیں کیا۔ ایک اچھے اور صحت مند معاشرے میں ہر ایک کا فرض ہے کہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں ماضی سے سبق حاصل کرے اور حال کے پر آشوب تجربات کی روشنی میں مستقبل سنوارنے کی کوشش کرے۔

آج ہر طرف شور بلند ہے کہ اکیسویں صدی آگئی ہے اور ہمیں اس کے استقبال میں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ دنیائے طب کے رہنما بھی اس کشمکش میں مبتلا ہیں اسلئے آیئے ہم اکیسویں صدی میں قدم رکھتے ہوئے یہ دیکھیں کہ اس کے ممکنہ طبی مسائل کیا ہوں گے تاکہ اسی لحاظ سے آلات طب کو بھی موثر بنایا جا سکے۔

انیسویں اور بیسویں صدی کے امراض پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہو گا کہ بیسویں صدی کے اختتام تک امراض نے کیا نت نئے روپ دکھلائے۔ ایک مرض پر قابو پایا تو دوسرا آکھڑا ہوا۔ ابھی زیادہ عرصہ کی بات نہیں

جب دق نے تہلکہ مچا رکھا تھا۔ طاعون اور ہیضہ کا نام سن کر لوگ کانپ اٹھتے تھے۔ ان امراض کا منہ بند کرنے میں ابھی زیادہ سکون سے نہ بیٹھے تھے کہ کینسر نے انقلاب برپا کر دیا۔ کینسر پر توجہ مبذول ہی تھی کہ ایڈز نے تہلکہ مچا دیا اور ہر طرف موت کے سائے منڈلا رہے ہیں۔ اب ہم اکیسویں صدی میں داخل ہوئے ہیں تو سوچنے کی بات ہے کہ اب تک کے امراض پر ہم نے کہاں تک قابو پایا ہے اور اکیسویں صدی کی بیماریاں کیا رخ اختیار کر سکتی ہیں اس کے بعد ہم ان سے نپٹنے کی ترجیحات کا تعین کر سکتے ہیں۔ اب تک کی حقیقت یہ ہے کہ:

۱ - نت نئی دواؤں کی ایجاد کے باوجود امراض میں اضافے ہوئے۔ جدید ترین حملہ ایڈز کا ہے۔ جس کے لئے بعض ماہرین نے کہا ہے کہ وہ اکیسویں صدی میں بھی رہے گا۔ یہ یقین نہیں کہ اس سے زائد خطرناک وائرس مقابلہ پر نہ آجائیں۔ اب تک جو وائرس بڑھ رہے ہیں ان میں وبائی شکل اختیار کرنے کا رجحان موجود ہے۔

۲ - وائرس جو اپنی گرفت تیز کر رہے ہیں موجودہ طریقہ علاج کے قابو میں نہیں اور نئے وائرس "Epstein–Barr" اور "Cylanega Lauruses" خطرناک حد تک بڑھ رہے ہیں۔(۱)

۳ - اینٹی بائیوٹک ادویات کی افادیت تسلیم، لیکن انکا غلط اور اندھا دھند استعمال جس شدت سے بڑھ رہا ہے اتنی ہی تیزی کے ساتھ بیکٹریا زاسکے عادی ہوتے جا رہے ہیں اور موقع پا کر پھر واپس آجاتے ہیں جن کو ختم کرنے کے لئے مزید طاقتور اینٹی بائیوٹک ادویات ایجاد ہوتی ہیں جو دوبارہ ناکام ہوتی ہیں۔ یہ یقین ہی نہیں ہوتا کہ اب بیکٹریاز کا قصہ تمام ہو گیا۔ یہ بات بالکل اس طرح ہے کہ آپ کے گھر کے سامنے گندا پانی جمع ہوا مچھر پیدا ہوئے، آپ نے اسپرے کر دیا۔ مچھر مرے اور پھر جمع ہو گئے۔ آپ نے اس سے زیادہ تیز دوا اسپرے کیا۔ وہ پھر مرے لیکن دوبارہ جمع ہوئے۔ اب آپ اسپرے پر اسپرے کر رہے ہیں لیکن مچھر دوا کا اثر قبول نہ کرتے ہوئے زیادہ خطرناک بن گئے۔ آخر اس گڑھے کے گندے پانی ہی کو کیوں نہ صاف کیا جائے کہ مچھروں کے پیدا ہونے اور سر چھپانے کا ٹھکانہ ہی نہ رہے۔ جسم انسانی کا بھی بالکل یہی حال ہے۔ اینٹی بائیوٹک دواؤں کے مقابلے کے لئے بیکٹریاز اپنی دفاعی قوت بڑھا رہے ہیں اور ہم اندرونی قوت مقابلہ (Vital Force) کو کمک پہنچانے کے بجائے اس کا نظام ہی درہم برہم کئے دے رہے ہیں۔

۴ - ترقی کی نت نئی راہ تلاش کرنے میں کیمیکل زدہ اناج، پھل، اور ترکاریاں وغیرہ کھانے، فیکٹریوں سے نکلی

---

(1) Homeopathy Medicine for twenty first Century" Introductory Page XV by Danaullman–U.S.A.

ہوئی کثافتوں، گندگی کے ڈھیر سے اڑتے ہوئے ذرات اور گاڑیوں کے دھوئیں سے ماحولیاتی آلودگی کو ہم بذریعہ سانس جسم میں پہنچانے پر مجبور ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں۔

۵ ۔ ہمارے بڑھتے ہوئے سماجی مسائل، داخلی ٹوٹ پھوٹ اور معاشی مشکلات میں چرس، ہیروئن و دیگر نشہ آور ادویات کی طرف رغبت بڑھ رہی ہے جس سے نفسیاتی اور دماغی امراض میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ہم سب ان تمام مسائل کو گلے لگائے اکیسویں صدی میں داخل تو ہوئے ہیں لیکن یہ صدی بھی ہمارے لئے کوئی نئی نہ ہو گی بلکہ خطرات کے بڑھتے ہوئے رجحان میں یہ اور زیادہ مہلک ثابت ہو گی۔ اکیسویں صدی کے لئے بعض پیشین گوئی کرنے والوں میں Jonathan Lack اور Rick Carlson، Clement Bezopd نے اپنی کتاب "The future of work and Health" میں پیشین گوئی کی ہے کہ آئندہ جتنی ٹیکنیکل مزید طاقتور دوائیں ایجاد ہوں گی اتنے ہی طاقتور عوامل مقابلے کے لئے سامنے آئیں گے۔ جیسے جیسے نئی تشخیص اور علاج کے پیمانے بڑھیں گے اتنا ہی دوا پر سے لوگوں کا اعتبار اٹھتا جائے گا۔ لوگوں میں بجائے ڈاکٹروں کے خود اپنا علاج کرنے کا رجحان تیز ہو گا۔ انہی لوگوں نے مزید پیشین گوئی کی ہے کہ صحت مندی کے وسیع رجحانات میں سائنس اور دوائیں روحانی علاج کی راہ روشن کریں گی۔ دواؤں کی افادیت صرف اس حد تک رہ جائے گی کہ سکون حاصل کرنے میں مددگار ہوں۔ دواؤں کے مقابلے میں مذہبی ٹھیکیداروں کا صرف سروں پر ہاتھ پھیرنا ہی کافی ہو گا۔

ایک انعام یافتہ مائکروبیالوجسٹ Raini Dobas نے اینٹی بائیوٹک ادویات کے اندھا دھند استعمال کے بارے میں ۱۹۵۹ء میں اپنی کتاب بنام "The Mirage of Health" میں لکھا ہے کہ بیکٹریا زاور وائرس بیماری کے ذمہ دار نہیں بلکہ وہ خود بیماری ہی کا نتیجہ ہیں۔ اسکے خیال میں فرض کریں کہ کوئی ڈاکٹر بیمار انسان کو اس طرح صحت مند بناتا ہے کہ عارضی طور پر بڑھے ہوئے بیکٹریا اور وئرس کو مار دے لیکن یہ طریقہ ایسا ہی ہے جیسے کہ جرائم کے خاتمہ کے لئے دو ایک مجرم مار دیئے جائیں۔ مکمل جرائم پر کس طرح قابو پایا جائے گا۔ ماحول کو خراب کرنے اور فساد پیدا کرنے والے عناصر تو پھر بھی موجود رہیں گے جو وقت کے منتظر آئندہ حملہ کی تیاری میں بیٹھے رہیں گے۔ آگے چل کر وہی جرائم پیشہ بالفاظ دیگر وہی مجرم بیکٹریا اور وائرس بڑھتے جائیں گے اور صحت کو برباد کرتے رہیں گے۔

لوئس پاسچر سے کون واقف نہیں۔ اس نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس بات کا اقرار کیا تھا کہ Germs

بیماری کی اصل وجہ نہیں ہو سکتے بلکہ بیماری کی علامات' بیرونی عوامل ہیں۔ اسکو یقین تھا کہ Germs بیماری کے اظہار کا ذریعہ ہیں جبکہ انسان کے اندر کی قوت مدافعت انکا مقابلہ کرنے میں کمزر پڑ جائے۔ اس لئے بیماری کی وجہ صرف بیکٹریا ز نہیں بلکہ نفسانی خواہشات و جذبات' کھانے پینے میں آلودگی و بد احتیاطی اور وراثت میں چلنے والے جراثیم ہیں جنہیں Miasm کہا گیا ہے۔

بابائے "تجرباتی سائیکالوجی" Clad Bernard نے بھی Pasture کے خیالات کو اپنی مشہور کتاب "An Introduction to the study of experimental Medicine" میں سراہا ہے کہ صرف بیکٹریا ز اور وائرس ہی بیماری کی واحد وجہ نہیں ۔اس سلسلے میں نمونیہ کی مثال دی کہ ہر شخص جو اپنا جسم سخت سردی کے حوالے کر دے گا وہ نمونیہ کا مریض بن سکتا ہے جبکہ کم ایسے کیس ہوں گے جو بغیر ٹھنڈ کے اثرات کے نمونیہ کی زد میں آئیں۔ یعنی غلطی اس انسان کی ہے کہ اس نے اپنے کو اس بیماری کے حملے کا موقع فراہم کیا۔ اس لئے وائرس کا قصور نہیں بلکہ اس ٹھنڈ کے اثر سے خود کو محفوظ نہ رکھنے کا ہے اسلئے پہلے عوامل' اسکے بعد وائرس کا خیال ہونا چاہئے۔ یہ ہیں وہ مسائل جن کا مقابلہ ہم اکیسویں صدی میں بھی کریں گے۔

آیئے ہم دیکھیں کہ ہومیوپیتھی نے اب تک کے مسائل سے کس طرح مقابلہ کیا اور اکیسویں صدی میں کیا کرے گی۔ اگر اب تک کے تجربات میں اسے کامیابی حاصل ہوئی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ آئندہ وہ زیادہ سرخرو نہ ہو۔

ساری دنیا میں وائرس کے زیر اثر پھیلنے والی بیماریوں کو دور کرنے میں ہومیوپیتھی نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ۔۱۸۰۰ء میں جب کالرا' ٹائفائیڈ' اسکارلٹ فیور' یلو فیور اور دوسرے امراض پھیلے تو ان کے زیر اثر اموات کے اعداد و شمار ہومیوپیتھک اسپتال میں' دیگر طریقہ علاج کے مقابلہ کی فہرست میں صرف آٹھواں حصہ رہے۔ ۱۸۵۵ء میں انگلینڈ کالرے کی زد میں آیا تو ۵۱.۹ فی صد اموات ہوئیں جبکہ ہومیوپیتھک اسپتال میں صرف ۱۶.۴ فی صد مریض جاں بحق ہوئے۔ اس سے قبل ۱۸۴۹ء میں بھی ہومیوپیتھک ڈاکٹر Cincimai نے دعویٰ کیا تھا کہ کالرا کے مریضوں میں صرف تین فی صد اموات ہوئیں جبکہ دوسرے طریقہ علاج میں چالیس سے ستر فی صد لوگ موت کے گھاٹ اتر گئے۔

آج کے ایڈز زدہ بھیانک دور میں ایک بار پھر تمام طریقہ علاج ناکام ہو رہے ہیں۔ اس حقیقت کے اعتراف

میں اٹلانٹا میں دس ہزار سائنسدانوں کی کانفرنس کے چیرمین ڈاکٹر Mann نے اپنی اختتامی تقریر میں اعلان کیا تھا کہ اکیسویں صدی بھی ایڈز کے مرض میں گرفتار رہے گی(۱)۔ ایسی صورت میں صرف ہومیوپیتھک علاج کے نتائج ہی حوصلہ افزا رہے ہیں۔ لندن اسپتال میں ڈاکٹر "مائیکل اسٹرینج" نے ستر + HIV مریضوں کا علاج کیا۔ ساٹھ مریض دو سال سے زائد اور کچھ چار سال تک زیر علاج رہے لیکن کوئی ایڈز کا شکار نہ ہوا۔

سین فرانسسکو کے ہومیوپیتھک ڈاکٹر "لارنس بیڈ گلے" نے اپنی چھ ماہ کی تجرباتی رپورٹ میں جن ایڈز کے مریضوں کا ذکر کیا ان میں تیرہ فی صد مریض بہتر ہوئے اور وزن میں کمی ہونے کے بجائے دو پاؤنڈ کا اضافہ ہوا۔

"یورپین جنرل آف فارمیکالوجی" ۱۹۸۷ء میں صفحہ ۳۱۳ تا ۳۱۹ پر ایک ریسرچ شائع ہوئی تھی کہ ہومیوپیتھک دوا Silica نے کس طرح Macrophagus کو (ایک طرح کے سفید سیلز جو مردہ سیلز کھا جاتے ہیں اور جو انسانی جسم کی قوت مدافعت کا اہم حصہ ہیں) ڈرامائی انداز میں بیدار کیا اور ان کے عمل کو ۵۵.۵ سے ۶۷.۵ فی صد تیز کر دیا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ہومیوپیتھک ادویات جسم کی اندرونی قوت مدافعت کو تقویت پہنچا کر صحت عطا کرنے میں معاونت کرتی ہیں۔

لندن کے ہومیوپیتھ مائیکل اسٹرینج کی رپورٹ میں پچاس ایڈز کے مریضوں کا ذکر ہے جن میں سے ۱۹۹۰ء میں صرف پانچ کا انتقال ہوا باقی سب ٹھیک ہو گئے(۱)۔ (ایڈز پر تفصیلات کے لئے دیکھیں مضمون "ایڈز اور ہومیوپیتھی")

اب تک کے تمام حقائق کا جائزہ لے کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہومیوپیتھی نے خراب سے خراب تر حالات میں بھی تمام امراض کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اکیسویں صدی میں بھی یقین ہے کہ وہ اپنا کردار اس طرح ادا کرے گی کہ وہ صدی ہومیوپیتھی کی صدی کہلائے گی۔

---

(۱) "Houston Chronicle" U.S.A. Dated 14 aug. 1994 Pagr 25A

(۱) "The Homeopathic and Ecological Approaches to Infection Diseas" By DanaullmanUSA

علاج کیسے کریں

ہومیوپیتھک طریقہ علاج اور اسکے رہنما قوانین کا ذکر کرنے کے بعد یہ بھی تحریر کر چکا ہوں کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج کرنا ایک معمہ حل کرنا ہے۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ مشکل طریقہ علاج کوئی نہیں۔ بیماری کا نام سنتے ہی دوا تجویز کر دینا ہومیوپیتھک طریقہ علاج کی بے ادبی اور لاعلمی ہے اس لئے ضروری ہے کہ علاج شروع کرنے سے پہلے کچھ اصول مرتب کر لئے جائیں۔

۱ - اپنی میز اس زاوئے سے اور اتنی دور رکھیں کہ مریض جب داخل ہو تو آپ اسکے چہرے اور اسکی چال کو بغور دیکھ سکیں۔ کافی حد تک آپ کے ذہن میں اسکی تکلیف کا نقشہ مرتب ہو جائے گا۔

۲ - آپ کی میز پر میٹریا میڈیکا اور ریپرٹری موجود ہو تاکہ وقت ضرورت ان سے اوزار کا کام لے سکیں۔ آپ یقین جانیں کہ دو کیس کبھی یکساں نہیں ہو سکتے لیکن علامات میں یکسانیت محسوس ہو تو ریپرٹری آپ کی مددگار ہو گی۔

۳ - ڈاکٹر ہنی مین نے ایکوٹ اور کرانک بیماریوں کی تفریق ضرور کر دی ہے لیکن آج مختلف دواؤں اور اینٹی بائیوٹک کے زخم خوردہ مریض یہ کہتے ہوئے آتے ہیں کہ چلو ہومیوپیتھک طریقہ علاج کو بھی آزما لیا جائے۔ اس لئے ضروری نہیں کہ لکیر کے فقیر بنیں۔ ہنی مین کے اصولوں کے ساتھ اپنا دماغ بھی استعمال کریں۔ علامات کو سمجھیں اسکے ساتھ جسمانی اعضاء پر بھی ضرور توجہ دیں مثلاً دمہ کے سلسلے میں آپ کے سامنے بہت سے علامات ہوں گے ان پر بے شمار ادویات بھی یکساں علامات کے ساتھ ملیں گی لیکن اگر مریض کو جلدی بیماری ہے اور آپ نے اسکی جلد کا معائنہ نہ کیا تو آپ کی دوا کا انتخاب صرف علامت پر کارگر نہ ہوگا اور پھر آپ کو اسکی جلدی بیماری بھی دور کرنا ہوگی۔ ضرورت محسوس کریں تو معاون دواؤں کا مکسچر دینا بھی گناہ نہیں۔

۴ - تمام حالات کے پیش نظر آپ کو بیماری کا مکمل چارٹ مرتب کرنا ہو گا۔ اگر مریض اپنے جسم کی پوری

علامات و کیفیات کی ترجمانی نہ کر سکے تو آپ کو کرید کر علامات کو یکجا کرنا پڑے گا۔ ایسا نہ کرنے ہی میں ہنی مین کے اصولوں سے انحراف ہے۔

ہو سکتا ہے کہ آپ اتنے ذہین ہیں کہ ساری علامات آپ کے دماغ میں محفوظ ہو جائیں لیکن ہر ایک کا دماغ ایسا نہیں ہو سکتا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ تمام علامات کا چارٹ سر تا پیر جان لینے ہی میں (جو آئندہ بھی کام آ سکے) اچھے ڈاکٹر بننے کی خصوصیات مل سکتی ہیں۔ اسی چارٹ یا رجسٹر میں علامات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ صحت نہ ملنے یا ملنے کا حال بھی درج ہو سکتا ہے۔

۵ - مریض سے پہلے صرف اتنا پوچھیں کہ کہئے جناب کیسے تکلیف کی اور پھر اسے خود اپنی کہانی کہنے دیں اور نوٹ کرتے جائیں۔ سب سے پہلی تکلیف جو بتلائے اسے خصوصیت سے درج کریں۔ جب وہ پوری بات کہہ چکے تو آپ وہ بات دریافت کریں جو مریض کے بتلانے سے رہ جائے۔ تکلیف کا وقت' شدت اور اثرات معلوم کرنے کے ساتھ دیکھا گیا ہے کہ مریض شرم کی وجہ سے اپنے اعضاء پوشیدہ سے متعلق امراض نہیں بتلاتے۔ آپ اسے بھی معلوم کر کے ریکارڈ کر لیں۔ یہ بھی معلوم کریں کہ پہلے اور کیا بیماریاں ہو چکیں۔ آخر میں دریافت کریں کہ ویکسین کتنی بار لگی اور اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ابھار ہوا یا نہیں؟ اس طرح آپ کے پاس ہسٹری مکمل ہو جائے گی تو دوا کے انتخاب میں آسانی ہو گی اور آپ مکمل انسان کا علاج کر سکیں گے۔

۶ - ہنی مین کے بتلائے ہوئے اصولوں میں Chronic Miasms یعنی خاندان در خاندان منتقل ہونے والی بنیادی عفونتوں' سورا (Psoriasis)' سفلس (آتشک) اور سائیکوسس (سوزاک) کے علاوہ دق و کینسر سے متعلق معلومات حاصل کرنا ہرگز نہ بھولیں۔ میرے تجربہ میں فی زمانہ یہ اثرات اکثر ملتے ہیں۔ جب تک اس زہر کو دور نہ کیا جائے مکمل صحت ممکن نہیں۔ اگر انفلوئنزہ کے حملے کے بعد ٹھیک ہونے پر بھی بیماریاں گھیرے رہیں تو بڑی طاقت میں ایک خوراک Tuberculinum' خاندان میں دق کا مرض رہا ہو تو Bacillinum' کینسر کا مرض رہا ہو تو Carcinosin جیسی دواؤں کو بڑی طاقت میں سوچنا چاہئے۔ عام طور پر رائج ہے کہ کوئی وجہ سمجھ نہ آئے تو Sulphur دیں۔ مصنف کے تجربہ میں Thuja 200 بہتر ہے لیکن اس دوا کو بار بار نہ دہرانا چاہئے۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ کافی ہے۔

۷ - عام تکالیف کم توجہ طلب ہیں جبکہ مرکزی تکالیف کی اہمت زیادہ ہے۔ کہاں کب اور کیسے کے جوابات ضروری ہیں۔ ساتھ میں احساسات پر بھی توجہ دینا ضروری ہے۔

۸ ۔ جب تمام علامات جمع کرلیں تو دوا تجویز کرنے پر یہ ضرور نوٹ کرلیں کہ یہ دوا کیوں دی۔ آگے چل کر اس نوٹ سے اپ کو بڑی مدد ملے گی اور پھر میٹریا میڈیکا کی اہمیت معلوم ہوگی۔

۹ ۔ دوا کے انتخاب کے بعد مسئلہ دوا کی طاقت کا رہتا ہے جسکا ذکر پہلے آ چکا ہے کہ مدر ٹنکچر سے لے کر چھوٹی طاقتیں اچھا کام کرتی ہیں۔ بیماری کی علامات اور دواؤں کی خصوصیات میں یکسانیت جلد تلاش نہ کرسکیں تو مریض کو دوسرے دن بلائیں لیکن یکسانیت پر توجہ دینا ضروری ہے۔ جب صحت واپس مل جائے تو علاج بڑی طاقت کی دوا دے کر بند کریں ۔ کرانک کیس میں بڑی طاقتیں ہی اچھا کام کرتی ہیں لیکن یہ خیال رہے کہ بڑی طاقتیں بہرحال بڑی ہیں اور انکے استعمال میں احتیاط ضروری ہے۔ ایکوٹ کیسیز میں ڈاکٹر ہنی مین کا کہنا ہے کہ دوا چھوٹی طاقت میں جلد جلد دہرائیں اور سکون ملنے پر وقفہ بڑھاتے جائیں ۔ علامات واپس ہوں تو پھر وہی دوا دیں لیکن تبدیلی نظر آئے تو دوا کا اثر ختم کر کے دوسری دوا تجویز کریں۔ ہنی مین کے آرگین چھٹے ایڈیشن میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کرانک حالات میں دوا ضرور دہرائی جائے لیکن شیشی جس میں مکسچر ہے اسے دس بارہ جھٹکے دے کر خوراک دی جائے تو ہر خوراک کی طاقت میں اضافہ ہوگا اور مرض میں بغیر کسی اضافہ کے فائدہ ہوگا۔ مصنف کا تجربہ ہے کہ کرانک کیس میں عام طور پر مدر ٹنکچر پانی میں ملا کر صبح و شام ایک ہفتہ دے کر چھوڑ دینا چاہئے۔ پھر ایک ہفتہ Placebo پر رکھ کر دوا کا جائزہ لینا چاہئے چھوٹی طاقت میں دینا ہو تو خالی پیٹ دوا دینا بہتر ہے اور کھانے میں کم از کم ایک گھنٹہ کا وقفہ ہو۔ صرف یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ Arsenic Iodatum کبھی خالی پیٹ نہ دیں ہمیشہ ناشتہ و کھانے کے بعد دینا چاہئے۔ جب تک آرام نہ آجائے دوا جلد جلد دہرائیں۔ اگر جلد دہرانے کی ضرورت نہ ہو تو کھانے و ناشتہ سے ایک گھنٹہ قبل دوا دینا کافی ہے۔ پرانے کیس میں دوا آٹھ گھنٹہ پر بھی دے سکتے ہیں بہرحال دوا کے استعمال میں جیسے جیسے تجربہ بڑھے گا دوا کی طاقت کا انتخاب سمجھ میں آجائے گا۔

۱۰ ۔ جیسا پہلے ذکر آ چکا ہے کہ علاج شروع کرنے سے قبل Miasms یعنی بنیادی عفونتوں پر خصوصی توجہ دیں ۔ ہنی مین نے اسی بات کو اہم قرار دیا ہے کہ مریض کسی میازم کا شکار ہے تو جب تک میازم پر قابو نہ پایا جائے مرض دور ہی نہ ہوگا۔ اپنی ریسرچ میں اس نے تین بنیادی عفونتوں کا ذکر کیا ہے سورا، سفلس، اور سائکوسس۔ یہ کرانک ہوں تو پہلے صرف ان کا علاج کرنا ضروری ہے۔ دور جدید میں کینسر، ٹیوبرکلوسس اور ایڈز (Aids) کو بھی میازمز میں شامل کیا گیا ہے ۔ کتابوں میں Pseudo Psora کا ذکر بھی ملتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ کئی میازمز کا ملا

جلا بچہ ہے لیکن پوری تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۸۲ء میں Robert Koch نے جب ٹیوبر کلوسس بیماری دریافت کی تو اس میں سورا کا کوئی ذکر نہیں۔ ویسے بھی سورا بغیر سوزک زہر Pathogene (جرثومہ) کے نہیں ہوتا۔ اسی لئے میں نے ٹیوبر کلوسس' سرطان اور ایڈز کو میازمز کی صف سے جدا رکھا ہے اور ہنی مین ہی کی ریسرچ کا حوالہ دیا ہے۔

مندرجہ بالا تمام ضروریات کو مد نظر رکھ کر جب علاج شروع کیا جائے گا تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی نہ ہو۔

اکیوٹ اور کرانک بیماریوں میں فرق

علاج شروع کرنے سے قبل اکیوٹ اور کرانک بیماری کا فرق سمجھنا بھی ضروری ہے۔

۱ - اکیوٹ (Acute) بیماری کا دائرہ محدود ہے اور شاذ و نادر ہی جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔ اسکے تین حصے ہیں۔ اول وہ عرصہ جس میں بیماری اپنے ظاہر ہونے کی تیاری میں ہوتی ہے اور کوئی علامات نہیں ہوتے۔ دوم وہ حصہ یا عرصہ جس میں بیماری کی علامات سامنے آجاتی ہیں اور تیز رفتاری سے تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے تیسرا وہ عرصہ جس میں بیماری دم توڑتی ہے اور مریض صحت مند ہونے لگتا ہے۔ جب تکالیف بہت بڑھ جاتی ہیں تو دوا پندرہ منٹ سے نصف 'ایک اور دو گھنٹوں پر جلد جلد دینا چاہئے۔ اس میں کھانسی 'نزلہ ' بخار اور درد کے علاوہ خون کا سیلان وغیرہ شامل ہیں۔

۲ - کرانک (Chronic) بیماری کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور زیادہ تر خود ٹھیک نہیں ہوتی۔ اس کو دواؤں کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسم کے اندرونی حصوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ یہ کبھی بھی سر اٹھا سکتی ہے اور کوئی بھی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ علاج کا عرصہ مقرر کرنا بھی مشکل ہے۔ ویسے اکیوٹ بیماری بھی کبھی توجہ نہ ملنے پر بڑھ کر کرانک شکل اختیار کر لیتی ہے مثلاً ارتھرائٹس' دل کے امراض 'کینسر 'ایڈز ' دماغی امراض وغیرہ سب اس دائرے میں آتے ہیں۔

ہومیوپیتھی ان امراض کے بڑھنے میں آبائی عنصر کے علاوہ کیمیکلز کے اثرات کو بھی مورد الزام ٹھہراتی ہے۔ بہر حال ان سب کا علاج ہومیوپیتھک ادویہ میں موجود ہے صرف ماہر ڈاکٹر کا تجربہ اور دوا کا انتخاب اہمیت رکھتا ہے۔ دوا کا وقفہ چھ سے آٹھ گھنٹہ ہونا چاہئے اور بڑی طاقت بھی ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ ڈاکٹر ہنی مین نے کرانک بیماریوں کے لئے کم از کم دو سال کا وقفہ رکھا ہے اس لئے ضروری ہے کہ علاج شروع کرنے سے قبل مریض کو بتلا دیا جائے کہ وہ اس عرصہ میں بہتری محسوس کرنے پر بھی علاج منقطع نہ کرے۔ مریض اس پر تیار نہ ہو تو بدنامی لینے سے بہتر ہے کہ علاج سے معذرت کر لی جائے۔

حصہ دوم

جسم کے مرکزی اعضاء

The Major Organs of the Body

The internal organs are layered in the body. This frontal illustration simplifies the overall anatomy by showing one kidney and the gall bladder, normally behind the liver, and the pancreas, normally behind the stomach.
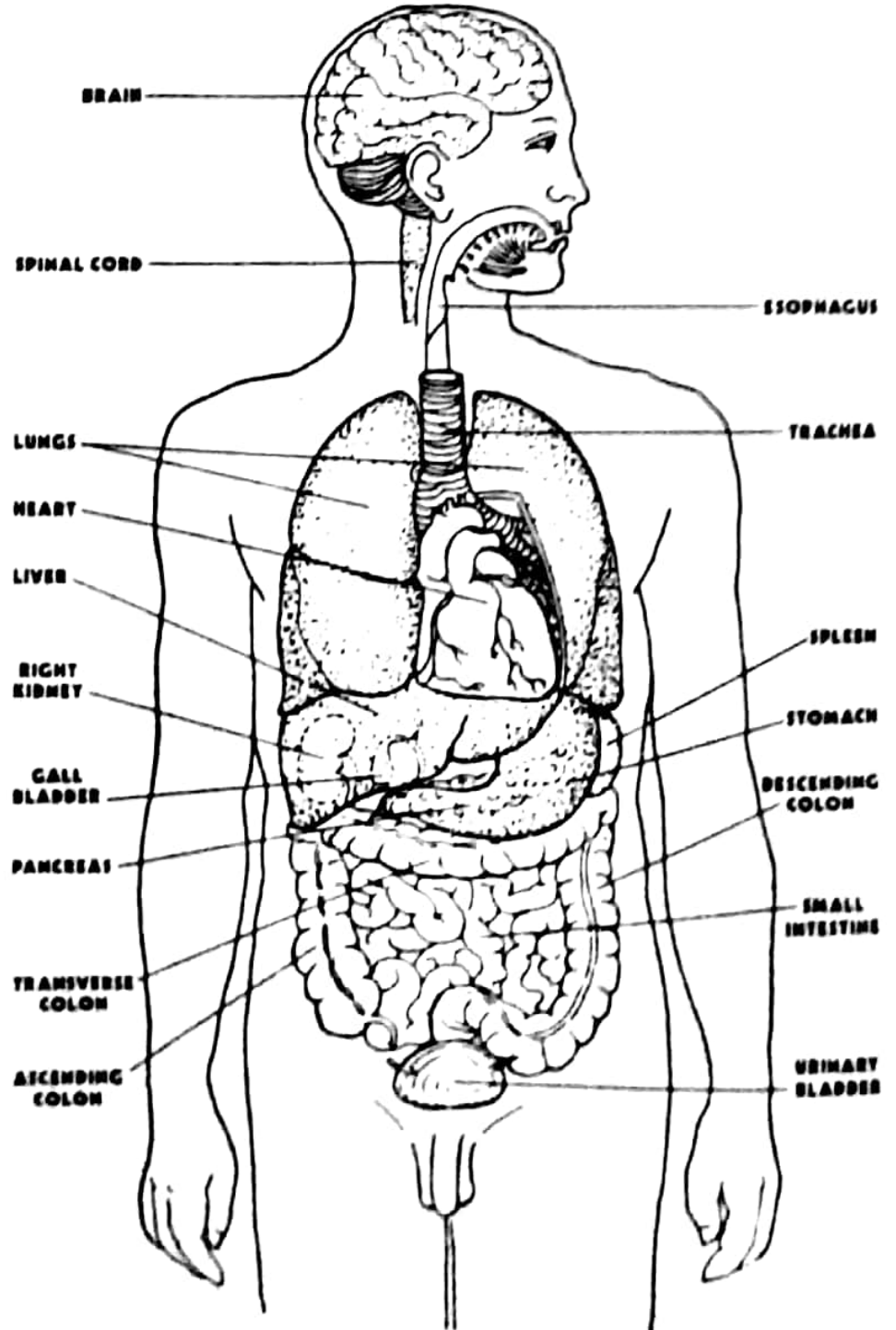
جسم و جاں

زندگی کیا ہے عناصر کا ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہیں اجزا کا پریشاں ہونا

اس شعر کا خالق ڈاکٹر معلوم ہوتا ہے اور ڈاکٹر نہیں تو علم الابدان سے دلچسپی ضرور رہی ہو گی۔ دنیا میں انسان کے صرف دو رخ ہیں زندگی اور موت۔ حقیقت پر غور کریں تو زندگی نام ہے صحت کا اور موت نام ہے بیماریوں کے انجام کا۔ قدرت نے جن عناصر کو زندہ رکھنے کے لئے ترتیب دیا ہے ان کو غلط انداز میں بکھیر دیا جائے تو موت واقع ہو گی۔ آپ کار چلاتے ہیں کسی پرزے کو اپنے مقررہ مقام سے ہٹا کر دیکھیں گاڑی رک جائے گی اور اس وقت تک نہ چلے گی جب تک کہ آپ کو واقفیت نہ ہو اور پرزوں کو انکے جائز مقام پر' وہ بھی درست حالت میں نہ پہنچا دیں۔ انسان کو اسی طرح اپنے جسم کی گاڑی کے اندرونی حالات کا علم ہونا ضروری ہے۔

انسانی جسم اللہ کے عظیم معجزوں کے نمونوں میں اعلیٰ ترین شاہکار ہے اور ایک طلسم سربستہ ہے جس کی عقدہ کشائی کے لئے قدرت نے عقل و شعور کا تحفہ دیا ہے۔ اس کے ذریعہ انسان اپنی ذات کے اندر تلاش کرے تو اسے دنیا کے تمام امراض کا علم ہو جائے گا۔ کیمیاوی تجزیہ کرنے پر انسانی ساخت میں تقریباً اسی (۸۰) عناصر ملتے ہیں۔ اہم اور مخصوص ساخت میں کاربن ' نائٹروجن ' آکسیجن' ہائیڈروجن 'فاسفورس ' سوڈیم' سلفر' کیلشیم' میگنیشیم' پوٹاشیم' فولاد' آیوڈین' کلورین' لیگنیز' چاندی' سیسہ اور تانبا وغیرہ ہیں۔ انسانی جسم کی بناوٹ کو دیکھا جائے تو اس میں تین مخصوص حصے ہیں۔ اول Skeleton یعنی ہڈیوں کا ڈھانچہ' دوسرے Appendages یعنی شئے منسلکہ یا شاملات اور تیسرے اندرونی مختلف اعضاء جنہیں Viscera کہتے ہیں۔ پھر اس جسم کے اندر روح ہے جو موجود رہے تو انسان زندہ اور پرواز کر جائے تو جسم مردہ۔

یہ مانا کہ "موت کا ایک دن معین ہے۔" لیکن سسک سسک کر مرنے میں کیا عقلمندی ہے۔ اس سسکنے سے بچانے ہی کا نام علاج ہے جس کے لئے جسم کے مختلف اعضاء کو سمجھ کر انکی ضروریات کے مطابق دوا دی جائے تو روح حیات انسانی جسم کو تندرست رکھے گی۔ علاج سے ہٹ کر زندگی کی بقاء کے لئے آب و ہوا کی بھی اشد ضرورت ہے جس میں اعتدال کا ہونا ضروری ہے۔ ویسے آج کے ترقی یافتہ دور میں اس نظریہ میں قطعی صداقت نہیں کہ گرمی یا سردی کی شدت انسانی صحت کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ عقل استعمال کرتے ہوئے حد سے تجاوز نہ ہو تو قدرتی طور پر انسان اسے برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے بلکہ آب و ہوا کی شدت اکثر امراض کے جراثیم ہلاک کرنے میں معاونت کرتی ہے۔ ہاں اعتدال سے ہٹنے میں زیادہ گرمی سے "Heat Stroke" اور سردی سے "نمونیہ" کا ڈر ہوتا ہے لیکن اسکا بھی علاج ممکن ہے۔ اتنا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جسم جن چیزوں سے مانوس ہونے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو ان سے پرہیز کرنا چاہئے اس لئے انسانی جسم کے اعضاء کے علم کو (جو مختلف نظاموں میں تقسیم ہے) سمجھنا ضروری ہے۔ مختلف اعضاء جسمانی سمجھنے سے قبل یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ جسم انسانی کی ساخت انتہائی چھوٹے چھوٹے ذرات پر مشتمل ہے جنہیں Cells یا خلیات کہا جاتا ہے جو صرف خوردبین ہی سے نظر آسکتے ہیں۔ یہ Cells حیوانی مادہ کے ذرات ہیں جو اجزا کے لحاظ سے مکمل ہیں۔ اس مادہ کو انگریزی میں پروٹوپلازم کہا جاتا ہے۔ خلیاتی اجزا کے درمیان ایک مغز ہوتا ہے جسے مغز خلیہ یا Nucleus کہا جاتا ہے (جدید تحقیق میں یہ ضروری نہیں کہ مغز خلیہ بھی ہو)۔ بہرحال خلیہ میں قدرتی صلاحیت یا طاقت موجود ہوتی ہے کہ اپنی ہیئت بدل لے اور مردہ غذا کو توانائی یا زندگی میں ڈھال دے۔

اپنے خواص اور ساخت کے اعتبار سے خلیات کی درج ذیل مختلف اقسام ہیں جنہیں انگریزی میں Tissues ٹشوز کہتے ہیں۔

۱ - "ایپی تھیلیل" ٹشوز جو تبدیلیوں سے نہیں گزرتیں بلکہ ان سے لعابدار جھلیاں اور اعضاء کی سطح بنتی ہے۔

۲ - "عضلاتی بافتیں" یا Muscullar Tissues ہیں۔ جن سے پٹھوں کی نشوونما ہوتی ہے۔

۳ - "اعصابی بافتیں" یعنی Nervous Tissues ہیں جن کا تعلق دماغ اور اعصاب سے ہے۔

۴ - "Connective Tissues" جو اس لئے بھی بہت اہم ہیں کہ عضلاتی اور اعصابی حصوں کے علاوہ انسانی جسم

کے تمام اعضاء انہی بافتوں سے بنتے ہیں جو افعال کے لحاظ سے مختلف حصوں میں تقسیم ہیں اور جسم کے خدمت گزار ہیں جن کا مقررہ مقام اور مقررہ فریضہ ہے۔

نظام جسمانی Body Systems

۱ - Brain یا دماغی نظام۔

۲ - Nervous System یا عصبی نظام، جسکا تعلق دماغ، حرام مغزاور اعصاب کے علاوہ حواس خمسہ سے بھی ہے۔

۳ - Psychological System یا نفسیاتی نظام

۴ - Skelletal System یا ہڈیوں اور جوڑوں کا نظام۔

۵ - Muscular system یا نظام عضلی، جسے گوشت اور پٹھوں کا نظام بھی کہتے ہیں۔

۶ - Circulatory System یا نظام دموی، جسے دوران خون کا نظام کہتے ہیں۔

۷ - Glandular System یا غدودی نظام، جن سے خاص قسم کی رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ اسے "اینڈوکرائن" نظام بھی کہتے ہیں۔

۸ - Digestive System یا ہاضمہ کا نظام، جس کا تعلق خوراک کے ہاضمہ سے ہے۔

۹ - Lymphatic System یا لعاب سے متعلق رطوبتی نظام، جس کا تعلق جسم کے ہر حصہ سے ہے۔

۱۰ - Respiratory System یا نظام تنفس، جس پر زندگی کا دارومدار ہے۔

۱۱ - Eliminative System یا نظام اخراج، جس کے ذریعہ جسم کے فاسد مادے خارج ہوتے ہیں۔

۱۲ - Sensory System یا نظام حسیات۔

۱۳ - Genital System یا نظام تولید، یعنی انسان کی پیدائش کا نظام۔

علم طب میں انہیں تمام نظام جسمانی کو سمجھنا اور اعضاء کی ساخت کے ساتھ انکے طبعی افعال کا جاننا ضروری ہوتا ہے کیونکہ کسی عضو کی ساخت اور فعل میں فرق آجانا ہی مرض ہے۔ اچھے طبیب کے لئے ضروری ہے کہ اسے تشریح الاعضاء (Descriptive Anatomy) اور افعال الاعضاء (Physiology) کے علم پر مکمل دسترس ہو۔

اس کے علاوہ معالجاتی علوم میں Pathology یعنی "ماہیت الامراض" بھی اہم سائنس ہے جس سے مرض اور اسکے اسباب معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس علم پر بھی عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ ساتھ ہی ساتھ علم کیمیاء (Chemistry) اور علم طبعیات (Physics) اور علم حفظان صحت (Hygiene) کا جاننا بھی ضروری ہے۔ Hygiene تو اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس علم میں صحت برقرار رکھنے کے طریق کار پر بحث ہوتی ہے۔ ان تمام علوم سے واقفیت کے بعد ہی ایک ماہر طبیب کی نمود ہوتی ہے جسے جسمانی صحت اور ذہنی موزونیت کا بخوبی علم ہوتا ہے۔

یہاں یہ ضروری ہوگا کہ اناٹومی' فزیالوجی' پیتھالوجی' اور ہائیجن پر مختصربات کرلی جائے تاکہ اس کتاب کے قاری انکی اہمیت سمجھ سکیں اور اپنے علاج پر توجہ دیں۔ یہ انتہائی وسیع موضوعات ہیں اس لئے مکمل دسترس حاصل کرنے کے لئے علم الابدان کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہئے۔

ان علوم کی روشنی میں تمام جسمانی نظام کے پیچ در پیچ اعضاء و افعال کو سامنے رکھ کر بیماریوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے گنجینہ ادویہ Repertory یا خزینہ ادویات کے مطابق دوائیں تجویز کی گئی ہیں تاکہ مرض دور کرنے میں سہولت ہو۔

اناٹومی، فزیالوجی، پیتھالوجی اور ہائجین

جس طرح اناٹومی، فزیالوجی اور پیتھالوجی وہ ضروری علوم ہیں جن کا ہر مرض کی تشخیص اور علاج سے گہرا تعلق ہے اور ہر معالج کے لئے ان علوم کا جاننا ناگزیر ہے اسی طرح ہائجین کا جاننا بھی پورے معاشرے کی ضرورت ہے۔ ان علوم کی اہمیت کے پیش نظر ان پر مختصر روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ آپ متعلقہ کتب کا تفصیلی مطالعہ ضرور کریں۔

۱ - اناٹومی Anatomy :

لغوی معنی میں اناٹومی سے مراد ہے چیرنے پھاڑنے کے، لیکن اصطلاح میں اعضاء کی تشریح کے علم کو Anatomy کہتے ہیں جس کی دو قسمیں ہیں۔

اول - علم تشریح یعنی "Anatomy" جس کے حوالے سے انسانی جسم کے مختلف اعضاء کی بناوٹ کے ساتھ ان کی وضع اور ان میں ایک دوسرے سے باہمی تعلقات کا ذکر ہوتا ہے۔

دوم - عمل تشریح جس میں لاش کی چیر پھاڑ کا ذکر ہوتا ہے جس کو Practical Anatomy کہتے ہیں۔

ماہرین نے مختلف حوالوں سے علم تشریح کی اور بھی اقسام بتلائی ہیں مثلاً Descriptive Anatomy یعنی تشریح بیانی، Morbid Anatomy یا تشریح بیمار اعضاء، Applied Anatomy یا تشریح مقابلہ، Medical Anatomy یا تشریح طبی، Surface Anatomy یا تشریح سطحی اور Surgical Anatomy یا تشریح جراحی۔

عام طور پر علاج، معالجے میں اعضاء جسمانی کی ساخت کے ساتھ انکی صحت برقرار رکھنے ہی کی طرف توجہ دی جاتی ہے جسے Descriptive Anatomy یا تشریح بیانی کہتے ہیں۔ ہم اس کتاب میں اپنی توجہ اسی طرف مبذول رکھیں گے جبکہ دوسری قسم عمل تشریح یعنی Practial Anatomy جسکا چیرنے پھاڑنے یا Operation کی سائنس سے

تعلق ہے وہ علم سرجری کے دائرے میں آتی ہے چنانچہ اس کتاب سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

۲ ۔ فزیالوجی Physiology :

جس طرح اعضاء کی تشریح کے علم کو اناٹومی کہتے ہیں اسی طرح اعضاء کے افعال کے علم کو فزیالوجی کہتے ہیں۔ دماغ، دل، تلی، گردہ، پھیپڑا وغیرہ کے افعال یعنی وہ کس طرح کام کرتے ہیں سب فزیالوجی کے دائرہ علم میں آتا ہے۔ اس لئے اعضاء کو سمجھنے کے ساتھ انکے افعال کا جاننا اور ان پر مکمل دسترس رکھنا ضروری ہے۔

۳ ۔ پیتھالوجی Pathology :

اس کو اردو میں امراضیات یا "ماہیت الامراض" کہا جاتا ہے۔ یہ انتہائی اہم سائنس ہے جس کے ذریعہ مرض کی ماہیت اور وجوہات وغیرہ کی چھان بین ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں معلوماتی آلے بھی ایجاد کئے گئے ہیں۔ جسم کی طبعی ساخت میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں یہ علم ان کی تشخیص میں امداد فراہم کرتا ہے۔ دور جدید میں یہ انتہائی وسیع اور پیچیدہ موضوع ہے جس پر مکمل دسترس حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

مرض کے متعلق تحقیق میں جسم کے اعضاء کی ساخت اور افعال میں یکسانیت یا فرق پیدا ہونے پر اسکی وجوہات سمجھنے کے ساتھ یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ مرض موروثی ہے یا کسبی یعنی وہ فرد یا مریض والدین کے مادہ حیات کے نقص کا شکار ہے یا کسی کیمیائی زہر یا جراثیمی اثرات نے اسے بیمار بنا دیا ہے۔ اس کے بعد یہ دیکھا جاتا ہے کہ مرض نے کس حصہ جسم کو متاثر کیا ہے۔ خون کی نوعیت، بلغم اور دیگر رطوبات کا جائزہ لینا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ ان سب باتوں کے لئے مریض کا نام، عمر، کام کاج، رہائش، تکالیف کی مدت، انکی ابتداء، اس سے ملحقہ شکایات، بھوک کی کمی یا زیادتی، قے و متلی، نفخ، بدہضمی، قبض، دست خون ملا پاخانہ، کھانسی، نزلہ، زکام، سانس پھولنا، ورم، پیشاب سے متعلق شکایات، دوران سر، کان کی تکالیف، بے ہوشی، بلڈ پریشر، ذہنی اسباب، درد، خاندانی حالات، وزن وغیرہ سب پیتھالوجی کے دائرہ تحقیق میں آتا ہے۔

۴ ۔ ہائیجین Hygiene :

صحت برقرار رکھنے کے طریقہ کار پر بحث اور علم کو ہائیجین کہتے ہیں۔ ہائیجین ایک یونانی لفظ ہائیجیا سے نکلا ہے

جس کے لغوی معنی "صحت" ہیں۔ یونانیوں کے یہاں Hygeia صحت کی دیوی کو کہتے ہیں جو انکے نزدیک God of Medecine یعنی خدائے طب کی بیٹی ہے اور وہی صحت کی ضامن ہے۔

عام طور پر صحت سے مراد ذہنی اور جسمانی وہ موزونیت ہے جس کے سہارے انسان اپنی زندگی کے تمام فرائض احسن طریقے پر ادا کر سکے۔ اس علم میں ان تمام لوازمات زندگی کا شمار ہوتا ہے جو صحت کی بقا کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ ہوا' پانی' غذا' روشنی' ماحول' رہن سہن' لباس' صفائی' ورزش' آرام اور نیند وغیرہ سب اس علم کے دائرے میں آجاتے ہیں۔ کہنے کو تو یہ ظاہری معمولی باتیں ہیں لیکن انسان انہیں مطلوبہ اہمیت نہ دے کر ہمیشہ خسارے میں رہتا ہے۔ یہاں ہم اس سلسلے کی اہم لیکن مختصر باتیں کریں گے جن کا سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا بے حد ضروری ہے۔

Climate یا آب و ہوا سے متعلق یہ بات تو فرسودہ ہو چکی کہ انسانی صحت کے لئے زیادہ سردی یا زیادہ گرمی مضر ہوتی ہے۔ ایسے ذرائع پیدا ہو گئے ہیں کہ ایسی صورت حال کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ انسان برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو شدید آب و ہوا صحت کے لئے مفید ہے جس سے امراض کے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔

جسمانی صفائی :

ہائجین کے عام اصولوں میں کھلی ہوا' کھانے اور پانی کے ساتھ جسمانی صفائی کا خیال رکھنا ضروری ہے جس کے لئے روزانہ غسل بھی کرنا چاہئے تاکہ جسم کی جلد کے مسامات میل اور پسینہ سے بند نہ ہوں۔ دانتوں کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے۔ صبح اور سونے سے قبل دانتوں کی صفائی بے حد ضروری ہے تاکہ ہاضمہ کے نظام میں دانتوں اور مسوڑھوں کی خرابی برے اثرات نہ ڈال سکے۔ اچھے اور تندرست دانت بھی صحت برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح کانوں اور بالوں کی صفائی کا خیال بھی رکھنا چاہئے کہ انسان ان کی بیماریوں سے بھی محفوظ رہے۔ جسمانی صفائی کے ساتھ لباس کی صفائی بھی اہم ہے۔ میلے کچیلے لباس میں مختلف اقسام کی جراثیم جسم میں سرایت کر سکتے ہیں۔ ان میں بدبو پیدا ہو سکتی ہے جس سے انسان محفل میں دوست احباب کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ میلے کپڑے پانی اور صابن سے دھو کر استری کر لئے جائیں تو جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ان تمام صفائیوں کا خیال رکھنے کے لئے اگر بچپنے ہی سے عادت ڈال دی جائے تو انسان کامیاب زندگی گزارے گا اور وہ خود بخود خوش مزاجی' خوش گفتاری اور خوش اخلاقی کا پیکر بن کر معاشرے کی صحت پر توجہ دے گا۔

مکان اور اس کے ارد گرد صفائی :

اس صفائی کا بھی جسمانی اور لباس کی صفائی کی طرح خیال رکھنا چاہئے۔ اکثر لوگ خوش لباسی کا تو مظاہرہ کرتے ہیں لیکن اپنے رہن سہن کے انداز میں صفائی ستھرائی کا خیال نہیں رکھتے جس سے گھر میں کیڑے مکوڑے پرورش پاتے ہیں اور مختلف اقسام کے جراثیم سر ابھارتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ سامان کی جھاڑ پونچھ کے ساتھ ساتھ جراثیم کش ادویہ چھڑکی جائیں۔ پاخانہ، غسل خانہ، اور باورچی خانہ خصوصی توجہ چاہتے ہیں جن کی صفائی کا معقول انتظام ضروری ہے۔ مکان کے اندر صفائی کے علاوہ باہر کے ماحول کو بھی صاف رکھا جائے ورنہ باہر کی غلاظتوں کے ڈھیر اندر بھی جراثیم پہنچاتے رہیں گے۔ اندر اور باہر کی نالیاں ہوں تو صفائی اچھی ہوتی ہے۔ مکان اس طرح ہوں کہ ہوا کے ساتھ ساتھ دھوپ ضرور آئے۔ سورج کی روشنی مکان کے گھٹے ہوئے ماحول کو صحت مند بناتی ہے اور جراثیم کش بھی ہے۔

آرام اور نیند :

ہوا، پانی، غذا، صفائی اور روشنی سب کچھ میسر ہو اور نیند و آرام غائب ہو تو انسانی صحت گرتی جائے گی۔ خدا نے رات اسی لئے بنائی ہے کہ آرام کیا جائے اور نیند پوری کی جائے تاکہ دوسرے دن ترو تازہ ہو کر پھر دیگر کاموں کو حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا جائے۔ کم نیند سے انسان کا ہر عضو متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے جلد سو جانا اور صبح جلد اٹھنا بہترین صحت کی ضمانت ہے۔ کہاوت ہے کہ "جلد سونا اور جلد اٹھنا، انسان کو صحت مند، دولت مند اور عقلمند بناتا ہے" پہلو بدلتے رہنے اور سیدھے لیٹنے کے ساتھ زیادہ تر داہنی کروٹ لیٹنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ یہ ضرور خیال رہے کہ بستر آرام دہ اور صاف ستھرا ہو۔ سر کے نیچے تکیہ بھی نرم ہو تو بہتر ہے۔

ورزش Exercise :

زندگی نام ہے مسلسل جد وجہد اور حرکت کا اس لئے صحت کا مفہوم ہی یہ ہے کہ انسان خود کو کاہلی اور سستی سے دور اور ہمیشہ چاق و چوبند رکھے۔ جس کے لئے ورزش ضروری ہے۔ ورزش سے خون میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور خون جسم کے تمام حصوں میں تیزی سے دورہ کرنے لگتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سانس کی تیزی سے خون میں آکسیجن زیادہ مقدار میں پہنچتی ہے، خون کی خرابی تیزی سے جلد کی طرف جانے لگتی ہے اور جلد کے

مسامات کھل کر پسینہ کی شکل میں اسے باہر نکال دیتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ زیادہ ورزش کی جائے۔ اسکا انحصار فرد کی صحت اور قوت پر ہوتا ہے اس لئے اس میں اعتدال ضروری ہے۔ ورزش کھلی ہوا میں اعتدال کے ساتھ کرنا زیادہ بہتر ہے۔ پھر ورزش کے بعد موسم کو مد نظر رکھتے ہوئے فوراً کپڑے پہن کر پسینہ خشک ہونے کے بعد غسل کر لینا چاہئے۔ پیراکی' گھوڑ سواری' دوڑنا' مگدر چلانا' ڈنڈ پیلنا' مختلف کھیل اور سائیکلنگ وغیرہ مناسب ورزش میں شامل ہیں لیکن بڑھاپے میں چہل قدمی سے اچھی کوئی ورزش نہیں۔ لمبے لمبے ڈگ بھرنا بہت اچھی ورزش ہے۔ ایک گھنٹہ میں ایک میل آنا جانا زیادہ مناسب ہے۔

ہوا' پانی اور غذا :

آج ہر شخص جانتا ہے کہ انسانی جسم کی مسلسل ضرورت ہوا' پانی اور غذا ہے۔ لیکن ان کے طریقہ استعمال میں نت نئے انداز نکال کر لوگ بغیر سوچے سمجھے زندگی کی انہیں ضروریات سے فائدہ کی بجائے نقصان اٹھاتے ہیں۔ غذا اور پانی کو اصل شکل میں استعمال کرنے سے انسان کے حراروں' لحمیات' اور وٹامن کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں لیکن ان میں رنگ آمیزی اور لذت آمیزی' غذائیت کو دور کر دیتی ہے۔ اس طرح ہم لذت کام و دہن کی خاطر اپنی صحت برباد کر لیتے ہیں۔

پانی اور کھانے سے متعلق سب سے پہلے قرآن مجید کی مختصر ترین آیت پڑھیں۔ "وکلوا و شربوا ولا تسرفوا" یعنی کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو(۱)۔ اس مختصر آیت میں مکمل طب ہے یعنی کھانے پینے میں اعتدال قائم نہ رکھنا ہی بیماری کا اصل سبب ہے۔ آج تمام تر تحقیق کے بعد اسی بات پر زور دیا جاتا ہے کہ تمام بیماریوں کی ابتداء عوارض معدہ سے ہے۔ اس سلسلے میں رسول خدا ؐ کا ایک ارشاد بھی موجود ہے جس سے صحت کی بقا کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ آج کا سائینسدان کہتا ہے کہ بیماری کے دوران پرہیز کا تصور فرسودہ ہے' مریض کو دوا کے دوران غذا ضرور دیں جبکہ رسول خدا ؐ فرماتے ہیں : "لا تکرھوا مرضائم علی الطام فان اللہ یطعمھم ولیتیھم" یعنی اپنے بیماروں کو ان کی خواہش کے خلاف کھانے پر مجبور نہ کرو کیونکہ ان کو خدا کھلاتا ہے(۲)۔ اس طرح کھانا اور پانی ضروری ہے لیکن حسب ضرورت۔

---

(۱) سورہ الاعراف - آیت نمبر ۳۱

(۲) طب صادق صفحہ ۲۳

ہوا : ہوا ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے اگر یہ نہ ہو تو دم گھٹنے لگتا ہے۔ ہمارے جسم کی آکسیجن کی ضرورت صاف ہوا سے پوری ہوتی ہے لیکن ہم اسے اپنے آرام کی خاطر خوشبوؤں سے معطر کرتے ہیں۔ باہر نکلیں تو کیمیکل زدہ ہوا، جراثیم سے پر اور دھوئیں سے لبریز ہوا نہ جانے کن کن اعضاء کا شکار کرتی ہے۔ صحت کے لئے کھلی اور تازہ ہوا اشد ضروری ہے۔ گھروں میں قدرتی ہوا کی آمدورفت کے لئے کھڑکیاں اور روشندان بھی بہترین ذریعہ ہیں۔

پانی : پانی انسانی جسم کے وزن کا ستر فی صد حصہ کہلاتا ہے جسم کے اہم کاموں میں پانی کے بغیر بہت سے کام رک سکتے ہیں جب تک پھیپھڑے مرطوب نہ رکھے جائیں، ہوا جو سانس کے ذریعہ آکسیجن پہنچاتی ہے اچھی طرح استعمال نہیں ہو سکتی۔ ہاضمہ کے عرق کو بھی پانی کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ پانی کی کمی سے ڈی ہائیڈریشن ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جسم میں موجود بے کار اجزا کو پیشاب کے ذریعہ نکالنے میں گردوں کا عمل پانی کی وافر مقدار نہ ملنے پر بے کار ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہیں کہ پانی جیسی اہم ضرورت میں طرح طرح کی رنگ آمیزیاں سوڈا وغیرہ کی صورت میں کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے پانی کے حصول کے ذرائع ہی اسے آلودہ کرنے میں کیا کم ہیں کہ ہم خود لذت کام و دہن کے لئے اسے مضر صحت بنا دیتے ہیں۔ پانی ابال کر پینے سے آپ جراثیم تو مار دیں گے لیکن باہر سے آئی ہوئی برف ملا کر پھر اسے ویسا ہی مضر صحت بنا دیں گے۔ اس لئے برف کے استعمال میں بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ حلق اور زکام کی بیماریوں میں برف کا استعمال قطعی بند کر دیں۔ رہا پانی کے ذائقہ دار بنانے کا سوال تو پھلوں کے عرقیات سے لطف اندوز ہوں اور فائدہ بھی اٹھائیں۔ ان مشروبات کو تو لازمی ترک دیں جن میں گیس کا عمل دخل ہو۔ پانی کو اپنی اصل حالت میں روزانہ چھ سات گلاس پئیں۔

غذا : یہ بات سب جانتے ہیں کہ کھانا وقت پر کھانا، چبا کر کھانا اور دو کھانوں کے درمیان کم از کم چار پانچ گھنٹہ کا وقفہ ہونا ضروری ہے۔ اپنے کھانے میں مناسب مقدار میں نشاستہ، لحمیات اور حیاتین شامل ہوں تو بیماریوں سے دور رہ سکتے ہیں۔ حکمت اور آئیو رویدک طریقہ علاج میں گرم اور ٹھنڈی غذاؤں کی درجہ بندی بھی کی گئی ہے اگر ان کے توازن کا خیال نہ رکھا جائے تو بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔ طب چین میں بھی ٹھنڈی اور گرم غذاؤں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ چین میں سردرد، گلے کی تکالیف، قبض اور بخار وغیرہ کو گرم مزاجی کیفیت کہا گیا ہے جس میں ٹھنڈی چیزیں استعمال کرنا چاہئے جبکہ دوران خون میں کمی، چکر اور دست وغیرہ کی کیفیت سرد ہے اسلئے اس کا علاج گرم اور طاقت والی اشیاء سے کرنا چاہئے۔ مغربی ڈاکٹروں کا بھی نظریہ ہے کہ ناقص اور بے

وقت کھانے سے امراض جنم لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک فہرست مرتب کرتا ہوں جس کے بعد نفع و نقصان حاصل کرنا آپ کا کام ہے۔ یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ بیماری میں بھوک نہیں لگتی اس لئے ہلکی غذا سوپ کی شکل میں لیں اور تندرست ہونے پر اپنے کھانے پینے کا چارٹ خود حسب ضرورت اور اپنی جیب پر نظر رکھتے ہوئے مرتب کریں بس مرض بڑھانے والی چیزیں استعمال نہ کریں۔ مثلاً نزلہ زکام میں ٹھنڈا پئیں گے اور کیلا کھائیں گے تو مرض بڑھے گا۔ خواتین دوران حمل کھجور اور پپیتا کھائیں گی تو حمل ساقط ہونے کا اندیشہ ہو گا۔ اسی طرح گلے کی خرابی میں ٹھنڈا اور سرکہ اچار کھائیں گے اور ٹھنڈا پئیں گے تو گلا ٹھیک نہ ہو گا۔

کھانے پینے کی چیزوں میں نفع و نقصان سمجھنے سے قبل نہایت اہم غذا روٹی اور چینی پر ایک ریسرچ کی روداد بھی نوٹ کرلیں۔

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے "ا یگنس فے مورگن" کے حوالے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ عام طور پر جو سفید روٹی دستیاب ہے اس میں تیس اہم تغذیہ میں سے چھبیس غائب ہو کر صرف چار رہ جاتی ہیں یعنی ہم اصل گندم کی روٹی سے محروم سفید آٹا کھا کر صحت سے دور ہو رہے ہیں یا یوں سمجھیں کہ تین چوتھائی سے بھی زیادہ تعداد میں اہم دھاتوں 'بی کمپلیکس اور وٹامن E سے محروم رہتے ہیں۔ اس طرح گنے اور چقندر کی اصل غذائیت دور کر کے ہمیں سفید چینی دے دی جاتی ہے جسے ہم دل و جان سے خوش ہو کر کھاتے ہیں اور نشاستہ کے سوا باقی تمام قدرت کی فراہم کردہ غذا کی اہمیت سے محروم ہوتے ہیں۔ یہی حال تمام کھانے پینے کی چیزوں میں ہے کہ ہمیں اصل سے ہٹا کر نقل کو خوبصورت بنا کر بہلایا گیا ہے ؎ "کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں۔"

اس سلسلے میں ہماری' آپ کی اور حکومت' سب کی سوچ ایک ہونا چاہئے کہ ہم اچھی صحت کے اصولوں کو اپنا کر اچھے معاشرے کی تعمیر کریں جو کم از کم کھانے پینے کی چیزوں میں دھوکہ نہ دے۔

گرم غذائیں : گوشت' مرغی' ادرک' کالی مرچ' لونگ' سرسوں' سرخ مرچ' لہسن' کھجور' پپیتا' گڑ' کافی اور چائے وغیرہ

ٹھنڈی غذائیں : آلو' ککڑی' کھیرا' گوبھی' انگور' دودھ' مکھن' سفید چینی' گندم پسا ہوا' چاول' دال اور سونف وغیرہ

کھانے میں گوشت کم سے کم کھائیں۔ اس سے اجزاء لحمیہ ضرور حاصل ہوتے ہیں لیکن دالوں کا استعمال بھی ان اجزاء کی فراہمی کا ذریعہ ہے۔ مرغ اور مچھلی زیادہ بہتر ہے۔ حضرت علیؓ نے غالباً اسی لئے کہا تھا کہ اپنے پیٹ

کو جانوروں کا قبرستان مت بناؤ۔ کارن آئل ' مارجرین' آلیو آئل استعمال کریں اور گھی کا استعمال کم ہونا چاہئے۔ دل سے متعلق امراض میں تو گھی بالکل بند کر دیں۔ سبزیاں زیادہ سے زیادہ استعمال کریں کہ نوے (۹۰) فی صد پانی کے ساتھ ان میں وٹامن C بھی ہوتا ہے۔ پہلے سے کٹی ہوئی سبزیاں اور گوشت سے پرہیز بہتر ہے ہمیشہ انہیں تازہ کاٹ کر استعمال کرنے میں فائدہ ہے نمک اور چینی کم کھائیں۔ بلڈ پریشر میں نمک اور ذیابیطس میں چینی کا استعمال ترک کرنا چاہئے۔ کھانے کے ساتھ پیاز' لہسن' اور لیموں کا رس مفید ہے۔ آلو سے موٹاپے کے ساتھ بد ہضمی بھی ہو سکتی ہے جبکہ وہ چھلکے کے ساتھ مفید ہے۔ انڈے کا استعمال کم سے کم ہونا چاہئے۔ ہفتہ میں زیادہ سے زیادہ تین انڈے کھائیں جبکہ اسکی سفیدی جتنا چاہے کھائیں۔ دل کے مریض تو انڈے سے قطعی دور رہیں ہاں سفیدی وہ بھی کھا سکتے ہیں۔ جلدی امراض میں بھی انڈے کی زردی اور مچھلی نقصان دیتی ہے۔ ڈبوں میں بند کھانوں کا استعمال بھی بہتر نہیں۔ روٹی' چاول' اور دالوں کا استعمال زیادہ رکھیں۔ ویسے ایک وقت میں ایک چیز کا استعمال زیادہ بہتر ہے۔ کھانے دیر تک پکانے سے اسکے وٹامنز اور ضروری اجزاء ختم ہو جاتے ہیں۔ ناشتہ اور رات کا کھانا اچھا ہونا چاہئے جبکہ دوپہر میں ہلکا کھانا یا پھل پر قناعت کریں۔ آلو چینی' اور نشاستہ کی چیزیں کم کھائیں تو وزن بھی نہ بڑھے گا۔ ورزش کریں یا روز صبح و شام پیدل چلیں۔ ڈائٹنگ کرنا یا بھوکا رہنا سخت غلطی ہے۔ غذا آہستہ آہستہ چبا کر کھائیں اور اسکے ساتھ پانی یا تو بالکل نہ پئیں' یا پھر کم مقدار میں لیں۔ زیادہ پانی پینے سے ہاضمہ میں فرق آتا ہے۔ کھانے کے ایک گھنٹہ بعد جی بھر کر پانی پینا بہتر ہوتا ہے۔ سرکہ اچار یا کھٹی اشیاء کے استعمال میں زیادتی نہ کریں کیونکہ اس سے معدہ خراب ہونے کے ساتھ اعصاب بھی کمزور ہوتے ہیں۔

خصوصی توجہ : دودھ کے ساتھ نہ ترشی کھائیں نہ مچھلی۔ چاول کے ساتھ تربوز اور انڈوں کے ساتھ مولی نہ استعمال کریں۔ دودھ کے ساتھ مچھلی کھانے سے Leucoderma سفید داغ کی بیماری ہونے کا اندیشہ ہے۔

کھانے اور پینے کی مفید ترین اشیاء :

صحت کی بقاء کے لئے غذا' پانی' روشنی' ہوا' لباس اور غسل وغیرہ پر روشنی ڈالنے کے بعد ضروری ہے کہ ان کھانے پینے کی اشیاء کا ذکر کر دیا جائے جن سے انسان زیادہ فائدہ اٹھا سکتا ہے اور انکے غیر ضروری استعمال سے نقصان کا خطرہ ہے۔ خدا جانے یہ بات کیوں مشہور ہے کہ طاقتور یا طاقت دینے والی اشیاء کھانے سے ہی جسم طاقتور اور تندرست رہ سکتا ہے۔ اصل میں کھانے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ معدہ میں کس قدر جان ہے۔ وہ طاقتور غذا کو ہضم بھی کر سکتا ہے یا نہیں۔ طاقت کے حصول کے لئے محنت درکار ہے۔ زیادہ محنت کرنے

پر اسی قسم کی طاقتور غذا کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ محنت نہ کرنا اور مقوی غذا استعمال کرنا صحت کو برباد کرنا ہے۔ عمر کے لحاظ سے بھی غذا کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کم خور کے لئے طاقتور چیزوں کے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ کھانا ویسے بھی مناسب نہیں۔ کھانے کے بعد لوگ ٹھنڈا پانی پیتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ وہ معدہ میں جا کر اس کی حرارت کو کم کر دیتا ہے جس سے ہاضمہ میں نقص پیدا ہو سکتا ہے۔ جسے ہاضمہ کی شکایت رہتی ہو اس کو کھانے کے بعد تھوڑا نیم گرم پانی پینا چاہیئے اور کھانے کے بعد تھوڑا آرام کرنا بھی مناسب ہے۔ معدہ کو بہت دیر تک خالی رکھنے سے صحت خراب ہو سکتی ہے۔ دن کی غذا کے مقابلہ میں رات کی غذا ہلکی اور سادی ہونا چاہیئے۔ لیکن سونے سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے کچھ ضرور کھا لینا چاہیئے۔ معدہ کو خالی نہ چھوڑا جائے نہ اسے خوب بھر دیا جائے۔ ضعیفی میں رفتہ رفتہ خوراک کم کر دینا چاہیئے۔ مختصر یہ کہ کھانا اچھا اور اعتدال میں رہ کر کھانا چاہیئے۔

پینے کے لئے سب سے زیادہ مفید صاف اور خالص پانی ہے۔ صاف پانی نہ صرف گوشت کو مضبوط رکھتا ہے بلکہ جسم کو بڑھنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ گردوں کو اپنا کام بہتر طور پر انجام دینے کے لئے پانی زیادہ پینا چاہیئے۔ پانی اس لئے بھی ضروری ہے کہ بغیر اسکے غذا ہضم نہیں ہوتی۔ اس مقام پر چند مفید ترین اشیاء کا ذکر بھی ضروری ہے جو درج ذیل ہیں :

کھانے سے متعلق اشیاء :

گندم : چکی کا پسا ہوا چھلکے دار گندم کا آٹا' ایسی غذا ہے جس سے آنتوں کے کینسر کی روک تھام ہوتی ہے۔

جو : کینسر سے بچنے' کولیسٹرول کی مقدار کم رکھنے اور دل کے امراض کے لئے بہترین غذا ہے۔ گرمی کے زمانے میں اسکا ستو پینا فرحت بخش ہے۔

مکئی : وبائی امراض سے محفوظ رکھتی ہے اور کینسر پر قابو پانے میں بھی مدد دیتی ہے۔

سیب : روز صبح ضرور کھائیں۔ یہ نہ صرف کولیسٹرول کی مقدار کم کرتا ہے بلکہ کینسر سے محفوظ رکھنے میں بھی مددگار ہے۔ قبض دور کرتا ہے۔ جگر' دل اور دماغ کو طاقت دینے کے علاوہ بھوک بھی بڑھاتا ہے۔

سنگترہ' مالٹا اور کینو : سینے اور معدے کو کینسر کے محفوظ رکھنے کے ساتھ اس میں وٹامن C کی وافر مقدار ہونے کی وجہ سے دمہ کے حملے سے بھی بچاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جبڑے کے امراض میں بھی مفید ہے۔

آم : آنتوں' معدے' گردے اور مثانہ کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔

انگور : جسم کی کمزوری دور کرنے کے ساتھ خون پیدا کرتا ہے۔

آڑو : نہ صرف قبض دور کرتا ہے اور بھوک بڑھاتا ہے بلکہ مقوی باہ بھی ہے اور مولد خون بھی۔

امرود : نہ صرف دل اور معدہ کے لئے مقوی ہے بلکہ اس سے بھوک بھی لگتی ہے۔ معدہ خالی ہونے پر کھانے سے قبض دور ہوتا ہے۔

آلو بخارا : قبض دور کرتا ہے اور جلدی امراض میں بھی فائدہ دیتا ہے۔

انار : افزائش خون کے لئے بہترین ہے۔ مقوی جگر ہونے کے ساتھ پیاس بجھاتا ہے اور پیشاب لاتا ہے۔

شہتوت : خون پیدا کرنے کے ساتھ اسکا شربت گلے کے ورم میں مفید ہے۔

جامن : ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ اسکی گٹھلی کا سفوف بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ دل' دماغ اور جگر کے لئے قوت فراہم کرتی ہے اور تلی کا ورم بھی دور کرتی ہے۔

تربوز : بخار اور یرقان میں مفید ہونے کے ساتھ پیاس بجھاتا ہے اور کھل کر پیشاب لاتا ہے۔

خربوزہ : گردہ اور مثانہ کے امرض میں مفید ہونے کے ساتھ کھل کر پیشاب بھی لاتا ہے۔

لیموں : جگر کی گرمی دور کرنے کے ساتھ قے اور متلی کو بھی روکتا ہے۔

کیلا : نزلہ' زکام' کھانسی اور سانس کے امراض میں نقصان دیتا ہے لیکن معدہ کو تیزابیت اور السر سے بچاتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر میں بھی مفید ہے۔

گاجر : اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ بینائی تیز کرنے کے علاوہ پھیپھڑے کے کینسر کا خطرہ دور کرتی ہے۔ دل کی بیماری سے بھی کافی حد تک دور رکھتی ہے۔

کھجور : قدرت کا مخصوص عطیہ ہے۔ اس کا شمار ریشہ دار خوراک میں ہوتا ہے۔ بلبہ کے کینسر سے بچاتی ہے اور آنتوں کی صفائی کرتی ہے۔

انجیر : پیغمبر اسلامؐ کا فرمان ہے کہ "خشک اور تازہ انجیر کھایا کرو۔ یہ قوت مردانہ میں اضافہ اور بواسیر کو روکتا ہے۔ نقرس سے بچاتا ہے۔" حضرت علیؓ نے فرمایا کہ "انجیر سدوں کو نرم کرتا ہے اور قولنج کے ریاح کے لئے مفید

ہے۔ دن کو زیادہ اور رات کو کم کھایا کرو"۔ امام علی رضاؑ نے فرمایا ہے کہ "مختلف قسم کے دردوں کو رفع کرتا ہے۔ انجیر کھانے کے بعد کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں رہتی"۔

پھول گوبھی اور بند گوبھی : پھیپھڑے، بڑی آنت اور سینہ کے کینسر سے بچانے میں مفید ہے۔ تقریباً ساٹھ فی صد امکان کم ہو جاتا ہے اور پیشاب بھی کھل کر آتا ہے۔

ہری مرچ : سرخ مرچ جس قدر نقصان دہ ہے ہری مرچ اتنی ہی فائدہ مند ہے۔ سانس کی تکلیف دور کرنے کے ساتھ ساتھ خون کا انجماد بھی نہیں ہوتا۔

شملہ مرچ : اس میں وٹامن C کی مقدار زیادہ ہونے سے زکام، کھانسی، دمہ اور دل کے امراض کے علاوہ یہ کینسر کا مقابلہ کرنے میں مدد دیتی ہے۔

ادرک : ہاضم ہونے کے ساتھ جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔ لبلبہ کے کینسر کے امکانات کم ہوتے ہیں اور کولیسٹرول اعتدال میں رہتا ہے۔

پیاز : پیاز کے مرکبات کی ہر طریقہ علاج میں مدح سرائی کی گئی ہے۔ اکثر امراض میں دوا کی طرح استعمال ہوتی ہے۔ بیکٹریا ز ختم کرتی ہے اور خون جمنے کو روکتی ہے۔ کئی طرح کے کینسر سے بھی بچاتی ہے۔

ہری پھلیاں : بلڈ شوگر، کولیسٹرول اور چھاتی کے کینسر میں مفید ہیں۔ استعمال میں رہیں تو بہت سے امراض سے محفوظ رکھتی ہیں۔ بے حد مفید غذا ہے۔

سویابین : جاپان میں زیادہ استعمال ہوتی ہے اسی لئے وہاں چھاتی کی کینسر میں بے حد کمی ہے۔

دار چینی : جسم میں انسولین بناتی ہے جس سے ذیابیطس کا مرض کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

لونگ : دانتوں کے درد میں کچل کر درد کے مقام پر رکھ لیں، درد دور ہو جائے گا۔

کریلا : فالج، لقوہ، ضعف باہ، اور اعصابی کمزوری میں بے حد مفید ہے۔

مولی : بواسیر، مثانہ میں پتھری، پیشاب لانے، کھانا ہضم کرنے اور حیض رک جانے میں مفید ہے۔ کمزور معدہ میں نقصان کا امکان ہے کیونکہ خود دیر میں ہضم ہوتی ہے۔

کدو : مقوی باہ ہے۔ پیشاب لاتا ہے اور قبض دور کرتا ہے۔

شلغم : خون پیدا کرنے کے ساتھ جسم کو فربہ کرتا ہے لیکن شکر کے مرض میں نقصان دہ ہے۔

پالک : معدہ کی جلن، اور جگر کی گرمی دور کرنے میں مدد کرتی ہے۔

آلو : مقوی باہ اور مولد منی ہونے کے ساتھ مثانہ کو قوت دیتا ہے لیکن مٹاپے اور شکر کے مرض میں نقصان دہ ہے۔

زیتون کا تیل : خون کا دباؤ کم کرنے کے ساتھ شریانوں کی صفائی کرتا ہے۔ ہر طرح مفید ہے۔

لہسن آب حیات ہے : قدرت نے انسانوں کو کھانے کے لئے لاتعداد نعمتیں عطا کی ہیں جو بہت سے امراض میں آب حیات کا کام کرتی ہیں۔ ان ہی میں لہسن کا شمار ہے۔ حفظان صحت کے اصولوں کا دشمن انسان، مختلف ذرائع سے اپنی بربادی کو خود دعوت دیتا ہے لیکن لہسن ہے کہ تنہا انہیں تندرستی سے لطف اندوز ہونے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

مجھے لہسن پر قصیدہ خوانی کی ضرورت یوں محسوس ہوئی کہ اسکے استعمال سے جہاں بے شمار امراض سے نجات ملتی ہے وہاں یہ جسم میں قدرتی طور پر موجود بیکٹریا ز میں عدم توازن پیدا نہیں کرتا بلکہ ان بیکٹریا ز کو جو ہمارے لئے مفید ہیں اور ہاضمہ کو درست رکھتے ہیں انکی تعداد میں اضافہ کرتا ہے اور جو مضر اور بیماری پیدا کرسکتے ہیں ان بیکٹریا ز کو ختم کرتا ہے۔ اس طرح سمی اثرات سے جسم محفوظ ہو جاتا ہے۔ بیکٹریا زپر تجربات شاہد ہیں کہ لہسن کے رس نے انہیں دس منٹ میں ختم کردیا جبکہ معاون بیکٹریا ز کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں قدرتی اینٹی بائیوٹک اجزاء موجود ہیں اور انسان دیگر اینٹی بائیوٹک کی گستاخانہ حرکات سے محفوظ رہ سکتا ہے جب تک کہ کوئی مایوس کن علامات انکو دعوت نہ دیں۔

لہسن گزشتہ پانچ ہزار سال سے مختلف امراض میں بطور دوا استعمال ہو رہا ہے۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک چھوٹے جوے والا جو اکثر استعمال ہوتا ہے، دوسرا پہاڑی لہسن جو پیاز کی شکل کا ہوتا ہے اور جس میں پھانکیں نہیں ہوتیں، لیکن اثرات زیادہ تیز ہیں۔ لہسن کو عربی میں فوم، فارسی میں سیر، انگریزی میں گارلک روٹ اور پنجابی و سندھی میں تھوم کہتے ہیں۔ ایک مصری دستاویز کے حوالے سے ۱۵۵۰ سال قبل مسیح لہسن سے بائیس امراض کی دوائیں تیار ہوئیں۔ روس کے ماہر علم طبیعیات "پائن دی ایلڈر" نے اسے ۲۶ قسم کے امراض کا علاج تحریر کیا ہے۔ امریکہ کے ڈاکٹر "جی لی چانگ" اور "مارگریٹ جانسن"، مینسوٹا یونیورسٹی میں ریسرچ کیمسٹوں، بھارت کے ٹیگور میڈیکل کالج کے ڈاکٹر "آرون" کے علاوہ چین اور جاپان میں بیشتر ڈاکٹروں نے لہسن

کو بیماریوں کا علاج دہندہ قرار دیا ہے۔ دنیائے طب کے بابا ہپو قراطیس (بقراط) نے ڈھائی ہزار سال قبل مسیح لہسن کو قبض کشا کہنے کے ساتھ روز مرہ کی دوا قرار دیا تھا۔ پیغمبر اسلام محمد مصطفےٰؐ نے جہاں بہت سے امراض کا علاج بتلایا تھا وہاں بچھو کے کاٹنے پر لہسن کا پانی استعمال کرنے کی ہدایت کی تھی۔

لہسن سے جن امراض میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے انکی فہرست طویل ہے لیکن جن امراض سے نجات ملنے کے ثبوت فراہم کئے گئے ہیں ان میں صدیوں سے خون صاف کرنے کے علاوہ سردی اور دائمی نزلہ وزکام سے محفوظ رکھنے کے لئے اسے استعمال کیا گیا۔ دمہ، کھانسی، امراض تنفس، آنتوں کی بیماریاں، امراض جلد، ہائی بلڈ پریشر، فالج، لقوہ، رعشہ، نسیان، بہرا پن، کینسر اور ذیابیطس سے محافظت، درد سر، گلے کی کلٹمی، آواز بیٹھنا، مرگی، تپ دق، کولیسٹرول کی سطح نیچی رکھنا جیسے بے شمار امراض ٹھیک کرنے کی صلاحیت لہسن میں موجود ہے۔

انڈیانا یونیورسٹی کے ڈاکٹر "مائیکل ٹیسنے" کا کہنا ہے کہ لہسن سے مختلف پھپھوند کی پیدائش کو بھی روکا جا سکتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ لہسن آپ کو معالج اور دواؤں کے کثیر اخراجات سے بھی بچا سکتا ہے۔

لہسن کی بدبو دور کرنے کے لئے اجوائین چبائی جا سکتی ہے۔ مختصر یہ کہ لہسن اپنی غذا میں شامل رکھیں اور اسکے کمالات دیکھ کر خدا کے عطیات کے شکر گزار ہوں۔ لیکن لہسن کے ساتھ ہومیوپیتھک دوا نہ استعمال کریں۔ اگر کسی مرض کے لئے دوا استعمال کرنا ہو تو دو گھنٹہ کا وقفہ ضروری ہے۔ ویسے بھی لہسن کا ایک جوا روز ناشتہ کے بعد لے لینا کافی ہے۔

پینے سے متعلق اشیاء :

آپ نے کھانے سے متعلق طویل فہرست دیکھی اب غذا کے ساتھ پانی کے متعلق حقائق جان لیں تو صحت کی طرف سے مطمئن ہو جائیں گے۔

سادہ اور خالص پانی : جیسا پہلے ذکر آچکا ہے کہ روز سات آٹھ گلاس پانی ضرور پینا چاہئے لیکن صبح نہار منہ ایک گلاس روزانہ پانی پینے سے قبض دور ہو گا۔ خالص پانی میں شبہ ہو تو ابال کر پینا چاہئے۔ آپ ٹھنڈا پانی پینے پر مصر ہیں تو تھوڑا ٹھنڈا یا تھوڑی برف کے استعمال میں تو نقصان کا احتمال نہیں لیکن زیادہ ٹھنڈا اور زیادہ برف نقصان دہ ہے خصوصاً زکام اور گلے کے امراض میں تو سختی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ زیادہ ٹھنڈا اور وہ بھی عجلت میں پانی پینا معدہ کی جھلی کو نقصان پہنچاتا ہے جس سے ہاضمہ کا عرق بھی متاثر ہو سکتا ہے۔

پھلوں کا عرق : ضرور پینا چاہئے بے حد مفید ہے۔

دہی : ایک کپ دہی روز پینے سے نہ صرف یہ کہ ایسے پروٹینز نشو و نما پاتے ہیں جو مہلک وائرس کے حملوں سے محفوظ رکھتے ہیں بلکہ آنتوں کے کینسر سے بھی محفوظ رہنے کا قوی امکان ہے۔ دہی پر تحقیق سے پتہ چلا کہ یہ پھیپڑوں کے آکلہ سے بھی بچائے رکھتا ہے۔

کافی : یہ اس دور کی ایسی گرم مشروب ہے کہ دنیا کے اکثر خطوں میں یہ جانتے ہوئے کہ نقصان بھی دے سکتی ہے' بے حد مقبول ہے۔ دن بھر میں ایک یا دو کپ سے سرور تو حاصل ہو سکتا ہے لیکن زیادہ پینے سے مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس میں جس قدر کیفین پائی جاتی ہے اس میں طبی کتب کے حوالے سے زہر بھی ہے۔ "اسی (۸۰) سے ایک سو پیالی کافی میں جو کیفین ہوتی ہے اگر اسے ایک خوارک میں استعمال کیا جائے تو مہلک ثابت ہو سکتی ہے"۔ کافی پینے سے دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہے جس سے دل کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ بلڈ پریشر کم ہو جائے تو ایک پیالی کافی پینے سے آرام آجاتا ہے۔

چاء : جن پتیوں سے چاء بنتی ہے اس میں ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ کیفین اور تھیوفا کلین کی دواؤں جیسے اثرات ہیں جو تحریک پیدا کرنے والی دوائیں ہیں۔ تھیو فلین Asthama کے لئے اور کیفین دماغ کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ چاء کا اثر دل و دماغ دونوں پر ہو سکتا ہے لیکن کم پینے سے اور دودھ ملا دینے سے منفی اثرات ختم نہ ہوں تو کم ضرور ہو جاتے ہیں اس لئے سرور کے لئے آپ ایک پیالی صبح ایک شام پی سکتے ہیں۔ زیادتی ہر چیز کی بری ہوتی ہے۔

کاربو نیٹیڈ مشروب : میرا بس چلے تو میں اس مشروب کا تیار کرنا ہی قانونا ممنوع قرار دے دوں۔ اس کے تیار کرنے میں جو بنیادی چیز ہے وہ ایک درخت کولا نیٹیڈا (Colanitida) استعمال ہوتا ہے اس میں تقریبا دو فی صد کیفین ہوتی ہے۔ کیفین کے علاوہ ان مشروبات میں کاربن کے مرکب کا پانی' شکر (یا اس کا نعم البدل)' غیر فطری یا مصنوعی مزہ اور رنگ ہوتا ہے۔" ایسے مشروب جسم کی توانائی کا کیا حشر کریں گے یہ آپ خود سوچیں۔ میٹھا مشروب ہی پینا چاہتے ہیں تو لیموں کا شربت بنا کر پئیں یا پھلوں کا جوس پئیں۔

دودھ : اس سے بہتر توانائی بخشنے والی کوئی چیز نہیں جس سے پیاس بجھنے کے علاوہ جسم کی ضروریات بھی پوری

ہوتی ہیں۔

بچوں کی غذا : آج کل کے رجحان میں ماہرین امراض طفلاں چار ماہ کے بچوں میں چاول کی کھیر سے ٹھوس غذا کی ابتدا کرتے ہیں۔ پھر پانچ ماہ سے سات ماہ کی عمر تک پھل' سبزیاں اور آخر میں گوشت دینے کی ہدایت کرتے ہیں۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ زیادہ عرصہ تک صرف دودھ پر نہ رکھا جائے تاکہ خون میں فولاد کی کمی نہ ہو۔ میری سمجھ میں بہرحال یہ منطق نہیں آئی۔ آج زیادہ تر مائیں یہ شکایت کرتی دیکھی گئی ہیں کہ بچہ نہ کچھ کھاتا ہے نہ دودھ پیتا ہے۔ زبردستی کی جائے تو پیٹ خراب ہو جاتا ہے۔ دراصل یہ وہ بچے ہوتے ہیں جنہیں ابتدا ہی میں تین چار ماہ سے نمک دے دیا جاتا ہے۔ پرانے زمانے میں سات ماہ تک صرف ماں کا دودھ دیا جاتا تھا اور آٹھ ماہ پر بڑی دھوم دھام سے نمک چشی کی رسم ادا کی جاتی تھی۔ آج کل اکثروبیشتر بچے مصنوعی دودھ کے ڈبوں کا دودھ پی کر اور ابتداء ہی سے نمک کھا کر بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ ساٹھ ستر کی دہائی میں امریکہ اور یورپ میں ڈبہ کا دودھ کثرت سے استعمال ہوتا تھا لیکن اب یہ ترقی یافتہ دنیا ایک مرتبہ پھر ماں کا دودھ پلانے کے رجحان کی طرف واپس آ گئی ہے' جبکہ تیسری دنیا کی مائیں پرانا چلن چھوڑ کر ڈبہ کے دودھ کی طرف مائل ہیں۔ جس سے بچہ نہ صرف اچھی غذا سے محروم رہتا ہے بلکہ پیسوں کی بھی بربادی ہے۔

نئی ریسرچ کے مطابق ماں کا دودھ پینے والے بچے بہتر صلاحیت کے حامل دیکھے گئے ہیں اور انکے جسم کے مدافعتی نظام میں بہتری پائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ماں اور بچے کی قربت سے بچے کے ذہن پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ماں کا دودھ نہ صرف مکمل غذا ہے بلکہ ڈبوں کے دودھ کے مقابلے میں انفیکشن سے پاک ہوتا ہے۔ اس لئے بچوں کی سات ماہ تک اصل غذا صرف ماں کا دودھ ہونا چاہئے اس کے بعد نمک دینا بہتر ہے۔ ماؤں میں دودھ کی کمی ہو تو ہومیوپیتھک دواؤں کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔

نوٹ : میں نے پینے کی چیزوں میں کافی اور کاربونیٹیڈ مشروب پر سختی سے احتیاط کا اظہار کیا ہے کیونکہ اس میں کیفین ہوتی ہے جس کی زیادہ مقدار جان لیوا بھی ہو سکتی ہے۔ امریکن Dieting Association نے جو اعداد و شمار عوام کی اطلاع کے لئے شائع کئے ہیں انہیں پڑھئے اور پھر فیصلہ خود کیجئے۔(۱)

---

(۱) میگزین انگریزی زبان میں "ٹائمز" نومبر ۲۱' ۱۹۹۴ء صفحہ ۲۶

" کیفین ساری دنیا میں انسانی غذا میں سالہا سال سے سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیز ہے۔ یہ کافی، چاء، اور کوکا کے قدرتی پودوں میں پائی جاتی ہے اور پینے کی اشیاء اور دواؤں میں شامل کی جاتی ہے جسکی تفصیل اس طرح ہے۔"

	اوسط ملی گرام
۱ - کافی (پانچ اونس فلوئڈ)	
پانچ آؤنس	۱۳۷
۲ - چاء (پانچ سے چھ آؤنس فلوئڈ)	
سیاہ امپورٹڈ۔ چھ آؤنس فلوئڈ	۶۵
۳ - مشروب (بارہ آؤنس فلوئڈ)	
کولا مشروب	۳۶ سے ۴۵
۴ - چاکلیٹ	
ایک آؤنس کیک وغیرہ میں	۲۵
ٹافی بادامی (ایک آؤنس)	۲۰
۵ - بغیر نسخوں کے ایلوپیتھک ادویات	
وزن کم کرنے والی	۱۶۸
چاق وچوبند رکھنے والی گولیاں	۱۵۰
درد دور کرنے والی گولیاں	۴۱
زکام، الرجی دور کرنے والی ادویات	۲۷

اس طرح آپ خود فیصلہ کریں کہ زیادہ کیفین پینے سے کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں۔ ان میں جن تکالیف سے واسطہ پڑ سکتا ہے وہ الجھن و پریشانی، بے خوابی، سر درد، پیٹ کی جلن، اور دل کی دھڑکن و بے اعتدالی ہیں جو مختلف افراد میں انکی اپنی قوت برداشت سے مختلف ہو سکتی ہے۔" اوسطاً کیفین کا استعمال پچاس سے دو سو ملی گرام چوبیس گھنٹہ میں (دو چھوٹے کپ کافی کے) جو ایک تندرست صحت مند فرد بغیر کسی نقصان کے کر سکتا ہے۔" اس سے زیادہ کیفین استعمال کرنا خطرے سے خالی نہیں۔

وٹامن Vitamins

جسمانی صحت برقرار رکھنے کے لئے اس وقت تک کئی وٹامنز کو دریافت کیا جا چکا ہے جس کا استعمال ضروری سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جن وٹامنز کی اکثر و بیشتر ضرورت پڑتی ہے وہ A'B'C'D اور E ہیں۔ پھلوں' سبزیوں' دودھ' مکھن' اور مچھلی کے تیل میں ان کی خاصی مقدار ہوتی ہے لیکن کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ الگ سے بھی حسب ضرورت لئے جا سکتے ہیں۔

Vitamin A : کی ضرورت نشو ونما کی کمی اور نظر وغیرہ کی کمزوری میں ہوتی ہے جو مکھن' آم' گاجر' اور مچھلی کا تیل استعمال کرنے سے پوری ہو جاتی ہے۔

Vitamin B : ذہنی کمزوری اور ہاضمہ کی خرابی میں دینا ضروری ہے۔ پھل' دودھ' مونگ پھلی اور تازہ گوشت سے یہ کمی پوری ہو جاتی ہے۔

Vitamin C : دانت اور دیگر کمزوریوں میں ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ سبزیاں اور تازہ پھل بے حد مفید ہیں۔

Vitamin D : ہڈیوں کی تکالیف میں اس کی کمی کو ترکاریوں کے استعمال اور دھوپ میں بیٹھنے سے دور کیا جا سکتا ہے۔

Vitamin E : باہ کی کمی دور کرنے میں اسے دودھ اور پھلوں کے استعمال سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ایک عام انسان کو جو متوازن غذا استعمال کرتا ہے' کسی وٹامن کو الگ سے لینے کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ جان لینا ضروری ہے کہ وٹامن کی زائد مقدار لینا نقصان دہ بھی ہے۔ ویسے بھی وٹامن کے حصول کے لئے جب قدرتی ذرائع موجود ہیں تو مصنوعی ذرائع کی کیا ضرورت ہے۔

حصہ سوم

بچوں کے پیدائشی امراض کے بارے میں فرمان رسالتمابؐ ہے۔

(ماخوذ از "ایک راستہ" مصنف عبدالکریم مشتاق صفحہ ۸۵-۸۴)

۱ - پیدائشی اندھا ہونے کا سبب :

حدیث رسولؐ "وقت مقاربت کوئی شخص اس جانب نہ دیکھے۔ اولاد کے اندھا ہونے کا باعث ہو سکتا ہے۔"

۲ - پیدائشی گونگے ہونے کا سبب :

رسول خداؐ اور امام جعفر صادقؑ نے فرمایا : "وقت مقاربت بولنے یا باتیں کرنے سے خوف ہے کہ بچہ گونگا ہو گا۔"

۳ - پیدائشی بہرے ہونے کا سبب :

"وقت مقاربت مرد و عورت کے کانوں میں کوئی شور یا آواز پہنچ رہی ہو تو خوف ہے کہ بچہ بہرہ ہو گا۔"

۴ - مخنث یا دیوانے بچے :

فرمایا : "اگر اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کو دیکھنے سے خواہش مقاربت پیدا ہو جائے تو وہ شخص اس وقت اپنی زوجہ سے مقاربت نہ کر ایسا کرنے سے جو بچہ پیدا ہو گا وہ مخنث یا دیوانہ ہو گا۔"

۵ - مبروص یا سفید داغ :

عورت کے مخصوص ایام نجاست میں ہرگز مقاربت نہ کرے ایسی صورت میں بچہ مبروص ہو گا۔"

باب-۱

دماغی نظام BRAIN
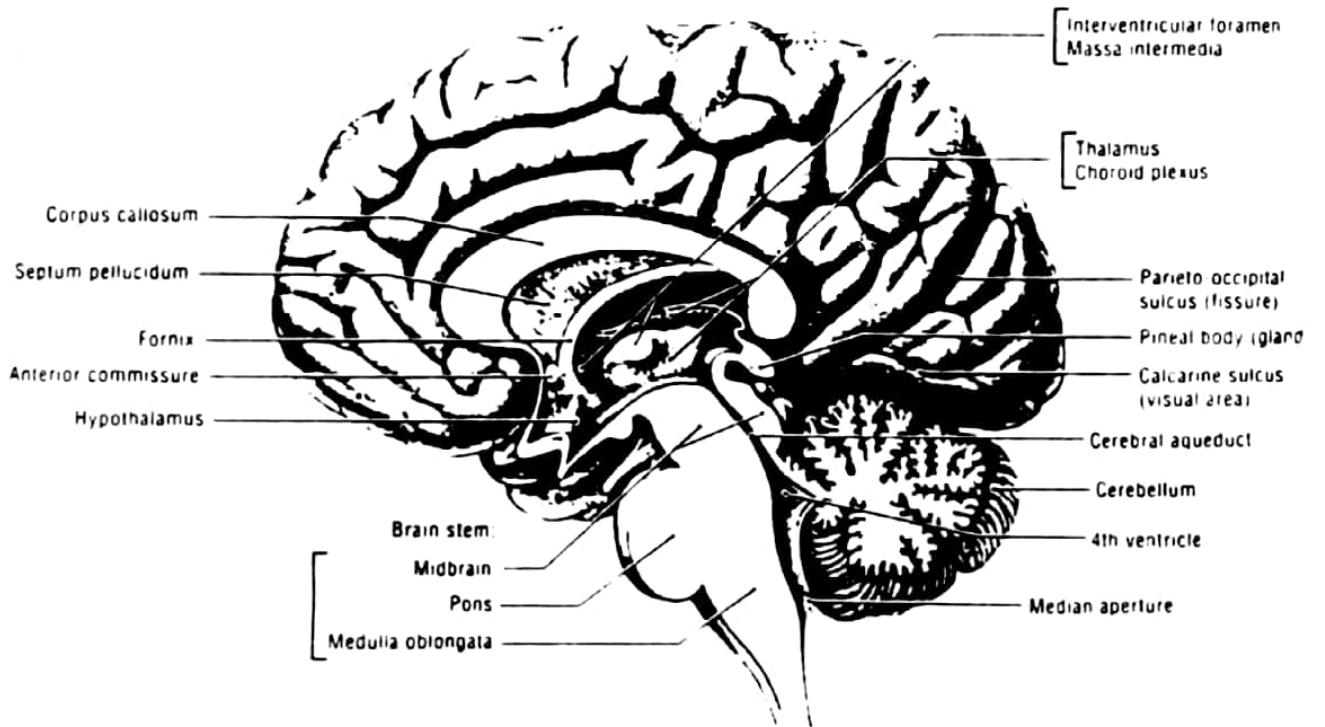
انسانی جسم کا ہر عضو اپنی اپنی طرز کا اہم ترین حصہ ہے لیکن دماغ تمام اعضاء میں ہم آہنگی پیدا کرنے والا ایک عظیم عضو ہے بلکہ یوں سمجھا جائے کہ تمام حرکات کو کنٹرول کرنے کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ جسم کے اہم حصوں پر دماغ کے سنتری تعینات ہیں جنکے ذریعے یہ بنیادی حیاتیاتی کردار ادا کرتا ہے۔ جو پیدائش سے لے کر انحطاط کی تمام منزلوں میں توازن اور اعتدال قائم کر کے ہمیں زندگی کا احساس دلاتا ہے۔ خون کی سطح سے متعلق جسم میں پھیلے ہوئے مواصلاتی جال کے ذریعہ جتنی بھی اہم اور تازہ ترین صورتحال ہو دماغ کو ان کی اطلاع مسلسل ملتی رہتی ہے اور اس پر وہ دفاعی احکامات جاری رکھتا ہے۔ اس کے مخبر حساس اعضاء ہیں۔ یہ جب تک زندہ رہتا ہے کبھی آرام نہیں کرتا۔ اگر توازن برقرار رکھنے والے مرکز کو ناکارہ بنا دیا جائے تو یہ تمام جسمانی افعال کو بھی ختم کر

دے گا اور انسان ایسی حرکات کرنے لگے گا کہ لوگ اس سے خوف زدہ ہوں گے۔ ایسے ہی حالات میں ہم انہیں دماغی امراض کہتے ہیں۔ ایک روسی ماہر امراض دماغ نے کہا تھا کہ انسان کو اس وقت مردہ سمجھ لینا چاہئے جب اسکا دماغ اپنا فعل انجام دینا چھوڑ دے اور صحت کا امکان نہ ہو۔ اسے مردہ بدست زندہ کہہ سکتے ہیں۔ اس قول سے دماغ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

دماغی امراض ہمیشہ سے صحت کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ۱۹۹۴ء میں نیشنل انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ امریکہ کی رپورٹ کے مطابق ہر پانچ امریکیوں میں سے ایک کا دماغ متوازن نہیں۔(1) ویسے کوائف جمع کرنے پر معلوم ہو گا کہ ساری دنیا میں اسی کے لگ بھگ مریض موجود ہیں جن کے علاج کی طرف تمام مروجہ طریقہ علاج گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔

زمانہ قدیم میں سر کا حصہ کھول کر درد سر اور دوسرے امراض معہ دماغی ٹیومر علاج کرنے کا طریقہ تقریباً چار ہزار سال قبل مسیح سے ملتا ہے۔ شواہد ملتے ہیں کہ Stone Age میں بھی کچھ آپریشن کئے گئے تھے۔ پرانے کھوپڑی کے ڈھانچے جو یورپ' ایشیا' اور نارتھ افریقہ میں ملے ہیں ان پر آری سے کٹنے کے نشانات پائے گئے ہیں(2)۔ پانچ سو سال قبل اٹلی میں قیام پذیر گریس کے باشندے Alcmaeon نے کہا تھا کہ ذہانت کا تعلق دماغ سے ہے اور یہی بات اب تک کے تجربات میں بھی ہے۔ لیکن یہ راز اب تک راز ہے کہ یہ تعلق کیوں اور کیسے ہے۔ ڈاکٹر Paul Brota نامی ایک فرانسیسی نے ۱۸۶۱ء میں معلوم کیا کہ بائیں ٹشوز میں جو حصہ ہے وہ بولنے کا مرکز ہے۔ رفتہ رفتہ دماغ کا ایک نقشہ مرتب ہوا جس میں مختلف احساسات و معلومات کی موجودگی کا اشارہ کیا گیا۔ ۱۹۷۰ء کے اختتام سے ۱۹۸۰ء تک ماہر ڈاکٹر Roger Sperry نے دماغ کے بائیں اور دائیں حصوں میں تقسیم اور انکے کاموں پر روشنی ڈالی۔ یہی آج کے علم میں بھی کہا جاتا کہ دماغ کا داہنا حصہ جسم کے بائیں حصہ کو اور بایاں حصہ جسم کے داہنے حصہ کو کنٹرول کرتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے زیادہ ذہین ہوتے ہیں لیکن عمر زیادہ داہنے ہاتھ سے کام کرنے والوں میں پائی گئی ہے۔(3) (دماغ کے چار حصوں میں تقسیم کا ذکر اس کتاب

---

(1) "Homeopathy-Medicine For Twenty First Century"- Dana Ulman-America Page 186

(2)(3) "World Medicine-The East West Guide to Healing Your body" by Tom Monte and the Editors of "East West Natural Health-" USA-page 187

کے Nervous System یعنی نظام عصبی میں درج ہے)

سترھویں صدی کے آخر اور اٹھارویں صدی کی ابتدا میں ریسرچ اس بات پر ہوئی کہ مردوں اور عورتوں کے دماغ میں بھی فرق ہے۔ یہ بتلایا گیا کہ عورتوں میں بولنے کی صلاحیت مردوں سے زیادہ ہے۔ یہ سب کیوں ہے وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہر حال دماغ کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا' ہر حصہ کے کام پر روشنی ڈالی گئی اور بتلایا گیا کہ یہ جسم کو کنٹرول کرنے کا سینٹر ہے اور ہر حصہ سے تکلیف کی آواز پر فوری احکامات جاری کر دیتا ہے کہ کیا کرنا چاہئے۔

خصوصی کاموں کی تفصیل :

۱ - آزادانہ کام کرنے والے خصوصی اعضاء مثلاً دل اور جسم میں پھیلے ہوئے آنتوں کے Nerve Cells کو قابو میں رکھنا۔

۲ - عام کام مثلاً حرارت جسمانی' بھوک' پیاس' اور جنسی خواہشات و احساسات جیسے مختلف کاموں کو وقت اور جگہ کے تعین کے ساتھ عمل پر مجبور کرنا۔

۳ - تمام جذبات اور احساسات کی ترجمانی' جیسے خوشی' غم درد اور غصہ وغیرہ۔

۴ - مختلف علامات کا اظہار' جیسے بیماری' خوف' سانس کا اتار چڑھاؤ' گیس' دل پر بوجھ یا ٹیومر کی نشاندہی وغیرہ۔

۵ - ہارمونز کی پیدائش جس میں نروس سسٹم سے مل کر بلڈ پریشر' دل کی حرکت اور سانس کا کنٹرول مثلاً زیادہ خوشی کے اظہار پر' جنگل میں خطرناک جانور مل جانے پر' تیز دوڑنے والے کھیلوں کے بعد یا جنسی عمل کے بعد کے تمام اثرات شامل ہیں۔

۶ - ذہانت سے متعلق تمام امور مثلاً نیند' جاگنا' تھکن' آرام' سونے پر راغب کرنا وغیرہ۔

مختصر یہ کہ جسم کے تمام افعال دیکھنے' سننے' بولنے' خوشبو' بدبو' ذائقہ وغیرہ میں تمیز پیدا کرنے کے سارے کام دماغ انجام دیتا ہے۔

پچھلے پچاس سال سے دماغی امراض کے معالج دماغی صحت پر مباحثے کر رہے ہیں۔ دماغ کے ماہرین اس کے

باوجود جو پہلو نکال رہے ہوں وہ اپنی جگہ مسلم، لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ آج سائیکالوجی کی تاریخ میں ڈاکٹر "ہنی مین" (موجد ہومیوپیتھی) کا کہیں ذکر نہیں، حالانکہ ہنی مین نے دماغی صحت کے سلسلے میں اہم معلومات فراہم کیں۔ سترھویں صدی کے اختتام پر پاگل مریضوں پر بدروحوں کا قبضہ تصور کیا جاتا تھا جس کے زیر اثر لوگ جنگلی جانور تصور کئے جاتے تھے اور ان کا علاج باندھ کر صرف مارنے پیٹنے تک محدود تھا۔ "ہنی مین" ان چند ڈاکٹروں میں سے تھے جنہوں نے دماغی اثرات کو بیماری کا نام دیا اور علاج کا راستہ دکھایا اور ایسے مریضوں کو زنجیر یا رسی سے جکڑنے، مارنے، پیٹنے کے بجائے آرام اور سکون پہنچانے کی ضرورت پر زور دیا۔

آج بھی یہی راستہ اپنایا جا رہا ہے اور ہومیوپیتھی نے اس میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ دماغی صحت سے متعلق مشہور و معرف Dr. Charles، Dr. Meninger M.D. اور Dr. Qava ہومیوپیتھ تھے جو ۱۸۹۴ء میں امریکن انسٹیٹوٹ آف ہومیوپیتھی سے منسلک ہوئے اور دماغی امراض کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

ذہنی بیماریوں کے ساتھ نفسیاتی بیماریاں بھی عروج پر ہیں جو خصوصاً پسماندہ ممالک میں (جن میں پاکستان بھی شامل ہے) سماجی، اقتصادی اور ناانصافیوں کے بوجھ میں دبی خطرناک سطح سے بلند ہو رہی ہیں۔ غربت، جہالت، توہم پرستی، کثافتِ آب و ہوا، ناقص غذا، جراثیم زدہ پانی، بھیانک ماحول، انسان کے ہاتھوں انسان کا استحصال، یہ سب ایسے عوامل ہیں کہ زندگی میں سکون نام کی کوئی چیز نہیں۔ قناعت سے دور انسانی اقدار بدل گئی ہیں، ضروریات زندگی میں اضافہ ہو رہا ہے جو پوری نہ ہوں تو انکا دکھ، ناانصافیاں اتنی بڑھیں کہ حق نہ ملنے کا دکھ، اور اس دکھ نے ذہنی انتشار پیدا کر دیا ہے جس سے سوچ کے منفی رجحانات نے جنم لیا جن میں احساس کمتری نے مزید آگ بھڑکا دی۔ جرم، زیادتی، غصہ، زبان کی بجائے ہتھیاروں کا استعمال جن سے خوف اور زندگی سے بیزاری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ کچھ نہ کر سکنے کے خوف میں خودکشی کی شرح بھی بڑھ رہی ہے۔ منشیات کا استعمال اسی ماحول کا نتیجہ ہے۔ معاشرے میں بے راہ روی بڑھ رہی ہے اور اچھے اقدار ناپید ہیں۔ ان بڑھتی ہوئی ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں میں صحت مند انسان کہاں سے پیدا ہوں گے۔ یہ نفسیاتی امراض انسانی دماغ اور فکر کو مفلوج کرنے میں چھپے دشمن کا کام انجام دے رہے ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب میں نفسیاتی امراض پر علیحدہ سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

حکومت کا کام ہے کہ معاشرے کو تندرست بنانے کے لئے ناانصافیوں و ناہمواریوں کو دور کرنے کے ساتھ

ناقص غذا اور جراثیم زدہ پانی کی فراہمی پر سخت سزاؤں کا قانون نافذ کر کے عمل بھی کرائے اور ڈاکٹروں کا فرض ہے کہ وہ علاج پر خصوصی توجہ دیں یہ معاوضہ اتنا نہ لیں کہ ذہن مزید ماؤف ہو جائے۔ اس وقت یہ حالت ہے کہ دنیائے طب، دماغ سے متعلق امراض سے پریشان ہے۔ ہومیو پیتھی دماغ کو جسم کے کسی حصہ سے الگ نہیں سمجھتی اسی لئے ہومیو پیتھی میں علاج کے بہتر نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ دماغ کا اس کی ضروریات کے مطابق علاج ہو تو جسم کی بہت سی بیماریاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔

جرمنی، انگلینڈ، فرانس اور امریکہ کے مستند ڈاکٹروں نے اپنی میڈیکل رپورٹ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ متعدی امراض از قسم انفلوئنزہ، ہیضہ اور طاعون وغیرہ میں ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے نتائج دوسرے طریقہ علاج سے بہتر اور زیادہ خوشگوار ہیں جبکہ اموات کا تناسب کہیں کم ہے۔

ڈاکٹر کاشی رام

باب ۔ ۲

عصبی نظام Nervous System
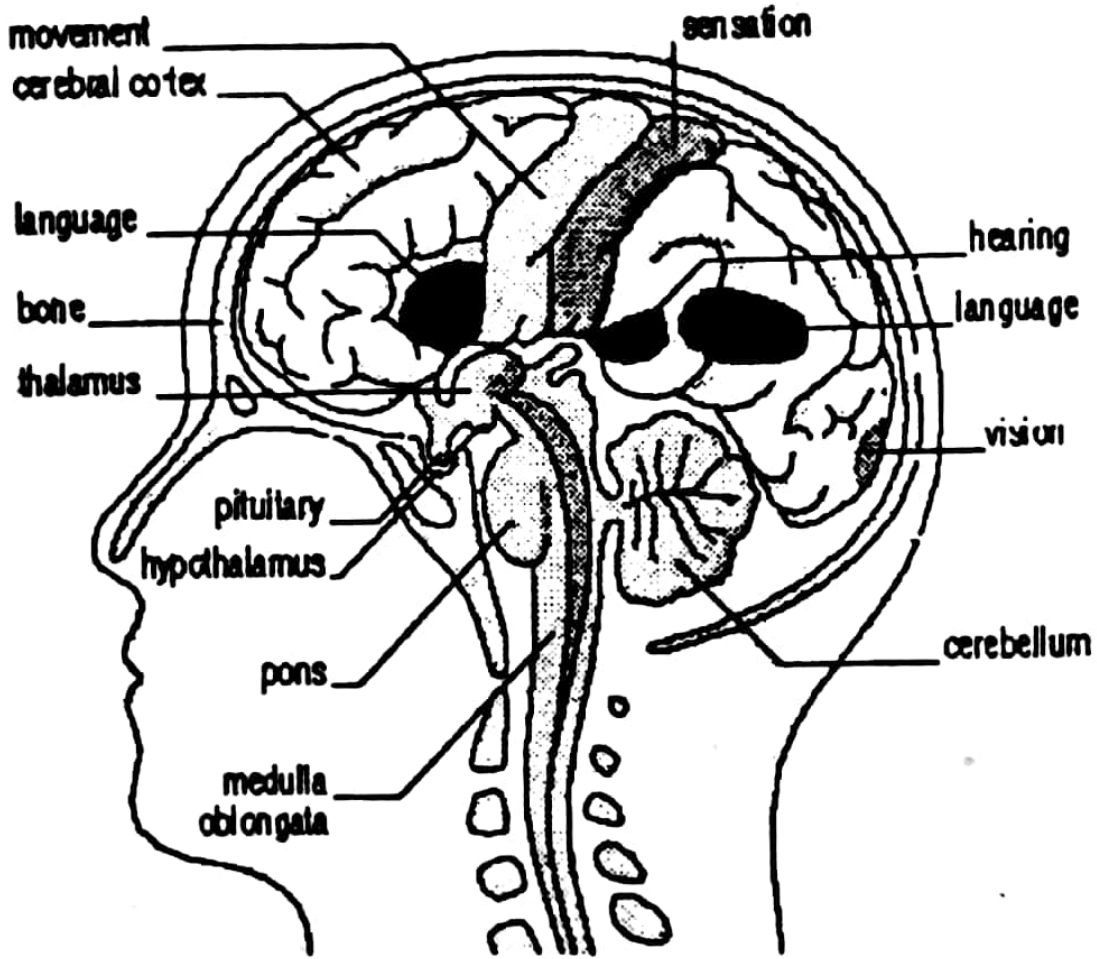
وہ علم کہ جس میں اعصاب پر بحث کی جائے اسے Neorology کہتے ہیں۔ اس نظام میں دماغ (Brain) کو حاکم اعلیٰ یا جسم کی سلطنت کا بادشاہ کہہ سکتے ہیں۔ اسکے ساتھ حرام مغز (نخاع) Spinal cord دماغ کا نائب ہے جبکہ اعصاب (Nerves) ان دونوں کے خدمت گزار ہیں۔ اعصاب عجیب و غریب نازک تار ہیں جو دماغ سے نکل کر پورے جسم میں پھیلے ہوئے ہیں جن سے دماغ پیغام رسانی کا کام لیتا ہے جسم کی تمام حرکات ارادی ہوں یا غیر ارادی، عصبی نظام کے کسی نہ کسی حصے سے انجام پاتی ہیں۔ عصبی نظام کے دو حصے ہیں۔

۱ - نظام دماغی یا حرام مغز جسے نظام حیات حیوانی کہتے ہیں۔

۲ - نظام شرکی یا نظام حیات عضوی (Sympathic Nervous System)۔

دماغی نظام کا تعلق عقل، فہم و فراست، حواس خمسہ ظاہری و باطنی اور حس و حرکت سے ہے جبکہ نظام شرکی کا تعلق دوران خون، حرکت تنفس، حرکت قلب، حرارت جسم، بد ہضم غذا کے لئے رطوبت کی پیدائش اور جسم کی پرورش سے ہے۔

اعصاب کے باریک یا موٹے تاروں میں ایک خاص قسم کا مادہ ہوتا ہے جس سے جان بنتی ہے۔ جسم میں کسی قسم کی بھی تکلیف ہو اس کی اطلاع اعصاب اپنے حاکم دماغ کو پہنچا دیتے ہیں۔ سب سے بڑا پٹھا (عصب) پیٹرو کا ایک چھنگلیا کے برابر موٹا ہوتا ہے لیکن چھوٹے اعصاب اتنے باریک ہیں کہ بغیر خوردبین کے انہیں دیکھنا ناممکن ہے۔ جسم میں لمبی لمبی رگوں کی گرہیں بنی ہوتی ہیں جنہیں Ganglia کہا جاتا ہے جبکہ پیچ در پیچ رگوں کے جال کو Plexuses کہتے ہیں۔ انسانی دماغ کھوپڑی کے محفوظ قلعے میں رہتا ہے جو مزید تین جھلیوں میں پوشیدہ ہے اور جسکے چار حصے ہیں۔

۱ - مقدم یا بڑا دماغ Cerebrum

"مقدم" کل دماغ کا دو تہائی حصہ ہے۔ اسکے بھی دو حصے ہیں جو درمیان میں تیر کی شکل کے Sagital Fissure کی وجہ سے دو حصوں میں منقسم ہے۔ ان دونوں حصوں کو دماغ کا نصف کرہ Hamisphera Cerebral کہا جاتا ہے۔ یہ دائیں اور بائیں دونوں جانب ہوتے ہیں جو Corpus Callosum کے ذریعے جڑے ہوتے ہیں۔ مقدم دماغ میں کہیں ابھار اور کہیں گہرائی پائی جاتی ہے۔ ابھری جگہ کو Corvobutton اور گہری جگہ کو Sulcor Silens کہا جاتا ہے۔ اس کا اندرونی حصہ رگوں کے جال White Matter سے بنا ہے جبکہ دوسرے حصہ کو Cortex یا Gray Matter کا نام دیا گیا ہے۔ ان دونوں نصف کرہ دماغ کے درمیان ایک سیال پتلی سی شے ہوتی ہے۔ دماغ کا بیرونی حصہ نیالے رنگ کی چیز سے اور اندرونی طور پر عصبی بافت Nervous Tissues سے مرکب ہے۔

۲ - موخر یا چھوٹا دماغ Cerebellum

بڑے دماغ کے پچھلی جانب نیچے کی طرف واقع ہے۔ اسکے بھی دو نصف کرے Hemisphere اور درمیانی حصہ

Verrris ہیں جن کے درمیان پودے کے ڈنٹھل کی طرح کی صورت ہوتی ہے جسے Corpus Dontatume کہا جاتا ہے۔ ان میں تین ستون Peduncles ہوتے ہیں۔ دماغ کے اس حصہ کو جسم کی حرکات اور توازن برقرار رکھنے کا ذریعہ کہا جاتا ہے۔

۳ - دماغ مستطیل Medula Oblongata

یہ حصہ بڑے دماغ کے نیچے ہے اور حرام مغز کی بتی کے واسطہ سے چھوٹے دماغ سے ملتا ہے' سانس کے نظام اور خون کے دوران کو کنٹرول میں رکھتا ہے۔ اسکے نیچے کا اختتام حرام مغز کی بتی کو وجود میں لاتا ہے۔ بیرونی و اندرونی حصوں پر مشتمل "حرام مغز" سوئی کی شکل کا عصب ہے جو ریڑھ کی ہڈی کی نالی میں محفوظ ہے اور دماغ سے تمام جسم کو احکامات پہنچاتا ہے۔ اسی طرح جسم جو کچھ محسوس کرتا ہے وہ اسی کے ذریعہ دماغ تک پہنچتا ہے۔ اس کا ایک سرا دماغ سے شروع ہو کر کمر کے نچلے حصہ تک جاتا ہے۔ اعصاب کے اکیس (۲۱) جوڑے اسی بتی کے ذریعہ جسم انسانی میں پھیلے ہیں جو ریڑھ کی ہڈی کے مہروں سے نکلتے ہیں۔

۴ - پل یا اوسط دماغ Pone Verolee

یہ چھوٹے دماغ کے سامنے کا سفید رنگ والا پیچدار حصہ ہے اور بڑے دماغ کے نیچے واقع ہے۔ اس سے حرام مغز کے علاوہ بڑے اور چھوٹے دماغ تک رسائی حاصل کرنے والے اعصاب نکلتے ہیں۔ اس حصہ کا کام دوران خون اور نظام تنفس کو قائم رکھنا ہے۔ اسی پل کے نچلی جانب دو گول چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں جنہیں Corpus Mammilla کہتے ہیں۔

اس تمام تفصیل کو مختصر طور پر یوں سمجھ لیں کہ اعصاب ایک خادم کی حیثیت سے اپنے بادشاہ دماغ سے نکلے ہوئے احکامات جسم کے مختلف حصوں میں پہنچاتے ہیں۔

اعصاب کی بھی تین قسمیں ہیں۔

۱ - **اعصاب حرکت** Motor Nerves جو دماغ کے تمام احکامات و پیغامات جسم کے تمام اعضاء کو پہنچاتے ہیں۔

۲ ۔ حسی اعضاء Sensory Nerves جو جسم کے تمام اعضاء کی محسوسات دماغ تک پہنچاتے ہیں۔

۳ ۔ مشترک اعصاب Mixed Nerves جو دونوں کام سرانجام دیتے ہیں۔

دماغ اور دماغی اعصاب کے کام انتہائی اہم ہیں جن کی بدولت ذہن کو تمام اشیاء ظاہری کا پتہ چل جاتا ہے۔ اس سلسلے کو امرض کے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ عوارض عصبی (Sensory) عوارض دماغی (Brain) اور عوارض نفسیاتی یعنی (Psychological)

عوارض عصبی Sensory

عصبی عوارض میں کسی ایک عصب یا اس کی کسی ایک شاخ کو جو تکلیف ہوتی ہے اسکا اظہار وہ درد کے ذریعہ کرتی ہے۔ یہ درد دوروں کی شکل میں دن میں کئی بار پڑ سکتے ہیں کبھی ایک لہر سی اٹھتی ہے، کبھی خفیف سی حرکت سے درد ہو سکتا ہے اور کبھی عصبی ضعف تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

۱ ۔ عصبی خلل Neurasthenia :

یہ مرض عام طور پر گندے خیالات، کثرت مباشرت، احتلام، اور بد ہضمی وغیرہ سے ہو جاتا ہے جس میں چکر، نیند کی کمی، دھڑکن، یاداشت کی کمزوری، سستی وغیرہ کے امراض ہو جاتے ہیں۔

علاج :

دستوں کے بعد یا خون نکل جانے کے بعد، زیادہ محنت یا تفکرات سے کمزوری میں China 3 ہر چھ گھنٹہ پر۔ دماغی طاقت کے زائل ہونے پر یا زیادہ پسینہ نکل جانے پر یا جماع کے بعد سخت کمزوری ہونے پر Acid phos 1X کے پانچ قطرے آدھے گلاس پانی میں تین مرتبہ ناشتہ و کھانے کے بعد۔ کسی بیماری کے بعد مثلاً ٹائیفائڈ، سردی، ڈفتھیریا وغیرہ کے بعد کمزوری میں مستقل لیٹے رہنے کی خواہش ہو اور حافظہ بھی کمزور ہو رہا ہو تو مصنف کے تجربہ میں Psorinum 200 طاقت میں ہفتہ میں ایک مرتبہ اور Calc.Phos. 30 چار گھنٹہ پر۔ کسی بیماری، خصوصاً بخار کے بعد کمزوری میں Alstonia 3 چار گھنٹہ پر۔ اگر کمزوری کے ساتھ جسم میں دکھن باقی رہے

تو Baptisia ہر چار گھنٹہ پر۔ چوٹ لگنے کے بعد کمزوری پر 30 Acid Sulph چار گھنٹہ پر۔ کلوروفارم یا آپریشن کے بعد کمزوری میں 3 AceticAcid چھ گھنٹہ پر۔ زیادہ محنت یا زیادہ کام کرنے یا لکھنے پڑھنے کے بعد کمزوری میں 3 Agaricus Muscarius ہر چار گھنٹہ بعد۔ نوجوانوں میں زیادہ پڑھنے سے کمزوری جس میں بھوک اور نیند کم ہو جائے تو30 Picric Acid ہر چار گھنٹہ پر۔ سردی کے احساس کے ساتھ بغیر بخار نیلاہٹ ہونے پر 6 Carboveg آٹھ گھنٹہ پر۔ دماغی تھکاوٹ کے ساتھ جس میں سر بھی بھاری معلوم ہو تو6 Ferrum Phos چھ گھنٹہ پر۔ خون کی کمی' دل بیٹھتا معلوم ہو Hellonius Q پانچ قطرے پانی میں آٹھ گھنٹہ پر۔ قبض کے ساتھ دل بھی دھڑکتا ہو تو Nat.Mur. 6 کے ساتھ باری باری آٹھ گھنٹہ پر 30 China نہ بھولنا چاہئے۔ بے حد کمزوری خصوصا مستورات میں200 Magnesia Carb روز سوتے وقت۔ قبض' بھوک نہ ہونے کے ساتھ چڑ چڑا پن ہو تو Nux.Vomica 3X ہر چار گھنٹہ کے بعد۔ دل کی کمزوری بھی ہو تو 3 Veratrum Alb چھ گھنٹہ پر۔ دبلے پتلے کمزور بچوں میں 6 Silica اور 30 China باری باری چھ گھنٹہ پر۔ کمزوری کے ساتھ جسم پر گوشت بھی کم ہوتا جانے پر Iodium 3X چار گھنٹہ پر۔ اعصابی کمزوری میں 3 Ignatia چھ گھنٹہ پر بہترین دوا ہے۔ اگر یاداشت خراب ہو رہی ہو یا کبھی ساتھ میں پیٹ کا درد بھی ہو تو3 Anacardium چار گھنٹہ پر۔ کھانے کے بعد کمزوری کے ساتھ نیند کا غلبہ ہونے پر 3 Nux Moschata ہر دو گھنٹہ۔ پر اس سے گیس کو بھی آرام آئے گا۔ احتلام کے بعد زیادہ کمزوری ہو اور جسم میں چوٹ کا سا درد ہو تو30 Ledum Pal چار گھنٹہ پر۔ دق کی ابتدا کے ساتھ کمزوری' ہسٹیریا اور دل کی تکالیف' جوڑوں کا درد' رعشہ ہونے پر 6 Vanadium ۔یہ دوا آکسیجن پہنچاتی ہے اور خون کے اجزا بھی بڑھاتی ہے' چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

نوٹ : مصنف کے تجربہ میں جبکہ عام کمزوری ہو' بے ہوشی ہونے لگے اور بھوک کم ہو جائے تو30 or 3 طاقت میں Arsenic Iod سے بہتر کوئی دوا نہیں جسے ہر ناشتہ و کھانے کے بعد دینا چاہئے۔ اسکے ساتھ China اور Moschus بہترین دوائیں ہیں۔ Lachesis' Platina' Argentum Nit. کے علاوہ مصنف کو ہفتہ میں ایک مرتبہ Radium Brom. 30 دے کر بھی اچھے نتائج ملے ہیں۔

۲ - اعصابی درد Neuralgia :

اعصابی درد عموما بڑی عمر میں ہوتے ہیں۔ وجوہات میں بخار' خصوصا ملیریا بخار' دماغی بوجھ' ٹھنڈ کے اثرات'

چوٹ ، رنج و غم 'اور کثرت مباشرت وغیرہ شامل ہیں۔ سر' چہرہ' آنکھ کے ڈھیلے' کمر اور پسلی وغیرہ جیسے اعصاب اس کے من پسند شکار ہوتے ہیں۔ خواتین میں حیض کے نقائص سے بھی یہ درد ہوتے ہیں۔

علاج :

خواتین میں اعصابی درد چہرے کے بائیں جانب رحمی تکالیف کے ساتھ ہوں یا دوران حیض بھی عصبی درد ہوں تو ہر چار گھنٹہ پر Sepia 30۔ کھلی اور ٹھنڈی ہوا کی خواہش کے ساتھ چھینکیں یا گرمی سے تکلیف میں اضافہ ہو' آنکھوں سے پانی بہے اور درد جبڑے سے کنپٹی تک جاتے ہوں تو Puls 6 ہر دو گھنٹہ پر۔ درد جیسے سوئیاں چبھیں یا پھر ڈنک لگنے جیسے ہوں' سینکنے سے یا گرمی سے آرام محسوس ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Arsenic Alb 3X۔ بائیں جانب زیادہ تکلیف کے ساتھ درد صبح سے دوپہر تک بڑھیں پھر گھٹنا شروع ہوں' چہرے یا گدی سے شروع ہوں' دبانے اور سردی بڑھنے سے زیادہ تکلیف محسوس ہو تو چار گھنٹہ پر Spigelia 30۔ آنکھوں میں تکلیف کے ساتھ جبڑے اور سر کے اوپر جلن ہو یا وہ درد جس پر کوئی دوا اثر نہ کرے Sulphur 30 ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

ان دواؤں کے علاوہ Cimcifuga ' Rhustox ' Gelsemium ' Colocynth ' Kalmia ' Vom Nux ' Plantigo ' Kali Phos ' Magnesia Phos ' Verbesicum اور Belladona وغیرہ بھی اپنی اپنی علامات کے ساتھ اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔ آرام آنے پر دوا دینے کا وقفہ بڑھاتے جائیں۔

۳ - فالج یا لقوہ Paralysis :

اعصابی امراض میں فالج انتہائی تشویش پیدا کرنے والا مرض ہے جس میں مکمل جسم 'نصف یا کسی ایک حصہ پر اس کا اثر ہوتا ہے جس سے اعضاء بے حس ہو جاتے ہیں۔ کبھی متاثرہ مقام پر لرزہ طاری ہوتا ہے 'کبھی دایاں کبھی بایاں حصہ بیکار ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ چہرے پر ہوتا ہے تو لقوہ کہلاتا ہے۔ کبھی کمر کے نچلے حصے پر حملہ آور ہوتا ہے جس سے چلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہ مرض سردی' دماغی چوٹ اور دماغی مرکز میں فتور کے علاوہ کبھی نخاعی نظام میں خلل پڑنے سے بھی ہو جاتا ہے' جیسے دماغ میں شریان کا پھٹ جانا یا اس میں رکاوٹ وغیرہ کا پیدا ہونا۔

علاج :

فالج یا لقوہ کا کیسا بھی مریض ہو بارہ گھنٹہ کے اندر ہر پندرہ منٹ پر 3 Aconite دی جائے تو مرض فوری ختم ہو جاتا ہے۔ صرف زبان پر اثر باقی رہ جائے تو 30 Causticum یا حسب علامت دوسری دوا دی جا سکتی ہے۔ یہ اہم دوا ہے جس کے بعد کوئی بھی دوا اچھا کام کرے گی۔

بوڑھوں میں زبان میں بولنے کی طاقت جاتی رہے، دماغی و جسمانی کمزوری ہو اور سردی سے ذکی الحس 6 Baryta Carb ہر چار گھنٹہ پر۔ ایک حصہ ماؤف ہونے پر خاص کر چہرے کے فالج میں Causticum لاجواب دوا ہے جسے ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ایکونائٹ اور کاسٹیکم کے بعد 3 Kali Chloricum دو گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر ورم ہو، چہرہ ماؤف محسوس ہو یا بھاری لگے 6 Graphites چار گھنٹہ پر۔ چہرے ہی کے فالج میں کھانے کے بعد درد سر یا کوئی دوسری تکلیف بڑھے، قبض ہو اور حاجت برقرار رہے 3X NuxVomica ہر گھنٹہ پر، چہرہ، مثانہ، زبان، ہاتھ، پیر کا فالج ہو، ٹانگیں کانپتی ہوں یا مرض خاندانی ہو 3 Gelsemium ہر گھنٹہ پر۔ علامات پر نظر رکھتے ہوئے 30 Conium یا 30 Hydrophobinum ہر دو گھنٹہ پر دی جا سکتی ہے۔ داہنی طرف کا فالج جس میں چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں، دوران خون دماغ کی طرف زیادہ ہو، بے چینی زیادہ ہو تو ابتدائی مرحلہ میں Belladona دو گھنٹہ پر۔ سر اور ہاتھ زیادہ کانپتا ہو 3 Antim Tart چار گھنٹہ پر۔ سردی اور تھکن کے احساس کے ساتھ بایاں حصہ زیادہ متاثر ہونے پر 30 Heloderma آٹھ گھنٹہ پر دوسری دواؤں کے ساتھ دیں۔ زبان پر سفیدی کی تہہ جمی ہونے پر 3 Ant. Crud چھ گھنٹہ پر۔ بولنے میں تکلیف 30 Lachesis چار گھنٹہ پر۔ بات بالکل سمجھ میں نہ آئے تو Hyoseyamus چار گھنٹہ پر۔ بے حد نقاہت اور رونے کی رغبت کے ساتھ 30 Aurum Met دو گھنٹہ پر۔ زیادہ بڑھا ہوا فالج ہونے پر ڈاکٹر کلارک نے 200-3 Curare چار گھنٹہ پر دینے کی سفارش کی ہے جبکہ ڈاکٹر بورک نے اسے 6 سے 30 تک کی طاقت میں دینے کی ہدایت کی ہے۔ دورہ پڑنے پر 30 Ignatia ہر دو گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ گردن کے فالج میں 3 Cocculus ہر دو گھنٹہ پر جس کے ساتھ 6 Calc.Phos دینے سے اچھے نتائج ملے ہیں۔ بچوں کے فالج میں جبکہ وہ اوڑھنا برداشت نہ کرتے ہوں تو 3 Secale چار گھنٹہ پر اور قبض ہو تو 30 Plumbum چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ چوٹ کے اثر سے فالج میں باری باری 3 Arnica اور 3 Hypericum دو گھنٹہ پر دینے سے آرام ہوتا ہے۔ مصنف نے علامات

کے مطابق دوا کے ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ Phosphorus 200 دے کر فائدہ حاصل کیا ہے۔
ان تمام ادویات کے علاوہ رسٹاکس ۳۰، چینوپوڈیم ۳۰، کالی آئیوڈ آئڈ ۳۰، روٹا ۳۰، امونیم فاس ۳۰، ڈلکامارا ۳۰، اسٹرامونیم ۳۰، تھیلم ۳۰، زنکم سلف ۳۰، مرک وائیوس ۳۰، اگیریکس مسکیرس ۳، کنابس انڈیکا ۳، اسٹرا ٹیجینم ۳۰، اوپیم ۳، ایسڈ سلف ۳x، الیومنا ۶، کیوپرم مٹ ۳۰، مرک کار ۳۰، پکرک ایسڈ ۳۰، ارجنٹم نائٹکم ۳ یا ۶، ڈفتھرینم ۲۰۰ اور لیتھرس سٹائیوس ۳x کو بھی حسب علامت دھیان میں رکھنا چاہئے۔

۴ - ریڑھ کا ستون Spinal Cord(۱)

ریڑھ کی ہڈی جسم کا سہارا ہے۔ اس سے متعلق امراض کا علاج بے حد ضروری ہے۔ ریڑھ کی ہڈی میں ورم، بخار، بے چینی، خوف، جلد خشک ہو تو Aconite 3 ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ورم کے ساتھ درد، سن ہونا اور کپکپاہٹ ہونے پر Gelsemium 30 ہر گھنٹہ پر۔ ورم کے ساتھ مختلف مقامات پر درد ہوں اور ذرا ہلنے جلنے سے سخت تکلیف ہو تو Bryonia 3X ہر گھنٹہ پر۔ ورم، سختی، درد اور ریڑھ کے نچلے حصہ نوک پر فالج جس سے چلنا مشکل ہو Heloderma 30 اور Oxalic Acid 3X باری باری ایک گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

۵ - ریڑھ کی ہڈی اور دماغ Cerebro Spinal :

فالج کے بعد ریڑھ کی ہڈی بھی متاثر ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Gelsemium 3۔ خواتین میں تمام منتخب دوائیں فیل ہو گئی ہوں اور نیچے ریڑھ کی ہڈی کا یا نیچے کمر کے حصہ کا کوئی درد ہو تو ہر پندرہ منٹ پر Cimicifuga 3X دیں اور آرام آنے پر وقفہ بڑھاتے جائیں۔ بہرہ پن شامل ہونے پر چار گھنٹہ پر Silica 6 دیں، پھر بھی ضرورت محسوس ہو تو صبح Sulphur 30 دے کر یہی دوا دیں فائدہ ہو گا۔ خون میں زہریلا مادہ شامل ہو گیا ہو اور ٹائیفائڈ جیسا ہلکا بخار ہو، ہاتھ کانپیں، داہنی جانب کا فالج ہو تو دو گھنٹہ پر Crotalus Horridus 3 دیں اور آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ کہیں سے خون کا اخراج ہو تو وہ بھی رک جائے گا۔ کان کے نیچے یا پچھلی طرف سخت درد ہو جو ادھر ادھر پھیلے تو ہر آٹھ گھنٹہ Ammonium Carb 200 دیں۔ دورے پڑیں، ہچکی ہو یا سر جھک جائے جسے

---

(۱) دیکھئے ہڈی کا نظام

جسے اٹھانے میں تکلیف ہو یا ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصہ کی نوک پر سخت درد، چلنا پھرنا مشکل، اندر ٹھنڈ کا احساس یا کبھی مریض گانا گائے، کبھی ناچنے لگے یا الٹی سیدھی حرکت کرے تو ہر گھنٹہ پر Cicuta Virosa 3 دینے سے آرام ہو گا۔

۶ - مدقوق استسقائے دماغ Hydrocephalus Tubercular :

اگر اس مرض کی ایکوٹ حالت ہو تو کسی دوا کو آزمانے سے پہلے Bacillinum 200 پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں ڈال کر ایک چائے کا چمچ ہر چار گھنٹہ پر دیں پھر آرام آنے پر حسب علامت دوسری دوا دیں۔ سر میں سخت درد، آنکھیں سرخ یا دست آئیں۔ Iodoformum 3 ہر دو گھنٹہ پر دینا نہ بھولیں۔ اس کے علاوہ بلاڈونا، برائیونیا، ایپس، ہیلی بورس، کلکیریا کارب، حسب علامات کام کی دوائیں ہیں۔ زیادہ دست آنے پر مصنف نے ہمیشہ Phosphorus 200 سے فائدہ اٹھایا ہے۔

۷ - ریڑھ کی ہڈی میں ورم Myelitis

بخار، ورم، خوف اور ریڑھ کی ہڈی کے کونے پر سخت درد ہونے پر Aconite 3 ہر گھنٹہ پر، تکلیف اتنی زیادہ ہو کہ مریض چیخ اٹھے اس وقت Cicuta Virosa 3 ہر گھنٹہ پر جس کے ساتھ قبض یا پیٹ کی تکلیف ہو تو باری باری Nux Vomica 3X بھی دیں۔ پیٹ کے نچلے حصہ میں سخت درد، گیس، اور ٹھنڈ کا احساس ہو Oxalic acid 3X ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

مصنف نے ایسی تکالیف میں Heloderma 30 اور Strychnia سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اسکے علاوہ پیر کی بے چینی میں Arsenic Alb 3X اور کرانک کیس میں فالج کے اثر پر Plumbum 30 نے بھی قابل تعریف کام کیا۔ چوٹ کے اثرات میں روٹا، آرنیکا، رسٹاکس، ہاپریکم، لیڈم پال، اور اسٹیفسگیریا کو بھی نہ بھولنا چاہئے۔ برائیونیا، کلکیریا فاس، ارجنٹم نائٹریکم، تھوجا، اگیریکس مسکیرس، پائروجنم، پکرک ایسڈ، سلفر، سلیشیا، اگنیشیا، سمی سی فیوگا، ٹیلیوریم، گوا ئیکم اور سیکیل کاربھی حسب علامات کام کی دوائیں ہیں۔

نوٹ : مصنف نے علامات کے حوالے سے دوسری دواؤں کے ساتھ ہمیشہ Bacillinum 200 ہر ہفتہ دیا

اور کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔

۸ - عرق النساء Sciatica

اسے لنگڑی یا ریگنن کا درد بھی کہتے ہیں جو انتہائی تکلیف دہ مرض ہے۔ یہ جسم کے سب سے بڑے پٹھے میں ہوتا ہے۔ پیڑو کے بڑے پٹھے سے شروع ہو کر پوری ٹانگ کو لپیٹ میں لے لیتا ہے اور شدت اختیار کر جانے پر ٹانگ سے انگلیوں تک چلا جاتا ہے یہ زیادہ تر ایک ٹانگ میں ہوتا ہے زیادہ تر ادھیڑ عمر کے لوگ اسکے شکار ہوتے ہیں عورتوں سے زیادہ مردوں میں ہوتا ہے اسباب میں پتھری، ذیابیطس، نقرس، گٹھیا، قبض، گیلی جگہ بیٹھنا اور آتشک وغیرہ شامل ہیں۔

علاج :

نوجوانوں میں سردی کے باعث، تردد اور ناقابل برداشت درد میں Aconite 3 ہر تین گھنٹہ پر، مریض میں آکسیجن کی کمی ہونے پر Ammo.Carb 3X ہر دو گھنٹہ پر دینے کے لئے بہترین دوا ہے۔ درد بیٹھنے سے بڑھے اور چلنے سے قدرے سکون ہو، ران کے پٹھے کھنچتے معلوم ہوں تو Am.Mur 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ درد پوری ٹانگ میں حرکت اور لیٹنے سے بڑھے، صرف کرسی پر بیٹھنے اور ٹانگ اوپر کرنے سے آرام ملتا ہو اور کبھی سن ہونے کا احساس ہو تو Gnaphalium 3 سے بہتر کوئی دوا نہیں جسے ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ پرانے مریض ہوں، درد داہنی ٹانگ میں ہو، بیٹھنے سے زیادتی اور لیٹنے سے کمی پر Lyco 30 ہر چار گھنٹہ پر۔ آرام کرنے میں درد زیادہ ہو تو Ruta 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ آرام کرنے سے زیادتی، سینکنے اور چلنے پھرنے سے کمی ہو، بارش میں بھیگنے کے بعد تکلیف جو مرطوب ہوا میں بڑھے Rhustox 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ ٹھنڈک اور چلنے سے درد بڑھے، کولھے سے ران تک ہو اور درد اچانک شروع ہو کر ایک دم کم ہو جاتا ہو، کس کر باندھنے اور سینکنے سے آرام ملے Colocynth 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ مریض بے چین ہو، پیاس زیادہ ہو، کمزور ہوتا جائے، گرمی اور سینک سے آرام ملے اور درد ایک وقت مقررہ پر ہوا کرے Ars.Alb. 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ انفلوئنزہ کے بعد اگر بائیں جانب درد ہوا کرے جس میں آرسنک اور سلفر دونوں کی علامات ملیں تو حسب ضرورت دو سے چار گھنٹہ پر Ars.Sulph 6 دینے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ بائیں کولہے میں سخت درد ہو کہ مریض لنگڑاتا ہو Iris vers 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ کولہے سے نیچے انتہائی تکلیف دہ درد

کھانسی کے ساتھ، گھٹنے سے ہوتا ہوا پیر تک جانے پر Capsicum 3 ہر چار گھنٹہ پر۔ ایسا ہی درد جو صبح تین بجے سے پانچ بجے تک بڑھے تو Kali Carb 6 ہر چھ گھنٹہ پر۔ رات میں جلندار درد جو نیند میں مانع ہو یا آرام کرنے سے بڑھے تو Gelsemium 30 ہر دو گھنٹہ پر۔ صرف بیٹھ کر اٹھنے سے درد ہونے پر Nat. Sulph 6 ہر دو گھنٹہ پر۔ درد آرام کی حالت میں یا بیٹھے رہنے سے بڑھے، چلنے سے کم ہو، ٹخنے میں ایسا درد ہو جیسے کیل ٹھونکی جاتی ہو، پیٹ میں کیڑے، مقعد میں کھجلی اور مریض غم رسیدہ ہو تو Indigo 30 ہر چار گھنٹہ پر۔ حسب ضرورت دو گھنٹہ پر بھی دے سکتے ہیں۔ گلے میں بلغم گرتا ہو، کان سے بدبودار مواد نکلے اور کمر پر داد اور کھجلی کے ساتھ درد زیادہ تر داہنی طرف ہو تو Tellurium 30 ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات پلیڈیم ۳۰، اونتھی کروکاٹا ۳۰، اسٹلنجیا ۳۰، کالی آئیوڈائیڈ ۳۰، وسکم البم ۳۰، سفلینم ۲۰۰، نکس وامیکا ۳x، ولیریانہ ۳۰، کاربونیم سلف ۳۰، ٹیر ٹلنبتھنا ۳۰، میگنیشیا فاس ۳۰، اور اپوسائنم ۳۰ بھی اچھی دوائیں ہیں۔

۹ - اینٹھن Cramps

اینٹھن کا شمار بھی اعصابی امراض میں ہے جس سے کسی عضلہ میں اینٹھن شروع ہو جاتی ہے۔ منہ، جبڑہ، گردن انگلی اور پیٹ وغیرہ سب اس سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ بعض مرتبہ آنت میں کیڑے ہونے سے، کبھی چوٹ لگنے سے، کبھی خوف سے، اور کبھی دماغی ہیجان سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اکثر مسلسل دیر تک ہاتھ رکھ کر، جھک کر یا بیٹھ کر متواتر کام کرتے رہنے سے بھی یہ مرض لاحق ہو سکتا ہے۔

علاج :

خوف یا ڈر جانے کی وجہ سے یکایک بخار کے ساتھ اکڑن شروع ہونے پر Aconite 3 ہر پندرہ منٹ پر۔ بچوں میں تیز بخار، آنکھیں سرخ، ہاتھ پیر میں اینٹھن اور ٹھنڈے ہوں، کبھی تیز بخار سر گرم یا دانت نکلنے کے زمانے میں مرض ہو تو Belladona 3 ہر پندرہ منٹ پر۔ بچوں ہی میں دانت نکلنے کے زمانے میں سبز پانی جیسے دست، تشنج اور بچہ روتا ہو تو Chamomilla 6 ہر پندرہ منٹ پر۔ سڑے گلے پھل کھانے کے بعد اینٹھن کے مرض میں Nux Vom. 3X ہر پندرہ منٹ پر۔ دورہ جاگتے میں پڑے یا کوئی عضو پھڑکے جس میں سوئی جیسی چبھن ہو یا ان

Agr. Musc 3 ہر پندرہ منٹ پر۔ تشنج جس میں بچہ بچوں میں جنہیں مارنے یا ڈانٹ دینے سے دورہ پڑتا ہو تو خاموش پڑا رہے، سوتے میں کوئی عضو پھڑکے، دورہ ختم ہوتے وقت مٹھیاں بند کر کے زور سے چیخے تو ہر پندرہ منٹ پر Cup.Met 6۔ بچوں ہی میں معدہ کی خرابی سے پیٹ میں درد جنہیں سینکنے سے آرام ہو اور چہرہ پھڑکتا ہو Mag.Phos 6 پندرہ منٹ پر۔ ہوپنگ کف کے بعد دورہ پڑنے پر بھی یہ دوا باری باری Cuprum Met کے ساتھ دینے سے آرام آجاتا ہے۔ درد، گیس کی تکلیف، دودھ ناموافق ہونے پر Aethusa Cyn. 3 ہر پندرہ منٹ پر اور پیٹ میں سوتی باریک کیڑے ہونے پر دودھ میں Cina 3 ہر آدھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ دورہ جس میں پیشاب رک جائے، دل کی حرکت کمزور ہو اور گاڑھا جھین دار بلغم نکلے تو ہر پندرہ منٹ پر Oenanthe Crocata 6 دینا چاہئے۔

ان دواؤں کے علاوہ زنکم سلف ۳، ارجنٹنم ٹائٹریکم ۶، ڈالی کس ۳، ہیوسمس ۶، لاروسراسس ۳۰، سائی کوٹاوائی روسا ۶، ہیلی بورس ۳۰، اور سلیشیا ۳۰ یا ۶ بھی حسب علامات اچھی دوائیں ہیں۔

نوٹ : مرض کی شدت میں دوا پندرہ منٹ پر دیں لیکن مستقل آرام کے لئے فائدہ پہنچانے والی دوا کم از کم دو ماہ تک صبح و رات دیں۔ ایک دوا یا معاون دوا حسب ضرورت اور علامات کو مد نظر رکھ کر دینا چاہئے۔ اسی لحاظ سے پرہیز بھی ضروری ہے۔

۱۰ - رعشہ Chorea

اس مرض میں جسم کے کسی حصہ کے عضلات غیر معمولی طور پر سکڑنے سے بے اختیار ہو کر کانپنے لگتے ہیں۔ مرض ورثے میں بھی مل سکتا ہے اور آنتوں میں کیڑے، دمہ، گندی جگہ رہنے، ناقص غذا کھانے اور تکان سے بھی ہو سکتا ہے۔ خواتین میں حیض کی خرابی سے بھی ہو سکتا ہے۔

علاج :

رعشہ میں جب عضلات مڑتے ہوں، جھٹکے لگتے ہوں، بے چینی ہو یا بچوں میں چہرہ اور انگلیاں پھڑکتی ہوں تو عام طور پر یہ دوا سب سے بہتر ہے Agaricus Musc. 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھاتے جائیں۔ اگر

اس سے فائدہ نہ ہو تو تین ہفتہ استعمال کر کے چھوڑ دیں اور ہر چار گھنٹہ پر Ver.Ver. 3 دیں یا دونوں باری باری دیں۔ اگر تکلیف کسی خوف کے اثر سے ہو یا خواب میں جانور وغیرہ سے خوف طاری ہوا کرے یا بہتے پانی سے ڈرے تو Stramonium 3 ہر چار گھنٹہ پر۔ ساتھ میں جذبات کی ہیجانی کیفیت سے رعشہ شروع ہو تو Ignatia 3 ہر دو گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے پھر وقفہ بڑھاتے جائیں۔ رات میں بے چینی اور جوڑ کی تکالیف کے ساتھ خواتین میں Cimicifuga 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ عام کمزوری کے ساتھ تکلیف ہو Ars.Alb 3 چار گھنٹہ پر۔ کمزور بچوں میں Calc.Phos 6X چار گولی صبح و شام۔ ان کے علاوہ حسب علامات Cup.Acet 3 بھی اچھی دوا ہے جسے آٹھ گھنٹہ پر دے سکتے ہیں۔

۱۱ - لرزش Tremors

یہ بھی رعشہ کی ہی قسم ہے جس میں جسمانی اعضاء خود بخود تھرتھراتے ہیں کوئی چیز اٹھانے پر کپکپاہٹ ہونے لگتی ہے۔ کبھی آواز میں بھی لرزش ہونے لگتی ہے۔ یہ زیادہ تر اعصابی کمزوری کا نتیجہ ہے۔

علاج :

خوف سے لرزش ہونے پر Stram 3 ہر گھنٹہ پر۔ جذباتی ہیجان شامل ہونے پر Ignatia 3 ہر گھنٹہ پر۔ جسم کے اندر تھرتھراہٹ ہوتی ہو، ہر حرکت پر سر اور ہاتھ کانپتے ہوں تو Ant.Tart 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ زبان کی لرزش، ہکلاہٹ، لکھنے یا چیز اٹھانے یا جذبات کی کشمکش میں ہر دو گھنٹہ پر۔ لرزش کے ساتھ کمزوری، حرکت انگلیوں سے شروع ہو تو ہر تین گھنٹہ پر Mer.Sol 6، کمزوری کے ساتھ سارا جسم کانپتا ہو تو Gelsemium 3 ہر چار گھنٹہ پر۔ اعصاب کے کانپنے میں بے چینی، کمزوری اور چلنا پھرنا دشوار ہو تو خواتین میں Cimicefuga 3 ہر دو گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

نوٹ : جس دوا سے آرام آئے اسے عرصہ تک استعمال کرنا چاہئے۔ دن میں چار مرتبہ دینا کافی ہے۔

۱۲ - تشنج Lock Jaw(Tetanus)

یہ بیماری خاص قسم کے جراثیم سے ہوتی ہے جو زخم کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتے ہیں اور تشنج پیدا کرتے

ہیں۔ خاص طور پر گردن اور نچلے جبڑے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس سے اکثر موت واقع ہو جاتی ہے۔

نوٹ : بیماری سے بچنے کے لئے ویکسین موجود ہے جو بچوں کو دو(۲) ماہ سے چار سال کے درمیان چار مرتبہ لگوالینا چاہئے، جسکے بعد ہر دس سال پر یہ ویکسین دی جاتی ہے ہومیوپیتھی میں اس مرض کی کامیاب دوائیں ہیں۔

علاج :

دوران خون چہرے کی جانب ہو، تشنج کے ساتھ سوتے میں جھٹکے لگیں، مریض چیخ مارے اور پیچھے اکڑے، دانت جکڑ جائیں منہ نہ کھلے اور پیشاب نکل جائے۔ Belladona 3 ہر گھنٹہ پر دیں۔ جبڑے سخت ہو جائیں، تمام اعضاء پھڑکتے ہوں، مٹھیاں بند اور آنکھیں باہر نکلی ہوں، جھٹکے نیند میں ہوں Stramonium 3 ہر گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ تشنجی دورے میں آنکھیں سرخ، ہونٹ جکڑے ہوئے اور پتلے دست آئیں تو ہر گھنٹہ پر Angustra 30 دیں۔ تشنجی دورے کے ساتھ چہرہ اور اعضاء پھڑکتے ہوں تو Absinthium 3 ہر گھنٹہ پر۔ قبض کے ساتھ مسلسل دورے پڑیں تو Mag.Phos 6X گرم پانی میں دو گھنٹہ پر۔ تشنج کے ساتھ منہ سے جھاگ نکلے، ہاتھ پیر اکڑ جائیں، جسم اینٹھتا ہو، چہرہ نیلا ہو جائے تو ہر گھنٹہ پر Cup Met 30۔ تشنج میں بے چینی، حرارت جو ٹھنڈ لگ جانے سے ہو، جسم پیچھے کی طرف اکڑے، چہرہ پر پسینہ اور کبھی سرخی کبھی زردی، تکلیف سے مریض کراہتا ہو تو Aconite 3 ہر گھنٹہ پر۔ لرزش، رعشہ، جبڑے، ادھر ادھر ہلتے محسوس ہونے پر Gelsemium 3 ہر گھنٹہ پر۔ پیچھے کی جانب ڈھلوانی حصہ کے جبڑے کی تکلیف، سر پیچھے جھکے یا ایک جانب جھک جائے، جھٹکے اور تشنج پیدا ہو جانے پر Citcuta Vir 3X ہر آدھ گھنٹہ پر۔ ڈھلوانی جبڑے پر ورم، جلد کٹی محسوس ہو اور چہرے پر سیاہی یا نیلاہٹ ہو تو Oenanthe Croc. 3X ہر گھنٹہ پر۔ اعصاب پر چوٹ لگنے سے، دبنے سے یا کٹ جانے سے زخم ہو جس میں نرمی ہو تو ہر گھنٹہ پر Hypericum 3۔ زخم ہونے پر Strychinum 30 ہر گھنٹہ پر اور یہ دو دن میں بہتر ہوتا نہ نظر آئے تو Hydrocy.Acid 3 ایک گھنٹہ پر دیں' Calendola لوشن ایک کھانے کا چمچ' آدھی پیالی پانی میں ملا کر لگائیں اور ناف پر Calendola کا مرہم لگائیں کیونکہ اکثر اس مقام پر بھی زخم ہو جاتا ہے۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات Veratrum Viride ' Nux Vom. ' Hyoscyamus ' opium اور Phytolaca اچھا کام کرتی ہیں۔

نوٹ : جبڑے کی ہڈی میں درد کے لئے دیکھیں "ہڈیوں کا نظام" اور تشنج کے سلسلے میں دیکھیں "دورے یا Convulsions"۔

۱۳ - عصبی کمزوری Nervous Debility

جذباتی یا دماغی کمزوری اکثر دیر تک ذہنی دباؤ کے باعث یا شدید بیماری کے بعد ہو جاتی ہے۔ کبھی قبض ہو تا ہے کبھی بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ کبھی نیند نہیں آتی اور کبھی بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

علاج :

شدید بیماری کے بعد یا زیادہ محنت کے بعد یا زیادہ افکار کے دباؤ سے کمزوری ہونے پر Calc.Phos. 6 ہر چھ گھنٹہ پر۔ معیادی بخار کے بعد ہو اور مسلسل لیٹے رہنے کا دل چاہے تو Psorinum 200 ہفتہ میں ایک مرتبہ اور China 6 ہر چار گھنٹہ پر۔ کمزوری کے احساس کے ساتھ دماغ پر بھی بوجھ محسوس ہو تو Fer.Phos 3 چھ گھنٹہ پر۔ کمزوری، ڈپریشن اور خون کی کمی میں خواتین کے لئے Helonius.d Q پانچ قطرے پانی میں چھ سے آٹھ گھنٹہ پر دیں لاجواب دوا ہے جسے مصنف نے ہمیشہ کامیابی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ اسکے علاوہ Cinchona Rubra Q بھی بہترین دوا ہے آٹھ گھنٹہ پر دیں۔ عام کمزوری جس میں بے ہوشی ہو جایا کرے اور بھوک مرجائے تو ہر ناشتہ و کھانے کے بعد Ars.Iod. 3X تین قطرے ایک گھونٹ پانی میں بے حد مفید ہے اور میری آزمودہ دوا ہے جسے میں اکثر و بیشتر کمزوری میں استعمال کراتا ہوں۔ بغیر بخار اور ٹھنڈ کے احساسات کے ساتھ Corboveg 30 ہر چھ گھنٹہ پر، قبض اور دل کی دھڑکن کے ساتھ کمزوری میں Nat.Mur 30 ہر چھ گھنٹہ پر۔ کمزوری میں قبض، غصہ اور بھوک نہ ہونے پر Nux.Vom 3 ہر چھ گھنٹہ پر۔ خواتین میں جو بے حد کمزور ہو چکی ہوں Mag.Carb 200 آٹھ گھنٹہ پر۔ دل کی کمزوری کے احساس کے ساتھ دل بیٹھتا معلوم ہونے پر Verat. Alb. 6 ہر چھ گھنٹہ پر۔ خون کی کمی کے ساتھ Iodium 30 ہر چار گھنٹہ پر۔ بھول یا غم شامل ہونے پر Igrnatia 30 ہر چھ گھنٹہ پر۔ مباشرت کی زیادتی کے باعث کمزوری، اکثر قطرے نکلتے ہوں تو ہر ناشتہ و کھانے کے بعد آدھے گلاس پانی میں Acid Phos 1X کے پانچ قطرے۔ ذہنی کمزوری کے ساتھ جب بھول شامل ہو تو Anacardium 30 ہر چار گھنٹہ

پر۔ کمزوری میں نیند نہ آتی ہو تو Scutel. Q کے پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں آٹھ گھنٹے پر۔ کھانے کے بعد نیند کا غلبہ ہو جاتا ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Nux Mosch. 6۔ بے حد کمزوری' کمر درد وغیرہ میں Strych. Nit. 3X چھ گھنٹہ پر۔ پیلے رنگ کے موٹے بچوں میں کمزوری پر Calc.Crab 6 آٹھ گھنٹہ پر اور دبلے و کمزور بچوں میں Silica 6 چھ گھنٹہ پر دینا بے حد مفید ہے۔

۱۴ - مرگی Epilepsy

یہ عجیب و غریب اعصابی مرض ہے جس میں بچوں کو تو خیر احساس بھی ہو تو اظہار نہیں کر سکتے لیکن بڑوں کو دورہ پڑنے سے قبل دورے کی آمد کا احساس ہو جاتا ہے۔ کبھی معدہ میں عجیب سا احساس ہوتا ہے کبھی ٹانگوں میں کھنچاؤ ہوتا ہے' کبھی کانوں میں آوازیں آنے لگتی ہیں' کبھی وہ اشیاء دکھائی دیتی ہیں جنکا کوئی وجود نہ ہو' کبھی مریض چیخ مار کر گرتا ہے اور پورے جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اور بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے' چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے' منہ سے جھین نکلتا ہے اور اس طرح کی کیفیت عام طور پر تین چار منٹ جاری رہتی ہے جس کے بعد ہوش آ جاتا ہے۔ یہ مرض سر پر چوٹ لگنے' دماغ کمزور ہونے' خوف' حسد' ماہواری کی خرابی' حمل' دماغی ٹیومر' سفلس' کیڑے اور جلق مارتے رہنے وغیرہ سے ہوا کرتا ہے۔ اس قسم کے دورے ایک وقت میں کئی بار پڑ سکتے ہیں۔

علاج :

علاج شروع کرنے سے قبل معالج کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان حالات کا جائزہ لے جن سے مریض دو چار ہوتا رہا اور انہیں حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے دوا کا انتخاب کیا جائے تو ہومیوپیتھک ادویات اپنا اثر ضرور دکھلائیں گی۔

میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ مرگی کا دورہ پڑنے سے قبل کچھ آثار پائے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں آثار پیدا ہوتے ہی Kali Bich 1x کے پانچ قطرے پانی میں مریض کو دے دیا جائے تو دورہ نہیں پڑے گا۔ دورہ کے وقت چہرہ سرخ' آنکھیں گھورتی معلوم ہوں' دم گھٹے' چکر' چیخنا' نیند نہ آنا' اور دورہ میں پیشاب یا پاخانہ نکل جانا کی علامات ہیں جسے ہر چھ گھنٹہ پر Belladona 3 دینا چاہیئے۔ دورہ سے قبل مریض چیختا ہو' دم گھٹتا ہو' اعضا کانپیں' آنکھ ادھی کھلی ہو' پتلیاں اوپر چڑھیں' چہرے پر سرخی معلوم ہو اور دورہ کے بعد نیند آ جائے جس میں

مریض خراٹے لیتا ہو تو Opium 3 ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ مرگی کا دورہ مردوں میں جلق کا نتیجہ ہو یا کثرت جماع کا اور عورتوں میں دوران حیض جسم سے ایک شعلہ سا اٹھتا معلوم ہو Bufo 30 ہر چھ گھنٹہ پر اچھی دوا ہے۔ ایسے دورے اکثر چاند کی تبدیلی پر پڑتے ہیں۔ مرگی میں انگلیوں یا ہاتھ پیر سے تشنج شروع ہو' مریض کانپے' بے ہوش ہو کر گرے اور جسم پیچھے اکڑتا ہو تو Cup.Met 30 ہر چھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ یہی دوا خواتین میں حیض کے وقت دورہ پڑنے پر دیں' یا بچوں میں تشنج کے ساتھ چہرے پر نیلاہٹ آجانے پر دیں۔ دورہ پڑنے پر مریض بڑبڑاتا ہو' آنکھیں سرخ نکلی معلوم ہوں اور شعلہ سا داہنی ایڑی سے گدی تک جاتا محسوس ہو تو Stramonium 3 ہر چھ گھنٹہ پر۔ دورے میں ایک شعلہ سا بازوؤں سے اٹھتا ہوا محسوس ہو یا رحم سے حلق تک جاتا ہو' باتیں بے تحاشہ کرے جسکا سرا ایک دوسرے سے نہ ملتا ہو اور نیند کے بعد کمزوری محسوس ہو تو Lachasis 6 چھ گھنٹہ پر۔ دورہ عموماً رات کو پڑتا ہو' پیٹ کے درمیانی حصہ میں درد ہو' دورے سے قبل جسم کا بایاں حصہ ٹھنڈا معلوم ہو جس میں اینٹھن بھی ہو یا دورہ سے شعلہ اٹھتا محسوس ہو تو Silica 6 آٹھ گھنٹہ پر یا اسی دوا کو ۲۰۰ طاقت میں ہر ہفتہ دینا مفید ہے۔ دورہ پڑنے پر منہ سے جھاگ یا بلغم پھین دار نکلے تو یہ دوا لاثانی ہے Oenanth croc 3x چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ لیکن مصنف نے اسے مدر ٹنکچر میں پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں دن میں تین چار بار دے کر سو فی صد نتائج حاصل کئے۔ مرگی کے دورہ میں خارش ہو' دانے دب گئے ہوں' کثرت جماع کے اثرات سے کمزوری ہو' مریض بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہو یا شعلہ معدہ سے یا دل سے اٹھ کر سر کی جانب جاتا ہو Calc.Carb 6 آٹھ گھنٹہ پر دیں۔ یہاں پھر مصنف پہلے ایک خوراک سلفر ۲۰۰ دے کر اسی دوا کو اونچی طاقت میں دیتا ہے اور بہتر نتائج حاصل کرتا ہے۔ دورہ میں آنکھیں اور چہرا پھڑکتا ہو' کمر میں جھٹکے لگتے ہوں اور ریڑھ میں ٹھنڈی ہوا لگتے محسوس ہو تو Agaricus Musc. 3 ہر چھ گھنٹہ پر مفید ہے۔ مصنف نے اس دوا کو Moschus 30 کے ساتھ تقریباً ساٹھ فی صد مریضوں پر آزمایا ہے اور بہترین نتائج حاصل کئے ہیں۔ دورے میں تشنج جو جبڑے سے شروع ہو اور دل میں تھرتھراہٹ جو پیٹ کی طرف جاتی محسوس ہو تو Absinth. 3 ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ دورہ پڑنے پر اس دوا کے مدر ٹنکچر کا ایک قطرہ بھی منہ میں ڈال دیا جائے تو دورہ فوراً رک جائے گا۔ انتہائی تشنج کے ساتھ دورہ کہ مریض بے ہوش ہو کر گر جائے اور جسم نیلا پڑ جائے اس وقت Kali Cyan 3 ہر چھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ مرگی کا دورہ دماغی بے حسی کے ساتھ جو خواتین میں ماہواری کے ایام پر پڑے یا مردوں میں جریان کی شکایت ہو تو Kali Brom 30

چھ گھنٹہ پر۔ جب خواتین میں ماہواری کی خرابی پر دماغ میں دورہ پڑنے کا پیشگی احساس ہو تو Cimicifuga 1x پانی میں تین قطرے آدھ گھنٹہ پر دینے سے دورہ رک جائے گا۔ اسی طرح دورے سے قبل متلی کا احساس، میٹھا کھانے کو جی چاہے، جسم بڑا ہوتے محسوس ہو Arg.Nit 30 کے دو قطرے آدھ گھنٹہ پر دینے سے دورہ نہ پڑے گا۔ جب ناقص خوراک کے استعمال کے بعد قبض ہو اور جلدی امراض کے ساتھ دورہ پڑے تو Plumbum 30 ہر چھ گھنٹہ پر اچھی دوا ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ اگنیشیا ۳۰، کلکیریا آرس ۳۰، ہیوسمس ۳۰، نکس وامیکا ۳x، آرسینکم البم ۳x، آرنیکا مانٹ ۳۰، سائیکوٹا وائروسا ۳x، ایتھوزا ۳۰، برومیم ۳۰، پیسی فلورا ۳۰، وغیرہ بھی حسب علامات اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔

نوٹ : ایسے مریض جن میں سلفر کی خصوصیات ملتی ہوں انہیں Sulphur 200 اور Psorianum 200 ہر ہفتہ باری باری سوتے وقت دینے سے اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

۱۵ - نیند نہ آنا (Insomnia) اور نیند میں مختلف حرکات

دور جدید کے تحفوں میں ایک تحفہ بے خوابی کا بھی ہے۔ اکثر و بیشتر لوگ بے خوابی کی شکایت کرتے ہیں۔ یہ بذات خود کوئی بیماری نہیں بلکہ دیگر امرض کا طریقہ اظہار ہے۔ اس کا بنیادی سبب دل و دماغ کی بیماریاں ہیں۔ بد ہضمی، خون کی کمی، زیادہ فکر، زیادہ خوشی، جلق، کثرت جماع، گٹھیا، زیادہ محنت، شراب نوشی، تمباکو نوشی، قہوہ، چاء، چرس، افیون، اور بھنگ کا کثرت سے استعمال وغیرہ ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے دل کی حرکت بڑھتی ہے، ناک کے نتھنے خشک ہوتے ہیں اور کبھی غنودگی آکر نیند رخصت ہو جاتی ہے۔ عمر، جنس، قد، وزن، اور جسمانی سرگرمیاں جیسے عناصر نیند پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ زیادہ تر مسلسل پریشانی کے باعث سائیکوفزیکل وجوہات بھی نیند پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ خیالی پلاؤ پکتے ہیں اور اختر شماری ہوتی رہتی ہے۔ بے خوابی کے مارے افراد کے جسم میں توانائی بخش تبدیلی کا عمل کمزور پڑ جاتا ہے اس لئے نیند سے جو توانائی بحال ہوتی ہے وہ کم ہو جاتی ہے اور انسان پریشان رہتا ہے۔ دیوانے پن میں بھی اکثر نیند نہیں آتی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اپنی پریشانیوں پر قابو حاصل کرنے کے ساتھ دوا استعمال کرے تو جلد فائدہ ہوگا۔

علاج :

سب سے پہلے تو نیند نہ آنے پر جب دماغ میں طرح طرح کے خیالات جمع ہوتے ہوں یا تین بجے شب آنکھ کھل جائے اور نیند غائب رہے، مقعد میں کھجلی ستائے یا بار بار خواب آنے سے آنکھ کھلتی رہے تو ہر چار گھنٹہ پر Coffea Cruda 3 آزمائیں۔

رات تین بجے آنکھ کھلنے پر پھر نیند نہ آئے تو ہر چھ گھنٹہ پر Bellis Perennis 3 دینا چاہئے۔ نیند نہ آتی ہو، جمائیاں آتی رہیں، آنکھ بند لیکن سب سنائی دے، بے چینی کی نیند میں ہر چار گھنٹہ پر Ignatia 30 مفید ہے۔ بے خوابی، بے چینی، اور اعصابی و جسمانی کمزوری میں تھوڑے گرم پانی میں پانچ قطرے ہر چار گھنٹہ پر Avena Sativa Q۔ سوتے میں باتیں کرے یا ناک سے آواز نکلیں تو آنکھ کھل جائے اس وقت Ver.Alb. 3 ہر چار گھنٹہ پر۔ سوتے میں روئے یا جگانے پر روئے، زبان کٹ جائے تو ہر چار گھنٹہ پر Carboveg 30 دینا چاہئے۔ محنت سے تھکے ہونے پر نیند نہ آئے یا بچوں کے دانت نکلنے کے زمانے میں Passiflora Q گرم پانی میں سوتے وقت پانچ قطرے۔ کمزور دماغ، خون کی کمی، زندگی سے بے زاری، تنہائی کی خواہش، خوف اور بہت باتیں کرنے والوں میں نیند نہ آنے پر Ambra Grisea 3 چار گھنٹہ پر۔ گہری نیند سونے کے باوجود دن میں بھی نیند کا احساس ہو تو چار گھنٹہ پر Opium 30۔ اعصابی مریضوں میں خوف سے بے خوابی ہو، آنکھوں کے پپوٹے جھکے معلوم ہوں، نیند محسوس ہو لیکن نہ آنے پر ہر چار گھنٹہ بعد Gelsemium 3۔ بے حیائی کرے، غصہ ور ہو، بے سر پیر کی اڑائے اور دوسروں کا مذاق اڑائے تو چار گھنٹہ پر Hyoscyams 3۔ نیند میں اٹھ کر چلے پھرے لیکن پتہ نہ ہو، دماغ کمزور لیکن دماغی محنت زیادہ کرے، چلبلا پن ہو تو Kali Bromitum 30 چار گھنٹہ پر۔ نیند سے اٹھ کر باقاعدہ کام کاج کرے، چلے پھرے، پھر سو جائے لیکن کچھ پتہ نہ ہو تو ہر چار گھنٹہ پر Avrtemisia Vulgaris 3 دینا چاہئے (عام طور پر ایسی حالت، جلق کے اثرات ہوا کرتے ہیں)۔ نیند میں ہوتے ہوئے اٹھ کر چلے پھرے، کافی پرانا مرض ہو گیا ہو تو ہفتہ میں ایک بار Silica 200 دیتے رہنا چاہئے۔ ریاحی تکلیف میں کھانا کھاتے ہی نیند ستانے لگے تو چھ گھنٹہ پر Lycopodium 6۔ ہر وقت غنودگی رہے، تمام دن نیند معلوم ہو اور نشے کی کیفیت ہو تو ہر چار گھنٹہ پر Nux Mochata 3۔ نیند تمام دن معلوم ہونے پر بچوں، جوانوں اور ضعیفوں کو

Calcarea Phos 6 چار گھنٹہ پر دینے سے کمزوری بھی دور ہوتی ہے۔ تمام دن غنودگی رہے لیکن نصف شب سے بے خوابی ہو اور فرحت نہ معلوم ہو' پریشان خواب نظر آئیں تو ہر ہفتہ صبح Phosphorus 200 دینا مفید ہے۔ آنکھوں میں نیند بھری ہونے پر بھی نیند نہ آئے' آنکھیں سرخی مائل ہوں تو چار گھنٹہ پر Belladona 3۔ رات بھر سونے کے باوجود صبح طبیعت بحال نہ رہے' معدہ خراب یا پاخانہ کی حاجت رہے تو چار گھنٹہ پر Nux Vom 3X۔ خواتین میں نیند ہر وقت آئے' سر اور آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد ہو' رنجیدہ رہے اور سرد آہ بھرے تو Cimicifuga 3 ہر چار گھنٹہ پر دیں۔

سوتے میں دانت پیسنا اکثر بچوں میں دیکھا گیا ہے۔ بڑے بھی اس کیفیت سے دو چار ہو سکتے ہیں۔ یہ زیادہ تر پیٹ میں کیڑوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بہترین دواؤں میں سینٹو نائن ۳۰' سینا ۳۰' بلاڈونا ۳x' ہیلی بورس ۳۰' سائیکوٹا وائروسا ۳' سپا ئجیلیا ۳۰' کالی برومیٹم ۳۰' زنکم میٹ ۳۰' اور پوڈوفائلم میں انتخاب کریں۔

سوتے میں اگر ہنستا دیکھیں تو کاسٹیکم ۳۰' ہیوسمس ۳۰' لائیکوپوڈیم ۳۰' میں مطابقت دیکھیں۔

سوتے میں گانا گاتے دیکھیں تو کروکس سٹائیوا ۳' ایسڈ فاس ۳۰' اور بلاڈونا ۳x۔

سوتے میں خراٹے لینے پر چائنا ۳۰' سلیشیا ۶' اسٹرامونم ۳۰' ٹوبیکم ۳۰' زنکم مٹ اور اوپیم ۳۰۔

سوتے میں کراہنا سنیں تو پیٹیشیا ۳۰' بلاڈونا ۳x' کیموملا ۳۰' سائیکوٹا وائروسا ۳۰' جلسیمیم ۳۰' ہیلی بورس ۳۰' اوپیم ۳۰' اور پوڈوفائیلم ۳۰ میں سے حسب علامات دوا منتخب کریں۔

سوتے میں آدھی آنکھیں کھلی رہیں تو کیموملا ۳۰' اوپیم ۳۰' بلاڈونا ۳x' زنکم مٹ ۳۰ اور پوڈوفائلم ۳۰ میں سے حسب علامات انتخاب کریں (دیکھیں امراض آنکھ)

سوتے میں سانس رکنے پر امونیم کارب ۳۰' سمبوکس ۳۰' نکس وامیکا ۳x اور لائکوپوڈیم اچھی دوائیں ہیں۔

سوتے میں بھوک لگنے پر ابیز نائیگرا ۳' سنا ۳۰' اگنیشیا ۳۰' سورائینم ۲۰۰' سلفر ۳۰' اور لائیکوپوڈیم اچھی دوائیں ہیں۔

سوتے میں منہ کھلا رکھنا بھی اعصابی تکلیف میں شامل ہے جسکے لئے مرک سال ۶' سمبوکس ۳۰' کے علاوہ رسٹاکس ۳۰ اچھی دوائیں ہیں لیکن ناک بند ہونے کی طرف بھی توجہ دینا چاہئے۔

نوٹ : ان دواؤں کے علاوہ انا کارڈیم ۳۰، کالی فاس ۳۰، انٹم کروڈ ۳۰، لیکیسس ۳۰، انٹم ٹارٹ ۳x، اسٹیفی سیگیریا ۳۰، کالی کارب ۶، میگنیشیا میور ۳۰، اومونیم کارب ۳۰، زنکم فاس ۳۰، پیٹیشیا ۳۰، آرنیکا ۳۰، سنا بیرس ۳۰، ایکونائٹ ۳۰، رسٹاکس ۳۰، گکولس ۳۰، اور ویریٹرم البم ۳۰ بھی نیند کی بیماریوں میں حسب علامات اچھی اور کارگر دوائیں ہیں۔ پسیڈیا مدر ٹنکچر ایک ڈرام آدھے گلاس پانی میں دینے سے انسان چوبیس گھنٹے سوتا رہے گا اس لئے سوچ سمجھ کر استعمال کرنا چاہئے۔

۱۶ - نیند کی بیماری Sleepy Sickness

اس مرض میں مریض کو اکثر و بیشتر سو جانے کی خواہش ہوتی ہے مریض باتیں کرتے کرتے سو جاتا ہو ہر دو گھنٹہ پر Ant.Tart 3X مفید ہے۔ کاہلی، سستی، جاگنے پر خوف اور فکر مندی ہو تو چار گھنٹہ پر Opium 30 مفید ہے۔ زندگی سے مایوسی، دل ڈوبتا محسوس ہو، تسلی نہ ہو اور مرنے کی خواہش ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Ars.Alb 3X دینا چاہئے۔ اسکے علاوہ Helleborus اور Baptisia اچھی دوائیں ہیں۔

نوٹ : ایک Sleeping Sickness مرض النوم نام کی بیماری افریقہ کے بعض حصوں میں عام ہے جس کا نیند سے واسطہ نہیں مگر خطرناک ہے۔ کبھی بخار ہوتا ہے اور وزن کم ہونے لگتا ہے جو جان لیوا ہو سکتا ہے۔

۱۷ - عصبی ورم Beri Beri

یہ وٹامن A اور B کی کمی ہو جانے پر ایک بیماری ہے جس کی وجہ سے پٹھوں میں قوت کم ہو جاتی ہے، ورم ہوتا ہے اور کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے۔

علاج :

درد ہو، سن ہو، خون رستا ہو اور کمزوری ہو تو Ars Alb 3X اور Rhustox 6 باری باری دو گھنٹہ پر۔ فالج ہو، جسم گھلتا جائے اور جوڑوں کی سختی ہو تو Phosphorus کی ۲۰۰ طاقت ہر ہفتہ ساتھ میں Rhustox 30 ہر دو گھنٹہ پر۔ سانس پھولے، پسینہ کے ساتھ بخار اور سارے جسم پر ورم ہو تو خواتین میں Sepia 6 اور مردوں میں

3X Lathyrus ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ایسے مریضوں میں مقوی غذا اور صاف کھلی ہوا کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔

خواب Dreams

رات سونے کے بعد خواب میں اکثر مردے دکھائی دیں' نیند میں انسان چونک پڑے' عقل کام نہ کرے اور کسی نہ کسی مخرج سے خون نکلتا ہو تو چار گھنٹہ پر Crotalus Horridus 3۔ خواب میں مردے دکھائی دیں اور بھول کا مرض بھی ہو تو چار گھنٹہ پر Anacardium 30۔ عورتوں میں ماہواری زیادہ اور جلد جلد' جس کا رنگ سیاہ' ٹکڑے ہونے کے علاوہ عورتوں اور مردوں دونوں کو خواب میں مقدس مقامات دکھلائی دیں تو یہ دوا چھ گھنٹہ پر دیں Coccus Cacti 30۔ پانی کے اکثر و بیشتر خواب دکھلائی دیں' ہائی بلڈ پریشر میں بھی کام آتی ہے چھ گھنٹہ پر Vertrum Viride 30۔ شہوانی خواب میں اکثر احتلام ہو' نیند کم آئے' دن میں بھی غنودگی رہے' جسم میں درد ہو' چار گھنٹہ پر Staphasagaria 30۔ خواتین میں حیض کے قبل پریشان کن خواب' نیند میں چونک کر باتیں کرے' دو بجے کے بعد سونا محال ہو' چار گھنٹہ پر Kali Carb 6۔ ڈراؤنے اور غصے کے خواب' شام سے نیند کا غلبہ' سونے میں خراٹے' معدہ خراب' پاخانے کی بار بار حاجت' تین بجے شب سے اٹھ جائے پھر مشکل سے نیند آئے تو چار گھنٹہ پر دیں NuxVomica 3X۔ جانوروں کے خواب دیکھے' نیند میں چونک پڑے اور خوف زدہ ہو' کمزور اور بوڑھے لوگوں میں چار گھنٹہ پر Ammonia Carb 30۔ ڈراؤنے پریشان کرنے والے خواب' دیر سے نیند آئے' صبح دیر تک سوتا رہے' چار گھنٹہ پر Pulsatilla 30۔ خواب میں قبریں' یا سیاہ رنگ کے کتے دکھائی دیں۔ جسم میں چوٹ کا سا درد معلوم ہو' چار گھنٹہ پر Arnica Mont 30۔ مردہ رشتہ داروں کو خواب میں دیکھے یا پریشانی کے خواب ہوں' شیطان نظر آئے' بے چینی' درد' غدود بڑھے ہوں' ورم ہو تو چار گھنٹہ پر Hyoscyamus 3۔ نفسانی Natrum Carb 6۔ خواب میں چوہے دکھائی دیں' گھبرا کر اٹھ بیٹھے' تو چار گھنٹہ پر خواب نظر آئیں' نیند پوری نہ ہو' دن میں بھی نیند آئے' خصوصیت کے ساتھ منہ کا مزہ میٹھا ہو' اکثر نگلنے میں تکلیف محسوس ہو تو چار گھنٹہ پر دیں Sabadilla 30۔ خواتین میں پیٹ بڑا اور حیض سے قبل ڈراؤنے خواب' آنکھیں بند ہونے پر شکلیں نظر آئیں' نیند دیر سے آئے لیکن صبح دیر تک سوئیں' چار گھنٹہ پر

6 Calcarea Carb۔ خواب میں دیکھے کہ کوئی مار رہا ہے یا دیکھے کہ موت بالکل سامنے ہے، چھ گھنٹہ پر
30 Sulphur۔ پریشان کن شہوت انگیز خواب، رات میں پیٹ یا کمر میں درد، قبض، سانس پھولے تو چار گھنٹہ پر
3 Ammo.Mur ۔ مختلف طرح کے خواب نظر آئیں، سونے کے باوجود تھکاوٹ، نیند اچھی طرح نہ آئے تو چار
گھنٹہ پر 30 Lachasis۔ پریشان کن خواب مکان گرنے کے، دل کی دھڑکن، جوڑوں میں درد، اکثر و بیشتر ہاتھ
سے چیز چھوٹ کر گر جائے، دماغ بڑا ہونے کا احساس تو چار گھنٹہ پر 6 Bovista۔ خواب میں لڑائیاں پانی، کنواں،
گڑھے، پہاڑ کی چوٹیاں نظر آئیں، چھینکیں، ناک سے پانی گرتا ہو تو ہر چار گھنٹہ پر کار آمد دوا ہے
6 Allium Cepa۔ شہوانی یا خوفناک خواب میں مریض چونک پڑے، دن میں دماغ بھاری معلوم ہوا کرے، آپ
ہی آپ ہنستا رہتا ہو، ہر چار گھنٹہ پر 3 Cannabis Indica۔

ان دواؤں کے علاوہ برائیونیا 3X، لائیکوپوڈیم ۳۰، رسٹاکس ۳۰، اورار جنٹم نائٹریکم ۳۰، وغیرہ بھی
حسب علامات کام میں لائی جا سکتی ہیں۔

۱۹ ۔ سکتہ Catalepsy

سکتہ کا شمار اعصابی بیماریوں میں ہوتا ہے جس کا واسطہ ذہن سے ہے۔ اس میں عموماً عارضی سطح پر قوت
ارادی اور حواس معطل ہو جاتے ہیں اور رگ و پٹھوں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج :

سکتہ میں سب سے پہلے ہر صورت میں دو گھنٹہ پر 3 Cann.Ind دیں۔ اگر اس سے خاطر خواہ فائدہ نہ دکھلائی
دے تو دو گھنٹہ پر 3 Cicuta Vir دینا چاہیئے۔ اگر سکتہ تقریباً ہر ماہ ہوا کرے تو ایک ماہ تک ہر آٹھ گھنٹہ پر
30 Moschus دینا ضروری ہے۔ خوف کے بعد سکتہ ہونے میں باری باری دو گھنٹہ پر 3 Aconite کے ساتھ
30 Gels اور 30 Opium دے سکتے ہیں۔ غم کے اثرات میں 3 Ignatia ہر دو گھنٹہ پر دینا مناسب ہے۔ زیادہ
حسد کرنے پر سکتہ میں 30 Lachasis چار گھنٹہ پر اور زیادہ خوشی کے باعث سکتے میں 30 Coffa دیں۔ ان
دواؤں کے علاوہ علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے انا کارڈیم ۳۰، اسٹرامونیم ۳۰، سباڈلا ۳۰، مرک سال ۶،
اور نکس موسکاٹا ۳۰ بھی اچھی دوائیں ہیں۔

۲۰ - چکر Vertigo

"چکر" بذات خود بیماری کے دائرے میں نہیں آتا بلکہ یہ کسی اور تکلیف یا مرض کا طریقہ اظہار ہے۔ چکر میں انسان محسوس کرتا ہے کہ وہ گھوم رہا ہے یا اس کے گرد و پیش سب کچھ گھوم رہا ہے جبکہ اسے خود احساس رہتا ہے کہ ان میں کوئی حقیقت نہیں۔ کبھی پانی دیکھنے سے، کبھی لیٹنے سے، کبھی اٹھ کر بیٹھنے سے، کبھی چلنے پھرنے سے چکر آ جاتے ہیں۔ دراصل اسکی وجہ صرف اس قدر ہے کہ دماغ میں واقع مرکز سماعت کی نیم دائرے والی نالیوں میں پیدا ہونے والی حسیات ہمیں باخبر رکھتی ہیں۔ یہ منحنی سے نالیاں ایک قسم کے سیال مادہ سے لبریز ہوتی ہیں اور سر میں انکے افعال میں ذرا بھی معمول سے ہٹ کر فرق آ جائے تو اسکا اظہار چکر کی صورت میں ہوتا ہے یا یوں کہیں کہ سر کے دونوں جانب سے آنے والی حسیاتی کیفیت میں فرق پیدا ہو تو چکر آ جائے گا۔

کبھی جذباتی نشیب و فراز میں، کبھی سر پر لگنے والی ضرب میں، نزلہ، کھانسی و زکام کی شدت میں کبھی مالی مشکلات میں، کبھی کشیدگی اور فکر و پریشانی میں چکر آ سکتا ہے۔ بلڈ پریشر کی کمی بھی وجہ ہو سکتی ہے۔ چکر کسی پریشانی کا باعث تو نہیں ہوتا لیکن چونکہ یہ دماغ کی سوزش سے بھی ہو سکتا ہے اس لئے وقتی تکلیف بڑھ کر کبھی بڑی تکلیف کی حدود میں بھی قدم رکھ سکتی ہے۔ چکر کے اسباب زیادہ تر مزاجی ہی ہوتے ہیں، لیکن ان سے غفلت نہ برتنا چاہئے اور علاج ضرور کرلینا چاہئے۔ ہومیوپیتھک دوائیں علامات کے مطابق درج ذیل ہیں۔

علاج :

چکر آنے میں سب سے پہلے اس دوا کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ اگر لیٹنے سے آئے تو ہر دو گھنٹہ پر Conium 3or 30۔ چکر معلوم ہو کہ پیچھے کی سمت میں گر رہے ہیں یا بستر پر سر گھمانے سے یا لیٹنے پر اٹھنے سے اور روشنی برداشت نہ ہو تو ایسی صورت میں ہر دو گھنٹہ پر دیں 3 Belaladona۔ لیٹنے پر چکر آئے، صحت ٹھیک نہ رہتی ہو، کمزوری ہو، قبض ہو، چار گھنٹہ پر Natrum Mur 6or30۔ چکر کے ساتھ متلی معلوم ہو (قے نہیں ہوتی) چار گھنٹہ پر دیں Staphisagaria 30۔ چکر آنے میں ایسا معلوم ہو جیسے نشہ آ رہا ہے، چہرہ گرم ہو اور زردی چھا جائے، ٹھنڈک اور گرمی، دونوں برداشت نہ ہوں، لیکن گرمی سے تکلیف زیادہ ہو اور پیاس نہ ہو تو چار گھنٹہ پر Ledum Pal 30۔ عام، سادہ چکروں میں یہ بڑے کام کی دوا ہے چار گھنٹہ پر دیں Gelsemium 3 or 30۔ بہتے

پانی کو دیکھنے سے چکر آئے تو چار گھنٹہ پر Bromium 30۔ اوپر دیکھنے سے چکر آئے تو صرف ایک خوراک دینا کافی ہے Syphlinum 1M۔ نیچے دیکھنے سے چکر آئے تو صرف ایک خوراک دینے سے فائدہ ہونا چاہئے۔ Sulphur 1M۔ چلنے میں چکر آئے، پڑھنے سے یا سر گھمانے سے چکر آئے اور کھلی ہوا میں بہتر ہو، چھ گھنٹہ پر Kali Carb 6۔ چکر جو خاص طور پر صبح چلنے سے کم لیکن لیٹنے سے بڑھ جاتا ہو چار گھنٹہ پر Ammonium Carb 30۔ چکر کے ساتھ کھانا کھانے سے کئی بار پاخانہ جانا پڑے اس وقت صبح سلفر ۳۰، اور دو مرتبہ Nux.vom. 3X۔ پیٹ کی خرابی سے چکر میں صبح Sulphur 30 اور دوپہر و رات میں Nux.vomica 3x ایک ماہ تک دیں۔ چکر سے دماغ میں کمزوری محسوس ہو، کھڑے ہونے پر سر درد اور متلی معلوم ہو، گرمی سے تکلیف بڑھے، چار گھنٹہ پر Apis 6۔ بلندی پر چڑھنے سے چکر آ جایا کرے، سمندر یا ہوائی جہاز کے سفر میں بھی چکر آ جایا کرے، ہر دو گھنٹہ پر Cocculus Indicus 3۔ دماغی محنت کرنے سے، آنکھ بند کرنے سے یا سو کر اٹھنے سے طبیعت خراب ہو اور چکر آئے ہفتہ میں ایک مرتبہ Lachesis 200۔ قے ہو، کھلی ہوا کی خواہش ہو اور مرغن غذا کھانے کے بعد چکر آتا ہو تو چار گھنٹہ پر Pulsatilla 30۔ چکر جس میں خاموش رہنے سے تو سکون ہو لیکن ہلنے جلنے سے تکلیف ہو یا کھڑے ہونے سے بڑھے، تھوکنے کی عادت ہو یا سخت قبض اور بدبودار پاخانے ہوں منہ خشک ہو یا پیاس ہو تو دو گھنٹہ پر Bryonia 3X۔ چکر آنے پر سر بڑا معلوم ہو کانوں میں آوازیں، معدہ خراب اور گیس ہو تو چار گھنٹہ پر Argentum Nit 30۔ زینہ یا سیڑھی سے نیچے اترنے پر چکر آئے یا منہ میں چھالے پڑتے ہوں تو چھ گھنٹہ پر دیں Borex 6۔ اوپر دیکھنے یا اوپر چڑھنے سے چکر آنے پر آٹھ گھنٹہ پر دیں Calcarea Carb 6۔ بہتا پانی دیکھ کر چکر میں نشے جیسی کیفیت ہو چار گھنٹہ بعد Argentum Met 30

۲۱ - یاداشت Memory

انسانی جسم کا طریقہ عمل برقی ہے۔ اب تک کے تجربات میں بتلایا گیا ہے کہ ہماری زندگی کے تمام تجربات برقی لہروں کے ذریعہ دماغ میں اس طرح ریکارڈ ہوتے ہیں کہ تاحیات محفوظ بھی ہو جاتے ہیں۔ آج آپ اپنے بچپن سے لے کر اب تک کے تمام واقعات کو ایک سیکنڈ میں اس طرح دیکھ لیتے ہیں کہ ہر واقعہ جیسے آپ کی نظر کے سامنے اسکرین پر بالکل اسی شکل میں واضح ہے۔ دماغ ان یاداشتوں کو کس طرح یاد رکھتا ہے، اس کا حل اب تک نہ مل سکا۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ "ہر یاداشت خلیوں کے ایک حلقے میں محفوظ ہوتی ہے جو حلقے کے گرد

مسلسل گردش کرنے والی برقی لہر سے جڑی ہے۔" اسی طرح بہت سے نظریات بتلائے گئے ہیں مگر حقیقت یہی ہے کہ دماغ کے خزانہ کا یہ راز اب تک راز ہے۔ ہم صرف اتنا سمجھ سکے ہیں کہ دماغ کے خلئے جس قدر تباہ ہوں گے اتنا برقی سلسلہ منقطع ہوتا جائے گا اور انہیں برقی سرکٹوں کے کنٹرول میں جتنا فرق پیدا ہو گا ہماری یادداشت میں فرق آئے گا۔ ہومیوپیتھی میں جہاں دماغی امراض پر توجہ دی گئی وہیں یادداشت کو بحال کرنے کے لئے بھی دواؤں پر ریسرچ کی گئی ہے چنانچہ علامات کے حوالے سے دوائیں درج ہیں۔ چونکہ غصہ 'بے ہوشی' چکر اور نیند نہ آئے یا کم خوابی یا زیادہ نیند اور خواب دیکھنے کا تعلق بھی جسمانی نہیں بلکہ دماغی ہے اس لئے اسکا علاج بھی یہیں درج کر دیا گیا ہے۔

علاج :

حافظہ کمزور ' بھوک بڑھی ہوئی' دماغی محنت سے سردرد ' خالی پیٹ میں درد کھانے سے آرام' قبض ہو Anacardium 30۔ حافظہ کمزور چیزیں خرید کر بھول جائے' باتونی' تنگ کپڑا برداشت نہ ہو' نیند کے بعد تھکان ہونے پر Lachesis 30' آرام آنے پر چھوڑ دیں۔ نام اور الفاظ بھولنے پر ہر چار گھنٹہ پر Sulphur 3۔ دماغی کام انجام دینے میں دقت ' زیادہ آواز برداشت نہ ہو' غمگین' مفروضہ جرم میں گرفتاری کا اندیشہ' کام اور بات کرنے میں تکلیف۔ ایسی حالت میں چار گھنٹہ پر Zincum Met 6 or 30۔ کسی بات پر اپنی توجہ مبذول نہ کر سکے۔ مبذول ہو تو قائم نہ رکھ سکے۔ چار گھنٹہ پر Aethusa 6۔ بات کرتے کرتے بھول جائے۔ خیالات اچانک غائب ہو جائیں' بادل گرجنے پر الجھن Rhododendron 3۔ اپنی رطوبات زندگی برباد کرنے پر حافظہ کمزور چار گھنٹہ پر Acid Phos 30۔ لکھنے میں غلطیاں ہوں' دنیا کو اپنے لئے بیکار تصور کرے' ہر چیز کا تاریک پہلو دیکھے' چار گھنٹہ پر Laccaninun 30۔ ہر بات بھول جانا' سوچنے میں دشواری' خوفزدہ' مستقبل کے لئے فکر مند۔ چار گھنٹہ پر Digitalis 3or 30۔۔ کمزور حافظہ' چہرہ پیلا' جسمانی کمزوری' زکام بار بار ہونا' قبض' جلد تھکاوٹ چار گھنٹہ پر Natrum Mur 30۔ گردوں کی خرابی سے حافظہ کمزور ہونے میں چار گھنٹہ پر Zincum Phos 30

ان دواؤں کے علاوہ کاسٹیکم' نکس وامیکا' میڈھورنیم' لائکوپوڈیم' کیمفر' زنکم میٹ' گگولس' اور کیمفر وغیرہ کو بھی دھیان میں رکھنا چاہئے۔ اور حسب علامات فائدہ اٹھانا چاہئے۔

دماغی عوارض

۱ - ورم الدماغ Meningistis

بیکٹریا یا وائرس کے دماغی جھلیوں پر اثر انداز ہونے سے یہ مرض ہو جاتا ہے اور کبھی سرسامی یا ہذیانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ دماغی جھلیوں میں ورم کے ساتھ دماغ کی طرف خون کی آمد بڑھ جاتی ہے جبکہ واپسی کی رفتار کم پڑ جاتی ہے۔ تیز بخار' سردرد' رگوں میں سختی' متلی وغیرہ بھی ہو جاتی ہے۔ اکثر مریض باتیں زیادہ کرنے لگتے ہیں اور کبھی بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ بروقت علاج نہ ہو تو موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

علاج :

آنکھیں باہر نکلتی معلوم ہوں' مریض بھاگے' چیخے اور کنپٹیوں میں دھمک ہو تو ہر گھنٹہ پر Belladona 3۔ تپ دق کا مرض شامل ہو تو پہلے Bacilinum 200 کی ایک خوراک دیں بخار ٹھیک ہو جانے پر اصل وجہ دور کرنے کے لئے چوٹ ہو' پیشاب بند ہو گیا ہو' ورم ہو' گردن گھمائے' جسم ٹھنڈا اور سر گرم ہو تو Arnica 3 کے ساتھ دو گھنٹہ پر Helliborus 3۔ دق کے ساتھ بھوک بڑھی ہوئی ہو' غدود پھولے ہوئے ہوں تو Bacilinum 200 ہفتہ میں ایک مرتبہ کے ساتھ چار گھنٹہ پر Iodium 30۔ ورم ہو' خواب میں مریض چیختا ہو تو ہر گھنٹہ پر Apis 3X۔ دماغ میں پھوڑا ہو جس کی وجہ سے مرگی کے دورے پڑیں' اس سے قبل چکر ہو جاتا ہو تو چار گھنٹہ پر Plumbum 30۔ گومڑ کی وجہ سے قے ہوتی ہو' سینے کی جلن ہو' سر پر گرمی معلوم ہو' متلی ہو' چار گھنٹہ پر Apomorphia 3X۔ ورم کے سلسلے میں آرنیکا' ایپس' برائیونیا' بلاڈونا' اور ہیلی بورس نے کام نہ کیا ہو تو دو گھنٹہ پر Zincum Met 6۔ دماغ کے ورم میں پیٹ پھولا ہو' دق کا مادہ ہو' پیشاب میں سرخ ریت ہو' علامات شام کو بڑھتی ہوں Lycopodium 30۔ دماغ میں ورم کے ساتھ فالج یا سکتہ ہو اور کمزوری باقی رہ گئی ہو

Zincum Phos 1M۔ ورم دماغ میں دل کمزور ہو' نبض ست ہو اور پیشاب بند ہو تو چار گھنٹہ پر Digitalis 30۔ دماغ کے ورم کے ساتھ کان کا ورم ہو تو اس دوا سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے' ہر چار گھنٹہ پر Mercurius Dulcis 3۔ ورم میں بخار نہ ہو یا ہلکا ہو' عضو تناسل پر بار بار ہاتھ لے جائے' برہنہ ہو' بے حیائی کرے' تو چار گھنٹہ پر Hyoscyamus 30 دیں اور آرام آنے پر دو سو طاقت میں ہفتہ میں ایک بار۔ جب ورم الدماغ کسی چوٹ سے ہو تو سب سے پہلے اس دوا کو ہر چار گھنٹہ پر دیں Arnica 3۔ لیکن بخار ہو جائے' بے چینی ہو' خوف ہو' جلد خشک ہو اور پیاس ہو تو ہر گھنٹہ پر دیں Aconite 3۔ ورم میں تشنجی دورے' صبح علامات بڑھیں' چھونے سے دورہ پڑے' معدہ خراب اور پیٹ میں درد ہو چار گھنٹہ پر Nux.vomica 3X۔

نوٹ : ورم الدماغ کے اکثر مریضوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے میں نے بیشتر ڈاکٹروں اور اپنے تجربات سے دوائین تحریر کر دیں لیکن ڈاکٹر آر آر گریک (.ملیو) امریکہ کا تجربہ ہے کہ انہوں نے ہزار طاقت سے کم دوا نہیں دی اور ہمیشہ کامیابی ہوئی بہرحال اس مہلک مرض میں ڈاکٹر سے رجوع کرنا ضروری ہے۔

۲ - پاگل پن یا مراق و ہذیان Mania(lusanity with delirium)

کسی قسم کا بھی پاگل پن ہو جبکہ خواہش نفسانی بڑھے تو چار گھنٹہ پر Baryta Mur 6۔ پاگل پن' جلق یا کسی اور غلط طریقہ سے اپنے کو تباہ کرنے کے بعد ہو اور اعصابی کمزوری ہو گئی ہو' نیند نہ آتی ہو Kali Bromitum 30 ۔ عام سادہ سا مراق جس میں بے حد بات کرے' لڑائی پر مائل ہو' اعصاب میں چلبلا پن' آنکھ کی پتلی بار بار گھومتی ہو' شکی مزاج' شک ہو کہ زہر دیا گیا ہے' جسم ننگا اور بے حیائی کرے تو ہر گھنٹہ پر دیں Hyosyamus 3۔ بہت زیادہ ڈپریشن ہو' خوف ہو کہ اپنا ہوش و حواس ختم ہو رہا ہے تو سوتے وقت Calcarea Carb 200۔ پاگل پن یا مراق کی وجہ رنج و غم ہو' جسم کا داہنی طرف والا حصہ ٹھنڈا اور بایاں گرم' سن ہونے کا احساس' باتیں زیادہ کرے' درد' اکثر حلق میں گولہ سا پھنسنے کا احساس' پیٹ میں گڑگڑاہٹ کی آواز' زیادہ تر تکلیف شام کو بڑھے تو ایسی صورت میں ہر دو گھنٹہ پر Paris Quadrifolia 3۔ احساس کہ جیسے بادل اسے کھائے جا رہے ہیں' پاگل ہونے کا خوف' مسلسل بولا کرے' ہر وقت رنج و غم' اپنے کو زخمی کرنے کی کوشش کرے یا خودکشی کرنا چاہے' خواب میں چوہے نظر آئیں' سر میں سخت درد ہوا کرے تو چار گھنٹہ پر Cimicifuga 3X۔ رحم کی تکالیف یا صدمہ'

محبت کی ناکامی' کاروبار یا کسی اور دلی صدمہ سے پاگل ہونے پر Aralia Racemosa 30۔ عشق یا بچھڑنے کے غم سے پاگل پن' دماغی یا چہرے کا فالج یا کثرت جماع کی وجہ سے کمزوری ہو Zincum Picricum 6۔ معمولی بات پر فکر' خودکشی کی رغبت' اختلاج' رات میں ہڈیوں کا درد' خنازیری مزاج' اپنے کو بالکل ناکارہ خیال کرے' زندگی سے بیزار' خودکشی کا خیال ہر دو گھنٹہ پر دیں Aurum Met 3۔ دماغ میں شدید جھٹکے' بھاری پن' پیشین گوئیاں کرے' مزاج میں شرارت' بلاوجہ ہنسے اور باتیں کرے' وقت گزارے نہ گزرے' ہر دو گھنٹہ پر Veratrum Album 3۔ فضول باتیں کرنا' ہنسنا' گانا' قسم کھانا' شیطان خواب میں نظر آنا' پیشانی میں درد' اکثر سر تکئے سے اٹھا کر دیکھے' دوران خون سر کی طرف زیادہ ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Stramonium 30۔ مستورات میں علامات تبدیل ہوتی ہوں' دماغی حالت بہتر ہو تو جسم کی تکالیف بڑھیں' جسم کی تکالیف کم ہوں تو دماغی حالت خراب ہو' کبھی رونا' کبھی ہنسنا' شوہر سے محبت کرے اور قتل بھی کرنا چاہے' اس کے نظر سے دور رہنے پر چاہے سامنے ہونے پر نفرت کرے' مغرور' اپنے کو بہت عظیم خیال کرے' چار گھنٹہ پر Platina 30۔ ہنسی قابو سے باہر' بے تحاشہ غصہ' پھر اس پر افسوس کرنا' ہر چار گھنٹہ پر Crocus sativus 3۔ عورتوں میں ماہواری بند ہو' سر بھاری' جلن' پیشانی میں درد' دماغ ماؤف' خوفزدہ' چار گھنٹہ پر Cuprum met 30۔ غمگین' کسی بات کی پرواہ نہ ہو' بے وقوف لگے' مذہبی جنون' چیزوں کو کاٹنے پھاڑنے کی خواہش' ہر دو گھنٹہ پر Veretrum Album 3۔ پیشین گوئیاں کرنا' شعر غلط سلط پڑھنا' لپٹانا' چومنا' زیادہ باتیں کرنا' عضو پھڑکنا' بد بودار ڈکاریں Agricus Muscarius 3۔ شدید پاگل پن' مریض اپنی دنیا میں آپ کھویا رہے' غصہ' چہرہ سرخ' گھورتی ہوئی آنکھیں' کاٹنا' بھاگنا' بات کرنا' رونے لگنا' عجیب و غریب حرکات کرنا' ہر آدھ گھنٹہ پر Belladona 3X دینا چاہئے۔

۳ - خوف یا ڈر سے تکالیف Fear or Fright

خوف سے یکایک تکلیف بڑھے' بے چینی' موت کا خوف' مرگی کا دورہ پڑے' اسقاط ہونے لگے یا حیض بند ہو جائے تو Aconite 3۔ خوف سے یکبارگی حالت خراب ہو جائے' بھاگے' کپڑے پھاڑے' آنکھیں سرخ' ہر گھنٹہ پر Belladona 3X۔ اکیلے ہونے کا خوف خصوصا رات میں بستر پر جاتے وقت۔ ہر چار گھنٹہ پر Kali Carb 6۔

دل میں خوف بیٹھ گیا ہو، کبھی غنودگی کبھی بے ہوشی جس میں پیشاب پاخانہ نکل جائے، سانس خراٹے دار، حالت زیادہ خراب ہو تو دو گھنٹہ پر ورنہ چار مرتبہ Opium 30۔ اندھیرے میں جانے سے خوف پیدا ہو تو ہر چار گھنٹہ پر Stramonium 6 دینا چاہئے۔ غمگین رہے، موت کا خوف ہو، اپنے کو بڑا آدمی سمجھے تو صبح شام آٹھ گھنٹہ پر Platina 30۔ خوف کے اثرات سے بے حد غمگین، ریاحی تکلیف، سر درد، بچوں میں خصوصاً دورے، ایک گھنٹہ پر Ignatia 3۔ خوف سے دست آنے لگیں جو مختلف رنگوں کے ہوں، علامات بدلتی رہیں اور پیاس نہ ہو، ہر گھنٹہ پر Pulsatila 3۔ خوف سے دست آنے لگیں اور پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ آنے لگے تو دو گھنٹہ پر Veretrum Album 3۔ خوف سے دست، چکر، ہاتھ پیر میں کپکپاہٹ، لرزش یا اپنے افسر کے سامنے جانے سے پریشانی ہو دو گھنٹہ پر Gelsemium 3۔ لکھنے میں غلطی کرے، غمگین، محسوس ہو جیسے ہوا میں اوپر جا رہا ہے، سر بڑا معلوم ہو، کنپٹی میں ٹپکن، چار گھنٹہ پر Hypericum 3۔ خوف سے بچے رات میں ڈرتے ہوں تو اس دوا کو چھ گھنٹہ پر دینے سے آرام ہونا چاہئے Kali Phos 30۔ خوف سے بچے نیند میں ڈریں، اٹھ کر بیٹھیں، کھیلیں لیکن ہوش نہ ہو تو چھ گھنٹہ پر دیں Kali Bromitum 30۔ ان دواؤں کے علاوہ Aurum Iod، Silica، Rumex، Mag.Mur، Apocynum، Mezerem، اور Hypericum وغیرہ بھی اپنی علامات کے حوالے سے اچھی دوائیں ہیں۔

۴ ۔ افسردگی، دل شکستگی Melancholia and Depression of Spirit

غم، موت کی خبر، عشق و محبت کی ناکامی، کسی کے چھوٹنے سے آہیں بھرنا، دل ہی دل میں سوچنا، کھویا ہوا رہنا، جیسی تکالیف میں اور خصوصاً سن یاس (Change of life) میں یہ دوا ضرور دینا چاہئے، چار گھنٹہ پر Ignatia 3 or 30۔ پرانے غم کے مارے جن کا چہرہ پژمردہ ہو، کمزوری نمایاں ہو اور خون کی کمی ہو، ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے Natrum Mur 6۔ غم کے اثرات سے تکالیف پیدا ہوں جس میں اعصابی اکساہٹ اور بے خوابی ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے ہر چار گھنٹہ پر دیں اور آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں، Scopolam Hydrobromide 3 ۔ غم کے ساتھ اعصابی کمزوری، بے چینی، بے خوابی، خودکشی کی رغبت، پٹھوں یا کمر میں درد وغیرہ، چار گھنٹہ پر دیں Cimicifuga 3X۔ غم کے دیگر اثرات کے ساتھ مذہبی جنون شامل ہو، زیادہ تر خاموش رہے اور سخت قبض ہو تو

چار گھنٹہ پر Plumbum 6۔ غم اتنا ہو کہ حواس جاتے محسوس ہوں، جلد ٹھنڈی، پیشانی پر ٹھنڈے پسینے، باہر نکلے تو بے مقصد گھومے، Veretrum Album 30۔ غم میں احساس ہو کہ پاگل ہو جائے گا، ہر دو دن بعد آٹھ گھنٹہ پر دیں Calcarea Carb 200۔ اتنا غم کہ خودکشی کی خواہش ہو، سخت غصہ، ہر ایک کو کمتر سمجھے خصوصاً خواتین میں، یہ دوا چار گھنٹہ پر دیں Platina 6۔ خودکشی کی رغبت کے ساتھ خواتین میں ماہواری بھی بند ہو اور کمر میں درد ہو تو آٹھ گھنٹہ پر Senecio Aures 3x۔ غم کے ساتھ بے چینی، ہمت جواب دے رہی ہو، موت کا خوف، ٹھنڈے پسینے آئیں تو چار گھنٹہ پر Arsenic Album 3X۔ غم کے ساتھ مذہبی اثرات زیادہ ستائیں، نہانے سے گھبرائے، رات میں اور گرمی سے تکالیف بڑھیں۔ تو چار گھنٹہ پر Sulpher 30۔ صدمہ کا اتنا زیادہ اثر ہو کہ دماغ خراب ہوتا معلوم ہو، دوسروں کو مارے پیٹے، نقصان پہنچائے اور بے حیائی کرے Hyoscyamus 3۔ ان دواؤں کے علاوہ Merc.Sol، Acid Phos، Iodium، Lachesis، Phosphorus، Calc.Phos.، Tarentula، Paris، Causticum، Belladona، Spigelia اپنی علامات کے ساتھ کام کی دوائیں ہیں۔

۵ - نفسیاتی وجذباتی خلل Hysteria

اعصابی و ہیجانی کیفیت میں بے ہوشی کے دورے، دماغ اور جلد پر اثر ہونے کے ساتھ جسمانی کپکپاہٹ ہو تو ہر گھنٹہ پر Moschus 3۔ دماغی توازن میں تیزی سے تبدیلی، حلق میں گولا پھنسا معلوم ہو، غم کے اثرات، چار گھنٹہ پر Ignatia 3۔ رحم سے گولہ اٹھ کر سینے کی طرف جائے، کئی گولے پیٹ سے اٹھ کر حلق میں جمع ہوں، مستورات میں نفسانی خواہش بڑھی ہو Raphanus 30۔ جسم کا ہر حصہ کانپتا ہو، جھٹکے، تشنج، کھال کے نیچے چیونٹیاں رینگتی معلوم ہوں Agaricus Muscarius 3۔ دورے چیخ سے شروع ہوں، بعض وقت مریض مردہ جیسا پڑا رہے، تشنج، سینے میں گھڑگھڑاہٹ، پیشاب پاخانہ نکل جائے Cupr.Met 30۔ گلے میں گولا پھنستا معلوم ہو، بار بار پیشاب ہو، پیٹ میں کیڑے ہوں، مغموم ہو، جسم میں درد ہو Indigo 30۔ حیض سے قبل دورہ، جبڑے جکڑ جائیں، مریضہ قہقہے لگائے، پسینہ زیادہ نکلے، متلی معلوم ہو Hyoscyamus 30۔ حلق میں کچھ پھنسے رہنے کا احساس ہو، دورے والی کھانسی، دمہ، جسم اور پیٹ پھولنا، اپھار، غصہ، اپنی تکالیف کا بار بار دہرانا، ہر چار گھنٹہ پر Asafoetida 3or6۔ غصہ میں آپے سے باہر ہونا پھر ندامت، ہنسی کے دورے، گانے گانا، خوشی کے ساتھ یکبارگی ملول ہو جانا، کبھی

بہت زیادہ مہربانی، ماہواری کے دوران زیادہ تکلیف Crocus Sativa 6۔ غم میں ڈوبی ہوئی خواتین، خودکشی کی رغبت، گیس کی پریشانی، چار گھنٹہ پر Cimicifuga 3X۔ مزاج میں اچانک تبدیلی، اچانک نفسانی خواہش، ہروقت مشغول رہنا، مرگی کا دورہ۔ ہر چار گھنٹہ پر Tarentula 3۔ سخت سردی لگنے اور ہوا میں اڑنے کا احساس، ضرورت سے زیادہ حساس اور بے خوابی۔ چار گھنٹہ پر Valariana 3۔ بے حد ڈپریشن، مار ڈالنے کا جذبہ، اپنے کو بہت بڑا تصور کرنا، مغرور، اعضاء سن ہوتے ہوں، چار گھنٹہ پر Platina 6۔ ماہواری بند ہونے پر دورہ پڑتا ہو اور دماغ میں یکسوئی نہ ہو تو چار گھنٹہ پر Senecio aureus Q

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات Lyco، Puls، Kali Phos، Lachesis وغیرہ بھی اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔

۶ - مراق، واہمہ مالیخولیا Hypochondriasis

مفروضہ بیماریوں میں بدہضمی یا حیض کی تکلیف شامل ہو تو ہر چار گھنٹہ پر Nux vomica 3X۔ دماغ میں خیالات منتشر، جنسی بیماریاں، کوئی کام نہ کر سکے، خودکشی کی خواہش وغیرہ چار گھنٹہ پر Cimicifuga 3x۔ احساس کہ یکبارگی دولتمند ہو گیا، خود غرضی، غصہ، بچپنے کی حرکات، بڑوں سے دور رہنا، غمگین، یاداشت کمزور، ریاحی تکلیف، معدہ پر اثر، چہرہ پر پژمردگی، ہر عقدہ حل کرنے کی فکر ہو، چار گھنٹہ پر Sulphur 30۔ غمگین، فکرمند، بددلی، حد درجہ بے چینی، پیٹ کے درد میں چلنے سے آرام، جلد تھک جاتا ہو، آرام کرنے کی خواہش ہو تو Stanum 6۔ نفسانی خواہش زبردستی دبائے، عورتوں کو دیکھ کر منی نکلے اور کمزوری سے مراق ہو تو چار گھنٹہ پر Conium 30۔ جلق کی زیادتی کے بعد دماغ پر اثر سے مراق ہو، تنہائی کی تلاش رہے تو مردوں میں Origanum یا Bufo اور عورتوں میں Fingering کی خواہش میں Gratiola 3۔ مغلس کے اثرات شامل ہونے پر ہر چار گھنٹہ بعد Aurum Mur 3X دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے Nat.Mur، Ars.Alb.، Calcarea Carb، Hyosyamus، Valariana وغیرہ بھی سودمند ادویات ہیں۔

۷ - دماغی پھوڑا Absces

انسانی جسم میں پھوڑے کہیں بھی ہو سکتے ہیں اور ان کا علاج بھی آسان ہے لیکن دماغ میں پھوڑا یا Absces

ہونے پر خاصی الجھن کا سامنا ہوتا ہے۔ انسان کی چال میں فرق آ سکتا ہے۔ درد کی تکلیف تو ہوتی ہی ہے لیکن فالج بھی ہو سکتا ہے۔ اکثر آپریشن بھی کامیاب نہیں ہوتے۔ مصنف کے تجربے میں ہومیوپیتھک ادویات نے اچھے نتائج دیئے ہیں۔

علاج :

سخت اینٹھن ' درد اور زیادہ ورم کے بغیر سرخی ہو تو ہر گھنٹہ Belladona 3X۔ زیادہ ورم ہونے پر سرخی ہو یا نہ ہو لیکن جلن 'اینٹھن اور ڈنک لگنے جیسے درد ہوں تو ہر گھنٹہ پر Apis 6۔ ان دونوں دواؤں سے آرام نہ آ رہا ہو تو ورم روکنے کے لئے ایک گھنٹہ پر باری باری Merc Sol 6 دینا چاہئے۔ خون میں زہریلا مادہ محسوس ہونے پر ہر دو گھنٹہ بعد باری باری تین دوائیں دیں Arnica 3 'pyrogenum 30 اور Gun Powder 3x ان دواؤں کے ساتھ یہ بھی خیال رکھیں کہ خون کا دورہ زیادہ تر سر کی طرف تو نہیں جاتا۔ اس کیفیت کا ذکر اور علاج "Brain Concussion" میں درج ہے۔ حسب علامات Iodium 'Lachesis 'Opium 'Crotalus اور Vipera بھی کارآمد دوائیں ہیں۔ مصنف ہر ایسے کیس میں ہفتہ میں ایک بار Phosphorus 200 ضرور دیتا ہے۔

۸ - دماغی انحطاط Sclerosis

اس بیماری میں علامات تبدیل ہوتی رہتی ہیں اس لئے دواؤں کے انتخاب میں اس تبدیلی پر نظر رکھنا چاہئے۔ ڈاکٹر کلارک کے تجربہ میں Baryta Carb 6 اور Phosphorus 6 بڑے کام کی دوائیں ہیں جنہیں ہر چار گھنٹہ پر دہرانا چاہئے۔ مصنف کے تجربہ میں Phosphorus 200 ہر ہفتہ دینے کے ساتھ حسب علامت Bellis Perennis' Bryta Carb اور Vanadium زیادہ کارآمد ثابت ہوئی ہیں۔ ان دواؤں کو باری باری دو گھنٹہ کے وقفہ سے ۳۰ طاقت میں دے سکتے ہیں۔ اعصابی کمزوری 'منی خارج ہوتے رہنے کے باعث یا جلق مارنے کی عادت سے ہو تو ایسی کمزوری میں ناشتہ و کھانے کے بعد تین مرتبہ پانچ قطرے آدھے گلاس پانی میں Acid Phos 1X دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مریض احمق کند ذہن ہو اور ناسمجھی کی باتیں کرے تو ہر چار گھنٹہ بعد باری باری Zinc Net 6 اور Zinc Picric 3 دینا مفید ہوتا ہے اور اگر دماغی کمزوری صرف نیند نہ آنے سے ہو تو ہر چار گھنٹہ پر پانی میں Zinc Met 1X دیں۔ یادداشت اچانک زائل ہو خصوصاً امتحان کے وقت تو ہر چار گھنٹہ پر

3 Anacardium دینا چاہئے۔ دماغی کمزوری زیادہ پریشانی یا بیماری کے بعد ہو' چہرے پر نیلاہٹ ہو تو دو قطرے 3 Calc Phos چھ گھنٹہ پر دیں۔۔ زیادہ کام کرنے سے کمزوری ہو' سر درد ہو' ٹھنڈ سے تکلیف بڑھے اور گرمی سے کم ہو تو چھ گھنٹہ پر 6 Silica دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات Aethusa' Arg. Nit.' Calc.Carb' Cocculus' Kali Phos' Alfa' Alfa' Strychninum وغیرہ اچھی دوائیں ہیں (دیکھیں۔ "یاداشت و کمزور حافظہ")

۹ ۔ سرسام Delirium

سرسام دراصل ایک کیفیت کا نام ہے جو کئی بیماریوں کا شاخسانہ ہو سکتا ہے مثلاً دماغی چوٹ' غلط دواؤں کا استعمال وغیرہ۔ اکثر تیز بخار کے بعد ہوا کرتا ہے۔ مریض دوسرے لوگوں سے ڈرنے لگتا ہے' ڈراونی شکلیں نظر آتی ہیں' چیخیں مارتا ہے اور چہرے سے وحشت برستی ہے۔

علاج :

وحشیانہ پن' چہرہ اور آنکھیں خشک' باہر نکلی ہوئی معلوم ہوں جیسے مریض گھور رہا ہے۔ کنپٹیوں میں درد بھی ہو تو ہر دو گھنٹہ پر 3 Belladona۔ سرسام میں بخار کم لیکن آنکھیں سرخ' روشنی برداشت نہ ہو تو دو گھنٹہ پر 3 Stramonium ۔ بخار نہ ہو' بک بک بہت کرتا ہو' بے حیائی کرتا ہو' ہاتھ بار بار عضو تناسل پر لے جاتا ہو یا برہنہ ہو تو ہر آدھ گھنٹہ پر 1 Hyoscymus پانی میں دیں۔ چیچک' یا دانے دب جانے یا کسی اخراج کے بعد مریض رہ رہ کر چیخے یا روئے' 6 Apis چار گھنٹہ پر۔ اگر گیس زیادہ بنتی ہو' متلی ہوتی ہو' ہاتھ کانپتے ہوں تو ہر آدھ گھنٹہ پر 3X Ant Tart ۔ سرسام کے ہر ابتدائی کیس میں بالکل آرام آنے کے بعد بھی ہر گھنٹہ پر 3X Nux.Vomica ایک ہفتہ ضرور دینا چاہئے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات Sramonium' Arnica' Bryonmia اور Calc.Carb وغیرہ بھی اچھی دوائیں ہیں۔

۱۰ - دماغی چوٹ Brain Concussion

سر کی چوٹ سے دماغ پر بھی اثر ہو سکتا ہے۔ چوٹ میں چہرہ کے ساتھ سارا جسم ٹھنڈا اور سر درد ہو تو ہر آدھ گھنٹہ پر Arnica 3۔ مریض کا سر گرم ہو، چہرہ پر سرخی، ٹھنڈی ہوا سے ذکی الحسی، سر ڈھک کر رکھے اور نیند میں چونکتا ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Belladona 3۔ سر میں بھاری پن، درد، جلن، چکر جو اٹھنے پر زیادہ ہو، گھبراہٹ، موت کا خوف ہو تو دو گھنٹہ پر Aconite 3۔ سر بھاری، کنپٹیوں پر تمتماہٹ، دماغ جیسے دبایا جا رہا ہو، دماغ میں خلل، سر بڑا محسوس ہو، ہڈی ٹوٹ جائے، آنکھوں و کانوں میں درد ہو تو Hypericum 30۔ سر درد، چکر، خالی پن کا احساس، کانوں میں آوازیں، چار گھنٹہ پر Kali Phosphoricum 30۔ غمگین، پاگل پن کا دورہ، خودکشی سے رغبت، سوچنے کی صلاحیت میں کمی، بولنا اور بات سننا پسند نہ کرے، چار گھنٹہ پر Natrum Sulph 6۔ مریض کا احساس جاتا رہے، خوفناک نظر آنے لگے، فضول باتیں کرے اور آنکھ کھلی رکھے، پیچھے سر میں درد، چکر وغیرہ، چار گھنٹہ پر Opium 30۔ مریض ادھر ادھر سر گھمائے، چیخ اٹھتا ہو، سر گرم، اجتماع خون، ورم دماغ، پھوڑے کا سا درد۔ چار گھنٹہ پر Helleborus 30۔

ان ادویات کے علاوہ Kali Iod، Cicuta Virosa، Sulphuric Acid اور Hamemalis کو بھی حسب ضرورت دھیان میں رکھنا چاہئے۔

۱۱ - انجماد خون سر کی طرف Brain Congestion

مریض کو فکر کہ کچھ ہونے والا ہے۔ ہوا کی خواہش، چہرے پر تمتماہٹ اور پسینہ، کنپٹی پر تپکن، چار گھنٹہ پر Amyl Nitrite 3۔ بے ہوشی کا احساس، چکر، متلی، سر درد، جیسے سب کچھ باہر نکل پڑے گا، پیشانی اور آنکھ میں درد وغیرہ، چار گھنٹہ پر Bryonia 3X حسب ضرورت دو گھنٹہ پر۔ دماغ میں خیالات کا اجتماع، بے خوابی، یکبارگی چیخ اٹھنا، سر جیسے پھٹ جائے گا، کنپٹی پر درد، تپکن، دبانے سے آرام، کھلی ہوا میں درد، کمزوری وغیرہ، چار گھنٹہ پر China 30۔ پیشانی اور سر کے بیچ درد جس کی دوپہر تک زیادتی رہے، چکر، نبض تیز، دیر تک کھڑا نہ رہ سکے اور تکلیف کا زیادہ احساس بائیں طرف، چار گھنٹہ پر Chinium Sulph 3۔ خون کا اجتماع، خون کسی جگہ سے بہنے کے بعد یا پہلے سر درد، چھونے سے تکلیف، چکر، تپکن، ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈا کپڑا رکھنے سے سکون، چار گھنٹہ پر

Ferrum Pyrophos 30 یا Ferrum Phos 30۔ مریض سر ڈھکنا برداشت نہ کرے، آنکھیں سرخ، تمازت آفتاب سے سردرد، چار گھنٹہ پر Glonine 30۔ پورے سر میں بھاری پن، گردن اور داہنی طرف سردرد، آنکھیں بھاری، نظر میں دھندلاہٹ، خیالات کو یکجا نہ کرسکے، بھاگنا، چھپنے کی کوشش، ہاتھ پیر ٹھنڈے وغیرہ، ہر چار گھنٹہ پر Melilotus 3۔ آواز، روشنی اور خوشبو برداشت نہ ہو، سخت غصہ، ہر چیز میں برائی نظر آئے، چکر، سر کے بیچ، پیشانی اور آنکھوں میں درد جیسے کیل اندر ٹھونکی جا رہی ہو، چار گھنٹہ پر Nux Vomica 3X۔ بھول بڑھی ہوئی، خیالات کا اجتماع مشکل، غصہ، خود غرضی، کمزوری، سر کا بالائی حصہ مستقل گرم، سردرد، چکر، ہتھیلی و تلوؤں میں جلن، ذرا سا بھی کھجانے سے جلن وغیرہ۔ چار گھنٹہ پر Sulphur 30۔ جھگڑالو، گرم مزاج، آنکھ میں سرخی، چہرے پر بدنیتی جھلکنا، گردن سے سر کی طرف درد، سر اوپر نہ کرسکے، چہرے پر تمتماہٹ، چکر، متلی وغیرہ، چار گھنٹہ پر Veretrum Viride 6۔

ان دواؤں کے علاوہ ایکونائٹ، ایگریکس مسکیرس، امبرا گریسیا آرنیکا، آرم مٹ، بلاڈونا، کیکٹس، کلکیریا آرس، کاربوتیج، کیموملا، سینا بیرس، کافیا، کروکس سٹائیوا، کیوپرم اسیٹیٹ، کیوپرم مٹ، جلسیمیم، ہیوسمس، اگنیشیا، آئیوڈیم، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، نیٹرم سلف، سینگونیریا، سلیشیا، اسٹرامونیم وغیرہ کو بھی دھیان میں رکھیں اور حسب علامات دیں۔

۱۲ - دماغ میں خون کی کمی Brain Anaemia

یہ مرض دماغ میں ہیجانی کیفیت پیدا کرتا ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ خون کی کمی کے باعث انسان کی سوچ اور فکر میں جہاں کمزوری واقع ہوتی ہے وہاں یادداشت بھی کمزور ہو سکتی ہے۔

اس مرض میں علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے آرسینک البم، الیومنا، کلکیریا فاس، کیمفر، فیرم مٹ، فیرم فاس، کالی کارب، ٹیکم، چائنا، ورٹرم البم، کالی فاس، نکس وامیکا، فاسفورس، زنکم مٹ اور سیکیل کار کارآمد دوائیں ہیں۔

باب ۳

نفسیاتی نظام Psychological System

طبعی امراض میں جسمانی اور نفسیاتی دونوں شمار ہوتے ہیں۔ نفسیاتی تقاضے اور نامساعد حالات انسان کو ذہنی اور نفسیاتی الجھنوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ انہیں الجھنوں میں ذہنی انحطاط کے اثرات سے ذہنی عارضے جنم لیتے ہیں اور دور جدید کے تغیر پزیر معاشرے میں تیس (۳۰) فی صد سے زیادہ مریض جسمانی بیماریوں سے زیادہ نفسیاتی مریض ہوتے ہیں اس لئے طب کے ماہرین کے لئے جہاں نارمل افراد کی بیماریوں کا علاج تلاش کرنا ہے وہاں ابنارمل افراد کی طرف بھی توجہ دینا ضروری ہے۔ افراد تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱ - اول "نارمل یا متوسط افراد" جو جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی اعتبار سے یکساں ہوتے ہیں اور انکے کردار اور اعمال میں خلاف عقل کوئی جھول نہیں ملتا۔ دنیا میں ایسے افراد کی زیادہ تعداد ہے۔

۲ - دوسرے "اعلیٰ افراد" جن کی ذہنی، جذباتی اور معاشرتی اٹھان نارمل افراد سے زیادہ ہے جو اعلیٰ ذہن اور اعلیٰ کردار کے ساتھ وسیع القلب اور وسیع النظر ہوتے ہیں۔ ایسے افراد خداداد صلاحیتوں کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہوتے ہیں لیکن ان کی تعداد کم ہے۔ بہرحال ان دونوں اقسام کے افراد معاشرے کو قبول ہوتے ہیں اور انکی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت نہیں۔

۳ - تیسرے قسم کے افراد "ابنارمل یا ذہنی مریض" ہوتے ہیں جو نارمل افراد سے ذہنی، جذباتی اور معاشرتی ہر لحاظ سے کمتر ہوتے ہیں۔ ان کے طور طریقے نہ صرف خلاف معمول نظر آتے ہیں بلکہ خلاف عقل اور خلاف

تہذیب بھی ہوا کرتے ہیں۔ یہ ذہانت اور سوچ کے لحاظ سے پس ماندہ ہوتے ہوئے تنہائی پسند' غیر ملنسار اور ناپسندیدہ حرکات کے حامل ہوتے ہیں اور ایسے ہی افراد کے علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

ابنارمل افراد میں کہیں جذباتی نظام کی خرابی کارفرما ہو گی تو کہیں شدید ذہنی انحطاط۔ دراصل نفسیاتی الجھنیں متعدد اقسام کی ابنارمل شکلوں کو جنم دیتی ہیں۔ اس سلسلے میں اس ترقی یافتہ دور میں ایسے مریضوں کے بارے میں عجیب و غریب غلط تصورات پائے جاتے ہیں۔ کوئی جن بھوت یا خبیث روح کا سایہ کہتا ہے' کہیں جادو کے اثرات کا ذکر ہوتا ہے' کوئی جنسی بے راہ روی کا نتیجہ سمجھتا ہے اور کوئی نسل در نسل منتقل ہونے والی نسلی بیماری کا پیدائشی مفلوج ذہن کہہ دیتا ہے۔ اکثر خاندانوں میں ایسی نفسیاتی بیماریوں کو توہین آمیز سمجھ کر نہ ان کا علاج ہوتا ہے اور نہ ان کا اظہار۔ جراثیم کے حملوں میں جسم کے مختلف اعضاء ٹوٹ پھوٹ جائیں تو کوئی پرواہ نہیں لیکن ذہنی بیماروں کے بیان میں شرم محسوس ہونے لگتی ہے۔ بیماری جسم کی ہو یا دماغ کی' وہ بیماری ہے اور اس کا علاج کبھی ذلت آمیز نہیں ہوتا۔

ابنارمل یا غیر طبعی کردار کے افراد کی مختلف صورتیں ہیں۔ ابتدائی ذہنی اور نفسیاتی عوارض' شدید نفسیاتی عوارض' ذہنی انحطاط' ہر فرد خصوصا زیادہ قریب رہنے والوں پر شکوک' سماج دشمن سرگرمیاں اور مارنے مرنے کا رجحان۔ ان بیماریوں کے اسباب میں وراثتی یا پیدائشی نقص' غدودوں کا ناقص کردار' اعضاء جسمانی کی ناہمواری' نفسیاتی تقاضوں کی عدم آسودگی میں اپنے ہی ہاتھوں کی مرہون منت گندگی' نسلی اور خاندانی تعصب' جذبات کی کشمکش' احساس کمتری' خواہشات کی عدم تکمیل' غیر صحتمند ماحول' معاشرتی بے اعتنائیاں اور اعزاء خصوصا والدین کی عدم توجہ وغیرہ شامل ہیں۔ بعض افراد کی یہی نفسیاتی الجھنیں اتنی شدت اختیار کر لیتی ہیں کہ وہ ابنارمل حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان میں ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو بظاہر بالکل ٹھیک نظر آتے ہیں لیکن ان پر ایک انجانا خوف طاری ہوتا ہے۔ کبھی اداسی اور بے حسی کا دورہ پڑتا ہے' کبھی بے تحاشہ باتیں کرتے ہیں' کبھی کھانے کی پرواہ نہیں ہوتی اور کبھی بے ہوشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ انہیں میں کچھ لوگ نفسیاتی تقاضوں کی تکمیل کے لئے خوشحال گھرانوں سے تعلق رکھتے ہوئے بھی چوری' دھوکہ' فریب اور مارپیٹ کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ کسی کو جان سے مار دینے میں لذت محسوس کرتے ہیں۔ اپنی خواہشات' احساسات اور ضروریات کے ایسے ہی متلاشی افراد' اعصابی' ذہنی و نفسیاتی مریض کہلاتے ہیں۔ ایسے مریضوں میں انکے عضویاتی نقائص' و

وضائفی کمی' منشیات کے اثرات' ناکام اور مایوسانہ زندگی کے اسباب میں جلق' مرگی' دماغی چوٹ' دماغ کی جانب دوران خون کی زیادتی' اور جذباتی عدم مطابقت کے اسباب تلاش کرکے علاج کرنا چاہئے۔ ذہنی انحطاط ایک افسوناک غیر طبعی حالت ہے۔ پروفیسر سید ساجد حسین نے نفسیات کے طلبہ کے لئے ایک اچھی کتاب لکھی ہے(ا)۔ جس میں نفسیاتی مسائل کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ مختلف مکاتب فکر کے ساتھ کئی ڈاکٹروں کا ذکر بھی کیا ہے۔ دور جدید میں انگلینڈ کے ڈاکٹر بروس کوپن نے نفسیاتی کیفیات کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک Negative یعنی منفی اور دوسرے Positive یعنی مثبت۔ منفی کے ۱۳۱ پہلو اور مثبت کی ۴۴ کیفیات کا ذکر کیا ہے۔

منفی کیفیات میں جسمانی صلاحیت سے عاری ہونا' ذہنی انحطاط' غیر طبعی حالات' انحطاطی افکار' جسمانی افکار' خوف' پشیمانی' فریبی' دغابازی' اداسی' دلگیری' بے اعتباری' ناامیدی' بے چینی' ناپسندی' عیب جوئی' جذباتی ناہمواری' حسد' آتش مزاجی' خوف' مایوسی' لالچ' نفرت' احساس کمتری' پاگل پن' شک' حسد' کینہ پروری' مالیخولیا' اداسی' نفرت' مذہبی جنون' نفس پرستی' احساس برتری' اور دہشت پسندی وغیرہ کو شامل کیا ہے۔

مثبت کیفیات میں فیض رسانی' سکوت یا خاموشی' بشاشت' پر اعتمادی' غور و فکر' تعمیری رجحان' قناعت پسندی' جرات' بے خودی' خود پرستی' گرم جوشی' صبرو تحمل' معاف کردینے کا رجحان' ایمانداری' وفاداری' محبت' دوسروں پر رحم کھانا' جذباتی' دردمندی' رواداری' خودنمائی' لفاظی اور کرشماتی وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

ہومیوپیتھی میں ان تمام حالات و کیفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے بے شمار ادویات موجود ہیں جن سے ہر قسم کی بیماری کا خاطر خواہ علاج ممکن ہے۔ علاج کے سلسلے میں ذہن Mind پر توجہ کی ضرورت ہے۔

ذہن Mind کا تعلق ظاہر ہے کہ دماغ سے ہی ہوتا ہے جس سے شعوری اور لاشعوری افعال کا ادراک ہوتا ہے۔ اس سے عقلی یا درست ذہنی کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ نفسیاتی بیماریوں کا تعلق ذہن ہی سے ہے اور مندرجہ بالا علامات کے حوالے سے اس کا علاج "دماغ کی بیماریوں" میں درج کردیا گیا ہے۔ یہاں ان چند امراض کا علاج درج کررہا ہوں جن کی طرف لوگ عام طور پر متوجہ نہیں ہوتے۔

(ا) غیر طبعی نفسیات Abnormal Psycology

۱ - دماغی کمزوری Brain FAG

اس بیماری میں دماغ کمزور ہوتا ہے' یاداشت پر اثر پڑتے پڑتے کچھ یاد نہیں رہتا۔ ایک ہی بات کئی بار دریافت کرتا ہے' گھر یا کاروبار وغیرہ کی کنجی ڈھونڈھتا رہتا ہے' جسم ٹھنڈا' بھوک غائب' نیند نہیں یا کم آتی ہے جس میں خیالی پلاؤ پکتے ہیں اور مریض کروٹ بدلتا رہتا ہے۔ اکثر رات میں پسینے آتے ہیں۔

علاج :

زیادہ بے حسی' بے توجہی اور قوت ارادی جاتی رہے' کچھ کام کرنے کی صلاحیت زائل ہو Picric Acid 3 چار گھنٹہ پر۔ اگیشیاء اور انا کارڈیم بھی اچھی دوائیں ہیں اس مرض میں غصہ بھی آنے لگتا ہے اسکے لئے ایتھوزا' انا کارڈیم' اجنٹم نائٹریکم' کلکیریا کارب' گلکیریا فاس' جلسیمیم' کالی فاس' زنکم مٹ' زنکم اسیٹیٹ وغیرہ اچھی دوائیں ہیں۔

۲ - غصہ Anger

بار بار غصہ ہونے بلکہ غصہ کا دورہ پڑنے پر ہر دو گھنٹہ بعد Nux Vomica 3X میں دیں۔ بے حد غصہ کرنے کے بعد افسوس کرے اور شرمندہ ہو کہ ایسا کیوں ہوا Crocus Sativus 3X دو گھنٹہ پر۔ یکبارگی غصہ میں آپے سے باہر یا غصہ دبا لینے سے تکلیف ہوا کرے تو Staphisagaria 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ کبھی تیز بخار اتارنے کی دوا کے بعد بخار جاتا رہے لیکن اس کے اثرات رہ جانے سے غصہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں Aconite 3 دینے سے آرام آجاتا ہے۔ جگر کی خرابی میں متلی اور بخار کے اثرات سے غصہ آنے پر Chamomilla 30 ہر دو گھنٹہ پر۔ مریض رحمدل ہو لیکن غصہ اتنا شدید ہو کہ قتل کرنے پر آمادہ نظر آئے تو چار گھنٹہ پر Hep.Sulph 30۔ غصہ کے شدید دورے' معمولی الزام یا تردید برداشت سے باہر ہو' سرد آہیں بھرے Ignatia 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ بزدل' لیکن تنک مزاج' جلد غصہ آئے' خوف سے چونک جائے' کھویا ہوا' منہ خشک' پیاس زیادہ ہونے پر Angustra 6 ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

۳ - سمجھ میں کمی Comprehention

مریض نا سمجھی یا بے وقوفی کی باتیں کرے۔ کوئی بات بڑی مشکل سے سمجھے یا بھول جائے اور پھر بات دہرائے تو ایسی صورت میں توجہ کی ضرورت ہے حسب علامات پیٹیشیا' جلسیمیم' ہیلی بورس' نکس موسکاٹا' ایسڈ فاس' زنکم میٹ' اناکارڈیم' فاسفورس' لائیکوپوڈیم' ایلیتھس' اوپیم' گلولس' اگنس کاسٹس وغیرہ اچھی دوائیں ہیں۔

ضرورت سے زیادہ سمجھداری کی باتیں کرے تو وہ بھی نفسیاتی بیماری ہے جس کے لئے حسب علامات کافیا' لیکیسس' اور بلاڈونا میں سے انتخاب کرنا چاہئے۔

۴ - دماغی ابتری Demensia

اس بیماری میں اناکارڈیم' ایگریکس مسکیرس' بلاڈونا' کنابس انڈیگو' کونیم' ہیلی بورس' ہیوسمس' للیم ٹیگرم' نیٹرم سلف' فاسفورس' ایسڈ فاس' پکرک ایسڈ' اور کلکیریا کارب وغیرہ پر دھیان رکھنا چاہئے۔ اگر اس ابتری میں مرگی کا دورہ شامل ہو تو کیوپرم مٹ' سمی سی فیوگا' اسٹراموینم' اکونائٹ او ستھس' کیومرم ایسیٹیٹ اور رویٹرم ورائیڈ وغیرہ کو حسب علامت ضروریاد رکھنا چاہئے۔ اگر یہ جلق کا نتیجہ ہے تو اگنس کاسٹس' بیوفو' اسٹیفیسیگیریا' ڈمیانہ' ایسڈ فاس' فاسفورس' نکس وامیکا' کلکیریا فاس' اور کیتھرس جیسی دواؤں کے بغیر علاج ممکن نہیں۔

۵ - جذباتی Emotional

انسان میں جذباتی کیفیات پیدا ہوتی ہیں جو اعتدال میں نہ ہوں تو بیماریاں بن جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں غصہ' خوف' غم وغیرہ پر گفتگو ہو چکی ہے۔ دیگر اہم بیماریوں میں جس سے عہد جدید میں لوگوں کو واسطہ پڑتا ہے جو حسد' جا دبے جا زیادہ مسرت اور Home Sickness وغیرہ ہیں۔ ان جذبات پر قابو پانے کے لئے کے بھی دوائیں موجود ہیں۔

۶ - حسد Jealousy

حسد میں اسٹیفی سیگیریا ۳۰، لیکیس ۳۰، ایپس ۶ کے ساتھ اگر بیمار بے حیائی کرتا ہو تو ہیوسمس ۳۰ عمدہ کام کرنے والی دوائیں ہیں جنہیں علامات کے حوالے سے دیا جا سکتا ہے۔

۷ - خوشی حد سے زیادہ

خوشی حد سے زیادہ ہوتی رہے تو علامات کے مطابق کروکس سٹائیوا، کاسٹکم، کافیا وغیرہ۔

۸ - عارضۂ یاد وطن Nostalgia

عارضہ یاد وطن Nostalgia میں مریض گھر سے باہر رہنا پسند نہ کرتا ہو تو کیپسیکم، اگنیشیا، ایسڈ فاس، میگنیشیا میور، ہیلی بورس، یوپٹیریم پرف حسب علامات منتخب کریں۔ خواتین میں جو اس بیماری میں ماہواری بند ہونے سے باہر نکلنا پسند نہ کریں انہیں Senecio Q پانچ قطرے تھوڑے سے پانی میں تین مرتبہ استعمال کرنا چاہئے۔

۹ - خیالی Imagination

ایسا مریض صرف اپنی دنیا میں کھویا رہتا ہے، طرح طرح کے خیالی پلاؤ پکاتا رہتا ہے، سوچتا اور انگلیاں گھما کر خود سے باتیں کرتا ہے۔ درج ذیل دواؤں کی علامات کے حوالے سے علاج کیا جائے تو صحت یاب ہو جاتا ہے۔ [وریٹرم البم] اسٹرامونیم، اوپیم، ایلستھینیا، کنابس سٹائیوا، ہیوسمس، بلاڈونا وغیرہ۔ محسوس کرے کہ سخت بیمار ہے تو سباڈیلا، آرسنک البم اور پوڈوفائیلم کی علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے دوا کا انتخاب کریں۔ عورت محسوس کرے کہ وہ حاملہ ہے، پیٹ میں بچہ ہے یا کوئی چیز زندہ ہے تو ایسی صورت میں حسب علامات تھوجا، کروکس سٹائیوا، سائیکلمین، وریٹرم البم اور سلفر وغیرہ کام کی دوائیں ہیں۔ محسوس کرے کہ اسے زہر دیا جا رہا ہے تو حسب علامت لیکیس، ہیوسمس، وریٹرم ورائیڈ، رسٹاکس دیں۔ یہ احساس ہو کہ اسکے بستر پر دوسرا شخص لیٹا ہے تو پیٹرولیم، بستر سخت پتھر کی طرح محسوس ہو تو پائرو جنیم، بپٹیشیا، آرنیکا، اسی طرح کے اور بہت سے

خیالات آتے ہیں جن کے حوالے سے دوا منتخب کی جا سکتی ہے۔

۱۰ - مزاج Mood

مریض بے حد فکر مند رہے تو اگنیشیا، کالی کارب، پلساٹیلا، فاسفورس سیپیا، نکس وامیکا، للئیم ٹائیگرم، لیکیسس، ڈیجی ٹیلس Q، بسمتھ، ایتھوزا اور آرم مٹ وغیرہ سے حالت کا اندازہ لگاتے ہوئے دوائیں منتخب کریں۔

۱۱ - بے وقوف Stupid

بے وقوف مریض کو پہچاننا کوئی مشکل نہیں۔ اس کی حرکات و سکنات اور گفتگو سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ بے قوف ہے اس لئے اناکارڈیم، پٹیشیا، جلسیمیم، ہیلی بورس، نکس موسکاٹا، ایسڈ فاس، سیکیل کار، اوپیم، ایکلس گلیرا، اسٹرامونیم وغیرہ میں سے حسب علامات دوا منتخب کریں۔

۱۲ - شکی مزاج Suspicious

ایسا مریض ہر ایک پر شک کرتا ہے خصوصا اپنے قریبی عزیزوں پر اسے قطعی اعتبار نہیں ہوتا۔ ایسے میں اینا کارڈیم، اسٹفیسیگیریا، نکس وامیکا، سمی سی فیوگا، ہیوسمس، وغیرہ اچھی دوائیں ہیں۔

۱۳ - رجحان خودکشی Suicidal

ایسے مریضوں میں جنہیں بار بار خیال آتا ہو کہ خودکشی کر لیں، گھر والوں کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مریض کو کبھی تنہا نہ چھوڑیں اور ضرب لگانے والی تمام اشیاء کو اسکی پہنچ سے دور رکھیں۔ اینٹم کروڈ، آرم مٹ، اگنیشیا، ناجا، نکس وامیکا، اناکارڈیم، چائنا، سیکیل کار، اوسٹلیگو، آئیوڈیم اور پلاٹینم وغیرہ علامات تبدیل ہونے پر بدل بدل کر دیں۔

۱۴ - ہمدردی Sympathy

بعض وقت نفسیاتی مریضوں میں ہمدردی کا جذبہ اتنا شدت اختیار کر لیتا ہے کہ وہ پریشانی کا سبب بن جاتا

ہے۔ اس وقت ان میں، گگولس، پلساٹیلا، اور کاسٹیکم کی علامات سے موازانہ کریں تو مسئلہ باسانی حل ہو جائے گا۔

۱۵ - چیخنا چلانا Screams

ایسی حالت میں اسٹرامونیم، زنکم مٹ، چائنا، ہیلی بورس، سنا، سائیکوٹا وائی روسا، ایپس، آئڈوفورم، بلاڈونا وغیرہ دواؤں میں حقیقت تلاش کریں تو کامیابی ہو گی۔

۱۶ - بولتے رہنا Speech

کبھی اس مرض کے ستائے ہوئے مریض تقاریر کرتے ملیں گے اور زیادہ تر بولتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ انکے لئے گگولس، ہیوسمس، ہیپرسلفر، وریٹرم البم، اناکارڈیم، آرم مٹ، مرک سال، للیم ٹائیگرم وغیرہ میں علامات تلاش کر کے فائدہ اٹھایئے۔

مختصر یہ کہ ہومیوپیتھک ادویات میں ان تمام علامات کا علاج موجود ہے جن سے نفسیاتی مریض دو چار ہوتے ہیں، صرف ان میں سے انتخاب کے لئے محنت اور فکر کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ لوگ زندگی سے بیزار نظر آتے ہیں اسے بھی آپ بیماری کے خانے میں رکھیں۔ ایسے بیمار کسی صورت میں مطمئن نہیں ہوتے۔ مصنف نے زنکم مٹ، کالی برومیٹم، اگنیشیا، ایکونائٹ، کینابس انڈیکو، سلیشیا، کیورارئے، اور فاسفورس سے حسب علامات کافی فائدہ اٹھایا ہے۔

سکتہ Catalepsy

سکتہ، جس میں مریض یکدم خوشی یا غم کی خبر سن کر خاموش ہو جائے تو سب سے پہلے Cannabis Indica 3 ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ دو ہفتہ تک فائدہ نہ ہو تو Cicuta Virosa 3 ہر تین گھنٹہ پر دیں۔ ہر ماہ اس کا دورہ پڑنے پر Moschus 30 چھ گھنٹہ پر، جوڑوں کا درد بھی ہوا کرے تو Angustra 6 دو گھنٹہ پر، جذباتیت شامل ہو اور آہیں بھرے تو Ignatia 3 ہر دو گھنٹہ پر، مریض حاسد بھی ہو تو Lachesis 30 چار گھنٹہ پر، خوف کے بعد ہو تو باری باری Aconite 3 کے ساتھ Gelsemium 3 چار گھنٹہ پر، خوشی کے بعد سکتہ ہو تو Coffea 30 چار گھنٹہ

پر دینا چاہئے۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات اسٹرامونیم' سباڈیلا' کیموملا' نکس موسکاٹا' ہیوسمس' اور گریفائٹس وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

سر کی تکالیف Head

انسانی جسم کا ہر حصہ اہم ہے۔ کسی عضو میں کوئی تکلیف ہو اسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا لیکن سر کی اہمیت اس لئے زیادہ ہو جاتی ہے کہ وہ دماغ کا قلعہ ہے اور اگر دماغ میں فتور آ جائے تو انسان کے سارے اعضاء بے بس ہو جاتے ہیں۔ سر میں مختلف تکالیف ہوتی ہیں جن کی وجوہات بعض اوقات نہ معلوم ہوتے ہوئے بھی انسان پریشان ہو جاتا ہے۔ کبھی اپنا سر بند رکھنا پسند کرتا ہے کبھی ٹھنڈی ہوا برداشت نہیں ہوتی' کہیں سر پر پسینہ آتا ہے تو کبھی پھوڑے کا جیسا درد ہوتا ہے' کبھی چہرہ اور سر گرم ہے تو جسم کا باقی حصہ ٹھنڈا۔ کبھی سر خالی معلوم ہوتا ہے تو کبھی ایسی خارش ہوتی ہے جیسے جوئیں پڑ گئی ہوں۔ غرض ایسے مختلف احساسات ہوتے ہیں جن سے سر پر بوجھ اور تفکر کے بادل چھائے رہتے ہیں۔ مختلف اقسام کے امراض ہیں تو مختلف دوائیں مل جائیں گی لیکن متذکرہ بالا کیفیات میں میرا تجربہ ہے کہ ہومیوپیتھک ادویات ہی زیادہ موثر ہوتی ہیں جن میں کوئی منفی اثرات بھی نہیں۔

علاج :

سر گرم محسوس ہو' سر ڈھکنا پسند ہو' ٹھنڈی ہوا برداشت نہ ہو تو ہر چار گھنٹہ پر Belladona 3۔ چہرے پر تمتماہٹ کے ساتھ سر گرم' ہڈیاں کمزور' سوتے میں چونکتا ہو اور پیٹ بڑا ہو تو چار گھنٹہ پر Cal. Carb 6۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے اور سر گرم' صبح سر درد جسے ٹھنڈے پانی سے آرام ملے تو چار گھنٹہ پر Aur.Iod 30 چہرہ اور سر گرم باقی جسم ٹھنڈا ہونے کے ساتھ دھنس جانے والا درد ہو تو چار گھنٹہ پر Arnica 30۔ سر کے درمیانی اوپری حصہ یعنی چاند پر جلن' گرمی ساتھ میں ہتھیلی اور تلوے میں جلن' نہانے سے گھبرائے تو چار گھنٹہ پر Sulphur 30۔ سر میں ورم ؟انگوٹھا اور ... کی انگلی اٹھی ہو' مریض تکلیف سے چیخے تو ہر دو گھنٹہ پر Apis 6۔ مریض غمگین' آنکھ میں دھندلاہٹ' بائیں کنپٹی پر درد' سر کی ہڈی بے قاعدہ ابھری ہو تو چار گھنٹہ پر Aur.Met 6۔ سر پر گرمی چڑھتی

محسوس ہو، دماغ سن، چہرہ پر پسینہ دھڑکن کے ساتھ ہو تو ہر چار گھنٹہ پر 6 Bufo۔ سر میں خارش جیسے جوئیں پڑ گئیں ہوں، کھجا لینے کے بعد جلن ہو تو چار گھنٹہ پر 30 Oleander۔ سر خالی معلوم ہو اور قبض رہتا ہو تو ہر چار گھنٹہ پر 30 Arg.Met.۔ مریض اپنا سر بند رکھتا ہو، موسم گرما میں بھی کنٹوپ چڑھائے رہے، سورا کے مریض میں 200 Psorinum ہفتہ میں ایک مرتبہ اور اس کے ساتھ 3 Belladona ہر چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

سر درد Headache

بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جو ہماری اپنی بے اعتدالیوں اور لاپرواہیوں کا نتیجہ ہیں لیکن بعض بیماریاں ایسی بھی ہیں جن کا وجود نسل انسانی کے زمین پر قدم رکھنے کے ساتھ ساتھ ہے۔ انہیں امراض میں سے ایک درد سر ہے۔ درد سر حقیقت میں وہ تکلیف ہے جس پر کسی دوسری بیماری کے مقابلہ میں سب سے زیادہ پیسہ ڈاکٹروں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے درد سر میں دواؤں کے انتخاب پر تفصیل سے کام لیا ہے اور تمام اقسام کے سر درد کو یکجا کر کے صرف دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

الف : سادہ سر درد (Pressive Headache)

ب : آدھے سر کا درد یا درد شقیقہ (Migraine)

سر درد سادہ

عام سر درد بذات خود کسی مرض میں شمار نہیں ہوتا بلکہ یہ جسم کی کسی اندرونی خرابی کا احتجاج ہے جو قدرت کی طرف سے ہمارے جسم میں کسی مرض کے وجود کی اطلاع ہے جسکا فوراً تدارک کر دینا چاہئے۔ جب ہم درد کے حوالے سے اس مرض کی طرف توجہ نہیں دیتے اور ٹالتے رہتے ہیں تو پھر اس میں شدت آ جاتی ہے۔ سائنس کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی یہ بات نہ معلوم ہو سکی کہ سر درد کی خاص وجوہات کیا ہیں۔ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ سر میں خون کی نالیاں سکڑنے سے، خون کی کمی سے یا سر، گردن اور بالائی حصوں کے پٹھے زیادہ سکڑتے رہنے سے سر درد ہونے لگتا ہے۔ کبھی نگاہ کی باریک بینی سے، کبھی ناقص و نامکمل غذا کے استعمال سے، کبھی صدمہ یا سر پر چوٹ لگنے سے، کبھی دماغ میں پھوڑے سے، کبھی گرمی اور سورج کی شعاعوں سے، کبھی زکام خراب ہونے سے، کبھی پریشانی، کبھی ذہنی افکار، حسد، غصہ، نفرت، اور گھریلو کشیدگی سے بھی سر میں درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ایسے

تمام اثرات سے درد سر دور کرنے کی ادویات آگے درج ہیں۔

درد شقیقہ (آدھے سر کا درد) Migraine

طب کی قدیم کتابوں میں اس کو مرض کہا گیا ہے اور میکرم کا نام دیا گیا جو بدل کر اب مائیگرین یا ہیمی کرونیا کہا جاتا ہے۔ یہ مرض دنیا کے طول و عرض میں عام ہے اور زمانہ قدیم سے اس پر مسلسل تحقیق اور تجربات ہو رہے ہیں مگر ناکام ہیں۔ میں نے کہیں پڑھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بارہ سو(۱۲۰۰) سال قبل کسی سائنسدان نے اسے مرض قرار دے کر تحقیق کی تھی جو اب بھی مصر میں موجود ہے۔ ۱۳۰ عیسوی میں "کپاڈیشیا" کے ایک سائنسدان "اریٹیس" نے اپنی تحقیق میں اس امر پر زور دیا ہے کہ یہ مرض دورے کی شکل اختیار کرتا ہے جس کے ساتھ کبھی متلی، کبھی چکر اور کبھی سورج کے بڑھنے گھٹنے کے ساتھ یہ درد چلتا ہے۔ اس کے پچاس سال کے بعد "گیلن" نامی محقق نے اس درد کو لاطینی زبان کے لفظ میں "ہیمی کرینا" کہا جو اکثر کتابوں میں اب بھی اسی نام سے ملتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مردوں کے مقابلے میں عورتیں اس مرض کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ وقفہ وقفہ سے دورے پڑتے ہیں کبھی کم کبھی زیادہ اور کبھی ناقابل برداشت، جس میں کبھی متلی، قے آور آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجاتا ہے جن کا دائرہ چند دنوں میں وسیع ہو کر کئی مہینوں تک پھیل جاتا ہے۔ یہ درد بچوں میں کم ہوتا ہے۔ بچوں میں اس کا تعلق پیٹ کی تکالیف سے ہے جس سے پیٹ میں اینٹھن اور قے ہوتی ہے جو کبھی سفر کی حالت میں بھی ہو سکتی ہے لیکن بڑے ہونے کے ساتھ یہ تکلیف ختم ہو جاتی ہے ورنہ عام طور پر مائیگرین کی تکلیف کا سفر جوانی سے بڑھاپے تک ہے۔

اب تک کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ مائیگرین کے حملے میں ابتدائی طور پر دماغ کی شریانیں سکڑتی ہیں، سکڑنے کے باعث خون کی نالیوں کو خون کم ملتا ہے جس کی وجہ سے رگیں پھیلتی ہیں اور نتیجہ درد سر کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ تمام تر تحقیقات میں دماغ کی برقی رو اہمیت کی حامل ہے جس میں اعصاب کے بے شمار سیل چھوٹی چھوٹی برقی رو پیدا کرنے میں دماغ کے مددگار بن جاتے ہیں۔ آج کل ای'ای'جی' (EEG) مشین پر انہیں لہروں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ مائیگرین میں آنکھوں کی تکلیف' بینائی میں کمی' متلی اور الٹی کے ساتھ ہاتھ اور منہ ٹھنڈے ہونا' چکر' آنکھوں کے نیچے اندھیرا اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اکثر جذباتی صورتحال پیدا ہونے پر بھی درد

شروع ہو جاتا ہے۔ بعض اطباء نے اس درد کی تین اقسام بتائی ہیں (۱)عام یا معمولی مائیگرین (۲) Abdominal یا شکمی مائیگرین (۳) کلاسیکل یا مستند مائیگرین ۔ خواہ کیسا بھی مائیگرین ہو اس کا کامیاب علاج ہومیوپیتھی میں موجود ہے۔ دواؤں کے ساتھ علامات کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔

علاج - درد سر سادہ

۱ - درد سر میں آنکھیں اور چہرہ سرخ ہو' درد یکایک اٹھے اور کم ہو جائے' تکلیف سے مریض تڑپے' بے چین ہو' دوپہر میں اور لیٹنے سے درد شدت اختیار کرے تو ہر گھنٹہ پر اور آرام آنے پر صبح و رات۔ Belladona 3

۲ - درد میں ایسا معلوم ہو کہ جیسے پیشانی سے سب چیز باہر آ جائے گی' ناک کے اوپری حصہ کو جیسے کوئی نچوڑ یا مروڑ رہا ہو' چہرہ پیلا' پریشان اور فکر مند دکھائی دے تو ہر گھنٹہ پر یا آدھ گھنٹہ پر۔ Aconite 3

۳ - تکلیف شروع ہونے سے قبل آنکھوں میں دھندلا پن یا بالکل نظر نہ آئے لیکن درد بڑھنے کے ساتھ نگاہ صاف ہوتی جائے۔ عام طور پر یہ درد آنکھ کی بھوں پر ٹھہر جاتا ہے جو ایک چٹکی بھر جگہ کے اندر آجاتا ہے۔ اکثر یہ درد تیز اٹھتا ہے اور اچانک کم بھی ہو جاتا ہے۔ ہر دو گھنٹہ پر۔ Kali Bich 6 or 30

۴ - درد سر میں کھانسنے پر جیسے سر پھٹ جائے گا' پورے سر کا درد' ناک کی جڑ پر مستقل دباؤ جو آنکھ کے اوپر بھی جائے' کنپٹی کے ایک یا دوسری طرف نبض چلتی معلوم ہو تو ایک سے چار گھنٹہ پر۔ Capsicum 6 or 30

۵ - درد سے بائیں آنکھ کے اوپر تکلیف جبکہ گیس اور ڈکاریں آتی ہوں تو چار گھنٹہ پر۔
Carborveg 6 or 30

۶ - درد سر غصہ کی وجہ سے' دماغی محنت سے یا زیادہ گوشت کھانے' مصالحہ وغیرہ کھانے اور معدہ کی خرابی سے ہو تو ہر دو گھنٹہ پر۔ Nux Vomica 3

۷ - درد' سر کے بیچ میں دبانے والے جلن کے ساتھ' کھانسنے سے' رات میں بستر پر جاگنے پر درد بڑھتے ہوں' دوران خون سر کی طرف ہو اور ہفتہ میں ایک بار ضرور ہوتا ہو تو چار گھنٹہ پر۔ Sulphur 30

۸ - درد سر پیشانی یا کنپٹیوں پر جیسے سر پھٹا جاتا ہے' ناک کے آرپار درد ہونے کے ساتھ سخت قبض' قے اور پیشاب میں بدبو ہوتی ہو تو چھ گھنٹہ پر دیں اگر صدمہ اور سر میں جھٹکے ہوں تو دو گھنٹہ پر۔ Sepia 30

۹ - اعصابی مریضوں کے درد سر میں چاند یا داہنی آنکھ کے دیدے میں یا گردن کی پشت سے اٹھ کر آنکھوں میں قائم ہو جس کے پہلے نگاہ دھندلا جائے' سر بڑا معلوم ہو' سوچنے میں دقت ہو اور صبح زیادہ ہو تا ہو تو ہر دو گھنٹہ پر۔
Gelsemium 3

۱۰ - درد میں جیسے پیشانی پھٹی جا رہی ہے' جیسے دماغ نکل پڑے گا' داہنی طرف درد کی شدت' قبض' پیاس' متلی' آنکھ کی تمام حرکات سے اضافہ ہو تو ہر دو گھنٹہ پر۔ Bryonia Alba 3X

۱۱ - درد سر میں آنکھیں مثل خون سرخ ہو جائیں' چولھے یا گیس کی گرمی سے اور دھوپ کی تپش سے درد بڑھے تو اس دوا کا جواب نہیں۔ فوری فائدہ ہو تا ہے ہر گھنٹہ پر دیں پھر وقفہ بڑھا دیں۔ Glonoine 3

۱۲ - سر درد جو وقت مقررہ پر کھانا نہ کھانے سے یا کھانا کھانے سے بھی ہو جس میں عام طور پر دل کی دھڑکن ہونے لگے اور معلوم ہو دل نچوڑا جا رہا ہے تو ہر دو گھنٹہ پر۔ Cactus Grandiflorus 3 or 30

۱۳ - سر درد میں معلوم ہو کہ سر میں ورم ہو گیا اور سائز سے بڑا ہو گیا تو ہر دو گھنٹہ پر۔ Bovesta 6

۱۴ - دماغی محنت سے درد سر شروع ہو اور جب کم ہو تو کمر میں درد ہونے لگے' کمر میں درد کم ہو تو سر درد کرنے پر ہر دو گھنٹہ پر۔ Aloes 3 or 30

۱۵ - مستقل سر درد ہلکا ہلکا پیشانی پر' جگر کی خرابی شامل ہو' سیاہ دست یا پاخانہ بھی ہو سکتا ہے۔ دو گھنٹہ پر۔
Leptandra 1 or Q

۱۶ - اسکول جانے والی لڑکیوں یا لڑکوں میں درد سر جس کی وجہ سے خاموشی' لاپرواہی' غنودگی اور غفلت رہے' شور و غل اور روشنی برداشت نہ ہو اور کبھی بغیر درد دست ہو جائیں تو دو گھنٹہ پر پانی میں استعمال کریں۔
Phosphoric Acid 3X

۱۷ - اسکول کے بچوں میں جو جلد بڑھ رہے ہوں' دست آتے ہوں' سر درد کھانا کھانے سے کم ہوتا ہو' کھانسی سے بڑھے اور منہ کا مزا کڑوا ہو' نگاہ میں دھندلا پن' دبلے اور کمزور ہوں تو دونوں دوائیں ملا کر صبح و رات۔
Calcarea Phos 6X اور Natrum Mur 30

۱۸ - درد میں معلوم ہو جیسے چاند پر بھاری بوجھ رکھا ہے' کنپٹیوں پر درد و جلن' آنکھ اور اس کے اوپر بھنوئیں بھی تکلیف میں شامل ہوں' روشنی و شور و غل برداشت نہ ہو تو چار گھنٹہ پر دیں۔ Phellandrium 3

۱۹ - درد کے ساتھ چاند پر جلن کا احساس وقفہ وقفہ سے ہو ساتھ میں کمزوری' زبان سرخ' ہلکا بخار' بھیگنے' پانی ڈالنے یا کھلی ہوا میں جانے سے سکون ہو تو ہر دو گھنٹہ پر۔ Arsenic Alb 3X

۲۰ - کنپٹی پر جلن کے ساتھ خصوصاً عورتوں میں چالیس سال کی عمر کے بعد کبھی ماہواری کے دوران درد سر ہو' سو کر اٹھنے سے تکلیف بڑھا کرے اور حلق میں بھی تکلیف محسوس ہو تو چار گھنٹہ پر۔ Lachesis 6

۲۱ - درد کنپٹیوں پر' پیر ٹھنڈے' چہرے پر سرخی' پیشانی پر سخت درد' دل ڈوبتا محسوس ہو تو دو گھنٹہ پر۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھاتے جائیں۔ Naja 6

۲۲ - درد سر میں طبیعت مضمحل ہو اور قبض بھی ہو تو ہر چار گھنٹہ پر۔ Plumbum 6 or 30

۲۳ - درد سر میں نیند کی کمی' دماغی محنت' فکر سے چاند' کنپٹی اور آنکھوں کے ڈھیلے میں درد ہو' طالب علموں میں دوران خون سر کی طرف ہو' بحالت حیض یا حمل کی خرابی یا سیاہ متعفن دست ہوں یا شراب پینے والوں میں ہو تو خصوصاً عورتوں کے لئے بہترین دوا ہے ہر دو گھنٹہ پر۔ Cimicifuga 3X

۲۴ - خاموش لیٹ جانے سے سکون ہو لیکن لکھنے پڑھنے سے درد سر بڑھے اور اکثر ریڑھ کی ہڈی سے بڑھتا ہوا گدی تک جائے اور آنکھوں پر بھی اثر ہو تو ہر چار گھنٹہ پر۔ Picric Acid 3 or 30

۲۵ - مستقل ہلکا سر درد' گردن کے درد کے ساتھ اور وہ درد جو چار سے آٹھ بجے رات تک بڑھے' کھانسی ہو تو ہر دو گھنٹہ پر۔ Helleborus 3

۲۶ - درد سر لیٹنے سے یا سورج کی گرمی سے بڑھے' مریض رنج و فکر میں غلطاں ہو' قبض اور مقعد کا خروج ہو تو اس دوا کو دینا ضروری ہوتا ہے جسے ہر دو گھنٹہ پر دیا جائے۔ Ignatia 3 or 30

۲۷ - درد طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک رہے' چاند اور سر میں درد متلی کے ساتھ ہوتا ہو' یہ درد عام طور پر جگر اور معدہ کی خرابی کے ساتھ ہوتا ہے بڑی نقاہت ہوتی ہے ہر دو گھنٹہ پر۔ Iris Vers 3X

۲۸ - درد سر زیادہ تر داہنی کنپٹی پر' آنکھوں میں اور ناک کے اوپری حصہ میں جو کپڑا اوڑھنے یا رات میں لیٹنے سے بڑھتا ہے' ٹھنڈ سے یا ہوا میں باہر جانے سے سکون ہوتا ہے' عام طور پر شام چار سے آٹھ بجے تک بڑھتا ہے' دو چار لقمہ کھانے سے بھوک ختم ہو' گیس اور قبض ہو تو یہ دوا اور بھی ضروری ہو جاتی ہے۔ باری باری ہر چار گھنٹہ پر دیں۔ Lycopodium 30 or Chelidonium 30

۲۹ - "کالی بائیکروم" دوا کے برعکس پہلے سر درد ہوتا ہے اسکے بعد آنکھ میں دھندلا پن آتا ہے' ٹھنڈ کا احساس زیادہ ہوتا ہے خصوصا سر میں ٹھنڈک زیادہ لگتی ہے' سر و پیشانی کس کر باندھنے سے آرام ملتا ہے اور اکثر داہنی آنکھ کے ڈھیلے پر رک جاتا ہے' طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ ہر چار گھنٹہ پر۔ Silica 6

۳۰ - ناک کی جڑ پر تکلیف دہ درد' گٹھیاوی درد سر جس میں سر پر ٹوپی برداشت نہ ہو تو ہر چار گھنٹہ پر۔ Heper Sulph 30

۳۱ - پرانے درد سر میں غم گینی کے ساتھ یہ دوا فائدہ مند ہے۔ ہر چار گھنٹہ پر۔ Zincum Met 6 or 30

۳۲ - زیادہ خون نکل جانے کے بعد درد سر میں ہر چار گھنٹہ پر پانی میں تین قطرے۔ Ferrum Pyrophosphoricum 1X

۳۳ - درد سر کمزوری سے یا خون کے اخراج کے بعد یا دستوں سے کمزوری کے بعد دماغ کمزور معلوم ہو' کان میں آواز' ٹہلنے سے درد بڑھے اور لیٹنے سے کم ہو تو ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ China 1 or Q

۳۴ - ناقابل برداشت درد سر میں دوسری دواؤں کے ساتھ۔ Chamomilla 30

۳۵ - درد سر کھانسنے سے بڑھے' دماغ ہل جائے ناقابل برداشت درد ہو' ہر دو گھنٹہ پر۔ Lobelia Inflata 1

۳۶ - درد سر اور دست باری باری ہوتے ہوں تو ہر دو گھنٹہ پر۔ Podophyllum 30

۳۷ - عورتوں میں ماہواری رک جانے پر درد سر' متلی بھی معلوم ہو' ہر چار گھنٹہ پر۔ Aethusa 30

۳۸ - ٹھنڈا پانی پینے کے بعد درد سر جو پیشانی سے ناک تک جائے' سوزاک دبنے سے اور نبض کی رفتار میں کمی ہو تو ہر چار گھنٹے پر۔ Digitalis 30

۳۹ - درد سر جس میں مسلسل متلی ہوتی ہو اور معلوم ہو کہ سر کی ہڈی کچلی جا رہی ہے۔ ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ Ipecac 30 or 3X

ان دواؤں کے علاوہ وریٹرم البم' چائنم سلف' ٹلیا' فیرم مٹ' جلسیمیم' کوبالٹم' کلیمیٹس' اسپی فیکس' اسٹرامونیم' مرک بن آئیوڈائڈ' ایریڈیم' فائٹولیکا' برومیم' اگنیچوراویرا' بڈیاگا' پلساٹیلا' فیتھس پراپرٹا' اولینڈر' انٹیمونیم کروڈم' فاسفورس' کاسٹیکم' سورائنم' لیک ڈلفوریٹم' فلورک ایسڈ' میگنشیا میور' کلکیریا آرس' کافیا' اور میلی لوٹس دواؤں کو بھی حسب ضرورت کام میں لایا جا سکتا ہے۔

علاج - دردِ شقیقہ، ہیمی کرونیا Migrain

جیسا میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ تمام طریقہ علاج میں سر کا درد دور کرنے کے لئے مختلف دواؤں اور انجکشن پر تحقیق جاری ہے لیکن یہ تکلیف کسی کی پرواہ کئے بغیر اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ صرف ہومیوپیتھی کو یہ کمال حاصل ہے کہ اس پر قابو پا لیتی ہے۔

۱ - درد سے قبل آنکھوں میں دھندلا پن، ستارے کی چمک، کھانا کھانے سے درد میں کمی، سر میں سردی کا احساس، جلدی امراض جو کسی دوا سے دبا دیئے گئے ہوں، سر کو کس کر باندھنے سے آرام اور عورتوں میں حیض رک گیا ہو تو دوسری دواؤں کے ساتھ اسے ہر ہفتہ ایک مرتبہ دیں۔ Psorinum 200

۲ - آدھے سر کا درد داہنی طرف سے داہنی آنکھ کے ڈھیلے سے کنپٹی تک، ۲ بجے سے شام ۷ بجے تک ہوتا ہو تو ہر دو گھنٹہ پر۔ Badiaga 6

۳ - آدھے سر میں شدید درد داہنی طرف، چہرہ اور آنکھیں سرخ، درد شام تین بجے سے بڑھتا ہو تو ایسی صورت میں ہر دو گھنٹہ پر۔ Belladona 30

۴ - داہنی آنکھ کے ڈھیلے میں درد شروع ہونے سے پہلے آنکھ کی روشنی میں دھندلاہٹ، عورتوں میں رحم میں بھی درد، ہسٹریکل عورتوں اور ایسے مردوں میں جن کے اعصاب کمزور ہوں، ہر دو گھنٹہ پر۔ Gelsemium 30

۵ - درد میں ایسا محسوس ہو کہ سر کا اوپری حصہ کھلتا اور بند ہوتا ہے یا کھوپڑی اٹھ گئی ہے، کنپٹی پر نسیں پھولتی ہوں اور پیٹ میں اپھار ہو تو ہر چار گھنٹہ پر۔ Cannabis Indica 3 or 30

۶ - ناقابل برداشت درد، آنکھوں کی روشنی میں دھندلاہٹ، روشنی برداشت نہ ہو تو نصف گھنٹہ پر Kali Carb 6

۷ - دردِ شقیقہ سر کھلا رہنے سے ہو، ہوا کے جھونکے سے تکلیف بڑھے اور گرم رکھنے سے یا باندھ کر رکھنے سے اور پیشاب کرنے کے بعد آرام ہوتا ہو، داہنی آنکھ پر زیادہ اثر ہوتا ہے جو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک رہے۔ اس دوا کو ہر دو گھنٹہ پر دینے سے آرام ملتا ہے۔ Silica 6

۸ - سر کی داہنی طرف کا درد جو سورج کے ساتھ بڑھتا اور گھٹتا ہے، دل میں تنگی معلوم ہو جیسے کوئی بھینچ رہا ہو تو

اس دوا کو ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ ڈاکٹر کلارک نے ہر گھنٹہ پر دینے کے لئے لکھا ہے۔ Cactus 3

۹ - زکام بگڑ جانے پر ناک سے بدبو محسوس ہو اور درد داہنے ابرو پر ہو جس میں کمی لیٹنے اور سونے سے ہوتی ہے۔ یہ درد بھی سورج کے ساتھ بڑھتا ہے۔ ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ Sangunaria 3

۱۰ - ایک اور درد شقیقہ بھی داہنی طرف اور آفتاب کے ساتھ بڑھتا اور گھٹتا ہے۔ نگاہ میں دھندلا پن اور کمی معلوم ہوتی ہے عموماً معدہ اور جگر کی خرابی کا شکار اس درد میں مبتلا ہوتے ہیں جس کی وجہ سے متلی بھی ہوتی ہے۔ ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ Iris Vers 3X

۱۱ - داہنی طرف سے درد شقیقہ میں جو دانت کی داڑھوں تک جائے اور نبض کی سستی کے ساتھ دل میں دھڑکن محسوس ہو تو چار گھنٹہ پر دیں۔ Kalmia 30

۱۲ - یہی درد بائیں طرف ہو، بائیں کنپٹی کے درد میں آنکھ بھی سرخ ہو، پانی بہے، صبح سے دوپہر تک درد بڑھے اور شام کو چلا جائے، جھکنے، حرکت کرنے، اور شور و غل میں تکلیف بڑھے تو چار گھنٹہ پر۔ Spigelia 30

۱۳ - ایک طرف کے سر درد میں جب نیند کے یا سونے کے بعد بڑھے اور چہرے پر پیلاہٹ ہو تو چار گھنٹہ پر۔ Lachesis 6

۱۴ - مائی گرین درد اٹھنے کے پہلے نگاہ میں دھندلا پن اور درد بڑھنے کے ساتھ بہتری اور اخراج تاردار ہوں تو دو گھنٹہ پر۔ Kali Bitch 6

۱۵ - آدھے سر درد میں داہنی طرف کانوں میں مختلف آوازیں ہوں اور بہرا پن ہو۔ چار گھنٹہ پر۔ Chenopodium 30

۱۶ - درد شقیقہ میں درد کے ساتھ متلی اور قے کی زیادتی ہو تو ہر دو گھنٹہ پر۔ Zincum Sulph 6

۱۷ - درد آفتاب کے ساتھ بڑھے اور گھٹے، پاخانہ سخت اور خشک ہو تو پہلے دو سو طاقت میں دیں اس کے بعد دوسرے روز آٹھ گھنٹہ پر چار مرتبہ Natrum Mur 6

۱۸ - درد شقیقہ میں سر ٹھنڈا، گیس، ڈکاریں اور قے ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Calcaria Acetica 3

۱۹ - مائیگرین میں درد ٹھیک وقت مقررہ پر ہو اور ایک منٹ کا بھی فرق نہ ہو تو چار گھنٹہ پر۔ Cedron 30

۲۰ - ایسے ہی درد میں جو بائیں طرف دس گیارہ بجے شروع ہو کر شام کو غائب ہو جائے چار گھنٹہ پر۔

Niccolum Met 3

۲۱ ۔ سر کے بائیں طرف کا درد جو دھوپ اور جھکنے یا حرکت کرنے سے بڑھتا ہو تو دو گھنٹہ پر یہ دوا دیں۔ لیکن دوا تازی بنا کر دیں۔ Bromium 3

۲۲ ۔ منہ میں تھوک کی زیادتی کے ساتھ محنتی لوگوں میں بائیں کنپٹی پر درد ہو، جو کھلی ہوا میں بڑھے، سونے سے کم ہو۔ چار گھنٹہ پر۔ Epiphegus 30

۲۳ ۔ درد شقیقہ متلی اور قے کے ساتھ جیسا سمندری یا ہوائی جہاز کے سفر میں ہوتا ہے، ہر دو گھنٹہ پر۔

Cocculus Indicus 3

۲۴ ۔ مائی گرین کے درد میں بعض ڈاکٹر اس دوا کو بھی ہر آدھ گھنٹہ پر گرم پانی میں دینا تجویز کرتے ہیں۔

Magnesia Phos 6X

نوٹ : مصنف کے تجربے میں مکمل آرام معاون دواؤں کے مکسچر سے بھی ہوتا ہے جو تقریباً ہر طرح کے درد سر میں کام آتا ہے۔

Phosphorus 200 ہفتہ میں ایک مرتبہ کے علاوہ ایکونائٹ، جلسیمیم، کیپسیکم، گلونائین، بلاڈونا، سینگونیریا اور آئرلیس ورس نے مصنف کو ہمیشہ کامیاب کیا ہے۔ اگر کبھی کوئی اور علامات ہوئیں تو معاون ہونے کا خیال رکھتے ہوئے دوا ملا دی گئی۔

باب ۴

ہڈیوں اور جوڑوں کا نظام Skeletal System

ہڈیاں Bones :

ہڈیوں سے وابستہ علم کو "Osteology" اور جوڑوں سے بحث کرنے والے علم کو "Arthorolgy" کہتے ہیں۔ انسانی ڈھانچہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ایک بالائی یا محوری حصہ جسے "Upper Extremeties" کہتے ہیں جس میں کھوپڑی، چہرہ، بازو، ریڑھ کا ستون، پسلیاں، اور سینے وغیرہ کی ہڈیاں شامل ہیں۔ دوسرا حصہ زیرینی جو "Lower Extremeties" کہا جاتا ہے۔ اس میں کولھے، ران، پنڈلی، اور پیر کی ہڈیاں ہیں جن میں گٹے، ایڑی، تلوا، اور پنجہ وغیرہ کی ہڈیاں شامل ہیں۔ ٹانگیں کولھوں کی وساطت سے دھڑ سے جڑتی ہیں۔

انسانی جسم میں کل دو سو چھیالیس (۲۴۶) ہڈیاں ہیں جن کی چار اقسام ہیں۔

۱ - لمبی ہڈیاں، جیسے بازوں اور ٹانگوں کی ہڈیاں

۲ - چھوٹی ہڈیاں، جیسے ہاتھوں اور پیروں کے نچلے حصہ کی ہڈیاں

۳ - چپٹی ہڈیاں، جیسے سر اور کاندھوں کی ہڈیاں

۴ - بے قاعدہ (Irregular) ہڈیاں، جیسے ریڑھ کے ستون کی ہڈیاں

دو سو چھیالیس (۲۴۶) ہڈیوں کی تقسیم کچھ اس طرح ہے کہ سر کی ہڈیوں میں ایک پیشانی، ایک گدی، دو چندیا، دو کنپٹیاں، دو کھوپڑی کے نیچے اور ایک پیشانی کی ہڈی کے سامنے ناک کے بالائی حصہ سے ملتی ہے جو ہلکی و جالیدار ہوتی ہے۔ یہی آٹھ ہڈیاں سر میں دماغ کی محافظ ہیں۔

چہرے کی ہڈیوں کی تقسیم اس طرح ہے کہ دو ناک، دو ناک کے راستوں میں سیپی نما، ایک پتلی سی ہڈی ناک کی

درمیانی دیوار' دو اوپر کے جبڑے کے ہڈیاں جن کے اوپر سولہ دانت پیوست ہیں۔ ایک نیچے کے جبڑے کی ہڈی جس میں نیچے کے سولہ دانت ہیں جو سر اور چہرے کی ہڈیوں سے بالکل جدا ہے۔ دو آنکھوں کے اندرونی حصہ میں آنسو کی ہڈیاں' دو ہڈیاں رخسار کی اور دو تالوؤں کی ہڈیاں جس سے مل کر تالو بنتا ہے۔ اسی طرح کان کے اندر بھی تین چھوٹی ہڈیاں ہوتی ہیں۔

''سینہ کی ہڈی'' کو Sternum کہتے ہیں جس کے دونوں طرف بارہ بارہ پسلیاں ہوتی ہیں جن کی لمبائی پہلی سے ساتویں تک بڑی ہوتی ہے جبکہ آٹھویں سے بارہویں تک بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ یہ قدرت کا وہ نظام ہے جس سے سانس کی آمد و رفت میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

''ریڑھ کا ستون'' جسے Vertebral Column کہا جاتا ہے انتہائی اہم حصہ ہے جس پر جسم کی ساری ساخت کا دارومدار ہے۔ ان مہروں میں سے ۷ گردن' ۱۲ پشت' ۵ کمر' ایک ڈھڈی جس سے پانچ ٹکڑے متصل ہیں اور ایک دمچی جس سے چار ٹکرے وابستہ ہیں۔ اس مضبوط ستون کے درمیان ایک سوراخ میں حرام مغز ہوتا ہے۔ ریڑھ کے ہر دو مہروں کے درمیان ایک گدی نما چیز ہوتی ہے جو انہیں آپس میں رگڑ کھانے سے محفوظ رکھتی ہے۔ انسانی سر' گردن کے پہلے مہرے پر استادہ ہے جبکہ دوسرے پر حرکت کرتا ہے۔

دیگر ہڈیاں تو اپنے نام سے اپنی وضاحت کرتی ہیں ہاں تل جیسی ہڈیوں کو بھی سمجھ لینا چاہئے جنہیں انگریزی میں ''Sesamoid Bones'' کہا جاتا ہے' تعداد میں آٹھ ہیں جو عضلات کی نسوں کے آخر میں ہوتی ہیں اور نسوں کو مضبوطی فراہم کرنے کے علاوہ آپس میں رگڑنے سے بھی محفوظ رکھتی ہیں۔

کری یا Cartilage نرم و لچکدار ہوا کرتی ہیں۔ انہیں کے ذریعہ پسلیاں سینے کی ہڈی سے منسلک ہیں جو مہروں کے درمیان گدی کا کام کرتی ہیں۔ ہوا کی نالی اور نرخرہ میں کریاں ہیں جبکہ ایک کری کوڑی پر اسکی حفاظت کرتی ہے۔ کریوں ہی سے کانوں کے بیرونی حصے بنے ہیں۔ اسکے علاوہ آنکھ کے پپوٹوں اور ناک کے نتھنوں میں کریاں ہوتی ہیں جنہیں انکی حفاظت کا کام سونپا گیا ہے۔

جوڑ Joints :

ہڈیوں کا ڈھانچہ ہر اندرونی اعضاء کو محفوظ رکھتا ہے۔ اگر ہڈیاں نہ ہوتیں تو یہ جسم کے اندرونی نازک حصے

کس کے سہارے رہتے ۔ یہی ہڈیاں آپس میں مل کر جوڑ (Joints) بناتی ہیں جو تعداد میں کل ۱۸۰ ہیں اور حرکت کرنے میں امداد فراہم کرتے ہیں۔ ہڈیاں جس چیز سے آپس میں جڑتی ہیں انہیں بندشیں یا Legaments کہا جاتا ہے۔ یہ بندشیں ہڈیوں کے سرے پر لگے سفید ریشہ دار ساخت کی ہیں جو جوڑوں کو بیرونی حملوں سے تو محفوظ رکھتی ہیں لیکن ہڈیوں کی اہم اور ضروری حرکات میں مزاحمت نہیں کرتیں۔ جوڑ اگر خشک ہو جائیں تو انکی حرکات میں فرق آجائے گا چنانچہ قدرت کا نظام جو ہر طرح مکمل ہوتا ہے انہیں تر یا چکنا رکھتا ہے جس کے لئے Ligaments کی اندرونی سطح پر ایک چکنی جھلی کا اہتمام ہے جسے Synovial Membrane کا نام دیا گیا ہے جس سے انڈے کی سفیدی کی طرح کی رطوبت نکلتی رہتی ہے اس رطوبت سے جوڑ چکنے اور تر رہتے ہیں۔

جوڑوں کی تین بڑی قسمیں ہیں اول غیر متحرک جوڑ Synostosis جیسے سر کی ہڈیوں کے جوڑ یا جبڑے اور دانتوں کے جوڑ جن میں حرکت نہیں ہوتی۔ دوسرے، کم متحرک جوڑ جن میں حرکت تو ہوتی ہے لیکن کم، جیسے پیڑو کے جوڑ ۔ تیسرے، متحرک جوڑ Diarthrosis جو ہر قسم کی حرکت کر سکتے ہیں اور جسم میں اس قسم کے جوڑ زیادہ تعداد میں ملتے ہیں ۔ ان میں پھسلنے والے جوڑ Orthrodia جیسے کنپٹی کی ہڈی، گول پیالی دار جوڑ Enarthrosis جیسے کولہے اور شانے کے جوڑ، قبضہ دار جوڑ Cinglymus جیسے کہنی اور گھٹنوں کے جوڑ، اور گھومنے والا جوڑ Diarthrosis جیسے گردن کے مہرے پر سر گھومتا ہے۔

ہڈیوں میں دو قسم کے گودے بھی ہوتے ہیں۔ ایک سرخ دوسرا زرد۔ عام طور پر سرخ رنگ کا گودا ان بچوں کی ہڈیوں میں ہوتا ہے جو ماں کے پیٹ میں ہوں یا پھر بے قاعدہ ہڈیوں میں ملتا ہے جیسے ریڑھ اور سینے کی ہڈیاں۔ لیکن زرد رنگ کا گودا ہمیشہ لمبی ہڈیوں کی نالیوں میں پایا جاتا ہے ۔ ہڈی کی کیمیائی ساخت میں تقریبا پچاس فی صد پانی کے اجزاء شامل ہیں جبکہ باقی اجزاء میں خاکی و حیوانی ٹھوس اجزاء ہوتے ہیں جن میں زیادہ تعداد کیلشیم فاسفیٹ کی ہے، باقی کیلشیم کاربونیٹ ہوا کرتا ہے۔ ان خاکی و حیوانی اجزاء کا تعلق بے حد مضبوط ہوتا ہے جسے آسانی سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اگر تیزاب میں ڈال کر جلایا جائے تو حیوانی مادہ پھر بھی باقی رہتا ہے۔

مختصر یہ کہ ہڈیوں کا نظام انسانی زندگی میں اہم ترین کردار ادا کرتا ہے۔ اگر اس میں ذرا بھی رکاوٹ پیدا ہو یا چوٹ لگے تو علاج فورا کرا لینا چاہئے ورنہ انسان کی معمولات میں تکلیف دہ علامات رونما ہوں گی۔

جوڑوں کا ورم اور درد Arthritis Deformans :

اس مرض کا اصل سبب تو اب تک طے نہیں ہو سکا۔ کہا جاتا ہے کہ دیگر وجوہات کے علاوہ عام طور پر وراثت میں ملا کرتا ہے۔ اس میں جوڑ متورم ہوتے ہیں خاص طور پر ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے جوڑوں میں زیادہ درد ہوتا ہے۔ اس مرض کے ظاہری اسباب میں ہڈیوں کی چوٹ' شراب نوشی' گوشت اور مرغن غذا کی زیادتی رہنا' دانت یا مسوڑوں کی بیماریاں' سیلان رحم' پیڑو کی سوزش وغیرہ شامل ہیں۔ جوڑوں کی سوجن کے بعد حرکت کرنے میں کبھی آوازیں نکلتی ہیں۔ جوڑوں کے اطراف میں عضلات پتلے اور ٹیڑھے ہو جاتے ہیں' کبھی مریض خون کی کمی کا بھی شکار ہو جاتا ہے۔ پیشاب ہلکے رنگ کا یا البومن کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ کبھی جگر متورم ہوتا ہے' کبھی معدہ میں اور کبھی سر میں درد ہوتا ہے۔ مردوں کے مقابلے میں یہ بیماری عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ پرانے طبیب اس مرض کو Rheumatic Gout یا وجع مفاصل یا گٹھیا کہتے ہیں لیکن تجربات نے بتلایا کہ وجع مفاصل یا گٹھیا کا اس مرض سے تعلق نہیں بلکہ وہ دوسرا مرض ہے' جسکی تفصیل اسی عنوان سے الگ درج کی جائے گی۔

علاج :

جوڑوں کی تکلیف آواز کے ساتھ Ginseng 6 ہر چار گھنٹہ پر' جوڑ سیدھا کرنے میں تکلیف ہونے پر Thuja 30 ہر چار گھنٹہ پر' گٹھیاوی مریض میں Guaiacum 6 ہر چار گھنٹہ پر' پیشاب میں بدبو کے ساتھ Acid Benz 3X ہر چار گھنٹہ پر' درد میں دورے کے ساتھ اضافہ ہونے پر Argentum Met 6 اور Zincum Met 6 باری باری دو گھنٹہ کے فرق سے' بیماری کی ابتدا میں Ignatia 3 ہر چار گھنٹہ پر' درد زیادہ ہو تو اس کے ساتھ Chamomilla 6 بھی دیں۔ پرانا مرض ہونے پر Argentum Met 6 بھی باری باری ضرور دیں۔ پارے کا استعمال ہو چکا ہو تو Kali Iodatum 30 ایک گھونٹ پانی میں ہر چھ گھنٹہ پر' کرانک ہو جانے پر Merc sol 6 چار گھنٹہ پر اور گھٹنے کے درد کے ساتھ Berberis 3X ہر چار گھنٹہ پر' لیکن داہنے گھٹنے میں ہو تو اسی کے ساتھ Acid Benz 3 دینا نہ بھولیں' درد کم ورم زیادہ ہو تو Apis 6 ہر دو گھنٹہ پر' ساتھ میں Apis Q کے دس قطرے ایک پیالی پانی میں ڈال کر لوشن بنالیں جسے دن میں تین مرتبہ لگانا چاہئے۔ میرے تجربہ میں Apis کے ساتھ Hep.Sulp. 6 دینا بہت مفید ہے۔ باری باری ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ دبلے پتلے

مریض میں بدبودار پسینے کے ساتھ Silica 30 ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے' ساتھ میں ہر ہفتہ صبح ایک خوراک Phosphorus 200 دینا بہتر ہے۔ موٹے اور پیٹ بڑا رکھنے والے مریض جنکا سر گرم رہے اور پسینہ بھی نکلے انکو Calcaria Carb 30 ہر چھ گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ جہاں پیروں میں تکلیف کے ساتھ گرم رکھنے کی خواہش ہو Lad.Pal. 30 ہر چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ Tonsils بھی بڑھے ہونے پر Calc.Phos. 6 بھی ضرور دیں۔ بے چینی' بخار' فکر اور خشک جلد کے ساتھ Aconite 3X ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ کمر میں درد بھی رہتا ہو تو Acid Phos 30 بھی ملا لیا کریں۔ میں نے جوڑوں میں درد اور ورم کی زیادتی پر ہمیشہ Iodum 3X کے چار قطرے ایک گھونٹ پانی میں ہر چار گھنٹہ پر دیا اور فائدہ ہوا لیکن ایسے مریضوں میں ہمیشہ ہفتہ میں ایک مرتبہ Bacilinum 200 کی ایک خوراک دو ماہ تک دینے سے خاطر خواہ نتیجہ نکلتا ہے۔

نقرس (چھوٹے جوڑوں کا درد) Gout :

اعصابی دردوں سے ملتا جلتا چھوٹے جوڑوں کا درد ہوتا ہے جو خون میں تیزابیت کے اضافے سے ہوتا ہے۔ بڑی شدت کے ساتھ یہ درد پاؤں کے انگوٹھے سے شروع ہوتا ہے' ورم کے ساتھ جلد کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے اور چند دنوں میں تکلیف کی شدت کم ہو جاتی ہے لیکن درد وقفہ وقفہ سے بڑھتا رہتا ہے۔ عام طور پر چھوٹے جوڑ ہی متاثر ہوتے ہیں۔ اس مرض کی ابتدا مقوی غذاؤں کے کثرت سے استعمال کے بعد پسینہ رک جانے سے ہوتی ہے۔ یہ مرض اکثر وراثت میں بھی ملتا ہے اور ہاضمہ اکثر خراب رہتا ہے۔ اطباء کا خیال ہے کہ صاحب ثروت اور عیاش لوگ اس مرض کے زیادہ شکار ہوتے ہیں۔

علاج :

مرض کی شدت میں Belladona 3X ہر گھنٹہ پر دینا چاہئے اور Urtica Ureins Q کے پانچ قطرے آدھی پیالی گرم پانی میں چار گھنٹہ پر وقفہ وقفہ سے دینا چاہئے۔ تکلیف کم ہونے کے بعد وقفہ بڑھا دینا چاہے۔ ساتھ میں ایک پیالی گرم پانی میں Colchicum Q کے پچاس قطرے ملا کر سینکنا بھی جلد آرام پہنچاتا ہے۔ رات کے وقت اعصاب اور جوڑوں میں درد خصوصاً پیروں میں ورم کے ساتھ ہو تو Colchicum 3 حسب

ضرورت دو یا چار گھنٹوں پر دینے سے آرام ہوتا ہے۔ جب درد جوڑ سے جوڑ میں چلتا معلوم ہو تو Pulsatilla 6 ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ قبض کے ساتھ درد میں Lycopodium 3X ہر چار گھنٹہ پر دینا بہتر ہے۔ ابتدائی تکالیف میں Pulsatilla 6 ہر دو گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہو جاتا ہے اگر جلدی امراض بھی ساتھ ہوں تو Sulphur 30 ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ خواتین میں حیض کے بے قائدگی ہونے کے ساتھ Sabina 6 ہر دو گھنٹہ پر دی جاتی ہے۔ عام تکالیف' جلد پر نیلاہٹ اور ٹھنڈک کے احساس میں درد ہونے پر Rhustox 30 دو گھنٹے پر دینا مفید ہے۔ قبض کے ساتھ Natrum Mur 3 چار گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے اور آنکھ بھی درد کرے تو Nux Vomica 3X بھی باری باری دینا چاہئے۔ حلق کے متاثر ہونے پر Guaicum 30 ہر دو گھنٹہ پر اچھی دوا ہے۔ اسی کے ساتھ Merc Sol 6 ہر چار گھنٹہ پر ضرور ملنا چاہئے۔ تکلیف میں دل کے متاثر ہونے پر Cuprum Met 6 ہر پندرہ منٹ پر دیں آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ (ایسی حالت میں دل کے امراض پر بھی توجہ دینا ضروری ہے)

گٹھیا Rheumatism :

یہ ایک خاصہ تکلیف دہ مرض ہے جو جسم کے بڑے جوڑوں سے وابستہ ہے اور جوڑوں میں سخت درد ہوتا ہے' جوڑوں کے ارد گرد کافی ورم ہوتا ہے اور ذرا سی بھی حرکت کرنے میں بے چین کر دیتا ہے۔ یہ بھی انہیں تمام اسباب کے ساتھ ہوا کرتا ہے جن کا ذکر نقرس کے عنوان سے کیا جا چکا ہے۔ درد زیادہ تر مرطوب اور سرد موسم میں بڑھتا ہے۔ تشخیص کر کے جلد علاج نہ کیا جائے تو اعضا ٹیڑھے ہو جاتے ہیں جنہیں سیدھا کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

علاج :

بخار کے ساتھ تکلیف ہونے پر Aconite 3 ہر گھنٹہ پر اور آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ مصنف نے گٹھیا میں ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ گرامر کی منتخب کردہ دوا Arsenic Sulph کو بہت کامیاب پایا۔ ایکونائٹ کے بعد جوڑوں میں ذرا سی حرکت بھی قابل برداشت نہ ہو Bryonia 3 ہر گھنٹہ پر دیں۔ سخت بے چینی میں ہلانے جلانے یا چلنے سے سکون ملنے پر Rhustox 6 ہر گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ ورم کے ساتھ درد رات میں بڑھنے پر خواہ دل کی تکلیف

محسوس ہونے پر ہمیشہ Merc Vivus 30 ہر دو گھنٹہ پر دے کر فائدہ حاصل کیا ہے۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے، پسینہ کی زیادتی، سر پر گرمی کے احساس کے ساتھ پسینہ جو صبح تین چار بجے ہو، ہر حرکت پر درد بڑھے، نہانے یا پانی کے استعمال سے تکلیف کے ساتھ پیٹ بھی بڑھا ہو تو Cal.Carb 30 ہر گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ عورتوں میں جب درد کا حملہ پچھلی جانب ہو، خواہ گردن ہو، سر ہو یا کمر ہو، بے چینی کے ساتھ آنکھ میں بھی درد ہو تو Cimicifuga 3X ہر گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ گٹھیا کا مرض بھیگنے یا سردی لگنے سے ہونے پر Dulcamara 6 ہر گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ورم کے ساتھ درد تمام جوڑوں میں منتقل ہوتے رہتے ہوں، ہلنے جلنے پر بڑھتے ہوں، جگر میں درد ہو Stellaria Media 3X ہر دو گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اسی دوا کی طاقت Q ایک چھوٹے چاء کے چمچ بھر ایک چوتھائی پیالی زیتون کے تیل میں ملا کر مالش کرنا بہت مفید ہے۔ گھٹنے، ٹخنے اور چھوٹے جوڑوں میں درد کے ساتھ بدہضمی کی شکایت بھی ہو اور درد رات میں بڑھیں لیکن آرام کرنے اور گرم کمرے میں سکون ملتا ہو اور چلنے پھرنے یا کھلی ہوا میں بڑھ جاتا ہو تو Pulsatilla 6 ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ مریض گرمی کی تپش چاہتا ہو اور گرم پٹی باندھنے کا خواہاں ہو Ars.Alb 3X پہلے دو دو گھنٹہ پر پھر چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ بغیر بخار کے جوڑوں کے درد منتقل ہوتے رہیں اور داہنی طرف زیادہ تکلیف دیتے ہوں تو Kalmia 30 ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ اگر پیشاب گہرے رنگ کا ہو اور اس میں بدبو بھی ہو تو Acid Benz 3 ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ دل کی تکالیف میں گٹھیا کی تکلیف ہونے پر جب Arteries متاثر ہوں تو درج شدہ دوائیں علامات کو مد نظر رکھ کر دینا چاہئے۔ گٹھیا کے شدید دورے کے بعد ورم، درد اور جوڑوں میں کمزوری کا احساس ہونے پر Sulphur 30 ہر چھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ جوڑوں کی سختی اور اعصابی درد کی شمولیت پر Arnica 30 ہر دو گھنٹہ پر دی جاتی ہے۔ میرے تجربے میں درد کے حملہ کے بعد Calc Phos 6 اور Chinum Sulph 30 باری باری ہر دو گھنٹہ پر دینے سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ گنوریا کے مریض میں Medorium 200 ہر ہفتہ دیگر علامت کو مد نظر رکھتے ہوئے دوسری دواؤں کے ساتھ دینا چاہئے۔ خاص طور پر گیس کی تکالیف میں Arg.Nit. 30 ہر دو گھنٹہ پر ضرور دیں۔ اگر پیشاب کے بعد تکلیف بڑھتی ہو تو Sarsaprilla 30 دینا نہ بھولیں۔ کبھی کبھی Thuja 30 ہر آٹھ گھنٹہ پر دینا بہتر ہے اور سورا کے مریض میں تو ہر ہفتہ Psorinum 200 کے ساتھ ہر آٹھ گھنٹہ پر Sulphur 30 دینا بے حد مفید ہے۔ مفلس کے مریضوں میں گٹھیا کی شکایت ہونے پر

Kali Iod 30 ہر چھ گھنٹہ پر دینے کے ساتھ Syphlinum 200 ہر ہفتہ دینا ضروری ہے۔ ہڈیوں پر ورم ہونے پر Kali Bich 30 اور Plytolacca 30 ، Mezerium 30، Ruta 30 اور بڑے جوڑوں میں Abrotinum 30 دینا نہ بھولیں۔ اسکے علاوہ حسب علامت Stillingia 30، Aurum.Met. 30، Macrotrinum 3X، Merc.Sol 6 اور Ant.Tart 3 بھی بہترین دوائیں ہیں۔ کرانک ہو جانے پر سلفر، کلکیریا کارب ۶، آیوڈیم x۳، کالی آئیوڈائڈ ۳۰، برائیونیا x۳، رہوڈینڈرن ۳۰، رسٹاکس ۳، کیپسیکم ۳۰، ڈلکامارا ۳۰، روٹا ۳، لیڈم پال ۶، کالی بائکرو میکم ۳۰، پلساٹیلا ۳، ایسڈ بینز x۳، بربیرس x۳، لائیکوپوڈیم ۳۰، کالو فائلم ۳۰، کولچکم ۳۰ اور مرک وائیوس ۶ حسب علامات دو سے چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ اسکے علاوہ کمر درد، اعصابی درد، گردن وغیرہ کے عنوان میں درج دوائیں بھی دیکھیں۔ جوڑوں کے ٹیڑھے ہو جانے پر Bacilinum 200 اور Phosphorus 200 باری باری ہفتہ میں ایک مرتبہ دینے کے ساتھ آرسنک x۳، کلکیریا فاس ۶، تھوجا ۳۰، مرک سال ۶، ہمامیلس ۳۰، برائیونیا x۳، کالی کلوریکم ۳۰، اور رسٹاکس ۳ کو ہر دو یا چار گھنٹہ پر حسب علامت استعمال کرنا چاہئے۔

ہڈیوں کے درد Bone Pains

گٹھیا کے درد میں Merc sol 6 ہر دو یا چار گھنٹہ پر حسب ضرورت، پیشانی اور چہرے کی ہڈی میں درد پر Phytolacca 30 ہر دو گھنٹہ پر، ہڈی کے عام درد میں بھی Ruta 30 کے ساتھ Mezerium 30 ہر دو گھنٹہ پر بہت مفید ہے۔ ہڈی کے درد میں سفلس کا اثر شامل ہونے پر Aurum Mur 30 کے ساتھ ہر ہفتہ Syphlinum 200 دینا مفید ہے۔ بڑی ہڈیوں کے درد میں Angustra 30 ہر چار گھنٹہ پر دیں اور ساتھ میں ہفتہ میں ایک مرتبہ Phosphorus 200 بھی دیں۔ اگر ضرورت محسوس کریں تو علامات کے ساتھ Silica 6 ضرور دیں۔ چوٹ کے بعد ہڈی کے درد میں میرا تجربہ ہے کہ Ruta 30 اور Arnica 30 دینے کے ساتھ Baclinum 200 ہر ہفتہ دینے سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ جلن کے ساتھ چبھنے والے درد میں جبکہ ورم اور سرخی بھی ہو تو Aurum Mur 3X ہر دو گھنٹہ پر دینے سے یقینی فائدہ ہوتا ہے۔ درد ہو اور ہڈی بڑھ رہی ہو Heclalava 30 ہی فائدہ دے گی۔ جبڑے کی ہڈی میں درد ہونے پر Heclalava کے ساتھ Plumbum 30 ہر

چھ گھنٹہ پر دینے سے آرام ہوتا ہے۔ ہلکے دردوں میں ہر چھ گھنٹہ پر Fluoric Acid 30 اور موسم کی خرابی کے ساتھ دردوں میں Rhododendron 6 دینا نہ بھولیں' انفلوئنزہ یا ملیریا یا کسی بیماری کے بعد ساری ہڈیوں اور جوڑوں کے درد میں Eupt.Perf 30 ہر دو گھنٹہ پر دینے سے ضرور آرام آجاتا ہے۔

جبڑے کی ہڈیوں کا درد Jaw Bone Pains :

ہفتہ میں ایک مرتبہ Phosphorus 200 کے ساتھ ہڈی بڑھی ہوئی ہو تو Heclalava 30 ہر چار گھنٹہ پر' اس احساس کے ساتھ کہ جیسے جبڑہ الگ ہو گیا ہے Petroleum 3 ہر چار گھنٹہ پر' ہڈی کے جوڑوں سے آواز میں Rhustox 30 ہر چار گھنٹہ پر' کھانا چبانے میں درد محسوس ہونے پر Arum Tri 30 ہر چار گھنٹہ پر' آواز کے ساتھ درد ہونے پر Granatum 3 ہر چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

گھٹنے کا درد Knee Joints :

گھٹنے میں درد کے ساتھ چلنے میں آواز بھی ہونے پر Acid Benz 3 ہر چار گھنٹہ پر' درد ورم کے ساتھ سختی ہونے پر Berberis 3X ہر چار گھنٹہ پر' گھٹنے میں درد کے ساتھ ٹھنڈک کا احساس ہونے پر Agnus Castus 3X ہر چار گھنٹہ پر' گھٹنے ٹھنڈے اور رات میں تکلیف بڑھنے پر Carboveg 30 ہر چھ گھنٹہ پر' درد کے ساتھ گھٹنوں کے نہ اٹھا سکنے کے ساتھ کمزوری کا احساس اور آواز بھی ہوا کرے تو Cocculus Ind 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ سخت درد' کمزوری' اور پیٹ بڑا ہونے پر Dioscorea 30 ہر دو گھنٹہ پر' زیادہ ورم کے ساتھ زیادہ تکلیف ہو تو Apis 6 اور Sticta Pul 30 ہر دو گھنٹہ پر' اس سے فائدہ نہ ہو تو kali Iod 30 ہر چار گھنٹہ پر دیں اور اسی کالوشن ایک بڑا چمچ آدھی پیالی پانی میں ملا کر لگانا نہ بھولیں۔

کولھے کا درد Hip Joints :

کولھے کے درد میں اگر گردے سے متعلق نہیں تو ہر ہفتہ Bacilinum 200 ضرور دینا چاہئے۔ بخار کے ساتھ ہو تو Aconite 30 اور Acid Phos 30 ہر دو گھنٹہ پر' کمزوری کے ساتھ China 3 ہر دو گھنٹہ پر' سخت درد خصوصاً داہنی جانب ہونے پر Kali Carb 30 ہر چار گھنٹہ پر اور ساتھ میں Arg.Met 3X بھی دینا

چاہئے۔

کمر کا درد Lumbago :

کمر کا درد جو زیادہ بیٹھنے، زیادہ محنت کرنے یا بھاری پن کے ساتھ ہو تو میرا تجربہ ہے کہ AntimTart 3X سے بہتر کوئی دوا نہیں جسے چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ویسے سردی، جھٹکے یا کوئی وجہ نہ معلوم ہونے پر درد میں Aconite 3X ہر گھنٹے پر دینے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ سختی، چلنے میں درد یا جلن دار درد یا موسم کی تبدیلی پر درد میں Rhustox 30 ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے ایسی صورت میں Bryonia 3X بھی ملا لینا بہتر ہے۔ موسمی تبدیلیوں کے ساتھ گرج چمک ہو تو Rhododendrun 30 اور Dulcamara 30 کے ساتھ Berberis 3X ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جو ہر دو گھنٹہ پر دی جاتی ہے۔ کمر کا درد اگر چوٹ کے بعد ہو تو Arnica 3 ہر دو گھنٹہ پر، قبض یا بواسیر کے ساتھ ہو تو Aesculus Hipp 30 ہر دو گھنٹہ پر، پیشاب کے ساتھ تکلیف بڑھنے پر Colchicum 3 اور Kali Bich 30 ہر دو گھنٹہ پر باری باری دینا نہ بھولیں۔ شہوانیت کے اضافہ کے ساتھ درد اور کمزوری پر Picric Acid 30 ہر چار گھنٹہ پر، عورتوں میں درد کے ساتھ بے چینی اور بے خوابی میں Cimicifuga 3 ہر دو گھنٹہ میں دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ان دواؤں کے علاوہ سلفر6، نکس 3X، اور مرک سال ٦ وغیرہ کو بھی حسب علامات ذہن میں رکھنا چاہئے۔

باب ۵

پٹھوں کا نظام یا نظام عضلی Muscular System

وہ علم جو عضلات کے نظام سے بحث کرے اسے Myology کہتے ہیں۔ اس نظام میں Muscles یا ''عضلات'' نام ہے ایک لیس دار شے کا جو گوشت کا خوشہ ہے جس میں ریشے ہیں اور ہر ریشہ میں بہت سے خانے ہوتے ہیں۔ Cells عین جلد کے نیچے ہوتے ہیں۔ انسان کے جسم میں عضلات کے ۲۴۹ جوڑ یعنی ۴۹۸ عضلات ہیں۔ بعض ماہرین کے نزدیک پانچ سو بیس (۵۲۰) عضلات ہیں۔ یہ ہڈی کے مقام سے پیدا ہوتے ہیں اور دوسری ہڈی سے منسلک ہو جاتے ہیں۔ عضلہ کے درمیانی حصہ کو عضلہ کا شکم کہتے ہیں۔ اسکے پیدا ہونے اور ملنے کے مقام کو Tendons کہا جاتا ہے جو بہت مضبوط اور چمکدار ریشے ہوتے ہیں۔ انکی رنگت سرخی مائل ہوتی ہے جو ان میں خون کی موجودگی کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے جسم کے گوشت کے شاملات میں انتہائی باریک ریشے ہوتے ہیں جو ایک جھلی کے ذریعہ مل کر عضو بنتے ہیں جن سے بیرونی اعضا کی شکل نظر آتی ہے۔ عضلات میں پھیلنے اور سکڑنے کی قوت بھی ہے اور یہ تمام اندرونی اعضاء کو سردی و گرمی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ یہ عضلات انسان کی جسمانی حرکات کے بھی ضامن ہیں جیسے چلنا، پھرنا، بیٹھنا، اٹھنا یا دوڑنا وغیرہ۔ ورزش اسی لئے ضروری کہی گئی ہے کہ اس سے عضلات قوی ہوتے ہیں۔ ان عضلات میں ایک رطوبت ہے جس کے باعث عضلات زندگی میں ملائم و لچکدار رہتے ہیں لیکن موت کے بعد یہ رطوبت جم جاتی ہے تو اعضا سکڑ کر حرکت بند کر دیتے ہیں۔

عضلات کی تین قسمیں ہیں :

۱ - ارادی عضلات، جو ہماری مرضی کے تابع ہیں جیسے بازوؤں و ٹانگوں کے عضلات جنہیں انگریزی میں Voluntary Muscles کہتے ہیں جو نسوں Tendonds کے ذریعہ ہڈیوں سے ملے ہیں۔ کہیں یہ بلاواسطہ بھی ملے ہیں۔

بہر حال ہم انکے ذریعہ سے ہر طرح کی حرکت اپنے ارادے سے کرتے ہیں۔
۲ - Involuntary Muscles یعنی غیر ارادی' جو خود بخود حرکت کرتے ہیں جنکا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔ یہ اندرونی عضلات ہیں جیسے خون کی رگیں' معدہ اور انتڑیاں وغیرہ اور یہ جسم میں بکثرت ہیں جو دوسرے نظام جسمانی کو بھی امداد فراہم کرتے ہیں۔
۳ - **قلبی یا مشترک عضلات**' جو ارادی عضلات کی بافتوں کے طرح ہیں لیکن ان کی حرکات غیر ارادی عضلات کی طرح ہیں جیسے دل کے عضلات۔

عضلات کے کام چونکہ مختلف نظام کے تحت بھی کام کرتے ہیں اس لئے بیماریوں اور انکے علاج سے متعلق بیانات بھی مختلف نظام کے تحت آتے رہیں گے۔ یہاں ہم جسم کے پٹھوں میں درد (Myalgia)' شانے کا درد (Shoulder Pain)' سینے کا درد (Chest Pain) اور گردن (Stiff Neck) کا ذکر کریں گے۔

علاج :

عضلاتی درد Myalgia

عام طور پر تمام عضلاتی دردوں میں Macrotinum 3 ہر دو گھنٹہ پر مفید ہے۔ ابتدا میں اگر ٹھنڈ اور سن ہونے کے احساس کے ساتھ درد ہو جو ذرا سا چھونے پر بھی بڑھے تو Aconite 3 or 30 ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ عضلات کے درد کے ساتھ سر اور کمر میں بھی درد ہو' پیروں میں کمزوری محسوس ہو' جھٹکے لگیں اور بخار بھی ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Gelsemium 30 ہی دینا چاہئے۔ پورے عضلاتی نظام میں درد کے ساتھ جوڑوں اور کمر میں درد ہو' کمزوری بھی معلوم ہوتی ہو تو Vert.Viride 30 ہر دو گھنٹہ پر' جھٹکے کے ساتھ درد شروع ہوں اور غائب ہو جائیں تو Valeriana 30 ہر دو گھنٹہ پر' خشک سردی کے اثرات سے ذرا بھی جنبش سے درد میں اضافہ پر دو گھنٹہ پر Bryonia 3X' سردی اور بھیگنے سے درد میں Dulcamara 30 ہر دو گھنٹہ پر' درد تھکن کے احساس کے ساتھ جو جوڑوں میں بھی معلوم ہو خصوصاً صبح زیادہ تکلیف ہو تو Ant.Tart 3X ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ کاندھوں' کولہوں' ہاتھوں' پیروں میں درد کے ساتھ جھٹکے لگتے ہوں تو Colchicum 3 ہر دو گھنٹہ پر' کمزوری' کپکپاہٹ' سخت بے چین کرنے والے دردوں میں Causticum 3 ہر دو گھنٹہ پر اچھی دوا ہے۔

شانوں کا درد Scapula(Shoulder Pain) :

داہنی طرف شانے میں درد ہونے پر ہر چار گھنٹہ پر Juglans Cinerea 3 مفید ہے' داہنے شانے کی ہڈی کے نیچے کونے کے برابر درد یا جگر سے اٹھ کر اوپر جاتا ہو تو Chelidonium 30 ہر چار گھنٹہ پر' داہنے شانے کی ہڈی کے بالکل نیچے درد جو سینے کی گھنڈی تک جائے Angustra 30 ہر چار گھنٹہ پر' ساتھ میں Kalmia 30' بائیں طرف کاندھے میں درد ہونے پر پہلی دوا Cactus 3 ہر چار گھنٹہ پر دی جاتی ہے' بائیں کاندھے کے جوڑ میں سخت چبھنے والے درد میں Kali Carb 6 ہر چار گھنٹہ پر اور ساتھ میں Spigelia 30 بھی دینا چاہئے' شانوں کے درمیان سردی کے احساس کے ساتھ درد اور زکام بھی ہونے پر Ammonium Carb 30 ہر چار گھنٹہ پر' کاندھوں میں بائی کا درد ہو اور ہاتھ اوپر اٹھانے سے بڑھے تو Rhustox 30 ہر چار گھنٹہ پر' درد سے رات میں کئی مرتبہ آنکھ کھل جائے خصوصاً بائیں طرف شانہ کی ہڈی کے نیچے اور داہنی کلائی یا انگلیوں میں درد ہو Renunculus Bulb 30 ہر چار گھنٹہ پر بہترین دوا ہے۔ اس کے علاوہ حسب علامات مرک سال ٦' کلکیریا فاس٦' فیرم فاس ۳۰' ارٹیکا یورنس Q' لو بیلیا انفلاٹا ۳۰' کونیم ۳۰' اور چینوپوڈیم ۳۰ بھی اچھی دوائیں ہیں۔

درد سینہ Chest Pain

سینے کا درد سردی لگ جانے سے Aconite 3 ہر دو گھنٹہ پر' سینے میں چبھنے والا درد' منہ' زبان' ہونٹ خشک' سخت پیاس' لیکن پانی بہت اور دیر سے پیا جائے قبض' خشک کھانسی' خاموش لیٹنے سے آرام اور حرکت سے تکلیف بڑھتی ہو Bryonia 3X ہر دو گھنٹہ پر' زیادہ محنت کے بعد درد ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Arnica 30' سانس لینے اور چلنے پھرنے میں خصوصاً بائیں جانب درد ہونے پر Ran.Bulb 3 ہر دو گھنٹہ پر' چبھتا ہوا درد خصوصاً داہنی پسلیوں کے نیچے Chelidonium 3 ہر دو گھنٹہ پر' خواتین میں بائیں پستان میں درد اور ماہواری بند یا کم ہو تو Pulsatilla 3 ہر دو گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

نوٹ : سینے کا عضلی درد گو کہ دل کے درد سے مختلف ہے لیکن دونوں میں کئی علامات ایک جیسی مل سکتی ہیں۔

اس لئے تجربہ کار ڈاکٹر سے رجوع کرنا ضروری ہے۔

خواتین کے مختلف دردوں میں Cimicifuga 3X ہر دو گھنٹہ پر' خواتین کے پستان میں بائیں جانب کی بھٹی میں درد ہو تو Ran.Bulb 3 کے ساتھ باری باری ہر دو گھنٹہ پر Acid Oxalic 3 دینا چاہئے۔ ویسے ہر طرح کے بائیں طرف کے درد میں Spigelia 30 اور داہنی طرف درد میں Kalmia 30 کو نہ بھولنا چاہئے۔ داہنی طرف سینے میں درد شروع ہو کر پشت پر جائے' زبان تر لیکن پیاس نہ ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Merc.Sol 6 اچھی دوا ہے۔ سردی محسوس ہو اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہو تو Kali Carb 6 ہر دو گھنٹہ پر۔ داہنی طرف کی پہلی تین پسلیوں پر سرخ نشان کے ساتھ جا بجا درد اور سانس لینے میں تنگی پر Aurum Met 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ درد داہنی جانب اوپری حصہ میں جو پشت تک جائے جس سے ہاتھ نہ اٹھتا ہو ساتھ میں خشک کھانسی ہو تو Sangurnaria 30 ہر دو گھنٹہ پر۔ معلوم ہو پٹھا چڑھ گیا' سانس بھی پھولے تو Ammonium Mur 30 ہر دو گھنٹہ پر۔ سانس لینے میں بلغم گھڑ گھڑ سینہ میں بولتا ہو تو Antim Tart 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ درد اور بلغم زیادہ لیس دار اور سبزی مائل خون ملا نکلے' مرطوب موسم میں زیادتی' کھانسنے میں پھوڑے جیسا درد Nat.Sulph 30 ہر دو گھنٹہ پر۔ درد دل میں تکلیف کے ساتھ جلن ہو' دل کی تکلیف کم ہو تو سانس پھولے اس وقت نیٹرم سلف کے ساتھ Spigelia 30 ہر دو گھنٹہ پر باری باری۔ سینہ میں کمزوری کے ساتھ درد بولتے وقت ہو تو Sulpher 30 ہر چار گھنٹہ پر اور بغیر بولے درد ہوا کرے تو Stanum 30 ہر چار گھنٹہ پر دے سکتے ہیں۔

سینے کی ہڈی کا درد Sternum

چوٹ یا بیرونی و اندرونی دباؤ سے درد پر Ruta 30 ہر دو گھنٹہ پر۔ سینے کے نیچے درد اور زکام بھی ہو تو Sambucus 30 ہر دو گھنٹہ پر اور اندرونی درد ہڈی کے پیچھے ہو تو Chelidonium 3 ہر تین گھنٹہ پر۔ چھونے سے تکلیف بڑھے اور نچلے حصے میں ہو تو Ran.Bulb 3 ہر چار گھنٹہ پر۔ ہڈی میں درد کے ساتھ سانس پھولے' درمیانی حصہ میں تکلیف رہ رہ کر اٹھے تو Sulpher 30 ہر چار گھنٹہ پر' ہڈی میں درد کے ساتھ جلن بھی ہو تو Sangunaria 3 ہر دو گھنٹہ پر اور سانس پھولنے کے ساتھ چلنے میں درد ہوا کرے تو Juglans Cinerea 3 ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ کھانسی کے ساتھ گرمی کا احساس بھی ہو تو Ranunculus Scleratus 3 ہر دو گھنٹہ پر اچھی دوا ہے۔

گردن کا درد Neck Pain

گردن کے ہلانے یا حرکت سے درد جو نیچے کاندھوں تک جائے تو Aconite 3 ہر گھنٹہ پر' خواتین کو اسی کے ساتھ Cimicifuga 3X دینا چاہئے۔ گردن پیچھے کرنے سے درد ہونے پر Antim Tart 3X ہر دو گھنٹہ پر' درد کے ساتھ گردن ایک طرف ٹیڑھی ہو جانے پر سختی بھی ہو تو Lac caninum 30 ہر دو گھنٹہ پر۔ فالج کے اثر کے ساتھ سختی اور درد میں Dulcamara 3 ہر گھنٹہ پر' ساتھ میں باری باری Colchicum 3 دینا مفید ہے۔ گردن میں سختی و درد جو ذرا بھی چھونے سے ہو تو ہر گھنٹہ پر Bryonia 3X دینا چاہئے۔ موسم کی تبدیلی کے ساتھ گردن کے درد میں میرا تجربہ ہے کہ Rhododendron 3 اور Calc.Phos 6 باری باری ہر گھنٹہ پر دینے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ گردن کے داہنی طرف کے درد میں Chelidonium 3 ہر گھنٹہ پر دیں اس کے ساتھ داہنی طرف کے درد میں Kalmia 30 اور بائیں طرف کے درد میں Spigilia 30 بھی یاد رکھیں۔

توجہ

علاج بالمثل کے موجد حکیم بقراط ہیں۔ اس علاج کو ترقی دینے میں ڈاکٹر ہنی مین نے اپنی ساری زندگی صرف کی۔ کامیاب ہومیوپیتھ بننے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی تصنیف "آرگنن" ضرور پڑھی جائے جو مکمل اور پراز فلسفہ ہے جس میں کمی وبیشی کی کوئی گنجائش نہیں۔ ڈاکٹر ہنی مین کا دعویٰ ہے کہ اگر نسل انسانی میں "سورا" کا وجود نہ ہوتا تو دنیا میں دوسرے مزمن عوارض سفلس اور سائیکوسیس کے ساتھ ساتھ کوئی اور بیماری بھی نہ ہوتی۔ دنیا کی تمام بیماریوں کی جڑ "سورا" ہے جو توجہ طلب ہے۔

باب ٦

دوران خون کا نظام Circulatory System
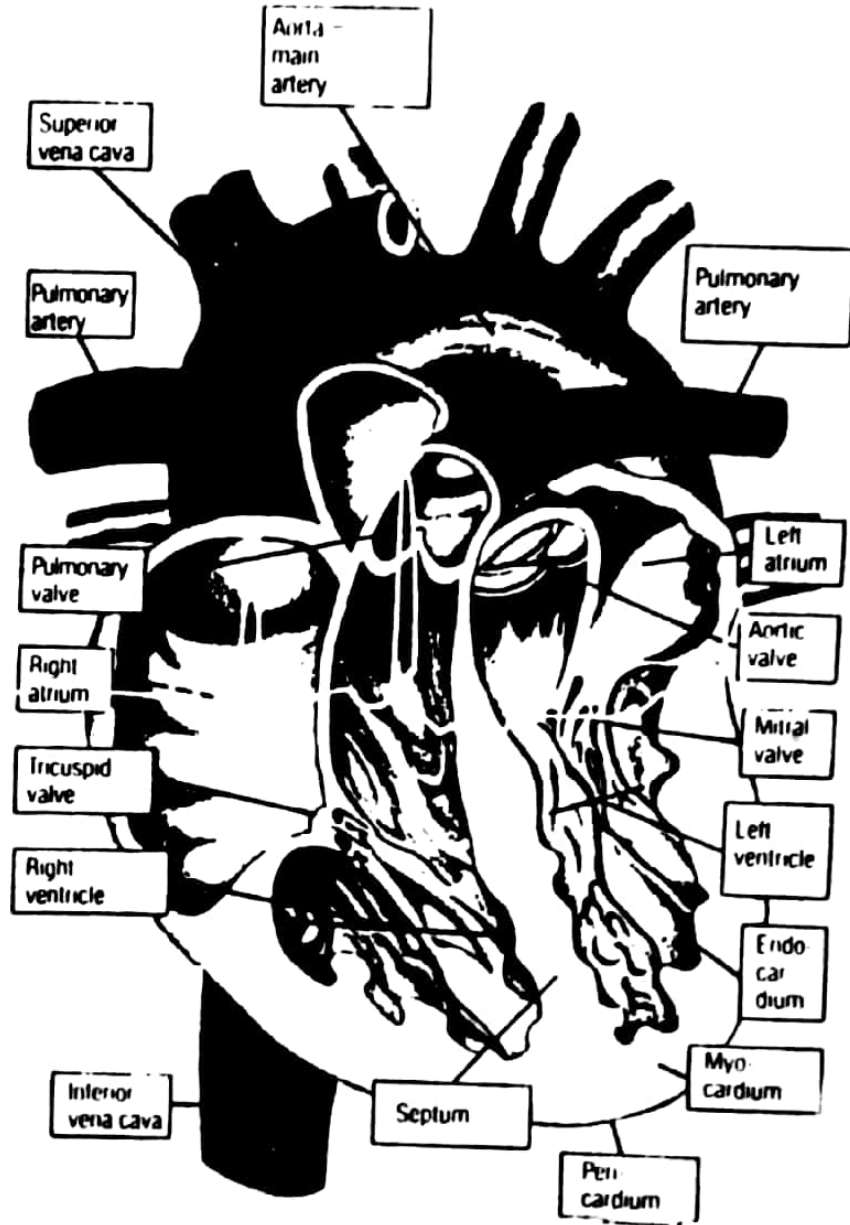
Heart دل

دوران خون کا نظام زندگی کا اہم ترین حصہ ہے۔ اس میں خلل پڑنے سے انسان کی جان کا بھی خطرہ ہو سکتا

ہے۔ اس نظام میں تین چیزیں اہم ہیں۔

۱ - دل

۲ - خون

۳ - خون کی رگیں

پہلے خون اور خون کی رگوں کو سمجھ لیں پھر دل کی بات کریں گے۔

۱ - خون

خون اپنے ذرات اور بھورے رنگ کے سیال مادے (Plasma) سے ملکر بنتا ہے اور جسم کی بافتوں کی پرورش کرتا ہے۔ خون کے ذرات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک سرخ دوسرا سفید۔ خون میں سرخی کا رنگ سرخ ذرات کا عطیہ ہے جو لمبی ہڈیوں کے گودے میں تیار ہوتے ہیں اور خون میں شامل ہو کر جسم کو آکسیجن پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔ اسی طرح سفید ذرات بھی ہڈیوں کے گودے سے بنتے ہیں جو سرخ ذرات سے بڑے ہوتے ہیں۔ سفید ذرات انتہائی اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ یہی خون کی باریک رگوں کی دیوار سے نکل کر بیماریوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور جراثیم کو ختم کرنے کے لئے باقاعدہ جنگ کرتے ہیں۔ اس جنگ میں کچھ سفید ذرات مر بھی جاتے ہیں تو پیپ کے ذرات میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

۲ - خون کی رگیں

خون کی رگیں تین طرح کی ہوتی ہیں جن کے ذریعہ تمام جسم میں خون دورہ کرتا ہے۔ پہلی باہر کھلنے والی Arteries، دوسری اندر آنے والی Veins اور تیسری چھوٹی چھوٹی متفرق رگیں عروق شعریہ (Capillaries) اور عروق جاذبہ (Lymphatics) ہیں۔

شریانیں جنہیں صاف خون کی نالیاں کہتے ہیں وہ خون دل سے حاصل کرتی ہیں اور اسے جسم کے تمام حصوں میں تقسیم در تقسیم کرتی ہیں۔ پھر خون باریک رگوں "عروق شعریہ" سے گزرتا ہے اور چھوٹی چھوٹی وریدوں میں پہنچ جاتا ہے۔ وریدیں ویسے تو شریانوں سے ملتی جلتی ہیں لیکن ان سے مقابلتاً کمزور ہوتی ہیں۔ یہی دل کی طرف خون واپس لے جانے میں معاونت کرتی ہیں جو گندہ خون کہلاتا ہے اور اس میں کاربن ڈائی آکسائڈ ہوتی ہے جو

پھیپڑوں میں جا کر نظام تنفس کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ دل اور پھیپڑوں کے درمیان خون کے دوران کو Pulumonary Circulation اور سارے جسم کے دوران خون کو Systemic Circulation کہتے ہیں۔ جس خون کے دورے کا تعلق دل کے عضلات سے ہے اسے Coronary Circulation کہتے ہیں جس سے ان عضلات کو غذا پہنچتی ہے۔

۴ - دل

قدرت کی صناعی کا شاہکار "دل" اپنی زندگی کے اختتام تک اپنی خواہشوں اور ضرورتوں کی روشنی میں دھڑکتا ہی رہتا ہے۔ اسے نہ زندگی کی کشمکش سے پیار ہے نہ جمود سے، وہ تو بس مصور زندگی ہے۔ اسی لئے شائد لوگ اسکی تصویروں میں اپنا رنگ بھرتے رہتے ہیں۔ دلگی، دلربائی، دلاویزی، دل پسندی، دلدوزی، دل گدازی، دل بہار، دل آنا، دل جانا، دل میں سمانا، دل سے گزرنا، دل اچاٹ ہونا اور نہ جانے کتنے کام دل سے وابستہ کرتے رہتے ہیں، شعرا نے تو اور بھی بے شمار کیفیات کا اظہار کیا ہے جس میں مشہور شاعر غالب نے تو دل نادان کی مزاج پرسی کے ساتھ دل ہی سے دوا بھی پوچھی ہے۔

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے + آخر اس درد کی دوا کیا ہے

تخیل کی بلند پروازیوں میں دل کو نہ جانے کتنے انداز میں آنے جانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حالانکہ دل بیچارہ ان تمام افکار اور خواہشات سے بے نیاز ایک موٹا گوشت کا لوتھڑا ہے جو خود بخود پھیلتا اور سکڑتا رہتا ہے۔ اپنا یہ فعل انسان کی مرضی کے بغیر جاری رکھتا ہے۔ وہ نہ کسی کو دیکھتا ہے اور نہ کسی پر آتا ہے۔ لیکن جاتا ہے تو انسان کو قبر میں لٹا دیتا ہے۔ نوجوانی میں اسکی حرکت ساٹھ سے پچھتّر مرتبہ فی منٹ ہے لیکن بڑھاپے میں اسکی حرکت کم ہو جاتی ہے۔ بخار کی حالت میں ایک سو بیس یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ حرکت کرتا ہے۔ دونوں Auricle (بطون) ایک ساتھ سکڑتے ہیں اور دونوں Ventricle (جوف دل) اکھٹے پھیلتے بھی ہیں۔ پھر دونوں Ventricle سکڑتے اور دونوں Auricle ایک ساتھ پھیلتے ہیں اس طرح کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔ مختلف شریانیں یا آرٹریز اور والو اپنا کام انجام دیتے رہتے ہیں۔ بڑی شریان کے راستے خون دل سے نکل کر تمام جسم میں آرٹریز کے ذریعہ پھیلتا ہے اور اس طرح سرخ اور چمکدار خون ہی پر زندگی کا دارومدار ہے۔

عام مفہوم میں مخروطی یا ناشپاتی پھل کی شکل کا عضلاتی عضو "دل" اپنے غلاف Pericardium میں بند دونوں پھیپڑوں کے درمیان واقع ہے جو دو بڑے حصوں میں تقسیم ہے، ایک دایاں دوسرا بایاں اور یہ دونوں حصے ایک دیوار حائل رہنے سے ایک دوسرے سے جدا رہتے ہیں۔ دونوں حصوں میں اوپر اور نیچے دو خانے ہوتے ہیں۔ اوپر کے حصہ کو اذن القلب یا Auricle اور نیچے والے حصے کو بطن القلب یا Ventrical کہتے ہیں۔ اوپر اور نیچے کے حصوں کو ملا کر دل چار خانوں میں تقسیم ہے۔

۱ - دایاں جوف یا Right Auricle جو دل کے بائیں جوف کے مقابلے میں کچھ بڑا ہوتا ہے۔

۲ - دایاں بطن یا Right Ventricle جسکی دیوارین بائیں بطن سے کچھ پتلی ہوتی ہیں۔

۳ - بایاں جوف Left Auricle جو دل کے داہنی طرف کے جوف سے چھوٹا ہوتا ہے۔

۴ - بایاں بطن Left Ventrical جو دل کے داہنے بطن سے بڑا اور مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔ اسکی دیواریں موٹی ہوتی ہیں اور اس بطن سے Aorta سب سے موٹی اور بڑی شریان کی ابتدا ہوتی ہے جس کے ذریعہ خون تمام جسم میں پہنچ کر اس کی پرورش کرتا ہے۔ اسکی بھی دو شاخیں ہیں۔ ایک شاخ جسم کے بالائی اعضاء کو اور دوسری نچلے اعضاء کو خون پہنچاتی ہے۔

دل کے کام انتہائی پیچیدہ ہیں جسے مکمل طور پر سمجھنے کے لئے علم الابدان کا مطالعہ ضروری ہے۔ مختصر طور پر درج ذیل تقسیم کا جاننا ضروری ہے۔

عضلہ دل Heart Muscles، شریانی والو Aortic Valve، کلاہ نما والو Mitral Valve، پھیپڑوں سے متعلق والو Pulmonic Valve، نوکدار والو Tricuspid Valve، قلبی تھیلی Cardiac Sac، بطانہ قلب Endocardium، بطانہ قلب ملانے والا ریشہ Endocardium Connective Tissue، بطانہ قلب کی بافت کو ترکیب دینے والے دھاگے Endocardium Elastic Fibres، داہنا جوف دل Ventricle Right، بایاں جوف دل Ventricle Left، انقباض قلب یعنی دل کا سکڑنا Systole اور انبساط قلب یا دل کا پھیلاؤ Diastole کہلاتے ہیں۔ غلاف قلب یا دل کی جھلی Pericardium پانچ ہیں جن میں شریانیں یا نالیاں ہیں جن کے ذریعہ خون دل سے جسم کے تمام حصوں تک پہنچتا ہے۔ Arteries تعداد میں کل ۴۹۷ ہیں۔ اس میں ۱۴۶ اہم ہیں لیکن شریان کبیر "Aorta" موٹی اور سب سے اہم ہے جس سے خون تقسیم ہوتا ہے۔ خون لے جانے والی رگیں یا نسیں Veins،

۱۳ ہیں۔ رگوں کو ملانے والی ترکیب Plexus of Veins ۱۴ ہیں۔ دل کی رگیں ۱۶ کے علاوہ دل کے عضلاتی مادے Myocardium ۳ ہیں اور یہ سب حصے انتہائی اہم ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے متعلقہ کتابوں کا مطالعہ کریں۔

اتنے زیادہ حصوں کو سنبھالنے کے لئے دل کی طرف خاص توجہ درکار ہے۔ دل کی حفاظت کی جائے اور اسے اعتدال میں رہنے دیا جائے تو متعدد بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے اور اپنی زندگی میں کئی سال کا اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ دل کے متعلق پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ "روح القلوب ساعة بعد ساعة" یعنی ہر تھوڑے وقفہ کے بعد دل کو آرام و راحت دو۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام اعضاء کی سلامتی کا انحصار دل پر ہے۔ دل کو خوش اور تندرست رکھنے ہی میں سلامتی اور صحت کا راز ہے۔

دور جدید کی سائنسی ایجادات میں ہم جس قدر آرام اور آسائش سے ہمکنار ہیں اتنا ہی اعلیٰ معیار زندگی کے حصول میں کاہلی اور سستی کی طرف گامزن ہیں۔ مشینوں کے ذریعہ کام میں آسانیوں کے باعث تھوڑی سی بھی محنت اور مشقت سے بھاگتے ہیں۔ گاڑیوں کی فراوانی میں دو قدم چلنا بھی خلاف شان ہے۔ دل کے امراض بھی انہیں کو ستاتے ہیں جو نہ غذا میں احتیاط برتتے ہیں نہ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ کبھی شوقیہ اور کبھی افکار کے پیچ و خم میں الجھ کر سگریٹ نوشی کرتے ہیں، کبھی مختلف افکار کے دباؤ اور ذہنی الجھنوں میں بھی امراض کو اپنے شکار آسانی سے مل جاتے ہیں۔

دل کے امراض کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱ - پیدائشی نقص۔

۲ - جوڑوں کے بخار سے وابستہ امراض۔

۳ - دل کے والوز، آرٹریز یا وینز کی خرابی۔

۱ - پیدائشی نقص یا امرض :

یہ امراض کئی قسم کے ہو سکتے ہیں۔ نظام تنفس اور دوران خون کے نظام پر ہی زندگی کا دارومدار ہے۔ دل کے مختلف حصوں میں ایک سے دوسرے میں جانے کے لئے خون مختلف والوز سے گزرتا ہے۔ حمل کے ابتدائی تین ماہ میں خسرہ یا اور اسی قسم کے وائرس یا پھر غلط ادویات کے استعمال سے بچے کے دل کے مختلف پردوں کے

پروان چڑھنے میں کمی رہ جاتی ہے جس سے "دل میں سوراخ" ہو سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس بیماری میں دل کے دائیں طرف جو خراب خون صاف ہونے کے لئے پھیپڑوں میں جاتا ہے اور پھر وہی خون پھیپڑوں سے دل کے بائیں طرف واپس آتا ہے اور بڑی رگ آئیورٹا سے سارے جسم میں تقسیم ہوتا ہے تو اس نقص کی وجہ سے گندہ خون صاف خون میں مل جاتا ہے۔ ٹیسٹ کے علاوہ بھی ایسے بچے کے مرض کی پہچان اس طرح ہو سکتی ہے کہ سوراخ بڑا ہو گا تو ہونٹ اور ناخن نیلے پڑ سکتے ہیں۔ بائیں طرف کا حصہ میں نقص سے بچہ نہ صرف تھک جاتا ہے اور سانس پھولتا ہے بلکہ کان لگا کر سنیں تو دل کی طرف سائیں سائیں سی آواز آتی ہے۔

جہاں تک احتیاط برتنے کا تعلق ہے تو حمل کے تین ماہ کوئی دوا ہرگز نہ دیں۔ ہومیوپیتھک دوا صرف اس لئے دے سکتے ہیں کہ اسکے منفی اثرات نہیں ہوتے۔ دوائیں آگے چل کر درج ہوں گی۔ جن سے Rubela یعنی جرمن خسرہ کا مرض بھی لاحق نہ ہو گا۔ لیکن مرض پھر بھی ہو تو بغیر سرجری علاج ممکن نہیں۔

۲ - جوڑوں کے بخار سے وابستہ امراض :

جوڑوں سے وابستہ دل کے امرض کی وجہ ایک بیکٹریا ہے جو ترقی پذیر ممالک میں حفظان صحت کے فقدان اور ناقص غذا کی وجہ سے پرورش پاتا ہے۔ کچی آبادیاں خصوصاً اس مرض کا شکار ہوتی ہیں جس میں ۵ سے ۱۵ سال کے بچے زیادہ بیمار پائے گئے ہیں۔ ویسے بڑے بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ جوڑوں کے بخار سے دو چار ہفتہ قبل مریض گلے کی سوزش کی شکایت کرتا ہے اور کبھی درد کی تکلیف کا بھی اظہار کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ دل کے والوز متاثر ہوتے ہیں جو دوران خون میں رکاوٹ بنتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد مریض کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں۔

۳ - دل کے والوز، آرٹریز یا وینز کی خرابی :

یہ دور جدید کی بے اعتدالیوں کا تحفہ ہے۔ پہلے یہ مرض ترقی یافتہ ممالک میں عام تھا اب ترقی پذیر ممالک بھی اسکا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ مرض ان افراد کے لئے اس وقت مہلک ہے جب وہ جوانی کی منزلیں طے کرتے ہیں اور معاشرے و گھر کی زینت کا باعث ہوتے ہیں یعنی تیس سے پچاس سال تک کی عمر میں یہ مرض خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسے مریضوں میں مختلف وجوہات ہوتی ہیں جن میں دل کو خون فراہم کرنے والی رگوں میں رکاوٹ پیدا

ہوتی ہے۔ یہ رگیں "کارونری آرٹری" کہی جاتی ہیں۔ خون کی نالی میں چربی جمع ہو جائے تو یہ رکاوٹ کا باعث بنتی ہے اور خون کی گردش میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ غذا میں چکنائی کا استعمال، نشاستے کی چیزوں کا زیادہ استعمال، دور جدید کے افکار، جسمانی ورزش اور مشقت کا فقدان، ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس کا مرض اور سگریٹ و تمباکو کے بڑھتے ہوئے رجحانات دل کے امرض کو اپنا کھیل کھیلنے کا میدان مہیا کرتے ہیں۔ عالمی ادراہ صحت جو چاہے سفارشات کرتی رہے کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تمباکو نوشی کی قانونا ممانعت ہو، تمباکو کی کاشت پر پابندی ہونے کے ساتھ اس پر عملدرامد بھی ہو تو شائد بہتری کی کوئی صورت پیدا ہو ورنہ بقول شاعر۔ چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی۔

یہ سمجھنے کی بات ہے کہ دل کا درد عام طور پر سینے کے وسط میں ہوتا ہے۔ گھٹن سی محسوس ہوتی ہے، پسینے چھوٹنے لگتے ہیں، بائیں یا دونوں بازوؤں میں درد ہونے لگتا ہے اور کبھی قے بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ دل کے دورے کی کئی اور علامات بھی ہو سکتی ہیں جیسے جبڑے کا درد وغیرہ۔ دل کے درد کو Angina Pectoris کہتے ہیں۔ مختصر یہ کہ کہیں سے بھی خون کے دوران میں فرق پیدا ہو جائے تو دل ضرور متاثر ہو گا اور یہیں سے دل کی بیماریوں کا آغاز ہو گا۔

سرجری نے دل کے علاج میں جو کمالات حاصل کئے ہیں وہ قابل ستائش ہیں پھر بھی آپریشن سے قبل اور بعد کی تکالیف میں ہومیوپیتھی کی ادویات بڑی معاون و مددگار ہیں۔ اکثر دوائیں ایسی ہیں جن کے استعمال سے دل کے کئی امراض درست بھی ہو جاتے ہیں اور آپریشن کی نوبت ہی نہیں آتی۔ بعض خاندان یا افراد خاندان ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو دل کے آپریشن میں لمبے چوڑے اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے انہیں بہرحال علاج کی ضرورت ہے اور میرے تجربے میں ہومیوپیتھک ادویات نے جادوئی اثر دکھلایا ہے۔ پھر بھی ماہر امراض قلب سے مشورہ لینا بہتر ہوتا ہے۔

علاج

۱ - ورم غلاف قلب Pericarditis

ابتدا ہی میں بے چینی، درد، بخار اور موت کا خوف ہو تو Aconite 3 ہر گھنٹہ پر۔ اسکے بعد بھی تیز درد ہلنے

جلنے سے بڑھے تو Bryonia 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ ہلکا بخار ہونے پر Merc.Sol 6 بھی ان دونوں دواؤں کے ساتھ دو گھنٹہ کے فرق سے دی جا سکتی ہے۔ اگر پریشان کن مرحلہ گزر چکا ہو اور گردے کی تکلیف بھی ہو جس میں یوریک ایسڈ آتا ہو اور ہائی بلڈ پریشر بھی ہو تو Ars.Album 3 ہر دو گھنٹہ پر ضرور دیں۔ یہ مرض چوٹ ٹی بی، گردہ کی سوزش، ٹائیفائیڈ، نمونیہ وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے اس لئے ان امراض کو دھیان میں رکھنا چاہئے۔

۲ - ورم بطانۂ قلب یا سوزش دل Endocarditis

اس مرض میں سینے میں سخت درد، بے چینی، موت کا خوف اور بخار ہو تو ہر گھنٹہ پر Aconite 3۔ دل کے اطراف میں شدید درد، تیز دھڑکن، بے چینی بائیں ہاتھ میں درد spigilia 3 ہر گھنٹہ پر۔ ہلکے بخار کے ساتھ تکلیف میں آدھی پیالی پانی میں پانچ قطرے Echinicea Q چار گھنٹہ پر۔ جوڑوں کے درد کے ساتھ درد جگہ بدلتا رہے خصوصاً داہنی طرف بھی ہو تو Kalmia 30 دو گھنٹہ پر۔ مصنف اس دوا کے ساتھ ایسی تکلیف میں Gun Powder 3X بھی ضرور دیتا ہے۔ جب تکلیف کی شدت کم ہو جائے تو مکمل سکون کے لئے Naja 6 چار گھنٹہ پر دینا فائدہ مند ہے۔ یہ مرض خود نہیں ہوتا بلکہ جوڑوں، خسرہ، نمونیہ وغیرہ کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

۳ - شریانی پھیلاؤ اور کمزوری Dilatation and Weakness

آرٹری کی دیوار کمزور ہو جانے سے یہ تکلیف ہو تو خرابی دور کرنے کے لئے ناشتہ اور کھانے کے بعد تین مرتبہ Arsenic Iod.3X دیں اس سے سانس کی تکلیف ہو تو وہ بھی دور ہو گی۔ دل کے Muscle کی کیسی بھی تکلیف ہو اور کمزوری بھی ہو تو ہر چار گھنٹہ پر پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں ملا کر Crataegus Q دینے سے فائدہ ہو گا۔ مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔ دھڑکن برقرار رہے اور کمزوری کے ساتھ فکرمندی بھی ہو Baryta Carb 6 چار گھنٹہ پر۔ نبض کی رفتار سست، دھڑکن، معمولی حرکت سے سانس میں گھٹن، بے ہوشی جیسی کیفیت ہو Digitalis 30 چار گھنٹہ پر۔ اختلاج اور بے ہوشی کے دورے یا ذرا بھی ہلنے جلنے میں تکلیف ہو تو Thyroidin 30 چار گھنٹہ پر۔ اکثر و بیشتر بے ہوشی کے حملے ہوتے ہوں Moschus 6 دو گھنٹہ پر اور بے ہوشی کے دوران ہر پندرہ منٹ پر قطروں میں دیں۔ دل جیسے کوئی دبا رہا ہو یا شدید دھڑکن ہو Cactus 30 چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ خواتین میں دل بیٹھتا محسوس ہو، درد ہو، فم معدہ پر بھی تکلیف کا احساس ہو

3 Cimicifuga چار گھنٹہ پر۔ بائیں جانب ہاتھ تک درد بڑھتا رہے اور سن ہونے کا احساس ہو تو 30 Spigilia کے ساتھ 30 Naja باری باری دو گھنٹہ پر دیں۔ یہ بیماری بھی خود نہیں ہوتی بلکہ دوسری بیماریوں کا اظہار ہے اس لئے وجہ تلاش کرنا چاہئے۔

۴ - انحطاطی غیر فطری حالت Degeneration Fatty

عام جسمانی موٹاپے سے دل پر اثرات ہوں تو موٹاپے کا دور کرنا بھی ضروری ہے۔ پہلے 200 Phsophorus اور تین دن بعد 200 Phytolacca' بعد میں حسب ضرورت ہر ہفتہ دیں۔ ساتھ میں 6 Baryta Carb دن میں چار مرتبہ۔ خواتین میں Cimicifuga 3X۔

۵ - نسیجوں کی غیر طبعئی نمو Hypertrophy of the Heart

اس مرض میں دل کا فعل تیز ہو کر آواز کے ساتھ دھڑکن ہوتی ہے۔ اعتدال سے زیادہ محنت کرنے یا کھلاڑیوں میں تکلیف ہو 30 Arnica چار گھنٹہ پر۔ دھڑکن' دل پر بوجھ' درد' سردرد' چلنے میں تکلیف بڑھے تو مصنف کے تجربہ میں ایکونائٹ ۳' بلاڈونا ۳' کیکٹس ۳۰' اور اسپا ئجیلیا ۳۰' بہترین کام کرتی ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر کے ساتھ تکلیف ہونے پر وریٹرم ورائڈ ۳۰' گلونائین ۶' بریٹا کارب۶' عمدہ دوائیں ہیں ساتھ میں اناکارڈیم دو سو طاقت میں ہفتہ میں ایک مرتبہ اور فاسفورس دو سو طاقت ہفتہ میں ایک مرتبہ دینے سے اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دل کے امرض میں سمندر کے کنارے رہائش اختیار کرنا مفید ہے۔

۶ - دل کی کمزوری Weakness of Heart

اعصابی کمزوری سے دل کی کمزوری' دل کی حرکت بند ہونے کا خوف' درد یا تمباکو کے زیادہ استعمال کے بعد تکلیف ہو 30 Spigilia کے ساتھ 3 Aconite باری باری دو گھنٹہ پر۔ چلنے سے دل کی دھڑکن بڑھے یا بائیں کروٹ لیٹنے پر یا تھوڑی سی فکر و تردد سے معلوم ہو کہ دل جکڑا جا رہا ہے' سانس میں گھٹن 30 Cactus چار گھنٹہ پر۔ بے چینی' دل کے اطراف میں درد' جذبات میں کمی محسوس ہو 30 Naja چار گھنٹہ پر۔ مردوں میں پیشاب سے قبل یا بعد اور خواتین میں ماہواری سے قبل یا دوران ماہواری دل کے اطراف میں درد ہونے پر

Lithium Carb 6 چھ گھنٹہ پر۔ خواتین میں بچہ دانی باہر آنے کے ساتھ دل کی تکلیف میں ہر چھ گھنٹہ پر Lilium Tigrinum 30۔ مصنف حسب علامات دوا دینے کے ساتھ ناشتہ وکھانے کے بعد Arsenic Iod. 3X دیتا ہے۔ کبھی کبھی Crataegus 3 درد کی صورت میں دینا بہتر ہوتا ہے۔

تنگی پلمونری والو Plumonary Stenosis

اس بیماری میں دل کا داہنا حصہ پھیل جاتا ہے۔ مرض زیادہ تر موروثی کہا جاتا ہے۔ جسم کمزور ہوتا ہے اور انگلیاں موٹی ہوتی ہیں۔ آنکھیں چمکیلی اور بدن نیلگوں ہونا بھی دیکھا گیا ہے۔ دل میں ہر جگہ سے اس کے سکڑتے وقت کی آواز مرمرسنائی دیتی ہے جو زیادہ تر بائیں جانب دوسری پسلی میں معلوم ہوتی ہے۔ دل کے ماہر ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ علاج نہ ہونے کی صورت میں ایسے مریض زیادہ زندہ نہیں رہتے اور دوران خون کی کمی سے انتقال کر جاتے ہیں۔

علاج :

مرض کے ابتدائی حالت میں ' بے چینی ' پیاس ' اور موت کا خوف ہو تو Aconite 3 دو گھنٹہ پر۔ دل کے والوزمتاثر ہوں ' تمام جسم نیلا ہو رہا ہو ' بے چینی کے ساتھ ڈنک مارنے والے درد ہوں Apis 6 دو گھنٹہ پر۔ جلن اور کمزوری کے ساتھ ورم ' پیاس ' بے چینی میں Ars.Album 3 دو گھنٹہ پر۔ چوٹ اور محنت کی وجہ شامل ہو Arnica 3 چار گھنٹہ پر۔ معلوم ہو کہ دل کی حرکت بند ہو رہی ہے ' گھبراہٹ اور دھڑکن میں Digitalis Q پانی میں چار گھنٹہ پر۔ مصنف اسکے ساتھ Crataegus Q دیا کرتا ہے۔ ان دواؤں کے علاوہ علامت کے مطابق کیکٹس ' اسٹرو فینتھس اور کیمفر بھی اچھا کام کرتی ہیں۔

ورم قلب Myocarditis

پلمونری آرٹری کے ذریعہ جراثیم اندر داخل ہو جائیں ' یا دل کے غلاف و اندرونی جھلی میں ورم آجائے تو دل میں ورم اور درد ہونے لگتا ہے۔ کبھی یہ کیفیت مختلف امراض کا نتیجہ ہوتی ہے جس میں ذرا سی محنت سے دل دھڑکتا ہے اور سانس بھی پھول سکتی ہے۔ معائنہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ دل پھیل گیا ہے اور اس کا فعل کمزور

و بے قاعدہ ہے۔ جلد تشخیص اور علاج نہ ہو تو نالیوں میں خون جمنے اور دل کے پھیلنے سے یا زیادہ سانس پھولنے سے موت واقع ہو سکتی ہے۔ ایسے ورم کو بعض لوگ دل کا پھوڑا کہتے ہیں جو جراثیم داخل ہونے کے علاوہ گٹھیا' ڈفتھیریا' آتشک' یا ٹائیفائڈ وغیرہ کے بعد ہو سکتا ہے۔ ایسے تمام دل کے امراض میں تمباکو یا شراب کا استعمال بند کرانا ضروری ہے۔

علاج کے حوالے سے چونکہ اس مرض میں بہت سے امراض کی وجوہات شامل ہوتی ہیں اس لئے ان علامات کو مدنظر رکھ کر دوا تجویز کرنا چاہئے۔ ایکونائٹ' برائیونیا' ڈیجی ٹیلس' کریٹیگس' اسٹرو فینتھس وغیرہ جیسی دوائیں اس مرض میں کامیابی کا درجہ رکھتی ہیں۔

وجع مفاصل قلب Rheumatism of the Heart

اس بیماری میں عموماً مریض بائیں کروٹ نہیں سو سکتا کیونکہ بائیں جانب بوجھ یا درد ہوتا ہے اور اندر سے سانس باہر نکالنے میں دقت ہوتی ہے۔ نبض کمزور جو انگلی سے دبانے پر مدھم ہوتے محسوس ہوتی ہے۔ مرض پرانا ہو جائے تو قابو سے باہر ہو سکتا ہے۔

گٹھیا کے مرض کی دواؤں میں درج علامت کو مدنظر رکھ کر دوا منتخب کریں۔ ویسے Crataegus Q پانچ قطرے تھوڑے سے پانی میں چھ گھنٹہ پر' Ars.Album 3X دو سے چار گھنٹہ پر' Rhus.Tox 30 چار گھنٹہ پر اور خواتین میں Cimicifuga 3X حسب ضرورت دو سے چار گھنٹہ پر اہم اور خاص دوائیں ہیں۔

دل کی دھڑکن Palpitation

قدرتی طور پر تندرست جسم میں دل کا فعل باقاعدہ بغیر کسی رکاوٹ کے ہوتا رہتا ہے لیکن دل کی دھڑکن میں شدت آجائے تو وہ کسی بیماری کا پیش خیمہ ہے۔ اس لئے پہلے بیماری پر توجہ دیں اور عضو دل کی کوئی خرابی نظر نہ آئے تو پھر دھڑکن کی درج ذیل ادویات پر علامات کے حساب سے دوا کا انتخاب کریں۔

عام حالت میں خوف' بے چینی اور نبض تیز ہونے کے ساتھ دھڑکن ہو Aconite 3 دو گھنٹہ پر۔ چوٹ وغیرہ کی وجہ سے دھڑکن میں Arnica 3 چار گھنٹہ پر۔ دھڑکن کسی بیماری کے بعد کمزوری کے باعث ہو China 30 چار گھنٹہ پر۔ دھڑکن' ریاح' بد ہضمی' قبض یا کھانے کے بعد ہو Pulsatilla 30 دو گھنٹہ پر۔

کھانے کے بعد ڈکاروں اور ریاح کے اجتماع کے ساتھ ہو Carboveg 30 دو گھنٹہ پر۔ نبض کی رفتار میں بھی فرق ہو Iberis 3 چار گھنٹہ پر۔ بے ہوشی اور کمزوری کا احساس Moschus 3 ہر پندرہ منٹ پر' آرام آنے پر صبح و شام عرصہ تک دیں۔ دل بند ہونے کے احساس کے ساتھ دھڑکن Crataegus Q پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں دو گھنٹہ پر۔ نبض کی رفتار میں اعتدال نہ ہو Digitalis 30 دو گھنٹہ پر۔ رات کو بستر پر کمزوری کے ساتھ دھڑکن میں اضافہ ہو Ignatia 6 دو گھنٹہ پر۔ جذبات کے تلاطم میں دھڑکن خصوصاً خواتین میں ڈھلتی عمر کے ساتھ Lachesis 30 چار گھنٹہ پر۔ خواتین میں معدہ پر درد' بے چینی' بے خوابی میں دھڑکن Cimicifuga 3 دو گھنٹہ پر۔ دھڑکن کے ساتھ جیسے کوئی دل دبا رہا ہو Cactus 6 دو گھنٹہ پر۔ خاموشی میں' جیسے دل کی حرکت بند ہو رہی ہو اور حرکت کرنے سے دھڑکن تیز ہو Gelsemium 3 دو گھنٹہ پر۔ یہ دوا معدہ میں اجتماع ریاح اور درد سر کو بھی دور کرے گی۔

دل کے اطراف میں درد کے ساتھ دھڑکن Spigilia 6 دو گھنٹہ پر۔ خواتین میں حیض بند ہونے پر یا دماغی علامات کے ساتھ دھڑکن ہو Sepia 30 چار گھنٹہ پر۔ نو عمر خواتین میں حیض بند ہونے کے ساتھ دھڑکن ہو Pulsatilla 30 دو گھنٹہ پر۔ ذرا سی حرکت سے دھڑکن ' سر درد' آواز و روشنی برداشت نہ ہو Belladona 3 دو گھنٹہ پر۔ نبض کمزور' چہرہ پر ٹھنڈا پسینہ' ٹھنڈ سے تکلیف اور گرمی سے آرام ہونے پر Ars.Album 3X دو گھنٹہ پر۔ بار بار پاخانہ کی حاجت لیکن کھل کر نہ ہو ' زیادہ ادویات کے استعمال کے باوجود دھڑکن نہ جانے پر Nux.Vomica 3۔ کھانے کے بعد یا رات میں بستر پر لیٹنے پر دھڑکن Nat.Mur 6 دو گھنٹہ پر۔ زیادہ کمزوری میں Baryta Carb 6 بھی باری باری دیں۔

دردِ دل Angina Pectoris

عام طور پر درد دل کو بیماری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جو دراصل بیماری نہیں بلکہ بیماری کی علامت ہے۔ دل میں کسی قسم کا نقص ہو یا اسے خون پہنچانے والی نالیوں میں رکاوٹ پیدا ہو یا شریانوں میں سختی (Arterio Sclerosis) ہو جائے تو دل کی پکار ہی درد دل ہے۔ ان وجوہات کے علاوہ شراب' عرصہ تک دماغی الجھن مفلس' تمباکو نوشی اور وجع مفاصل سے بھی اچانک تیز درد اٹھنے لگتا ہے۔ تکلیف سے پسینہ نکلنے لگتا ہے۔ درد

بائیں ہاتھ میں اوپر سے نیچے ہونے لگتا ہے۔ درد کا حملہ بہت شدید ہو تو مریض کو موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر فوری امداد نہ پہنچ سکے تو سینہ پر برف رکھنا اور پیٹ کو سینک دینا بہتر ہے۔ تکلیف ہوتے ہی صاف رومال پر دو تین قطرے Amyl Nitrate کے سونگھانے سے درد دور ہوتے دیکھا گیا ہے۔ یہ بیماری عورتوں سے زیادہ مردوں میں ہوتی ہے۔ بعض ماہرین نے اس بیماری کو موروثی بھی کہا ہے۔ جہاں وراثت کا امکان ہو وہاں گھر میں امیل نائٹریٹ (Amyl Nitrate) ضرور رکھیں۔

علاج :

درد دل کے ساتھ دل کی دھڑکن ، فکر ، نبض کی رفتار میں کمی یا مرگی کا دورہ شامل ہو Hydrocyanic Acid 3X پندرہ منٹ پر دیں سکون ہونے پر دن میں چار مرتبہ۔ درد گردش کرتا ہو ، بائیں ہاتھ کے نیچے تک جائے ، دھڑکن تیز ، معلوم ہو کہ سینہ پھٹ جائے گا ، سانس لینے میں تکلیف Glonine 3 پندرہ منٹ پر ، آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ سردی لگ کر بیماری ، موت کا خوف ، بے چینی یا اچانک درد کا حملہ ہونے پر Aconite 3 پندرہ منٹ پر ، پھر وقفہ بڑھائیں۔ درد چیرنے پھاڑنے والے ، بھاری پن ، بے ہوشی ، بائیں ہاتھ کی طرف درد ، تمباکو نوشی یا شراب کے اثرات ہونے پر Spigilia 3 پندرہ منٹ پر ، آرام پر وقفہ بڑھائیں۔ اسی طرح کی تکلیف کے ساتھ داہنی طرف بھی درد ہو اور پشت میں اوپر والی ہڈی میں بھی تیز درد ہو Kalmia 6 پندرہ منٹ پر ، پھر وقفہ بڑھائیں۔ درد کے ساتھ الجھن ، دل ڈوبتا محسوس ہو ، جلن وغیرہ میں Naja 3 پندرہ منٹ پر۔ درد سے سینہ پھٹ رہا ہو جیسے دل کو دبایا جا رہا ہو Cactus 3 ہر گھنٹہ پر۔ خواتین میں درد گٹھیا کی تکلیف کے ساتھ Cimicifuga 3 ہر گھنٹہ پر۔ بے چینی ، سانس میں دقت کے ساتھ درد ، گر پڑنے کا احساس ، تمباکو کے اثرات خصوصا خواتین میں Lilium Tig 30 چھ گھنٹہ پر۔ تکلیف دمہ کے ساتھ ہو تو Cupr.Met 6 پندرہ منٹ پر۔ پیشاب کرنے یا اس کے بعد تکلیف ہو یا صبح کے وقت آگے جھکنے پر درد دل ہو Lith.Carb 6 چھ گھنٹہ پر دیں۔ مصنف ایسے مریضوں میں ایکونائٹ اور اسپائجیلیا کے ساتھ Mag.Phos 6X گرم پانی میں ضرور استعمال کراتا ہے۔ مستقل فائدہ کے لئے دیگر علاماتی دوا کے ساتھ صبح و شام Carboveg 30 کے ساتھ ناشتہ و کھانے کے بعد Arsenic Iod. 3X دے کر بھی مصنف نے فائدہ حاصل کیا ہے۔ دل میں زخم کی طرح کا درد

ہونے پر Arnica کو بھی نہ بھولنا چاہئے۔ دل کی تکلیف کوئی کھیل نہیں اس لئے روائتی انداز سے ہٹ کر معاون ادویات کو حسب علامات ملا کر دینا بھی مناسب ہوا کرتا ہے۔

دل کی مختلف تکالیف

Ammon.Carb 6 دل کی حرکت بند ہورہی ہو تو اس دوا سے دل کا فعل بھی درست ہو سکتا ہے ٥۔ Colch.30 دل کی کوئی سی بھی بیماری ہو یا جوڑوں کا درد کسی دوا سے دبا دینے کے بعد ہو٥۔ Apocynum Q پیاس کی زیادتی اور پیشاب کی کمی کے ساتھ دل کی رفتار ست و ناہموار ہو' دل کے لئے یہ دوا بہترین ٹانک ہے٥۔ Abies Nigra 6 دل اور ہاضمہ کی خرابی سن رسیدہ لوگوں میں جو رات میں جاگیں اور دن میں طبیعت ست رہے٥۔ Oenanthe Cro.3 دل کی حرکت کم ہونے کے ساتھ مرگی کا دورہ' جلدی امراض یا دست آیا کریں٥۔ Stillingia Q سانس کی تکلیف کے ساتھ ہڈیوں میں تکلیف پیدا ہو جائے اور دل میں سخت درد کو نچن کی طرح ہو٥۔ Senenga 6 دل کا ورم' درد' سانس میں تنگی' کھانسی' سینہ پر بلغم کی آواز اور پھیپڑوں سے خون آنے میں بھی مفید ہے٥۔ Aur.Met 6 دل کی تکلیف میں مریض نا امید ہو' حرکت تھوڑی دیر پر بند معلوم ہو پھر زور سے چلنے لگے' دماغی الجھن اور خود کشی کی خواہش ہو۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات اسکولس ہپ' کنابس انڈیکا' کالی آئیوڈائڈ' فیرم مٹ' سمبوکس' ٹوبیکم' لیکیس' فائٹولیکا' وراٹرالبم' بردمیم' آئیوڈیم' لاروسراسس وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

خون کا دباؤ Blood Pressure

جسم میں خون کی نالیاں ربر کی طرح پھیلتی ہیں اور منقسم ہو کر بال سے باریک رگوں (Capillaries) کے ذریعہ تمام جسم میں خون کو رواں دواں کرتی ہیں۔ دوسری طرف دل ایک منٹ میں ستر سے اسی (۷۰ سے ۸۰) مرتبہ صاف خون Aorta شہ رگ میں بھیجا کرتا ہے۔ خون کا یہ دباؤ نالیوں کو پھیلاتا ہے جسے ہاتھ کی نبض سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ دل کی سکڑن (Systole) کے وقت خون کے دباؤ میں زیادتی اور دل کے پھیلاؤ کے وقت (Diastole) میں کمی آتی ہے۔ تندرست جسم میں دل کے سکڑنے کے وقت یعنی سسٹال میں دباؤ ۱۱۰ سے ۱۳۰ ہو سکتا ہے لیکن یہ دباؤ ۱۶۰ سے زیادہ ہو جائے تو اسے بیماری سمجھنا چاہئے۔ اسی طرح Diastole میں دباؤ ۶۰ سے کم یا ۹۰ سے زیادہ ہو جائے

تو علاج کی ضرورت ہے۔

خون کے دباؤ میں کمی بیشی کوئی نئی بیماری نہیں ۔ یہ زمانہ قدیم سے چلی آ رہی ہے۔ ۱۸۷۹ء میں ایک مصری طبیب محمد نے لندن کے گائنیز اسپتال میں نبض اور فشار خون کا باہمی تعلق معلوم کیا جو طبعی کیفیت اور فطری ضرورت ہے جس سے تمام جسم کو رزق ملتا ہے۔

پریشر میں زیادتی اور کمی کے علاوہ ایک درمیانی کیفیت بھی یہ ہوتی ہے کہ پریشر گھٹتا بڑھتا رہتا ہے جو عارضی نوعیت کا ہوتا ہے جس میں چنداں پریشان ہونے کی بات نہیں۔ بلند فشار خون میں ذہنی دباؤ کا اثر بھی ہو سکتا ہے۔

عالمی ادارہ حفظان صحت نے کافی غور و خوض کے بعد بلڈ پریشر کا جو پیمانہ دیا ہے اسکی رو سے بالغ مرد اور عورتوں میں سسٹولک یعنی زیادہ سے زیادہ پریشر ۱۶۰ ڈگری سے کم رہنا چاہئے جبکہ پچاسی سال کی عمر تک ڈائسٹولک پریشر ۹۰ اور اس سے زائد عمر تک ۱۰۰ سے زائد نہ ہونا چاہئے۔ عام طور پر اوپر کا دباؤ ۱۲۰ جبکہ نیچے کا دباؤ ۸۰ بہترین کہا جاتا ہے جو عمر کے ساتھ ہی ۱۶۰ '۱۰۰ تک ہو سکتا ہے۔ یوں بھی ہر انسان کا بلڈ پریشر مختلف ہوتا ہے اور وقتاً فوقتاً اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اوپر اور نیچے کے دباؤ میں دس ڈگری کا فرق قابل توجہ نہیں۔ بچوں میں یہ دباؤ ۷۵ اور ۴۰ کے درمیان ہو سکتا ہے جسکے اعتدال میں رہنے کا تعین عمر کے ساتھ ہوتا ہے۔

بلڈ پریشر کے مسلسل زیادہ رہنے سے پیچیدگیاں ہو سکتی ہیں اور جان بھی جا سکتی ہے۔ اسی لئے ہائپر ٹینشن کو خاموش قاتل بھی کہا جاتا ہے۔ اس سے غدود اور گردوں کی بیماریاں بھی ہو سکتی ہیں لیکن زیادہ تر یہ بیماری ذیابیطس کے مریضوں میں پریشان کن ہوتی ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے یہ تحقیق طلب ہے۔ جسم میں اعضاء کی خرابی سے بھی بلڈ پریشر زیادہ ہو سکتا ہے۔ زیادہ بلڈ پریشر سے کبھی انسان بے ہوش بھی ہو سکتا ہے اور دماغ کی رگیں پھٹ سکتی ہیں، بینائی بھی متاثر ہو سکتی ہے اس لئے مریض کی پوری ہسٹری لے کر علاج کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

خون کا دباؤ زیادہ High Blood Pressure

علاج :

نبض تیز اور سخت ہونے کے ساتھ بے چینی، موت کا خوف Aconite 3 **ہر دو گھنٹہ پر۔ نبض کی تیزی اور بھاری پن کا احساس** Verat.Viride 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ ورم، کمزوری، پیشاب میں کمی یا زیادتی یا شکر آئے تو

Uran.Nit 3X چار گھنٹہ پر۔ دل کی کمزوری اور درد میں Spartium Scoparium Q کے پانچ قطرے پانی میں چار گھنٹہ پر۔ خون کے دباؤ میں سر درد بھی ہو Glonine 6 چار گھنٹہ پر۔ پیشاب میں زیادتی یا شوگر کا مرض ساتھ ہو Uran.Nit 3 چار گھنٹہ پر۔ زیادہ یا کم دونوں طرح کے دباؤ میں بھول شامل ہو Anacardium 3 اور Belladona 3 چار گھنٹہ پر دیں۔ خواتین میں Cimicifuga بھی اچھا کام کرتی ہے' دوسے چار گھنٹہ پر 3X طاقت یں دینا چاہئے۔

خون کا دباؤ کم Low Blood Pressure

علاج :

خون کے دباؤ میں کمی پر اگر نبض کی رفتار بھی ست ہے Viscum Alb 30 چار گھنٹہ پر۔ گٹھیاوی مزاج ہو' ٹھنڈی ہوا سے تکلیف میں اضافہ ہو یا سانس کی تکلیف بھی ہو تو ساتھ میں Kali Phos 6 بھی ضرور دیں۔
خون کے دباؤ میں کمی پر Cymarin Q کے پانچ قطرے پانی میں دینے سے بہت سے مریض شفایاب ہوئے ہیں۔
مصنف کے تجربہ میں کریٹیگس Q' پیسی فلورا Q' اناکارڈیم' ورائٹرم ورائڈ' یورینیم نائٹریکم اور گلونائین انتہائی موثر دوائیں ہیں۔

بے ہوشی Syncope (Fainting)

Fainting is caused by a lack of oxygen reaching the brain. The problem may be in the circulatory system, or may be due to other factors that prevent adequate blood flow.
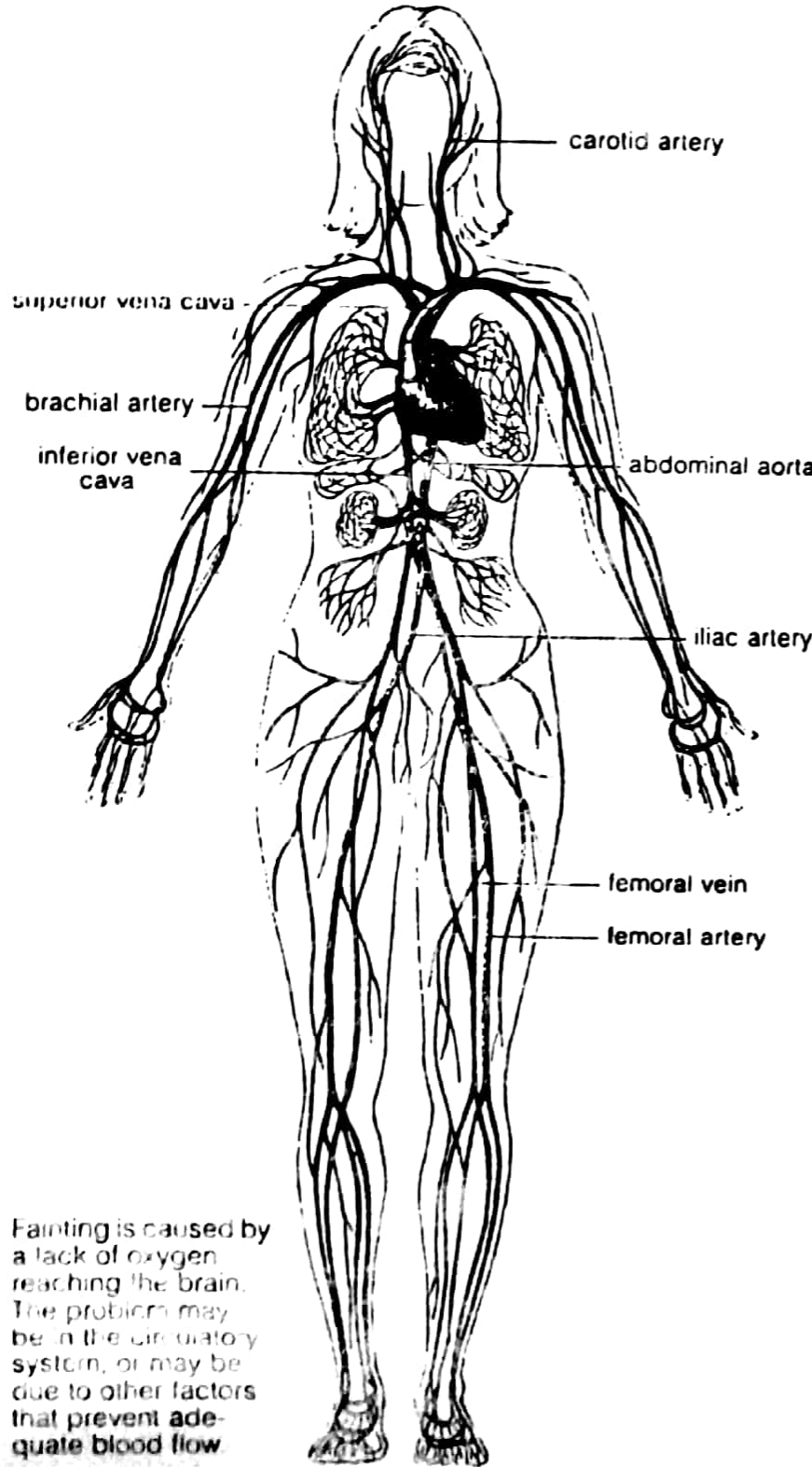
بے ہوشی کے حملے میں سب سے پہلے مریض کو سیدھا لٹائیں اور پیر اونچے رکھیں تاکہ دماغ کو خون ملتا رہے۔ پیشانی پر ٹھنڈے پانی کی پٹی رکھیں اور Moschus 3 ہر پانچ منٹ پر دیں۔ ہوش آ جانے پر دوسری دوائیں حسب علامات دیں۔ بے ہوشی اچانک غم یا مرگی کے دورے سے بھی ہو سکتی ہے۔ ہر طرح کی بے ہوشی میں Amyl Nitrate 3 کے تین چار قطرے رومال پر لگا کر سنگھانے سے ہوش آ جاتا ہے۔ نہ آئے تو فوراً اسپتال پہنچائیں اور ماہر ڈاکٹر کی خدمات حاصل کریں۔

علاج :

عام بے ہوشی جسکا کوئی سبب نہ ہو تو کچھ عرصہ دن میں تین مرتبہ دیں Moschus 6۔ ہسٹریا کے دورے ہوں یا کسی غم کی وجہ شامل ہو تو چار گھنٹہ پر Ignatia 30۔

غنودگی کی حالت میں پیچش کے بعد کمزور مریضوں میں کبھی کبھی دورہ پڑتا ہو Arsenic Alb 3 چار گھنٹہ پر۔ صبح، خوشبو بدبو یا کھانے کے بعد بے ہوشی کا دورہ ہو تو Nux.Vomica 3X ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

ان تمام ادویات کے علاوہ حسب علامات اکونائٹ' الٹرس فارینوسا' ایپس' کیکٹس' کینتھرس' کاربوویج' کیموملا' سمی سی فیوگا' چائنا' کالنسونیا' کروکس سٹائیوا' ڈیجی ٹیلس' نکس موسکاٹا' سیپیا' فاسفورس' پلساٹیلا' ایسڈ فاس' اسپا ئجیلیا' اسپانجیا' سلفر' سمبوکس' ٹریلیم' وریٹرم البم اور زنکم مٹ وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

خون میں زہریلا اثر Pyemia Septicemia

یہ مرض Pyogenic بیکٹریا کے ذریعہ ہوتا ہے۔ سڑے گلے پھل' خراب کھانے یا پانی کی آلودگی سے بیکٹریاز کے اثرات خون میں پیچیدگی پیدا کر دیتے ہیں جس سے ہلکی حرارت' دماغ پر بوجھ' تفکر' کپکپاہٹ اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اعضاء جسم سے جدا ہو گئے ہیں۔ اس سے بخار ہو جاتا ہے جسے خون کا زہریلا بخار کہتے ہیں۔

علاج :

عام طور پر اس طرح کے اثرات درد کے ساتھ ہوں تو Baptisia 3 دو گھنٹہ پر۔ یہ اثرات سانس پھولنے کے ساتھ ہوں Amm.Carb 3 چار گھنٹہ پر۔ ہلکا بخار ' اعصابی کمزوری' درد کمر' ٹھنڈ کا احساس ہو تو Echinacea 30 دو گھنٹہ پر اور سکون ہو تو چھ گھنٹہ پر۔ جسم میں درد عام بخار کے ساتھ ہو تو Aconite 3 کے ساتھ Belladona 3 باری باری دو گھنٹہ پر۔ جسم میں چوٹ جیسا درد Arnica 30 چار گھنٹہ پر۔ ٹائیفائڈ کی طرح مسلسل ہلکا بخار یا کہیں مواد کے اخراج کے ساتھ بخار میں Pyrogenum 6 دو گھنٹہ پر۔ بخار' بے چینی' تفکر' زبان سرخ' پیاس کی شدت' جلن میں Arsenic Album 3X دو گھنٹہ پر۔ زہریلے اثرات سے زخم خراب ہونے لگے Lachesis 6 دو گھنٹہ پر۔ جلدی اثرات میں پھوڑا یا مواد پیدا ہو تو ہر ہفتہ Hep.Sulph 200 کے ساتھ Gun Powder 3X دو گھنٹہ پر دینا بہتر ہے۔

علامات مد نظر رکھتے ہوئے Chin.Sulph 3X ' Rhus Tox 3 ' Bryonia 3 ' Merc.Sol 6 وغیرہ

بھی کار آمد دوائیں ہیں۔ یہ بھی مناسب ہو گا کہ جسم کے دوسرے اعضاء پر توجہ دی جائے۔ اگر بخار کسی اور وجہ سے ہے تو اس مرض کا علاج بھی ضروری ہو گا۔

مصنف نے دوسری منتخب دوا کے ساتھ ناشتہ و کھانے کے بعد Arsenic Iod.3X دے کر فائدہ حاصل کیا۔

نسوں کا ورم Phlebitis

نسوں (وریدوں) میں ورم آ جائے ' سوزش ہو' زیادہ حساس معلوم ہوں یا نیلی ہو جائیں تو ہر گھنٹہ پر Hamamelis 6۔ ورم اگر بچہ کی ولادت کے بعد ہو یا حیض میں خرابی سے ہو Pulsatilla 3 دو گھنٹہ پر دیں اور اسی کا لوشن بنا کر خارجی طور پر استعمال کریں۔ نسیں ہاتھوں پر پھول گئی ہوں جس کے ساتھ کھانسی میں لعاب دار بلغم نکلے اور دم گھٹتا ہوا محسوس ہو' دھڑکن یا دل پر بوجھ دبانے والا محسوس ہو تو Laurocerasus 3 چار گھنٹہ پر۔ پیروں پر نسیں کیچوے کی طرح پھولی ہوئی ہوں' پیروں پر پسینہ بھی آ سکتا ہے Zinc.Met 30 چار گھنٹہ پر' زیادہ تکلیف میں دو گھنٹہ پر۔ بوڑھے لوگوں میں ہاتھ اور پیر کی نسیں پھول جائیں نیلی نظر آئیں' جلن ہو اور شگاف پڑیں Carbo.Animalis 30 چار گھنٹہ پر۔ زیادہ پرانے مریضوں میں گانٹھیں پڑ جائیں یا سفلس کا اثر ہو' مسامات سے گرمی نکلتے محسوس ہو Fluor.Acid 30 چار گھنٹہ پر۔ زیادہ گھومنے یا چوٹ کے اثر سے ورم ہو اور درد بھی ہو Arnica 3 دو گھنٹہ پر اور اسی کا لوشن بنا کر لگائیں' خون کی خرابی کے ساتھ ورم اور سوزش میں سیپٹک ہونے پر Lachesis 6 چھ گھنٹہ پر اور اس کا لوشن لگائیں۔ مصنف نے اس دوا کے ساتھ Pyrogen 6 کبھی Gun Powder 3X چار گھنٹہ پر دیا ہے۔ Ferr.Phos 6 اور Plumbum 6 بھی حسب ضرورت کام کرتی ہیں لیکن نسوں کے ورم میں Puls اور Hamemalis ضرور یاد رکھیں۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر بورک نے حسب علامت روٹا' ایپس' بلاڈونا' کالی کارب' اگیریکس مسکیرس وغیرہ کی بھی سفارش کی ہے۔

رگوں کا پھولنا Vericose Veins

نسوں یا پنڈلیوں کی رگوں میں ورم کا احساس ہو تو Pulsatilla 6 صبح و شام کھانا چاہئے۔ لیکن جب نسیں پھول جائیں تو Hamemalis 3 چار گھنٹہ پر اور اسی دوا کو Q طاقت میں لوشن بنا کر لگائیں۔ مرض پرانا ہو گیا

ہو تو Fluoric Acid 3 چار گھنٹہ پر دیں۔ نسوں کے ورم میں اگر Hamemelis لوشن سے آرام نہ ملے تو پندرہ دن بعد Clematis Q کا لوشن بنا کر لگائیں۔ نسوں میں جب درد ہو تو Ferr.Phos 6 ‘ Arnica 3 یا قبض ہو تو Plumbun 6 چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

حسب علامات ڈاکٹر بورک کے حوالے سے اسٹیفیسیگریا‘ وائپرا‘ کلکیریا فلور‘ کلکیریا آئیوڈائڈ‘ زنکم مٹ‘ ایکسولس ہپ‘ ایپس‘ کارڈوائس میریانس‘ لائکوپوڈیم وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

نوٹ : آرٹریز کی بیماریوں میں ہمیشہ ماہر ڈاکٹر کا مشورہ طلب کریں۔ ڈاکٹر نہ ملنے پر ایمرجنسی کی صورت میں چند بیماریوں کا ذکر اور ادویات درج کر دینا مناسب ہے۔

خون کی نالی میں جلن Arteritis

کسی خون کی نالی کے حلقے میں جلن ہو تو Aconite 3 ہر گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ یہ دوا ابتدائی طور پر ہر طرح کی تکلیف میں کام آتی ہے۔

چربی دار گلٹی Atheroma

بڑی شریان کی Cyst یا اسی کی دیوار کا موٹا ہو جانا یا سخت اور ٹیڑھی ہو جانا Atheroma کہلاتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر بڑھاپے میں ہوتا ہے۔ اس میں درد دل کے ساتھ ورم گردہ بھی ہو سکتا ہے۔ حسب علامات کناڈیم ۶‘ آرم مٹ ۶‘ فاسفورس ۶‘ لیکیسس ۶‘ فیرم فاس ۶‘ سیکیل کار ۳‘ اور پلمبم ۶ اچھی دوائیں ہیں لیکن بائیں جانب درد ہو تو ایکونائٹ اور اسپا ئجیلیا ۳۰ نہ بھولنا چاہئے۔

شریان کی گرہیں Anearism

یہ مرض مردوں میں زیادہ ہوتا ہے لیکن عورتیں بھی اسکا شکار ہو سکتی ہیں۔ زیادہ جسمانی محنت‘ گھٹیا‘ شراب پینے یا آتشک وغیرہ سے یہ مرض ہو سکتا ہے جس میں شریانوں کی گرہوں میں خون پتلا ہوتے ہوتے جم کر باریک باریک رگوں میں رک جاتا ہے۔ اگر ایسا چوٹ کی وجہ سے ہو تو Aconite 3 کے ساتھ Arnica 3 ہر گھنٹہ پر

اور Baryta Carb 6 بھی اچھا کام کرے گی۔ دل کی کمزوری کے ساتھ یا دل دھڑکنے یا درد ہونے پر Crataegus Q پانچ قطرے تھوڑے پانی میں چار سے چھ گھنٹہ پر۔ ناشتہ و کھانے کے بعد Arsenic Iod. 3X سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور کمزوری دور ہوتی ہے۔ Kali.Iod اور Calc.Phos پر بھی حسب علامات دھیان دینا چاہئے۔ فاسفورس' کیوپرم مٹ اور لائکوپوڈیم اپنی اپنی علامات میں ضرور کام کرتی ہیں۔

شریانوں کی سختی Arterio Sclerosis

رگوں میں خون کا دباؤ بڑھ جائے تو یہ بیماری ہوتی ہے یا بعض ماہرین کے نزدیک بلڈ پریشر ہونے سے شریانیں سخت ہو جاتی ہیں۔ ہر صورت میں اس مرض میں شریانیں سخت اور موٹی ہوتی ہیں' انکا پھیلنا کم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دل کے مقررہ کاموں میں خلل پڑتا ہے تو وہ بڑھ جاتا ہے' سر میں چکر' بے خوابی' درد سر' فالج اور دل کے مختلف امراض پیدا ہوسکتے ہیں۔ مرض کی تبدیلیوں کے ساتھ دواؤں کا انتخاب کرنا چاہئے ویسے دل کے سخت درد میں یا ورم گردہ کی علامت میں Glonine 6 ایک سے دو گھنٹہ پر' دل کی تکلیف میں Crataegus Q پانچ قطرے پانی میں چار مرتبہ۔ بائیں طرف سینے میں درد میں Aconite 3 کے ساتھ Spigilia 30 ہر دو گھنٹہ پر۔ ضعیفی میں Baryta.Carb 6 دو گھنٹہ پر۔ چکر میں Conium 3 دو گھنٹہ پر۔ اگر یہ مرض آتشک کے ساتھ ہو تو Iodatum 6 دو گھنٹہ پر اچھی دوائیں ہیں لیکن جیسا کہ عرض کر چکا ہوں' ایسے تمام امراض میں ماہر ڈاکٹر کا مشورہ ضروری ہے۔

For The Attention Of Homeopathic Institutions

It is said reflection upon the scientific sprit of the age that the theory and practice of scientific Homeopathy are not taught by the most able and accomplished pharmacologists and pathologists as honours and mony could obtain.

Homeopathy is not taught at all because it is not understood by the common medical unionists and what they do not know is not knowledge. A few of them at times seen to catch hold of its skirts here and there.

Dr. Burnett
"Curability of Tumours
and
Cancerous growths"

باب ۷

نظام غدود Glandular System

انسانی جسم کے تمام اعضا ایک دوسرے سے مربوط اپنے افعال کے حوالے سے وحدت جسمانی کا تصور پیش کرتے ہیں اور اپنی اپنی جگہ سب اہم ہیں۔ غدود یا **گلٹھیاں** بھی جسم کے ہر حصہ میں موجود ہیں اور وہ عضو و خون وغیرہ سے اجزاء کو باہر نکالنے اور اکٹھا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

۱ - عام غدود جن سے نکلی ہوئی رطوبتیں جسم کے مخصوص حصوں میں اپنی نالیوں کے ذریعہ پہنچتی ہیں، نالی دار غدود کہلاتے ہیں۔

۲ - بغیر نالی کے غدود (Ductless) جیسے تھوک کے غدود Salivary Gland جن میں لعاب دہن (Saliva) بنتا ہے۔ ان غدود سے ہاضمہ میں مدد ملتی ہے۔ یہ تھیلی کی طرح کے خوشوں سے مل کر بنا کرتے ہیں۔

خاص قسم کی رطوبتیں جو غدود سے نکلتی ہیں ان کو ہارمونز (غدود کی ریزش) کہتے ہیں۔ یہ رطوبتیں براہ راست خون اور لمف یعنی خلط مائی میں شامل ہو کر جسم کی درست سمت میں پرورش کرتی ہیں اور صحت برقرار رکھنے میں ان کا اہم کردار ہے۔ ہارمونز سے اطوار اور موڈ پر بھی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ کافی تحقیق کے بعد اب بھی ہامونز کے اکثر طریقہ کار کی اصل نشاندہی نہیں ہو سکی۔

غدودی نظام میں جگر، بلبہ، اور تلی کو بھی شامل کیا گیا ہے جس میں "جگر" انسان کے جسم میں سب سے بڑا غدود ہے۔ ان غدودوں کا تذکرہ نظام ہاضمہ میں کیا گیا ہے یہاں صرف دوسرے غدودوں کا ہی ذکر کیا جائے گا۔

۱ - غدہ درقی Thyroid Gland (Goitre)

یہ غدود گلے کے نچلے حصے میں ہوا کی نالی کے دائیں، بائیں اور سامنے ہوتے ہیں۔ ان غدود سے ایک طرح کی

رطوبت خارج ہوتی ہے جس میں ایک قسم کا مادہ "افرازِ درقیہ" (Thyroxin) ہے جس میں Iodine شامل ہے۔ یہ مادہ دماغی اور جسمانی نشو و نما کو اعتدال میں رکھتا ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اس سے کوئی رطوبت نہیں نکلتی۔ اس میں دو لو تھڑے Lateral Lobes اور ایک درمیانی حصہ Isthmus ہوا کرتا ہے۔ اسی سلسلے کی کڑی Goitre ہے جسے تھائرائڈ کی بڑھی ہوئی شکل کہا جاتا ہے۔ یہ وہ شکل ہے جس میں گردن کے نچلے حصے میں ورم نمایاں ہوتا ہے اور تھوک نگلنے میں اوپر نیچے جاتا معلوم ہوتا ہے۔ تھائرائڈ کا مرض مردوں کے مقابلے میں خواتین میں تین چار گنا زیادہ ہوتا ہے۔ یہ اب تک نہ معلوم ہو سکا کہ ایسا کیوں ہے۔

۲ - چھوٹے غدود Parathyroid Glands

یہ غدہ درقی کے قریب ہوتے ہیں جن کی تعداد چار ہے۔ تھائرائڈ غدود کے ساتھ ہی ہوتے ہیں اور ان سے بھی رطوبت نکلتی ہے جسے Parathormone کہتے ہیں۔ ان سے خون میں کیلشیم کی مقدار کا توازن قائم رہتا ہے۔ اگر یہ رطوبت کم ہو جائے تو مرض کزاز Tetany جنم لیتا ہے اور کیلشیم کا توازن برقرار نہیں رہتا۔

۳ - غدود تیموسی Thymus Glands

یہ غدود سینے کے اوپر درمیانی حصہ میں جہاں ہوا کی نالی دو حصوں میں تقسیم ہوتی ہے بغیر نالیوں کے ہیں جو زندگی کے ابتدائی دو سالوں میں بڑھتے ہیں جسکے بعد کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ بالغ ہونے تک یہ بہت چھوٹے ہو کر تقریباً ختم ہو جاتے ہیں۔ بعض ماہرین کے خیال میں اس میں سے بھی رطوبت نکلتی ہے جس کا تعلق اعضاء تناسل کی نشو و نما سے ہے جو سن بلوغت تک پہنچ کر اپنا کام ختم کر دیتا ہے۔ ابتدائی دور میں اس کو غیر اہم تصور کیا جاتا تھا۔ لیکن جدید ریسرچ میں مندرجہ بالا کاموں کے علاوہ الرجی، جوڑوں کا درد اور کینسر کے تدارک میں اسکا اہم کردار سمجھا جاتا ہے۔

۴ - غدود بلغمی Pituitary Glands

یہ ایک چھوٹا نیالے رنگ کا بیضوی شکل کا غدود ہے جو دماغ کی سطح سے منسلک ہے۔ اس سے مختلف قسم کے ہارمونز نکلتے ہیں جو جسم کی افزائش کے متعدد کام انجام دیتے ہیں۔ اسی لئے اسے جسم کا Master Gland کہا جاتا

ہے۔ یہ مختلف ہارمونز کو خون سے جدا رکھتا ہے اور جسمانی نشو و نما میں مدد کرتا ہے۔ اس کے دو اہم حصے ہیں Anterior Lobe اور Posterior Lobe۔ ایک درمیانی حصہ بھی ہے لیکن اس کا کوئی خاص کام نہیں۔

Anterior Lobe یا اگلا لوتھڑا جسم اور اعضائے تناسل کی نشو و نما کے کام میں امداد فراہم کرتا ہے۔ اس میں اضافہ ہو تو بلوغت جلد آ جاتی ہے اور کمی واقع ہو تو جسمانی نشو و نما گھٹ جاتی ہے۔ Posterior Lobe یا پچھلا لوتھڑا جو رطوبت خارج کرتا ہے اسے Pituitrin کہا جاتا ہے یہ رطوبت اندرونی عضلات پر اثر انداز ہوتی ہے جیسے خون کی رگیں، دل، انتڑیاں اور رحم وغیرہ کے عضلات۔ یہ خون میں گلوکوز کی مقدار کا بھی اضافہ کرتی ہے۔

۵ - غدود گردوں والے Andrenal Glands

یہ غدود دو ہوتے ہیں جو دونوں گردوں پر واقع ہیں جنہیں Caps of Kidney کہا جاتا ہے۔ ہر غدود کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ کارٹیکس کہلاتا ہے جس سے متعدد اقسام کے ہارمونز نکلتے ہیں جو جسم میں نمک اور پوٹاشیم کا تناسب برقرار رکھنے کے ساتھ بلڈ پریشر اور گلوکوز پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس پر ورم آ جائے تو اعضائے تناسل اپنے وقت سے پہلے بڑھ جاتے ہیں اور بالغ عورت مردانہ خصلتوں سے دو چار ہو جاتی ہے۔ بے شمار عورتوں کے چہرے پر بال بھی اسی کی بے ترتیبی کی ایک مثال ہو سکتی ہے۔

دوسرا حصہ جسے میڈولا (Medula) کہتے ہیں ایک قسم کی رطوبت Andraline خارج کرتا ہے جس سے نہ صرف خون کی رگوں میں تحریک پیدا ہوتی ہے بلکہ دیگر اعضاء کو بھی متحرک کرتی ہے۔ جوش، غصہ اور زیادہ افکار میں اس کی پیدائش زیادہ ہونے لگتی ہے۔

۶ - غدود تھوک والے Submandibular Glands

یہ بھی دو ہوتے ہیں جو نچلے جبڑوں کے نیچے گردن میں داہنے اور بائیں قائم ہیں۔ ہر غدود کی نالی ہوتی ہے جسے Wharton Duct کہتے ہیں جسکے ذریعے پیدا شدہ تھوک منہ میں گرتا ہے۔

۷ - غدود زیر زبان Sublingual Glands

سب سے چھوٹی **گلٹیاں** جو سامنے کے دانتوں کے پیچھے زبان کے نیچے ہوتی ہیں جن سے تھوک باہر آتا ہے۔

۸ - غدود چربیلے Sebacious Glands

یہ غدود چکنائی پیدا کرتے ہیں اور ان پر بالوں کی صحت کا دارومدار ہے۔

۹ - غدود تناسلی Gonads

یہ Sex Glands کہلاتے ہیں جو زنانہ یا مردانہ تشخیص کرنے والے غدود ہیں۔

۱۰ - غدود پسینے والے Sweat Glands

چھوٹے ٹیوب کی طرح کے گومڑ جو ہونٹ اور عضو تناسل کے علاوہ جسم کی ہر سطح پر پائے جاتے ہیں۔ یہ پسینے والے غدود کہلاتے ہیں۔

نوٹ : پراسٹیٹ گلینڈز "اعضائے تناسل مردانہ" یوٹریس اور بریسٹ گلینڈز "اعضاء تناسل زنانہ" کے عنوان میں دیکھیں۔

متذکرہ بالا تمام غدود جسم میں امدادی کام کرتے ہیں ان میں عروق دمویہ' رگیں اور رطوبت Lymph خوردبین سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ آنسو کے غدود سے آنسو بہتے ہیں' پسینے کے غدود سے پسینہ نکلتا ہے' منی کے غدود سے منی خارج ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر غدود اپنا اپنا فعل اپنے مقررہ اصول کے تحت انجام دیتا ہے اور اگر بے اعتدالی کے ہاتھوں ان میں نقص پیدا ہو جائے تو علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

ٹیومر یا رسولی :

مندرجہ بالا قدرتی غدود کے علاوہ بعض ابھار ایسے ہوتے ہیں جو **گلٹی** کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کی درج ذیل دو قسمیں ہیں۔

۱ - بے ضرر سادہ رسولی

اس کے بے ضرر ہونے کی پہچان یہ ہے کہ انہیں آزادانہ حرکت دی جا سکتی ہے کیونکہ وہ جسم کے بافتوں کے

ساتھ سختی سے منسلک نہیں ہوتیں۔ یہ سارے جسم کے کسی حصہ پر بھی ہو سکتی ہیں اور نکال دینے میں بھی خطرے کی کوئی بات نہیں۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ سرطان کی شکل اختیار کر لیں۔

۲ - تیز رفتار خبیث یا ضرر رساں رسولی

یہ رسولی جسمانی بافتوں کے ساتھ سختی سے جڑی ہوتی ہیں انہیں ہلایا نہیں جا سکتا۔ ساتھ میں دوسری رسولیاں پیدا ہو سکتی ہیں جن میں جلن اور درد ہوتے رہتے ہیں۔ اکثر ان میں سرطانی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں پھر بھی یہ ضروری نہیں کہ ہر رسولی یا **گلٹھی** سرطانی ہی ہو۔ سخت ٹیومر چھوٹے یا بڑے سب طرح کے ہو سکتے ہیں' ان میں پیلاہٹ بھی ہو سکتی ہے' پانی کی سی رطوبت بہہ سکتی ہے' خون یا مواد بھی نکل سکتا ہے' ٹیومر خصیۃ الرحم میں بھی ہو سکتے ہیں اور بعض اوقات ان کا حجم اتنا بڑھ جاتا ہے کہ پیٹ کو گھیرے میں لے لیتے ہیں اور پیٹ بڑھتا دکھائی دیتا ہے۔

خواتین کی چھاتی میں تو بعض ٹیومر سالہا سال سے موجود رہے ہیں اور بہت بعد میں پتہ چلا۔ اکثر غیر شادی شدہ لڑکیوں میں اسی کی نمود زیادہ ہوتی ہے اور وہ شرم کے باعث بتانے سے گریز کرتی ہیں۔ ایسی **گلٹھیاں** کبھی دق کی گانٹھیں بھی ہو سکتی ہیں۔ طبی اصول میں یہ گانٹھیں پھیپھڑوں کے دق سے بچاؤ کی علامت ثابت ہوتی ہیں۔ اس طرح کی گانٹھیں نفسیاتی تحریک کا بھی نتیجہ ہو سکتی ہیں لیکن ان کی طرف توجہ دینا اس لئے ضروری ہے کہ سخت اور جلندار ہوں تو کینسر کو بھی دعوت دے سکتی ہیں۔ عموماً جس خاندان میں کینسر یا تپ دق کی ہسٹری ملتی ہو وہیں یہ باعث تشویش ہوتی ہیں۔ اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ دودھ پلانے یا کسی طرح سے چوٹ لگنے سے نازک ریشوں میں سختی آنے سے ابھار اور درد ہو جاتا ہے۔ دودھ پلانے والی خواتین کی چھاتیوں میں بھی کبھی دباؤ سے گومڑ نمودار ہوتا ہے جو سخت ہوتا ہے۔ بس اتنی توجہ ضرور دیں کہ اگر گانٹھیں پتھر جیسی سخت ہوں' حرکت نہ کر سکیں' تیز درد ہوں اور ان پر پندرہ منٹ ہاتھ رکھنے سے آگ جیسی حدت محسوس ہو' سیاہ زخم ہو جائیں' نیل اندر جانے لگیں تو فوراً ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

علاج - تھائی رائڈو گوائٹر :

گلے سے متعلق ایسے تمام غدودوں میں عام طور پر Thyroidinum 3X or 30 ہر چھ گھنٹہ پر دیں۔ اس

دوا کے بعد اگر غدود کم ہونے کے بجائے بڑھنے لگیں یا کوئی اور تکلیف ہو تو دوسری دوا دیں۔ گندمی رنگ کے مریض جن کی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ ہوں Iodum 30 ہر چھ گھنٹہ پر بے حد مفید دوا ہے۔ خاص طور پر ایسے مریضوں کو جنہیں گرمی سے آرام ملے' سردی سے تکلیف بڑھے اور پاخانہ کے بعد سر درد ہو' اس دوا کو نہ بھولیں۔ ان تکالیف میں Thyroidinum 30 اچھا کام کرتی ہے اس لئے اسے باری باری دے سکتے ہیں۔ سخت گومڑ میں Bromium 30 چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ کمزور مریض جن کے پیر میں نمی ہو' ٹھنڈے رہیں لیکن پیٹ بڑا ہو Cac.Carb 6 چھ گھنٹہ پر۔ گورے رنگ کے مریضوں میں Belladona 3 چار گھنٹہ پر۔ گوائٹر اور وہ تمام گومڑ جو دبانے سے جسم کے اندر ہو جائیں یا پستان میں گومڑ ہوں Calcaria Iodata 3 ہر چھ گھنٹہ پر دیں۔ یہ دوائیں کام نہ کر رہی ہوں تو Floric Acid 3 ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ تھائرائڈ غددو پرانے ہو جائیں' سخت ہوں' ورم ہو جس سے رات میں دم گھٹتا ہو Spongia 3 چار گھنٹہ پر' جب تک آرام نہ آئے ضرور دیتے رہیں۔ حسب ضرورت دوسری دوا میں بھی ساتھ میں دیں۔ خون کی کمی میں جبکہ چہرہ سرخ اور شدید درد ہو تو Ferrum Met 3 چھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ گوائٹر اور پستان کے گومڑ جو دبانے سے سخت معلوم ہوں Calc.Flour 6 چھ گھنٹہ پر۔ تھائرائڈ اور سر اور پستان کے بڑھے ہوئے غدود' جن کے مریض موٹے یا پیٹ بڑا ہو Phytolacca 3 چھ گھنٹہ پر دیں' اچھا کام کرتی ہے۔ وہ مریض جو گندمی رنگ کے ہوں' خوراک بہتر نہ رہی ہو اور قبض ہو Natrum Mur 6 چھ گھنٹہ پر دیں۔ سوزاک اور آتشک کی وجہ سے گوائٹر ہو Kali Iodatum 6 اچھا کام کرے گی' آزمودہ ہے۔ ایسے مریض جن کی پیاس میں زیادتی ہو' برف کا ٹھنڈا پانی پینے کی خواہش ہو' کھانے کے بعد تھوک کی زیادتی ہو' جگر میں درد ہو اس وقت Natrum S lph 6 ہر چھ گھنٹہ پر دینے سے کافی سکون مل جاتا ہے۔ تھائی رائڈ یا گوائٹر کی حاملہ مریض اور غیر شادی شدہ لڑکیوں میں کمزوری ہو اور دل بیٹھتا معلوم ہو تو Hydrastis Can 3X چھ گھنٹہ پر بہترین دوا ثابت ہوئی ہے۔ حسب علامات Capsicum 200 ' Lycopus 30 اور Glonine 3 بھی اچھی دوائیں ہیں۔

علاج : مختلف اقسام کے غدود

جسم کے کسی حصہ پر گلٹھیاں آہستہ آہستہ بڑھیں' مردوں میں فوطے' اور خواتین میں پستان سوکھتے ہوں' ہر

وقت کھانے پر بھی مریض دبلا ہوتا جاتا ہو تو Iodium 200 -1.M۔ گلے کی گلٹھیاں جو معمولی سردی سے بھی بڑھ جاتی ہوں یا خنازیری مزاج والوں میں تشنجی کھانسی کے ساتھ گلٹھیاں یا مرطوب موسم میں جسم کی گلٹھیاں ہوں تو Baryta Carb 6 چھ گھنٹہ پر۔ گردن یا بغل کی گلٹھیاں جو بخار اور ورم کے ساتھ ہوں، پسینہ زیادہ نکلتا ہو، اس وقت Merc.Sol 6 ہر دو گھنٹہ پر اور بخار اتر جانے پر چھ گھنٹہ بعد۔ تمام جسم میں پھوڑے جیسے درد کے ساتھ چڑھے کی گلٹی جس میں درد بھی ہو یا خنازیری مادہ ہو Badiaga 6 چار گھنٹہ پر۔ گومڑ یا گلٹیاں بڑھے ہوں خواہ پورے جسم پر ہوں جن میں جلندار درد ہوں اور نسوں کے ابھار کے ساتھ پیر ٹھنڈے رہتے ہوں تو Carbo Animalis 30 چھ گھنٹہ پر۔ بڑھے ہوئے غدود یا خنازیری تکلیف میں غدود پر وہ گومڑ جو دبانے سے جسم کے اندر جائیں اور پھر ابھر آئیں یا حرکت کرتے ہوں تو Calcarea Iodata 3 ہر چار گھنٹہ پر۔ گلٹی مزمن یا کنٹھ مالے کی قسم جو ہر جگہ ہو سکتی ہے اگر پتھر کی طرح سخت ہو یہاں تک کہ سرطان میں بھی Conium 30 -200 بڑے کام کی دوا ہے۔ جسم کے غدود پلپلے، سورا یا سفلس کے ساتھ یا چربیلی گلٹھیاں سارے جسم پر ہوں تو Thuja 200 ہر ہفتے دوسری معاون دوا کے ساتھ دینا چاہئے۔ غدود جن کے پکنے کا ڈر ہو تو Calcarea Flour 6 چار سے چھ گھنٹہ پر۔ اعصاب اور دق کے بخار کے ساتھ کی گلٹیاں جہاں مریض کو موت اور خودکشی کی خواہش ہو Aurum Mur 6 چار گھنٹہ پر۔ خواتین کے چھاتیوں کی گلٹھیاں بڑھی ہوں، پستان سوکھ رہے ہوں، پیٹ کے غدود بڑھے ہوں، ورم ہو، پیشاب خراب رنگ کا ہو تو Chimaphila Umbellata 30 چار گھنٹہ پر۔ ران کی گلٹھی میں درد اور پکنے کا اندیشہ ہو لیکن مواد نہ پڑا ہو Hepar Sulph 200 دن میں ایک مرتبہ روز دینے سے گلٹھی ختم ہو جائے گی۔ ربڑ کی طرح نرم گومڑ میں Lapis Albus 6 چار گھنٹہ پر۔ دماغ میں گومڑ جس سے مرگی کے دورے ہوں یا جس سے پہلے چکر آئے، قبض ہو اور مینگنی جیسا پاخانہ ہو Plumbum Met 30 چار گھنٹہ پر۔ گومڑ یا گلٹھی پکانے اور مواد سے پاک کرنے میں Myristica Sebifera 3 ہر دو گھنٹہ پر اور مواد صاف ہو جائے تو کیلنڈولا آئنٹمنٹ لگائیں اور ایک خوراک Silica 1.M میں دیں۔ گلٹھیاں بغل یا گردن کی، بخار کے ساتھ، پسینہ زیادہ آئے Merc.Sol 6 چار گھنٹہ پر دیں۔ گلینڈز کے علاج کے ابتدا ہمیشہ Hippozaeninum 30 سے کریں۔ دو سے چار گھنٹہ پر دیں۔ علامات کے مطابق دوسری دواؤں کے ساتھ مصنف Carbo Anemalis 30 دے کر ہمیشہ کامیاب رہا ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ Lycopus، Clematis، Acid. Nit، Capsicum، Apomarphia وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

نوٹ : مصنف نے منتخب دوا کے ساتھ Iodium Q گوا ئڑیا گومڑ پر ہفتہ میں دو مرتبہ لگانے کے لئے اور ہفتہ میں ایک مرتبہ Bacilinum 200 کھانے کے لئے دے کر ہمیشہ کامیابی حاصل کی۔

(۲) ریشہ دار رسولی اور غدود کے ورم میں ڈاکٹر گرامر نے Teucrium Scorodonia کو بے حد مفید قرار دیا ہے۔

The Digestive System ہاضمہ کا نظام

MOUTH
ESOPHAGUS
LIVER
GALL BLADDER
LARGE INTESTINE
SMALL INTESTINE
SPLEEN
STOMACH
PANCREAS
RECTUM

The digestive system includes the entire path that food and nutrients take on their journey through the body, from the mouth and esophagus to the large and small intestines.
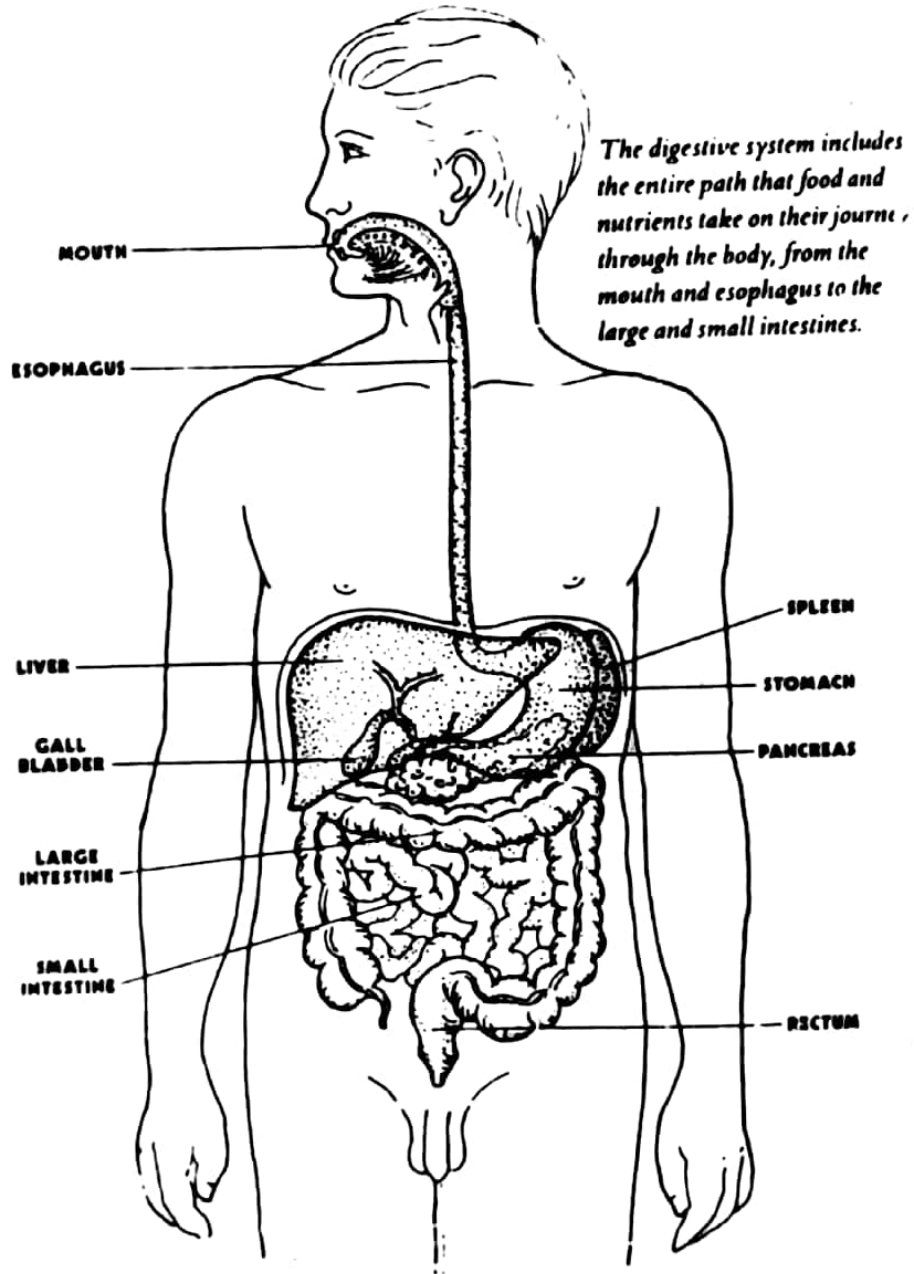
انسانوں کے ابتدائی شعور سے لے کر آج تک انکی پھیلتی ہوئی ضرورتوں کی کہانی میں فلسفہ حیات کی ساری معاشی، معاشرتی اور جنسی کشمکش وغیرہ صرف پیٹ بھرنے کی خاطر ہے۔ اقتدار کے نشے میں بھی پیٹ کی ضرورت

افضل ہے۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے سائنس اور آرٹ میں پیدا کرنے اور کھانے کی معرکہ آرائیاں جاری و ساری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پیٹ کا نظام سارے نظام جسم میں افضل ہے۔ پیٹ کی اصلاح پر زندگی کا دراومدار ہے۔ ہاضمہ کا نظام درست ہو گا تو زندگی کی گاڑی آگے بڑھے گی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ تکلیف سرسے پیر تک کہیں ہو علاوہ انجکشن کے ہر دوا پیٹ کا رخ کرے گی اسی لئے اہم بات یہ ہے کہ پیٹ کے افعال میں مداخلت بے جا نقصان دہ ہے اور ہاضمہ ہر حال میں درست رہنا چاہئے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ ہاضمہ کا نظام کیا اور کیسے ہے۔

ہاضمہ کا نظام دو حصوں میں تقسیم ہے۔ پہلا اصلی' دوسرا اضافی۔ اصلی اعضائے ہضم میں منہ' حلق' مری یا غذا کی نالی (Esophagus)' معدہ اور بڑی و چھوٹی آنتیں ہیں جبکہ دانت' غدود لعابیہ یعنی تھوک پیدا کرنے والی گلٹھیاں' جگر' تلی' اور لبلبہ (Pancreas) اضافی نظام ہاضمہ میں شامل ہوتے ہیں۔ معدہ اور آنتیں مجموعی طور پر ہاضمہ کی نالی (Alimentary Canal) کہلاتی ہے۔ یہ نالی منہ سے مقعد تک تقریباً تیس فٹ لمبی ہے۔ جس کے مختلف حصوں کے مختلف نام ہیں۔

منہ Mouth

بیضاوی شکل کے اس جوف میں زبان اور دانت ہوتے ہیں۔ سامنے دو ہونٹ' دو رخسار' اوپر سخت تالو' نیچے نرم تالو' جبڑے اور حلق کے علاوہ منہ کا اندرونی حصہ لعابدار جھلی سے بنا ہے جسے Mucus Membrane کہتے ہیں۔ یہ جلد کی طرح سرخی مائل ہوتا ہے جس میں غدود ہیں جن کو Secreting Glands کہتے ہیں۔ ان میں نزدیک آنے والی چیزوں کو جذب کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔

زبان Tongue

اس آلہ میں چند کانٹے دار رگیں ہوتی ہیں اور یہ ذائقہ کا ذریعہ ہے جو چبانے میں بھی مدد فراہم کرتی ہے۔

غدود لعابیہ

یہ غدود زبان کے نیچے پائے جاتے ہیں جن سے تھوک پیدا ہوتا ہے۔ ان سے نظام ہاضمہ کو امداد ملتی ہے۔

تالو Palate

اوپر اور نیچے یہ ہڈی اور لعاب دار جھلی سے بنے ہیں جو ہاضمے کے کام میں امداد فراہم کرتے ہیں۔

دانت Teeth

ہاضمہ کے نظام میں دانت انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر یہ تندرست نہ ہوں تو غذا ٹھیک طور پر چبائی نہیں جاتی جس کا اثر بدہضمی ہے۔ بچہ کی پیدائش پر دانت نہیں ہوتے یہ چھ ماہ سے ڈیڑھ سال کی عمر ہونے تک نکلتے رہتے ہیں جو تعداد میں بیس ہوتے ہیں اور دودھ کے دانت کہلاتے ہیں۔ چھ سال کی عمر تک گر جاتے ہیں پھر دائمی دانت نکلتے ہیں اور قطار در قطار اوپر اور نیچے جبڑے میں سولہ سولہ ہوتے ہیں یعنی کل تعداد ۳۲ ہوتی ہے۔ بعض افراد میں یہ تعداد ۲۸ یا ۳۰ بھی ہوتی ہے۔

مسوڑھے Gums

گلابی رنگ کی بلندیاں جو دانتوں کے گرد ہوتی ہیں مسوڑھے ہیں جن پر لعاب دار جھلی لگی رہتی ہے۔ دانتوں کا وہ حصہ جو مسوڑھوں میں رہتا ہے دانت کی جڑ ہے۔

حلق Throat

یہ چار پانچ انچ لمبا ایک صندوقچہ نما حصہ ہے جس میں سات سوراخ ہیں ایک منہ، دو ناک، دو کانوں کے علاوہ ایک سوراخ کھانے کی نالی کا اور ایک ہوا کی نالی کا ہوتا ہے۔ جب خوراک منہ میں ڈالنے کے بعد حلق میں جاتی ہے تو عضلات حلق اسے غذا یا کھانے والی نالی میں بھیج دیتے ہیں پھر اس کے گزرنے کے دوران ہوا کی نالی کو ایک طرح کا ڈھکنا بند کرلیتا ہے تاکہ غذا کا کوئی ذرہ ہوا کی نالی میں نہ جاسکے۔

غذا کی نالی یا مری Esophagus or Gullet

یہ وہ نالی ہے جو حلق سے شروع ہو کر معدہ تک جاتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی کے سامنے اور ہوا کی نالی کے پیچھے

ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً دس انچ ہوتی ہے۔ اس کا درست مقام یوں سمجھیں کہ دل کی پشت سے ہوتی ہوئی سینہ اور پیٹ کے درمیانی پردہ اور Diaphragm سے گزرتی ہوئی معدہ تک جاتی ہے۔ جب غذا حلق سے ہوتی ہوئی اس نالی میں آتی ہے تو اسکے عضلاتی ریشے سکڑ کر اسے معدہ میں دھکیل دیتے ہیں۔

معدہ Stomach

معدہ ایک ناشپاتی نما تقریباً ایک فٹ لمبی اور چار انچ چوڑی کھوکھلی تھیلی ہے جس میں جا کر غذا جمع ہو کر ہضم ہونا شروع ہوتی ہے۔ اس میں دو سوراخ ہوتے ہیں۔ اوپر کا سوراخ Esophagus کے اختتام پر ہوتا ہے جسے فم معدہ یا قلبی سوراخ Cardiac Orifice کہتے ہیں جبکہ معدہ کا دوسرا سوراخ بارہ انگشتی آنت کی ابتدا والے سرے پر واقع ہے جو درحقیقت معدہ کا ڈھکن ہے اور صرف اس غذا کو آنت میں جانے دیتا ہے جو اچھی طرح حل ہو چکی ہو جسے معدہ مختلف کیمیائی افعال کے بعد ایک قسم کے رس Juice میں تبدیل کرتا رہتا ہے۔

معدہ چار حصوں میں تقسیم ہے۔ اول، بیرونی یا بالائی Periloveum جسکے ذریعہ معدہ پیٹ کے دیوار سے منسلک رہتا ہے اور لمف یعنی صاف قابل انجماد رطوبت کے دوران درست راستے پر رواں دواں رکھنے میں امداد فراہم کرتا ہے۔ دوسرا، درمیانی طبقہ Middle or Muscular Coat جو مختلف عضلات سے بنا ہے۔ جب معدہ میں غذا پہنچتی ہے تو یہ سب عضلات سکڑ کر لہریں پیدا کرتے ہیں جن سے معدہ ادھر ادھر خوب ہلتا ہے جس سے غذا لئی کی طرح پتلی ہو جاتی ہے۔ تیسرا، اندرونی Mucous Coat یعنی بلغمی حصہ ہے جس سے رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ زیادہ رطوبت نکالنے کے لئے اس میں بہت سے چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں جن سے اندرونی حصہ لعاب دار جھلی سے بھرا رہتا ہے اور چوتھا حصہ آبدار جھلی کا Serous Coat ہے جو غلاف کا کام کرتا ہے۔

رطوبت معدہ Gastric Juice

یہ رطوبت انتہائی صاف شفاف ہوتی ہے جس میں نمک سے مرکب دو خمیر ہوتے ہیں ایک کو Pepsin اور دوسری کو Renin کہتے ہیں۔ انکا کام ہاضمہ درست رکھنا ہے۔ یہ خارج ہی اس وقت ہوتی ہیں جب غذا معدے میں پہنچتی ہے۔

نوٹ : روغنی و چربیلے مواد معدہ میں مکمل طور پر ہضم نہیں ہوتے بلکہ چھوٹے ذرات میں منقسم ہو کر آنتوں

میں واپس جاتے ہیں اور آنتوں کی قوت ہاضمہ سے ہضم ہو کر خون میں شامل ہونے کے قابل بن جاتے ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ روغنی و چربیلی غذا کم کھائیں تاکہ آنتوں کو زیادہ محنت نہ کرنا پڑے۔ معدہ میں جب غذا ہضم ہو جاتی ہے تو اسے Chyle کہتے ہیں۔

آنتیں Intestine

یہ پیچ در پیچ لمبی نالیاں ہیں جو پیٹ کا بڑا حصہ گھیرے رہتی ہیں۔ آنتیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک چھوٹی آنت Small Intestine اور دوسری بڑی آنت Large Intestine

چھوٹی آنتیں : یہ معدے کے نیچے والے سوراخ سے شروع ہو کر بڑی آنت تک تقریباً ۲۰ سے ۲۲ فٹ لمبی بڑی آنت میں چاروں طرف گھری رہتی ہیں۔ اس کے تین حصے ہیں۔

۱ - **بارہ انگشتی آنت Duodenum :** جو تقریباً دس گیارہ انچ لمبی معدہ کے نیچے والے سوراخ سے شروع ہو کر اپنے سے نیچے خالی آنت میں ختم ہوتی ہے جس میں چار پانچ انچ کے فاصلہ پر ایک ابھار ہوتا ہے جس میں لبلبہ Pancreas کی رطوبت اور صفرا داخل ہو کر غذا میں ملتے رہتے ہیں۔

۲ - **خالی آنت :** یہ کمر کے بائیں کنارے بارہ انگشتی آنت سے شروع ہو کر پیچیدہ آنت سے ملتی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ۸ فٹ ہوتی ہے۔

۳ - **پیچیدہ آنت Ileum :** یہ آنت تقریباً ۱۱ فٹ لمبی ہوتی ہے جو خالی آنت سے شروع ہو کر بڑی آنتوں سے مل جاتی ہے۔

بڑی آنتیں Large Intestine

یہ آنتیں چھوٹی آنتوں سے شروع ہو کر مقعد تک تقریباً پانچ فٹ لمبی ہوتی ہیں جن میں چربی زیادہ ہوتی ہے۔ ان آنتوں کے بھی چار حصے ہوتے ہیں۔

۱ - **کانی آنت Caecum :** یہ ایک تھیلی نما آنت پیٹ کے داہنی جانب چھوٹی اور بڑی آنت کے ملاپ

کے مقام سے نیچے ہوتی ہے۔ مقام اتصال پر ایک چھوٹی سی رکاوٹ ہوتی ہے جو ریاح اور فضلات کو چھوٹی سے بڑی آنتوں میں آنے تو دیتی ہے لیکن پھر چھوٹی آنتوں میں واپس نہیں جانے دیتی۔ لمبائی تقریباً ڈھائی انچ ہے۔

۲ ۔ فراخ آنت Colon : داہنی جانب کے کولھے میں یہ آنت "کانی آنت" سے شروع ہو کر پہلے اوپر اور پھر نیچے جاتی ہے۔ اسکے بھی چار حصہ ہیں۔

الف : قولون صاعد یا Asending Colon جو Caecum سے شروع ہو کر اوپر جگر کے نچلے حصہ تک جاتی ہے۔

ب : قولون متعرض یا Transverse Colon : جو جگر سے شروع ہو کر تلی تک جاتی ہے۔

ج : قولون نازل یا Descending Colon : یہ تلی سے شروع ہو کر پیٹ کے بائیں طرف جاتی ہے اور کنڈل موڑ یعنی Sigmoid Flexure میں ختم ہو جاتی ہے۔

د : کنڈل موڑ یا Sigmoid Flexure : یہ قلون کا انتہائی تنگ حصہ ہے جو بائیں جانب کولہے سے تھوڑا آگے پیڑو کے جوف کے اوپری اختتام کے قریب سیدھی آنت میں ختم ہوتا ہے۔

۳ ۔ سیدھی آنت یا معاء مستقیم : یہ آنت چونکہ دوسری آنتوں کے مقابلے میں زیادہ سیدھی ہوتی ہے اسلئے اس کو سیدھی آنت کہتے ہیں۔ یہ بڑی آنت کا آخری حصہ ہے جو Descending Colon کے آخری سرے سے شروع ہو کر مقعد یا Anus تک جاتی ہے۔ اس کے اختتام پر دو عضلات منسلک ہیں جن میں سے باہری عضلہ "ارادی" اور اندرونی "غیر ارادی" ہے۔ مقعد بڑی آنت کا چوتھا اور آخری حصہ ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے اندازہ ہو گیا ہو گا کہ قدرت کے اس کارخانے میں کتنی پیچیدگیاں ہیں اور ذرا سی بد احتیاطی سے بے شمار امراض جنم لے سکتے ہیں۔

ہونٹ، منہ، زبان، ٹانسلز، تالو، دانت، مسوڑھوں، حلق، اور غذا کی نالی سے متعلق امراض اور علاج کا ذکر نظام حسی اور نظام تنفس میں آچکا ہے۔ یہاں نظام ہاضمہ سے متعلق دوسرے امراض اور انکے علاج پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اس بیان میں بھی حسب ضرورت غذا کی نالی میں تکلیف سے متعلق دوائیں درج ہوں گی۔

امراض معدہ و آنت اور انکا علاج

معدہ کی خرابی، عام طور پر Inorganic مادے کی کمی سے ہوتی ہے جو فکر، کام کی زیادتی، بد پرہیزی اور خوراک

وغیرہ کی زیادتی سے ہوا کرتی ہے۔

۱ - ورم معدہ Gastritis

یہ مرض غذائی بد پرہیزیوں مثلاً خراب مچھلی یا گوشت اور سڑا گلا پھل' باسی متعفن کھانا' اور کاسٹک سوڈا وغیرہ کے استعمال سے ہو سکتا ہے۔ مزمن شکل میں یہ کثرت مے نوشی' دل' جگر اور گردوں کے امراض کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ معدہ کی اندرونی لعاب دار جھلی میں ورم آجاتا ہے' بہ کثرت سفید رطوبت پیدا ہوتی ہے' زبان پر میل کی موٹی تہہ جم جاتی ہے' جلن دار درد جو پیٹ دبانے سے زیادہ ہوتے ہیں' بد ہضمی' کمزوری' سر درد اور کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مزمن صورت میں ٹھنڈے پانی کی مسلسل پیاس اور کھانا کھاتے ہی معدہ پر بوجھ اور ہلکا درد شروع ہو جاتا ہے۔

علاج :

معدہ میں درد' منہ میں پانی متلی کے ساتھ آجانا' ڈکاریں' قے اور معدہ میں ورم کے ساتھ اسہال ہونے پر Phosphorus 30 دو گھنٹہ پر' لیکن مصنف اسے دو سو (۲۰۰) طاقت میں دے کر Arsenic Alb.3X ہر دو گھنٹہ پر دیتا ہے۔ آرسنک البم ایکوٹ اور مزمن دونوں حالتوں میں اچھا کام کرتی ہے۔ معدہ کے ورم میں جلن دار درد ہوا کریں' طبیعت مالش کرے' قے ہو' ڈکاریں آئیں' Canthris 30 دو گھنٹہ پر۔ ورم معدہ کرانک ہو جائے اور دائمی قبض ہو' شراب نوشی کرنے والوں کی تکلیف میں بھی Nux.Vomica 3X دو گھنٹہ پر۔ ورم اور درد کے ساتھ طبیعت مالش کرے یا قے آئے' گرمی اور جلن کا احساس ہو Camphor Q پانچ قطرے تھوڑے پانی میں چار گھنٹہ پر۔ خون آلود قے کے ساتھ درد میں انیٹم کروڈ 3X' دو گھنٹہ پر۔ ان دواؤں کے علاوہ مرک سال' ارجنٹم نائٹریکم' برائیونیا اور ابتدائی مرض میں ایکونائٹ وغیرہ بھی کامیاب دوائیں ہیں۔

۲ - زخم معدہ Peptic and Gastric Ulcer

امراض کی شکل میں جدید تہذیب کے تحفوں میں السر بھی ایسا تحفہ ہے جو کم از کم دس افراد میں سے ایک کو ضرور ملتا ہے۔ بعض ملکوں میں اس سے بھی زیادہ تعداد ہے اور بعض خاندانوں میں کئی افراد اس مرض کا شکار

ہوتے ہیں۔ ویسے تو یہ ایک قسم کا زخم ہے جو جسم کے اندر کسی حصہ میں بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ نظام ہاضمہ کا انتہائی تکلیف دہ مرض ہے جس کی وجہ سے معدہ کی دیوار میں زخم یعنی Peptic Ulcer ہوتا ہے۔ جہاں مرچ مصالحے کے بے جا استعمال یا ذہنی دباؤ سے یہ مرض ہوتا ہے وہاں شدید جذبات کے زیر اثر ذہن اور جسم دونوں متاثر ہو کر بھی یہ مرض پیدا کر سکتے ہیں۔ ایک آسٹریلوی سائنس دان نے حال ہی میں ثابت کیا ہے کہ السر ایک بیکٹریا Helicobactor Pylori کی وجہ سے ہوتا ہے جس کے ساتھ دوسری وجوہات بھی شامل ہیں۔

معدہ کے زخم یا السر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک گیسٹرک السر دوسری بڑی یا بارہ انگشتی آنت یا Duodenal السر۔ گیسٹرک السر کا تعلق صرف معدہ سے ہے جو اس سے باہر نہیں جاتا لیکن بڑی آنت کا السر معدہ سے باہر چھوٹی و بڑی دونوں آنتوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ معدہ کا السر خواتین کو زیادہ پسند کرتا ہے جبکہ چھوٹی اور بڑی آنت کا السر مردوں میں زیادہ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ ہر دو صورتوں میں یہ جدید طرز زندگی کی قیمت وصول کرتا ہے۔

ہر السر کے مریض میں آپ دیکھیں گے کہ وہ ذہنی پراگندگی کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کی عادات میں تیز رفتاری ہر گام پر ملے گی یہاں تک کہ گاڑی بھی تیز چلانے میں پیش پیش ہیں۔ یہ بیماری بچے' جوان اور بوڑھے سب پر اثر انداز ہوتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی ناکامیوں پر پریشان ہونا' وقت پر کھانا نہ کھانا' خالی پیٹ و چائے کافی وغیرہ پی کر بھوک مارنا اور سگریٹ نوشی کرنا بھی اس مرض کا باعث بن سکتے ہیں۔ اکثر ذہنی مرض میں مبتلا لوگ بھی السر کا شکار ہوتے ہیں۔ بعض تیز دوائیں لعاب دار جھلی سے خون بھی جاری کر سکتی ہیں۔ السر خون کی بڑی نالی کو بھی کاٹ سکتا ہے جس سے خون جاری ہو جاتا ہے اس لئے اس پر فوری طور پر قابو حاصل کرنا ضروری ہوا کرتا ہے ورنہ موت واقع ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات السر پیٹ کے باہر کی دیوار تک رسائی حاصل کر کے لبلبہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ جس سے "پنکریا ٹائٹس" کی بیماری ہو سکتی ہے اور شکر کا مرض بھی ہو جاتا ہے۔ ابتدائی مراحل میں السر آسانی سے ٹھیک ہو جاتا ہے اور پرہیز کے ساتھ دوائیں زخم بھرنے میں معاونت کرتی ہیں۔

بعض مریض یہ پوچھتے ہوئے آتے ہیں کہ آخر السر کی شناخت کیا ہے؟ عام طور پر معدہ کے السر میں پیٹ کے درمیانی یا بالائی حصہ پر درد محسوس ہوتا ہے۔ عموماً ایسا اس وقت ہوتا ہے جب معدہ خالی ہو۔ گیس کے عرق کی تیزابیت السر سے متعلق حصہ کے اعصاب کے اندر جلن پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے درد بھی ہوتا

ہے۔ زیادہ تکلیف اس وقت ہوتی ہے جب معدہ کی دیواروں کے پٹھے سکڑنے لگتے ہیں۔ ایسی حالت میں ٹھنڈا دودھ تیزابیت ختم کر سکتا ہے اور السر زدہ حصہ کو دودھ مزید زخمی ہونے سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ علاج کے سلسلے میں درد دبانے والی گولیوں سے بہتر ہے کہ سیال غذا کے ساتھ ہومیوپیتھک دوائیں دیں جو جلد آرام پہنچانے کی ضامن ہوتی ہیں لیکن السر کو درست کرنا چاہتے ہیں تو ذہنی سکون حاصل کریں ورنہ اس سے نجات مشکل ہوتی ہے۔ آسٹن یونیورسٹی کے سانسدانوں کا کہنا ہے کہ ہرے کیلے کے استعمال سے السر دور ہو سکتا ہے کیونکہ السر اس وقت ہوتا ہے جب زہریلی اشیاء معدہ کے حفاظتی لعاب دار بندوں کو توڑ دیتی ہیں اور ہرا کیلا ان لعاب کی خلیوں کی تعمیر نو کرنے میں مددگار ہے۔ سانسدانوں نے ہرے کیلے کو خشک کر کے اس کے سفوف سے ضروری اجزاء حاصل کئے اور ثابت کیا کہ یہ السر کے علاج میں فائدہ مند ہے۔ مگر پکانے سے معاون اجزاء ختم ہو جاتے ہیں۔(۱)

علاج :

مرض کی ابتدائی حالت میں جب آنتوں میں زخم اور زبان سرخ اور پھٹی ہو، حلق سے معدہ تک جلن ہو کھانے کے بعد اپھارا ہو، قبض یا آنوں ملے پتلے پاخانے ہوں، سینے کی ہڈی میں نچلی طرف درد جو پیروں تک جائے، کھانے کے بعد خصوصاً رات میں قے جس میں خون بھی آ سکتا ہے تو Kali Bich 3X چار گھنٹہ پر۔ معدہ کے نچلے حصے میں زخم ہونے پر مصنف نے اس دوا سے ہمیشہ فائدہ اٹھایا ہے اور ساتھ میں Phosphorus 200 ہفتہ میں ایک مرتبہ ہر دوا کے ساتھ دینے سے کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔

معدہ میں درد، رات کے وقت درد ہو جسے قے آنے کے بعد آرام ہو Arg.Nitriicum 3 چار گھنٹہ پر۔ مصنف کے تجربے میں Kreasote 3X چار گھنٹہ پر قے ضرور روک دیتی ہے۔ معدہ میں درد، جلن، پیاس، قے جس میں خون ہو، زبان سرخ و خشک اور کمزوری میں Ars.Ablum 3X چار گھنٹہ پر۔ درد، ہچکی، قے اور شدید قبض میں Plumbum 30 چار گھنٹہ پر۔ معدہ میں زخم کے ساتھ گولے کا احساس، زبان کی جڑ پر میل لیکن اسکی نوک صاف ہو Hydrastis can 3X چار گھنٹہ پر۔ ہر طرح کی تکلیف میں خون کی قے یا دست خون ملے

(۱) ماہنامہ فیملی ڈاکٹر نومبر ۱۹۸۴ء صفحہ ۴۸

ہونے پر Hamamelis Q اور Ipecac 30 باری باری آدھ گھنٹے پر دینے سے آرام ہو گا۔ پھر تیز درد ہو تو Chamomilla 30 دو گھنٹہ پر۔ معدہ کے زخم میں تقریباً تمام مشہور ڈاکٹروں نے Uranium Nitricum 3X سفوف کی صورت میں چھ گھنٹہ پر دینے کی سفارش کی ہے۔ مصنف کے تجربہ میں بھی کامیاب دوا ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات کلینڈولا' کلکیریا سلف' بپٹیشیا' کوپے ویا' ٹرام بیڈیم' کالی بائیکرام' مرک سال' رس گلیبرا اور کالی نائٹریکم وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

معدہ۔ آنتیں
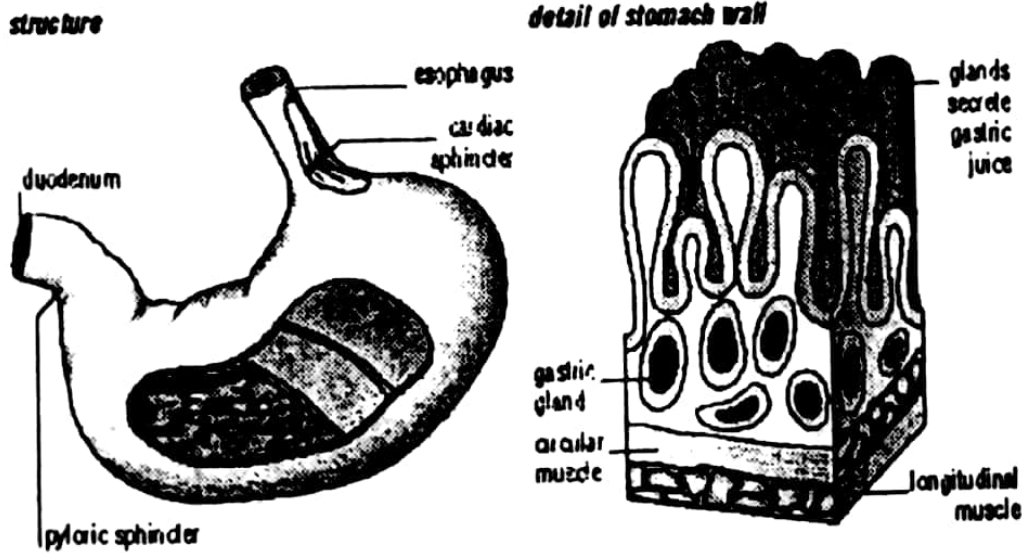
معدہ کی دیگر تکالیف Gastric Troubles

معدہ اور معدہ کے منہ پر دبانے سے درد ہو' تکلیف شام سے بڑھنا شروع ہو Lycopodium 30 چھ گھنٹہ پر۔ معدہ اور اسکے منہ پر ہمہ وقت تکلیف ہوا کرے' پیٹ بڑا ہو' ٹانگیں کمزور' سوتے میں سر پر زیادہ مقدار میں پسینہ Calc.Carb 30 چار گھنٹہ پر۔ مروڑ کے ساتھ شدید درد خصوصاً کھانا کھانے کے بعد Bismith 6 دو گھنٹہ پر۔ درد کے ساتھ جیسے کچھ نکل جائے گا' دبانے سے درد خاص طور پر خواتین میں عضو تناسل کی خرابی بھی شامل ہو Sepia 30 چار گھنٹہ پر۔ خواتین میں درد معدہ جو بائیں طرف سے داہنی طرف جائے اور کبھی دائیں

طرف سے بائیں طرف شروع ہو' باتیں زیادہ کرتی ہوں' دماغ معاوُف ہونے کا خوف ہو' رنج و غم میں ڈوبی رہیں Cimicifuga 3 دو گھنٹہ پر ۔ کاٹنے والے اور رہ رہ کر اٹھنے والے درد میں Oxalic Acid 3 دو گھنٹہ پر ۔ جلندار درد Arsenic Alb.3X ہر دو گھنٹہ پر۔ معدہ کو چھونے یا دبانے سے درد کے ساتھ متلی محسوس ہو Phosphoric Acid 3X دو گھنٹہ پر۔ بے حد تشنجی درد Nux.Vomica 3X دو گھنٹہ پر۔ غذا کی نالی' معدہ' دل' چہرہ یا کہیں بھی جلن کے ساتھ درد میں Ustilago 30 چار گھنٹہ پر۔ معدہ میں ورم کے ساتھ سخت جلن' متلی کا احساس' تکالیف گرمی سے بڑھیں Apis 6 دو گھنٹہ پر۔ معدہ کی تکلیف کے ساتھ کبھی قے' دودھ اور پانی کے علاوہ سب قے سے نکل جائے Hydrastis can 3X دو گھنٹہ پر۔ معدہ میں زخم' جلن' قے' خواہ کینسر ہی کیوں نہ ہو Cundurango Q پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں چار گھنٹہ پر ۔ معدہ میں درد' زخم' کھانا ہضم نہ ہو' اپھار' اخراج لیسدار' گوشت سے نفرت Kali Bich 30 چار گھنٹہ پر دیں۔

معدہ پر بوجھ' جلن' درد' سرد تلوے میں پسینہ' Silica 30 چار گھنٹہ پر دینے سے آرام آتا ہے۔ درد معدہ کے منہ پر' اپھار' ڈکاریں منہ میں پانی آتا ہو' ریاح سے پیٹ میں آوازیں Asafoetida 30 چار گھنٹہ پر۔ معدہ کے منہ (فم معدہ) میں درد' غذا کی نالی میں جلن جسے کھانا کھانے سے آرام ملے' ہڈیوں میں چوٹ جیسا درد' ٹانگیں کمزور محسوس ہوں Tussilago Fragrans Q پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں چار مرتبہ روزانہ دینے سے آرام ہو جانا چاہئے۔

مصنف نے شدید درد میں منتخب دوا کے ساتھ Chamomilla 3 سے فائدہ اٹھایا ہے۔

کھانے کے بعد تکلیف

کھانا کھانے کے فوراً بعد سینہ پر جلن' ٹھنڈا پینے کی خواہش اور نیند محسوس ہونے لگے تو Phosphorus 30 لیکن مصنف اس دوا کو ہفتہ میں ایک مرتبہ دو سو(۲۰۰) طاقت میں دیتا ہے اور ساتھ میں Arsenic Alb 3X ہر چار گھنٹہ پر دینے سے جلن' پیاس' اور متلی جیسی سب تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔ کھانے کی خوشبو سے قے ہو' پیٹ میں ناف کے پاس درد ہو' رات میں کھانسی جس میں میالا بلغم نکلتا ہو تو Stanum 30 چار گھنٹہ پر۔ کھانے کے فوراً بعد سینہ پر جلن کے ساتھ کھانا منہ میں آنے لگے' ہاضمہ خراب ہو قبض یا بواسیر اور کمر میں درد ہو تو Aesc.Hip 30 چار گھنٹہ پر۔ صرف دو چار لقمہ کھانا کھانے کے بعد بھوک ختم

ہو جائے، شام سے یہ تکلیف بڑھا کرے Lycopodium 30 چار گھنٹہ پر۔ منہ کا مزا کڑوا، سخت کمزوری کا احساس، اپھار، جلن اور کھانے کے خیال سے متلی محسوس ہو Colchicum 30 چار گھنٹہ پر۔ خواتین میں کھانے کی بو سے متلی، ہر چیز نمکین معلوم ہو، کھٹی ڈکاریں، غذا سے نفرت، پیٹ میں خالی پن کا احساس Sepia 30 چار گھنٹہ پر۔ کھانے کے بعد پاخانہ کی حاجت، پیٹ میں درد اور ریاح کی آوازیں، خیالات پراگندہ جس میں خودکشی کی خواہش ہو Aurum Met 30 چار گھنٹہ پر۔ کھانے یا ٹھنڈا پانی پینے سے دست یا صبح نہار منہ پیٹ کا درد اور ریاح کا اخراج جس میں پاخانہ نکل جائے، جگر کے سخت درد میں اور مقعد کی جلن میں بھی کارآمد ہے Trombidium 6 چھ گھنٹہ پر۔ کھانے کے بعد پیٹ میں گھڑگھڑاہٹ کے ساتھ سخت درد اور فوراً پاخانے کی حاجت جس میں دست آئے یا روکے نہ رکے اور ریاح کے ساتھ نکل جایا کرے Aloe 30 چار گھنٹہ پر دینے سے آرام ہو گا۔

کھانے کے بعد قے، معدہ میں زخم یا پھوڑا یا گلٹھیاں ہوں، سخت پیاس اور کمزوری ہو، پاخانہ میں خون آئے یا دق کا مرض ہو اور رات میں پسینہ آئے Nitric Acid 30 چار گھنٹہ پر۔ کھانے کے بعد نیند غائب ہو جائے، بھوک زیادہ، کھانے پر بھی مریض کمزور ہوتا جائے Nat.Mur 30 چار گھنٹہ پر۔ کھانے کے بعد سر اور سینے میں درد کے ساتھ معدہ میں جلن، نیند آنے لگے اور کمزوی محسوس ہو تو Calc.Phos 30 چار گھنٹہ پر۔ کھاتے ہی پیٹ پھولنے لگے، معدہ پر بوجھ معلوم ہو، تھوک لیس دار نکلتا ہو، زبان پر میل Kali bichromicum 30 چار گھنٹہ پر۔ مریض کو کھانا کھانے سے آرام ملے، حلق اور پیٹ کے غدود بڑھے ہوں، بھوک بڑھی ہو Iodum 30 چھ گھنٹہ پر۔ کھانا کم اور پانی بہت پیتا ہو، جلن ہوا کرے Sulpher 30 چھ گھنٹہ پر۔

مصنف ایسی حالت میں سلفر ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ دیتا ہے لیکن کھانا کھاتے ہی اپھارا ہو اور پاخانہ کی حاجت باقی رہے تو اسی کے ساتھ Nux.Vom. 30 چار گھنٹہ پر دیتا ہے۔

پیٹ کے شدید درد Colic

حسب علامات کیموملا، اورم میٹ، کالی بائیکرو میکم، اناکارڈیم، نکس موسکاٹا، اسٹانم، نکس وامیکا، پٹرولیم، آوڈیم، چیلڈونیم، ارجنٹم میٹلیکم، کالوسینتھ، کوپکم، ڈائیسکوریا، سمی سی فیوگا، گرینے ٹم، فیرم میٹلیکم، اپیکاک، کالن سونیا، اورامبراگریسیا بے حد مفید دوائیں ہیں۔ وقت ضرورت دو گھنٹہ پر دے کر

فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

بد ہضمی Dyspepsia

ہاضمہ کے فعل میں خرابی سے اپھار، قبض یا دست باری باری، ڈکاریں، متلی یا قے، منہ سے پانی نکلنا، پیٹ میں درد، سانس میں بدبو، دل کی دھڑکن وغیرہ جیسی تکالیف ہوا کرتی ہیں۔ بے وقت کھانا، گھی یا تیل کا زیادہ استعمال، تمباکو، شراب، زیادہ جسمانی و دماغی محنت، غلط دواؤں کا استعمال، مستقل کھٹا یا سرکہ اچار کا استعمال، افکار کا بوجھ اور خون کی کمی وغیرہ اس مرض کے اسباب میں شامل ہیں۔ سردی لگ جانے سے بھی کبھی بد ہضمی ہو سکتی ہے۔

علاج :

ثقیل غذا کے کھانے سے بد ہضمی کی صورت میں کھانے کے کچھ عرصہ بعد پیٹ میں درد، ڈکاریں، ریاح اوپر جانے سے دل کی دھڑکن میں اضافہ، متلی، قبض یا کئی مرتبہ تھوڑا تھوڑا پاخانہ Nux.Vom. 3 دو گھنٹہ پر۔ گوبھی یا بادی غذا کھانے سے بد ہضمی Mag.Carb.6 چار گھنٹہ پر۔ ساتھ میں پنڈلی میں درد ہو تو پیٹرولیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ آلو کھانے سے بد ہضمی یا گیسٹرک جوس کی کمی سے بد ہضمی میں Alumina 6 تین گھنٹہ پر۔ زیادہ کھانے سے پیٹ میں درد، جلن، متلی معلوم ہو لیکن قے نہ ہو Antim Crud 6 چھ گھنٹہ پر۔ بد ہضمی میں کھانے کے بعد معلوم ہو کہ غذا معدہ میں رکھی ہے، ڈکار آنے سے سکون ملے، دیر دیر سے لیکن ٹھنڈے پانی کی پیاس اور قبض ہو Bryonia 3X دو گھنٹہ پر۔ بد ہضمی میں ریاح اوپر جائیں، یا اس میں بدبو ہو، اپھار اتنا ہو جیسے پیٹ پھٹ جائے گا، کمزوری، ہوا کی خواہش، ریاح کے اخراج پر آرام Carbovage 30 چار گھنٹہ پر۔ بد ہضمی میں بھوک لگے لیکن دو چار لقمے کے بعد کھانے کی رغبت نہ ہو، کھٹی ڈکاریں، پیٹ پھولا ہو، سینہ پر جلن، تکالیف رات میں بڑھیں۔ ریاح نیچے جائیں Lyco 30 چار گھنٹہ پر۔ بد ہضمی میں معدہ میں زخم ہو یا کینسر کی وجہ سے دست آئیں Ornithogalum Umbellatum Q پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں صبح اور رات دیں اور پھر انتظار کریں۔ آرام نہ آئے تو دوسری دوا تجویز کریں۔ معدہ میں زخم ہونے سے بد ہضمی ہو، بواسیر، قبض اور یرقان ہونے پر بھی Cascara Sagrada 3 بہت کامیاب دوا ہے، ہر چار گھنٹہ پر دیں۔ ڈاکٹر لوہانی (ہندوستان) کی آزمودہ ہے۔

بدہضمی میں گوشت کھانے کی خواہش کے علاوہ ثقیل اور ترش غذا کی خواہش ہو، بھوک زیادہ لگا کرے، پیٹ میں بھاری پن میں ڈاکٹر کلارک نے Abies Canadensis 3X ہر چار گھنٹہ پر دینے کی سفارش کی ہے۔ صبح بھوک نہ ہو لیکن دوپہر اور رات میں سخت بھوک کے ساتھ بدہضمی Abies Nigra 30 چار گھنٹہ پر۔ پیٹ میں سخت درد، جلن، متلی وغیرہ کے ساتھ بدہضمی میں Chamomilla 30 دو گھنٹہ پر۔ متلی اور قے کے ساتھ سیاہ پاخانہ ہو اور پیشانی پر ہلکا ہلکا درد Leptandra 3 دو گھنٹہ پر۔ بدہضمی بہت بڑھ گئی ہو، متلی اور اپھار ہو Carbolic Acid 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ دست بخار، جلن، بے ہوشی کے ساتھ بدہضمی میں پیاس بھی ہو تو Arsenic Album 3، ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ بدہضمی کی تمام علامات کھانا کھاتے وقت ختم ہو جایا کریں لیکن دو تین گھنٹہ بعد پھر پیٹ کے درد کے ساتھ علامات واپس ہوں Anacardium 30 دو گھنٹہ پر۔ دودھ پیتے ہی قے ہو جائے Aethusa 3 چار گھنٹہ پر۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات لو بیلیا۳، انٹم ٹارٹ۶، پلسا ٹیلا۳، نیٹرم میور۶، کالی کارب۶، کلکیریا کارب۶، کالی بائیکرو میکم 3X، مرک سال۶ وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

ریاح و نفخ Acidity or Flatulence

یہ مرض عموماً ضعف معدہ ہی کا شاخسانہ ہے۔ معدہ میں نمک کا تیزاب Hydrocloric Acid زیادہ ہو کر نکلتا ہے تو اسے ہم Acidity کہتے ہیں۔ ریاح کبھی اوپر جاتی ہے اور کبھی نیچے مقعد سے خارج ہوتی ہے کبھی پیٹ میں جمع ہو کر خارج نہیں ہوتی تو پیٹ پھولنے لگتا ہے، کبھی پیٹ میں درد، کبھی جلن، کبھی کھٹی ڈکاریں، کبھی قبض اور کبھی اسہال کے ساتھ بے حد پریشان کرتی ہے۔ ضعف معدہ کے علاوہ بھاری بھرکم جسم والے، پیٹ بڑا ہونے کے ساتھ فکر و پریشانی میں گھرے لوگوں میں بھی ریاح زیادہ بنتی ہے۔ کمزور اور تمباکو پینے والے بھی ریاح کے شکار ہوا کرتے ہیں۔

علاج :

پیٹ بہت پھولتا ہو، جلن ہو، کھٹی ڈکاریں آئیں، سیاہ پاخانہ ہو، ہچکی ہو، جسم سے کھٹی بدبو آئے تو ڈاکٹر ہنی مین نے تیزابیت میں ایسڈ سلف کا مشورہ دیا ہے۔ اسی حوالے سے مصنف نے اس دوا کو ۳ طاقت میں ہر چار گھنٹہ پر دے کر فائدہ حاصل کیا ہے۔ کھانے کے بعد ہر طرح کی غذا گیس بنے، ریاح زور سے پھٹ پھٹ کی آواز

کے ساتھ خارج ہوں' پیٹ پھولا ہونے کے ساتھ بڑا ہو' ٹانگیں کمزور' سر پر پسینہ اور دودھ پینے سے متلی ہو تو تقریباً ہر ڈاکٹر نے **کلکیریا کارب** کی سفارش کی ہے۔ بعض ۳۰ طاقت میں دیتے ہیں لیکن مصنف کا کامیاب تجربہ ۶ طاقت میں چار گھنٹے پر دینے کا ہے۔ پیٹ میں درد' ریاح پیٹ میں گھومیں اور ڈکاریں آتی ہوں ار **جنٹم نائٹریکم ۶** چار گھنٹہ پر۔ ریاح بہت زور سے خارج ہوں جس میں کبھی پاخانہ نکل جائے **اولینڈر ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ زور سے ریاح کے اخراج میں پانی جیسا پتلا پاخانہ نکل جائے یا پانی جیسے دست آئیں' خون ملی آؤں ہو' کانچ مقعد سے باہر نکل آئے' بواسیر میں کھجلی ہو اور ٹھنڈے پانی سے دھونے سے آرام ملتا ہو' **ایلوز ۶** دو گھنٹہ پر۔ گیس کے ساتھ مستقل ڈکاریں' متلی خصوصاً رات میں پیٹ میں جلن' سر درد' **روبینیا ۳** چار گھنٹہ پر۔ بہت زیادہ گیس اور زور سے خارج ہوں پرانی بدہضمی' مرطوب موسم میں علامات بڑھیں' **نیٹرم کارب ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ زور سے ریاح خارج ہوں اور مقعد میں خارش ہو' ریاح میں لہسن جیسی بدبو ہو' **ایگریکس مسیکریس ۳** چار گھنٹہ پر۔ پیٹ میں ریاح بھرے ہوں' پیٹ پھولا ہو' نہ ڈکاریں آئیں نہ خارج ہوں۔ **رتیفینس ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ ریاح کے ساتھ پیٹ میں درد' **کالوسینتھ ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ ریاح سے پیٹ میں درد' پیچھے اکڑنے سے آرام ملے **توڈا سکوریا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ نفخ' ریاح بھرے ہوئے پیٹ میں درد' ریاح معلوم ہو کہ نیچے سے اوپر جا رہے ہیں لیکن نہ اوپر جائیں نہ نیچے آئیں' قبض یا بدبودار دست آئیں **اسافیٹڈا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ نفخ زیادہ' پانی جیسے بدبودار دست' پیشاب کم جلن کے ساتھ' آنتوں میں زخم' **ٹر نبتھنا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ ریاح جیسے ٹھنڈے نکل رہے ہوں' **کونیم ۳۰** چھ گھنٹہ پر۔ ریاح کے ساتھ کمزوری بھی معلوم ہو **نکس موسکاٹا ۳۰** چار گھنٹہ پر دیں۔ مصنف نے ریاح کے اوپر جانے اور کمزوری معلوم ہونے پر **کاربو ویج ۳۰** جس کے بعد اگر بدبو ہو تو وہ بھی نہ ہو گی اور ریاح نیچے خارج ہونے میں **لائیکوپوڈیم ۳۰** اور ریاح پیٹ میں جمع ہو کر نفخ ہونے پر **چائنا ۳۰** ہر چار گھنٹہ پر استعمال کرایا ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ گیس اور نفخ میں **سلفر' ریومکس' جیرٹوفا' سنا' کوکا' نکس وامیکا' آرنیکا مانٹ** وغیرہ بھی حسب علامات کام میں لائی جاتی ہیں۔

متلی اور قے Nausia and Vomiting

اس مرض کے بہت سے اسباب ہو سکتے ہیں جس میں کبھی صرف متلی ہوتی ہے اور کبھی قے کے ذریعہ غیر منہضم غذا معدہ سے خارج ہو جاتی ہے۔ قوت ہاضمہ کا فتور' زیادہ کھا جانا' معدہ کی خراش یا زخم' امراض جگر' درد

گردہ، رحم کے امراض، پیٹ کے کیڑے، حمل کی حالت میں زیادہ پانی پی جانا، ہسٹریا، مختلف بخاروں کے زہر کا اثر، کشتی، جہاز، بس وغیرہ کا سفر، امراض دماغ جیسے مرگی وغیرہ میں متلی یا قے ہوا کرتی ہے۔ حمل کی حالت میں قے ہونا تو پریشان کن نہیں لیکن دماغی امراض میں قے ہونا یا متلی رہنا اچھی علامت نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہوتی ہے۔

علاج :

متلی زیادہ اور قے کم ہو جس میں کھانا یا بلغم کا اخراج ہو، سردی لگنے یا خراب پھل وغیرہ کھانے سے یا بچوں میں سبز رنگ کے پاخانے کے ساتھ زکام کی وجہ شامل ہو، اپیکاک ۳ ہر ایک گھنٹہ پر۔ متلی اور قے جس میں پیاس شدید ہو لیکن پانی بار بار تھوڑا پئے اور پیتے ہی قے ہو جائے، بے چینی اور کمزوری ہو آرسنک البم ۳ ہر دو گھنٹہ پر۔ پیاس زیادہ جس میں مریض پانی بھی زیادہ پئے لیکن معدہ میں پانی گرم ہوتے ہی قے ہو جائے، فاسفورس ٦ دو گھنٹہ پر دینے کی تجویز ڈاکٹر کلارک کی ہے۔ مصنف فاسفورس دو سو طاقت میں دے کر ہر دو گھنٹہ پر آرسنک البم 3X دیتا ہے، جس سے ہمیشہ فائدہ ہوا ہے اس سے دست بھی رک جاتے ہیں۔ فاسفورس میں معدہ میں پانی ٹھنڈا رہے تو قے نہیں ہوتی، گرم ہونے پر ہوتی ہے جبکہ آرسنک میں ٹھنڈا پانی نہیں رکتا متلی ہو اور قے تاخیر سے ہو، رقیق چیز پینے پر قے ہو، پینے پر بلغم اور قے کے بعد آرام ہو، اینٹم ٹارٹ ٦ ایک گھنٹہ پر۔ کھانے کی بو سے متلی خواتین میں، بکثرت ڈکاریں ہوں، ہچکیاں آئیں، معدہ خالی محسوس ہو، سیپیا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ حاملہ عورتوں میں متلی اور قے، منہ کا مزا خراب، ابکائیاں آئیں اور غذا سے نفرت ہو، سمفوری کارپس رسی موسا ۳ کی سفارش ڈاکٹر لوہانی (ہندوستان) نے کی ہے جبکہ اسی دوا کے لئے بورک نے دو سو طاقت میں دینا بہتر قرار دیا ہے۔ کھانے کی بو سے متلی، بھوک نہ ہو، پیاس زیادہ ہو، ریاح کے ساتھ معدہ میں جلن و درد ہو، کولچکم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ کھانا پکنے کی بو سے متلی، معدہ میں درد و اینٹھن اسٹانم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ متلی کے ساتھ منہ کا مزا کھٹا، زبان پر سفید میل کی تہہ، بار بار پاخانہ کی حاجت، قے ہو تو اتنی شدت سے کہ مریض اچھل پڑے، نکس وامیکا 3X دو گھنٹہ پر۔ متلی شام کو یا کھانے کے بعد، ذائقہ کڑوا اور پیاس نہ ہو لیکن مرغن غذا کھانے سے قے ہو جائے، پلساٹیلا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ حمل کے زمانے میں متلی کے لئے ڈاکٹر بوگر نے "میڈورنیم" کو آب حیات کہا ہے۔ ڈاکٹر بورک نے بھی اسے اچھی دوا کہا ہے لیکن بڑی طاقت میں دے کر دہرانے سے منع کیا ہے۔ مصنف

نے بھی اسے آزمایا ہے اور ایک ہی خوراک سے فائدہ ہوا ہے۔ حمل کی متلی میں تھوک زیادہ بنتا ہو' بھوک زیادہ ہو' ریاح بنتے ہوں' پسینہ زیادہ اور کمزوری ہو لو بیلیا انفلاٹا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ متلی روزہ رکھنے میں اور ریاح زیادہ ہوں' علامات شام کو بڑھیں لائیکوپوڈیم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ کھانے کے خیال ہی سے متلی معلوم ہو' کھانے سے معدہ میں درد اور کڑوی قے ہو' پیاس کی شدت ہو' سنگونیریا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مسلسل متلی ہو' ریاح' پیٹ میں درد و جلن 'پیچھے اکڑنے سے درد میں کمی ہو' ڈاسکوریا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سخت قسم کی متلی ہو' معدہ میں جلن' سخت پیاس' کمزوری' نبض کمزور اور ست' دل جیسے کوئی دبا رہا ہے ڈیجی ٹیلس Q پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں چھ گھنٹہ پر' لیکن آرام آتے ہی دوا بند کر دینا چاہئے۔ متلی اور قے تھوڑا پانی پیتے ہی ہو جائے' اس میں آرسنک جیسی کمزوری نہیں ہوتی' سینی کولا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ کسی سواری یا جہاز پر متلی' قے اور چکر ہونے پر اسٹافی سیگریا ۳۰' پیٹرولیم ۳' گکولس ۳' سفر شروع کرنے سے دو دن پہلے' آٹھ گھنٹے پر جبکہ دوران سفر گکولس ۳ ہر ایک یا دو گھنٹہ پر حسب ضرورت دینا چاہئے۔ بڑوں میں قے سبز رنگ کی جبکہ بچوں میں دودھ پینے پر قے' ایتھوزا ۳ دو گھنٹہ پر۔ بچوں میں دودھ پیتے ہی قے' مرک سال ٦ دو گھنٹہ پر۔ بچوں کی قے میں دہی جیسے چھوٹے ٹکڑے نکلیں اور قے کرتے ہی فوراً دودھ کی طلب ہو جبکہ بڑوں میں مرطوب موسم کی خرابی سے قے ہو اور زبان پر سفید موٹی تہہ جمی ہو' اینٹم کروڈ ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ بچوں کی قے میں بدبو' دہی کی طرح جمی ہوئی' سر اور پیٹ بڑا جبکہ ٹانگیں کمزور ہوں کلکیریا کارب ٦ چھ گھنٹہ پر۔ پاخانہ کرتے وقت قے ہو جایا کرے' ارجنٹم میٹلیکم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ کھانا کھانے کے بعد قے ہو فیرم میٹلیکم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ قے اور دست' آئرس ورس ۳ دو گھنٹہ پر دیں۔ مصنف کی آزمودہ ہے بے تحاشہ اور بار بار قے ہونے پر کریازوٹ ۳ ہر گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ دماغ میں کلمی کی وجہ سے قے ہو' سر پر گرمی اور درد معلوم ہو' یا حمل کی متلی میں بھی ایپومارفیا 3X دو گھنٹہ پر دینے سے آرام آتا ہے۔ ڈاکٹر کلارک اور ڈاکٹر بورک دونوں نے اس دوا کی بہت تعریف کی ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ اگر علامات ملتی ہوں تو بسمتھ' سمی سی فیوگا' رو بینیا' پلمبم' کروٹلس ہری ڈس' گا لیکم ایسڈم' جیرٹوفا' ایسٹک ایسڈ اور الیٹریم سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

غذا کا زہر Food Poisioning

اگر کسی غذا میں کسی طرح خراب یا زہریلا مادہ مل جائے اور وہ غذا کے ساتھ پیٹ میں چلا جائے' اسے غذا کا زہر کہتے ہیں۔ یہ زہریلا مادہ کئی قسم کا ہو سکتا ہے۔ غیر محتاط طریقوں سے اخذ کردہ دودھ' زہریلے نباتات' تانبے پیتل یا ایلومونیم کے برتن میں پکا ہوا کھانا' تقاریب یا جلسوں جلوسوں میں وہ کھانے یا مشروب جس میں کھلا رہ جانے سے زہریلے کیڑے اڑ کر شامل ہو جائیں یا گرمی میں تاخیر کے باعث وہ کھانے خراب ہو گئے ہوں' پکانے میں احتیاط نہ برتی گئی ہو اور باورچی کی لاپرواہی سے زہریلی چیز یا جاندار شے غذا کے ساتھ مل کر غذا کو زہریلا بنا دے وغیرہ وغیرہ۔ ویسے ہر شخص پر زہریلا اثر یکساں نہیں ہوتا۔ بعض کے لئے وہ زہریلا کھانا قاتل ہے اور بعض اسے ہضم بھی کر سکتے ہیں۔ غذا میں زہر شامل ہو جانے کے اثرات میں بد ہضمی ' قے' دست' تیزابیت' صفرا' اعصابی کمزوری ' بخار وغیرہ جیسے امراض ہوتے ہیں۔ ایسے کوئی بھی اثرات کھانے کے بعد نمایاں ہوں تو فوراً ہوشیار معالج سے رجوع کرنا چاہئے ورنہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اس عرصہ میں مریض کو فوراً قے کرا دینا چاہئے۔

ہومیو پیتھی طریقہ علاج میں جس زہر سے زہر کا اثر پھیل گیا ہو اس کی تریاق دوا کا انتخاب ضروری ہے۔ ان تریاق دواؤں میں کاربو ویج' ایلومنا' نکس وامیکا' پائرو جینم' کاربوا لیملس وغیرہ ہیں جن کو علامات کے حوالے سے آدھ گھنٹے سے لے کر ایک گھنٹہ کے وقفہ کے بعد دینا چاہئے۔ بہتری کی صورت پیدا ہونے پر وقفہ بڑھا دینا چاہئے۔

آنتوں کی بیماریاں

جیسا کہ ابتداء میں بیان کیا جا چکا ہے کہ آنتوں کے دو حصے ہیں۔ چھوٹی آنت اور بڑی آنت (تفصیل کے لئے ابتدائی حصہ دیکھئے)۔ آنتوں کے اہم عوارض میں اسہال ' قبض' ورم' زخم اور درد وغیرہ شامل ہیں۔ دست اور قبض اتفاقیہ ہو تو تشویشناک نہیں لیکن عرصہ تک قائم رہے تو علاج ضروری ہے۔

آنتوں کا ورم Enterits

چھوٹی آنتوں میں ورم ہونے سے پیٹ پھولنا' اجابت پتلی یا قبض ہونا' ہیضہ' دق' بھوک ختم ہونا' درد شکم اور جاڑا بخار ہونا وغیرہ جیسی بیماریاں ہو سکتی ہیں جبکہ بڑی آنتوں کی ورمی کیفیت میں زخم' خون کا اخراج اور پیچش وغیرہ جیسے عارضے شامل ہیں۔

چھوٹی آنت کے ورم میں امراض کا ذکر الگ الگ عنوان سے آچکا ہے' قبض اور ہیضہ کا ذکر بھی آگے چل کر کردیا جائے گا۔ بڑی آنت کا ورم (Mucous Colitis) زیادہ عرصہ رہے تو پاخانہ میں آنوں یا بلغم نکلتا رہتا ہے۔ معدہ میں درد اور مروڑ رہتا ہے جو آسانی سے اچھا نہیں ہوتا۔ علاج اور پرہیز کافی دنوں کرنا پڑتا ہے بڑی آنت کے متورم و زخمی ہونے کو پیچش کہتے ہیں جو خونی بھی ہو سکتی ہے۔ (دیکھئے پیچش)

بارہ انگشتی آنت میں ورم Duodonum Inflamation

اس آنت میں ورم' اینٹھن کے ساتھ درد' مقعد سے کانچ نکلے' پاخانہ کے بعد مقعد میں جلن یا زخم اور کمزوری ہو' آرسنک البم 3X دو گھنٹہ پر۔ اگر یہ علامات دو تین دن میں نہ جائیں' کانچ نکلی رہے اور صبح پانی جیسے دست ہوتے رہیں تو پوڈوفا ئیلم ٦ ہر دو گھنٹہ پر۔ آنت میں زخم' زبان خشک' کمر کا درد' ریاحی تکلیف' معدہ میں جلن دار درد اور کمزوری ہو یورینیم نائٹریکم 3X دو گھنٹہ پر دیں۔ ڈاکٹر کلارک اور بورک نے ایسی حالت میں آرنیتھو گیلم امبلٹم Q کی واحد خوراک دے کر نتائج کا انتظار کرنے کی سفارش کی ہے۔ مصنف کو اس دوا کا تجربہ نہیں ہوا۔ آنت میں زخم اور پاخانے سیاہ لئی جیسے' خون ملے بدبودار اور پیشاب میں خون یا مواد آئے' کیڈمیم سلف ۳ چار گھنٹہ پر۔ آنت میں زخم' معدہ کے منہ پر جلن جو حلق تک جائے' پاخانہ لیسدار ہو تو کالی بائیکرومیکم 3X دو گھنٹے پر دینا مفید ہوتا ہے۔

ورم بار یطون Peritonitis

پیٹ کا نچلا حصہ اور آنت کا اندرونی حصہ جس جھلی سے ڈھکا ہوا ہے اس جھلی کو باریطون (Peritonium) کہتے ہیں۔ اس جھلی پر ورم آنے کو ورم باریطون کہا جاتا ہے۔

معدہ کی آنتوں میں زخم یا سوراخ ہونے، خون میں زہریلا مادہ شامل ہو جانے، چوٹ لگنے یا آپریشن کرنے، جاڑا لگ کر سخت بخار ہونے، ہچکی یا قے ہونے، قبض، پاخانہ و پیشاب بند ہونے سے بھی یہ ورم ہو سکتا ہے۔

علاج :

مرض کی ابتدا ہوتے ہی جب سردی سے بخار ہو، موت کا خوف ہو اور پیٹ میں درد ہو تو ہر گھنٹہ پر **ایکونائٹ ۳**۔ تیز بخار ہونے پر **بلاڈونا** 3X دو گھنٹہ پر۔ چوبیس گھنٹہ میں آرام نہ آئے تو **سلفر ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ مرض بڑھتا جائے، کمزوری بھی ہو تو ساتھ میں **کاربوویج ۳۰** ہر دو گھنٹہ پر۔ بخار زیادہ نہ ہو، پیٹ کی خرابی کے ساتھ درد اور مثانہ میں جلن ہو، **کینتھرس ۳** ہر گھنٹہ پر۔ اجتماع ریاح کے ساتھ بخار، سخت درد، زیادہ پانی کی دیر دیر سے پیاس **برائیونیا ۳** دو گھنٹہ پر۔ سستی، مسلسل متلی و قے، پیٹ میں جلن و درد، تھوڑے تھوڑے پانی کی پیاس، ٹھنڈا پسینہ کمزوری ہونے پر **آرسنک** 3X، **مرک کار ۳**، **کالوسنیتھ ۳** باری باری ہر آدھ گھنٹہ پر۔ جب مرض کرانک شکل اختیار کرے اور مندرجہ بالا علامات ہوں، **مرک ڈلیسس** 3X چھ گھنٹہ پر دوسری حسب علامت دوا کے ساتھ دینا چاہئے۔ درد تیز داہنی طرف سے بائیں طرف جائیں، پیٹ ریاح سے پھول رہا ہو اور قبض ہو، **لائیکوپوڈیم ۳۰** چھ گھنٹہ پر دینا مناسب ہے۔ دستوں کے ساتھ تکلیف میں دستوں کا بیان دیکھئے اور حسب علامات دوا دیجئے۔ ماؤف مقام پر **آیوڈیم** Q لگانے سے بھی آرام ملتا ہے۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات **مرک وائیوس**، **کو لچکم**، **سلفر**، ورائٹرم البم، ٹرنتھنا وغیرہ اچھی دوائیں ہیں۔ اگر کسی طرح بھی فائدہ نہ ہو رہا ہو تو آپریشن کرا دینا مناسب ہو گا۔

آنت اترنا Hernia

پیٹ کے اندر کی کچھ آنتیں ران اور پیٹ کے درمیان جنگاسے میں، ناف میں یا فوطہ میں اتر جاتی ہیں تو اسے ہرنیا کہتے ہیں۔ اسکی وجوہات میں بوجھ اٹھانا، چوٹ آجانا، شدید کھانسی، گھوڑے کی سواری، ولادت کے وقت بہت زیادہ دبانے وغیرہ سے آنت اترتی یا نکلتی ہے جو دبانے یا لیٹنے سے اندر تو ہو جاتی ہے مگر رفتہ رفتہ تکلیف بڑھ جاتی ہے جس میں درد قے، اپھار اور بخار وغیرہ سے مریض پریشان ہوتا ہے، اس وقت بجز آپریشن کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی۔ اس لئے تکلیف کی ابتداء ہی میں علاج کرا لینا چاہئے۔ بعض اوقات بچوں میں یہ مرض پیدائشی نقص کے

طور پر بھی دیکھا گیا ہے۔

علاج :

بچوں یا بڑوں میں آنت بائیں جانب نکلے' معدہ متاثر ہو کئی مرتبہ پاخانہ کی حاجت ہو' بواسیر کے ساتھ بھی یہ تکلیف ہو تو **نکس وامیکا ۳ چار** گھنٹہ پر لیکن زیادہ تکلیف میں دو گھنٹہ پر۔ اسی طرح کی تکلیف داہنی طرف ہونے پر جبکہ شام کو تکلیف بڑھتی ہو' **لائیکوپوڈیم ۳۰ چار** گھنٹہ پر۔ بعض ڈاکٹروں نے اسکی دو سو طاقت کو زیادہ مفید کہا ہے۔ قبض کے ساتھ آنت بڑھا کرے' **پلمبم ٦ چار** گھنٹہ پر۔ آنت بڑھنے میں خصوصاً بائیں طرف' جب قے زیادہ ہو تو چار گھنٹہ پر **سلفیوریکم ایسیڈم ۳**۔ بچوں میں عموماً بائیں جانب آنت بڑھنے میں **کلکیریا فاس ٦**' چھ گھنٹہ پر دیں۔ ایسے بچے جو چلنا دیر میں سیکھیں' ہڈیاں اور ٹانگیں کمزور ہوں انہیں بھی یہی دوا فائدہ دے گی۔ آنت کا بڑھنا موٹے بچوں میں جن کے پیٹ اور سر بڑے ہوں' پسینہ کی زیادتی ہو' داہنی جانب تکلیف اور درد ہو' **کلکیریا کارب ٦** ہر چھ گھنٹہ پر۔ آنت زخمی ہو کر سڑنے لگے خصوصاً بائیں جانب' پیٹ میں ابھارا ہو' نیند کے بعد تکلیف بڑھتی ہو' **لیکیسس ۳۰** چھ گھنٹہ پر۔ نحیف و کمزور بچوں میں ہرنیا کی شکایت ہونے پر **سلیشیا ٦** ہر چھ گھنٹہ پر۔ داہنی جانب ہرنیا میں کاٹنے والے سخت درد ہونے پر **ایسکولس ہپ ۳**' چار گھنٹہ پر۔ ہرنیا میں انتہائی تکلیف کے ساتھ درد جس میں غصہ اور رونا بھی آتا ہو **کیموملا ۳۰** دو گھنٹہ پر۔ ہرنیا ناف پر یا کسی بھی جانب ایسے بچوں میں جن کے والدین کو سوزاک کی شکایت رہی ہو' **تھوجا ۲۰۰**' ہفتہ میں ایک مرتبہ کے ساتھ حسب علامات مندرجہ بالا دواؤں میں سے روزانہ چھ گھنٹے پر۔ داہنی طرف ہرنیا کی تکلیف میں جب آندھی' پانی اور بادل گرجنے سے تکلیف بڑھے **روڈنڈرن ۳۰ چار** گھنٹہ پر دیں۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات **کلیمیٹس**' **زنکم مٹ**' **گگولس**' **کیوپرم مٹ**' **وریٹرم البم** وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

ورم زائدہ Appendicitis

اسے اندھی آنت کا درد بھی کہتے ہیں۔ اپنڈکس ایک چھوٹی سی آنت تقریباً نصف انچ لمبی اس مقام پر لٹکی ہوتی ہے جہاں چھوٹی آنت اور بڑی آنت کا ملاپ ہے۔ یہ نظریہ کہ اپنڈکس کا جسم میں کوئی کام نہیں بالکل مہمل ہے۔ نظام قدرت میں یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی چیز بے کار ہو۔ اب عرصہ دراز کے بعد ریسرچ میں یہ بات واضح

ہوئی ہے کہ اس میں ایک ایسا مادہ موجود ہے جو Gastro Intestinal Tract کا معاون و مددگار ہے۔ یہ ایک ایسے فلٹر کا کام کرتا ہے جو بڑی آنتوں کو نقصان پہنچانے والے Microbes سے بچاتا ہے(۱)۔ سرجری کے ذریعہ اسے نکال دینا ایک مسئلہ بنا ہوا ہے اور توجہ دی جا رہی ہے کہ اس کی اہمیت کو سمجھا جائے۔ صحتمند اپنڈکس نکال دینے سے بڑی آنتوں میں کینسر بننے کا رجحان پیدا ہوتا ہے جبکہ اسے نہ نکالے جانے والے انسانوں میں بہتری پائی جاتی ہے۔

یہ امر یقینی ہے کہ دیگر جسمانی امراض کی طرح اپنڈکس پر بھی بیماری کا حملہ ہوتا ہے۔ اس میں ورم آسکتا ہے یا بیکٹیریل انفکشن اسکی دیواروں پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ جیسے جیسے ورم دیوار کو پھیلاتا ہے درد میں اضافہ ہوتا ہے اور کبھی ورم زیادہ بڑھ جانے سے اپنڈکس پھٹنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے' ایسی علامت کو Appendicitis کہتے ہیں۔ اگر یہ پھٹ جائے تو پیٹ کی اندرونی جھلی میں ورم پیدا کر سکتا ہے جسے Peritonitis کہتے ہیں اور یہ حالت بے حد خطرناک ہے۔ ایسی حالت سے قبل اپنڈکس نکال دیا جانا چاہئے۔ ابتدا ہی میں بیماری کی جلد تشخیص ہو جائے تو اس نوبت تک پہنچنے سے قبل علاج ممکن ہے۔

پیٹ کی دوسری بیماریوں کے مقابلے میں اپنڈکس کے درد کی تشخیص مشکل ہے۔ لیکن ذرا سی توجہ اور غور کرنے پر اس کا حل مل جاتا ہے۔ اہم تشخیصی علامات عام طور پر چار ہیں۔

۱ - پیٹ کا درد (زیادہ تر پیٹ کے داہنی جانب نچلے حصہ میں) مقام درد کو دبا کر چھوڑنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ چلنے پھرنے اور کھانسنے سے درد بڑھتا ہے۔

۲ - بھوک میں کمی، متلی کی سی کیفیت، کبھی قے۔

۳ - مقام درد پر حسی کیفیت کا اضافہ' چھونا برداشت نہ ہو' درد دائیں بائیں ہوں گے' اوپر نیچے نہ ہوں گے۔

۴ - ہلکا بخار۔

مصنف کا تجربہ ہے کہ مقام درد پر انگلی رکھیں' درد دائیں بائیں جائے تو درد اپنڈکس کا ہے۔ اور اگر نیچے جائے تو اپنڈکس کا درد نہیں۔ پھر بھی ڈاکٹر کا مشورہ ضروری ہے۔ ایکسرے کرالینا چاہئے۔ مصنف اپنے ریڈیانک کمپیوٹر پر تسلی بخش تشخیص کرلیتا ہے بہرحال اپنڈکس کے درد میں علاج فوری کرالینا ضروری ہے۔

---

(1) "Homeropathic Medicines Guide" By Stephen Cumnings and Dana Ullman 1984 Edition Page 18 (U.S.A.)

علاج :

اپینڈیسائٹس میں بڑی آنت دبانے سے متلی ہو اور اس کے سرے پر شدید ترین درد ہو' منہ خشک' آنکھوں میں جلن' صفراوی قے' دوپہر میں جاڑا' آئرس ٹینکس 3X دو گھنٹہ پر دیں۔ڈاکٹر کلارک نے اپینڈیسائٹس میں اس دوا کو سب سے بہتر قرار دیا ہے اور سفارش کی ہے کہ سب سے پہلے اسی کو دینا چاہئے۔ شکم کے داہنی جانب شدید درد اور درد کی جگہ چھونا برداشت سے باہر ہو' اپھار ہو' زبان کانپتی ہو' نیند سے بیدار ہونے پر علامات بڑھتی ہوں تو لیکیسس ٦ دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ درد مسلسل قائم رہے اور گیس و اپھار ہو' مریض کو پیچھے اکڑنے سے قدرے سکون ملے' ڈائیسکوریا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ تکلیف کی جگہ چھونے پر شدید درد ہو' دوران خون دماغ کی طرف' چہرہ سرخ' درد یکبارگی بڑھے اور ایکدم کم ہو جائے تو بلاڈونا سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ طاقت ۳ میں ہر گھنٹہ پر دیں اور آرام آجانے پر وقفہ بڑھا دیں۔ ماؤف مقام پر چوٹ جیسا درد جو حرکت سے بڑھتا ہو اور خاموش رہنے پر کم ہو جاتا ہو' رات میں درد بڑھے تو مریض ٹانگیں سکوڑ کر لیٹنے میں سکون پاتا ہو' منہ میں تھوک بہت بنتا ہو تو مرکیورس کار ٦ دو گھنٹہ پر۔ داہنی جانب نیچے کے حصہ میں ورم و درد' سانس کی تکلیف' دماغ ماؤف' پیشاب کی نالی میں جلن کے ساتھ قطرہ قطرہ پیشاب' پیٹ میں ریاح کی آوازیں' امونیا کم ۳۔ یہ ڈاکٹر لوہانی (ہندوستان) کے تجربہ کی دوا ہے۔ مصنف نے اسے برانکائٹس کے بوڑھے اور کمزور مریضوں میں مفید پایا ہے۔ ورم زائدہ میں سخت بے چینی' ورم' شدید پیاس لیکن بار بار تھوڑا پانی پئے' کمزوری' بخار ہو آرسنک البم 3X دو گھنٹہ پر' درد پیٹ سے پیٹھ تک جائے اور تکلیف مرطوب موسم میں غسل کے بعد ہوئی ہو' نیٹرم سلف ٦ دو گھنٹہ پر۔ اس درد میں بے چینی کے ساتھ جوڑوں اور کمر میں بھی سخت درد ہوتا ہے' دبانے سے سکون ملتا ہے' تکلیف زیادہ تر مرطوب موسم میں بڑھتی ہے' رسٹاکس ۳ دو گھنٹہ پر۔ شدید درد جو حرکت سے بڑھے اور خاموش لیٹنے سے کم ہو' قبض ہو' دیر سے اور زیادہ پانی پینے کی طلب' برائیونیا ۳ دو گھنٹہ پر۔ سخت درد' متلی' قے' چکر' پیٹ میں سخت درد' ہزیانی کیفیت میں مریض چیختا ہو تو وریٹرم ورائڈ ۳ دو گھنٹہ پر عمدہ دوا ہے۔ سخت درد جو حرکت سے بڑھتا ہو' کئی کئی دن اجابت نہ ہو' پاخانہ اونٹ کی مینگنی جیسا ہو تو پلمبم میٹیلیکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ درد میں شدید اپھار' پیٹ پھولا ہوا' حلق خشک اور تھوک زیادہ' کو چکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ اپنڈکس کے آپریشن کے بعد بھی درد نہ جاتا ہو اور مریض غم میں

ڈوبا رہے تو اگنیشیا کی ایک خوراک دو سو طاقت میں دیں اور ساتھ میں **میگنیشیا فاس** 6X' دن میں تین مرتبہ گرم پانی میں دینے سے آرام آتا ہے۔ پھر بھی ضرورت ہو تو ہاپُریکم ۳۰' چھ گھنٹہ پر دیں۔ مصنف نے اس تکلیف میں منتخب دوا کے ساتھ گن پاوڈر 3X چار گھنٹہ پر دے کر کامیابی حاصل کی ہے۔

اسہال Diarrhoea

دست عموماً چار قسم کے ہوتے ہیں۔

۱ ۔ ہاضمہ کے عمل میں خرابی پیدا ہونے سے' غیر منہضم غذا نکل جاتی ہے۔

۲ ۔ سڑی گلی غذا کھانے' گندہ پانی پینے یا جلاب کی دوا سے دست آسکتے ہیں۔

۳ ۔ گرم موسم کے اسہال جو پیٹ میں حدت کے بعد ہو جاتے ہیں۔

۴ ۔ محنت یا اور کسی بیماری سے گرم جسم میں برف یا ٹھنڈا پانی پینے سے یا ٹھنڈی ہوا لگنے سے' یکایک پسینہ خشک ہونے سے یا کسی طرح کے ورم ہونے سے بھی اسہال ہو جاتے ہیں۔ کبھی کسی مقدس مقام پر جانے سے اور کسی کو جذبات کے ابھار سے یعنی کسی جذباتی خبر کو سن کر یا گھر سے باہر کہیں جلدی جانے کی وجہ سے بھی دست آ جاتے ہیں۔

ان وجوہات میں آب و ہوا کی تبدیلی' دماغی اثرات (ڈر و خوف وغیرہ)' تپ دق اور ہیضہ وغیرہ جیسی بیماریوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ مخصوص علامات میں پتلے دست مختلف رنگوں کے بدبودار' متلی' اپھار' پیٹ میں درد' بلغم کا اخراج' سانس میں بدبو' ڈکاریں' سستی اور کمزوری وغیرہ شامل ہیں۔

علاج :

بغیر درد کے خاکی سیاہی مائل دست نہایت بدبودار' **پائرو جینم ۳۰**' چار گھنٹہ پر۔ دست سفید رنگ کے لیکن کمزوری نہ ہو' تکلیف صبح یا ٹھنڈی ہوا میں ہو جسم پر دانے ہوں **ہیپر سلفر ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ دست پانی جیسے صبح ہوں شام کو بند ہو جائیں' پیاس اور کمزوری معلوم ہو' سبز اور بدبودار بھی ہو سکتے ہیں' اکثر کانچ نکل آتی ہے **پوڈفائلم ۶** دو گھنٹہ پر۔ سفید دست' زبان پر سفید میل' غذا کی خرابی' مرطوب موسم میں غسل کے بعد دست اور سر درد' **انیٹمونیم کروڈم ۶**' دو گھنٹہ پر۔ سفید مٹھے جیسے یا زردی مائل بدبودار دست جس میں پسینہ آئے اور پیٹ

میں ابھار ہو' **فاسفورک ایسڈ ۳۰** دو گھنٹہ پر۔ سفید دہی جیسے دست' پیشاب میلا' آتشک یا سوزاک کا مادہ ملا ہوا' **اسٹیلنجیا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ دستوں میں پیاس زیادہ' ہتھیلی اور تلوے جلتے ہوں' **فاسفورس ۳۰** دو گھنٹہ پر' (ڈاکٹر کلارک کا تجربہ ہے)۔ مصنف فاسفورس دو سو طاقت میں دیتا ہے اور ساتھ میں **آرسنک البم 3X** چار گھنٹہ پر۔ سفید ابلے دودھ کی طرح کے دست جس میں کمزوری اور نیند کا غلبہ ہو' **نکس موسکاٹا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ دست' جو دن میں متعدد بار آئیں اور پیٹ کے نچلے حصے میں سخت درد ہو' **لیاٹرس اسپیکاٹا 1X** چار گھنٹہ پر دینا ڈاکٹر کلارک کی سفارش ہے۔ مصنف کو تجربہ اس دوا کا نہیں یہ عام طور پر مستعمل نہیں ہے۔ کھانے یا پینے کے بعد ریاح کے ساتھ یا بغیر ریاح بھی پانی کی طرح کی دست آتے ہوں' **ایلو ۳** ہر دو گھنٹہ پر دینے سے ضرور فائدہ ہونا چاہئے۔ سفید دودھ جیسے دست لچھے دار' معلوم ہو کہ آنت کے ٹکڑے ہیں' گیس اور ابھار' کو **لچکم ۳**' دو گھنٹہ پر۔ بغیر درد غیر منہضم غذا کے جھاگدار سبز یا پیلے رنگ کے دست جو رات میں زیادہ ہوں' گرم موسم میں یا کسی پھل یا دودھ کے بعد ہوں' ابھار اور کمزوری ہو' **چائنا ۳۰** دو گھنٹہ پر۔ سفید دست لئی جیسے چپچپے' نبض کی رفتار ست' **ڈیجی ٹیلس ۳**' دو گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک نے اسے کامیاب دوا قرار دیا ہے)۔ سفید دست پانی کی طرح پچکاری مار کر نکلیں' شام کو زیادتی ہوا کرے' متلی محسوس ہو' پیشاب بدبودار سیاہی مائل' **نبرو ٹیلکم ایسڈم 3X** دو گھنٹہ پر۔ پتلے سبز لیسدار آنوں ملے ہوئے' پیروں پر ورم' پیاس ندارد اور گرمی برداشت سے باہر' **ایپس ملیفیکا ۶** دو گھنٹہ پر۔ گہرے سبز یا کائی جیسے پھٹے پھٹے چربی کے چھوٹے ٹکڑے ملے ہوئے دست جو جھاگدار اور بدبودار ہوں' ساتھ میں پیٹ میں سخت درد ہو' زیادہ تر ایسے دست صبح ہوتے ہیں' **میگنیشیا کارب ۶** دو گھنٹہ پر۔ سبز رنگ کے دست' متلی' بخار' نزلہ' پانی جیسی ناک بہے' **اپیکاک ۳** دو گھنٹہ پر۔ مٹیالے' سبز لئی جیسے دست' اچانک آ جائیں جس میں بدبو ہو' پاخانہ کے قبل پیٹ میں درد اور سر پر پسینہ آئے' **ریوم ۶** دو گھنٹہ پر۔ سبز زرد چپچپے دست کے ساتھ پیٹ میں ناقابل برداشت درد' **کیمو ملا ۳** دو گھنٹہ پر۔ پانی جیسے جھاگدار مٹیالے رنگ کے دست جس میں آؤں بھی ہو **کالی بائیکرو میکم ۳۰**' دو گھنٹہ پر۔ مختلف رنگ کے دست رات میں زیادہ' جو مرغن غذا' ٹھنڈا شربت یا پھل کھانے کے بعد آئیں' زبان خشک لیکن پیاس نہ ہو' **پلساٹیلا ۳** دو گھنٹہ پر۔ سرخ رنگ کے کیچڑ جیسے جھاگدار خون ملے دست جو رات میں زیادہ ہوں' بے چینی اور پورے جسم میں درد ہو' **رسٹاکس ۶** دو گھنٹہ پر۔ مختلف رنگ کے دست' سڑے انڈے جیسے بدبودار جو پڑے رہنے سے سبز رنگ اختیار کر

لیں، پاخانہ ریاح کے ساتھ نکل جائے، سینی کولا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ صبح بہت زور سے دست آئیں جس میں معلوم ہو کہ آنتیں باہر آ جائیں گی، ہتھیلی و تلوے جلتے رہتے ہوں، سلفر ۳ دو گھنٹہ پر۔ صبح زرد رنگ کے دست جس میں کمزوری شام کو محسوس ہوا کرے، نیوفریلوئم ۳ دو گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ کھانے پینے کے بعد یا بستر سے اٹھتے ہی دست نکل جائے جس میں آنوں ہو۔ اس سے پہلے پیٹ میں درد ہو، ٹرومیڈیم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ دست کھانا کھاتے وقت، کھانے کے درمیان بھاگنا پڑے، غیر منہضم غذا نکلے، السٹونیا اسکولریس ۳ دو گھنٹہ پر دیں۔ مقدس مقام پر جانے سے، دماغی جذبہ کی وجہ سے دست میں، اگنیشیا ۳۰ کے ساتھ ورائٹرم البم ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ دست ہوں اور کبھی قبض ہو، پیٹ میں ریاح کی آوازیں، انیٹم کروڈ لیکن ساتھ میں دق کا مادہ بھی ہو تو میننگم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سیاہ رنگ کے دستوں میں، لپٹنڈرا ۳، دو گھنٹہ پر مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔ سیاہی مائل پتلے بدبودار، سبزی مائل بھی ہو سکتے ہیں، کمزوری، پاخانہ خود بخود نکل جائے، سخت پیاس، ہاتھ پیر ٹھنڈے، بوڑھوں میں خصوصاً بہت اچھی دوا ہے، سیکیل کار ۳، دو گھنٹہ پر۔ صبح اٹھتے ہی دست آتے ہوں یا جاتے جاتے نکل جائے، نزلہ، سر پر سردی کا احساس، مریض سر کو بند رکھنا چاہئے، ریومیکس ۳ دو گھنٹہ پر۔ بڑی جسامت والے مریض جن کو جلدی امراض بھی ہوں اور دست سیاہی مائل بھورے لیسدار ہوں، گریفائٹس ۲ دو گھنٹہ پر۔ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ اور خوف سے دست آنے لگے ہوں، ہر دست کے بعد کمزوری، جسم ٹھنڈا، وریٹرم البم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ بری خبر سنتے ہی دست آ جائیں، جلسیمیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مصنف ایسے مریضوں میں جلسیمیم کے ساتھ پلساٹیلا ۳ دو دو گھنٹہ پر دے کر اچھے نتائج حاصل کرتا ہے۔ اگر مریض مراقی ہو اور باتیں بہت کرے، کبھی غمگین ہوتا ہو تو پھر اگنیشیا ۳۰ دو گھنٹہ پر اچھا کام کرے گی۔ دست میں چھوٹے چھوٹے آنتوں کے ٹکڑے معلوم ہوں، مریض موٹا یا پیٹ بڑا ہو، فائٹولیکا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ خون ملے دست آنے پر، یوکلپٹس ۳ دو گھنٹہ پر۔ دست دن میں ہوں، رات میں بند ہو جائیں، ساتھ میں پیچش بھی ہو تو پیٹرولیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ دست بے ہوشی میں نکل جائے، سرسامی حالت ہو، ہیوسمس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مدقوق مریضوں میں بے حد خوشی میں دست آنے لگیں، کافیا کروڈم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سخت بدبودار دست، ریاح، پیٹ پھولا، ٹھنڈا پسینہ اور پنکھے کی خواہش تکالیف شام کو بڑھیں، کاربوتج ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سڑے ہوئے گوشت جیسی بدبو والے دست، زبان زرد، منہ سے بدبو آئے، پاخانہ سیاہی مائل پیچش میں خون آئے یا بخار بھی ہو جاتا ہو تو ان سب علامات میں بپٹیشیا ۳۰ دو گھنٹہ پر دیں۔ کھانا کھاتے ہی دست آنے

پرفیرم فاس ٦ دو گھنٹہ پر۔ خون کے دست اور کمزوری، ٹریلیم ۳ دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

موسم گرما کے دست Summer Diarrhoea

درد کے ساتھ اکثر پانی جیسے دست اور کمزوری، چائنا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ پیٹ میں درد، قے اور دست پانی جیسے، وریٹرم البم ۳ ہر گھنٹہ پر مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔ پیلے رنگ کے پانی جیسے دست صبح کے وقت پوڈوفائلم ٦ دو گھنٹہ پر۔ سخت درد کی شکایت کے ساتھ مریض کو جھک کر دوہرا ہونا پڑے، پیلے خاکی یا پانی جیسے دست ہوں، کالوسنتھ ۳، ہر گھنٹہ پر دیں۔ اچانک دست جو پرنالہ کی طرح زور سے کئی دھاریں بنا کر نکل پڑیں، کروٹن ٹگلیم ۳ ہر گھنٹہ پر۔ دست جبکہ سردی لگنے اور بھیگنے سے ہوتے ہوں، ڈلکامارا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ جب دست اور قے دونوں ہو رہے ہوں تو آئرس ورس ۳ ہر گھنٹہ پر۔ پانی جیسے سبز جھاگدار دست پچکاری کی طرح خون ملے نکلیں، مقعد میں درد اور جلن ہو، گریشی اولا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ موسم گرم میں پھل یا مٹھائی کھانے کے بعد یا بوڑھے لوگوں میں دست آئیں، مقعد میں جلن اور ناف کے پاس درد ہو گمبوجیا ۳، دو گھنٹہ پر دیں۔

پرانے دست Sprue

پرانے دستوں میں جو بغیر درد ہوا کریں، چائنا ۳ چار گھنٹہ پر۔ پانی جیسے دست سیاہ یا پیلے، کمزوری، پیاس، آرسنک البم ۳ چار گھنٹہ پر۔ سفید مٹھے کی طرح کے دست صبح آیا کریں، جگر یا تلی میں ورم ہو، بھوک بہت لگتی ہو، آئیوڈیم ۳ چار گھنٹہ پر۔ مزمن اسہال میں جو دن میں آتے ہوں لیکن رات میں نہ آئیں، پیچش کے لئے بھی مفید ہے، پیٹرولیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ کسی اور قسم کی کوئی پیچیدگی نہ ہو تو مزمن دستوں میں، تھلاسپی برسا پاسٹورس ۳ دینے سے فائدہ ہوتا ہے، چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ڈاکٹر کلارک نے پرانے دستوں کے لئے کلکیریا لیکٹک 3X چار گھنٹہ پر دینے کو بہتر کہا ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات میگنیشیا فاس، زنجی بار، سنا، ایتھوزا، کلکیریا فاس، کلکیریا کارب، لاروسراسس، آرنڈو، بورکس، برائیونیا، تھوجا، ارجنٹم نائٹریکم، سورائنم، اونتھی کروکاٹا، اولینڈر، زنکم مٹ، مائیرسٹیکا سیبی فیرا، ایلٹریم، ایسٹک ایسڈ، نیٹرم سلف، ٹیوبرکیولینم، نیٹرم میور، بووسٹا،

شر نبتھنا، کلکیریا سلف، سورنی، ویناٹا، سیپیا، رسٹیکٹیس، جیرٹوفاکرکس، اسافوٹیڈا اور لائیکوپوڈیم سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

آنت میں بل پڑنا Ileus - Intussusception

اس مرض میں الجھن یہ ہوتی ہے کہ چھوٹی آنت کا بالائی حصہ اس کے نیچے کے حصہ کے اندر چلا جاتا ہے جس سے بل پڑ جاتا ہے پیٹ میں سخت درد اور ایک ابھار سا پیدا ہوتا ہے۔ قے آنے لگتی ہے۔ جس کے ساتھ پاخانہ بھی خارج ہوتا ہے اور یہی اس مرض کی خاص پہچان ہے۔ آنت میں جلن یا زخم معلوم ہوتا ہے جو کبھی کینسر کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ آنت کا راستہ بند ہونا ہی اس مرض کا سبب ہے۔ اس سلسلے میں ہر لمحہ نظر رکھتے ہوئے علامات دیکھ کر دواؤں کا ردوبدل کیا جا سکتا ہے جس میں تھوجا، نکس وامیکا، بیلاڈونا، کالوسنتھ، آرسنک وغیرہ اچھی دوائیں ہیں۔

نوٹ : اس مرض میں تساہل نہ برتنا چاہئے ورنہ آپریشن کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

ہیضہ Cholera

ہیضہ چھوت کی بیماری ہے جو تقریباً تمام ممالک میں پائی جاتی ہے ۱۰۳۱ء میں اس کی ابتدا ہندوستان و روس وغیرہ میں ہوئی جبکہ ۱۸۱۷ء میں یہ خوفناک شکل میں نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام عالم میں پھیل گیا۔

ہیضہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معمولی، جسے بدہضمی یا صفراوی کہتے ہیں دوسرا ایشیائی یا مہلک کالرا۔

عام اسباب: سڑی گلی اشیاء کا استعمال جس میں گوشت، مچھلی اور خراب پھل و ترکاریاں شامل ہیں، خراب گندہ پانی، نشہ آور چیزوں کا استعمال زیادہ گرمی یا سردی یا موسم کی تبدیلی اس بیماری کو پھیلانے کے ذرائع ہیں۔

اصلی اسباب: Vibrio Cholerae نامی جراثیم ہی مندرجہ بالا عام اسباب میں آ کر قے دست کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم خراب و سڑی گلی چیزوں کے ذریعہ پیٹ میں داخل ہو جاتے ہیں۔

معمولی کالرا میں پتلے سبز رنگ کے دست پھر ناف کے ارد گرد درد پیٹ کے نچلے حصے میں مروڑ، قے، جسمانی

ساتھ غذا سے نفرت پر چائنا سلف ۳۰ چار گھنٹہ پر لینے سے آئندہ حفاظت بھی ہو جاتی ہے۔ ہیضہ کی ابتدا ہی میں پانی جیسے دست، پیٹ میں درد، گھبراہٹ، موت کا خوف ہو، ایکونائٹ ۳ ہر گھنٹہ پر۔ ٹھنڈا پسینہ، پیٹ میں درد نبض کمزور، گھبراہٹ، موت کا خوف ہو تو وریٹرم البم ۳ دو قطرے ایک چمچ پانی میں ہر پندرہ منٹ پر دیں۔ مصنف پہلے فاسفورس ۲۰۰ کی ایک خوراک دے کر وریٹرم البم دیتا ہے۔ دو گھنٹہ میں فائدہ نہ ہونے پر ساتھ میں آرس ورس 3X دے کر کامیابی حاصل کی۔ اس سے سردرد ہو تو وہ بھی دور ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر کلارک کے تجربہ میں متلی اور قے کی زیادتی کے ساتھ درد بھی ہو تو کیوپرم ایسی ٹیٹ 3X دس منٹ پر دینا چاہئے۔ مریض میں گھبراہٹ، بے چینی اور کمزوری بڑھتی جائے، جلن اور شدت کی پیاس میں پانی مانگے لیکن منہ تر کر کے چھوڑ دے اور پھر مانگے لیکن پیتے ہی قے کر دے، مردنی چھا رہی ہو تو آرسنک البم 3X ہر پندرہ منٹ پر دیں۔ بغیر درد کے چاول کی پیچ جیسے دست ہوں، ریسنس کمیونس ۳ (Ricinus Communis) ہر گھنٹہ پر دیں۔ (اس دوا کے پانچ قطرے پانی میں چار گھنٹہ پر دینے سے زچہ کے دودھ کی کمی بھی دور ہوتی ہے۔) پیٹ میں درد، ترشی لئے قے، دست، مسلسل متلی ہو اپیکاک ۳۰ ایک گھنٹہ پر۔ کھانے پینے کے بعد دست، متلی اور غذا والی قے رات میں ہو، پلساٹیلا ۳ دو گھنٹہ پر۔ بغیر درد کے دست و قے جو پانی جیسے ہوں، پیٹ میں ابھار و گھبراہٹ، فاسفورک ایسڈ 3X دو گھنٹہ پر۔ بغیر درد کے پانی جیسے دست و قے یا کھانے پینے کے بعد ہوں، کمزوری محسوس ہو تو چائنا ۳۰ دو گھنٹہ پر دیں اور قے یا دست ہونے کے بعد بھی ضرور دیں۔ اسی طرح کے قے و دست کے ساتھ پیٹ میں ریاح کی آوازیں آتی ہوں، جسم ٹھنڈا ہو جائے، جسم پر نیلے دھبے بھی ہو سکتے ہیں، ایسی حالت میں جڑوفا کیورکس ۶ دو گھنٹہ پر۔ صفراوی متلی و قے جس میں پہلے غذا پھر پانی گرے، زرد پانی جیسے یا چاول کے پیچ کی طرح کے دست ہوں اور یہ عمل صبح بہت سویرے ہوا کرے، پیاس ہو اور پیروں میں کھنچاؤ ہوتا ہو (یہ شکایت دن میں بھی ہو سکتی ہے) پوڈوفائلم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے، جسم پر نیلاہٹ، پیٹ پھولا ہونے کے ساتھ دست اور قے، سانس پھولتی ہو، لیکیسس ۳۰ چار گھنٹہ پر (یہ دوا بار بار نہ دہرائیں۔ چوبیس گھنٹہ میں فائدہ نہ ہو تو دوسری دوا دیں) متلی اور قے کے ساتھ جھاگ دار زرد یا سبزی مائل دست جو زیادہ مقدار میں ہوں، پیٹ میں مروڑ ہو، ایلیٹریم ۳ دو گھنٹہ پر۔ قے اور دست کے ساتھ بے حد کمزوری اور چہرہ پر نیلاہٹ، جسم برف کی طرح ٹھنڈا، سانس رک رہی ہو، مریض تکلیف میں پیٹ نہ چھونے دے، ہونٹ اوپر کھنچ رہے ہوں تو کیمفرا برومیٹا ۳x کے تین قطرے

ملک آف شوگر پر ڈال کر پندرہ منٹ سے ایک گھنٹہ کے وقفہ پر حسب علامات و ضرورت دیں۔ آرام آنے پر دوا بند کر دیں۔ متلی، قے، دست، چکر، سینے پر بلغم کی آواز، کھانسی، نبض کمزور، پیر ٹھنڈے، پیشاب کی مقدار زیادہ یا کم، انٹی مونیم ٹارٹ 3X دو گھنٹہ پر۔ پیٹ میں درد تو نہ ہو لیکن قے و دست کے ساتھ ٹھنڈا پسینہ، ہونٹ نیلے، جسم ٹھنڈا، تشنج، اینٹھن، سخت پیاس، آنکھیں اندر دھنسی ہوئی، کیوپرم مٹ ۶ دو گھنٹہ پر۔ دست اور قے بند ہو جائیں اور معلوم ہو کہ مریض کا آخری وقت ہے یا دست و قے نکل جاتے ہوں اور مریض کو پتہ نہ چلے، نبض کمزور، جسم ٹھنڈا، آنکھیں مردے جیسی تو کاربو ویج ۳۰ ہر پندرہ منٹ پر دیں۔ مصنف ایسی حالت میں چائنا بھی باری باری دیتا ہے۔ قے اور دست کی زیادتی میں نبض کمزور، ٹانگیں مفلوج اور ٹھنڈی معلوم ہوں، ہچکیاں، پیٹ پر کپڑا نہ برداشت ہو، معدہ میں جلن ہو، ٹو بیکم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ ہیضہ کی علامات کے ساتھ اگر خون کے دست ہوں تو ایپس کوریلی نس ۶ (Elaps Corallinus 6) ہر گھنٹہ پر لیکن زیادتی ہو تو آدھے گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ (مصنف اس تکلیف میں اگر سرخ خون بھی ہو تو مریضوں کو اس دوا کے ساتھ ملیفولیم ۳، اور اگر خون سیاہ ہو تو ہیملس ۳ دیتا ہے۔) ہیضہ کی تکالیف میں پیشاب بند ہو، غشی طاری ہو جائے تو کاربولک ایسڈ ۳۰ دو گھنٹہ پر دی جائے۔

نوٹ : ۱ - ہیضہ میں ڈاکٹر ہنی مین کی تین مخصوص دوائیں ہیں۔ کیمفر، روبینی ٹنکچر اور وریٹرم البم۔ ان دواؤں کی علامات میٹریا میڈیکا میں پڑھیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔

۲- علاج کے ساتھ ضروری ہے کہ O.R.S جو آج کل بازار میں ہر اسٹور پر دستیاب ہے پلاتے رہیں تاکہ پانی اور Electrocatalysis کی کمی نہ ہونے پائے۔

پیچش Dysentry

بڑی آنت میں زخم ہو کر سوزش ہونے کو پیچش کہتے ہیں۔ پیچش دو قسم کی ہوتی ہے اور دونوں میں جراثیم کی کاروائیاں شامل ہیں۔ ایک Amaeba نامی چھوٹے جراثیم ہوتے ہیں جن سے پیدا کردہ پیچش Amaebic Dysentry کہلاتی ہے جس سے بڑی آنت میں سوزش اور زخم ہو جاتے ہیں۔ دوسری Bacillary Dysentry جو Shigella نامی جرثومہ سے پیدا ہوتی ہے ان جراثیم کے خون میں موجود رہنے پر بڑی آنت

میں ورم اور گھاؤ ختم ہو جاتا ہے۔

پیچش ہونے سے پیٹ میں درد اور مروڑ اٹھتے ہیں۔ مریض کو بار بار پاخانہ کرنے جانا پڑتا ہے لیکن تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔ کبھی سفید رنگ کی آؤں، کبھی میلا پانی اور کبھی خون شامل ہوتا ہے۔ کبھی پیشاب کم اور کبھی بخار آ سکتا ہے۔ بھوک کم اور کبھی متلی ہو سکتی ہے ہاتھ پیر ٹھنڈے، نبض کمزور کبھی تیز، بیرونی کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ یہ جراثیم دراصل کھانے پینے میں بے احتیاطی کی وجہ سے پیٹ میں داخل ہوتے ہیں جنہیں دوا کے ذریعے ختم کرنا پڑتا ہے۔

علاج

پیچش میں علاج کی ابتداء ہی مرک کار سے کریں اور ۳ طاقت میں ہر گھنٹہ پر دیں۔ اگر پیٹ میں مروڑ ہو، درد تیز ہوا کرے تو ساتھ میں باری باری کالوسنتھ ۳۰ دینے سے آرام آ جائے گا۔ پیٹ کے ساتھ کمر میں بھی درد ہو، پیچھے اکڑنے سے سکون ملتا ہو تو ڈائسکوریا ۳۰، دو گھنٹہ پر دیں۔ پیچش میں دو دوائیں مرک سال اور مرک کار قابل بھروسہ ہیں۔ خون زیادہ اور آؤں کم ہو تو مرک کار ۳۰۔ لیکن مروڑ کے ساتھ صرف آنوں آئے جس میں خون نہ ہو تو مرک سال ۳۰ دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ بخار اور گھبراہٹ بھی شامل ہو تو باری باری ایکونائٹ ۳۰ دیں۔ پیچش میں پیٹ کا مروڑ پاخانے کے بعد کم ہو جائے تو نکس وامیکا ۳ ہر گھنٹہ پر دیں (مرک سال یا مرک کار میں درد کم نہیں ہوتا)۔ موسم سرما کی پیچش جس میں پاخانہ چکنا جھاگدار یا سفید لچھے دار، پیاس نہیں ہوتی لیکن متلی و قے جو شام کو زیادہ ہو تو ہر دو گھنٹہ پر اپیکاک ۳ دینا مفید ہے۔ موسم خزاں کی پیچش جس میں خون اور آؤں تو آتی ہے لیکن درد و مروڑ نہ ہو، زیادتی رات میں ہوا کرتی ہے اور پاخانہ کرنے میں زور لگانا پڑے، سلفر ۳ چار گھنٹہ پر دیں۔ جلن بھی ہو تو آرام آ جائے گا۔ اگر معلوم ہو کہ آنتیں کھرچ کھرچ کر باہر آ رہی ہیں تو کولچکم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ خونی پیچش ناف کے پاس کترنے والے درد، پاخانہ میں کیڑے نکلتے ہوں، اسپایجیلیا ۳۰، دو گھنٹہ پر۔ درد اور مروڑ نہ ہو لیکن خون یا دست آ رہا ہے، سخت پیاس اور پانی پینے کے بعد قے ہو جائے، کمزوری ہو تو فاسفورس ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا کئی ڈاکٹروں کی سفارش ہے لیکن مصنف فاسفورس دو سو طاقت میں دے کر مرک کار ۳۰ اور آرسنک البم ۳ دو دو گھنٹہ پر دے کر آرام پہنچاتا ہے۔ پیچش میں مروڑ، ریاح کے ساتھ پاخانہ نکل جائے یا

کھانے پینے کے بعد پاخانہ ہو جو جاتے جاتے نکل جائے' ایلوز ۶ دو گھنٹے پر۔ پاخانہ کے بعد عرصہ تک جلن رہے' کیستھرس ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ مقعد میں جلن اور درد ہونے کے ساتھ پیچش میں نائٹرک ایسڈ ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ خونی اور آؤں کے ساتھ پورے جسم میں درد ہو' بخار' اخراج بدبودار' بپٹیشیا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ پیچش کے ساتھ مقعد سے کانچ باہر آتی ہو' صبح پیٹ میں سخت درد' چھونا برداشت نہ ہو' جگر کے مقام پر بھی درد ہو' بھوک رات میں لگے اور نیند نہ آتی ہو ٹرامیسڈیم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ موسم برسات کی پیچش' کمر اور پیروں میں درد' بخار ڈلکامارا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ مصنف نے شدید درد میں ہمیشہ کیموملا ۳۰ بھی منتخب دوا کے ساتھ دیتا ہے' کرانک پیچش میں میگنیشیم اور اپیکاک دو سو طاقت دے کر کامیابی حاصل کی ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات میگنیشیا فاس' فیرم فاس' بلاڈونا' سیکیل کار' پلساٹیلا' کمفیلا' کالی کلوریکم' ٹریلم' برائٹا میور' پوڈوفائلم' چاینا وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

ڈکاریں Eructations

ڈکاروں کا آنا یا اس میں زیادتی بد ہضمی کی علامت ہے۔ بغیر کسی تکلیف کے ڈکار میں تو فکر نہیں ہوتی بلکہ سکون ملتا ہے لیکن اس میں زیادتی یا ڈکار کے ساتھ ترش رطوبت معدہ سے منہ میں آجایا کرے تو علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

علاج :

ڈکاریں بدبودار بغیر درد کے' ارجنٹم نائٹریکم ۶ چار گھنٹے پر۔ ڈکاریں کھانے کے مزے کی' پیٹ بڑھا ہوا' ریاح اوپر جائیں' کاربو ویج ۳۰ چھ گھنٹے پر۔ کھانے کے مزے کی ڈکاریں' گوشت کھانے کے بعد متلی کا احساس' معدہ میں جلن' بھوک زیادہ لگے' کھٹا پانی منہ میں آجائے' کالی بائکروم ۳۰ چھ گھنٹے پر۔ دیر میں کھانے کی بدبو والی ڈکار' ذائقہ خراب' روٹی سے نفرت' منہ خشک لیکن پیاس نہ ہو' پلساٹیلا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ کھٹی ڈکاریں' مزہ کھٹا' جلن اور تھکاوٹ کا احساس' میگنیشیا کارب ۶ چار گھنٹہ پر۔ کھانے کی زیادتی سے ڈکاریں جس میں غذا کا مزہ ہو' اینٹیم کروڈ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سڑے انڈے جیسی ڈکاریں' گوشت سے نفرت' آرنیکا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ ڈکاریں بکثرت' بھوک زیادہ' دودھ پینے سے متلی' معدہ میں درد' ریاح کا اجتماع' کوئلہ یا مٹی کھانے کو جی چاہے' پیٹ بڑا

کلکیریا کارب ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ غیر منہضم غذا کی بکثرت ڈکاریں' سینہ پر جلن' معدہ کے منہ پر درد جو ڈکار سے کم ہو' چلنے سے تکلیف بڑھتی ہو' **گریفا ئٹس ۶** چار گھنٹہ پر۔ پیٹ میں زیادہ درد کے ساتھ ڈکاریں' **کیموملا ۳۰** چار گھنٹہ پر دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات **ایبز نائگرا**' **نکس مسکاٹا** اور **سلفر** وغیرہ بھی بڑے کام کی دوائیں ہیں۔ ریاح سے تکالیف کے لئے دیکھیں "ریاحی تکالیف Acidity"۔

پیٹ کے کیڑے Worms

فی زمانہ کئی قسم کے کیڑے انسان کے جسم اور خون میں پائے گئے ہیں جن کا ذکر مختلف امراض کے ساتھ کردیا گیا ہے لیکن آنتوں میں پیدا ہونے والے عموماً چار قسم کے کیڑے ہوتے ہیں۔

۱ - سوتی' چنونے Thread Worms : سوتی کیڑے کثیر تعداد میں مقعد کے قریب ہی ہوا کرتے ہیں کبھی فرج یا پیشاب کی نالی میں چلے جاتے ہیں اور کھجلی کا باعث بنتے ہیں۔ جلن ہونا' اور منی نکل جانا بھی دیکھا گیا ہے۔ ان کیڑوں کی وجہ سے ناک کے اگلے حصہ اور مقعد میں کھجلی کے علاوہ پاخانہ ہونے میں بھی تکلیف' نیند کی کمی اور سوتے میں دانت پیسنا یا پیشاب نکل جانا بھی باعث تشویش ہے۔ ان سوتی کیڑوں کی لمبائی چوتھائی انچ تک ہو سکتی ہے۔

۲ - لمبے کیچوے Long Round Worms : لمبے کیچوے چھوٹی آنت میں ہوتے ہیں جن کا رنگ سفید ہوتا ہے یہ کبھی پاخانہ اور کبھی قے کے ساتھ بھی نکلتے ہیں۔ اس کی وجہ سے پیٹ پھولنا' درد ہونا' دانت پیسنا' اچانک نیند میں چیخ اٹھنا' پیٹ سخت' جسم دبلا' چہرہ زرد' کبھی غذا سے نفرت' کبھی بھوک زیادہ' کبھی قے' کبھی منہ میں پانی بھرنا وغیرہ دیکھا گیا ہے۔ ان کیڑوں کی لمبائی ۴ سے ۱۲ انچ ہو سکتی ہے۔

۳ - کدودانے Tape Worms : کدودانے ایک دوسرے سے جڑتے جڑتے بے انتہا لمبے ہوتے چلے جاتے ہیں اور پندرہ سے تیس فٹ لمبے بھی ہو سکتے ہیں۔ علاج نہ کیا جائے تو خطرناک صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ سفید' چپٹے گرہ دار یہ کیڑے جسم میں ایک سے زیادہ نہیں رہتے اور پاخانہ میں گرتے بھی ہیں تو اس کا ایک

ٹکڑا ہی گرتا ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) Beef Tape Worm جسے Taenia seginata کہتے ہیں۔ (۲) Pork Tape Worm جسے Taenia Solium کہتے ہیں۔ (۳) Fish Tape Worm جسے Diphyllobothrias کہتے ہیں۔ نام سے ظاہر ہے کہ ان کیڑوں سے متاثرہ گائے' سور اور مچھلی کا گوشت کھانے سے یہ انسان کے پیٹ میں منتقل ہوتے ہیں۔ اس لئے گوشت خوب اچھی طرح پکا کر کھانا چاہئے۔ کچا یا کم پکا گوشت کھانے سے پرہیز ضروری ہے۔

۴ ۔ ٹیڑھے کیڑے Hook Worm : ٹیڑھے کیڑے یا Hook Worms گرم ممالک میں چھوٹی آنتوں میں سوت کی طرح کے پائے جاتے ہیں جن کی لمبائی آدھ انچ سے زیادہ نہیں ہوتی اور موٹائی بال جیسی باریک ہوتی ہے۔ ان کے سر میں ٹیڑھے ٹیڑھے دو دوانت ہوتے ہیں جن سے اندر ہی اندر جلد کھاتے رہتے ہیں۔ چھوٹی آنت کے بالائی حصہ میں جونک کی طرح لپٹے یہ کیڑے خون چوس کر پرورش پاتے رہتے ہیں۔ الجھن' پریشانی' خوف' خارش' خون کی کمی' لاغری' چہرے کی زردی' ہاضمہ کی خرابی' بینائی میں کمی' دل کی دھڑکن' ابھار جگر و تلی کا بڑھنا' بچوں کی نشو و نما میں کمی وغیرہ ان کیڑوں کی پیدا کردہ علامات ہو سکتی ہیں۔

علاج :

باریک سفید سوتی کیڑے اگر بچوں میں ہوں' بچہ چڑ چڑا' ناک میں انگلی ڈالے' سوتے میں دانت کٹکٹاتا ہو یا بستر پر پیشاب کر دیا کرے' سنا ۳ چار گھنٹہ پر۔ سوتی کیڑے پاخانہ میں نکلیں' ناف کے اوپر درد' پاخانہ میں خون ملی آؤں' آنکھوں کے گرد نیلے حلقے' اسپا ئجیلیا ۳ چار گھنٹہ پر۔ زبان پر میل' بھوک کم اور ہلکا بخار ہو پیٹیشیا ۳ چار گھنٹہ پر۔ سوتی ہی کیڑوں میں گیس بہت بنتی ہو تو نیٹرم فاس ۶ چھ گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک کا تجربہ ہے کہ Scirrhinum کی دو سو طاقت میں خوراک وقتاً فوقتاً دینے سے سوتی کیڑے مرجاتے ہیں) رات کو سوتی کیڑے مقعد میں رینگیں جس سے خارش ہو' نیند نہ آئے' پاخانہ میں نکلیں' ساتھ میں جگر کی خرابی ہو' یوکریم میری ویرم Q پانچ قطرے' آدھی پیالی پانی میں صبح و رات دیں۔ پیٹ کے کیڑوں کی وجہ سے تشنج ہونے لگے تو انڈیگو ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ علاوہ کدو دانے کے' سوتی اور کیچوے' ہر قسم کی کیڑوں میں جہاں بچے دانت کٹکٹائیں' سوتے میں پیشاب نکلے' سنٹونائین 1X کے پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں روز صبح ایک ہفتے دیں' لیکن ٹھوس غذا نہ دیں۔ پھر بھی فائدہ

نہ ہو تو مرکٹ ڈلیسیس 1X کے پانچ قطرے اس میں ملا کر دیں۔ تین دن بعد چینوپوڈیم کا تیل ۲ قطرے پانی میں آٹھ گھنٹہ پر دیں (ڈاکٹر کلارک)۔ فیتے کی طرح کے کیڑے' ناف کے مقام پر کاٹنے والے درد' کرمے نیٹم ۳ چار گھنٹہ پر۔ کدو دانے جس میں میٹھا کھانے سے پیٹ میں درد ہو' آنکھوں کے گرد حلقے' چہرہ زرد' فلیکس ماس Q پانچ قطرے تھوڑے پانی میں' چھ گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کدو دانے میں فلیکس سے فائدہ نہ ہو تو کمالا Q دس سے پندرہ قطرے آٹھ گھنٹہ پر دینے سے دست آئے گا جس میں کیڑے نکل جائیں گے۔ کدو دانے ہی نکالنے میں بچہ کو دس گھنٹے بھوکا رکھیں' اس کے بعد ایک پیالی دودھ میں کیوکربٹا پیپو Q پورا ایک چاء کا چمچ ڈال کر پلا دیں۔ اسکے تین گھنٹہ بعد اسی طرح ایک چمچ ہر آٹھ گھنٹہ پر دیں۔ تین چار خوراک میں دست آئیں گے اور کیڑے نکل جائیں گے۔ ہک ورمز میں تھائی مول ۶ ہر دو گھنٹہ پر دیں۔

مصنف نے سنا اور سنٹونا ئین سے فائدہ نہ ہونے پر ہر قسم کے کیڑوں میں چیلون Q کے پانچ قطرے بڑوں میں اور تین قطرے بچوں میں چھ گھنٹہ پر پانی میں دیا اور کامیابی حاصل کی ہے۔

خون کی قے

خون کی قے اکثر لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث ہوتی ہے اس لئے اسکے متعلق جاننا ضروری ہے۔ خون کی قے ہونے کی متعدد وجوہات ہیں۔ کسی زہر یا پارہ کے مرکبات کے استعمال کی صورت میں خون کی قے ہو سکتی ہے۔ کبھی آلات انہضام میں خرابی سے آنت پھٹ جاتی ہے اور خون کی زیادتی سے پاخانے اور منہ دونوں مقامات سے اخراج ہوتا ہے۔ معدہ کا کینسر بھی خون کی قے لا سکتا ہے۔ کبھی نکسیر کا خون معدے میں چلا جائے تو قے کے ذریعہ باہر نکل جاتا ہے۔ کبھی یہ گلے کی خراش سے آ سکتا ہے۔ کبھی پھیپڑوں سے آتا ہے اور دق کی علامت بنتا ہے۔ لیکن یہاں معدہ سے آنے والے اور پھیپڑے سے آنے والے خون میں امتیاز کرنا ضروری ہے۔ معدہ سے جو خون آئے گا وہ سیاہی مائل ہو گا اور اس سے قبل متلی ہوگی اور کبھی غذائی اجزاء یا رطوبت خارج ہو گی جبکہ پھیپڑوں سے آنے والے خون تیز چمکدار سرخی ہو گی۔ کبھی جھاگ بھی نکلے گا جس میں کھانسی اور پھیپڑے کے امراض نمایاں ہوں گے۔ بہر حال خون کی قے کو آسان مرض نہ سمجھنا چاہئے اور کسی ماہر ڈاکٹر کی خدمات حاصل کرنا چاہئے۔

ہے بچوں کی ہچکی، معدہ کی خرابی سے ہچکی یا ہسٹریا کی ہچکی زیادہ تشویشناک نہیں۔ ٹھنڈا پانی پلانے، گرم غسل دینے سے بھی آرام آجاتا ہے لیکن کسی مزمن بیماری کے دوران مسلسل ہچکی آنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے، نبض ساکت ہونے کے ساتھ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

علاج :

عام حالتوں میں معدہ کی خرابی یا کوئی وجہ سمجھ میں نہ آتی ہو تو **نکس وامیکا** 3X پندرہ منٹ پر دیں ہچکی رک جائے گی۔ اگر اس سے نہ رکے، چکر آئے، درد سر ہو، قہوہ پینے سے دست آئے، حمل کے زمانے میں ہچکی آئے یا بند کمرے میں آرام ملے تو ہر علامت میں، سا ئیکلیمن ۳ پندرہ منٹ پر دینے سے آرام ہو گا۔ کوئی اور وجہ سمجھ میں نہ آئے یا رقیق شے کو گلے سے نگلنے میں تکلیف ہو اور ٹھوس چیز نگلنے میں آرام ملے تو اگنیشیا ۳ پندرہ منٹ پر۔ شدید ہچکیاں، پیاس نہ ہو، ایتھوزا ۳ دو گھنٹہ پر۔ برانکاوی نالیوں میں بلغم کھڑکھڑاتا ہو اور ہچکی آئے، اینٹی مونیم ٹارٹ 3X پندرہ منٹ پر۔ ہچکی کے ساتھ جسم اکڑتا ہو، جسم اکڑ کر دوہرا ہو جاتا ہو، ہچکی کے دورے سے مریض چیخ پڑے، سائیکوٹا وائروسا ۳ پندرہ منٹ پر۔ سردی لگ جانے کے بعد ہچکی جس میں دم گھٹتا محسوس ہو، سمبوکس ۳ پندرہ منٹ پر۔ سخت ہچکی میں بار بار زکام ہو، قبض، شدید پیاس خاص طور پر ملیریا کے بعد تکلیف میں، نیٹرم میور ٦ چار گھنٹہ پر۔ ہسٹریکل ہچکیاں، غذا کے خیال سے متلی، اپھار، کھانے کے دوران زیادہ ہوں تو ماسکس ۳ پندرہ منٹ پر۔ ہچکیوں کے ساتھ حلق میں سکڑن اور درد، پانی پینے میں سردی معلوم ہو، قے ہو جائے، کمر میں درد ہو تو چار گھنٹہ پر **سلفیوریکم ایسیڈم** 3X۔ سخت قسم کی ہچکیاں، تشنج، سانس میں رکاوٹ، نبض کمزور، مریض کا بدن ٹھنڈا ہو رہا ہو تو **ہائڈروسیانک ایسڈ** 1X طاقت میں ہر دو گھنٹہ پر دینے کی سفارش ڈاکٹر کلارک اور ڈاکٹر لوہانی کی ہے۔ ڈاکٹر کلارک نے اس کے ساتھ باری باری کالی برومیٹم بھی چار گھنٹہ پر دینے کی تجویز پیش کی ہے۔

مصنف نے نکس وامیکا، سائیکلیمن، اور شدید حالت میں ہائڈروسیانک ایسڈ کی اچھے نتائج حاصل کئے ہیں۔

مندرجہ بالا ادویات کے علاوہ علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہیوسمس، ٹیوکریم، بلاڈونا، ٹوبیکم، وریٹرم البم، جٹیروفا، میگنیشیا میور، نیٹرم سلف، پلساٹیلا، امبراگریسیا، لوبیلیا، میگنیشیا میور، آگزیلک ایسڈ اور

ریٹھا بھی بڑے کام کی دوائیں ہیں۔

قبض Constipation

قبض، جسمانی امراض کی ایک علامت ہے۔ اس سلسلے میں جہاں غلط فہمیاں اور غلط نظریات ہیں وہاں غلط بیانیوں کا بھی انبار ہے کہ قبض ہی دنیا کے تمام امراض کی جڑ ہے۔ اس مسئلہ کو حل کر دیا جائے تو انسان دیگر تمام دکھ، درد اور بیماریوں کے سائے سے محفوظ ہو جائے گا۔ بعض غیر مستند اور عطائی حضرات ہمارے شعور پر ایک بوجھ ڈالتے ہیں کہ یہ خطرناک بیماری ہے جو دنیا کی ہر بیماری میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اچھے خاصے تعلیم یافتہ حضرات بھی اسی نظریہ کے چکر میں پھنس کر مسل، لیکوڈ پیرافین، چورن اور متعدد قبض کشا ادویات استعمال کر کے اپنے پیٹ اور آنتوں کو متعدد بیماریوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔

دراصل ہوتا یہ ہے کہ آنتوں میں موجود فضلہ کے اخراج میں قدرے دیر لگے یا دقت محسوس ہو یا دیر تک بیٹھنا پڑے تو اسے قبض کہہ دیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں کسی فرد کو رفع حاجت نہ بھی ہو تو وہ قبض نہیں۔ کھانے اور فضلہ کا تناسب تین اور ایک کا ہے یعنی تین وقت کھانے کے بعد صرف ایک وقت رفع حاجت کا اوسط ہے۔ بعض افراد بیت الخلاء ایک دن میں دو بار جاتے ہیں اور بعض ہفتہ میں تین چار بار، لیکن انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ جب تک کہ فضلہ کا رنگ گندمی یا خاکی مائل ہے اور اخراج قابل برداشت اور آسانی سے ہوتے ہوں جس کے بعد ایک گونا سکون اور اطمینان محسوس ہوتا ہو تو یہ معمول کے عین مطابق ہے۔ رفع حاجت روز صبح ہو جائے تو بہت بہتر ہے لیکن اگر یہ خیال شام یا رات کو آئے تو بھی غیر معمولی بات نہیں۔ ہاں اسے روکنا ہرگز مناسب نہیں۔

میں نے ابتدا میں درج کیا ہے کہ "قبض" خود کوئی بیماری نہیں بلکہ امراض جسمانی کی علامت ہے۔ اگر کوئی اسکی شکایت کرے تو دیکھنا چاہئے کہ جسم کے کسی دوسرے غدود کے افعال میں خرابی تو نہیں۔ یا بڑی آنت کے کسی حصہ میں رسولی، مقعد میں زخم اور غذائی تناسب میں کمی تو نہیں۔ اکثر بخار کے دوران بھی پاخانہ نہیں ہوتا۔ ورزش سے اجتناب، رفع حاجت کے خیال کو دبانا یا غیر صحتمند عادات بھی آنتوں کے فعل میں نقص پیدا کر دیتی ہیں جس سے بڑی آنت کے نچلے حصہ میں فضلہ جمع ہو جاتا ہے اور اسے قدرتی طور پر نکال دینے کا احساس ہوتا ہے۔

اگر اس احساس کو کسی اور کام کے انجام دینے میں دبا دیا جاتا ہے تو قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ چلنے پھرنے اور ورزش کرنے سے فضلہ کے اخراج میں مدد ملتی ہے۔ رفع حاجت کی غلط عادتوں کو دور کیجئے۔ روز صبح پہلے بیت الخلاء جانے کی عادت ڈالئے۔ غذا کو آہستہ آہستہ اچھی طرح چبا کر کھائیے۔ ہری سبزیوں، پانی اور پھلوں کا زیادہ استعمال کیجئے اور پنیر کم سے کم کھائیے۔ صبح کے وقت ایک سیب اور ایک چھوٹا چمچ شہد کا استعمال کیجئے تو قبض نہ ہو گا۔ یوں بھی ایک گلاس پانی نہار منہ پینے سے قبض نہیں ہوتا۔ پھر بھی قبض ہو تو علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہومیو پیتھک کی درج ذیل دوائیں قبض سے نجات دیں گی۔

پہلے تو ایک گلاس پانی میں تین قطرے ہائڈراسٹس کینیڈن 3X روز صبح نہار منہ پی لیا کریں۔ آنتوں کی خرابی میں اگر حاجت قائم رہے اور کئی بار بیت الخلاء جانا پڑے تو نکس وامیکا 3X لیں۔ حاملہ خواتین کے قبض میں کالنسونیا ۳۰۔ بچہ کی پیدائش کے بعد حاجت ہی نہ ہونے پر اوپیم ۳۰۔ زور لگانے پر مقعد میں خراش پڑے یا درد ہو تو ایسڈ نائٹرک ۳۰۔ زور لگانے پر اجابت ٹکڑے ٹکڑے ہو بعد میں آؤں ملی ہو تو اموینیم میور ۳۰۔ زور لگانے پر اجابت تھوڑی ہو اور سفر کی حالت میں قبض ہونے پر پلاٹینا ۳۰۔ ایک ایک ہفتہ پاخانہ نہ ہونے پر سنڈیم ۳۰ یا الیومنا ۶۔ چائے اور تمباکو زیادہ استعمال کرتے، حلق میں کچھ پھنسا محسوس کرتے، دن میں سستی اور رات میں بے خوابی، بھوک رات میں لگے اور نیند نہ آتی ہو تو اینیس ٹائگرہ یا ایپس میلیفکا ۶۔ اتنا زور لگانا پڑے کہ مقعد پھٹ جائے تو گریفائٹ ۳۰۔ سوزاکی مریضوں میں قبض کے ساتھ درد کمر ہونے پر ہفتہ میں ایک مرتبہ تھوجا ۲۰۰ یا میڈورائنم ۲۰۰۔ بواسیر، پاخانہ خشک، کمر درد، چلنے اور جھکنے سے درد بڑھنے پر ایسکولس ہپ ۳۰۔ بھیڑ کی مینگنی کی طرح پاخانہ ہونے پر پلمبم، اوپیم، میگنیشیا اور چیلیڈونیم ۳۰ میں سے انتخاب کریں۔ برسوں کا پرانا قبض ہو، مبرز بند اور شب میں تکلیف ہونے پر سلفیلنم ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ۔ آنتوں کی خشکی، پیاس کی زیادتی لیکن دیر میں گلاس بھر پانی پیتا ہو، پتلا پاخانہ بھی نکلنے میں دیر لگے ہو جس کا رنگ میالہ ہو تو برائیونیا 3X۔ بڑے بڑے سدے، پتلا پاخانہ بھی مشکل سے نکلے ہو، صبح طبیعت مضمحل اور دن چڑھے بحال، دبلے کمزور اور ضعیف لوگ ہوں، مقعد میں کھجلی ہو اور زور لگانے پر بے لسی بعض مٹی نکل پڑے، مستورات میں سیلان الرحم ہو تو الیومنا ۶ بہترین ثابت ہو گی۔ معدہ کی خرابی اور ریاح سے پیٹ پھولنے میں نکس موسکاٹا ۳۰۔ بڑے ٹکڑے آؤں میں لپٹے مشکل سے خارج ہوں تو گریفائٹس ۶۔ پیٹ پھولنے کے ساتھ چائنا ۳۰۔ مقعد پر بھاری پن، ٹکڑے ٹکڑے چمکدار

اور سخت ' کاسٹیکم ۶۔ سخت ' خشک اور چھوٹے سدے ' زنکم میٹ ۶۔ پاخانہ سیاہی مائل ہو تو زنکم میور ۳۰۔ مقعد میں رکاوٹ کا احساس جیسے کچھ رہ گیا ہو ' زکام ' عورتوں میں ماہواری کی کمی ' نیٹرم میور ۳۰۔ ریاح کے ساتھ اجابت سخت اور اخراج مشکل ہونے پر لائیکوپوڈیم ۳۰۔ قبض اور دست باری باری ' جلاب کے اثرات ہونے پر ہائیڈراسٹس کینن 3X۔ میرے تجربے میں ایلومینا کروڈ ۳۰ ' نے بھی بہتر کام کیا ہے۔ پاخانہ سخت ' بڑا اور حجم میں زیادہ ہونے پر وریٹرم البم ۳۔ زیادہ جلاب لینے یا متعدد ادویات استعمال کرنے کے بعد بھی شکایت رہے تو سوتے وقت سلفر Q۔ بچوں میں تکلیف ہونے پر تین قطرے ایک پیالی پانی میں صبح نہار منہ ' ہائیڈراسٹس کینن 3X۔ سینے میں درد یا دل سے تعلق ہونے پر ' اسپائی جلیا ۳۰۔ سر میں درد (مائی گرین) میں ضروری ہے کہ آئرس ورس ۳۰ کے ساتھ جلسیمیم ۳۰ باری باری یا ملا کر دو گھنٹے بعد دیں۔

نوٹ: بہتر ہو کہ مقعد میں انگلی یا ٹیوب کو ڈھیلا نہ کریں کیونکہ زیادہ تکلیف میں دو گھنٹے کے وقفے سے دوائیں چار گھنٹے پر استعمال کریں۔

مقعد کی تکالیف Anus

کانچ نکلنا Prolapsus Ani

بڑی آنت کے نچلے حصہ کو مبرز ' کانچ یا Rectum کہتے ہیں۔ مبرز کے زیریں حصہ کو مقعد یا Anus کہا جاتا ہے۔ مقعد سے کانچ باہر نکل آنے کو کانچ نکلنا کہا جاتا ہے۔ پوری بلغمی جھلی باہر آئے تو Prolapsus Ani اور مقعد کے کل حصے باہر آئیں تو خروج مبرز یعنی Prolapsus Recti کہتے ہیں۔ اس کیفیت میں پاخانہ منقطع ہوتا ہے ' اجابت میں لٹکنے ' بواسیر ' کمزوری ' مقعد میں زیادہ بار زور لگانے یا افیون وغیرہ کے استعمال سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر بچوں ' کمزور بوڑھوں اور حاملہ عورتوں کو ہوتا ہے۔

علاج :

بچوں میں فیرم فاس 6X چھ گھنٹہ پر۔ مقعد باہر آنے کے ساتھ پاخانہ نکل جائے' دست ہو یا خون آجائے تو ایلوز ۳ چھ گھنٹہ پر۔ چھوٹے بچوں میں خصوصاً پاخانہ کی بار بار حاجت لیکن پاخانہ مشکل سے ہو' خارش اور ہر اجابت پر کانچ باہر آئے تو مصنف کے خیال میں اگنیشیا سے بہتر کوئی دوا نہیں' ۳ کی طاقت میں چھ گھنٹہ پر دیں۔ ہر اجابت کے ساتھ کانچ باہر نکلے' دست بدبو دار' خصوصاً صبح کے وقت' چھینک آنے میں بھی کانچ باہر نکل سکتی ہے' پوڈوفائلم ۶ چھ گھنٹہ پر' مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔ دست سبز یا پیلے' جلندار درد یا بار بار پاخانہ کی خواہش لیکن کم مقدار میں ہو اور کانچ نکل آئے گمبوجیا ۳ چھ گھنٹہ پر۔ پیشاب کرتے وقت بھی کانچ باہر آجاتی ہو' میورائک ایسڈ ۶ چار گھنٹہ پر۔ قبض میں رفع حاجت کے وقت کانچ نکلے' نکس وامیکا 3X چھ گھنٹہ پر۔ پاخانہ کے لئے بیٹھتے ہی ذرا سی کوشش میں کانچ باہر نکل آئے' روٹا ۳ چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

نوٹ : حسب علامات دیگر ادویات لائیکوپوڈیم' کلکیریا کارب' سی پیا' سلفر' آرسنک البم' برائیونیا وغیرہ بھی اچھا کام کرتی ہیں۔

۲ - ناسور مقعد Fistula in Anus

مقعد کے چاروں طرف ایک طرح کا زخم ہو جاتا ہے جسے ناسور کہتے ہیں۔ پہلے مقعد کے اندر پھوڑا ہوتا ہے جو پھیل کر بیرونی سطح تک آجاتا ہے' پیپ اور خون خارج ہوتا رہتا ہے۔ اس کا ایک سوراخ امعاء زیریں اور دوسرا مقعد کی باہری سطح پر ہوتا ہے جو بعد میں ایک ہی سوراخ رہ جاتا ہے۔ دوائیں درج ذیل ہیں فائدہ نہ ہو تو آپریشن کرانا چاہئے۔

علاج :

دانے' جس میں مقعد میں بھی سرخی' درد اور سر درد میں بھی بلاڈونا ۳ کے ساتھ مرک وائیوس ۳ باری باری ہر دو گھنٹہ پر۔ ورم کے ساتھ مواد پڑنے لگے تو ہیپر سلفر ۳ چھ گھنٹہ پر۔ زخم سے مواد نکلتا ہو' سلیشیا ۶ چھ گھنٹہ پر۔ خارجی طور پر کلینڈولا لوشن (ایک ڈرام کیلنڈولا Q' اور دو آونس پانی) کے ساتھ صاف کرتے رہیں۔

مصنف اس کے ساتھ **کلکیریا فلور 12X** بھی دیتا ہے اور زخم صاف ہو جانے پر **سلیشیا ایک ہزار** میں دے کے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ تپ دق کے مریضوں میں ہر ہفتہ **پیسیلنم ۲۰۰**۔ جبکہ آنکھ یا ناک کے ناسور میں **فلورک ایسڈ ۶** دینا چاہئے۔ اس مرض میں حسب علامات **چائنا ۳**' **نکس وامیکا 3X**' **نائٹرک ایسڈ ۶**' کا سکم ۶' ریٹینا ۳' ایسکولس ہپ ۳' گریفائٹس ۶ بھی کارآمد دوائیں ہیں۔

۳ - مقعد کا زخم Fissure

قبض کی وجہ سے سخت پاخانہ ہونے پر مقعد کے چاروں طرف جھلی پھٹ جاتی ہے جس کی وجہ سے مقام پر سخت جلن ہونے لگتی ہے۔ کبھی پاخانے میں خون ملا ہوتا ہے۔ اکثر اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ پاخانہ انگلی سے نکالنا پڑتا ہے یہ تکلیف تین چار گھنٹہ رہتی ہے۔ ایسی حالت میں ٹھنڈے پانی سے مقعد صاف کریں اور درج ذیل دواؤں کو استعمال میں لائیں۔

پاخانہ ہوتے وقت اور بعد میں بے چین کرنے والا درد جو گھنٹوں جاری رہے۔ قبض کے ساتھ پاخانہ موٹا اور سخت' چار گھنٹہ پر نائٹرک ایسڈ ۶۔ بلغم کے ساتھ تھوڑا سخت پاخانہ اور پھٹنے جیسا درد' گریفائٹس ۶ چھ گھنٹہ پر۔ پاخانہ خشک' سدے' کبھی دست' رفع حاجت کے بعد بے حد کمزوری معلوم ہو' ایسکولس ہپ ۳' چھ گھنٹہ پر۔ قبض یا دست' مقعد میں کاٹنے والے درد کے ساتھ سخت جلن جو رفع حاجت کے بعد بہت دیر تک رہے' ریٹہینا ۳ چار گھنٹہ پر۔ خون آنے پر ہمی میلس ۳ چار گھنٹہ پر ساتھ میں کمزوری معلوم ہونے پر آرسنک البم 3X بھی دیں۔

۴ - مقعد کی خارش Pruritus of Anus

سوتی کیڑوں' خروج مقعد' بواسیر' ایکزمہ (جلن دار پھنسیاں)' سیلان الرحم' مسے' قبض' جگر کی خرابی وغیرہ سے مقعد میں پہلے ہلکی خارش' سرسراہٹ اور تپکن ہوتی ہے جو بعد میں شدت اختیار کر جاتی ہے۔

سب سے پہلے تو سوتی کیڑوں یعنی Thread Worms کی طرف توجہ دیجئے (دیکھئے پیٹ کے کیڑے)' قبض کی وجہ ہو تو دیکھئے (قبض Constipation) یا حمل میں یہ تکلیف ہو تو دیکھئے "اعضاء تناسل زنانہ"۔

حسب علامات سائنا' ٹیوکریم' سپائی جیلیا' پیٹرولیم' آرسنک البم' لائیکوپوڈیم' سلفر' نیٹرم میور' کالن

سونیا، اگنیشیا، انیٹم کروڈ، الیومنا وغیرہ اچھی اور کار آمد دوائیں ہیں۔

۵ - بواسیر Piles

اس مرض میں مقعد کی وریدیں بڑھ کر تھیلی کی شکل کے مسے بن جاتے ہیں۔ اندر اور باہر دونوں طرف ہوتے ہیں۔ کبھی ایک مسہ ہوتا ہے اور کبھی کئی مسلے آپس میں مل کر انگور کے خوشے جیسی شکل کے معلوم ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سوزش، خارش اور درد ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اندرونی، جس سے خون نکلتا ہے اور اسے خونی بواسیر کہتے ہیں۔ دوسری بیرونی، جو بادی بواسیر کہلاتی ہے جس سے خون نہیں آتا بلکہ درد اور جلن کی تکلیف ہوتی ہے۔ مارے ڈر کے مریض رفع حاجت سے گھبراتا ہے۔ کبھی اندرونی مسے مقعد سے باہر نکل کر اتنے متورم ہوتے ہیں کہ اندر نہیں جاتے اور سخت تکلیف ہوتی ہے۔ نرم مسوں کو انگلی سے اندر کر لینا پڑتا ہے ورنہ رگڑ سے ان میں زخم پیدا ہو سکتا ہے۔

اس مرض کے اسباب : گھوڑے کی زیادہ سواری، مرغن غذا کھانا اور ورزش نہ کرنا، زیادہ قبض رہنا، جگر کے افعال کی سستی، بار بار قبض کشا تیز دوائیں کھانا، سخت اور ٹھنڈی جگہ دیر تک بیٹھے رہنا، خواتین میں ایام حمل میں حاجت کے وقت زیادہ زور لگانا، ہوا کرتے ہیں۔

علاج : خونی بواسیر

پاخانہ کرتے وقت خون کی دھار نکلتی ہو، مواد بھی ہو سکتا ہے۔ سخت درد جیسے چاقو کی دھار لگ گئی ہو، قبض، شدید پیاس، پانی زیادہ پیئے فاسفورس ۶، چار گھنٹہ پر۔ خون سرخ، رطوبت بدبودار، کمزوری، ہوا کی خواہش کاربوویج ۶ چار گھنٹہ پر۔ خونی بواسیر کے ساتھ مریض کو نمونیہ بھی ہو جائے، ہاپُر یکم ۳ چار گھنٹہ پر۔ خون سیاہ اور زیادہ مقدار میں نکلے، مقعد میں زخم جیسی تکلیف اور جلن کے ساتھ کمر میں سخت درد ہو، ہیمیلس ۳ چار گھنٹہ پر۔ خون نکلے لیکن بجز قبض کوئی تکلیف نہ ہو، کالن سونیا ۳ چار گھنٹہ پر۔ خواتین کے لئے بہترین دوا ہے۔ عضو تناسل اور دوران حمل بوجھ معلوم ہونے کو بھی درست کرے گی۔ مصنف کا تجربہ ہے کہ اس دوا سے آرام آئے

تو اسکے بعد ایسکولس ہپ دے دی جائے' مکمل شفا ہو جائے گی۔ خون بالکل سرخ ہو' چبھن اور پاخانہ کے بعد گھنٹوں جلن رہے' قبض ہو' فشر ہو' نائٹریکم ایسیڈم ۶ چار گھنٹہ پر۔ بواسیر خونی یا بادی کیسی بھی ہو' مقعد کے اردگرد جلن کے علاوہ سر' ہتھیلیاں اور تلوے جلتے ہوں' خون سیاہ نکلتا ہو' کمر سے مقعد تک درد ہوا کرے' سلفر ۳ چھ گھنٹہ پر۔

علاج : بادی بواسیر

مقعد میں جلن اور ڈنک لگنے کی طرح کے درد ہوں' گرمی سے تکلیف بڑھے' ٹھنڈا پانی لگانے یا ڈالنے سے آرام ملے' ایپس ۶ چار گھنٹہ پر۔ مقعد میں کھجلی' مسوں میں درد' قبض متلی' رونے کی رغبت' منہ خشک' پیاس ندارد' بیٹھ کر اٹھنے سے چکر معلوم ہو' پلساٹیلا ۳ چار گھنٹہ پر۔ درد ہو' پاخانہ کرنے کے بعد مسے باہر آجائیں' کمر میں درد جو چلنے سے کم ہو' تکلیف مرطوب موسم میں بڑھے' رسٹاکس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ قبض کے ساتھ کانچ نکلے' کبھی اکڑوں بیٹھنے پر بھی نکل سکتی ہے' یا خواتین میں بچہ ہونے کے بعد رحم باہر نکلتا ہو' پوڈوفائلم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مسوں میں پاخانہ کے بعد سخت جلن' مقعد میں شگاف جس سے رطوبت نکلا کرے' رٹنہیا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ رطوبت رستی رہے' پیٹ میں درد' پیٹ پھولا' ریاح بھری ہوئی' معلوم ہو کہ پاخانہ بہت ہو گا لیکن ریاح زیادہ اور پاخانہ بہت تھوڑا ہو' اینٹموٹیم کروڈ ۶ چار گھنٹہ پر۔ مسے نکلے ہوں جو چھونے سے درد کریں' گرم پانی سے آرام اور ٹھنڈے سے تکلیف زیادہ ہو' پاخانہ ریاح کی آواز کے ساتھ ہو' میور ٹیکم ایسیڈم ۳ چار گھنٹہ پر۔ مسے انگور کے خوشوں جیسے باہر نکل آئیں' ریاح کے ساتھ پاخانہ نکل جاتا ہو' اکثر کھجلی بھی ہوتی ہے' ایلو۶ چار گھنٹہ پر۔ مسوں کو چھونے' پاخانہ ہونے یا چلنے پھرنے میں بھی شدید جلن ہو' کبھی قبض اور کبھی دست ہوا کرے' ابراٹینم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مسوں میں سخت درد' مقعد میں جیسے لکڑی چبھ رہی ہو' قبض' جلن' کمر درد جو جھکنے سے تیز ہو' ایسکولس ہپ 3X چار گھنٹہ پر۔ بیٹھنے اور آرام کرنے سے تکلیف میں اضافہ جبکہ چلنے پھرنے سے آرام محسوس ہو' اگنیشیا ۳ چار گھنٹہ پر۔ خواتین میں کئی دن پاخانہ نہ ہو' مقعد میں کچھ پھنسا معلوم ہو' پاخانہ ہو تو سخت بدبو کے ساتھ' کبھی کیڑے نکلیں اور کبھی یکبارگی نکل جائے' مقعد میں درد و جلن کے ساتھ رطوبت نکلا کرے' سیپیا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مسے پھولے' کبھی درد کبھی کھجلی' کھانستے میں پیشاب نکل جائے اور مسوں میں

تکلیف ہونے لگے، کاسٹیکم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ مسوں میں شام سے تکلیف بڑھے اور دن میں آرام رہے، برومیم ۳ چھ گھنٹہ پر۔ مسے مقعد سے باہر آجاتے ہوں، درد پاخانہ خشک اور سیاہ ہوا کرے، پیٹ میں درد ہو تو اکڑنے سے آرام ملتا ہو، ڈاسکوریا ۳ چار گھنٹہ پر۔ مسوں میں سخت جلن جیسے آگ لگی ہو، چھونا برداشت نہ ہو، پیاس تھوڑے تھوڑے پانی کی، گرم پانی سے سکون ملتا ہو، آرسنکم البم 3X چار گھنٹہ پر۔ سخت درد، چھونا برداشت نہ ہو، کئی کئی دن پاخانہ قبض کے ساتھ جو کئی کئی دن نہ ہو اور ہو تو سدے خون میں لپٹے نکلیں، تھوجا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ (مصنف تھوجا ۲۰۰ میں دے کر دن میں تین مرتبہ سلفر دیتا ہے۔) ہمیشہ قبض رہنے کے ساتھ بواسیر ہو، کئی مرتبہ اجابت کے لئے جائے تشفی نہ ہو یا مریض نے قبض کشا ادویات کا زیادہ استعمال کیا ہو، مثانہ کی کمزوری بھی ہو سکتی ہے، نکس وامیکا 3X چھ گھنٹہ پر دیں۔ اس کے علاوہ اموینیم میور 3X، کیپسیکم ۳، کاربوا ٹیلمیلس ۶ اور فلورک ایسڈ ۳ بھی اپنی علامات کو مدنظر رکھ کر اچھی دوائیں ہیں (ڈاکٹر کلارک)۔

نوٹ : مصنف نے فاسفورس ۲۰۰، ہفتہ میں ایک مرتبہ دے کر صبح سلفر ۳۰ اور رات میں سوتے وقت نکس وامیکا ۳۰ پندرہ دن دیا۔ فائدہ ہونے پر خواتین میں کالنسونیا ۳۰ اور عام طور پر ایسکولس ہپ ۳۰ دے کر ہمیشہ کامیابی حاصل کی۔ سیاہ خون آنے پر ہمے میلیس ۳۰ اور سرخ خون آنے پر ملیفولیم ۳۰ سے کام لیا۔

مقعد کی دیگر تکالیف

اکثر بچوں کی مقعد کے چاروں طرف سرخ نشان نظر آتے ہیں اور وہ روتے رہتے ہیں، سلفر ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ مقعد کے اطراف سرخی اور جھاگ والے دست میں گریشی اولا ۳ چھ گھنٹہ پر۔ مقعد میں بچوں کے سرخی نہ جاتی ہو اور صحت خراب رہے، والدین کو کبھی سوزاک رہا ہو، میڈورنیم ۲۰۰ صرف ایک خوراک کافی ہو گی۔ مقعد کے گرد شگاف آلات تناسل تک پھیل جائے اور رطوبت نکلتی ہو، سینی کولا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ مقعد کے گرد دانے جن میں خارش، جلن، اور کیڑا رینگتا محسوس ہو، سنابیرس ۳ چار گھنٹہ پر۔ مقعد میں خارش، کچھ رینگتا محسوس ہو اور منہ کا ذائقہ میٹھا رہے، سباڈیلا ۳۰ چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

بھوک نہ لگنا

محنت نہ کرنے، رات میں ہمیشہ زیادہ جاگنے، زیادہ ثقیل چیزیں کھانے یا کھاتے ہی فورا سونے، مضر صحت جگہ

رہنے وغیرہ سے بھوک غائب ہوتی ہے' کم لگتی ہے یا بعض کھانے کی چیزیں پسند نہیں ہوتیں۔

علاج :

بھوک بالکل نہ لگے لیکن کھانے کے لئے بیٹھ جائے تو بھوک کھل جائے' جسم سے خون' پانی یا کسی طرح کے اخراج کے بعد بھی کمزوری میں بھوک غائب ہو جاتی ہے' **چائنا ۳** چھ گھنٹہ پر۔ بھوک کی کمی یا بھوک لگنے میں اگر مریض بار بار پاخانہ جانا چاہتا ہو اور تسلی نہ ہو' زبان پر زرد میل ہو' مزہ کڑوا ہو' کھانے کے تھوڑی دیر بعد پیٹ میں درد ہوتا ہو' **نکس وامیکا ۳**' چھ گھنٹہ پر۔ بغیر کسی وجہ کے کھانے پینے سے بالکل نفرت ہو' بھوک لگے بھی تو کھانے کا جی نہ چاہے' سرد آہیں بھرتا ہو یا غصہ جلد آتا ہو **اگنیشیا ۳** چھ گھنٹہ پر۔ گوشت دیکھتے ہی بھوک ختم ہو جائے **کلکیریا کارب ٦** چھ گھنٹہ پر۔ تھوڑا سا بھی کھا لینے سے پیٹ بھر جائے معلوم ہو کہ بہت کھا لیا' **پرونس اسپائی نوسا ۳** چھ گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ مصنف کو اس دوا کا تجربہ نہیں۔

بھوک کم ہو جائے یا کسی بیماری کے بعد بھوک نہ لگے تو کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے **جینٹیانا لوٹیا 3X یا Q**' ٹانک کا کام دے گی اور بھوک بھی لگے گی (ڈاکٹر کلاک اور ڈاکٹر بورک)۔

بھوک نہ لگنے کی خاص وجہ نہیں تو مصنف **الفالفا ٹانک** کا ایک چمچ ناشتہ کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے دیتا ہے۔

بدہضمی یا کسی اور بیماری سے بھوک ختم رہے تو حسب علامات **نکس وچائنا** کے علاوہ **پلساٹیلا' کاربوویج' اینٹم کروڈ' سلفر' کیموملا** وغیرہ بھی اچھے نتائج دینے والی دوائیں ہیں۔

بھوک بڑھ جانا

بھوک بڑھ جائے' ہر وقت کھاتا ہو پھر بھی دبلا ہوتا رہے' کھاتے وقت اپنے کو بہتر سمجھے' **آیوڈیم 3X** چھ گھنٹہ پر۔ بھوک بڑھی ہوئی لیکن معدہ خالی ہونے کا احساس اور کمزوری' تلون مزاجی' **اگنیشیا 3X**' چھ گھنٹہ پر۔ بغیر بھوک کے کھانا کھاتا رہے' **رسٹاکس ۳**' چھ گھنٹہ پر۔ مستورات میں حمل کی زمانے میں بھوک بڑھی ہو اور طرح طرح کی تکالیف ہوں' **سمی سی فیوگا ۳**' چھ گھنٹہ پر۔ شدت کی بھوک' خالی پیٹ میں تکلیف اور کھانے سے سکون ہو' دو چار گھنٹہ بعد پھر یہی کیفیت ہونے لگے' پیٹ میں درد ہو یا دل بیٹھتا محسوس ہو' **اناکارڈیم ۳۰**' چھ گھنٹہ پر۔ بھوک بڑھ جائے لیکن کھانے بیٹھے تو دو چار لقمے سے زیادہ نہ کھا سکے' گیس بنتی ہو' **لائیکوپوڈیم ۳۰**' چھ گھنٹہ

پر۔ بچوں میں جانوروں جیسی بھوک ہر وقت کھانا مانگتا رہے' سر پر پسینہ' سر اور پیٹ بڑا' ٹانگیں کمزور' مٹی' کوئلہ اور نمکین چیزیں زیادہ کھانا چاہے' قبض یا بدبو دار دست' دودھ ہضم نہ ہو **کلکیریا کارب ۶**' چھ گھنٹہ پر۔ بچوں میں بھوک بہت پھر بھی جس قدر کھائے دبلا ہوتا جائے۔ گردن پتلی' کھانے کے بعد پیٹ میں درد' بچہ سست رہے لیکن ہضم ہونے کے ساتھ اسے آرام آتا جائے' **نیٹرم میور ۶**' چھ گھنٹہ پر۔ بچوں میں بھوک زیادہ' کبھی قبض کبھی دست' نیچے کا جسم سوکھتا جائے' بچہ شکر یا میٹھا زیادہ پسند کرے' **ابراٹینم ۳۰**' چھ گھنٹہ پر۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات **ایپس**' **فاسفورس**' **سینی کولا** اور **آرسنک البم** وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔ چھ گھنٹہ کے وقفہ سے دے کران سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے۔

پیاس نہ لگنا

پیاس بالکل نہ لگے تو **اینٹی مونیم ٹارٹ ۶**' چار گھنٹہ پر۔ کھانے کے دوران پیاس نہ لگے' کمزوری معلوم ہو' **چائنا ۳**' چار گھنٹہ پر۔ ورم ہو اور پیاس نہ لگتی ہو' **ایپس 3X**' چار گھنٹہ پر۔ دن بھر پیاس نہ ہو لیکن شام میں لگے اور بھوک نہ ہو' **سائکلیمن ۳**' چار گھنٹہ پر۔ پیاس ختم ہو گئی ہو' **پلساٹیلا ۳۰**' چار گھنٹہ پر۔

پیاس کی زیادتی

پیاس کی شدت' بخار کے دوران گھبراہٹ' بے چینی' خوف' **ایکونائٹ ۳**' ہر دو گھنٹہ پر۔ پیاس زیادہ لیکن پانی تھوڑا تھوڑا پیتا ہو' منہ خشک' بہت ٹھنڈا پینے کی خواہش لیکن کبھی پیتے ہی قے ہو جائے' بے چینی' **آرسنک البم ۳**' دو گھنٹہ پر۔ پیاس بہت اور دیر دیر سے زیادہ مقدار میں پئے' گرم چیزیں پینے سے آرام اور خاموش رہنا پسند ہو' زبان اور حلق خشک' سخت قبض' **برائیونیا ۳**' دو گھنٹہ پر۔ بہت زیادہ پیاس کے ساتھ ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی بوتلیں پینے کے ساتھ حلق اور پیٹ میں جلن' **کینتھرس ۳**' دو گھنٹہ پر۔ نہ بجھنے والی پیاس جلن کے ساتھ' سیاہی مائل' سبز یا سرخ خون کی قے' دل کو جیسے کوئی دبائے ہو' **کروٹلس ہری ڈس ۳**' دو گھنٹہ پر۔ پیاس شدید جلن کے ساتھ' زیادہ مقدار میں ٹھنڈا پانی پیئے لیکن زبان تر رہے' **مرک کار ۶**' چار گھنٹہ پر۔ شدید پیاس میں نہایت وقفہ سے پانی پئے' کبھی پیتے ہی فوری قے ہو جائے' **ڈلکا مارا ۳**' دو گھنٹہ پر۔ صرف ٹھنڈے پانی کی پیاس' رات میں جلن اور منہ خشک' پورے جسم خصوصاً کمر میں درد ہو' **رسٹاکس ۳۰**' چار گھنٹہ پر۔ پیاس ختم ہونے کا نام نہ لے' کھٹی

اشیا پینے کی خواہش، آنکھیں سرخ، حلق اور زبان خشک، بہت باتیں کرتا رہے، **اسٹرامونیم ۳**، دو گھنٹہ پر۔ شدید پیاس، زیادہ زیادہ پانی کی، بے چینی اور پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ آتا ہو، **وریٹرم البم ۳**، دو گھنٹہ پر۔ پیاس جس میں مریض کھانا کم اور پانی بے تحاشہ پئے، سر، ہتھیلی اور تلوے جلتے ہوں، **سلفر ۳**، دو گھنٹہ پر۔ پیاس بڑھی ہوئی، ٹھنڈے پانی کی جسکے پینے کے تھوڑی دیر بعد سردی معلوم ہو اور جوڑوں میں درد ہو، **یوپیٹوریم پرف ۳**، دو گھنٹہ پر۔ بغیر بخار کے پیاس زیادہ، جسم میں چوٹ جیسا درد، **آرنیکا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ نہ بجھنے والی شدید پیاس بخار سے قبل اور جاڑا لگنے کے دوران لیکن ڈر کے مارے مریض پانی نہ پئے، کھٹی چیزیں اور دودھ پسند ہو، قبض کے ساتھ پاخانہ سخت، **نیٹرم میور ٦** دو گھنٹہ پر دینا چاہیے۔ ٹھنڈے پانی کی شدید پیاس، مزاج چڑچڑا، غصہ آئے، قہوہ پینے سے کمزوری و متلی ہو، کبھی پیٹ میں تیز درد ہو سکتا ہے، **کیموملا ۳۰** چار گھنٹہ پر دیں۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات لیکیسس، پوڈوفائلم، ٹریلیم، چائنا، سلیشیا، ڈیجی ٹیلس، ہیوسمس وغیرہ بڑی اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔

THE LIVER جگر
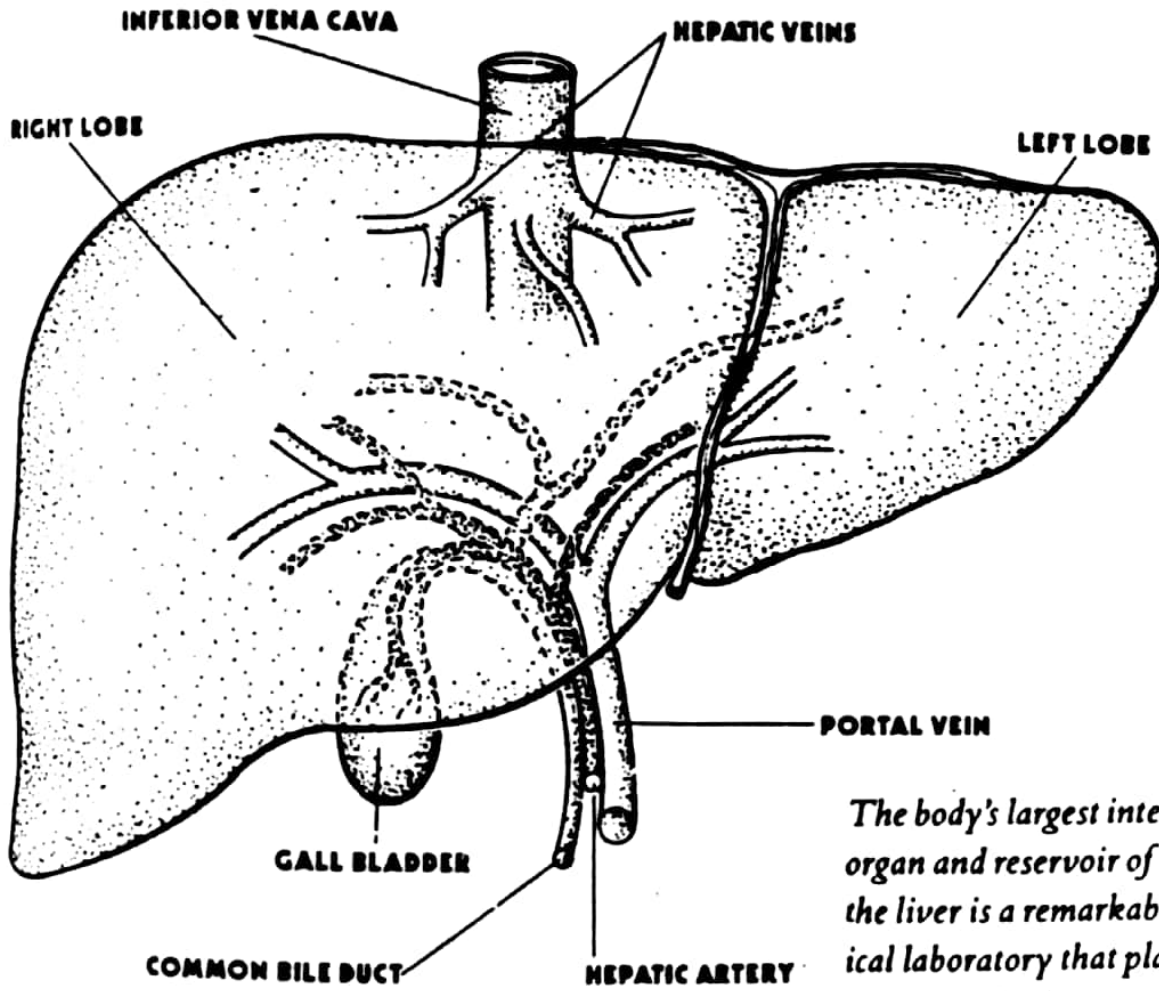
The body's largest internal organ and reservoir of blood, the liver is a remarkable chemical laboratory that plays a major role in digesting foods, eliminating wastes, preventing infection, and producing essential blood elements.

"جگر" انسانی جسم کا سب سے بڑا عضو (Organ) ہے۔ زیادہ عمر کے لوگوں میں اس کا وزن تقریباً ڈھائی سے چار پاؤنڈ ہوتا ہے۔ Cone کی شکل کا یہ عضو جسم کے داہنی جانب پسلی کے نیچے ہوتا ہے۔ یہ Diaphragm یعنی پردہ شکم کے نیچے دو Lobes یعنی گوشوں سے بنا ہوتا ہے۔ چھوٹا لوب بائیں طرف اور بڑا لوب داہنی طرف ہوتا ہے۔ پھر چھوٹے چھوٹے خانوں میں تقسیم ہے۔ Hepatic Artery یعنی جگری شریان اور Portal Vein یعنی ناف جگر کی سیاہ رگ، جگر میں خون پہنچاتے ہیں۔ جگر میں صفرا Bile پیدا اور خارج ہوتا ہے جو انتہائی اہم اور سمجھنے کی چیز ہے۔

صفرا Bile، ذرات جگر (Hepatic Cells) بناتے ہیں جو جگر کی باریک نالیوں میں جاتا ہے اور ان سے صفرا کی بڑی نالی میں۔ صفرا، جگر میں مسلسل بنتا رہتا ہے جو کسی قدر لیس دار سیالی رطوبت ہے اور جسکا ذائقہ انتہائی کڑوا ہوتا ہے۔ صفرا جگر میں بنتے وقت رقیق ہوتا ہے لیکن پتہ (Gall Bladder) میں جا کر گاڑھا اور لیسدار بن جاتا ہے۔ خالی پیٹ میں صفرا کم پیدا ہوتا ہے جبکہ غذا کی موجودگی میں اسکی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہاضمہ کے وقت صفرا، جگر سے پیدا ہو کر سیدھے بارہ انگشتی آنت میں جاتا ہے لیکن بھوک میں وہ جگر سے پتے (Gall Bladder) میں منتقل ہو کر ہاضمہ کے کام میں امداد کیلئے آنتوں میں گرتا ہے۔ "صفرا" کے اہم کاموں میں آنتوں کے فعل میں امداد فراہم کرنا، ہاضمہ کو درست رکھنا، جراثیم کو مارنا اور خراب غذا کو آنتوں میں نہ جانے دینا، خون صاف کرنا، حرارت جسمانی قائم رکھنا، یوریا بنانا جو خون کی نالی میں شامل ہو جاتا ہے اور گردے اسے خون سے الگ کرتے ہیں، ٹوٹے پھوٹے سرخ ذرات کو ختم کر دینا، خون جمانے میں امداد دینا اور جمی ہوئی زہریلی اشیاء کو علیحدہ کر دینا شامل ہے۔

نوٹ:۔ جگر اور اس سے متعلق تفصیل میں دلچسپی ہو تو "علم الابدان" میں پڑھیے۔

جگر کے تقریباً پانچ سو سے زیادہ کام ہیں۔ کسی کام میں خلل واقع ہو تو یہ مختلف انداز میں صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ کبھی بخار، کبھی متلی یا قے، کبھی درد، کبھی ورم جو بڑھتا ہے تو Hepatitis، کبھی سکڑتا ہے تو Cirrhosis، کبھی جسم پر پیلاہٹ آتی ہے تو Jaundice (یرقان) اور کبھی پھوڑا پیدا ہوتا ہے جو سخت ہو کر پھٹ جاتا ہے اور مہلک ہو سکتا ہے۔ تکالیف کی طرف دھیان نہ دیا جائے تو کینسر کو دعوت دے کر انسان کا کام تمام کر دیتا ہے۔

جگر کی عام بیماریاں

ا۔ جگر کا ورم Hepatitis(1)
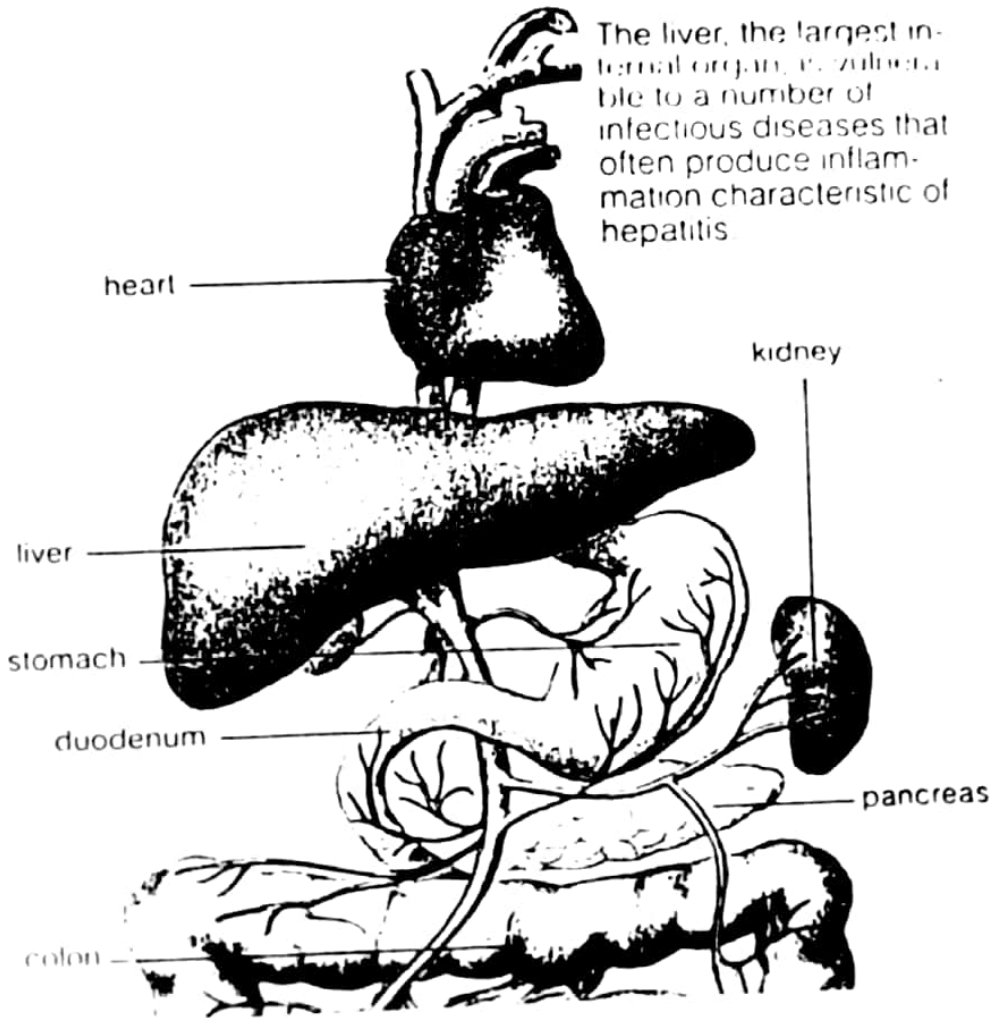
ورم جگر میں، داہنی طرف پسلیوں کے نیچے بھاری پن، دبانے سے درد، کھڑا ہونے میں دقت، زبان پر میل، چہرہ زرد، ہاضمہ خراب، قبض، کبھی دست، کبھی پیچش، کبھی متلی، کبھی قے، سر درد، سستی، کاہلی، نبض بے قاعدہ جیسی تکالیف ہوتی ہیں۔

ورم جگر کی وجوہات میں زیادہ تر عمل دخل وائرس کا ہوتا ہے۔ دوسری وجوہات میں کثرت مے نوشی، ملیریا

(1) "Home Health Handbook"–by Board of Specialist Doctors–Houston USA–Page 25

کا زہر، جگر کی چوٹ، شدید گرمی، گوشت اور گرم مصالحوں کا بکثرت استعمال، عیاشانہ زندگی بسر کرنا اور ورزش نہ کرنا، صفراوی پتھری کی پیدائش اور خواتین میں حیض کی خرابیوں کے علاوہ کچھ بیکٹریا یعنی جراثیم اور اسکے طفیلی "پیراسائٹس" بھی ہیں۔

Hepatitis کی تین صورتیں ہیں۔ A، B، C۔

زیادہ تر مریض Hepatitis A کے وائرس کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ وائرس منہ کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتا ہے، آنتوں میں پرورش پاتا ہے اور پاخانے میں نکلتا رہتا ہے۔ منہ سے جسم میں جانے کا ذریعہ خراب پانی، سڑی گلی چیزیں اور Shell Fish وغیرہ کا استعمال ہے۔

Hepatitis B کا وائرس جو Serum Hepatitis کے نام سے پہچانا جاتا ہے وہ براہ راست متاثرہ خون کو چھو کریا نشہ کرنے والوں کے خون کو کسی دوسرے کو خون دینے یا اسی استعمال شدہ سرنج سے خون دینے پر جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جنسی فعل کے ذریعہ بھی متاثرہ مریض دوسروں کو منتقل کر سکتا ہے۔

Heparitis C کا وائرس بھی کم و بیش اسی طرح جسم میں داخل ہوتا ہے۔ ان تینوں اقسام میں ہیپاٹائٹس B اور C خطرناک ہیں۔ ورم جگر دوسری بیماریوں کے انفیکشن اور دواؤں کے استعمال کا بھی شاخسانہ ہو سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایلوپیتھک طریقہ علاج میں کوئی ایسی دوائیں نہیں جو خاطر خواہ فائدہ پہنچا سکیں۔ ہومیو پیتھک طریقہ علاج میں اس مرض کی انتہائی مجرب دوائیں موجود ہیں۔

علاج

جگر بڑھا ہو اور کسی طرح کی بھی تکلیف ہو، فاسفورس ۳ چار گھنٹہ پر اور ونیڈیم ۶ چار گھنٹہ پر دینے کے لیے ڈاکٹر کلارک نے پر زور سفارش کی ہے۔ جگر بڑھا ہو، داہنی طرف لیٹنا ممکن نہ ہو، جگر کی جگہ پر سخت درد ہو، مروڑ کے ساتھ دست یا پیچش ہو تو مرک سال ۶، دو گھنٹہ پر۔ ان ہی علامات میں صرف فرق اتنا ہے کہ قبض ہو، بھیڑ کی مینگنی جیسا پاخانہ ہو، ابھار ہو، دل کی دھڑکن یا سانس پھولتا ہو، مرض کرانک ہو چکا ہو، میگنیشیا میور ۶ چار گھنٹہ پر۔ جگر بڑھا ہو، سر میں ہلکا درد، جگر دبا کر لیٹنے سے درد کم ہو لیکن بائیں طرف لیٹنے سے بڑھے، سانس پھولتی ہو، چکر، ذائقہ کڑوا، نفخ، قبض، الجھن، ٹیر کسیکم Q، (ڈاکٹر ہنی مین اس دوا کا صرف ایک قطرہ فی خوراک دیتے

تھے)۔ مصنف کو اس دوا کا تجربہ نہیں۔ جگر بڑھا ہوا' (تلی (Spleen) میں بھی ورم' بچوں میں جگر کی تکلیف' **کلکیریا آرس ۳'** چار گھنٹہ پر۔ جگر بڑھا ہوا' زبان خشک اور اس پر زرد میل' پیاس نہ ہو' دست یا قبض' لیٹنے سے چکر آنے پر **پلساٹیلا ۳۰'** چار گھنٹہ پر۔ جگر بڑھا ہو' زخم جیسا درد جسے ہاتھ لگانے سے بھی تکلیف ہو' نفخ' غیر منہضم غذا کے دست' ذائقہ کڑوا' جلد پر زردی' **چائنا ۳'** چار گھنٹہ پر۔ جگر بڑھا ہوا' سر' ہتھیلی' تلوے جلتے ہوں' صبح دست آئیں' دن میں غنودگی اور رات میں نیند نہ آئے' نہانا پسند نہ ہو' **سلفر ۶'** چار گھنٹہ پر۔ بڑھے ہوئے جگر میں درد' سر میں درد' ذائقہ کڑوا' قبض' بار بار پاخانے کی حاجت' **نکس وامیکا ۳'** دو گھنٹہ پر۔ جگر بڑھا ہوا خنازیری مزاج کے مریضوں میں' سر اور پیٹ بڑا' ٹانگیں کمزور' درد' بدبودار پاخانہ' پیشاب کا مٹیالا رنگ' **کلکیریا کارب ۶'** چار گھنٹہ پر۔ جگر میں درد جو رہ رہ کر اٹھے' Gall Bladder میں بھی ہلکا درد' **اموینم میور 3X'** دو گھنٹہ پر۔ درد کبھی ہلکا کبھی تیز جو داہنی کروٹ لیٹنے سے بڑھے' گال بلیڈر میں بھی ہلکا درد' اکڑنے سے سکون ملے' **ڈائسکوریا ۳'** دو گھنٹہ پر۔ چلنے سے درد تیز ہو' حرارت بھی ہو سکتی ہے تو **پیٹیشیا ۳۰'** ہر دو گھنٹہ پر۔ دبانے سے تیز درد' ورم' شانوں میں بھی درد' **بربیرس و لگیرس ۳'** دو گھنٹہ پر۔ ورم اور درد کے ساتھ داہنے شانے میں بھی اوپری حصہ پر درد جیسے چوٹ لگی ہو' **رینکولس بلب ۳'** دو گھنٹہ پر۔ درد' متلی' قے' دست' **پوڈوفائلم ۶'** دو گھنٹہ پر۔ سخت متلی' قے اور دست کے ساتھ جگر کا درد' **آئرس ورس ۳'** نصف گھنٹہ پر۔ متلی' قے' سبز رنگ کی رطوبت نکلے' پتہ میں پتھری ہو' قبض یا دست' چلنے سے جگر میں درد' پیشاب بدرنگ' **کارڈس میری آنس Q'** پانچ قطرے تھوڑے پانی میں چار گھنٹہ پر۔ ورم جگر' درد' جلن' قے' پیاس تھوڑے تھوڑے پانی کی اور گھبراہٹ ہو تو' **آرسینک البم 3X'** دو گھنٹہ پر۔ جگر کے ساتھ داہنے شانے میں درد' متلی اور کڑوی قے' پانی گلاس بھر کے دیر دیر میں پئے' سخت قبض' خاموش لیٹنے سے سکون ہو' **برائیونیا 3X'** دو گھنٹہ پر۔ جگر میں ہلکا ہلکا درد' داہنے بازو کی بڑی ہڈی کے نیچے درد' پیشاب زرد' پاخانہ خشک' **چلیڈونیم ۳'** دو گھنٹہ پر۔ جگر میں درد اور کینسر کا شبہ ہو تو ڈاکٹر کلارک اور ڈاکٹر برنٹ کی سفارش ہے کہ **کولیسٹرنیم ۳'** آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ جگر میں درد کے ساتھ بائیں شانے میں درد ہو' خواتین میں حیض بند ہو' سر درد اور تلی میں بھی درد ہو تو **چیونتھس ۳۰'** چار گھنٹہ پر۔ جگر میں پھوڑا' ریاح' قبض' تکلیف شام کو بڑھے **لائیکوپوڈیم ۶'** چار گھنٹہ پر دیں۔ جگر کی تکلیف میں ہلکا ہلکا درد سر' پتہ میں سخت درد' سیاہ رنگ کے پاخانے' **لیپٹنڈرا ۳'** دو گھنٹہ پر[۔ جگر کی تکلیف میں سخت درد سر' قبض' چہرہ سرخ' آنکھوں پر ورم'

پیشاب گہرے رنگ کا' ہڈیوں میں درد' یوپٹیریم پرف ۳' دو گھنٹہ پر۔ ورم جگر خواتین میں خصوصا جب ڈپریشن ہو' ٹھنڈ معلوم ہو اور سرد ہوا برداشت نہ ہو' سیپیا ۶ چار گھنٹہ پر۔ جگر میں پھوڑا ہو' ہیپر سلفر۶ ہر دو گھنٹہ پر۔ اگر ساتھ میں پیچش ہو تو اپیکاک ۳ دو گھنٹہ پر۔ جگر میں درد داہنی کروٹ لیٹنے پر بڑھتا ہو جو شانے اور گردن تک جائے' معدہ میں بھی درد ہو' بلاڈونا۳' دو گھنٹہ پر۔ جگر میں ٹیس سی اٹھتی ہو اور ہڈیوں و پورے جسم میں درد ہو' روٹا۳۰' دو گھنٹہ پر دیں۔ کلکیریا فاس' گمبوجیا اور مینگنیم بھی علامت کے لحاظ سے اچھا کام کرتی ہیں۔

۲ - جگر سکڑنا Cirrhosis

جگر سکڑنے میں ڈاکٹر کلارک نے تجویز کیا ہے کہ حسب علامت فاسفورس ۳ چار گھنٹہ پر' چاینا ۳ چار گھنٹہ پر' آرم میور 3X چار گھنٹہ پر' ہائڈرو کوٹائل Q یا 6X چار گھنٹہ پر اور آرسنک آئیوڈائیڈ 3X' تین مرتبہ ناشتہ و کھانے کے بعد دینا چاہئے۔ چاینا 3X اور آرم میورا ٹیکم 3X کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔ مصنف نے جگر کی تمام خرابیوں میں فاسفورس ۲۰۰ ہر ہفتہ ضرور دیا اور حسب علامت دوا کے ساتھ کمزوری میں آرسنک آئیوڈائڈ 3X ناشتہ اور کھانے کے بعد دیکر ہمیشہ کامیابی حاصل کی ہے۔

۳۔ یرقان Jaundice

یرقان بذات خود کوئی مرض نہیں۔ یہ صفرا کے باقاعدہ خارج نہ ہونے سے ہوتا ہے یا کسی دوسرے مرض کی علامت ہے۔ پہلے آنکھوں کی رنگت زرد ہوتی ہے پھر ناخن' چہرہ' گردن اور آخر میں پورے جسم کی رنگت زرد یا زردی مائل ہو جاتی ہے۔ قبض یا سفید زردی مائل اجابت ہوتی ہے اور پیشاب میں بھی زرد رنگ کا اخراج ہوتا ہے۔ جگر اور کندھوں میں درد ہوتا ہے۔ مریض تقریبا ہر چیز زرد رنگ کی محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہ مرض ہی جگر میں نقص سے پیدا ہوتا ہے اس لیے جگر ہی کو سنبھالنا ضروری ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں (Hepatitis)

علاج

یرقان میں آنکھ کی پتلیاں زرد' دست پیلے یا گہرے سنہرے رنگ کے' قبض' پاخانہ بھیڑ کی مینگنی جیسا' جگر میں درد' چیلیڈونیم ۳' ہر گھنٹہ پر۔ داہنی طرف لیٹنے سے جگر میں درد' پاخانے چپچپے یا آؤں ملی ہوئی' رال کثرت سے

بھے، پیاس نہیں ہوتی، **مرک سال ۶** چار گھنٹہ پر۔ ہاضمہ خراب، خشک اجابت، زبان خشک، پیاس زیادہ لیکن دیر سے اور زیادہ پانی پینا، **برائیونیا ۳** ہر گھنٹہ پر دیں۔ یرقان میں جگر کے ساتھ درد، جگر پر سختی، دل کبھی ورم میں گرفتار، پیٹ پھول گیا ہو، کمزوری، سفید دست، تھوک زیادہ، **چائنا ۳** چار گھنٹہ پر۔ ہاضمہ کی خرابی کے ساتھ یرقان، کئی مرتبہ بیت الخلا جائے لیکن تھوڑا تھوڑا پاخانہ قبض کے ساتھ، تشفی نہ ہوتی ہو اور پیٹ میں درد بھی ہو، **نکس وامیکا** 3X دو گھنٹہ پر۔ خوف اور غصہ کے ساتھ تیز درد، کیموملا ۶ دو گھنٹہ پر۔ کرانک ہو جانے پر آئیوڈیم ۳ دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ڈاکٹر کلارک کی تجویز ہے کہ خون میں سمیت کے ساتھ یرقان میں کروٹلس ہری ڈس ۳، دو گھنٹہ پر اور بے حد جلن کے ساتھ ہونے پر **ڈا لیکس پرورنیز** 3X چار گھنٹہ پر دیں۔ مصنف کا ان دونوں دواؤں پر تجربہ نہیں ہے۔ مصنف کے نزدیک یرقان بڑھا ہو، جگر پر درد ہو، ہر وقت کانٹے جیسی چبھن ہو، مریض صرف داہنی طرف لیٹ سکے، کبھی قبض کبھی دست، خواہ جگر کا کینسر ہی کیوں نہ ہو، **فاسفورس** سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ اس کی تین طاقت میں ہر دو گھنٹہ پر دینے کی تجویز ڈاکٹر کلارک اور ڈاکٹر لوہانی کی بھی ہے۔ اگر دوسری علامات شامل ہوں تو فاسفورس ۲۰۰ دے کر دوسری دوائیں بھی دی جا سکتی ہیں۔

پتہ Gall Bladder
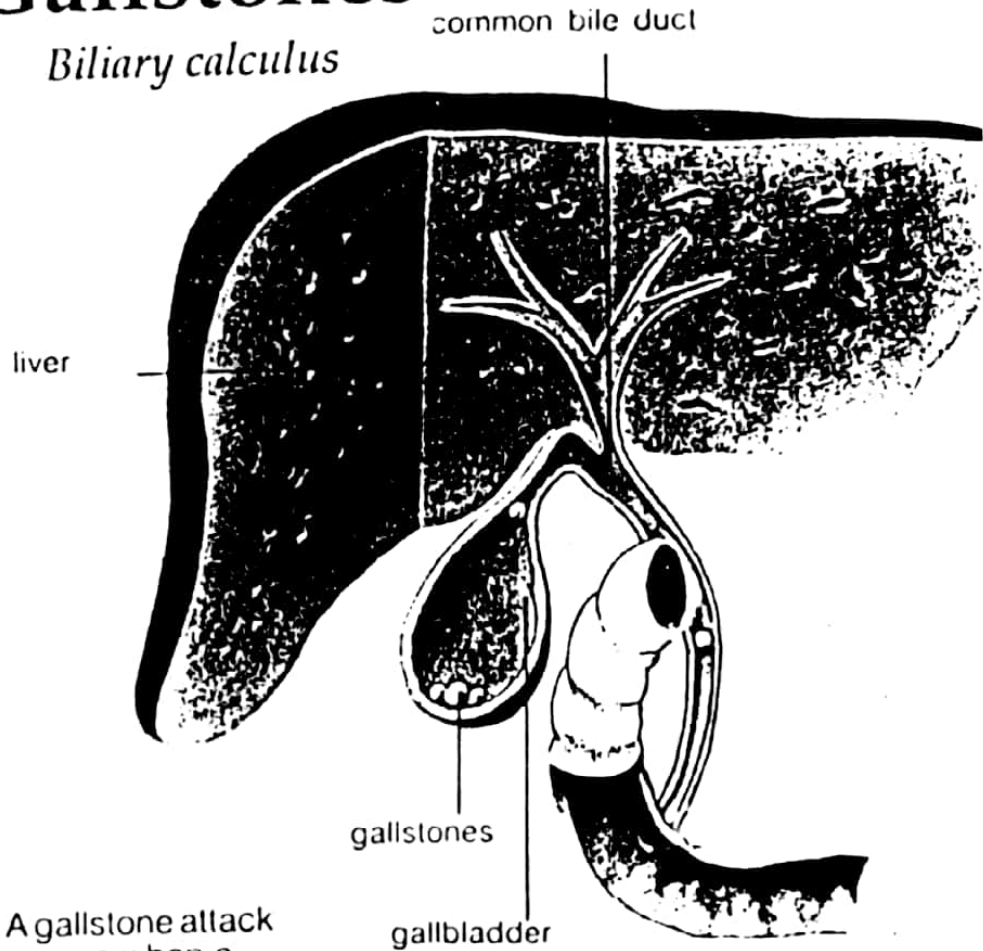
ناشپاتی کی شکل کا گول "گال بلیڈر" تقریبا تین انچ لمبا عضو، جسم کے داہنی طرف جگر کے پیچھے ہوتا ہے۔ یہ Bile کے لئے جو جگر سے پیدا ہوتا ہے Reservoir کا کام کرتا ہے۔ Bile جگر سے ایک چھوٹی ٹیوب کے ذریعہ گال بلیڈر میں آتی ہے جسے Cyotic Duct کہتے ہیں۔ گال بلیڈر کی چار تہہ ہوتی ہیں۔ جب کھانا پیٹ سے چھوٹی آنت میں جاتا ہے تو ہارمونز گال بلاڈر کو ہوشیار کرتے ہیں کہ Bile کو چھوٹی آنت میں جانے کے پہلے مرحلے سے گزارے یعنی ڈیوڈونیم میں نالی کے ذریعہ پہنچا دے۔ Bile' آنتوں میں موجود چکنائی' فیٹس' یا کولیسٹرول کو توڑتے ہیں تاکہ چھوٹی آنت انہیں جذب کرلے۔ گال بلیڈر کا کوئی اور کام نہیں بجز اسکے کہ جگر کے بھیجے ہوئے بائلز کو جمع کرے

اور ہارمونز کی آواز پر اسے ڈیوڈینم میں بھیج دے۔ اسی لئے جب پتھری کے بعد اسے یعنی گال بلیڈر نکال دیا جاتا ہے تو چکنائی کھانا نقصان دہ ہے۔ اس پر ورم سے تکلیف ہو یا پتھری سے درد ہو تو ہومیوپیتھک دوائیں اچھا کام کرتی ہیں۔ پتھری ہونے کی صورت میں انسان کو چھ گھنٹہ سے زیادہ خالی پیٹ نہ رہنا چاہئے۔ چونکہ پتھری نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا' اس لئے بڑی یا زیادہ تعداد میں ہوں تو آپریشن کرا دینا بہتر ہے۔

علاج :

صفرا کی تھیلی یا پتے میں صفرا جم جانے یا کسی کیڑے وغیرہ کے چلے جانے سے صفراوی تہیں اس پر جم جاتی ہیں اور کنکریاں بن جاتی ہیں۔ جب کوئی کنکری تھیلی سے نکل کر اسکی نالی میں آتی ہے تو سخت درد ہوتا ہے جسے Gall Colic کہتے ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے اگر پتھری ہے تو اسے نکال دینا چاہئے۔ آپریشن سے مریض ڈرتا ہو تو مصنف کے تجربہ میں بربیرس Q پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں پندرہ منٹ پر دیں۔ چوبیس گھنٹہ میں آرام نہ آئے تو پریرا بریوا Q ہر آدھ گھنٹہ پر دیں' ساتھ میں ہر روز کلیمٹس ۲۰۰ کی خوراک دیں۔ پھر بھی فائدہ نہ ہو تو آپریشن کرا دیں۔ چلنے پھرنے یا اکڑنے سے درد میں سکون ملے تو ڈائیسکوریا ۳۰ نصف گھنٹہ پر۔ جگر کے بائیں Lobe میں درد محسوس ہونے پر کارڈوس میرانس Q کے دس قطرے پانی میں چار گھنٹہ پر۔ ورم اور درد میں پیٹیشیا ۳۰' چار گھنٹہ پر۔ سخت درد' گردے کی طرف بھی معلوم ہو اور پیشاب کی حاجت ہو' بربیرس ۶ پندرہ منٹ پر۔ کمر کا درد ہو تو اس کو بھی یہ دوا فائدہ دے گی۔ پتھری بننے کو روکنے کے لئے چائنا ۶' صبح و شام برابر دینا بہتر ہے۔

اس کے علاوہ حسب علامات ورم و درد میں کلکیریا کارب' ایکونائٹ' بلاڈونا' سلیشیا' سلفر' ہپر سلفر' ڈیجی ٹیلس' کیموملا' برائیونیا' آرسنکم البم' چینوپوڈیم اور چیونتھس وغیرہ دوائیں بھی اچھا کام کرجاتی ہیں۔

تلی Spleen

قدرت نے انسانی جسم میں کوئی عضو بیکار نہیں رکھا۔ یہ انسان کی بدقسمتی تھی کہ تلی کی حقیقت عرصہ دراز تک پوشیدہ رہی۔ ابتدائی ریسرچ کرنے والوں کو جسم میں اس کی موجودگی کا احساس تو ضرور تھا لیکن وہ اسے دل کا ایک عکس تصور کرتے رہے۔ بعد کی مغربی و مشرقی ریسرچ میں تلی کو بھی انسانی جسم کا ایک اہم آلہ قرار دیا گیا۔

تلی، جسم میں پیٹ کے دائیں طرف مٹھی کے برابر عضو ہے جس کا وزن تقریباً سات آؤنس ہوتا ہے۔ اسکا کام خراب خون کو صاف کر کے جمع کرنا اور جسم میں ضرورت کے مطابق مہیا کرنے کا ذریعہ بن جانا ہے۔ بچہ کی ولادت سے قبل سرخ خون کے ذرات پیدا کرتا ہے لیکن ولادت کے بعد یہ کام ہڈیوں کے گودوں کے سپرد ہو جاتا ہے۔ ہڈیوں کے گودے میں کوئی مرض پیدا ہو جائے تو اس وقت بھی یہ خون کے ذرات بناتی ہے۔ اسکے علاوہ تلی یورک ایسڈ بننے میں بھی امداد فراہم کرنے کے علاوہ خون کے دباؤ پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور کافی خون جمع رکھتی ہے۔ دور جدید کی ریسرچ میں تلی کو محفوظ نظام Immune Function کا اہم آلہ کار سمجھا جاتا ہے جو جسم میں محفوظ خلیوں Immune Cells کے اضافہ کا ذریعہ ہے۔ اگر تلی کو جسم سے جدا کر دیا جائے تو انسانی جسم مختلف بیکٹیریاز کا آسانی سے شکار ہو جائے گا۔ اسکے نکالے جانے سے صحت پر تو ناخوشگوار اثر نہ ہوگا لیکن آپریشن خطرے کو دعوت دے سکتا ہے۔ اس لئے تکلیف ہو تو علاج کرنا ضروری ہے۔

علاج :

تلی بڑھ جائے اور درد ہو تو سیانو تھس ا، ہر چار گھنٹہ پر دیں۔ مصنف کی آزمودہ ہے۔ تلی کے اطراف میں درد اور بائیں کونے کی جانب چبھن ہو تو ایگریکس مسکریرس ۳، چار گھنٹہ پر۔ تلی کی تکلیف کے ساتھ ساتھ غنودگی بھی رہا کرے، کوئرکس گلینڈیم اسپریٹس (Quercus Glandium Spiritus) 3X چار گھنٹہ پر۔ ڈاکٹر کلارک اور ڈاکٹر بورک نے اسے Q کے دس قطرے پانی میں چار مرتبہ دینا تجویز کیا ہے۔ تلی کا درد، جوڑوں کا درد بھی ہوتا ہو، کبھی ہلکا بخار ہو جاتا ہو تو ارٹیکا یورنس Q پانچ قطرے تھوڑے پانی میں آٹھ گھنٹہ پر۔ مصنف نے چھ گھنٹہ پر دے کر فائدہ اٹھایا ہے۔ کونین (Qunine) کے غلط استعمال سے تلی میں تکلیف ہونے پر نیٹرم میور ۶ چار گھنٹہ پر۔ کھانسی کے ساتھ تلی میں درد ہوا کرے یا گلے کے غدود بھی بڑھے ہوں تو مرک بن آیوڈائڈ ۳ چار گھنٹہ پر۔ چکر آنے پر کونیم ۲۰۰ ایک خوراک دینا کافی ہے۔

لبلبہ Pancreas

لبلبہ بھی ایک غدود ہے جو ملائم اور لمبا ہوتا ہے۔ پیٹ میں ناف کے تقریباً چار انچ اوپر معدے کے پیچھے، مشابہت میں تھوک پیدا کرنے والے غدودوں جیسا ہوتا ہے۔ اس غدود سے ایک خاص قسم کی رطوبت نکلتی ہے

جسے "رطوبت لبلبہ" کہتے ہیں۔ لبلبہ کو Sweet Bread بھی کہا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا رطوبت کے علاوہ بھی اس میں سے ایک اور طرح کی رطوبت خارج ہو کر خون میں ملتی ہے جس کو Insulin کہتے ہیں۔ اگر یہ رطوبت اپنی اصل اور ضرورت کے لحاظ سے خارج ہو کر خون میں شامل نہ ہو تو شکر اور نشاستہ دار چیزیں ہضم ہو کر جزو بدن نہ بن سکیں گی اور انسان مرض ذیابیطس Diabetic کا شکار ہو جائے گا۔ (ذیابیطس سے متعلق تفصیل اور علاج کے لئے دیکھئے "نظام اخراج")

"پنکریاٹائٹس" بیماری ہونے پر ڈاکٹر کلارک کی تجویز ہے کہ حسب علامات کالی آئیوڈائیڈ ۳ چار گھنٹہ پر، مرک سال ۶ چار گھنٹہ پر، آئرس ورس ۳ دو گھنٹہ پر، اور سفید پاخانے ہوتے ہوں جو حجم میں موٹے بھی ہو سکتے ہیں تو آئیوڈیم 3X چار گھنٹہ پر دی جائے۔

مصنف نے آئیوڈیم ۳۰ دے کر فائدہ حاصل کیا ہے۔ دست و قے ہونے پر آئرس ورس ۳ نے بہتر کام کیا ہے۔

باب ۹

رطوبتی نظام Lymphatic System

جسم کے ہر حصہ میں جب خون عروق شعریہ Capillaries بال سے باریک رگوں میں دورہ کرتا ہے تو ان کے پتلی دیواروں سے ایک رقیق چیز ٹپکتی ہے جسے رطوبت (Lymph) عروق جاذبہ کہتے ہیں۔ یہ ایک چمکیلا مادہ ہے جو پلازمہ اور سفید سیلز White Cells سے مرکب ہے جسم کے ریشوں Tissues سے جمع ہوتا ہے اور Lymphatic Cells کے ذریعہ خون میں واپس جاتا ہے۔ اس رطوبت میں شکر، چربی، پروٹین اور نمک وغیرہ ہوتے ہیں جس کے باعث جسم کے تمام سیلز پرورش پاتے ہیں۔ جسم میں چھوٹی چھوٹی **گلٹھیاں** Lymphatic Glands یا بلغمی غدود ہیں جو سر کی بیرونی سطح، گردن، بغل، کہنی کے جوڑ، ران اور گھٹنے وغیرہ کے جوڑوں میں ہوتی ہیں۔ عروق جاذبہ کی تمام رطوبت ان غدودوں سے چھن کر باہر آتی ہے اور خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی زہریلا مادہ ہوتا ہے تو **گلٹھیاں** اسے روک لیتی ہیں اور وہ خون میں داخل نہیں ہو پاتا۔ ان غدود میں Lymphocytes یعنی جسمانی رطوبات بنتے ہیں جو دراصل خون کے سفید ذرات ہیں۔

عروق جاذبہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو Lymph یعنی آبی رطوبت کو جذب کر کے خون میں پہنچاتے ہیں اور بلغمی مزاج یعنی Lymphatics کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ عروق جو آنتوں سے دودھ جیسی سفید چمکتی رطوبت جذب کرنے کے بعد خون میں پہنچاتے ہیں، انہیں دودھ پیدا کرنے والا Lacteal یا Chyeferous Vessels کہا جاتا ہے۔

چونکہ رطوبت یا لعاب سے متعلق نظام کا تعلق جسم کے ہر نظام سے ہے جس کے متاثر ہونے پر مختلف بیماریاں جنم لیتی ہیں، اس لئے ان تمام امراض کا ذکر اور علاج متعلقہ نظام میں کیا گیا ہے۔

"درازی عمر اور خوش حال زندگی کے لئے شیر علی مسلیموف کا اصول ایک رواں دواں اور آسان قاعدہ ہے۔ یہ اصول سلامت روی' دھیمی چال' صاف ہوا' قدرتی غذا اور مہرو محبت سے معمور دل اور کام پر مبنی ہے اور بلاشبہ ایک صحت منداور بہترین اصول حیات ہے۔ اس طرز حیات نے شیر علی کو ۱۶۸ سال تک زندہ اور متحرک رکھا۔"

باب - ۱۰

نظام تنفس Respiratory System

The body's main organs of respiration, the lungs work closely with the heart and blood to take in energy in the form of oxygen and eliminate waste in the form of carbon dioxide.

The Lungs

TRACHEA
RIGHT MAIN BRONCHUS
LEFT MAIN BRONCHUS
UPPER LOBE
RIGHT PULMONARY ARTERY
LEFT PULMONARY ARTERY
AORTA
RIBS
BRONCHIOLES
HEART
LOWER LOBE
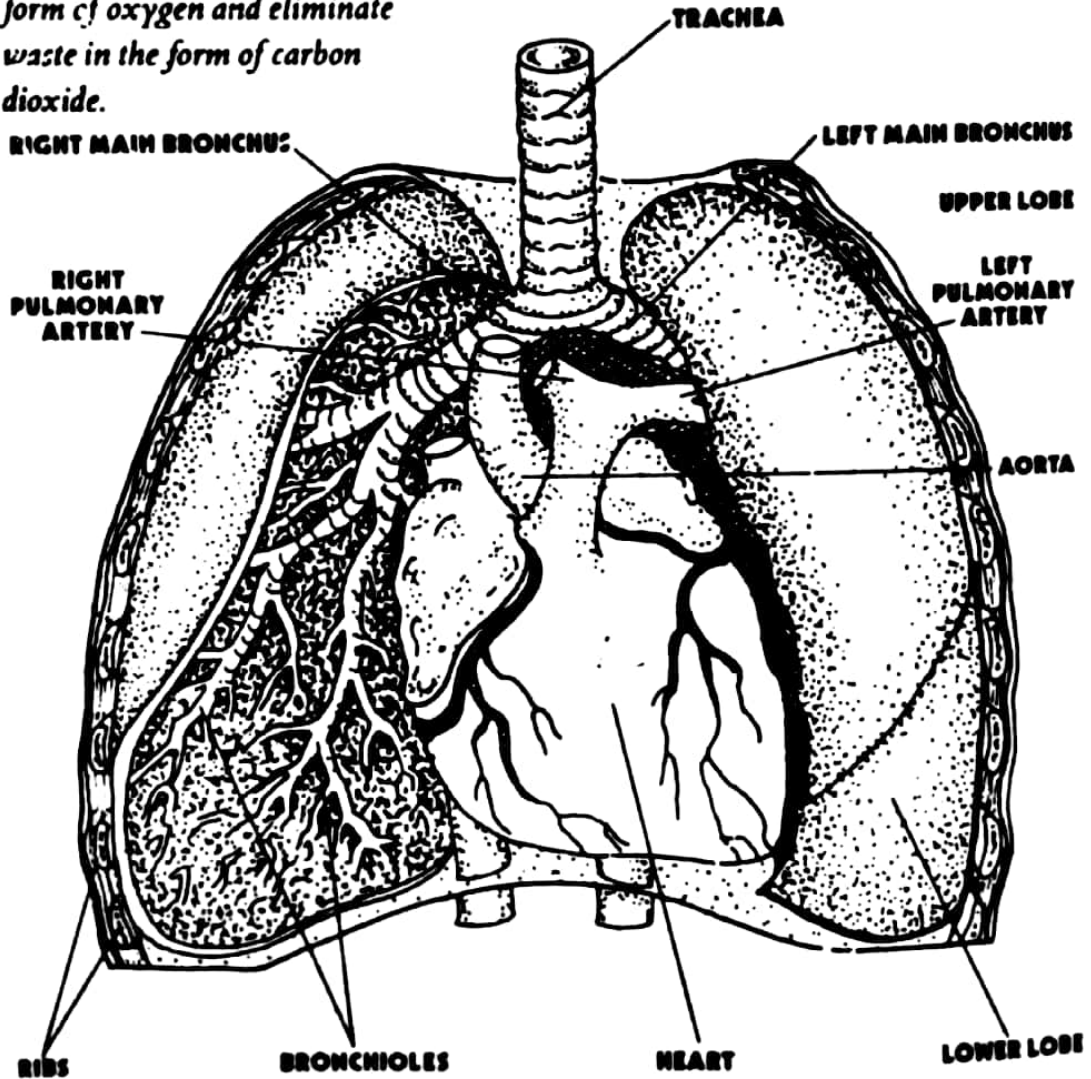
خون کے صفائی کے نظام کو "نظام تنفس" کہتے ہیں جس میں خون شریان کے ذریعہ دل سے پھیپھڑوں میں آتا ہے جہاں صاف ہو کر پلمونری وینز کے ذریعہ دوبارہ دل میں واپس چلا جاتا ہے۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ صرف پلمونری وینز ہی صاف خون لے جاتی ہے جبکہ باقی تمام وینز صرف گندہ خون لے جاتی ہیں۔ تنفس سے مراد ہے

سانس لینا' اس میں دو حرکات شامل ہیں ایک سانس کی در آمد جسے Inspiration کہتے ہیں دوسری ہوا کی بر آمد ہے جسے Expiration سے تعبیر کرتے ہیں۔ پہلی قسم کے تنفس کے حوالے سے ہم تازہ بیرونی ہوا پھیپھڑوں کے اندر لیتے ہیں اور ہوا کی "آکسیجن" خون میں شامل ہو کر غیر خالص خون کو صاف کر دیتی ہے اور اس کے بدلے بیکار مادہ "کاربن ڈائی آکسائڈ" خون سے الگ ہو کر تنفس بر آمد کے ذریعہ باہر خارج ہو جاتا ہے۔

نظام تنفس میں اپنا اپنا کام کرنے والے ذرائع میں ' ناک' نرخرہ (Larynx) 'حلق (Pharynx)' ہوا کی نالی (Trachea)' سینہ کی جھلی (Pleura) اور پھیپھڑے (Lungs) جس میں نظام تنفس پنہاں ہے اور جو ہوا کی نالی کے ذریعہ ہوا کے آنے جانے کا راستہ ہے' شامل ہیں۔

ناک Nose

"ناک" وہ قوت حس ہے جس کے ذریعہ ہم سونگھتے اور سانس لیتے ہیں۔ درحقیقت ناک ایک کہی جاتی ہے لیکن وہ دو نالیوں میں منقسم ہے یعنی داہنا اور بایاں "نتھنا" جن میں ایک طرح کی رطوبتی جھلی کا استر ہوتا ہے اس میں بال بھی ہوتے ہیں جو مضر ذرات کو اندر جانے سے روکتے ہیں۔ تالو کے اوپر ناک کا پیچیدہ نظام ہے جہاں غار نما علاقہ میں اردگرد آٹھ جگہوں پر اندر سے کھوکھلی مخصوص ہڈیاں ہیں جو آنکھوں کے اوپر و درمیان' دونوں رخساروں میں اور عقبی حصہ میں واقع ہیں۔ چار جوڑیوں میں یہ آٹھ خم دار حصے' جوف یا Sinuses کہلاتے ہیں۔ ان میں ورم آ جائے تو Sinus کی بیماری کہلاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ استر کی جھلی میں ورم آ جاتا ہے جس کی وجہ سے بدبو یا خوشبو کے ذرات قوت شامہ کی جھلی تک نہیں پہنچ پاتے اور بو ہونے کے باوجود اس کا ادراک نہیں ہوتا۔ کبھی جوف دماغ سے شامہ کی جھلی مل جائے تو بدبودار مادہ پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بدبودار چیز موجود نہ ہوتے ہوئے بھی اس کی بو محسوس ہوتی ہے۔ یہ قوت شامہ کا اہم ترین عصب ہے جو دماغ کے سامنے والے حصہ سے شروع ہو کر بیس باریک شاخوں کے ساتھ ناک کی اندرونی جھلی پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں خرابی پیدا ہو جائے تو قوت شامہ ختم ہو جاتی ہے۔

ناک دور جدید کی زبان میں ایک ایئر کنڈیشننگ پلانٹ کی حیثیت رکھتی ہے جس کا بنیادی کام یہ بھی ہے کہ وہ پھیپھڑوں کو گرم' مرطوب اور صاف ستھری ہوا فراہم کرتی رہے۔ پیدا ہوتے ہی جب بچہ چیخ مارتا ہے اور اپنی زندگی

کا پہلا کام کرتا ہے تو یہ قدرتی ائیر کنڈیشن پلانٹ کام کرنا شروع کر دیتے ہیں اور زندگی کے اختتام تک کام جاری رکھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ناک جہاں ہوا پہنچانے کا ایر کنڈیشن پلانٹ ہے وہاں کھانے پینے کی چیزوں میں اچھائی، برائی یا خوشبو و بدبو میں خط امتیاز کھینچ کر جسم کے اندر پہنچانے کا چیک پوسٹ ہے۔ اہمیت کے اعتبار سے اس قوت شامہ میں کوئی خرابی ہو تو علاج ضروری ہے۔

نرخرہ Larynx

یہ آواز کا اہم آلہ ہے جو زبان کی جڑ کے نیچے اور حلق کے سامنے ہوا کی نالی کے اوپر واقع ہے۔ اوپر نیچے ایک کھلے ہوئے ڈبے نما چیز ہے جس کے اوپر ڈھکن سا ہوتا ہے جسے Epiglottis کا نام دیا گیا ہے۔ سانس لینے کے لئے تو یہ ہروقت قدرتی طور پر کھلا رہتا ہے لیکن کسی چیز کے نگلنے کی صورت میں یہ ڈھکنا Larynx کے سوراخ کو فوراً بند کر دیتا ہے تاکہ ہوا کی نالی میں کوئی ذرہ نہ جا سکے۔ قدرت کا حیران کن انتظام ہے کہ غذا کا معمولی سا ذرہ بھی Larynx میں جانے لگے تو چھینک یا کھانسی کے ذریعہ باہر نکل جائے گا۔ نرخرہ کے سامنے درمیان میں کنارے کی طرف ایک ابھار بھی ہوتا ہے جسے Adam's Apple کہتے ہیں۔ اسکے علاوہ نرخرہ کے اندر ایک طرح کے ڈورے ہوتے ہیں جو آواز کے ڈورے یا Vocal Cords کہلاتے ہیں۔ جب انسان گفتگو کرتا ہے تو ہوا ان ڈوروں سے ٹکراتی ہے جس سے آواز پیدا ہوتی ہے۔

حلق Pharynx

یہ دونوں نتھنوں کے راستوں کے پیچھے ہوتا ہے جس کی لمبائی تقریباً چار انچ ہوتی ہے۔ اسکے نیچے کا سرا Larynx اور خوراک کی نالی سے ملا ہے جس میں سات سوراخ کھلتے ہیں (دو ناک، دو کان، ایک منہ، ایک خوراک کی نالی اور ایک آلہ صوت)۔

ہوا کی نالی Trachea

یہ خوراک کی نالی سے ملی ہوئی دو شاخوں میں تقسیم داہنے ور بائیں پھیپھڑے میں داخل ہوتی ہے جو پھیپھڑوں میں جا کر تقسیم در تقسیم ہوتی ہوئی چھوٹی چھوٹی نالیوں میں منقسم ہو جاتی ہے اور پھر یہی چھوٹی چھوٹی تھیلیوں پر ختم

ہوتی ہیں جنہیں Infunoibula کہا جاتا ہے۔ یہ تھلیاں اتنی باریک ہوتی ہیں کہ صرف خوردبین سے دیکھا جا سکتا ہے۔

سینہ کی جھلی Pleura

یہ دو آبدار جھلیاں ہیں جن کی دو تہیں ہوتی ہیں جو پھیپھڑوں کے دونوں حصوں پر مثل ایک غلاف کے لپٹی ہوتی ہیں۔ دونوں تہوں کے درمیان ایک طرح کی رطوبت خارج ہوتی ہے جو پھیپھڑوں کو رگڑ سے بچائے رکھتی ہے۔

پھیپڑے Lungs

پھیپھڑے دو ہوتے ہیں ایک داہنی طرف دوسرا بائیں طرف۔ حمام کے اسفنج کی طرح گلابی رنگ کے یہ ایسے اعضاء ہیں جن میں بے شمار خلیات ہوتے ہیں جو دل کو حلقے میں لئے ہوئے سینہ یعنی تھاریکس کے خلا کو پر کرتے ہیں۔ داہنی طرف کا پھیپڑا بڑا ہوتا ہے جو تین حصوں میں تقسیم ہے۔ بائیں طرف کا پھیپڑا چھوٹا اور دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ دونوں کا وزن تقریباً دو پاونڈ ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں کے اردگرد ایک جھلی ہوتی ہے جو انکی حفاظت کا کام کرتی ہے جسے "پلورا" کہا جاتا ہے یہ غلاف قلب "پیری کارڈیم" کی طرح ہوتی ہے جس کا کام دل کی حفاظت کرنا ہے۔ پھیپڑوں کی اندرونی ساخت، ہوا کی نالیوں کا مجموعہ ہے جہاں پر شریانیں، کیپلریز اور وینز ہی ہوا کرتی ہیں۔ انسان جب سانس لیتا ہے تو پھیپڑا پھولتا ہے اور آکسیجن حاصل کرتا ہے جبکہ سانس باہر نکالنے پر سکڑتا ہے اور کاربن ڈائی آکسائڈ خارج کرتا ہے۔ یہ ایک طرح کا مشینی نظام ہے۔ اگر داہنی طرف کی پسلی میں کوئی سوراخ ہو جائے تو اسکا ویکیوم ختم ہو کر پچک جاتا ہے اور اپنا کام بند کر دیتا ہے۔ جس پر فوری توجہ دینا ضروری ہے۔ اس دوران بایاں پھیپڑا کام کرتا رہتا ہے۔ سوراخ بند ہو جانے پر یہ پھر اپنا کام شروع کر دیتا ہے لیکن اس کے عمل کو جلد از جلد بہتر بنانا اس لئے ضروری ہے کہ تاخیر پر جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ پھیپڑے کا اصل کام اسکے جویفات Alveoli میں ہوتا ہے جو ننھے ننھے ہوا سے بھرے بلبلے، انگور کے خوشوں کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اسکا نظام دل کی طرح خود کار ہے۔ زیادہ تفصیل جاننا چاہیں تو علم البدن کا مطالعہ کریں۔ مجھے صرف اتنا بتلانا ہے کہ ہم لوگ روزانہ سانس کے ساتھ ہزاروں جرثومے اور وائرس اپنے سینے کے اندر کھینچتے رہتے

ہیں۔ Lysozyme ایک طرح کے خامرہ ہیں جو پسینے ' آنسو ' ناک اور گلے کی رطوبتوں میں پیدا ہوتے ہیں اور بیشتر جرثوموں کو ختم کر دیتے ہیں۔ جو جرثومے بچ بچا کر اندر پہنچ جاتے ہیں انہیں قدرتی مدافعت کے تحت Phagocytes ختم کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر حملوں پر حملے ہوتے رہیں تو نظام مدافعت کمزور پڑ جاتا ہے اور پھیپھڑے جو بہت نازک ہوتے ہیں تکلیف میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ انہی کو ہم پھیپڑوں کی بیماری سے تعبیر کرتے ہیں۔

آلات تنفس کے امراض اور علاج

ناک Nose

نزلہ ' زکام ' چھینکیں ' ناک و آنکھ سے پانی بہنا ' کھانسی ' بخار وغیرہ یہ سب جسمانی اشارے ہیں کہ کوئی وائرس جسم کے بالائی حصے خصوصاً سانس سے متعلق حصوں پر اثر انداز ہے اور جسم ان علامات کے ذریعہ اس وائرس کو جسم سے باہر نکالنے کی فکر میں ہے۔ چونکہ یہ علامات اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ جسم ان دشمنوں کو باہر نکال کر صحت حاصل کرنے کی فکر میں ہے اس لئے ان کیفیات کو فوری دبا دینا مناسب نہیں جب تک کہ ایسی ہی کوئی زیادہ اور فوری توجہ طلب حالت سامنے نہ آ جائے۔ آپ خود سادہ زکام کا علاج نہ کریں تین دن کے اندر اسے خود اپنا علاج کرنے دیں۔ ناک میں دوائیں ڈالنے ' عام کھانسی میں شربت سے دبانے اور فوری ہلکا بخار اتارنے کی دواؤں سے وقتی آرام تو مل جائے گا لیکن جسم کے مدافعتی نظام کو دبانے میں بلغم کے اخراج سے وائرس کے ختم کرنے کا رجحان رک جائے گا جو بعد میں کسی اور شکل میں نمودار ہونے کا باعث ہو گا۔ ان حالات میں جسم کے اندرونی مدافعتی نظام کو تقویت دینے کی ضرورت ہوتی ہے جسکے لئے ہومیوپیتھک دوائیں ہی صحیح رہنمائی کرتی ہیں۔

آج کل ناک کا گوشت بڑھ جانے کی بیماری عام ہو گئی ہے۔ یہ دیہاتوں کے مقابلے میں شہروں میں دھوئیں اور گرد و غبار کے باعث زیادہ ہے۔ حقیقت میں یہ بیماری نہیں ہے لیکن مستقل نزلہ زکام رہنے سے ناک کی جھلیوں میں ورم اور سرخی آ جاتی ہے۔ اکثر ورم کی زیادتی کی وجہ سے سانس لینے میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔

نزلہ خشک رہنے پر بھی یہ جھلیاں ورم کر جاتی ہیں اور سرخ رنگ کے ابھار نظر آتے ہیں۔ کبھی ناک میں چھوٹے چھوٹے غدود پیدا ہو جاتے ہیں' دبانے سے تکلیف تو نہیں ہوتی لیکن نزلہ زکام کے ساتھ مل کر تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔ ان تمام صورتوں میں ایک Sinusitis (سائی نس کی سوزش) سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ بیرونی نتھنوں سے تھوڑا اوپر اندر کی جانب کرینئل ہڈیوں کے درمیانی حصہ میں بھی ورم آ جاتا ہے اور اس کی وجہ سے سانس میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اکثر ایڈینائڈ غدود بڑھنے سے بھی جو سانس کی نالی میں حلق کے اوپری حصہ میں واقع ہیں' سانس بند ہوتے رہنے میں معاون ہیں اور Sinusitis سے مل کر دمہ کا راستہ ہموار کر سکتے ہیں۔

ان تمام تکالیف میں دوا ڈالنے یا آپریشن کرانے سے عارضی آرام تو آ جائے گا لیکن آپ جتنا چاہے آپریشن کراوائیں' ورم پیدا ہو گا اور تکلیف کا سبب بنتا رہے گا۔ اسکی مثال یوں سمجھیں کہ ایک ابھار پیدا ہوا اسے اوپر ہی سے کاٹ دیا لیکن وہیں دبا ہوا مادہ پھر سر ابھارے گا۔ آپ نے پھر سر قلم کر دیا لیکن کب تک؟ آپ اس جڑ کو ختم کریں جو اس کی نشو و نما کا باعث ہے۔

ہومیوپیتھی میں ایسی بیماریوں کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے اپنی اپنی علامات کے حوالے سے بے شمار دوائیں ہیں۔ چنانچہ ہم نزلہ' زکام کھانسی' سائی نس اور حلق کے سلسلے میں تمام تکالیف کو انکے نام کے حوالے سے علامات کے ساتھ دواؤں کا ذکر کئے دیتے ہیں جو بنیادی مزاجی کیفیت کو بھی درست کر دیں گی۔

نزلہ و زکام (Catarrh) Coryza

ناک سے سفید' پیلی یا سبزی مائل غلیظ رطوبات خارج ہوں تو اسے نزلہ یا زکام کہیں گے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر رطوبت ناک کے راستہ نکلے تو زکام کہا جائے گا اور سینے پر گرتا ہو تو نزلہ کہلائے گا۔ یہ بیماری مختلف وائرس کے علاوہ موسمی تغیر' تیز دھوپ' یا زیادہ ٹھنڈ میں رہنے کے علاوہ برف کے زیادہ استعمال یا ٹھنڈی ہوا لگ جانے سے ہو سکتا ہے۔ جیسا پہلے درج کر چکا ہوں کہ رسول خداؐ نے زکام کو خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر کہا ہے جو بیماری پر نازل ہو کر اسے بھگا دیتا ہے اور جذام سے بھی بچاتا ہے۔ "جب سر کی رگ ہیجان میں آتی ہے تو خداوند کریم زکام مسلط کرتا ہے۔"(۱)

---

(۱) "صرف ایک راستہ" مصنف عبدالکریم مشتاق

علاج :

موسم کی تبدیلی میں گرمی ختم ہونے اور سردی کا موسم شروع ہونے پر زکام ہو جائے، جسم خشک، پسینہ نہ ہو تو ایکونائٹ ۳ نصف گھنٹہ پر، ایک دن اس کے بعد چار گھنٹہ پر دینا مفید ہوا کرتا ہے۔ ٹھنڈا پانی یا برف کے استعمال یا زیادہ گرم رہنے میں اچانک سرد ہوا لگ جانے کے بعد زکام ہو جائے تو بیلس پرنس ۳ دو گھنٹہ پر۔ آنکھوں میں آنسو بھرے ہوں، آنکھ اور ناک دونوں سے پانی نکلتا ہو، یوفریشیا ۳ دو گھنٹہ پر۔ یکایک زکام ہو جائے، چہرہ سرخ، سخت درد، خشک کھانسی، بلاڈونا ۳ دو گھنٹہ پر۔ ناک بند، نتھنے خشک، دم گھٹتا ہو، ننھے بچوں میں یہی کیفیت ہو، سوتے میں چونک پڑتا ہو تو ماں اسی دوا کو پستان پر لگا کر دودھ پلا دے تو دست آکر بچہ ٹھیک ہو جائے گا۔ دیگر حالات میں دو گھنٹہ پر سمبوکس ۳۰، سردی لگ جانے سے زکام، جب ٹھنڈ سے تکلیف ہوتی رہے تو کیمفر 1X دو قطرے ہر آدھ گھنٹہ پر پانی میں دیں۔ ٹھنڈ ختم ہو جانے پر حسب ضرورت دوسری دوا دیں۔ نتھنے بند ہوں، حلق میں خراش، سانس لینے میں دقت، کھانسی لیٹنے سے بڑھے، صبح قدرے بہتر، لیکن شام سے تکلیف بڑھے، اسٹکٹا پلمونیریا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ ناک سے سفید شفاف پانی کے قطرے نکلیں، بہت زیادہ چھینکیں آئیں، کمرے میں تکلیف اور کھلی ہوا میں آرام ہو، ایلیم سیپا ۲ دو گھنٹہ پر۔ زکام کہنہ جو بار بار ہو، بچوں میں بھی برابر رہتا ہو تو ور بیسکم ۳ چھ گھنٹہ پر۔ زکام مختلف دواؤں کے استعمال سے خراب ہو جائے، ہڈیوں میں درد، حرارت اور کمزوری معلوم ہو یوپیٹوریم پرف ۳ دو گھنٹہ پر۔ ناک متورم، سرخ پانی جیسی ناک بہے، جلن نہ ہو، کالی آئیوڈائیڈ ۳ دو گھنٹہ پر۔ ہوا لگنے یا ذرا بدپرہیزی کرنے سے زکام اور چھینکیں شروع ہو جائیں، پاخانہ کی بار بار حاجت ہو دن میں زکام بہتا ہو اور رات میں بند ہو جائے یا ناک بند ہو، تھوڑا بہے، سینے پر بھاری پن، نکس وامیکا ۳۰ دو گھنٹہ پر موسم بدلنے پر اچانک زکام، ناک بھری ہوئی خشک، خراش ہو، آرم ٹرا ئفلم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ زکام کے ساتھ خوشبو، بدبو کا پتہ نہ چلے، سلفر ۳ چار گھنٹہ پر۔ زکام میں خوشبو، بدبو کے ساتھ مزہ کا بھی احساس نہ ہو میگنیشیا میور ۶ چار گھنٹہ پر۔ زکام میں مریض سر ڈھکنا پسند کرے، ٹھنڈی ہوا سانس کے ساتھ اندر جانے پر کھانسی آئے رات میں تکلیف بڑھے ریومکس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ زکام زیادہ بہتا ہو تو خشک کرنے کے لئے جسٹیشیا ۳۰ دو گھنٹہ پر (مصنف کی آزمودہ دوا ہے جو پلساٹیلا سے بہتر کام کرتی ہے)۔ زکام میں آنکھوں سے پانی بہتا ہو، داہنی آنکھ کے اوپر درد کے

ساتھ پورے جسم میں چوٹ لگنے جیسا درد ہو' رنین کولس بلب ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ زکام کے ساتھ کھانسی' سینے میں درد' جگر میں تکلیف' پانی جیسے دست' سنگونیریا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ اخراج پیلا یا سبز' زکام بند' پیاس نہ ہو' قبض ہو' پلساٹیلا ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ مستقل بار بار زکام ہوتا رہے تو دو تین ماہ برابر' نیٹرم میور ۶ دن میں تین مرتبہ۔ خواتین میں زکام اکثر ہوتا ہو' ماہواری کا خون زیادہ ہوا کرے' پیٹ بڑا ہو' کلکیریا کارب ۶ دن میں تین مرتبہ دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات نیٹرم کارب' سولی ڈیگو' اریلیا ریسی موسا' فائٹولکا' اسپا نجیلیا' کالی سلف' ایسکولس ہپ' کیموملا وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

چھینکیں آنا Sneezing

زکام' پیاس' نتھنوں میں خشکی اور کثرت سے چھینکیں آئیں' ایکونائٹ ۳ دو گھنٹہ پر۔ صبح کے وقت چھینکیں زیادہ ہوں زکام جلد ہو جایا کرے' کمزوری' پیر ٹھنڈے لیکن ہتھیلی و تلووں میں جلن رہے' سلفر ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ رات کو چھینکیں زیادہ آئیں اور ناک سے گرم رطوبت نکلے' ناک میں سرسراہٹ جس سے بار بار ناک میں انگلی ڈالنا پڑے' ہونٹ پھٹتے ہوں' آرم ٹرئفلم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مسلسل چھینکیں آئیں' نتھنوں سے جلن دار پانی ٹپکے' آواز بھاری ہو جائے' آرسنک البم ۳ دو گھنٹہ پر۔ جلن نہ ہو اور چھینکوں میں سفید چمکیلا پانی نکلتا ہو' ایلیم سیپا ۶ دو گھنٹہ پر۔ چھینکیں بند کمرے یا مکان کے اندر زیادہ آئیں' کھلی ہوا میں زکام اور چھینکوں کو آرام ہو' پلساٹیلا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ ٹھنڈی ہوا میں ناک بند ہو جائے یا بہتا ہوا زکام رک جائے تو ہیپر سلفر 1X دینے سے زکام جاری ہو جائے گا لیکن کپڑا اتارتے ہی زکام میں چھینکیں آنا شروع ہو جائیں تو ہیپر سلفر ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ کھانسی کے دوران چھینکیں آجائیں' ناک میں ورم اور درد' زبان خشک' قبض' برائیونیا ۳ دو گھنٹہ پر۔ زکام نہ ہو اور ناک سے پانی جیسا اخراج ہو' کھانسی کے ساتھ چھینکیں آئیں' ایگریکس مسکیرس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ ناک میں گوشت بڑھا ہوا' پرانا زکام' چھینکیں متواتر آئیں' کاربونیم سلف ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ چھینکیں برابر آتی رہیں' ناک متورم' درد اور چھینکنے میں خون آجائے فاسفورس ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ صبح اٹھتے ہی چھینکیں آئیں' تیز جلن دار رطوبت خارج ہو' کمزوری' دل کی دھڑکن' امونیم کارب ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ چھینکوں میں پیشاب نکل

جائے، کاسٹیکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ دوپہر سے قبل مسلسل چھینکیں آتی ہوں، نتھنوں میں خشکی، کھانسی کے ساتھ متلی معلوم ہو، گھٹنوں اور جوڑوں میں درد ہو، سائی میکس ۶ چار گھنٹہ پر۔ جلد زکام ہو جایا کرے، صبح چھینکیں آتی ہوں، ہتھیلی و تلوے جلتے ہوں، سلفر ۳ چار گھنٹہ پر۔ دورے والی چھینکیں جو وقفہ وقفہ سے آتی ہوں اور کمزوری محسوس ہو، پنڈلی میں درد ہو، پیٹرولیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ چکر آنے کے ساتھ پانچ چھ منٹ مسلسل چھینکیں آتی رہیں، سینیگا ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات کلکیریا کارب، ارجنٹم نائٹریکم، گریشی اولا، منرریم، نکس وامیکا اور لاروسرا سیس وغیرہ بھی وقت ضرورت کام دیتی ہیں۔

سائی نس Sinus

حواسی نظام میں ناک کے سلسلے میں تفصیل دیتے ہوئے بتلایا جا چکا ہے کہ سائی نس کیا ہے۔ سائی نس کے اندر کی جھلی میں ورم یا انفیکشن ہوتا ہے تو کبھی زکام، کبھی چھینکیں، کبھی ناک بہنا، کبھی کھانسی، پیلی یا سبزی مائل رطوبت کا ناک سے اخراج اور بخار وغیرہ ہوا کرتا ہے۔

علاج :

سائی نس کے سلسلے میں زکام اور چھینکوں سے متعلق دوائیں درج ذیل ہیں۔ انہیں میں سے حسب علامات دوا کا انتخاب کریں۔ مصنف اس سلسلے میں علاماتی دوا کے علاوہ اگر اخراج کرانک ہو جائے تو چھ گھنٹہ پر سورائنیم ۳۰ دیتا ہے اور ایک ہفتہ بعد اسی کی دو سو طاقت ہفتہ میں ایک بار دیا کرتا ہے۔ دوسری دواؤں میں ٹیوکیرئم ۳۰ اور اسٹکٹا پلمونیریا ۳۰ کامیاب دوائیں ثابت ہوئی ہیں۔ پانی جیسی ناک بہنے اور چھینکوں میں ایلیم سیپا ۶ دو گھنٹہ پر دینے سے کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔

اس کے علاوہ عام طور پر استعمال ہونے والی دواؤں میں حسب علامات کالی بائیکرومیکم، کالی آئیوڈائڈ، سلیشیا، ایسافوٹیڈا، ہیپر سلفر، مرک آئیوڈائیڈ نائس، فاسفورس، تھوجا، آرسنک البم، یوکلپٹس، بلاڈونا، نیٹرم میور، اسپائجیلیا وغیرہ بھی فائدہ مند ہیں۔

۴ ۔ ناک کا بد گوشت Polypus Nasi

نتھنے کی بلغمی جھلی سے پیدا ہونے والی اس بیماری کو بعض لوگ ناک کی بواسیر بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے ناک کے نتھنوں میں مسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ مسے متورم، چکنے، نرم، نیلگوں یا سفید ہوتے ہیں۔ کبھی ان سے مواد نکلتا ہے، مریض سانس لینے کے لئے منہ کھلا رکھتا ہے۔ ناک صاف کرنے میں بد گوشت کبھی نتھنے کے پاس تک بڑھ جاتا ہے۔ بولنے میں بعض وقت ناک سے آواز نکلتی محسوس ہوتی ہے، کبھی خوشبو بدبو کا احساس جاتا رہتا ہے۔ ناک میں کھجلی، نزلہ، گاڑھی پیلی سبزی مائل ناک نکلا کرتی ہے۔ زیادہ تر یہ مرض بیرونی الرجی سے ہوتا ہے۔

علاج :

ناک کے بد گوشت میں جبکہ نتھنوں میں زخم ہو جائیں جس سے متعفن رطوبت نکلے، تھوجا ۳۰، چھ گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ مصنف کے تجربہ میں تھوجا ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ کھلانا بہتر ہے اور مدر ٹنکچر کو صبح و رات نتھنوں میں لگانا بے حد مفید ہے۔ موٹے مریض یا پیٹ بڑا ہونے والے مریضوں میں جبکہ انکی ٹانگیں کمزور ہوں اور سر پر پسینہ آتا ہو، کلکیریا کارب ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ بد گوشت میں جبکہ نزلہ کرانک ہو جائے اور زکام نہ محسوس ہوتے ہوئے بھی چھینکیں آتی ہوں، ناک سے بدبودار پیڑیاں نکلیں، ٹیوکریم 1X چھ گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ مصنف نے اسی دوا کو ہر ہفتہ ۲۰۰ طاقت میں دیا اور صبح و شام اسی دوا کا مدر ٹنکچر نتھنوں میں لگوا کر فائدہ حاصل کیا۔ بد گوشت کے ساتھ نتھنوں کی درمیانی ہڈی میں زخم ہو جائے اور لیسدار متعفن رطوبت نکلے، کالی بائیکرو میکم 3X چھ گھنٹہ پر۔ ناک کی جڑ میں کھنچاؤ کے ساتھ مسے یا بد گوشت کی وجہ سے بدبودار رطوبت نکلے، کیڈ میم سلف ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ بد گوشت ہونے سے ناک سے زرد گاڑھی رطوبت نکلے اور چھونے سے خون آ جائے، فاسفورس ۳ آٹھ گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ مصنف اس دوا کو ۲۰۰ طاقت میں ہر ہفتہ دیتا ہے اور ساتھ میں کالی بائیکرو میکم 3X چھ گھنٹے پر دے کر فائدہ حاصل کرتا ہے۔ بیماری کرانک شکل اختیار کر لے اور ناک سے سخت بدبو آ رہی ہو، مریض سوزاک کا شکار رہ چکا ہو، ٹھنڈ محسوس کرے، سورانیم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ مصنف اس دوا کو بھی ہر ہفتہ دو سو طاقت میں دیتا ہے جس کے ساتھ سینگونیریا ۳ چھ گھنٹہ پر دینے سے فائدہ دیکھا گیا ہے۔ ناک کی ہڈی گل گئی ہو، نتھنوں میں زخم ہوں، ناک سے کبھی چھلکے، پپڑیاں اور کبھی بدبودار پتلی رطوبت نکلے، چہرے پر زردی ہو، نائیٹرک

ایسڈ ۶ چھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔
Polypus میں ڈاکٹر کلارک اور ڈاکٹر بورک نے فارمیکا روفا کے علاوہ کالی نائٹریکم کو بھی مفید قرار دیا ہے۔

۵ ۔ قوت شامہ کا زائل ہونا

مزمن زکام، سردی لگنا، جوڑوں کے درد یا کسی دوسری شدید بیماری کے بعد خوشبو یا بدبو ناک میں نہ آئے تو پہلے اصل سبب معلوم کر کے اسکا علاج کریں۔ زیادہ تر یہ مرض ناک کی خرابی یا مزمن زکام کی وجہ سے ہوتا ہے۔
زکام یا ناک کے کسی مرض کی وجہ سے یہ مرض ہو تو **پلساٹیلا ۳۰** چھ گھنٹہ پر۔ مزمن ناک کے امراض میں جب بدبودار اخراج ہوں مگر خود مریض کو بدبو نہ معلوم ہو، **سلفر ۳** چار گھنٹہ پر۔ زکام کے خرابی اور کھانسی کے دوران قوت شامہ زائل ہونے میں منہ کا مزہ بھی خراب ہو، **سنگونیریا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ انفلوئنزہ کے بعد قوت شامہ ساتھ نہ دے، **امونیم میور 3X** چار گھنٹہ پر۔ سردی لگ جانے کے بعد یا جوڑوں کے درد کے بعد یا کسی اور شدید بیماری کے بعد اس بیماری میں **امونیم کارب 3X** چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔
اس کے علاوہ حسب علامات مرک وائیوس، سلفر، جلسیمیم، سیپیا، کالی بائیکرو میکم اور کالی آئیوڈائڈ وغیرہ بھی اچھی دوائیں ہیں جن سے کام لیا جاسکتا ہے۔

۶ ۔ ناک سے بدبو آنا Ozaena

عام طور پر یہ پرانے زکام کے بعد ہوتا ہے لیکن کبھی اس کی وجوہات میں پارہ کا غلط استعمال، چیچک، خسرہ یا آتشک کا زخم بھی شامل ہے۔ مرض میں ناک کی جھلی پتلی ہو جاتی ہے اور ناک سے بدبو آنے لگتی ہے۔ اسکے علاوہ ناک کی بلغمی جھلی کے زخم سے خون آلود رطوبت یا بدبودار مواد کا اخراج ہوتا ہے۔

علاج :

مرض کی ابتدا ہی میں **کیڈمیم سلف 3X** چھ گھنٹہ پر دی جائے تو مرض پر قابو پانے میں آسانی ہو جاتی ہے۔
ڈاکٹر کلارک نے سوتے وقت **سفلینم ۲۰۰** دینے کی ہدایت کی ہے۔ سفلس کے زیر اثر مریضوں میں ناک سرخ، ورم، ہلکا درد، کبھی خشک پیپ ملی رطوبت نکلے یا زردی مائل بدبودار پیپ نکلے، **آرم میٹ ۶** چھ گھنٹہ پر۔ زکام میں

ناک سے پانی زیادہ نکلتا ہو' ناک کے باہر سرخی' درد' ناک کا درمیانی حصہ دب جائے' سونگھنے کی طاقت زائل ہو' بدبودار پیپ کا اخراج' کالی بائیکرو میکم 3X چار گھنٹہ پر دیں۔ پارہ کے زائد استعمال میں یہ تکلیف ہو اور بدبودار پیپ کا اخراج ہو' نائٹرک ایسڈ ۶ چار گھنٹہ پر دیں۔ سورا کے مریضوں میں سورانیم ۳۰ چار گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ مصنف اسی دوا کو دو سو طاقت میں ہفتہ میں ایک مرتبہ اور ساتھ میں ہائڈراسٹس کین ۳ چار گھنٹہ پر دیتا ہے۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات سینگونیریا' آیوڈیم' ہاملس' مرک بن آئیوڈائڈ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

۷ - نکسیر Epistaxis

ناک سے خون بہنا کوئی بیماری نہیں ہے۔ یہ دراصل کسی دوسری بیماری کی علامت ہو سکتی ہے۔ کبھی ناک کے سوراخ میں جو بلغمی جھلی ہوتی ہے اسکی باریک رگ کے پھٹنے سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ یہ چوٹ لگنے یا ناک صاف کرنے میں بے احتیاطی سے بھی ہو سکتا ہے۔ اتفاقی طور پر خون جاری ہو تو مریض کو آرام سے بٹھلا کر ناک کے بیچ کے حصہ پر آہستہ آہستہ دباؤ ڈالیں۔ کپڑے میں برف لپیٹ کر ناک کے چاروں طرف رکھ دیں تو خون بند ہو جائے گا پھر کپڑے کی بتی کو ناک کے سوراخ میں ڈال کر صاف کر لیں۔ زیادہ خون ضائع نہ ہو تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

ناک سے خون جاری ہونے میں جن بیماریوں کا شمار ہو سکتا ہے ان میں تیز بخار' خون کا کینسر اور ہائی بلڈ پریشر وغیرہ ہیں اور ان تمام چیزوں پر توجہ دینا اور دماغی کیفیت کا جائزہ لینا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہاں صرف نکسیر یعنی ناک سے خون جاری ہو جانے کے سلسلہ میں مختلف علامات کے ساتھ دوائیں درج کر رہا ہوں (ناک کی خشکی دور کرنے کے لئے و-سلین دونوں نتھنوں میں لگانا بھی مفید ہے)۔

علاج :

عام طور پر ناک ہی سے کیا' کسی مقام سے سرخ خون جاری ہو تو ہر نصف گھنٹہ پر دیں خون بند ہو جائے گا Millifolium 3or 30۔ چوٹ لگنے سے خون آنے پر ہر پندرہ منٹ کے بعد یہ دوا دینا چاہئے Arnica 30۔ سرخ چمکدار خون صبح سویرے نکلے پر ہر پندرہ منٹ پر Bryonia Alba 3X۔ چہرے پر تمتماہٹ اور تپکن

والے سر درد کے ساتھ ہو تو ہر پندرہ منٹ پر Belladona 3۔ منجمد خون جو صبح نکلے تو ہر پندرہ منٹ پر Nux Vomica 3 or 30۔ سیاہ منجمد خون ہونے پر ہر پندرہ منٹ پر Crocus Sativus 3 or 30۔ اکثر و بیشتر نکسیر پھوٹا کرے تو پہلے 'فاسفورس ۲۰۰' صرف ایک خوراک پھر ہر آٹھ گھنٹہ پر Ferrum phos 6X۔ چہرے پر سرخی اور بہت تمتماہٹ ہونے پر ہر چار گھنٹہ پر Meliotus Alba 3 or 30۔ ناک سے خون بہنے کے ساتھ خون کا دباؤ سر کی طرف ہو اور چہرے پر تمتماہٹ ہو تو چار گھنٹہ پر Graphites 30۔ اکثر و بیشتر پتلا سیاہ خون نکلنے پر ہر پندرہ منٹ پر دینا چاہئے Hamamelis 3۔ خون اکثر و بیشتر بہنے کے ساتھ قبض اور ریو اسیر ہو تو یہ شرطیہ دوا ہے چھ گھنٹہ پر دیں Sulphur 30۔ بوڑھے لوگوں میں اکثر و بیشتر نکسیر پھوٹے تو آٹھ گھنٹہ پر Carboveg 30۔ نکسیر پھوٹنے سے قبل یا بعد میں متلی محسوس ہو تو چار گھنٹہ پر Chelidonium Majus 30

نوٹ : مصنف نے اگر چوٹ کی وجہ شامل نہیں تو صبح ایک خوراک فاسفورس ۲۰۰ دے کر دوسری دواؤں میں اگر خون سرخ ہے تو ملی فولیم ۳' پندرہ منٹ پر دیا اور خون بند ہونے پر فیرم فاس 6X صبح و شام دو ہفتہ تک دیا جس میں مصنف کو کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔

(۲) ڈاکٹر گلبرٹ نے نتھنے کے ورم اور ناک سے خون بہنے میں Cadmium Metalicum کو بہترین دوا قرار دیا ہے۔

۸ - ناک سے متعلق دیگر تکالیف

ناک کے باہر سرخی ہو جانے پر بلاڈونا ۳' چھ گھنٹہ پر دیں۔ چوٹ کی وجہ سے ناک سے خون آئے تو آرنیکا ۳' ہر گھنٹہ پر دیں۔ کھانا کھانے کے بعد سرخی آتی ہو بوریکس ۶' چھ گھنٹہ پر دیں ساتھ میں ورم اور جلن ہو تو ایپس ۶' چار گھنٹہ پر۔ ناک میں شدید جلن ہو' سلفر ۳' چار گھنٹہ پر۔ ناک کے اندر دانہ جس میں مواد پڑ جائے' پیٹرولیم ۳' چار گھنٹہ پر۔ ناک کی جڑ پر دباؤ محسوس ہو تو کالی بائیکرومیکم ۳' چھ گھنٹہ پر۔ دانہ ہو اور مواد پڑ جائے اس وقت بھی فائدہ دے گی۔ ناک پر بوجھ سر درد کی وجہ سے کیپسیکم ۳' چار گھنٹہ پر۔ ناک میں درد ہونے پر گریفائٹس ۶' چھ گھنٹہ پر۔ اور اسی دوا کا مرہم ناک کے باہری حصہ پر لگائیں۔ ناک پر دانہ ہونے پر امونیم

کارب ۳' دو گھنٹہ پر۔ ناک پر سرخی ہونے کے ساتھ کھجلی ہونے پر سلیشیا ۶' چار گھنٹہ پر۔

خوشبو و بدبو کا احساس : پھولوں کی خوشبو نہ برداشت ہو' گریفائٹس ۶ چار گھنٹہ پر۔ ہر خوشبو بری لگے' کاربولک ایسڈ ۳' چار گھنٹہ پر۔ ہر چیز کی خوشبو بہت تیز محسوس ہو' آرم مٹ ۳' چھ گھنٹہ پر۔ سڑے انڈے جیسی بدبو محسوس ہو' بلاڈونا ۳' چار گھنٹہ پر۔ بدبو آئے اور دیر تک قائم رہے یا قے شدہ چیز جیسی بدبو محسوس ہو' ڈائسکوریا ۳' چار گھنٹہ پر۔ تلی ہوئی پیاز جیسی خوشبو محسوس ہو' سینگونیریا ۳' چار گھنٹہ پر۔ مسلسل کبوتر کی بیٹ جیسی بدبو محسوس ہوتی رہے' اناکارڈیم ۳۰' چھ گھنٹہ پر دیں۔

کسی طرح کی بھی خوشبو یا بدبو جو برداشت سے باہر ہو' ایکونائٹ ۳' چار گھنٹہ پر دے کر انتظار کریں۔ یہی دوا بہتر کام کرے تو پھر کسی دوا کی ضرورت نہیں۔

امراض گلو اور ان کا علاج

مشہور ڈاکٹر ہیوز نے نظام تنفس کے امراض میں نصف بیماریوں کا سبب سردی لگنا لکھا ہے۔ ان کے خیال میں دمہ' سردرد' زکام' انفلوئنزا' بخار' نمونیہ وغیرہ جیسے امراض کی ابتدائی منزل سردی لگنا ہے اور سردی ہی کا اثر حلق کے امراض کا باعث بھی ہوتا ہے۔ اس لئے دوسری وجوہات کو دھیان میں لانے سے قبل سردی کے اثرات کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔

ورم اور درد گلو Sore Throat

حلق کا ورم اور درد عام بیماریوں میں سے ہے جو کئی اقسام کے انفیکشن' ٹھنڈ لگنے' بلند آواز سے بولنے' گانے یا تقریر کرنے سے ہوتا ہے۔ زکام کی وجہ سے بھی حلق میں درد ہو سکتا ہے۔ غدود میں ورم آجاتا ہے۔ کھانسی آتی ہے' آواز بیٹھ جاتی ہے' بخار ہو جاتا ہے اور علاج کی طرف توجہ نہ دی جائے تو خناق وغیرہ ہو کر خطرناک صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ گلے کے غدود یعنی ٹانسلز پر ورم اور ان میں مواد پیدا ہونے کو Quinsy کہتے ہیں۔ کوئنسی ہونے کے ساتھ گلے کے اندر لعاب دار جھلی میں زخم ہو جاتا ہے اور گلے میں سرسراہٹ ہوتی رہتی ہے۔ مریض بار بار کھنکار کر بلغم نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔

علاج :

ٹھنڈ لگ جانے سے ابتدائی تکلیف میں گلے میں درد اور بخار ہو جائے تو ایکونائٹ ۳ ہر گھنٹہ پر دیں۔ گلے میں خشکی، ورم میں سرخی، شدید درد، نگلنے میں تکلیف، آنکھیں چمکیلی، چہرہ سرخ اور گرم، سردرد، بلاڈونا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ نیند سے بیدار ہوئے پر گلا خشک، محسوس ہو کہ کوئی چیز گلے میں پھنسی ہے، درد، سرخی، بدبو اور گلے کے باہر بھی ورم معلوم ہو، خالی نگلتے ہوئے تکلیف ہو لیکن کھانا نگلنے میں تکلیف کا پتہ نہ چلے، لیکیسس ۶ ہر گھنٹہ پر۔ پیلے نیلے یا سرخی مائل رنگ کے ساتھ ورم ہونے پر، مرک وائیوس ۶، دو گھنٹہ پر۔ گہرے رنگ کی سرخی جس میں زخرہ Larynx بھی متاثر ہو، ناجا ۶ ہر گھنٹہ پر۔ گلے میں نگلتے وقت درد، کوئی چیز بھی نگلنا مشکل، جیسے کسی شہد کی مکھی نے ڈنگ مارا ہو، ورم اور جلن، ایپس ۶ ہر گھنٹہ پر۔ حلق میں ورم گہرا سرخی مائل، ٹانسلز میں درد، خشک کھانسی، جمنوکلیڈرس ۳ ہر گھنٹہ پر، (ڈاکٹر کلارک اور ڈاکٹر بورک)۔ نرخرہ Larynx میں جیسے رکاوٹ ہو، Uvula بھی متورم ہو اور حلق سے نگلنے میں دقت ہو، آئیوڈیم 3X دو گھنٹہ پر۔ گلے میں معلوم ہو جیسے بال پھنسا ہوا ہے اور حلق سے گاڑھا بلغم نکلتا ہو، کالی بائیکرو میکم 3X دو گھنٹہ پر۔ ورم زیادہ ہو، گہرے رنگ کی سرخی معلوم ہو، نگلنے میں دقت ہو، لوزتین (ٹانسلز) باہر بڑھے ہوئے معلوم ہوں، فائٹولیکا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ گلے کے ورم کے ساتھ زخم پڑ جانے پر، گن پاوڈر 3X دو گھنٹہ پر۔ (مصنف نے گن پاوڈر کو ہر منتخب دوا کے ساتھ دیا اور ہمیشہ کامیابی ہوئی، زخم کے ساتھ حلق کی تکلیف میں اکینیشیا ۳، اور پائیروجنم ۶ سے بھی دو گھنٹہ پر دے کر فائدہ حاصل کیا)۔ حلق میں ورم، زخم، گہری سرخی، نگلنا مشکل، گلا بیٹھ جاتا ہو یعنی آواز پھنسی ہوئی نکلتی ہو خصوصا پبلک میں تقاریر کرنے والوں میں، مرکیورس سائنٹس ۶ ہر گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک و ڈاکٹر بورک)۔ حلق کا کوا بڑھ گیا ہو، ورم کرانک ہو جائے، کلکیریا فاس ۳، چار گھنٹہ پر۔ حلق کے ورم میں حلق کی نالی بھی متاثر ہو، ناک کی جڑ کے پاس سے بلغم حلق میں گرتا ہو، ہائڈراسٹس کین ۳، چار گھنٹہ پر۔ ورم میں گہرے رنگ کی سرخی، نگلنے میں درد اور جلن، گلینڈز میں بھی ورم، مرک کار ۳، چار گھنٹہ پر۔ ورم میں سرخی، درد اور کھانسی، الیومنا ۶، چار گھنٹہ پر (قبض ہو گا تو وہ بھی جاتا رہے گا)۔ حلق میں خشکی، جلن، تھوڑا تھوڑا پانی پینے کی پیاس، نگلنے میں دقت، آرسنک البم ۳، چار گھنٹہ پر دیں۔ مزمن صورت میں ورم و درد، خالی نگلنے سے بھی حلق میں تکلیف بڑھ جاتی ہو، زخم ہو

جس سے مواد نکلے، چار گھنٹے پر بر ائٹا کارب ٦ نہایت کامیاب دوا ہے۔ ورم معہ درد میں جیسے حلق کھرچا جا رہا ہو، آواز بیٹھ جائے، برومیم ۳ چار گھنٹہ پر۔ سخت جلن کے ساتھ تکالیف ہونے پر، کیپسیکم ۳ چار گھنٹہ پر۔ آواز کے زیادہ استعمال کے بعد ورم و درد گلو میں آرنیکا ۳ چار گھنٹہ پر۔ حلق میں ورم و درد کے ساتھ بواسیر کی تکلیف بھی ہو تو ایسکولس ہپ ۳ چار گھنٹہ پر دینے سے دونوں تکالیف میں فائدہ ہو گا۔ اپنے اپنے علامات کے ساتھ اگنیشیا ۳، ڈلکامارا ٦، کاسٹیکم ٦ اور ہیپر سلفر ٦ وغیرہ سے بھی فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے (مصنف گلے کی تکلیف میں بائیو کیمک دوا کالی میور 6X ضرور دیتا ہے)۔ حسب علامات دوسری دوا کے ساتھ نہایت کامیاب دوا ہے۔

۲ - ورم لوزتین Tonsillitis

تالو کے دونوں جانب بادام نما غدود ہوتے ہیں جنہیں Tonsils کہتے ہیں۔ ان میں ورم آ جانے ہی کو "ورم لوزتین" کہتے ہیں۔ ورم کی صورت میں حلق کی تکالیف ہوتی ہیں جس کے ساتھ بخار، درد سر، نگلنے اور سانس لینے میں تکلیف، جلن اور جسم میں درد وغیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ علاج نہ ہو تو ٹانسلز میں زخم بن کر مواد پیدا ہوتا ہے اور وہ بہنے لگتا ہے۔

علاج :

حلق کی مندرجہ بالا تکالیف میں جو دوائیں درج ہیں وہ اس مرض میں حسب علامات کام آئیں گی۔

[ان دواؤں کے علاوہ متورم ٹانسلز، جن میں سوئی چبھنے جیسا درد ہو، گلے میں جیسے کارک لگی ہے، نگلنے میں جیسے گلا گھٹ رہا ہے، صرف پانی، دودھ یا سیال اشیاء گلے سے اتر سکے، برٹیا میور ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ ایسی صورت میں مرک آئیوڈائڈ بھی باری باری دینے سے جلد فائدہ ہوتا ہے (مصنف)۔] مرض کرانک ہو جانے پر مصنف برٹیا کارب اور گن پاوڈر کے ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ بیسی لینم ۲۰۰ بھی ضرور دیتا ہے جس میں کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔ نگلنے میں تکلیف کے ساتھ مواد پڑنے لگا ہو اور گہرے رنگ کا بدبودار پیشاب آئے تو ایسڈ نیٹر ۳۰ چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

دیگر ادویات میں مرض سے مطابقت رکھتے ہوئے کلکیریا کارب، تھوجا، سلیشیا، سلفر، کالی آیوڈائڈ،

مرک وائیوس، کلکیریا آیوڈائڈ اور مرک بن آیوڈائڈ وغیرہ بھی مفید ہیں۔

۳ - نرخرہ کی اینٹھن Laryngismus

یہ مرض زیادہ تر بچوں میں ہوتا ہے (دیکھیں عنوان "بچوں کے امراض")

۴ - نرخرہ کا ورم Laryngitis

نرخرہ کی لعابدار جھلی میں ورم آجانے اور لیسدار بلغم نکلنے کو "ورم نرخرہ" کہتے ہیں۔ اس مرض میں بلغم نکلنے کے علاوہ خشک کھانسی میں بھوں بھوں جیسی آواز نکلتی ہے، آواز بیٹھ جاتی ہے، کبھی بخار اور سانس وغیرہ کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ ہوا کی تبدیلی، نرخرہ کا زیادہ استعمال اور ٹھنڈ لگ جانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علاج :

ٹھنڈی ہوا لگنے سے خو خو جیسی آواز کے ساتھ کھانسی، بخار، بے چینی، پریشانی، گلے میں درد، سانس میں رکاوٹ، **ایکونائٹ ۳** نصف گھنٹہ پر۔ آرام آنے کے ساتھ ساتھ وقفہ بڑھانا چاہئے۔ ایکونائٹ ابتدائی مراحل میں کام کرتی ہے اگر چھ سات گھنٹوں میں آرام نہ آئے تو فوراً اسپا نجیا ۳ نصف گھنٹہ پر دینے سے آرام آجائے گا۔ مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔ کمزور بچوں میں یہ حالت ہو تو **آیوڈین 3X** چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ بلغم کی سینے پر آواز، کھانسی میں بلغم نکلے، زبان سفید، سانس میں رکاوٹ **انیٹم ٹارٹ ۶** دو گھنٹہ پر۔ گاڑھا لیسدار بلغم ریشہ کی طرح خارج ہو اور زردی مائل ہو، **کالی بائیکرومیکم 3X** ہر گھنٹہ پر۔ کھانسی میں خشکی کے بجائے تری آجائے لیکن گلے کی آواز بدستور خراب ہو، مرض ٹھنڈی ہوا میں بڑھنے لگے اور گرمی پہنچانے سے کم ہو، **ہیپر سلفر ۶** دو گھنٹہ پر۔

کرانک صورت پیدا ہونے پر آواز بیٹھ جائے اور سینہ میں درد ہو، **کاسٹیکم ۶** دو گھنٹہ پر۔ گلے کی خشکی میں آواز بھی بیٹھ جائے اور جلن ہو، **فاسفورس ۳**، چار گھنٹہ پر۔ بوڑھے لوگوں میں پرانی کھانسی کے ساتھ نرخرہ کی جھلی میں ورم ہو اور کمزوری محسوس ہو، **کاربوویج ۶**، چار گھنٹہ پر۔ بخار، سرسامی کیفیت، شدید نقاہت، **آرسنک البم 3X** دو گھنٹہ پر۔ (مصنف نرخرہ کی تمام تکالیف میں حسب علامات دوا کے ساتھ بے حد کمزوری میں ناشتہ و کھانے کے

بعد آرسنک آیوڈائڈ 3X دیتا ہے اور ہفتہ میں ایک مرتبہ بیسی لینم ۲۰۰ بھی دیتا ہے)۔ کھانسی میں خون و بلغم ملے چھوٹے ٹکڑے نکلیں، آواز اکثر و بیشتر بیٹھ جایا کرے، تپ دق والی لیرنجائٹس ہو، نیٹرم سیلینیکم ۳، تین گھنٹہ پر دیں (ڈاکٹر کلارک)۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات سلفر، کالی آئیوڈائڈ، لیکیسس، برومائن، اور منیگنم وغیرہ بھی اچھا کام کرتی ہیں۔ (مصنف نے اس مرض میں شدید کھانسی کی صورت میں اسپانجیا کے ساتھ ڈروسرا سے فائدہ اٹھایا ہے۔ بوڑھوں میں آواز بیٹھ جانے پر کاسٹیکم اور آرنیکا کے ساتھ سلینیم ۶ نے بھی اچھا کام کیا ہے)۔

۵ - ہوا کی نالی کا ورم Trachitis

اس مرض میں ہوا کی نالی میں ورم، خشکی، کھجلی اور جلن کے ساتھ وہی تکالیف ہو سکتی ہیں جن کا حلق سے متعلق امراض میں اوپر ذکر آچکا ہے۔ اس میں بھی ٹھنڈ کے اثرات اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ علاج میں کام آنے والی حسب علامات خصوصی دوائیں درج ذیل ہیں۔

آرسنک البم ۳، فاسفورس ۳، کینابس سٹائیوا ۳، کاربو ویج ۶، نکس وامیکا ۳، اسٹینم ۶، برائیونیا ۳، بلاڈونا ۳، سلفر ۳، کاربوا نیمیلس ۶، کیپسیکم ۳، سلیشیا ۶، اوسمیم، لیکیسس ۶، بر ومیم ۳۰، کائیکرو میکم 3X، ریومکس کرا ئپس ۶ اور ایپس ۶ وغیرہ۔

نوٹ : زکام، کھانسی، لیرنجائٹس اور برانکائٹس میں درج دواؤں کو بھی ضرور دیکھیں۔ اس میں بھی ہوا کی نالی سے متعلق تکالیف کا ذکر اور علاج موجود ہے۔

حلق کے کوے کا ورم Uvulitis

اس بیماری میں وائرس یا ٹھنڈ لگنے سے ورم ہو جاتا ہے۔ نگلنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ کبھی زخم ہو جاتا ہے اور کبھی کھانسی بھی ہو سکتی ہے۔

حلق کے کوے میں ورم یا زخم ہو تو مرک کار ۶ دو گھنٹہ پر۔ ورم سے کھانسی پیدا ہو جس میں لیٹنے سے تکلیف زیادہ بڑھا کرے، ہیوسمس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ ورم ہو، جلن محسوس ہو، شہد کی مکھی کے ڈنک لگنے جیسا درد ہو،

ایپس ۶ چار گھنٹہ پر۔ ورم، حلق جیسے کوئی کھرچ رہا ہو، جلن دار درد، کھانسی، الیومن ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔
ہوا کی نالی کے ورم میں درج دواؤں میں سے بھی حسب علامات دوا کا انتخاب ہو سکتا ہے۔

سینہ کی جھلی کا درد Pleuralgia

اس مرض میں سینہ کی جھلی میں درد سے سینہ کے عضلات میں اور کبھی سینہ کے ایک جانب درد ہوتا ہے۔ گہرا سانس لینے یا سینہ کو دائیں بائیں حرکت دینے سے بھی درد ہو سکتا ہے۔

علاج :

سینہ کی جھلی کا درد اگر ٹھنڈ سے شروع ہوا ہے، حرکت کرنے میں درد ہے، بے چینی اور بخار بھی ہے تو پہلی اور اچھا کام کرنے والی دوا ایکونائٹ ہے، تین طاقت میں ہر گھنٹہ پر دینے سے آرام آجانا چاہئے۔ سینہ میں شدید درد جو لیٹنے یا کروٹ بدلنے یا سانس لینے سے بڑھے، کالی کارب ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ سخت درد جس میں مریض حرکت کرنے سے ڈرتا ہو، مقام درد کو دبانے سے بھی تکلیف ہو، خصوصاً بائیں جانب کے درد میں، رینکولس بلب ۳ ہر گھنٹہ پر۔ حرکت کرنے اور باہر سانس نکالنے میں درد لیکن مقام درد کو دبانے سے آرام محسوس ہو، برائیونیا ۳X ہر دو گھنٹہ پر۔ درد اعصابی، جبکہ نقاہت محسوس ہو، مستورات میں ہر گھنٹہ پر سمی سی فیوگا ۳۔ جب درد داہنی طرف سینہ میں ہو، چیلیڈونیم ۳ ہر گھنٹہ پر۔ کام کی زیادتی سے چوٹ جیسا درد ہو جو مقام درد کو دبانے سے بڑھے، آرنیکا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ درد کے ساتھ تھوڑے پانی کی پیاس ہو، آرسنک البم ۳ دو گھنٹہ پر۔ درد کی جگہ کو دبا کر لیٹنے یا حرکت کرتے رہنے میں آرام محسوس ہو، پلساٹیلا ۳ ہر دو گھنٹہ پر دیں۔

نوٹ : Pleura میں ورم کے لئے دیکھیں "Pleurisy"

آواز بیٹھ جانا Hoarsness

پہلے ذکر آچکا ہے کہ نرخرہ Larynx آواز نکالنے کا اہم آلہ ہے۔ جس میں ورم آنے یا اس میں ٹھنڈ پہنچنے، بلند آواز سے گانے، لیکچر دینے، نزلہ، کھانسی، دق، سرطان، یا کسی اور بیماری کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لئے یا مستقل

مفلوج ہونے سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ گلے میں خرخراہٹ و خشکی اور کبھی سانس میں تکلیف ہوتی ہے۔

علاج :

زخرہ سے زیادہ کام لینے مثلاً بلند آواز سے گانے، تقریر کرنے یا مسلسل باتیں کرنے سے گلا بیٹھ جائے، آرنیکا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ زکام اور کھانسی سے گلا بیٹھ جائے، کاسٹیکم ۳۰ دو گھنٹہ پر دیں۔ آواز یکایک بیٹھ جائے کوئی اور وجہ نہ ہو، فائٹولکا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ عام کمزوری کی وجہ سے گلا بند یا آواز پھنس کر نکلنے میں آئیوڈیم ۶، چار گھنٹہ پر۔ زخرہ میں درد اور گلے میں زخم کے ساتھ آواز بیٹھنے میں آرم ٹرا ئفلم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ سردی لگنے یا گلے میں ورم سے آواز بیٹھنے پر بلاڈونا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ زخرہ پر فالج کے اثر سے آواز بیٹھے تو آکزیلک ایسڈ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مرض ہسٹریا کے ہونے پر اگنیشیا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ آواز بیٹھنے کا مرض کرانک ہو جائے اور بالکل صاف آواز نہ نکلتی ہو، گلے کی خرابی شامل ہو، برائٹا کارب ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ خواتین میں حیض کے وقت آواز بیٹھ جاتی ہو، جلسیمیم ۳۰ دو گھنٹہ پر دیں۔ شام کے بعد یا جسم سے کپڑا اتارنے یا زیادہ سردی میں آواز بیٹھنے پر ہیپر سلفر ۶ چار گھنٹہ پر دیں۔

نوٹ : باقی دوائیں حسب علامات دیکھیں بعنوان "زخرہ کا ورم"

کھانسی Cough

کھانسی بذات خود کوئی بیماری نہیں یہ زیادہ تر دوسری بیماریوں کی علامت ہے۔ ہوا کی نالیوں کی لعاب دار جھلی متاثر ہوتی ہے جو کھانسی کی مخصوص وجہ ہے۔ پھیپڑے میں ورم، نزلہ زکام، ٹانسلز کا ورم، امراض گردہ، جوڑوں کا درد، امراض قلب، آتشک، سل وغیرہ بھی اس مرض کے اسباب میں شامل ہیں۔

کھانسی دو قسم کی ہوتی ہے ایک خشک، جس میں بلغم بالکل نہیں نکلتا، کبھی مشکل سے نکلے بھی تو بہت کم مقدار میں ہوتا ہے۔ دوسری طرح کی کھانسی تر، بہت بلغم والی ہوتی ہے جس میں کبھی پتلا، جھاگدار، لیسدار یا گاڑھا چمکیلا بلغمی مادہ نکلتا رہتا ہے۔

نوٹ : میری کوشش ہے کہ تقریباً ہر طرح کی کھانسی کا علاج انکی علامات کے حوالے سے درج کردوں پھر بھی

عرصہ تک کھانسی نہ جائے تو اسے قوت حیات میں کوئی نقص سمجھ کر کسی ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹر کی مدد ضرور لینا چاہئے۔

علاج :

ٹھنڈ لگ جانے سے تھوڑی تھوڑی دیر پر خشک کھانسی یا کھانسی جو سوتے میں آئے ایکونائٹ ۳ دو گھنٹہ پر۔ حلق میں سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی' کھانسنے میں بلغم کا ٹکڑا دور گرے بڈیا گا ٦ چار گھنٹہ پر۔ کھانسی حلق سے اٹھے' دن میں بالکل نہ ہو' رات میں زیادہ ستائے' کبھی کھانسی کے ساتھ پیشاب نکل جائے' کونیم ۳۰ چار گھنٹہ پر ۔ کھانسی رات میں آئے جس سے مریض بیدار ہو جائے اور ختم ہونے پر تھوڑا سا بلغم نکل جائے یا ایسی کھانسی جو تسلی دینے سے اور بڑھ جاتی ہو' آرسنک البم ۳ چھ گھنٹہ پر۔ گلے میں سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی بالکل خشک جو لیٹنے سے بڑھے اور بیٹھنے سے کم ہو جائے تو انولا Inula ٦ چار گھنٹہ پر۔ حلق میں سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی معلوم ہو حلق میں دھول یا پر جیسی کوئی چیز پھنسی ہے یا سرسراہٹ کھانسی کے دوران یا بعد میں ہو' کلکیریا کارب ٦ دو گھنٹہ پر۔ کھانسی دم گھٹنے والی جو شام یا رات میں لیٹ جانے سے بڑھتی ہو' پیلا یا جھاگدار بلغم خارج ہو' خاص علامت یہ ہے کہ داہنی کروٹ لیٹنے سے زیادہ ہوتی ہو یا نمونیہ کے بعد پرانی کھانسی ہو' کاربوا ٹیملیس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ حلق میں سرسراہٹ' زکام' سانس میں رکاوٹ پیدا کرنے والی کھانسی جس میں جب تک ریاح نہ خارج ہو یا مریض اٹھ کر نہ بیٹھ جائے کھانسی نہیں رکتی' سنگونیریا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ کھانسی رات دو اور تین بجے کے دوران آئے' سینہ میں درد ہو' کالی کارب ٦ دو گھنٹہ پر۔ معدہ خراب ہو' بار بار پاخانہ کرنے کی حاجت ہو جس میں کھانسی نصف شب سے صبح تک آئے نکس وامیکا ۳ دو گھنٹہ پر۔ کھانسی نصف شب کے بعد بڑھے' سانس لینے میں دقت ہو' اسپا نجیا ۳ دو گھنٹہ پر۔ شام سے نصف شب تک کھانسی زیادہ آئے' ٹھنڈک میں بڑھتی ہو' داہنا پھیپڑا متاثر ہو اور کھانسنے میں زور کا پیشاب معلوم ہو' فاسفورس ۳ دو گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک و ڈاکٹر لوہانی)۔ خشک کھانسی جو حلق یا نرخرہ میں تکلیف کے ساتھ آئے الیومنا ٦' چھ گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ جن مریضوں میں ذرا بھی سردی لگنے سے گلٹھیاں بڑھ جاتی ہوں' دورے والی کھانسی ہو جو شام سے بڑھ کر نصف شب تک بہت تیز ہو جائے' برائیٹا کارب ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ خشک کھانسی' سانس اندر لینے میں سینہ میں تیز درد' سردرد' رات میں لیٹنے پر شدید کھانسی'

اٹھ کر بیٹھنا پڑے ' برائیونیا ۳ دو گھنٹہ پر۔ خشک کھانسی جو رات میں بڑھتی ہو اور بلغم نہ نکلتا ہو' خواتین میں حمل کے دوران کھانسی میں بھی یہی دوا کام آئے گی' چار گھنٹہ پر سمی سی فیوگا ۳x۔ خشک کھانسی جس میں چہرہ سرخ ہو جائے ' سینہ پر بوجھ معلوم ہو' زخرہ میں ورم اور تکلیف ' بچہ کھانسی سے قبل رونے لگے یا جب کھانستے کھانستے چھینک آ جائے تو کھانسی رک جایا کرے ' بلاڈونا ۳ دو گھنٹہ پر ۔ خشک دورے والی کھانسی جو کافی دیر آکر رک جائے' پیٹ میں سوتی کیڑے ہوں' سنا ٦ چار گھنٹہ پر۔ کھانسی خشک ' بلغم زیادہ ' پیلاہٹ لئے ہوئے' گاڑھا اور کڑوا' رات میں لیٹنے سے زیادہ کھانسی ہو جبکہ بستر سے اٹھ کر بیٹھ جانے سے کم ہو' پلساٹیلا ۳ دو گھنٹہ پر۔ کھانسی صبح یا شام جو مرطوب موسم میں بڑھے اور لیٹنے سے کم ہو جائے' مینگنم ٦ دو گھنٹہ پر۔ زوردار آواز کے ساتھ کھانسی' بلغم ہو اور سانس بھی پھولے' کیپسیکم ۳ دو گھنٹہ پر۔ صبح سے شام چھ سات بجے تک کھانسی آتی ہو جس سے دق ہونے کا شبہ پیدا ہو' کلکیریا فاس ٦ دو گھنٹہ پر۔ تیز آواز کے ساتھ کھانسی' بلغم سفید یا زردی مائل یا سیاہ خون ملا نکلے' سر اور پیٹ میں درد رہے' سلفر ۳ دو گھنٹہ پر۔ کھانسی ٹھنڈی ہوا میں بڑھے ' سر پر سردی کا احساس زیادہ ہو' سر بند رکھنا چاہے' کھانستے میں پیشاب نکل جائے' ریومکس ٦ دو گھنٹہ پر (مستورات میں یہ دوا بے حد مفید ہے)۔ کھانسی میں ابکائیاں ہوں اور خسرہ کے دوران یا اسکے بعد کھانسی میں سانس پھول جاتی ہو' اپیکاک ۳ دو گھنٹہ پر۔ کرانک بلغمی کھانسی' بلغم آسانی سے اور زیادہ نکلے' انیٹم ٹارٹ ٦ دو گھنٹہ پر۔ کھانسی تر آئے' بلغم مواد ملا نمکین ہو' بائیں جانب سینے میں دکھن ہو' نیٹرم سلف ٦ دو گھنٹہ پر۔ زخرہ میں درد جس سے نجات پانے کی کوشش میں کھانسی کی خواہش' آواز بیٹھی' گلے میں درد' کھانسی آنے لگے تو بلغم گاڑھا نکلے جس سے سکون معلوم ہو' آیوڈیم ۳x دو گھنٹہ پر۔ کھانسی آنے میں لیسدار سفید بلغم یا مواد نکلتا ہو' چہرہ کھانسنے میں سرخ ہو جاتا ہو' کبھی قے ہو جائے' سینے میں دکھن معلوم ہو' فیرم میٹیلیکم ٦ دو گھنٹہ پر۔ بلغمی کھانسی' کھانستے وقت مریض سینہ پکڑے ' جلن معلوم ہو اور سینے میں درد ہو' آواز بیٹھے' مرک سال ٦ دو گھنٹہ پر۔ کھانسی نزلہ زکام یا انفلوئنزہ کے بعد مسلسل آتی رہے' سینے کے عضلات میں درد ہوا کرے' سانس لینے میں دقت اور مریض چت لیٹنے سے آرام محسوس کرے۔ سٹرا کینینم (ڈاکٹر لوہانی)۔ مصنف کو اس دوا کا تجربہ نہیں۔

کھانسی میں بہت بلغم نکلے اور پیلے رنگ کا پیشاب بھی زیادہ آئے' Scilla 3 دو گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک۔ مصنف کو اس دوا کا تجربہ نہیں)۔ کھانسی کے ساتھ نمکین جھاگدار گاڑھا بلغم نکلے' نمونیہ سے کھانسی قائم ہو جائے

جس میں کوئی دوا کارگر نہ ہو، مریض دق کی علامات سے دو چار ہو رہا ہو، کالی آیوڈائیڈ ۶ دو گھنٹہ پر۔ نرخرہ میں کھجلی کے ساتھ کھانسی، بلغم سبزی مائل اور معلوم ہو کہ ہوا کی نالی میں کچھ پھنس رہا ہے، شام سے آدھی رات تک کھانسی بڑھے یا ٹھنڈا پینے سے زیادہ تکلیف ہو، بلغم میں بدبو محسوس ہو، کمزوری اور ریاح میں بدبو ہو، کاربوتیج ۶ دو گھنٹہ پر۔ کھانسنے میں پیشاب نکل جائے، زبان پر سفید میل کی تہہ ہو، معدہ خراب رہے، گرمی یا دھوپ میں کھانسی بڑھے، بلغم گاڑھا پیلے رنگ کا، انٹی مونیم کروڈم ۶ دو گھنٹہ پر۔ بوڑھوں میں حلق کے ورم کے ساتھ شدید کھانسی جس سے جسم ہل جاتا ہو، سینیگا ۳ دو گھنٹہ پر۔ خشک کھانسی جو صرف رات میں آئے، ور بیسیکم ۳ دو گھنٹہ پر۔ کرانک خشک کھانسی، معلوم ہو کہ نرخرہ میں زخم ہے یا کھانسی میں متلی معلوم ہو اور قے ہو جائے جس میں پانی و خون ملا ہو، نائٹرک ایسڈ ۳ دو گھنٹہ پر۔ گلے میں سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی جو صبح زیادہ آئے، مخصوص علامت یہ ہے کہ کھانسی ٹھنڈک سے بڑھتی ہے لیکن ٹھنڈا پانی پینے سے کم ہو جاتی ہے، کھانستے میں پیشاب بھی نکل جاتا ہے، کاسٹیکم ۶ چار گھنٹہ پر۔ دمہ جیسی کھانسی جو خشک اور سرد ہوا سے بڑھے، بلغم ڈھیلا جو صبح کے وقت کھانستے میں نکلے، ہیپر سلفر ۶ چار گھنٹہ پر۔ ہنسنے پر کھانسی آئے، مریض کو میٹھا زیادہ پسند ہو، ریاح بنتی ہوں، چہرہ بوڑھوں جیسا مرجھایا، ارجنٹم نائٹریکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ نرخرہ میں اکساہٹ کے ساتھ شدید کھانسی ہو جس میں کھانا نکل جائے، ڈروسرا ۶ دو گھنٹہ پر۔ کھانسی خشک جو شام یا رات کے آخری لمحے میں بڑھتی ہو، زکام، انفلوئنزہ، کالی کھانسی، خسرہ وغیرہ جیسے امراض کے بعد اتنی شدید ہو کہ بستر پر لیٹنا محال ہو، اسکٹا پلمونیریا ۶ دو گھنٹہ پر۔ مسلسل خشک کھانسی جو نرخرہ میں ذرا سی بھی ٹھنڈی ہوا داخل ہونے سے، دھوئیں سے یا بلند آواز سے پڑھنے سے یا کسی حلق و سینہ یا پٹھے کی بیماری کے بعد ہوئی ہو اور جانے کا نام نہ لیتی ہو، متھا پپراٹا ۳ دو گھنٹہ پر۔ تشنجی خشک کھانسی، حلق میں بلغم کی آواز، مریض بلغم نکالنے کے لئے کھنکھارتا ہو، اندر کی طرف سانس لینے میں ہوا جانے سے کھانسی، شام سے نصف شب تک تکلیف میں اضافہ ہو، برومیم ۶ دو گھنٹہ پر۔ سگریٹ پینے سے کھانسی آتی ہو، پیٹرولیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مسلسل کھانسی آئے جس میں سانس لینے میں دقت ہو رہی ہو، معلوم ہو کھانستے کھانستے سینہ پھٹ جائے گا، سینے کے نچلے حصہ کو جیسے کوئی مروڑ رہا ہو، لیکٹوکا وائروسا ۳ دو گھنٹہ پر۔ کھانسی بلغمی، دمہ کے مریض جیسی، گلا بیٹھ جائے، ریاح یا ڈکاریں خارج ہوں، بلغم گلے میں پھنستا معلوم ہو، امبراگریسیا ۳ دو گھنٹہ پر۔ گرم کمرے میں کھانسی زیادہ آئے، حلق کے آخر میں بلغم جمع رہے، باہر ہوا میں نکلنے

سے کھانسی کو آرام ہو' نیٹرم کارب ۶ چار گھنٹہ پر۔ میٹھا کھانے سے کھانسی آئے' سانس لینے میں دقت ہو' پڑھنے میں آواز پھنستی ہو' نرخرہ میں ورم' پیٹ کے بل لیٹ جانے سے کھانسی رک جائے' میڈھورنیم صرف ایک خوراک ایک ہزار طاقت میں دیں جس کے بعد حسب علامات کوئی دوسری دوا دیں۔ اس دوا کو بار بار نہ دہرائیں' اسی طرح برسوں کی کھانسی جو بند نہ ہوتی ہو' نمکین سبزی مائل بلغم کا اخراج ہو' مریض کی ہسٹری میں سورا (Psora) کا اثر ہو تو (مصنف نے ہر ہفتہ سورا ئنم دو سو طاقت میں دینے کے ساتھ صبح ڈروسرا ۳۰ اور رات میں اسپانجیا ۳۰ دے کر فائدہ حاصل کیا۔) دوپہر میں حسب علامت کسی تیسری دوا کا بھی انتخاب ہو سکتا ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات لیکیسس' ایلیم سیپا' ہیوسمس' وائیولا اوڈوراٹا' لو بیلیا' سمتھ' پرونس ورجینیانا' اوپیم' پکس لکوئیڈا' فاسفورس' چائنا' ایگریکس مسکیرس' یوفریشیا' ٹیوبر کلینم' لائیکوپوڈیم' ہیلی بورس' انگوسٹرا' کلکیریا ایسٹیکا' سکسی نم' ایپس' موسکس' ٹریلیم' اسکوئلا مارٹیما' تھوجا' یوپیٹوریم پرف' اوائری' امونیا کم' اولیم سٹالی' بورکس' سائیلمکس وغیرہ سے بھی فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

کالی کھانسی Whooping Cough

دیکھیں "بچوں کے امراض۔"

بلغم Phlegum

بلغم نکلنے میں سانس رک جانے کا احساس اور دم گھٹے' او سمیم ۶ دو گھنٹہ پر۔ بغیر کھانسی کے کھنکھارنے میں تھوڑا چمکدار بلغم نکل آئے' ایگریکس مسکیرس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ بلغم تاردار نکلے' کالی بائیکرو میکم ۳' چار گھنٹہ پر۔ بلغم میں بدبو جو مریض خود محسوس کرے' کھانسی میں سینہ کے دائیں جانب درد اور داہنی آنکھ میں درد بھی معلوم ہو' سنگونیریا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ بلغم زرد رنگ کا بدبودار' ہوا کی خواہش' کمزوری' ریاح اوپر چڑھیں' کاربوویج ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ بلغم کڑوا' پیلا' پیاس نہ ہو' حلق میں درد' خشکی' پلساٹیلا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ حلق کے غدود اور کوے میں ورم' سخت پیاس' سینہ میں درد کے ساتھ بلغم نمکین نکلے' کالی آیوڈائیڈ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ خون نہ ہو لیکن خون جیسے مزہ کا بلغم نکلے' کمر اور جوڑوں میں درد ہو' رسٹاکس ۶ چار گھنٹہ پر۔ بلغم کھٹا یا میٹھے مزہ کا نکلتا ہو

اور سینے میں کمزوری معلوم ہو، بلغم نکالتے وقت مریض سینے پر ہاتھ رکھ لے، اسٹانم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ کھانسی میں جو رات میں آتی ہو اور بلغم نمکین نکلے، اریلیا رسی موسا ۳، چار گھنٹہ پر۔ خواتین میں بلغم نمکین، حلق میں درد اور دورے والی کھانسی کے ساتھ نکلے، سیپیا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ بلغم بغیر تکلیف کے آسانی سے نکل جائے مریض ٹھنڈی ہوا برداشت نہ کرے، ہیپر سلفر ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ بلغم دماغ سے حلق میں گرتا معلوم ہو، خشک کھانسی، ناک میں زخم، مریض ذکی الحس ہو، جسم پر کپڑا برداشت نہ ہو، اوڑھنے سے گرمی اور اتارنے سے سردی محسوس ہو، نکسیر پھوٹے، کورییلیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ بلغم میٹھا، کھانسی کے بعد نکلے جو زرد اور بدبودار ہو، کھانسی دن بھر رک رک کر آتی ہو، آواز بیٹھ جائے، جسم پر غدود ہوں، کابوا لیمیلس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ گاڑھا لیسدار بلغم جو نکل جائے تو آرام محسوس ہو، بلغم نکالنے کے لئے بے حد مفید ہے، ایروڈ کٹائن گلوٹی نوسم (ڈاکٹر لوہانی)۔ مصنف کو اس دوا کا بالکل تجربہ نہیں۔

پھیپڑوں کی نالیوں کا ورم Bronchitis

In acute bronchitis, the air passages to the lungs become inflamed and clogged with mucus.
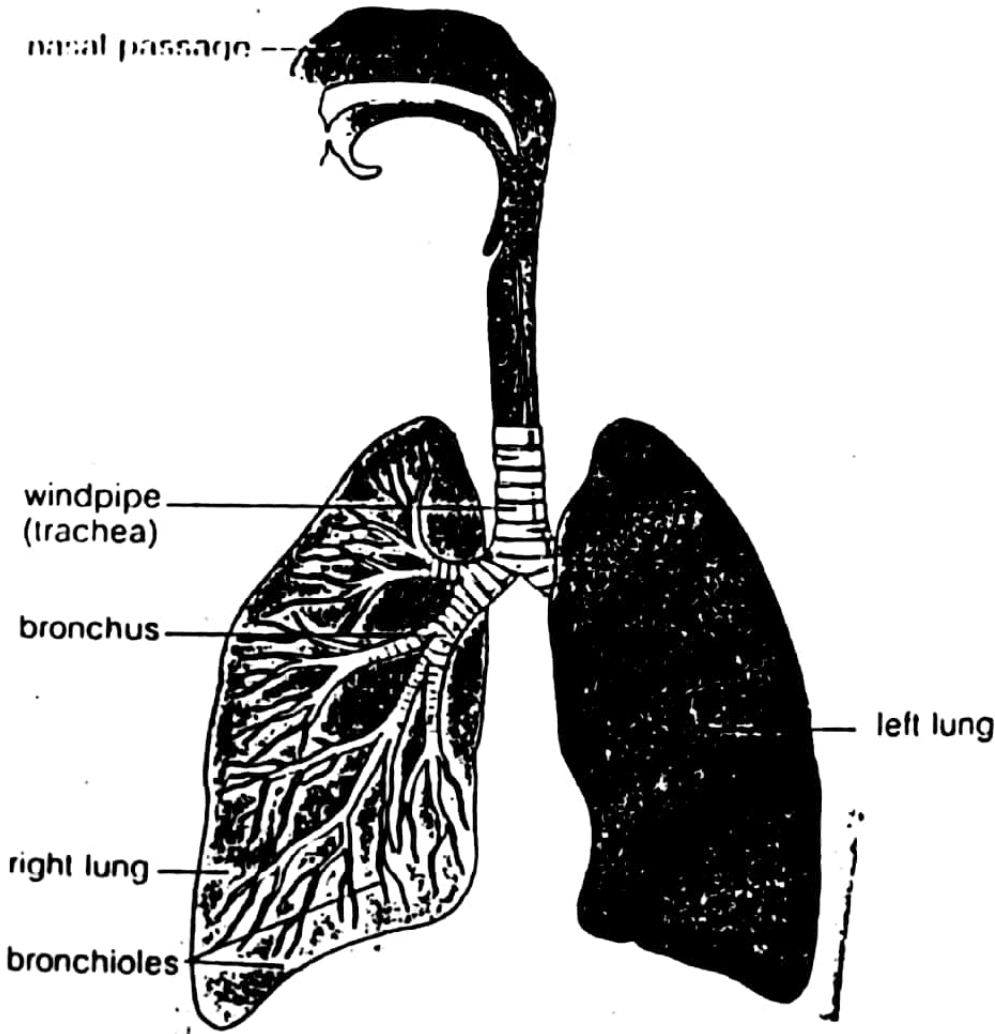
برانکائٹس مرض اب اتنا عام ہو گیا ہے کہ اس کے نام سے زیادہ تر لوگ واقف ہیں۔ بچے جوان' بوڑھے سب اس مرض کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس مرض میں پھیپھڑوں کی ہوائی نالیوں کی اندرونی جھلیوں میں ورم آجاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باریک نالیاں جنہیں Capillary کہتے ہیں' متورم ہو جائیں تو مرض شدت اختیار کر جاتا ہے۔ پھیپڑے بیکار مادہ جسم سے باہر نکالنا چاہتے ہیں لیکن اس عمل میں بیرونی یا اندرونی اثرات کی وجہ سے خرابی پیدا ہو جائے تو ورم آجاتا ہے اور کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ ابتدا اس مرض کی نزلہ ہے جس میں ناک اور آنکھوں سے

پانی بہنا شروع ہوتا ہے گلے میں سوزش و درد ہوتا ہے' سینہ میں بھاری پن ' اکڑاہٹ اور درد کے ساتھ بلغم کا اخراج ہونے لگتا ہے۔ کبھی بلغم رکنے کے ساتھ سانس بھی رکنے لگتی ہے اور سیٹی بجنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مریض سانس لینے کے لئے بے چین ہوتا ہے۔

اسباب مرض : اس مرض کے اسباب میں سردی' زکام' سرد ہوا' موسم کی یکایک تبدیلی' گرد و غبار' دھواں اور دیگر جراثیم کا بذریعہ تنفس جسم میں پہنچنا وغیرہ شامل ہیں۔ بعض امراض مثلاً خسرہ' کالی کھانسی' انفلوئنزہ' گٹھیا' آتشک اور امراض دل وغیرہ کے علاوہ بعض پیشے بھی اس مرض کو دعوت دیتے ہیں مثلاً دھنئے جو روئی دھنتے ہیں' کمہار جو مٹی کے برتن بناتے ہیں' گندم وغیرہ کا بھوسہ جمع کرنے والے' معمار' سنگتراش وغیرہ۔ اس کے علاوہ زیادہ سگریٹ پینے سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔ یہ مرض اکیوٹ اور مزمن دونوں حالتوں میں تکلیف دہ ہے۔

علاج :

برانکائٹس کی ابتدائی حالت میں جب بخار ہو' ٹھنڈ محسوس ہو ' سانس جلدی جلدی لینا پڑے' جلد خشک' کھانسی جس میں پسلی میں تکلیف محسوس ہو تو ہر گھنٹہ پر ایکونائٹ ۳۰۔ کھانسی' سانس لینے میں دقت' رات میں زیادتی ہو' اسپا نجیلیا ۳۰ ہر گھنٹہ پر۔ کھانسی' سینہ پر بلغم کی آواز جو جھاگدار نکلے' متلی' پاخانہ سبزی مائل' اپیکاک ۳۰ ہر گھنٹہ پر۔ بلغم سینہ میں گھڑگھڑائے' کھانسی' متلی' بلغم نکلے تو سفید' کھانے سے بے پرواہی' چبھن جیسا درد' اینٹیم ٹارٹ ۶ ہر گھنٹہ پر۔ بخار تیز' سینہ میں درد' خشک کھانسی' قبض یا بدبودار دست' پیاس زیادہ' پانی دیر میں پئے لیکن گلاس بھر کر' برائیونیا ۳۰ ہر گھنٹہ پر۔ خشک کھانسی' نزلہ' بلغم گاڑھا نکلے' سر درد اور چہرے پر سرخی و تمتماہٹ' بلاڈونا ۳۰ ہر گھنٹہ پر۔ دورے والی کھانسی' متلی' قے' سانس کی نالی میں خراش' بلغم تاردار ڈورے جیسا نکلے' اوسمیم ۶ دو گھنٹہ پر۔ بلغم نکالنے کی خواہش' کھانسی میں بلغم پیلا' پسینہ کی زیادتی' داہنی کروٹ لیٹنا مشکل' مرک سال ۶ دو گھنٹہ پر۔ اکیوٹ اور کرانک دونوں حالتوں میں جب لیسدار بلغم ڈوری کی طرح نکلے' کالی بائیکرومیکم 3X دو گھنٹہ پر۔ کھانسی جو مریض کو سوتے سے اٹھا دے اور بلغم کم مقدار میں نکلے' آرسنک البم 3X دو گھنٹہ پر۔ برانکائٹس میں جب مریض نمونیہ کی طرف جا رہا ہو' فاسفورس ۳۰ دو گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ مصنف کے تجربہ میں فاسفورس ۲۰۰ طاقت میں دے کر بار بار دہرانا نہیں چاہئے بلکہ فاسفورس کے بعد آرسنک

آیوڈائیڈ 3X ناشتہ و کھانے کے بعد تین مرتبہ' ساتھ میں باری باری اسپا نجیا ۳۰ اور ڈروسرا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ انیٹم ٹارٹ تو بہرحال ایسی صورت میں ہرگز نہ دینا چاہئے۔ برانکائٹس کرانک ہو جانے پر بلغم بکثرت' پیپ دار گاڑھا نکلے اور دم گھٹنے والی کھانسی بھی ہو' سلفر ۳ چار گھنٹہ پر۔ نزلہ کے ساتھ کھانسی جو ٹھنڈک سے بڑھتی ہو تو ہر دو گھنٹہ پر ہیپر سلفر ۶۔ بوڑھوں میں یہ مرض ہو جس میں بلغم بکثرت' زرد بدبودار ہو' سانس پھولتا ہو' ہلنے جلنے سے سینہ میں تکلیف ہو' سینہ میں بلغم کھڑکھڑاتا اور کمزوری معلوم ہو' کاربو ویج ۶ دو گھنٹہ پر۔ بوڑھوں میں جب مرض کو کافی عرصہ ہو گیا ہو' جسمانی کمزوری معلوم ہو' سانس پھولتی ہو' اور کھانسی میں بلغم نکالنے میں دقت ہو' امونیم کارب 3X ہر گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے۔ کمزور مریضوں میں جب کھانسی سے بلغم پیلا نکلے' لیٹنے سے کھانسی بڑھتی ہو جس میں مریض کو اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہو' پلساٹیلا ۳ دو گھنٹہ پر۔ کھانسی شدید جو مریض کو ہلا کر رکھ دے سینہ پکڑ لیا کرے' سینگا ۳ دو گھنٹہ پر۔ تکلیف دہ کھانسی جس میں پیشاب نکل جائے' کاسٹیکم ۶ چار گھنٹہ پر۔ کھانسی خشک یا تر ساتھ میں زکام ہو' سینے میں جلن یا درد ہو سینگونیریا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ کھانسی جس میں بلغم نکالنا مشکل ہو' حلق میں ورم معلوم ہو' سینے میں درد ہو' ٹھنڈی ہوا میں تکلیف بڑھے ریومکس ۶ دو گھنٹہ پر دینے سے کھانسی میں پیشاب کا قطرہ نکلتا ہو تو وہ بھی بند ہو جائے گا۔ لیٹنے سے کھانسی بڑھتی ہو' ہیوسمس ۳ دو گھنٹہ پر۔ خشک کھانسی ٹھہر ٹھہر کر آئے' رات میں لیٹتے وقت زیادہ تکلیف ہو' کونیم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ اسی دوا سے چکر آتا ہو وہ بھی ختم ہو گا۔ زکام' کھانسی' انفلوئنزا کے ساتھ برانکائٹس میں ہر چار گھنٹہ پر آوائری ۳۰ بہترین دواؤں میں سے ہے اور مصنف کی آزمودہ ہے۔ ڈاکٹر کینٹ نے لکھا ہے کہ برانکائٹس کے بعد ہر موسم تبدیل ہونے پر نزلہ' زکام' کھانسی ہو جایا کرے' سانس پھولے تو کالی سلف یاد رکھیں۔ تکلیف جاتی رہے گی۔

نوٹ : حسب علامات مزید دوائیں دیکھیں زیر عنوان "کھانسی Cough"

سانس پھولنا Over breathing

کسی بھی مرض میں سانس پھولتی ہو' امونیم کارب ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ زینہ چڑھنے میں سانس پھول جائے آیوڈیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سوتے میں سانس پھولنے لگے کہ اٹھ کر بیٹھنا پڑے' دل میں بھی بوجھ معلوم ہو یا رات میں کھانسی آئے اور سانس پھولنے لگے' اسپا نجیا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سانس پھولنے کے ساتھ رات میں دم گھٹنا

محسوس ہو، سینے پر بوجھ، کبھی درد، پھیپڑوں کی تکلیف میں سیٹی جیسی آواز نکلے، کمزوری معلوم ہو، گیس پیٹ میں جمع ہو جائے، چائنا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مسلسل سانس پھولتی ہو، دمہ یا برانکائٹس ہو، مریض مطلوبہ ہوا اندر نہ لے سکے، ٹھنڈی ہوا پریشان کرتی ہو، دل کی دھڑکن ہو، سر میں درد خصوصاً رات میں ہو، اور م میٹلیکم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ سانس سوتے میں رک جاتی ہو جس کے لئے مریض اٹھ کر ہوا کی خواہش میں جھپٹے، کھڑکی کھولنے کے لئے بے چین ہو جائے لیکیسس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سانس پھولنے کے ساتھ دل کی دھڑکن، ایکونائٹ ۳ دو گھنٹہ پر۔ ناک بند ہو، سانس منہ سے لینا پڑے، نکس وامیکا ۳ چار گھنٹہ پر۔ بند زکام میں مریض منہ سے سانس لینے پر مجبور ہو، سمبوکس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سوتے میں سانس بند ہوتے معلوم ہو جس میں اٹھ کر بیٹھنا پڑے، دل کی حرکت کم معلوم ہو جو چلنے سے ٹھیک ہو جائے، جلسیمیم ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ سانس پھولنے میں لو بیلیا ۳ بھی اچھا کام کرتی ہے خاص طور پر جب دمہ کے اثرات ہوں۔

سانس میں بدبو Breath Fetid

معدہ، مسوڑھا، پھیپڑے وغیرہ کی خرابی سے کبھی سانس میں بدبو آتی ہے۔ کھانے کے بعد منہ سے بدبو آئے، سانس میں کھٹی بو معلوم ہو، Nux.Vom 3 چار گھنٹہ پر۔ سانس میں یا منہ سے پیاز کی بدبو آئے، Petrolium 3 چار گھنٹہ پر۔ سانس میں سڑی ہوئی اشیاء کی بدبو آئے، Aur.Met 30 آٹھ گھنٹہ پر۔ سانس میں یا منہ سے سخت بدبو نکلے، Pyroginum 6 چار گھنٹہ پر۔ تھوک یا بلغم کی وجہ سے سانس میں کبھی بدبو محسوس ہو، Rheum 3 چار گھنٹہ پر۔ بدبو صرف صبح، Arnica 3۔ بدبو صرف شام یا رات، Puls 30، Sulphur 6۔ بدبو بچوں میں آغاز بلوغت میں، Aur.Met 30 ۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات Sepia، Merc.Sol، Iodium، Nit.Acid، Ant.Crud وغیرہ اچھا کام کرتی ہیں۔

خون تھوکنا Haemoptysis

اس مرض کو پھیپڑوں کی سل کہتے ہیں۔

عام طور پر دق یا سل کے مریض جن کا تعلق پھیپڑوں سے ہے خون تھوکتے ہیں۔ پھیپڑے ماؤف ہونے سے خون تھوکنے والے مریض زیادہ ہوتے ہیں جبکہ آنتوں کے سل والے مریضوں کی بھی کافی تعداد ہے جو خون تھوکتے

ہیں۔ پھیپڑوں اور آنتوں کے علاوہ نرخرہ، ہوا کی نالیوں، حلق اور دل کے امراض میں بھی خون منہ سے نکل جاتا ہے۔ کبھی مستورات بھی حیض کا خون بند ہو جانے پر منہ سے خون تھوکتے دیکھی گئی ہیں۔ پھیپڑوں کی سل (Consumption) سے جو خون آتا ہے وہ بالکل سرخ ہوتا ہے اور پھیپڑوں میں زخم ہو جانے سے آیا کرتا ہے۔ دوسری طرح کے خون سیاہی مائل ہوتے ہیں اور مریض گرمی محسوس کرتا ہے۔

اس مرض میں مصنف دوا کے ساتھ **ٹیسیلنم ۲۰۰** ہر ہفتہ دیتا ہے۔ کمزور مریض میں ناشتہ و کھانے کے بعد **آرسنک آیوڈائیڈ** 3X دے کر مصنف نے فائدہ حاصل کیا ہے۔ یہ یاد رہے کہ اس دوا کو کبھی خالی پیٹ ہرگز نہ دیں، ہمیشہ کھانے کے فورا بعد دینا چاہئے۔

جب خون سرخ ہو تو **ملیفولیم** 3X دو گھنٹہ پر۔ خون کی سرخی ہو اور متلی بھی ہو، خون بکثرت نکلنے پر مصنف **ملیفولیم** 3X کے ساتھ باری باری ایک ایک گھنٹہ پر **اپیکاک** 3X بھی دیتا ہے۔ خون کھانسی کے ساتھ آئے، سل (Consumption) کی ابتدا ہو، **اکلا لیفا انڈیکا** Q یا 1X، پانی میں ایک یا دو گھنٹہ پر (ڈاکٹر دولت سنگھ اور ڈاکٹر مہیش چندر بھٹاچاریہ)۔ پھیپڑے کے کرانک سل کی وجہ سے خون آئے، پسینہ زیادہ نکلے، **جبرانڈی ۳** دو گھنٹہ پر۔ معدہ کی خرابی سے خون آئے، پسینہ، کمزوری، سینہ میں درد، پیر سرد رہیں، پیٹ بڑا، ٹانگیں کمزور، **کلکیریا کارب ۳** چار گھنٹہ پر۔ حیض بند ہو جانے سے پھیپڑوں سے خون آجائے، **سینی شو** اور **لیس ۳** چار گھنٹہ پر دیں۔

مصنف نے اس مرض میں خون کیسا بھی ہو **فاسفورس ۲۰۰** دے کر علاج شروع کیا ہے۔ مندرجہ بالا ادویات کے علاوہ **کیکٹس، رسٹاکس، پلساٹیلا، کلکیریا فاس، چائنا، نکس وامیکا** وغیرہ بھی اپنی علامات کے حوالہ سے اچھی دوائیں ہیں۔

دمہ Asthama

Bronchoal Asthma
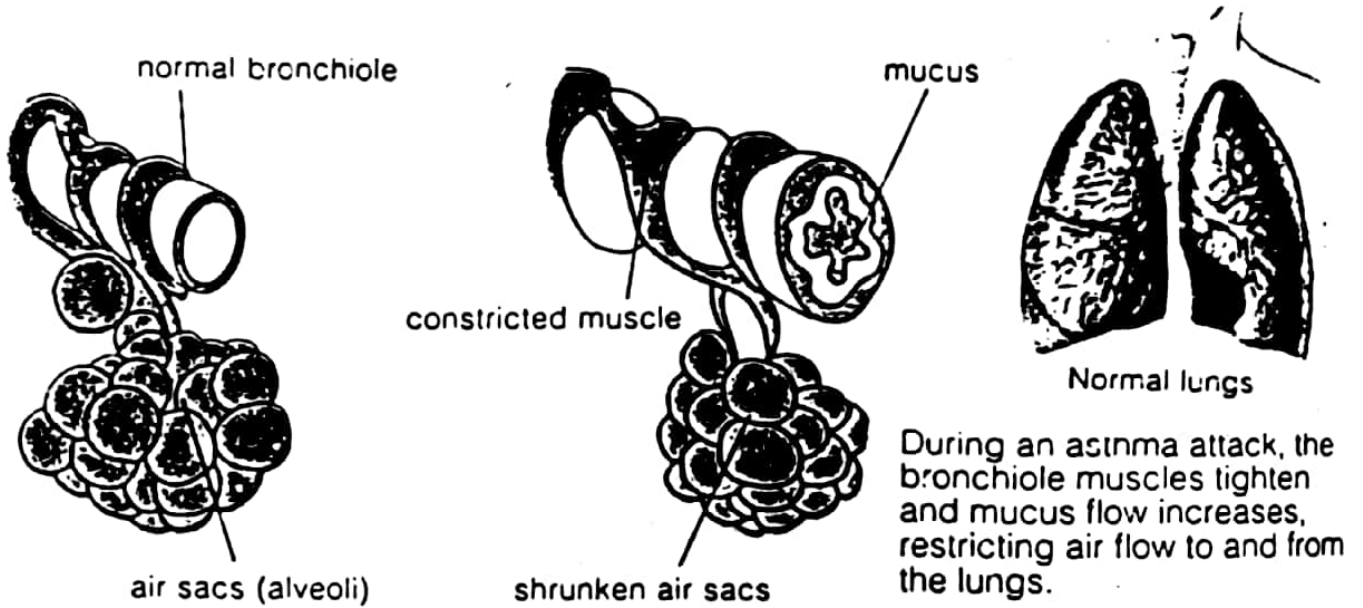
کہا جاتا ہے کہ "دمہ" دم کے ساتھ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جہاں دوا کے انتخاب میں علامات کو مدنظر نہ رکھا گیا ہو اور ساتھ میں غذا کی کرم فرمائیوں کی طرف توجہ نہ دی گئی ہو تو مرض جان سے چمٹا رہتا ہو، ورنہ قدرت بے رحم نہیں ہے کہ اپنی اعلیٰ ترین تخلیق، انسان کو سسکتا اور تڑپتا ہوا دیکھتی رہے۔

"دمہ" دراصل جسم میں کسی قسم کی حساسیت پیدا ہو جانے پر ہوتا ہے۔ اس بیماری میں اندرونی و بیرونی اثرات کے زیر اثر سانس کی نالیوں میں وقتی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور نالیاں پتلی ہونے سے سانس باہر نکالنے میں دقت ہوتی ہے۔ اس کے اصل سبب کی تشخیص کرنے میں مریض کے گزشتہ تمام امراض کے ساتھ استعمال میں رہنے والی دواؤں اور غذاؤں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنا چاہئے جن سے حساسیت یا جلدی تکالیف پیدا ہوئی ہوں۔ اس سلسلے میں جانوروں کے بال، پھولوں کے زردانے (Pollen)، گرد و غبار اور دھوئیں سے پیدا ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا چاہئے۔ ناک کی تکالیف سے بھی دمہ کا دورہ پڑ سکتا ہے۔ زکام کہنہ ہو جائے یا زکام کے وائرس سے مسلسل زکام رہنے لگے، ناک کے راستے ہوا میں حساسی مادے سرایت کر جائیں، ناک بند ہو

جایا کرے ' سائی نس (Sinus) کی تکلیف سے ناک میں ورم اور چھینکیں آتی ہوں اور ناک کا راستہ رکتا محسوس ہو تو دمہ اپنی طرف خصوصی توجہ کی دعوت دیتا ہے جس میں اکثر دل کا تعلق بھی شامل ہو سکتا ہے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دورہ پڑنے کے بعد مریض کی جسمانی حرارت گر جاتی ہے۔ اس وقت دوا سے ٹمپریچر نارمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں مریض پر کمبل یا رضائی ڈال کر گرم پانی کی بوتلیں بغلوں کے نیچے رکھنا چاہئے کیونکہ کھانسی ' سانس لینے میں وقت اور پسینہ آجانے پر مریض نڈھال ہو جاتا ہے۔ دوا کا ذکر تو تمام علامات کے ساتھ بعد میں کروں گا ابھی غذاؤں میں سخت پرہیز کی ضرورت پر روشنی ڈالنا ضروری ہے۔

"دمہ" کے مریض کو اکثر دیکھا گیا ہے کہ گوشت ' انڈے ' چاکلیٹ ' آلو ' لوبیا اور دودھ وغیرہ دینے سے حساسیت پیدا ہوتی ہے۔ پھلوں میں کیلا بھی سانس کی تکلیف میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے اس لئے تیمارداروں اور خود مریض کو بھی چاہئے کہ ٹھنڈی چیزوں کے ساتھ ان تمام اشیاء کو چھوڑ دے جو تکلیف کا باعث ہوں۔ آرام آجانے پر ہر غذا کا امتحان رفتہ رفتہ لے کر دیکھے اور آخر میں اپنی غذا کی موافقت کا فیصلہ خود کرے۔ اگر کبھی بدہضمی کی تکلیف پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں بدہضمی کا علاج بھی ضروری ہے۔ مریض کو سادہ غذا استعمال کرانے سے دمہ کے ساتھ دورہ کا امکان کم رہ جاتا ہے اس لئے ناشتہ میں دودھ (اگر موافق ہو) ' پھلوں کا رس ' توس اور چاء دیں ' دوپہر اور رات میں زود ہضم گرم غذائیں دیں لیکن رات کو غذا سونے سے تقریباً دو گھنٹہ قبل دینا چاہئے جس کے بعد سوتے وقت کوئی غذا یا مشروب بالکل بند کر دیں۔ قبض دور کرنے کی دوا دینا پڑے تو صبح دیں۔ سوتے وقت قبض کشا دوا دینے سے دورہ پڑنے کا امکان ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ دمہ میں احتیاط علاج سے کم اہم نہیں۔

علاج :

دمہ کی ابتدا میں جس میں کوئی خاص وجہ نظر نہ آئے ' ہائڈروسیانک ایسڈ 3X پندرہ منٹ پر دینے سے آرام آجایا کرتا ہے۔ پھر بھی ضرورت ہو تو حسب علامات دوا منتخب کی جائے۔

دمہ اپنے تمام اثرات کے ساتھ حملہ آور ہو ' کھانسی ' متلی ' قے ' سانس میں رکاوٹ ' سارا جسم ہل جائے ' کیوپرم مٹ ٦ ' ہر پندرہ منٹ پر۔ دمہ کا حملہ علی الصبح ہو اور معدہ کی خرابی شامل ہو ' نکس وامیکا ٦ پندرہ منٹ پر۔ دمہ میں سانس پھولے ' سانس لینے میں بلغم سینہ میں گھڑ گھڑ بولے ' یا چوں چوں جیسی آواز آئے اور بلغم نکلنے

ے سکون ہو' اینٹموئیم ٹارٹ ۶ پندرہ منٹ پر۔ موسم برسات یا مرطوب جگہ رہنے والوں میں دمہ ہو' سینے میں بائیں طرف درد ہو' صبح دست آجایا کریں اور تکلیف بھی صبح بڑھا کرے' نیٹرم سلف ۳ چار گھنٹہ پر۔ نزلہ زکام رک جانے سے دم گھٹتا ہو' خصوصاً رات میں تکلیف بڑھتی ہو' سینہ میں بلغم کی آواز' کھانستے کھانستے قے ہو جانے پر آرام ملے' اپیکاک ۳ ہر پندرہ منٹ پر۔ دورہ وقفہ وقفہ سے' کبھی آدھی رات میں کبھی صبح دو تین بجے الجھن' مریض لیٹ نہ سکے' زینہ چڑھنے پر بھی سانس پھولے' جلد جلد مگر تھوڑا پانی پینے کی خواہش' آرسنک البم ۳ پندرہ منٹ پر۔ دورہ میں جب بکثرت بلغم آتا ہو کھانسی تیز تر ہو' ملیریا کے بعد بھی یہ تکلیف ہو سکتی ہے' خاص طور پر ایسے مریض جو موٹے ہوں' بلیٹا اور ینٹلس 3X دو گھنٹہ پر۔ دمہ کی بہت مفید دوا ہے' مصنف کی بارہا آزمودہ ہے۔ دمہ جو دورے کی صورت میں ایک دن ناغہ کے ساتھ ہو' سانس باہر آسانی سے نکلے لیکن اندر لینے میں سخت تکلیف کے ساتھ تشنجی کھانسی' دھڑکن' کمزوری اور پسینہ نکلے' چائنا ۳۰ پندرہ منٹ پر۔ دوران خون سر کی طرف جائے' بے چینی' خوف' سینے میں جکڑن' جلد خشک' ایکونائٹ ۳ پندرہ منٹ پر۔ بوڑھوں یا خنازیری مزاج رکھنے والوں میں دمہ' جس میں کھانسی بار بار ہو' سانس کھینچنے میں تکلیف ہو' اختلاج اور کسی وقت مباشرت کے دوران یا بعد میں دورہ پڑ جائے' امبرا گر سیا ۳ دو گھنٹہ پر۔ شام اور رات میں دمہ کا دورہ پڑے اور بلغم گھڑگھڑ بولے' اسٹانم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ متلی' قے' ٹھنڈے پسینے چھوٹیں اور سانس لینا محال ہو وریٹرم ویرائڈ ۳ پندرہ منٹ پر۔ دمہ جو کھجلی یا کسی اور جلدی بیماری کے ساتھ ہو' جو سر شام یا سوتے میں ہو' کھانسی ہو' سر' ہتھیلی اور تلوے جلتے ہوں' سلفر ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ دمہ کا دورہ' سانس پھولے' متلی' دل بیٹھتا معلوم ہو' لوبیلیا ۳ پندرہ منٹ پر۔ برسات یا مرطوب موسم کے اثر سے دمہ کا دورہ ہو' سانس پھولے' بلغم زیادہ مقدار میں نکلے' دن میں آرام اور رات میں تکلیف ہوا کرے' ڈلکامارا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ معدہ خراب رہے' ریاح بنتے ہوں جن کے اخراج یا ڈکاروں کے بعد سکون ہو' دم گھٹتا ہو' ہوا لینے کی خواہش' کمزوری میں' کاربو ویج ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ پرانے دمہ کے مریضوں میں سینیگا ۳ چار گھنٹہ پر۔ دل کی کمزوری اور سینہ میں بلغم کی کثرت لیکن مشکل سے خارج ہو' دم گھٹنے کے خوف سے مریض کندھے اٹھائے بیٹھا رہے' گرینڈیلیا Q پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں چار گھنٹہ پر۔ مریض کی ہسٹری میں برانکائٹس کی تکالیف پہلے بھی ہوا کرتی ہوں یا نمونیہ ہو چکا ہو' مریض کمزور ہونے کے ساتھ دمہ کے دورہ کا شکار ہو' آرسنک آیوڈائیڈ 3X تین مرتبہ' ناشتہ و کھانے کے فورا بعد دیں۔ مصنف نے

آرسنک آیوڈائیڈ کے ساتھ بائیو کیمک کی دوا کالی فاس 6X میں دیا، جس کے ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ بیسی لینم ۲۰۰ بھی دیا اور ہمیشہ فائدہ اٹھایا۔

نوٹ : دورہ پڑنے پر دوا پندرہ منٹ پر دیں لیکن بعد میں وہی دوا جس نے فائدہ دیا چھ گھنٹے کے وقفے پر دیا کریں۔

مندرجہ بالا دواؤں کے علاوہ ایپس، الیومنا، برائیونیا، بلاڈونا، جلسیمیم، ڈیجی ٹیلس، لیکیس، سورائینم، ایمائل نائٹریٹ، سنگونیریا، سمبوکس، فاسفورس، تھوجا وغیرہ بھی حسب علامات اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔

اختناق پھیپڑا Pulmonary Congestion (پھیپڑے میں ورم، اجتماع خون یا پانی بھرنا)

دوران خون میں فرق آجائے، سانس لینے میں دقت، فکر، بے چینی، جلد گرم و خشک، خشک کھانسی، پندرہ منٹ پر Aconite 3۔ اگر اس سے چند گھنٹوں میں فائدہ نہ ہو تو ڈاکٹر کلارک کے مشورہ کے مطابق ہر دو گھنٹہ پر Phosphorus 3۔ بلغم گاڑھا سیاہ، چہرہ سرخ، کمزوری پر کلارک ہی کا کہنا ہے کہ دو گھنٹہ پر Sulpher 30 (مصنف اسے دو سو میں اور صرف صبح دیتا ہے) اس دوا کو بار بار دہرانا مناسب نہیں۔ ٹھنڈ محسوس ہو، جسم پر نیلاہٹ، دل بیٹھتا معلوم ہو یا پسینہ آنے لگے تو دو گھنٹہ پر Carboveg 6۔ دل کی بیماری بھی شامل ہو جانے پر Carboveg کے ساتھ ناشتہ و کھانے کے بعد تین مرتبہ Arsenic Iod.3X۔ دل کی حرکت معمول پر نہ ہو، پیروں پر ورم ہو تو دو گھنٹہ پر دیں Digitalis 3۔ ریاح سے پیٹ پھولے، قبض، پیشاب میں کمی، دو گھنٹہ پر دیں Lycopodium 6۔

ان دواؤں کے علاوہ Congestion میں حسب علامت بلاڈونا، کیکٹس، فیرم فاس، وریٹرم ورائڈ اور بوتھراپس وغیرہ بھی اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔

پھیپڑے کا فالج

پھیپڑے کے فالج میں ڈاکٹر ولیم بورک کے حوالے سے جن مخصوص دواؤں کا ذکر ہے ان میں انیٹم ٹارٹ،

گرائنڈیلیا، لو. بیلیا، اینٹم آرس، لاروسیر لسیس، اموینم کارب، کاربوتیج، ما سکس، آرنیکا، اپیکاک، ڈلکا مارا وغیرہ ہیں۔

(مصنف کا تجربہ ہے کہ حسب علامت دوا کے ساتھ ہر ہفتہ بیسی لینم ۲۰۰ ضرور دینا چاہئے)

تپ دق Tuberclosis

تپ دق خطرناک بیماری ہے جسے چھوت کی بیماری کہا جاتا ہے۔ پہلے یہ لاعلاج مرض کہلاتا تھا لیکن سائنس کی ترقی کے ساتھ اس مرض پر کافی حد تک قابو پا لیا گیا ہے اور اب ہر طریقہ علاج میں مرض کافی حد تک قابو میں رہتا ہے۔ پھر بھی اعداد و شمار میں اسکے شکار اب بھی تقریباً سات لاکھ سالانہ ہوتے ہیں جن میں چار لاکھ کے قریب ضرور موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ تپ دق پھیلانے کا باعث ایک جرثومہ 'Mycobacterium Tuberclosis' ہے جو سانس لیتے وقت پھیپڑوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ قدرت کی ودیعت کردہ قوت مدافعت اسکا مقابلہ کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ ایسے جراثیم ہلاک ہو جائیں، لیکن ہماری اپنی بے اعتدالیوں کے ہاتھوں قوت نظام ہی کمزور پڑ جائے تو انسان موذی مرض تپ دق کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان بے اعتدالیوں میں خراب غذا، روشنی، دھوپ، اور تازی ہوا کا فقدان، معاشرت اور اچھے ماحول کی نایابی وغیرہ شامل ہیں۔

تپ دق کی ابتدا ہر وقت بخار اور کھانسی سے ہوتی ہے۔ پھر کھانسی کے ساتھ بلغم آنا شروع ہوتا ہے جو اکثر بدبودار ہوتا ہے، کبھی خون آمیز بھی ہوتا ہے۔ ویسے تو تپ دق میں **گلٹھیاں**، ہڈیاں اور دیگر مقامات بھی گرفتار ہو سکتے ہیں لیکن پھیپڑوں پر اسکا گہرا اثر ہوتا ہے اور زیادہ تر یہی متاثر ہوتے ہیں۔ تپ دق متعدی مرض بھی ہے۔ خاندان در خاندان پھیلتا ہے اور چونکہ اولاد، ماں باپ کے قریب اور ماں باپ، بچوں سے لپٹے رہتے ہیں اس لئے اس مرض کو پھیلنے کا خوب موقع ملتا ہے۔ خصوصاً چھوٹی عمر کے بچوں میں اس کو زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ اس لئے ابتدا ہی میں مرض کو گرفتار کر لیا جائے تو دوائیں اس کو فنا کر دیتی ہیں۔ نزلہ، زکام، چھینکیں، کھانسی مسلسل رہے، شام کو بخار ہو جایا کرے، تھکاوٹ محسوس ہو، چہرہ کا رنگ زرد پڑنے لگے، سانس جلد جلد پھولے، جسم سوکھتا اور کمزور پڑتا جائے، وزن کم ہوتا رہے تو انسان کو ہوشیار ہو جانا چاہئے اور علاج میں ہرگز کوتاہی نہ برتنا چاہئے۔ جرثوموں کی پرورش گندگی میں ہوتی ہے اسلئے گرد و نواح میں گندگی نہ ہونے دیں اور صاف ستھری ہوا اور ماحول

کی طرف توجہ دیں۔ پھر بھی مرض کا کوئی شکار ہو ہی جائے تو مریض کی سانس اور تھوک سے بچیں۔ یہ مرض کھانسنے، چھینکنے اور جگہ جگہ تھوکنے سے پھیلتا ہے۔ سانس اور تھوک میں لاتعداد جراثیم ہوتے ہیں۔ خاص طور پر بلغم میں جراثیم کی کثیر تعداد ہوتی ہے جن کا خوردبین سے بھی شمار کرنا ممکن نہیں۔ یہ اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ بلغم خشک ہونے پر بھی عرصہ تک زندہ رہ سکتے ہیں اس لئے تیمارداروں اور خود مریضوں کو احتیاط کرنا لازم ہے۔ بعض تیماردار تو محبت میں بچاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے کپڑے اور برتن الگ کرتے ہیں لیکن بیمار یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ ان سے نفرت کا اظہار ہو رہا ہے اور اس فکر میں وہ گور کنارے لگ جاتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ حفظ ماتقدم مریض اور تیماردار دونوں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ تھوکنے کا برتن الگ رہے، تیماردار پاس جاتے وقت ناک پر کپڑا چڑھائیں اور تھوک کو جلا دیا جائے یا دور لے جا کر دفن کر دیا جائے۔ بچوں کو لازمی طور پر دور رکھیں۔ ہومیوپیتھک کی دوا ٹیوبر کلینم ایک ہزار طاقت کی ایک خوراک گھر کے ہر فرد کو ضرور حفظ ماتقدم کے طور پر کھلا دیں اور درج ذیل دوائیں حسب علامات دیں جس میں ڈاکٹر کا مشورہ ضروری ہے۔

علاج :

ضروری نوٹ :

۱ - جب بھی دق کا علاج کرنا ہو تو خصوصی طور پر تین دواؤں سے ہرگز ابتدا نہ کریں، سلفر، اسٹینم اور نائٹرک ایسڈ

۲ - دق کی تمام علامات میں ہفتہ میں ایک مرتبہ بیسیلینم ۲۰۰ دینا نہ بھولیں۔

نمونیہ یا عرصہ تک کھانسی کے بعد زیادہ مقدار میں بلغم نمکین آئے، دونوں شانوں کے درمیان درد ہو، رات میں پسینہ آئے، کمزوری معلوم ہو تو بغیر تردد دق کا رجحان سمجھتے ہوئے چار گھنٹہ پر دیں Kali Iodide 30۔ دق کا جہاں رجحان ہو اور کالی آیوڈائیڈ کی علامات کے علاوہ بلغم اور سانس میں بدبو ہو چار گھنٹہ پر Sangunaria 30۔ جہاں بچپن ہی سے کھانسی اور نمونیہ رہتا ہو، منہ سے تھوک زیادہ نکلتا ہو، متلی ہو، بھوک نہ لگے، سینے میں گھٹن معلوم ہو، سانس پھولے، ریاح بنتے ہوں تو دق کا رجحان سمجھتے ہوئے چار گھنٹہ پر دیں Lobelia Inflata 30۔ مریض کا کمزور ہونا، نزلہ زکام کے ساتھ بائیں پسلیوں میں درد ہونا بھی دق کا رجحان کہا جا سکتا ہے، چار گھنٹہ پر

دیں Squilla Martima 30۔ پھیپھڑے معلوم ہو کہ دبائے جا رہے ہیں' سانس میں دقت ' ٹھنڈ لگے ' ہلکا بخار جو مسلسل رہے' پہلے بخار اور درد کے لئے دوا دیں پھر دوسری دوا کو حسب علامت دینا چاہئے ' یہ دوا ہر دو گھنٹہ پردینے سے بخار اتر جائے گا Baptisia 30۔دق کی حالت میں سخت درد' سر بھاری ' سینہ پر بوجھ ' اور تمام ٹائیفائڈ کی علامات میں دو گھنٹہ پر دیں Idoformum 3X۔گرمی اور پسینہ کی سر پر زیادتی ہو ' ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوں تو چار گھنٹہ پر Calcarea Carb 30۔ چہرہ تمتمایا ہوا' سرخی' مریض پریشانی میں سر تکئے میں دبائے تو چار گھنٹہ پر Belladona 3X۔ ابتدائی کیفیت میں جس میں بلغم میں خون آئے' کمزوری ہو' خشک کھانسی' صبح بلغم' رات میں پسینہ' بغیر درد دست' دو گھنٹہ پر Ferrum Phos 30۔دق کی ابتدا میں خشک کھانسی' سینہ میں درد' تھوک میں سرخ خون' کھانسنے میں چہرہ سرخ' چار گھنٹہ پر Ferrum Met.30۔ گیس' دست' دودھ ہضم نہ ہو' موٹے مریض میں Calcarea Carb۔ لیکن دبلے پتلے مریضوں میں چھ گھنٹہ پر Calcarea Iod 3x۔ایسے مریضوں میں تپ دق جو جلد جلد بڑھ رہے ہوں' کمزور سینہ کے ساتھ کمزوری' بلغم خون ملا ہوا سخت' غدود متورم ہونے پر یہ دوا بہترین کام کرتی ہے ہر چھ گھنٹہ پر دیں Iodium 3X۔دق میں گرفتار' سورا کے مریض ہوں' سفلٹک اثر ہو' بخار ہو' درد کے مقامات بدلتے رہیں' ہاضمہ کمزور ہو' غدود بڑھے ہوں' کھانسی' نزلہ اور پھیپڑوں میں زخم پڑنے لگیں تو اس سے بہتر دوا نہیں۔ (ناشتہ و کھانے کے فورا بعد تین مرتبہ) Arsenic Iod.3X(خالی پیٹ ہرگز نہ دیں۔ اگر دست اور پیٹ میں درد ہو تو کچھ دن کا وقفہ دے کر پھر استعمال کریں)۔ دق کرانک شکل اختیار کرلے اور خون آنا بند نہ ہو' آرسنک سے فائدہ نہ ہوا ہو تو آٹھ گھنٹہ پر دیں Calcarea Ars.3X۔ دق میں کمزوری اور حلق کے غدود بڑھنے پر چھ گھنٹہ پر Calcarea Phos 3X۔ دق میں کھانسی کے ساتھ یا ویسے بھی قے ہوا کرے تو چھ گھنٹہ پر Kereosotum 3X۔ایک جرمن ڈاکٹر دق کے مریضوں کو لہسن کا پانی پلا کر ٹھیک کرتا تھا۔ میرا تجربہ بہرحال اس دوا کا ہے اور پلمونری دق میں فائدہ دیتی ہے ہر چار گھنٹہ پر Allium Sativum 3۔ہنی مین کا کہنا ہے کہ بغیر Kali Carb کے شاید ہی کوئی دق کا کیس ٹھیک ہو۔ دق کی ابتدا میں تو یقینی فائدہ ہوتا ہے۔ مصنف کا بھی یہی تجربہ ہے' Kali Carb 3 دو گھنٹہ پر دیں' فائدہ ہو جانے پر دو سو طاقت میں دے کر علاج ختم کریں۔خاندانی دق ہو اور کمزوری بڑھتی جائے' کمزور دبلے پتلے مریض جن کو پیاس زیادہ لگے' کھٹی ڈکاریں' ابکائیاں' قے اور دست ہوں تو اچھی دوا ہے آٹھ گھنٹہ پر دیں Nitric Acid 30۔

پھیپڑے پر کرانک اثرات سے دھبے پڑ گئے ہوں' کھانسی ٹھائیں ٹھائیں تیز آواز کے ساتھ ہو' بلغم سیاہی مائل نکلے' سینے کے درمیانی حصہ میں درد ہو' شانوں کے درمیان جلن ہو' آواز گرفتہ ہو اور دست آتے ہوں تو ڈاکٹر کلارک نے Phosphorus 3 کو ہر دو گھنٹہ پر دینے کی سفارش کی ہے۔ لیکن مصنف دق کے مریضوں میں اس دوا کے استعمال سے خصوصاً جلد جلد دہرانے سے پرہیز کرتا ہے۔ پھیپڑا کافی متاثر ہو چکا ہو' رات میں پسینے چھوٹتے ہوں' قبض ہو تو دو گھنٹہ پر Lycopodium 6۔ پھیپڑوں سے جھاگدار متعفن اور خون ملا بلغم نکلے' سینہ ٹھنڈا لیکن جلن' پرانا نزلہ کھانسی جس میں دم گھٹتا ہو' پھیپڑے کی جھلی پر ورم ہو اور پیٹھ میں ٹھنڈ معلوم ہو تو چار گھنٹہ پر Arsenic Sulph Flavum 3۔ پھیپڑے پر تکلیف کے ساتھ سینہ پر بلغم جمع رہنے کی آواز' خشک کھانسی' رات میں پیلا بلغم زیادہ نکلے اور تکلیف بڑھے تو دو گھنٹہ پر دیں Hepar Sulph 6۔ کھانسی صبح زیادہ ہو' سینہ میں کاٹنے والے درد ہوں کندھوں کے درمیان درد ہو تو دو گھنٹہ پر Bryonia 3X دینا چاہئے۔ جہاں جلد متاثر ہو' ریڑھ میں زخم آجائیں' گٹھیا ہو' گرمی کا بے حد احساس ہو کہ مریض دروازے اور کھڑکیاں کھولنا چاہے' رات میں کھانسی خشک' ہاتھوں میں کمزوری و کپکپاہٹ' تلوے جلیں اور پنڈلی میں درد ہو تو Sulphur 3 or 30 چار گھنٹہ پر دیں لیکن نئے ڈاکٹر اس دوا کو نہ آزمائیں کیونکہ یہ دوا علامات بڑھاتی ہے۔ اسے زیادہ عرصہ نہ دینا چاہئے۔ سلفر کے علامات ختم ہوں تو دوا بند کرنا چاہئے۔ جب کھانسی شدت کی ہو' قے ہو جایا کرے تو ہر دو گھنٹہ پر Drosra 6۔ بے حد پسینہ نکلے' گاڑھا پیلا یا سبز رنگ کا بلغم تھوکے جس کا مزہ میٹھا ہو تو دو گھنٹہ پر Stanum 6۔ خواتین میں دق کے ساتھ خشک کھانسی جو چلنے میں زیادہ ہو' پیر بے حد ٹھنڈے' کمزوری' پنڈلی میں اینٹھن' چار گھنٹہ پر Sepia 30۔

ان دواؤں کے علاوہ فلکس میس' سلیشیا' ارجنٹم میٹ' اولیم جیک' کورل ارہزا' آئڈوفام' تھریڈین' ریومکس' برومیم' آگزیلک ایسڈ' مائرٹس کمیونس' ٹیوبر کلینم (اونچی طاقت میں) گوا لیکم' کاسٹکم' نیٹرم فاس' سنیگا' چائنا' ٹیوکریم' ٹیلا ارنی' بولیٹس لیری سیس' آرمور۔سیا سٹائیوا' کوکا' اسکٹا پلمونیریا' سولی ڈیگو' گالیکم' کلکیریا سلف' ہیپوز نینم' کاربوا۔نمیلس' سلیکا میرینا' اورم میٹلیکم' ہیلکس ٹوسٹا' بورکس' کاربونیم سلف' ونیڈیم' مینگنم ایسی ٹیکم' کیوبریچو اور اریوڈکٹائن کو بھی حسب علامات استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ : ۱۔ ٹی بی میں ڈاکٹر ہنی مین نے Kali Carb کو بہترین دوا کہا ہے۔
۲۔ آرام پہنچانے کے لئے Gambogia Q پھیپھڑوں پر ملنا چاہئے۔

دردِ پسلی Pleurisy

پلیوری کہتے ہیں پلیورا کے ورم اور پلیورا جھلی میں پانی آ جانے کو جس کی وجہ سے سانس لینے میں دقت ہوتی ہے' سینے میں شدید درد اور بخار رہتا ہے۔ اس بیماری سے انسان کو جن علامات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اس کی نشاندہی کے ساتھ دوائیں درج ہیں۔

[پلیوری میں ابتدا ہی سے جب جاڑا' بخار' ٹھنڈ' پیاس' نبض تیز' گھبراہٹ' موت کا خوف' جلد خشک' سانس میں تیزی' سانس کھینچنے میں کھانسی' پہلو میں درد ہو تو ہر گھنٹہ پر دیں Aconite 3]۔ پلیوری یا پلورونمونیا جس کی وجہ سے سانس سخت تکلیف کے ساتھ جلد جلد لینا پڑے' سینہ میں شانے تک درد' تکیہ کے سہارے بیٹھنے میں مریض آرام محسوس کرے' زبان پر میل' بلغم کی سینہ پر آواز' ہر گھنٹہ پر Antimonium Tart 3X۔ بخار' پھیپھڑے کی جانب سخت درد' درد کی طرف دبا کر لیٹنے سے آرام' ذرا سا ہلنے سے تکلیف میں اضافہ' [پیاس زیادہ لیکن دیر میں گلاس بھر کر پئے' پاخانہ خشک یا بدبودار دست' ہر گھنٹہ پر Bryonia 3X]۔ بہت تیز بخار' چہرے پر تمتماہٹ' سرخی' درد کی طرف لیٹنے سے سخت تکلیف' ہر گھنٹہ پر Belladona 3X۔ کھانسی میں گھڑگھڑاہٹ' بائیں پھیپھڑے میں کیل چبھنے سا درد اور بائیں طرف نہ لیٹ سکے' سینہ جکڑا' کھانسی میں درد' علامات صبح زیادہ بڑھیں' ہر دو گھنٹہ پر Squilla Maritima 3۔ جب پلیوری کرانک ہو جائے' مواد بننے لگے اور دق ہو جائے تو چار گھنٹہ پر Hepar Sulphur 6۔ پلیوریسی کی اکیوٹ حالت گزر جائے اور کرانک ہو جائے تو ناشتہ و کھانے کے بعد تین مرتبہ Arsenic Iod 3X۔ بھیگنے سے' سردی لگنے سے یا مرطوب موسم میں پلیوری ہو' جسم میں سخت درد ہو خصوصاً رات کو' کمر میں درد' خشک کھانسی' سانس لینے میں تکلیف' گرمی یا سینکنے سے آرام محسوس ہو چار گھنٹہ پر Rhus tox 30۔ خواتین میں پیلورا جھلی کے نیچے پانی آ گیا ہو' سانس میں رکاوٹ' دونوں شانوں کے درمیان ٹھنڈ محسوس ہوتی ہو تو چار گھنٹہ پر دیں' جس سے لیکوریا کی شکایت بھی دور ہوتی ہے Sepia 30۔ جب کھانسی اور سانس کے ساتھ تکلیف میں تیز بخار نہ ہو' سینے کا درد پیٹھ تک جائے' سینہ' پھیپھڑوں' مثانہ اور

پیشاب کی نالی میں جلن ہو جو اس دوا کی خاص علامت ہے تو ہر گھنٹہ پر دیں Cantharis 3۔ پلیورا جھلی میں پانی آ جائے، سانس پھولے، سخت درد کے ساتھ بے چینی اور موت کا خوف ہو، پیاس زیادہ ہو لیکن پانی تھوڑا پئے، چہرے پر ورم معلوم ہو اور گرمی سے آرام ملے تو ہر چار گھنٹہ پر Arsenic Album 3X۔ اس دوا یعنی آرسنک سے آرام نہ آئے تو پھر دو گھنٹہ پر دیں Apis 3X۔ پلیورسی میں Bryonia دوا کا پہلا نمبر ہے لیکن وہ فیل ہو جائے اور داہنے پھیپھڑے میں سخت تکلیف ہو، ساتھ دق بھی ہو گیا ہو، ریڑھ کے نیچے درد اور پیر ٹھنڈے ہوں تو چار گھنٹہ پر دیں Kali Carb 6۔ سینے میں تیز درد کے ساتھ سانس لینے میں کیل چبھنے جیسی تکلیف ہو تو چار گھنٹہ پر دیں Renunculus Bulb 30۔ تمام جسم میں دھنس جانے کی طرح کا درد اور بستر سخت معلوم ہو، دبانے سے آرام ملے تو چار گھنٹہ پر Arnica 30۔ داہنا پھیپھڑا متاثر ہو اور پلیورو نمونیا ہو جائے جس میں سانس میں آتے جاتے آواز سنائی دے اور یہ تکالیف پرانے زکام یا نمونیہ کے بعد ہوئی ہوں تو چار گھنٹہ پر Kali Iodatum 6۔ کھانسی میں میٹھے مزے کا بلغم نکلے اور داہنے سینہ سے شانے کی ہڈی تک سخت درد، کمر درد، تلوے میں جلن، مریض نہانے سے گھبرائے، میلا رہتا ہو تو چار گھنٹہ پر Sulphur 30 لیکن آرام آنے پر دوا بند کر دیں اور حسب علامت دوسری دوا دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ سلیشیا، فیرم میور، چائنا، اسٹانم، کاربوویج، مرک سال اور سنیگا سے بھی حسب علامات فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ورم پھیپھڑا Pneumonia

نمونیہ عام طور پر کسی بیکٹریا یا وائرس کے حملے کی بنا پر ہوتا ہے جس کے نتیجے میں تیز بخار، شدید کھانسی اور سانس پھولتی ہے۔

نمونیہ میں سب سے پہلے اس دوا کا استعمال ضروری ہے جب سردی لگے، بخار ہو، نبض تیز ہو، گھبراہٹ، بے چینی، موت کا خوف، خشک کھانسی، سانس لینے میں سینہ میں تکلیف، کبھی کھانسی کے ساتھ خون بھی آ سکتا ہے، مختصر یہ کہ جسمانی کوئی کیفیت ہو تو ہر گھنٹہ پر دینی چاہئے Aconite 3۔ اگر بخار دو دن میں ختم نہ ہو، دق ہونے کا اندیشہ ہو، بلغم سینہ میں گھڑگھڑائے، سر اور پیر میں جلن ہو تو ہر گھنٹہ پر Sulphur 30 دیں، تمام رکاوٹیں دور

ہوں گی اور صحت کا راستہ ہموار ہو جائے گا۔ پھر مناسب دوا حسب ضرورت کام دے گی۔ سانس پھولے، بلغم پتلا جھاگدار بکثرت نکلے، نزلہ زکام کے ساتھ صبح کھانسی زیادہ، جس کے بعد کمزوری محسوس ہو تو دو گھنٹہ پر Ammonium Carb 6۔ ضعیف مریضوں میں نزلے کی وجہ سے نمونیہ ہو تو یہ یقینی دوا ہے۔ جب درد اور تکلیف کم ہو جائے، مریض پر غنودگی طاری ہو، چہرے پر زردی یا سرخی، پیاس زیادہ، سانس کی وجہ سے منہ کھلا رہے، زبان پر خشکی، جگر کے زیر اثر سے یرقان، متلی یا قے ہو، سانس لینے میں گھبراہٹ، بلغم کی گھڑگھڑ قسم کی سینے پر آواز ہو، داہنا پھیپڑا اثر انداز ہو تو دو گھنٹہ پر دیں Antim Tart 3X۔ نمونیہ کا اثر دونوں پھیپڑوں پر ہو، سانس لینے میں دقت ہو، مریض لیٹ نہ سکے، دماغ ماؤف، ٹائیفائڈ جیسی علامات ہونے پر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے Carbolic Acid 30۔ داہنی طرف کے نمونیہ میں زیادہ تکلیف دہ مرض ہو جانے پر سانس لینا دشوار ہو، چت لیٹ کر سر زیادہ اونچا کرنے میں قدرے آرام ملے، پھیپڑے میں جلن اور کونچن ہو، بلغم گاڑھا سرخی ملا ہوا آئے، دل کی رفتار میں بے قاعدگی معلوم ہو اور شام بخار تیز ہو جاتا ہو تو ہر گھنٹہ پر 3 یا Sangunaria Q۔ نمونیہ میں جبکہ جگر کی تکالیف شامل ہو جائیں، یرقان اور متلی وغیرہ ہو تو ہر گھنٹہ پر 3 یا Chelidonium Q۔ سانس لینا مشکل ہو، مریض لیٹ نہ سکے، پورے سینے میں درد، گلے میں بلغم جمع رہنے کی آواز، صبح دو تین بجے شدید کھانسی کہ بے چین ہو جائے، داہنی طرف کروٹ لینا دشوار ہو تو لاجواب دوا ہے لیکن پرانے گٹھیا کے مریض ہوں تو احتیاط ضروری ہے، ہر چار گھنٹہ پر دیں Kali Carb 30۔ نمونیہ یا پلیورو نمونیہ میں خشک کھانسی، پورے سینہ میں درد، درد کی تکلیف میں رات میں آنکھ کھل جائے، ہلکے جلن دار درد ہر وقت ہوں، سانس پھولے، آرام کرنے میں تکلیف زیادہ ہوا کرے، بلغم گھڑگھڑائے اور لیسدار نکلے تو ہر دو گھنٹہ پر دیں Senega 30۔ صبح تین چار بجے درد اور کھانسی میں اضافہ ہو، لیسدار بلغم تار بندھا نکلے اور حلق میں بلغم بھرا معلوم ہو تو ہر گھنٹہ پر دیں Kali Bichromicum 30۔

نمونیہ کرانک

نوٹ : کرانک نمونیہ میں اس دوا کو ہفتہ میں ایک مرتبہ دیں اور دوسری دوائیں بھی استعمال کرتے رہیں کیونکہ یہ دوا پھیپڑے مضبوط کرتی ہے Bacillinum 200۔

جب نمونیہ کی اکیوٹ حالت گزر جائے اور پھیپڑوں کی صفائی نہ ہو گئی ہو تو تین مرتبہ ناشتہ و کھانے کے بعد دیں Arsenic Iod 3X۔ برائیونیا' ہیپر سلفر' اور فاسفورس کے بعد بھی اگر بلغم ہرا یا نیلا نکلے' دل بیٹھتا محسوس ہو' دوران خون کمزور ہو' ٹھنڈ معلوم ہو اور منہ کا مزا خراب ہو تو ہر دو گھنٹہ پر دیں Lycopodium 6۔ خونی بواسیر کے مریضوں میں نمونیہ ہو تو ہر دو گھنٹہ پر دیں Hypericum 3۔ کرانک ورم پھیپڑے میں' بلغم گاڑھا زیادہ بنتا ہو' مواد نکلتا ہو' دو گھنٹہ پر Heper Sulpher 6۔ بے حد کمزوری' ہوا کی خواہش' فالج گرنے کا خوف ہو' تین گھنٹہ پر دیں Carboveg 30۔ سیاہ رنگ کا گاڑھا خون نکلتا ہو تو دو گھنٹہ پر پانی میں ڈال کر دیں Hamamelis 1X۔ سرخ جھاگدار خون نکلنے پر پانچ قطرے' پانی میں دو گھنٹہ پر Millefolium 1X۔ رات میں کھانسی زیادہ ہو' سینہ میں درد کے ساتھ جلن' بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہو اور سانس جلد جلد لینے میں دو گھنٹہ پر Spongia 3۔ نمونیہ میں چہرہ تمتمایا ہوا سرخ' کنپٹی کی رگوں میں تپکن' آنکھوں میں سرخی و چمک' سانس میں سخت تکلیف' سینے میں درد' منہ خشک' بخار تیز' کھانسی خشک رات میں زیادہ' سرسامی کیفیت' مریض چیخے' اٹھ کر بھاگے' دو گھنٹہ پر Belladona 30۔ [پلیورو نمونیہ میں ذرا سی حرکت سے سخت درد جس میں تکلیف کی طرف لیٹنے سے سکون ملے' منہ' حلق' زبان خشک' پاخانہ بدبودار' قبض یا دست' بخار تیز نہ ہو' پیاس میں پانی بہت اور گلاس بھر کر پئے' ہر گھنٹہ پر Broyonia 3۔] ٹائیفائڈ نمونیہ ہو' داہنے پھیپڑے میں خون جمع ہو اور زیادہ حصہ ماؤف ہو' سانس میں تکلیف' کھانسی خشک' جلن' سرسامی کیفیت' پسینے زیادہ آئیں' پاخانہ خشک اور قبض' (دبلے پتلے مریض میں اسے تیسرا درجہ شمار کریں گے)۔ ایسی صورت میں ڈاکٹر کلارک نے ہر گھنٹہ پر Phosphorus 3 دینے کی سفارش کی ہے۔ نمونیہ کا آخری درجہ ہونے پر' جس میں داہنے پھیپڑے میں مواد پڑ گیا ہو اور اس طرح مریض لیٹ نہ سکے' کھانسی میں دماغ تک ہل جائے اور دم گھٹے' بلغم بدبودار مواد ملا سبز نکلے' سینہ پر ٹھنڈ محسوس ہو تو دو گھنٹہ پر Carbo Animalis 30۔ آخری حالت کے مریضوں میں جب پھیپڑے میں زخم ہو جائیں' بلغم خون ملا نکلے' پسینہ بہت آئے' دق کے اثرات نمایاں ہو جائیں' سانس اور منہ سے بدبو آئے' نیند میں آرام کے بجائے تکلیف محسوس ہو' چار گھنٹہ پر Lachesis 30۔ آرام آنے پر اسی دوا کو دو سو طاقت میں دیں۔

نمونیہ میں حسب علامت یہ دوائیں بھی اچھا کام کرتی ہیں۔ بورکس' مرکیورس سال' لارو سر سیس'

ہیپر سلفر، کاربوتیج، نیٹرم سلف، آرسنک، وریٹرم ویرائڈ، آئیوڈیم، اسکو نلا مار ٹیما، برومیم، جلسیمیم، ڈیجی ٹیلس، سلیشیا، اور رسٹاکس۔

نمونیہ کروپس Croupous

پسلی چلنے میں جب بچے کی ناک بہتی ہو، سینہ پر بلغم جمع ہو، ہلکے سبز رنگ کے دست ہوں اور متلی ہو تو دو گھنٹہ پر Ipecac 3X۔ پسلی چلنے میں کھانسی، حلق میں خرخراہٹ جو رات میں بڑھتی ہو، بچہ بہت روئے لیکن گود میں لینے سے چپ ہو جائے، پاخانہ زرد یا سبزی مائل، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک طرف کا گال سرخ ہو جائے تو ہر گھنٹہ پر Chamomilla 30 دیں۔ نمونیہ اور پلوریسی کے ساتھ پسلی چلے، متلی اور قے ہو، نبض کمزور ہو تو Asclepias Syriaca Q تین قطرے تھوڑے پانی میں ملا کر ناشتہ و کھانے کے بعد دیں۔

نوٹ : کروپس نمونیہ میں وہ دوائیں ضرور یاد رکھیں جن کا نمونیا میں ذکر آ چکا ہے۔ حسب علامات درج ذیل دواؤں کے استعمال سے بھی خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

ایکونائٹ، برائیونیا، انٹی مونیم ٹارٹ، آیوڈیم، برومیم، لیکیسس، لائیکوپوڈیم، فاسفورس، ہیپر سلفر، اور کاربوریج وغیرہ۔ خارجی علاج میں برائیونیا Q سینہ اور پشت پر ملنے سے آرام ملتا ہے۔

”چار ماہ بعد چھ سات ماہ تک بچے کو روزانہ ایک انڈا کھلانا ضروری سمجھئے۔ گھر کی پکائی ہوئی غذا کھلائیے۔ بازار کی چیزیں گھر میں نہ آنے دیجئے۔ بچوں کو شکر اور نمک دونوں سے حتی الامکان دور رکھئے۔ اگر آپ نے صرف اتنی سی بات پر پورے طور سے عمل کرایا تو بچہ جب بڑا ہو کر کامل مرد یا عورت بن جانے کی راہ طے کرتا ہوا ساٹھ ستر سال کی عمر کی منزل میں قدم رکھے گا تب بھی اس کے خون کا فشار طبعی حالت پر ہی ہو گا اور آخر عمر تک کم از کم دل کی بیماری میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے گا۔“

باب - ۱۱

Eleminative System نظامِ اخراج

The Kidneys and Bladder

The two kidneys, the urinary bladder, two ureters, and the urethra make up the urinary tract, filtering liquid nutrients and passing the waste out of the body.
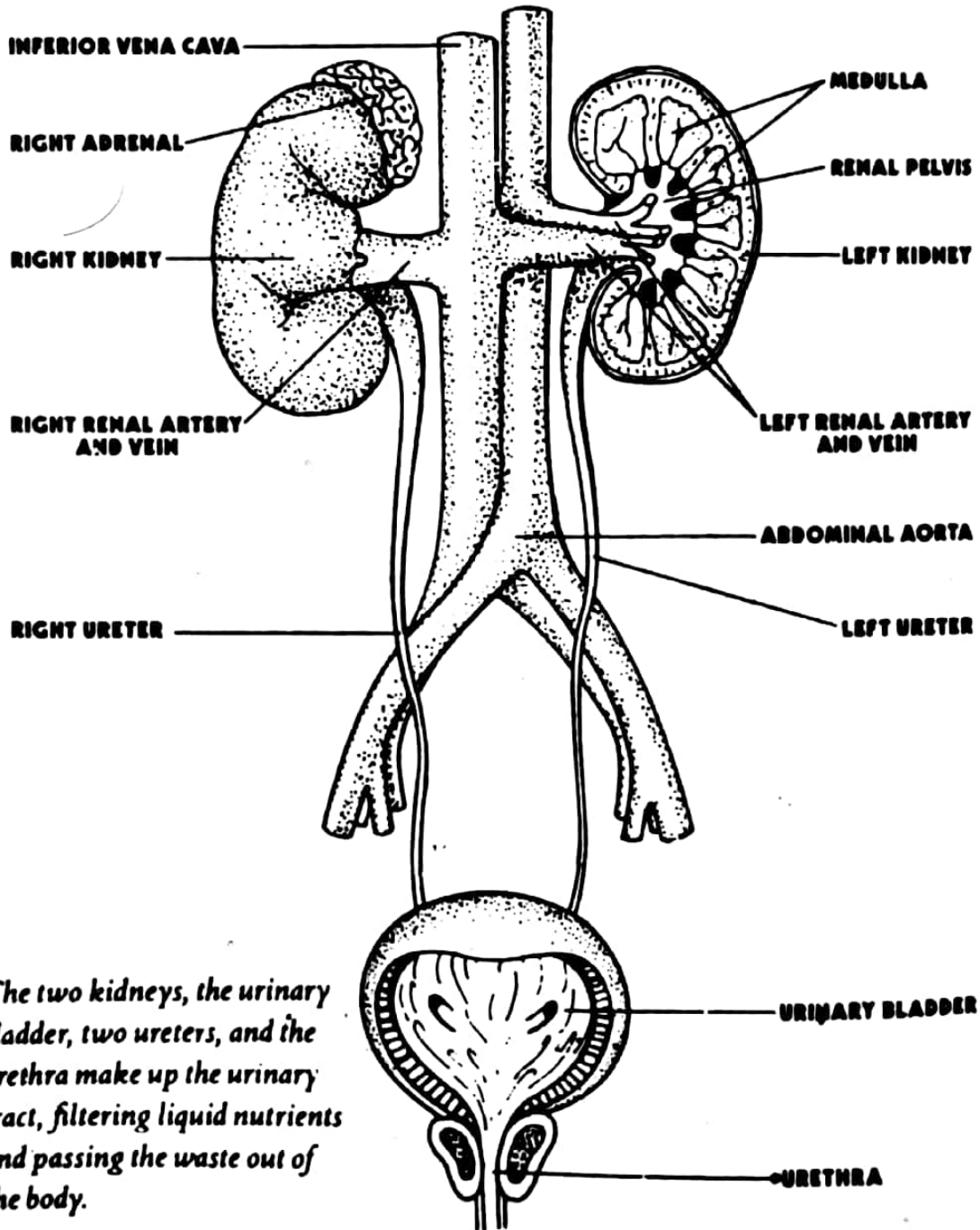
زندگی کی بقا کا انحصار پانی اور غذا پر ہے۔ غذا کو ہم کسی نہ کسی شکل میں استعمال کرتے رہتے ہیں۔ جس کا کچھ

بہتر حصہ ہضم ہو کر جزو بدن ہوتا ہے اور مختلف اعضاء کے لئے ایندھن کا کام کرتا ہے۔ اس قدرتی عمل میں کچھ فاسد مادے اور بیکار مادے بھی پیدا ہوتے ہیں جو خون میں مل جاتے ہیں۔ ان بیکار مادوں میں پانی' نمک' نائٹروجن' اور کاربن کے فاسد مادوں کو خون جسم سے خارج کرنے کے لئے اعضاء اخراج کے حوالے کر دیتا ہے جو پاخانہ' سانس' پسینہ اور پیشاب کے ذریعہ خارج ہوتے رہتے ہیں۔

پاخانہ' سانس اور پسینہ کا ذکر' ہاضمہ کا نظام' نظام تنفس اور حواس نظام میں کر دیا گیا ہے۔ یہاں ہم پیشاب اور اس کے ذرائع کا ذکر کریں گے۔

پیشاب کیا ہے

پیشاب سیال شے ہے جس میں خون سے خارج کئے ہوئے تمام بیکار مادے شامل ہوتے ہیں جن میں زیادہ تر پانی' بلغمی مادہ' یوریا (مادہ بول) اور یورک ایسڈ (حیوانی مواد)' سوڈیم' سوڈیم کلورائڈ' کیلشیم' پوٹاشیم اور میگنیشیم کے سلفیٹ اور فاسفیٹ جیسے معدنی نمکیات کے علاوہ کاربولک ایسڈ' گیس اور نائٹروجن و آکسیجن جیسے ہوائی مواد شامل ہوتے ہیں۔ ایک صحت مند شخص کو چوبیس گھنٹہ میں تقریباً سیر سے ڈیڑھ سیر پیشاب خارج کرنا چاہئے۔ مقدار کی کمی و زیادتی کا تعلق غذا کی کمی و زیادتی یا موسم کی تبدیلیوں سے بھی ہوتا ہے۔

پیشاب پیدا کرنے اور پھر اسے بدن سے خارج کر دینے میں چار اعضاء کام کرتے ہیں۔ دو گردے' گردوں اور مثانہ کے بیچ کی نالیاں یعنی دو یوریٹرز' مثانہ (بلاڈر) اور پیشاب کی نالی (یوریتھرا)۔

گردے Kidneys

جسم انسانی میں یوں تو ہر عضو اپنی مخصوص اہمیت کا حامل ہے لیکن گردے کی تکلیف بھی دل کی طرح فوری توجہ کی محتاج ہے۔ دونوں گردوں کے افعال کے ساتھ ایک بلاڈر' دو یوریٹرز اور ایک یوریتھرا اپنا اپنا کام انجام دیتے ہیں۔

گردے' ریڑھ کی ہڈی کے دونوں جانب پیٹ کی پشت والی دیوار کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ داہنا گردہ بائیں گردہ کے مقابلے میں تھوڑا نیچے ہوتا ہے کیونکہ اس طرف کی جگہ کافی حد تک جگر گھیرے رہتا ہے۔ ہر گردہ چار پانچ انچ لمبا' ڈھائی انچ چوڑا اور ایک سے ڈیڑھ انچ موٹا ہوتا ہے۔ ایک بالغ انسان کے گردہ کا وزن تقریباً ۱۵۰

گرام ہوتا ہے۔

لوبیا کے دانے کی شکل کے گردے دو سطحی ہوتے ہیں۔ ایک بیرونی سطح جسے Cortex کہتے ہیں اور دوسری اندرونی سطح جسے Medulla کہا جاتا ہے۔ اندر سے گردے قدرے پچکے ہوتے ہیں جبکہ باہر کی طرف ابھار ہوتا ہے۔ شریانیں اسی پچکے ہوئے مقام سے گردوں کے اندر جاتی ہیں۔ ہر گردہ کے اوپر ایک گلٹی ہوا کرتی ہے جسے Supra Renal Gland کہتے ہیں۔ گردوں میں پیشاب پیدا کرنے والی باریک نالیاں بھی ہوتی ہیں۔ گردوں کا کام پیشاب پیدا کرنا اور خون میں ہر قسم کی آلودگی کی شناخت کر کے پیشاب کے ذریعہ باہر نکالنا ہے۔(مزید تفصیل کے لئے دیکھیں "علم البدن")

حالبان Ureters :

یوریٹرز (حالبان) دو ہیں۔ ہر ایک گردے سے نکل کر مثانہ (بلاڈر) کے نچلے حصہ میں گرتی ہے جس کے ذریعہ پیشاب مثانہ میں جاتا ہے۔

مثانہ :

مثانہ ایک ناشپاتی جیسی تھیلی ہوتی ہے جس میں قطرہ قطرہ پیشاب جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس میں تین نالیاں ملتی ہیں۔ دو یوریٹرز کی اور تیسری پیشاب کی۔ مثانہ کے اندر پیشاب کی نالی کا سوراخ ایک طرح کے ڈھکن سے بند ہوتا ہے اور تین چار چھٹانک تک پیشاب جمع ہو جائے تو مثانہ میں دباؤ پڑنا شروع ہوتا ہے۔ دباؤ کی وجہ سے پیشاب کی خواہش ہوتی ہے اور بوقت ضرورت ڈھکن اٹھ جاتا ہے اور مثانہ پیشاب خارج کر دیتا ہے۔

پیشاب کی نالی Urethra :

مثانہ سے پیشاب کے سوراخ تک جانے والی یہ نالی مردوں میں تقریباً نو انچ اور خواتین میں ایک سے دو انچ لمبی ہوتی ہے۔

جس طرح یوریتھرا جسم سے پیشاب خارج کرنے کا ذریعہ ہے اسی طرح مردوں میں یہ منی نکلنے کے لئے ایک نلکی کا کام بھی انجام دیتا ہے۔ گردوں کو جسم کی صفائی کا فلٹر کہا جاتا ہے۔ جیسا اوپر ذکر آچکا ہے کہ پیشاب بنانے

کے علاوہ گردے خون میں آلودگی کی شناخت کرتے ہیں' وہ یہ فیصلہ بھی کرتے ہیں کہ انکے ساتھ کیا عمل کیا جائے۔ شناخت کے بعد خون کے اہم اجزاء جن کی جسم کو ضرورت ہوتی ہے چھوڑ کر بیکار اجزاء کو پیشاب کے ذریعہ خارج کر دیتے ہیں۔ مقررہ یا مطلوبہ ضرورت سے زائد یا بہت کم پیشاب ہو تو نالی میں انفکشن یا ذیا بیطس Diabetes کی طرف توجہ دینا چاہئے۔ پیشاب گہرا زرد یا زعفرانی رنگ کا ہو تو جگر کے امراض کا اشارہ ہے۔ بخار کی حالت میں پیشاب سرخ یا گہرے سرخ رنگ کا مقدار میں تھوڑا ہو سکتا ہے۔ گردوں کی تکالیف میں پیشاب خون آلود یا دھویں کے رنگ کا بھی ہو سکتا ہے جس میں سوزش بھی ہو سکتی ہے۔ گردے اپنی ہر قسم کی تکلیف اور خرابی میں مختلف انداز میں صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں کہ انکو دوا چاہئے۔

امراض اور علاج :

ورم گردہ Nephritis

اس مرض میں گردوں کی ساخت میں نقص ہو کر ورم ہو جاتا ہے۔ بار بار بدبو دار پیشاب ہوتا ہے' پیشاب کے ساتھ البومین کا اخراج ہوتا ہے۔ مرض کرانک یا پرانا ہو جائے تو پیشاب کے ساتھ پیپ آنے لگتی ہے' کبھی پیشاب بند بھی ہو سکتا ہے۔ کمر اور پیڑو میں درد ہوتا ہے۔ یہ مرض یا تو پتھری بننے یا گردے کی طرف چوٹ لگنے' شراب نوشی' جسم میں صفرا وغیرہ کی زیادتی سے ہو سکتا ہے۔ اس مرض کے ساتھ Uraemia یا نمونیہ وغیرہ ہو جائے تو خطرناک صورت ہو جاتی ہے اور نوبت ہلاکت تک پہنچ سکتی ہے۔

۱ - ٹھنڈ لگنے سے ورم ہوا ہو' تیز بخار' بے چینی' موت کا خوف' ایکونائٹ ۳۰ دو گھنٹہ پر۔

۲ - اتنا ورم ہو کہ جلد چمکتی معلوم ہو' درد' بخار' پیاس نہ ہو' پیشاب مقدار میں کم' گرمی برداشت نہ ہو' ایپس 3X دو گھنٹہ پر۔

۳ - بائیں گردے میں ورم' بائیں پیر میں بھی ورم جو داہنی طرف جائے' آنکھوں کے پپوٹے متورم پیشاب جھاگدار سیاہ' جس کے ساتھ سرخ ریت محسوس ہو' کمزوری معلوم ہو' کالی کارب ۶ دو گھنٹہ پر۔

۴ - ورم کے ساتھ پیشاب سیاہ' مقدار میں کم یا جلن کے ساتھ قطرہ قطرہ' پیشاب میں ریت آتی ہو' درد کم جو چلنے سے بڑھے' قبض' بخار تیز' کینتھرس ۳ ہر گھنٹہ پر۔

۵ ۔حاد و مزمن دونوں حالتوں میں ورم ' جس کے ساتھ نقاہت زیادہ ' پیاس زیادہ ' لیکن پانی تھوڑا پئے '، بے چینی ' جلن ' پیشاب میں البومن کا اخراج ' آرسنک البم ۳ دو گھنٹہ پر۔

۶ ۔گردہ اور مثانہ میں ورم ' پیٹ پھولا ہوا ' پیشاب بند یا کم ' سیاہی مائل خون ملا ہوا ' نقاہت ' کمر میں ہلکا درد ' جو پیشاب کی نالی تک جائے ' البومن کا اخراج زیادہ ' ٹیری بنتھنا 3X ہر گھنٹہ پر ' لاجواب دوا ہے۔

۷ ۔ورم کے ساتھ پیشاب میں البومن ' مواد اور خون ملا پیشاب ' دل کی تکلیف ' قبض ' سدے نکلیں اور پورے جسم پر ورم ہو جائے پلمبم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۸ ۔گردہ و مثانہ کا ورم ' پیشاب جلن کے ساتھ قطرہ قطرہ ' مثانہ میں پتھری ' ویسی کیریا کمیونس Q

(ڈاکٹر لوہانی)

۹ ۔ورم میں تیز بخار ' سر کی طرف خون کا اجتماع ' آنکھیں سرخ ' پسینہ زیادہ ' ورم کی جگہ چھونا برداشت نہ ہو ' بلاڈونا 3X ہر گھنٹہ پر۔ لیکن ٹھنڈ لگنے سے بخار ' بے چینی اور جسم میں درد ہو تو ' رسٹاکس ۶ دو گھنٹہ پر۔

۱۰ ۔ورم میں چہرہ زرد ' کھانے کے بعد قے جس میں غذا خارج ہو ' نکسیر پھوٹے ' فیرم مٹ 3X ہر دو گھنٹہ پر۔

۱۱ ۔ خواتین میں دوران حمل گردہ کے ورم میں ' مرک کار ۳ دو گھنٹہ پر۔

۱۲ ۔ورم میں بخار ' سر درد ' بلاڈر میں جلن اور بار بار پیشاب کرنے کی خواہش ہو تو ' فیرم فاس ۳ چھ گھنٹہ پر۔

نوٹ : غذا میں صرف مکھن نکلا ہوا دودھ دینا مناسب ہے۔

گردے و مثانہ کی پتھری و درد گردہ

Kidney Stones or Renal Calculi
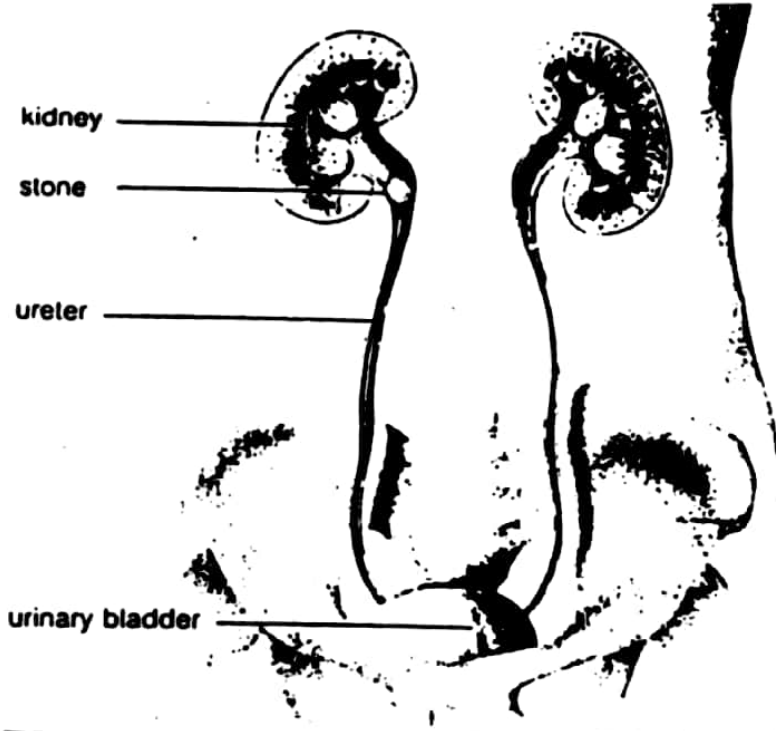
If a kidney stone lodges in a ureter, it can block the flow of urine and cause intense pain and possible infection and kidney damage.

جب پیشاب اپنی اصل حالت میں نہیں ہوتا تو رفتہ رفتہ اسکی تہہ میں معدنی قسم کا مادہ بیٹھ جاتا ہے۔ یہ معدنی ذرات تہہ میں پڑے رہتے ہیں تو انہیں ریگ گردہ یا ریگ مثانہ کہتے ہیں۔ کبھی یہ ذرات آپس میں مل کر پتھری بن جاتے ہیں۔ اگر اس طرف دھیان نہ دیا جائے تو پتھری بڑھتی جاتی ہے۔ گردہ کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ متاثرہ جگہ چھونے سے سخت معلوم ہوتی ہے۔ جب پتھری گردہ سے نکل کر براستہ یوریٹر مثانہ میں آجاتی ہے تو سخت پریشان کن درد ہونے لگتا ہے۔ درد کی تکلیف مقام گردہ سے لے کر خصیوں تک جاتی ہے۔ مریض سیدھا نہیں کھڑا ہو سکتا۔ پیشاب بار بار اور قطرہ قطرہ آتا ہے۔ گردے اور مثانے دونوں کی پتھریاں بڑی ہو جائیں تو آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ مریض جلد سے جلد تکلیف دور کرنا چاہتا ہے جبکہ ہومیوپیتھی میں بڑی پتھری بھی دوا سے کاٹ کاٹ کر نکال دی جاتی ہے۔

علاج :

۱ ۔ درد گردہ جو پتھری بن جانے سے ہو، پیشاب میں جلن، کبھی مٹیالے رنگ کی ریت نکلتی ہو تو چار گھنٹہ پر ایپی جیا ریپنز Q کے پانچ قطرے، پانی میں دینے سے پتھری کٹ کٹ کر نکل جاتی ہے۔ مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔

۲ ۔ بائیں جانب گردے میں پتھری، سخت درد گردہ، کمر و کولہوں میں شدید درد جو مریض کو جھکے رہنے پر مجبور کردے، خصیوں تک کھنچاوٹ ہو، بربیرس و لگیرس Q کے پانچ قطرے تھوڑے پانی میں آدھے گھنٹہ پر دینا بے حد مفید ہے۔

نوٹ مصنف نے ان دونوں دواؤں سے ہمیشہ کامیابی حاصل کی ہے۔ بربیرس سے درد دور ہوا اور پتھری نکل گئی۔ پتھری اگر بڑی رہی تو ساتھ میں ایپی جیا نے کاٹ کاٹ کر نکال دیا۔

۳ ۔ درد گردہ میں پیشاب سے پہلے کمر میں سخت درد، مثانہ سے خصوصاً داہنی طرف کنج ران تک درد ہو، پیشاب میں ریت سرخی مائل ہو، ریاح بھرے ہوں، تکلیف شام سے بڑھے، لائیکوپوڈیم 3X دو گھنٹہ پر۔

۴ ۔ گردے کے درد میں بربیرس اور لائیکوپوڈیم کام نہ کریں تو پریرابریوا Q کے پانچ قطرے تھوڑے پانی میں چار گھنٹہ پر اور زیادہ تکلیف میں دو گھنٹہ پر دیں۔ ساتھ میں اگر پیشاب قطرہ قطرہ ہو، پاخانہ کی بار بار حاجت ہو تو نکس وامیکا 3X چار گھنٹہ پر دیں۔

۵ ۔ گردے میں سخت درد، پیشاب کی نالی میں جلن، قطرہ قطرہ آئے یا خون ملا آئے کینتھرس ۳ دو گھنٹہ پر۔

۶ ۔ درد گردہ کسی قسم کا ہو، یہاں تک کہ پتھری کا درد بھی ہو، قبض ہو یا پاخانہ غیر ہضم غذا کا، پیشاب خون ملا سیاہی مائل، مریض کا پیٹ بڑا، ٹانگیں کمزور اور سر پر پسینہ آتا ہو کلکیریا کارب 3X دو گھنٹہ پر۔

۷ ۔ شدید قسم کا درد گردہ اور مثانہ جس میں پتھری نہ ہو، بلاڈونا 3X دو گھنٹہ پر۔

۸ ۔ پیشاب میں خون اور درد گردہ میں سخت تکلیف، چہرہ مرجھایا ہو، مریض میٹھا پسند کرتا ہو، ارجنٹم نائٹریکم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔

۹ -گردے کا درد حاد ہو یا مزمن ' پیشاب میں چکناہٹ ' کلورائڈ زیادہ آئے یا فاسفورک ایسڈ اور یورک ایسڈ آئے' چائینم سلف ۳ چار گھنٹہ پر' زیادہ درد میں دو گھنٹہ پر۔

۱۰ -درد گردہ کے ساتھ پیشاب میں سفید ریت آتی ہو چائنا ۳ چار گھنٹہ پر۔

۱۱ - گردہ سے لے کر خصیوں تک درد' جسے پیچھے اکڑنے سے آرام ملتا ہو' ڈائیسکوریا ۳ چار گھنٹہ پر دیں۔

مندرجہ بالا دواؤں کے علاوہ حسب علامات او سمیم کینم' ایکوی زے ٹم' سارسپریلا' ٹو بیکم' اور کوکس کیکٹی بھی کام کی دوائیں ہیں۔ ہندوستان کے ڈاکٹر اے کے لوہانی نے ار نجیم ایکوا ٹیکم' پلساٹیلا' جونی پرس کمیونس' زنتھوریا' سولی ڈیگو کو بھی کامیاب دوائیں قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر بورک کی کتاب میں یہ دوائیں پڑھیں اور فائدہ حاصل کریں۔

نوٹ : گردہ کی تکلیف میں چاول' ٹماٹر' اور پالک ہرگز استعمال نہ کریں۔

پتھری مثانہ Gravel

۱ - سب سے پہلے تو بربیرس و لگیرلس ہی پر دھیان دینا چاہئے۔ پیشاب میں پتھری ریت کی صورت میں نکلے' بائیں گردہ میں درد یوریٹرز میں درد ہونے پر اس دوا کو Q طاقت میں پانچ قطرے' تھوڑے پانی میں چار گھنٹہ پر دیں۔

۲ - مثانہ میں پتھری بار بار ہوا کرے' کلکیریا رینالس ۳ دن میں تین بار دینے سے دوبارہ پتھری پیدا نہیں ہوتی۔ عرصہ تک دینا چاہئے (ڈاکٹر لوہانی)۔ مصنف کا تجربہ ہے کہ بربیرس سے جب پتھری گر جائے تو اسی دوا کو دو سو طاقت میں ہفتہ میں ایک بار' دو ماہ تک دے کر چھوڑ دیں۔

۳ -مثانہ کی پتھری میں کلیمیٹس ایرکٹا ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ ریزہ ریزہ ہو کر پتھری نکل جائے گی۔ مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔

۴ -پیشاب پہلے سفید' پھر سرخی مائل ' ریت کی صورت میں پتھری نکلے' نالی میں درد' جلن' سارسپریلا ۶ چار گھنٹہ پر دیں۔

۵ -پیشاب میں جلن کے ساتھ ریت یا مواد آئے' پیشاب قطرہ قطرہ ہو اسمی جیار -نیپز Q کے پانچ

قطرے تھوڑے پانی میں چار گھنٹہ پر دیں۔

۲۔ پتھری ہو' پیشاب رکتا ہو' مثانہ میں اکساہٹ' ہڈیوں میں درد' یوپٹوریم پرف ۳ دو گھنٹہ پر دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات لائیکوپوڈیم ' ارٹیکا یورنس' گکولس کیکٹی' ایسڈ فاس' گریفائٹس 'اوسمیم کینم' چائینم سلف' سیپیا ' نائٹرومیور ٹیکم ا۔سیڈم' ایسڈ آکزیلک' چمافیلا' زنھوریا' سولی ڈیگو' ویسی کریا کمیونس سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے (ڈاکٹر کلارک' بورک' اینڈریولوکی' لوہانی وغیرہ)۔

ورم مثانہ Cystitis

عام طور پر یہ مرض کم ہوتا ہے۔ چوٹ ' نالی میں سلائی ڈالنے' سوزاک' یا پتھری کے باعث مثانہ میں ورم (انفیکشن) ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے مثانہ میں درد' جلن' پیشاب کے ساتھ خون آمیز پیپ نکلتی ہے' متلی اور بخار وغیرہ سے بھی مریض پریشان ہو سکتا ہے۔

اس مرض کی خاص دواؤں میں کینتھرس' ایکونائٹ' چمافیلا' کنابس سٹائیوا' مرکیورس سال' آرسنک البم' آرنیکا' پلساٹیلا' لائیکوپوڈیم' ایپس' کاربوتج' کیوپرم مٹ' کیپسیکم' ڈلکامارا' سیپیا' پریرابریوا' لیکیسس' تھوجا' کاسٹیکم' ٹیری بنتھنا کا شمار ہوتا ہے جن سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

پیشاب کی مختلف بیماریاں

نوزائدہ بچے کو پیشاب نہ ہوتا ہو تو ایکونائٹ ۳ چھ گھنٹہ پر۔ پیشاب کرنے سے قبل یا دوران بچہ روئے' ریت نکلتی ہو سارسپریلا ۶ چھ گھنٹہ پر۔ بچوں کے پیشاب میں دودھ جیسا مادہ نکلتا ہو ایُریکم ۳ چھ گھنٹہ پر۔ بچہ کے پیٹ میں سوتی کیڑے ہوں' سوتے میں دانت کٹکٹاتا ہو' ناک میں انگلی ڈالتا ہو' ہر وقت کھانا مانگتا ہو یا بھوک غائب ہو' ضد کرے' سوتے میں پیشاب نکل جائے' سنا ۶ چھ گھنٹہ پر۔ بچیاں سوتے میں تھوڑی دیر بعد پیشاب کر دیں' سیپیا ۶ چھ گھنٹہ پر۔ سیپیا کے علاوہ بچیوں میں پیشاب نکل جانے پر پلساٹیلا ۳۰ بھی اچھا کام کرتی ہے' باری باری چار گھنٹہ پر دیں۔ دورے پڑیں اور اعصابی لرزہ ہوا کرے' بستر پر پیشاب نکل جائے کیوپرم مٹ ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ کھانستے وقت یا چھینکنے پر پیشاب نکلتا ہو خصوصاً بوڑھوں میں' کاسٹکم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ پیشاب قطرہ قطرہ نکلا کرے یا

سوتے میں نکلتا ہو' جوڑوں میں درد رہے' رسٹاکس ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ رات و دن کسی وقت پیشاب نکلے' سوتے میں کئی بار نکل جائے' فیرم مٹ ٦ چھ گھنٹہ پر۔ گہری نیند میں سوتے میں پیشاب نکل جائے' بلاڈونا ۳ چار گھنٹہ پر۔ صرف دن میں پیشاب نکل جاتا ہو' فیرم فاس ٦ چھ گھنٹہ پر۔ ہنسنے' چھینکنے یا کھانسی میں پیشاب نکلتا ہو اور جلن ہو' کیپسکم ۳ چار گھنٹہ پر۔ بچوں کو خصوصاً جب سوتے سے اٹھانا مشکل ہو اور پیشاب نکل جائے' کیریا زوٹ ۳ چھ گھنٹہ پر۔ چھوٹے یا بڑے کسی کو بھی مسلسل پیشاب کے قطرے نکلتے رہیں' ور بیسکم ۳ چار گھنٹہ پر۔ پیشاب میں چمکدار جھلی یا قطرہ قطرہ بدبودار خون آتا ہو' پیٹرولیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ دورہ پڑے' منہ سے جھاگدار بلغم آئے اور پیشاب رک جائے' او سمی کروکاٹا (ڈاکٹر لوہانی۔ مصنف کو اس دوا کا تجربہ نہیں)۔ کھانسی کے ساتھ پیشاب کے قطرے' خصوصاً مستورات میں نکل جاتے ہوں' ریومکس ۳ چار گھنٹہ پر۔ پیشاب رک جائے جلسیمیم ۳ دو گھنٹہ پر۔ پیشاب کرنے میں جلن یا خواتین کی اس تکلیف کے ساتھ عضو مخصوص کے لب سرخ ہوں' چھاتیاں سوکھتی جا رہی ہوں' چمافیلا امبیلاٹا ۳ چار گھنٹہ پر۔ رات میں پیشاب کے لئے بار بار اٹھنا پڑے' نکل جائے' یا قطرہ قطرہ ٹپکا کرے' ایکوسیٹم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ ضعیفی میں مثانہ کمزور ہونے سے پیشاب بار بار ہو رہا ہو یا دھار رک رک کر نکلتی ہو' کونیم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ دماغی توازن کی خرابی میں پیشاب سفید یا مواد آمیز ہو' اورم میٹلیکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سوتے میں پیشاب نکل جائے یا ہروقت ٹپکا کرے' ور بیسیکم Q پانچ قطرے' گرم پانی میں چار گھنٹہ پر۔ بوڑھوں میں سردی لگ جانے سے پیشاب بند ہو یا قطرے قطرے نکلے' کوپےوا ۳ چار گھنٹہ پر' بند ہو تو دو گھنٹہ پر دیں۔ پیشاب میں مواد آتا ہو' پیشاب کی نالی میں آخری قطرہ رکا رہے' اٹھنے میں نکلے' ایگریکس مسکیریس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پیشاب دیر سے نکلے' پھر قطرہ قطرہ ہو' جلن ہو' ہاتھ پیر بھی جلتے ہوں' سلفر ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ پیشاب نہ رکتا ہو' جاتے جاتے نکل جائے' مریض کو سوزاک رہا ہو تو یہ یقینی دوا ہے تھوجا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ (مصنف اسے دو سو طاقت میں دے کر کیسٹمرس دیتا ہے۔) پیشاب کھانستے میں نکل جائے' پانی جیسے دست آئیں' کو لچکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پیشاب گہرے سرخ رنگ کا' ریاح بدبودار' کمزوری' کاربو ویج ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ [پیشاب میں فاسفیٹ زیادہ ہو' ذہن کمزور' جلق یا کثرت مباشرت کی وجہ سے کمزوری' کالی برومیٹم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔] پیشاب گہرے سرخ رنگ کا یا اس کے بعد خون آئے' ملی فولیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سیاہی مائل خون ہو

تو ہے میلس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پیشاب دودھیا یا خون آئے' پیاس شدید ہو جس میں پانی زیادہ پئے' فاسفورس ۲۰۰ صرف ایک خوراک صبح' ساتھ میں دوسری دوا حسب علامت دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات امونیم کارب' آرنیکا' گالیکم ا۔سیڈم' اری جیرن' رس اریڈمیٹیکا' او سمیم' کلیمیٹس ارکٹا' بربیرس و لگیرس' زنکم مٹ' نیٹرم میور' امونیم کارب' انیٹم کروڈ' ارکٹم لپا' اسپر یگس' ڈیجی ٹیلس وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

پیشاب میں خون Haematuria

خون کے پیشاب میں تیز بخار' بے چینی' موت کا خوف' خشک و سرد ہوا کے اثر سے تکلیف ہوتی ہو' ایکونائٹ ۳ ہر گھنٹہ پر (شدت میں نصف گھنٹہ پر دیں)۔ خون ملا پیشاب' مقدار میں کم' جلن' پیشاب کی بار بار حاجت' قطرہ قطرہ اور بدبودار ہو' گردوں کی جگہ بھاری پن ہو' ٹیری بنتھنا ۳ دو گھنٹہ پر۔ پیشاب میں خون بغیر درد بغیر کسی تکلیف کے ہو' چائینم سلف ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پیشاب میں خون کے ساتھ خصیوں میں سخت درد' ورم اور پھوڑے جیسا درد (خاص علامت ہے) خون سیاہی مائل ہو' ہیمے میلس ۳ دو گھنٹہ پر۔ بالکل سرخ خون میں ملی فولیم ۳ دو گھنٹہ پر۔ خون پیشاب میں چمکدار سرخ' متلی یا قے یا مستورات میں وقت مقررہ سے قبل رحم سے جاری ہو' اپیکاک ۳ دو گھنٹہ پر۔ خون کا پیشاب کسی چوٹ یا نالی میں سلائی گزرانے کے بعد ہو' زیادہ بوجھ اٹھانے کے بعد خون آگیا ہو' جلن ہو' آرنیکا ۳ دو گھنٹہ پر۔ خون کا پیشاب سرخ' مثانہ میں سخت جلن' درد گردے سے عضو تناسل تک جائے' پیشاب قطرہ قطرہ اور نالی میں جلن کے ساتھ اتنا شدید درد کہ مریض چیخ اٹھتا ہو' کینتھرس ۳ ہر پندرہ منٹ پر' آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ پیشاب میں خون' گردہ و جگر کے مقام پر درد' صرف داہنی کروٹ لیٹ سکے' کمزوری' شدید پیاس ہونے پر فاسفورس ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ (مصنف فاسفورس دو سو طاقت میں اور زیادہ ترجیح دیتا ہے' جس کے بعد آرسنک البم 3X اور چائنم سلف سے فائدہ پہنچتا ہے۔) پیشاب کی بار بار حاجت' جس میں زور لگانے میں مقدار کم اور جلن پھر خون نکلے' مریض تکلیف میں کھڑا ہو کر پیشاب کے لئے جھکنے پر مجبور ہو' گردوں کا ورم' چمافیلا امبلاٹا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ پیشاب میں خون' سرخ ریت نکلے' او سمیم کینم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ گہرے رنگ کا خون پیشاب کے ساتھ آنے پر تھلاپسی برسا

Q پانچ قطرے، پانی میں چار گھنٹہ پر۔ پیشاب میں خون کے ساتھ نالی میں سخت جلن اور درد، دھار پتلی، مریض اپنے پیر چادر یا رضائی سے باہر نکال لیا کرے، ہتھیلی، تلوے اور سر میں بھی جلن معلوم ہو، سلفر ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات نیٹرم میور، سیپا، مرک کار، مرک سال، نکس وامیکا، لائیکوپوڈیم، کیمفر، اور نائٹریک ایسڈ بھی کام میں آنے والی دوائیں ہیں۔

پیشاب کا زہر چڑھنا Uraemia

پیشاب کا زہریلا مادہ کسی سبب خون میں جذب ہو جائے تو خون زہریلا ہو جاتا ہے اس کو Uraemia کہتے ہیں۔ مریض پر بے ہوشی اور ہذیانی کیفیت طاری ہو سکتی ہے، سخت درد، غنودگی، چکر وغیرہ کے ساتھ سانس میں پیشاب کی بدبو بھی آسکتی ہے۔ اس مرض کی وجہ امراض گردہ کے علاوہ پیشاب کا مثانہ میں رکے رہنا، پیشاب پیدا ہی نہ ہونا کہا جاتا ہے۔

علاج :

ڈاکٹر کلارک کی تجویز ہے کہ ایسے مریض کو گرم کپڑے میں لپیٹ دیں۔ بے ہوشی ہو تو، کاربولک ایسڈ ۳ ہر پندرہ منٹ پر دیں۔ اگر چند گھنٹوں میں فائدہ نہ ہو تو اوپیم 3X پندرہ منٹ پر دیں یا آرٹیکا یورنس Q کے پانچ قطرے، تھوڑے پانی میں ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ تشنج ہو تو کیوپرم ایسی ٹیٹ 3X پندرہ منٹ پر دیں۔

یہ بیماری ایسی نہیں کہ ہر شخص علاج کر سکے۔ کسی ماہر ڈاکٹر کا مشورہ ضروری ہے۔ جہاں ایسی سہولت میسر نہ ہو وہاں درج ذیل دواؤں پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

پیشاب بند ہو جائے یا بہت کم سیاہی مائل ہو، زبان خشک چمکدار ٹیری ستھنا ا سے ٦ طاقت، ڈاکٹر بورک اور کئی دوسرے ڈاکٹروں کی تجویز ہے۔ ڈاکٹر لوہانی نے اپنا تجربہ ۳۰ طاقت میں لکھا ہے جو پندرہ منٹ پر دیں۔ پیشاب کے اخراج میں تکلیف ہو یا بند ہو، نالی میں جلن، مثانہ پر فالج کا اثر، تھوڑا تھوڑا پانی پیتے رہنے میں سکون ہو، آرسنک البم 3X، پندرہ منٹ پر۔ پیشاب بالکل بند ہو، جسم سخت ہو اور دورہ پڑنے لگے، منہ سے جھاگ نکلے، کیوپرم آرس ۳ پندرہ منٹ پر۔ بار بار پیشاب کی حاجت، قطرہ قطرہ ہو اور جلن ہو تو کینتھرس ۳ آدھے

گھنٹہ پر۔ پیشاب بند ہو یا ذرا ذرا سا خارج ہو، مریض پر ہذیانی کیفیت طاری ہو، مرگی کے دورے پڑتے ہوں، اسٹرامونیم ۳۰ پندرہ منٹ سے ایک گھنٹہ پر حسب علامت دیں۔ دوسری دواؤں کے ساتھ علامات ملیں تو، امونیم کارب اور نکس وامیکا دوائیں اچھا کام کر سکتی ہیں۔

پیشاب میں البومین Albuminuria

البومین، انڈے کی سفیدی جیسا مادہ تمام نباتات و حیوانات کی ساخت میں ملتا ہے۔ یہ مادہ جسم انسانی کے عضلات کی نشو و نما کے لئے ضروری ہے۔ جب یہ مادہ پیشاب کے ساتھ خارج ہونے لگتا ہے تو اسے "Albuminuria" کہتے ہیں۔ بذات خود یہ کوئی بیماری نہیں بلکہ گردہ کے مختلف امراض، جلق، زیادہ مجامعت، مختلف بیماریاں اور بعض گرم دواؤں کے استعمال وغیرہ سے البومین خارج ہونے لگتی ہے۔ مریض دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ کبھی متلی، کبھی دست، کبھی قبض، کبھی دل کی دھڑکن وغیرہ جیسی علامات سے واسطہ پڑتا ہے۔

علاج :

البومنیریا کی ابتدا میں جبکہ کمزوری، بے چینی، شدید پیاس لیکن پانی کم پیا جائے، سانس کی تکلیف، علامات رات میں بڑھا کریں، آرسنک البم 3X دو گھنٹہ پر۔ گردوں میں درد، پیشاب میں خون سیاہی مائل ہو، مقعد میں سخت تکلیف، ریاح، خواہ دوران حمل ہی یہ تکالیف کیوں نہ ہوں، کو لچکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ البومین زیادہ مقدار میں آئے، گردہ، جگر یا دل کی تکلیف شامل ہو اور موت کا خوف ہو، آرم میٹلیکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سرخ بخار کے بعد البومین آنے لگے، پیشاب کم، سیاہی مائل، پسینہ بکثرت، نبض کی رفتار ست ہو، ڈیجی ٹیلس (تجویز کردہ ڈاکٹر لوہانی)۔ اگر ڈفتھریا ہو چکا ہو اور ایسی علامات ہوں تو مصنف ہیلی بورس ۳ کے ساتھ باری باری ایکونائٹ ۳ دو گھنٹہ پر دیتا ہے۔ پیشاب میں البومن لیکن فاسفیٹ زیادہ ہو تو مصنف نے ہمیشہ ایسڈ فاس 3X پانچ قطرے، تھوڑے پانی میں تین مرتبہ، ناشتہ و کھانے کے بعد دے کر فائدہ اٹھایا ہے۔

داہنی طرف شانے اور پیٹ میں درد کے ساتھ البومن آئے، متلی ہو، پیشاب سرخ یا سیاہی مائل ہو، چیلیڈونیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ دل کی دھڑکن، متلی، سردی کا احساس، اخراج لیسدار ہو تو چار گھنٹہ پر کالی بائکرومیکم ۳۰۔ آنکھیں سرخ، سر میں حرکت کرنے یا چلنے پر شدید درد ہونے کے ساتھ البومن آئے تو چار

گھنٹہ پر گلونا ئین ۳۰ دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات کالی کارب' کاربولک ایسڈ' کروٹلس ہری ڈس' برائیونیا' کالی کارب' ایپس' کالمیا' بربیرس' کلکیریا آرس' کینیتھرس' پوٹیریم پرف' ہیلی بورس' فاسفورس' پلمبم' ٹیری بنتھنا وغیرہ بھی ایسی دوائیں ہیں جن سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

نوٹ : مندرجہ بالا پیشاب کی تکالیف میں تین صورتیں نظر آتی ہیں۔

۱ - پیشاب کا رک رک کر آنا Stranguria

۲ - پیشاب کا مشکل سے آنا Dysuria

۳ - پیشاب کا پیدا ہی نہ ہونا Ishuria

ان تینوں علامات کی دوائیں وجوہات کے ساتھ درج کردی گئی ہیں اس لئے دوہرانا ضروری نہیں۔

ذیابیطس Diabetes

انسان کو پریشان کرنے والے امراض میں سے ایک مرض "ذیابیطس" بھی ہے جس کے لئے مختلف آراء ملتی ہیں۔ ڈاکٹر مہیش چندر بھٹاچاریہ (ہندوستان) اپنی کتاب "خاندانی علاج" میں لکھتے ہیں "آج تک اس مرض کے پیدا ہونے کا سبب سمجھ میں نہیں آتا۔" ڈاکٹر دولت سنگھ نے اپنی کتاب "پریکٹس آف میڈ یسن" میں لکھا ہے کہ "یہ مرض بچوں میں نہیں ہوتا" جبکہ مصدقہ بات یہ ہے کہ یہ مرض کسی بھی عمر میں ہو سکتا ہے۔ اور بچوں میں زیادہ تر "انسولین" پر انحصار کرنے والی ذیابیطس ہوتی ہے۔ اس بات پر زیادہ محققین کا اتفاق ہے کہ مرض موروثی بھی ہو سکتا ہے اور جوانوں میں بمقابلہ بوڑھوں کے خطرناک صورت اختیار کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں مجھے جس نظریہ سے اتفاق ہے وہ Diabetes Mellitus کے عنوان میں درج ہے۔

مرض کی علامات اور اسکے اثرات

۱ - پیشاب کی بدبو گھاس جیسی آنے لگتی ہے۔

۲ - پیشاب میں شکر آتی ہے تو اس میں چیونٹے اور دوسرے کیڑے جمع ہونے لگتے ہیں۔

۳ - بھوک شدت اختیار کرلیتی ہے۔

۴ - پیشاب بار بار لگتا ہے جو مقدار اور وزن میں زیادہ ہوتا ہے۔

۵ - پیاس بہت بڑھ جاتی ہے۔

۶ - جسم گھلنے لگتا ہے اور مریض کمزور ہوتا جاتا ہے۔ چکر اور چڑ چڑا پن ہوتا ہے۔

۷ - مردوں میں قوت باہ کم ہوتی ہے جبکہ خواتین میں حیض بند ہو سکتا ہے۔

۸ - کبھی سانس میں بدبو، زبان پھٹی ہوئی اور کبھی پھوڑے یا مہلک زخم ہونے لگتے ہیں۔

ذیابیطس کی دو قسمیں ہیں۔

۱ - سادہ کثرت البول Insipidus

Insipidus دماغ کی چوٹ، کسی انفیکشن، شراب نوشی، یا تفکرات کے انبار میں جنم لیتی ہے۔ پیشاب بکثرت بغیر رنگ کے ہوتا ہے جس میں رات یا دن کا کوئی امتیاز نہیں۔ اس میں شکر یا البومین نہیں ہوتی۔ یہ مرض بچوں اور نوجوانوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

۲ - شکری Mellitus

اسی قسم کو اصل ذیابیطس کہتے ہیں جو خون میں انسولین کے اعتدال میں نہ رہنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خاندان میں بھی منتقل ہو سکتی ہے۔ زیادہ تر لبلبہ (Pancreas) جو پیٹ کے پیچھے ایک گلینڈ ہوتا ہے اور خون سے مادۂ ہاضمہ کو جدا کر کے انسولین کو اعتدال میں رکھتا ہے، انسولین بنانا چھوڑ دیتا ہے تو انسولین کی کمی سے مرض لاحق ہوتا ہے۔ دوسرا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ انسولین بنتی ہے مگر اس کا اثر متعلقہ خلیاں قبول نہیں کرتیں۔ ایسی صورت مین ان دواؤں پر توجہ دی جاتی ہے جن سے انسولین بننے کا عمل شروع ہو سکے۔ اکثر طریقہ علاج میں اس مرض کو لاعلاج کہا گیا ہے اور عمر بھر دوا یا انجکشن پر انحصار ہوتا ہے۔ فی زمانہ لبلبہ کی پیوند کاری سے ذیابیطس کے علاج کو ممکن بنانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ابھی اسے حرف آخر نہیں کہا جا سکتا۔

Scandinavian ریسرچ کرنے والوں کے مطابق جو بچے ماں کا دودھ نہیں پاتے ان میں ذیابیطس ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ Danish اور Norvegian ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ انکے علاقے میں یہ مرض انحطاط پذیر ہے کیونکہ مائیں

بچوں کو اپنا دودھ پلاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس دودھ میں ایسے اثرات موجود ہوں جو پنیکریاز کے سیلز کی محافظت کرتے ہوں۔

ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں ذیابیطس سے نجات حاصل کرنے کے لئے موثر دوائیں موجود ہیں۔

علاج :

۱ - ذیابیطس سادہ Insipidus

- شکر کے بغیر پیشاب زیادہ، بے رنگ، ہونے پر ڈاکٹر کلارک کے مطابق Acetum Scillae 3X تین گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ مصنف کو اس دوا کا تجربہ نہیں جبکہ وہ Lactic Acid 3 چار گھنٹہ پر دیتا ہے۔
- پیشاب زیادہ جو رات میں ہو اور بار بار اٹھنا پڑے Acid Phos 1X پانچ قطرے، آدھے گلاس پانی کے ساتھ ناشتہ و کھانے کے بعد دیں۔
- ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو Uranium Nitricum 3X چھ گھنٹہ پر دیں۔
- شکر کے بغیر، پیشاب میں جلن بھی ہو تو Acid Phos کے ساتھ Canthris 30 چار گھنٹہ پر دے سکتے ہیں۔
- گیس کے ساتھ بغیر شکر پیشاب زیادہ ہونے پر ایسڈ فاس کے ساتھ Lycopodium دے سکتے ہیں۔

۲ - ذیابیطس شکری Mellitus

- پیشاب بکثرت، شکر کے ساتھ جس میں اعصابی تکلیف شامل ہو، ڈاکٹر کلارک Acid Phos 1X دینے کو بہتر قرار دیتے ہیں۔
- پیشاب زیادہ، مثانہ کمزور، پیشاب نکل جاتا ہو، گردہ کی تکلیف، بخار، پیاس زیادہ، خواتین میں رحم سے خون مقررہ وقت سے قبل ہو Rhus Aromatica Q پانچ قطرے تھوڑے پانی میں چار مرتبہ۔
- معدہ میں خرابی، پیاس کی شدت، زبان خشک، کمزوری، درد کمر، خواتین میں حیض کی تاخیر کے ساتھ پیشاب میں شکر آنے پر Uranium Nitricum 3X چھ گھنٹہ پر دیں۔ مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔
- رات میں پیشاب زیادہ، سوزاک اور خاص طور پر گھٹنوں میں ورم Argentum Met 3 چھ گھنٹہ پر۔

- ابتدائی مرض میں شکر کے ساتھ پیشاب رکاوٹ کے ساتھ آئے، مثانہ میں بھاری پن، پتھری، Eupt.Perf 3 چار گھنٹہ پر۔
- پیشاب میں شکر، خصوصاً خواتین میں اس دوا سے کم ہو جاتی ہے، Secale Cornutum 6 چار گھنٹہ پر۔
- بے چینی، دل ڈوبتا معلوم ہو، جلن، پورے جسم میں لرزہ، پیشاب میں زیادتی، Codeinum 3X چار گھنٹہ پر۔
- گٹھیا کا مرض شامل ہو یا گھٹنے میں درد ہو تو باری باری، Natrum Sulph 3 اور Lactic Acid 3 تین گھنٹہ پر۔
- شکری ذیابیطس پیشاب میں زیادتی جس کے نیچے مٹیالا مادہ جم جاتا ہو، تپ دق، سانس میں گھٹن محسوس ہو، Allium Sativum 3 چار مرتبہ۔
- بیماری چوٹ کے اثرات کا نتیجہ ہو Arnica Mont 3 چار گھنٹہ پر۔
- ریاحی یا جگر کی تکلیف شامل ہو تو ناشتہ و کھانے کے بعد Arsenic Iod 3X اور چھ گھنٹہ پر Chelidonium 30 کے ساتھ Nux Vomica 3 باری باری۔
- شکر آنے کے ساتھ کمزوری اور پیاس کی شدت میں باری باری تین گھنٹہ پر Ars. Alb 3X اور Ignatia 3۔
- لبلبہ (Pancreas) انسولین بنانا کم کر دے اور شکر آنے لگے، Iris Vers 3 چار گھنٹہ پر جس کے ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ Phosphorus 200 (بار بار نہ دوہرائیں)۔ بعض اطباء Pancreatinum 30 کی سفارش کرتے ہیں۔ لیکن یہ دوا مصنف کے تجربہ میں نہیں۔
- شکر کے مرض میں پیاس، اور پسینہ زیادہ، کمزوری، چوٹ زخم بن جایا کرے تو Syzyginum Jambolanum سے زیادہ استعمال ہونے والی کوئی دوا نہیں۔ جامن کی گٹھلی سے تیار کردہ اس دوا کو 1X طاقت میں دس قطرے، آدھی پیالی پانی میں دینا چاہئے۔ ساتھ میں Scilica 30 باری باری چار چار گھنٹہ پر دے سکتے ہیں۔

- مرض کے ساتھ نامردی کی شکایت شامل ہو جائے اور دل میں دھڑکن بھی ہو تو باری باری تین گھنٹہ پر Coca 3 اور Moschus 3 دیں۔
- فالج کے ساتھ شکر آنے میں Curare-Woorari 6 ہر چار گھنٹہ پر دیں۔
- ذیابیطس کی وجہ سے مریض بے ہوش ہو جائے (Acctonaemia) تو اسے Opium 3X ہر گھنٹہ پر دیں (ڈاکٹر کلارک)۔ پاکستان میں اب اوپیم دوا پر پابندی ہے اس لئے Moschus 3 ہر پندرہ منٹ پر پانی میں دیں ہوش میں آنے پر Acid Phos 3X پانچ قطرے، ناشتہ و کھانے کے بعد دیتے رہیں اور ما سکس دوا پھر صبح و شام دیتے رہیں۔ مصنف کا مشورہ ہے کہ ایسی صورت میں کسی ماہر ڈاکٹر کی خدمات ضرور حاصل کریں۔
- شکر کے مرض میں جب پیشاب زیادہ آئے، نقاہت، قبض یا جلن ہو تو Sulphur 30 چھ گھنٹہ پر اچھا کام کرتی ہے۔
- شکری ذیابیطس میں پیاس زیادہ اور پیشاب بار بار آئے، جگر کی خرابی شامل ہو اور قبض ہو تو چھ گھنٹہ پر Chionanthus Q پانچ قطرے تھوڑے پانی میں چھ گھنٹہ پر دیں۔

مصنف نے دونوں طرح کی ذیابیطس میں منتخب دوا کے ساتھ Acid Phos 1X پانچ قطرے، آدھے گلاس پانی میں استعمال کرایا ہے اور مایوسی نہیں ہوئی۔

نوٹ : ذیابیطس، جس میں شکر آئے، دوا پانی میں استعمال کریں، چینی اور نشاستہ کی چیزوں سے پرہیز کریں۔ بے ہوشی یا فالج میں ماہر ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کریں۔

باب ـ ۱۲

نظام حسیات Sensory System

انسان کی زندگی میں احساس یا ادراک کی قوت کو حواس کہتے ہیں جس کے باعث وہ گرد و پیش کے واقعات و حوادث کو محسوس کرتا ہے۔ اس نظام میں خلل آنے سے حواس کا توازن برقرار نہ رہے گا جس سے بے ہوشی اور موت واقع ہو سکتی ہے۔

حواس کی دو قسمیں ہیں۔

۱ ۔ حواس عامہ یا General Senses

جو پورے جسم میں کہیں محدود نہیں مثلاً بھوک، پیاس، بے چینی، کمزوری، اور تھکن وغیرہ جس کے ذریعہ ہم صرف اپنے جسم کے اعضاء کے حالات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

۲ ۔ حواس خاص یا Special Senses

جنہیں حواس ظاہرہ کہتے ہیں اور جو پانچ ہیں۔ ان ہی کے ذریعہ ذہن بیرونی اشیاء کا علم حاصل کرتا ہے یعنی قوت شامہ، قوت باصرہ، قوت سامعہ، قوت ذائقہ، اور قوت لامسہ۔

ان پانچوں حواس کے علاوہ ایک "حس وہمی" بھی ہے (Illusions) جنہیں کاذب تصورات کہہ سکتے ہیں جیسے اجتماع خون سے دماغ ماؤف ہونے کا احساس، پردہ چشم (Ratina) میں اجتماع خون سے آنکھیں بند بھی ہوں تو چمک اور روشنی محسوس ہو۔ کوئی چیز سامنے نہ ہو لیکن محسوس ہو کہ موجود ہے۔

تمام احساسات کا بہرحال مرکز دماغ ہے۔ ناک، کان، آنکھ، زبان (منہ) اور جلد بذات خود مرکز حس نہیں بلکہ

یہ تمام اعضاء اپنے محسوسات دماغ کے سپرد کرتے ہیں جو ان میں تمیز کے احکامات صادر کرتا ہے۔ہم یہاں انہیں پانچ اعضائے قوائے حس کے ظاہری ناموں سے بات آگے بڑھاتے ہیں۔

۱ ۔ ناک Nose : قوت شامہ یعنی سونگھنے کی قوت Olfactory Senses

(تفصیل دیکھئے "نظام تنفس")

۲ ۔ آنکھ 'عصب بصری Optic Nerve
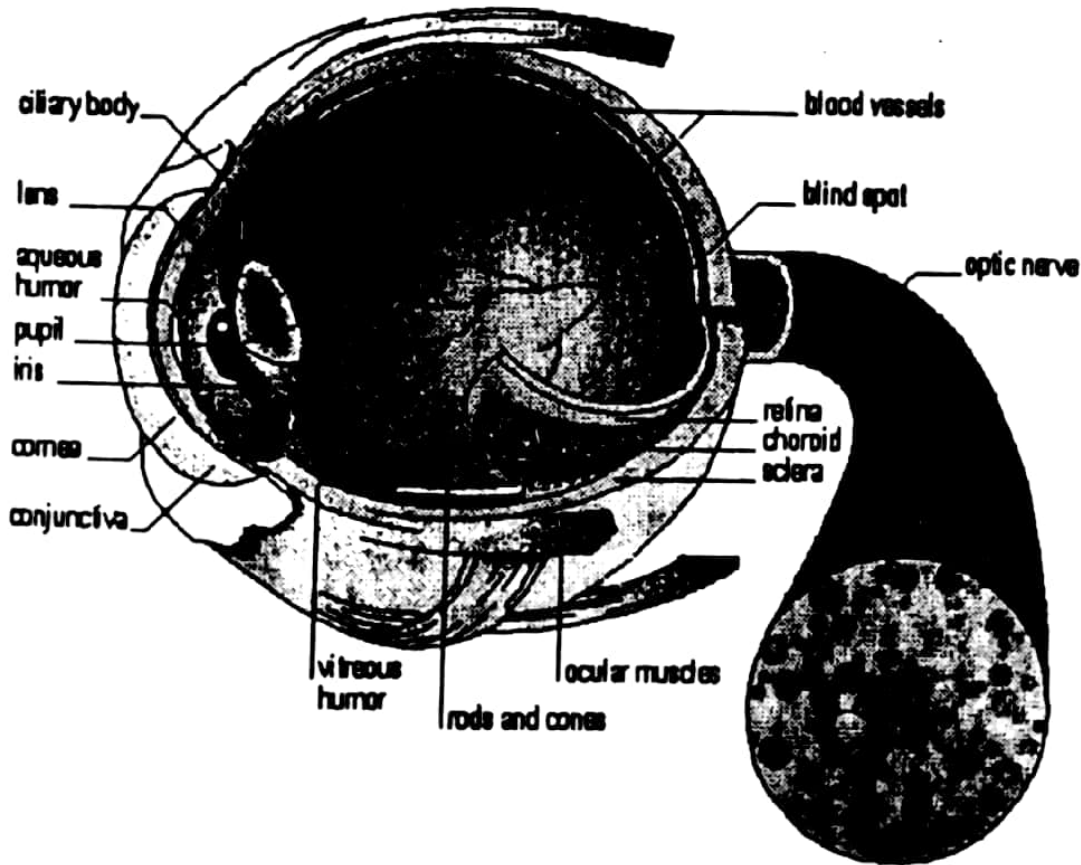
آنکھیں قدرت کے عطیات میں مختصر ترین لیکن اہم ترین پیچیدہ ٹیکنالوجی کی حیثیت رکھتی ہیں جن کے ذریعہ انسان اپنی زندگی کی معلومات کا اسی فی صد حصہ اکٹھا کرتا ہے۔ اسکے مختلف حصے ہیں۔ آنکھ کا ڈھیلا (Eye Ball) جو Orbit کی ہڈیوں میں محفوظ رہتا ہے۔ پپوٹے' جسے Eye lid کے عضلات اندر بند کر لیتے ہیں۔ ان پپوٹوں کے سروں پر بال ہوتے ہیں یہ Eye lids آنکھوں کو گرد و غبار سے محفوظ رکھتے ہیں۔ آنکھ کے ڈھیلے میں سیاہ خاکی حصہ Iris

کہلاتا ہے جبکہ سفید حصہ کو Sclera کہا جاتا ہے۔ یہ موٹا سا پردہ تمام ڈھیلے پر محیط ہوتا ہے جو Iris پر صاف و شفاف ساخت میں نظر آتا ہے اور اس کا نام Cornea ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے کی پشت سے داخل ہونے والے Optic Nerves جو روشنی کے پردے Retina کے اندرونی حصہ میں پھیل جاتے ہیں، دیکھنے کی طاقت مہیا کرتے ہیں۔ دماغ کو جملہ محسوسات کا علم اسی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ آنکھ میں ایک پٹھا Oculomotor Nerve ہوتا ہے جو آنکھ کے عضلات کو حرکت میں لاتا ہے۔ اگر اس میں خرابی پیدا ہو تو بھینگا پن آجائے گا۔ اسی طرح ایک سیدھا دیکھنے کا پٹھا ہے جسے Trochlear Nerve کہتے ہیں جو آنکھ کو نیچے اور باہر کی جانب گھما سکتا ہے۔ اس میں خرابی سے بھی انسان بھینگا نظری کا شکار ہو گا۔ بھینگا پن پیدا ہونے کی ایک اور وجہ بھی ہے کہ جب Abducent Nerve میں خرابی آجائے جس سے آنکھ کا ڈھیلا اندر گھوم جاتا ہے۔

قدرت نے آنکھوں کی صفائی کے لئے Lacrimal Glands یعنی اشک آور غدود کا خود کار نظام پیدا کیا ہے جس سے آنسوؤں کے چشمے آنکھوں میں موجود رہتے ہیں جن میں جراثیم کش نمی ہوتی ہے جو بیرونی سطح پر جمنے والی گرد یا جراثیم کی صفائی کرتے رہتے ہیں۔

یوں تو جسم کا ہر حصہ اللہ کی نعمت ہے لیکن آنکھیں جسم کے چراغ ہیں جنہیں دماغ جلائے رکھتا ہے۔ چنانچہ سر کے عقبی حصہ میں ٹیومر یا چوٹ لگنے سے دماغ کا مرکز بصارت تباہ ہو جاتا ہے بینائی جا سکتی ہے اور بینائی جاتی رہے تو انسان کا جینا دوبھر ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس عصب پر بھی خاص توجہ درکار ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس طرح ہوتا ہے کہ کسی قسم کا مرض ہو اس کی تشخیص میں آنکھوں کی کیفیت اسکا اظہار کر دے گی۔ آنکھیں بے رونق اور بدوضع ہو جائیں گی۔ تکالیف کا اظہار آنکھیں خود کریں گی۔ آنکھ کا ڈھیلا سرخی مائل ہو گا، کبھی خارش ہو گی، کبھی پانی بہے گا، کبھی ڈھیلوں میں درد ہو گا، کبھی ورم ہو گا اور کبھی زخم ہو گا، کبھی آتشک یا سوزاک پیدا ہونے سے بھی آنکھوں میں مختلف تکالیف ہو جاتی ہیں۔

آنکھوں کی عام تکالیف اور علاج :

کبھی ٹھنڈے پانی میں نہانے سے آنکھ کی روشنی کم ہو جائے یا جاتی رہے تو ہر دو گھنٹہ پر، اکونائٹ ۳۔ آنکھوں میں خون اتر آئے یا پردے پر خون جمع ہو جائے تو چار گھنٹہ پر، ہیماملس ۳۔ روشنی یکایک کم ہو جائے، پانی

دوران خون بہے، جلن و درد ہو، ڈھیلوں میں درد ہو اور روشنی برداشت نہ ہو تو رسٹکولس بلب ۳ چار گھنٹہ پر۔ سر کی طرف جانے سے آنکھ سرخ ہو جائے، روشنی غائب ہو جائے، چکاچوند ہو اور چاند کی روشنی میں نظر نہ آئے پر بلاڈونا ۳ چار گھنٹہ پر۔ آنکھ کے غدود میں ناسور ہونے پر آرم میور ۶ چار گھنٹہ پر۔ روشنی برداشت نہ ہو، اوپر پپوٹے میں ورم، درد، گرمی سے تکلیف اور ٹھنڈا پانی ڈالنے سے سکون میں ایپس ۶ چار گھنٹہ پر۔ آنکھوں میں زخم اور پانی بہنے پر ایسڈ نائٹرک ۶ ہر چار گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اشیاء گھومتی معلوم ہوں، ستارے چمکیں اور آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد ہو تو چار گھنٹہ پر پکرک ایسڈ ۶، آنکھوں کے سامنے کالے نشان گھومتے ہوں، درد سر کے ساتھ آنکھ متورم ہو جائے، ڈھیلوں میں درد ہو یا خواتین میں دوران حمل رات میں یہ درد بڑھے تو ہر چار گھنٹہ پر سمی سی فیوگا ۳ اور مردوں میں مرک آئیڈا ئیڈ ربرا 3X بہت مفید ہے۔ پڑھتے وقت آنکھ کے ڈھیلوں میں درد ہو تو چار گھنٹہ پر روٹا ۳۰۔ آنکھوں میں سیاہ داغ ناچتے ہوں یا آنکھوں میں زخم ہو تو مرک آئیوڈائیڈ ربر ۳۰ کے ساتھ ہر گھنٹہ پر کاسٹیکم ۳۰ دینا چاہئے۔ آنکھ کے ڈھیلے میں چوٹ لگ جانے پر سمفائٹم ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر دینا ہرگز نہ بھولیں، ساتھ میں روٹا بھی ضرور دیں۔ پتلیوں پر چوٹ کا نشان ہو اور ٹھنڈے پانی سے آرام ملتا ہو تو ہر چار گھنٹہ پر لیڈم پال ۳۰ دیں۔ آنکھوں میں مواد بھرا معلوم ہو یا ریت کا احساس ہو جسے صاف کرتے رہنے کا احساس ہو تو چار گھنٹہ پر پلساٹیلا ۶ دینا چاہئے۔ بائیں آنکھ میں درد، ڈھیلا سرخ، پانی بہے، اور بائیں طرف سردرد میں، اسپا نجیلیا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھائیں۔ اسی طرح داہنی آنکھ میں تکلیف پر کالیما ۳۰ دیں۔ آنکھوں میں روہے، سرخی، اور پیشانی تک درد میں، سنا بیرس ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ مواد نکلے یا آنکھ چپک جاتی ہو تو، ارجنٹم نائٹریکم ۳ چار گھنٹہ پر۔ آنکھ سے خون آنے پر، کروٹیلس ہریڈس ۳ چار گھنٹہ پر۔ آنکھ کی پتلی بڑھ جانے پر، سائیکوٹا وائروسا ۳ چار گھنٹہ پر۔ آنکھوں میں جلن، سلفر ۳۰ چار گھنٹہ پر مفید ہے۔

موتیا بند Cataract

بڑھاپے میں یا چوٹ لگنے سے پتلی پر ایک طرح کا پردہ آجاتا ہے جس سے آہستہ آہستہ نظر کمزور ہوتی جاتی ہے۔ پھر بالکل نظر نہیں آتا۔

کچے اور نرم موتیا بند میں، کو چکم ۳ ہر گھنٹہ پر۔ چوٹ کے باعث موتیا ہو تو، کونیم ۳ چار گھنٹہ پر۔ موتیا کے ساتھ سردرد ہونے پر، زنکم مٹ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ موتی جیسی چمک پیدا رہے اور پانی بھی نکلتا ہو تو، یوفریشیا 3X چار گھنٹہ پر۔ سخت قسم کے موتیا بند میں، کلکیریا کارب ٦ چار گھنٹہ پر۔ اگر مریض کا پیٹ یا ڈیل ڈول بڑا ہے تو یہ یقینی دوا ہے۔ پیر کا پسینہ بند ہو جانے پر موتیا ہو تو، سلیشیا ٦ چار گھنٹہ پر۔ اندرونی پتلی میں جلن، کبھی ریت کا احساس بھی ہو تو، فلورک ایسڈ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ موتیا کی تکلیف میں ڈراؤنے خواب بھی آتے ہوں تو، کنابس انڈیکا ٦ چار گھنٹہ پر۔ موتیا بند میں، ہیڈرا ہیلیکس بھی اچھا کام کرتی بتلائی گئی ہے، لیکن اسکا تجربہ میں نے نہیں کیا۔ ان دواؤں کے علاوہ کاسٹیکم ٦، سیپیا ٦، لائیکوپوڈیم ۳۰، فاسفورس اور کلکیریا فاس بھی حسب علامت اچھی دوائیں ہیں۔

مصنف نے موتیا بند کے کیس میں عرصہ تک کلکیریا فلور 12X دن میں تین مرتبہ کے ساتھ سناریریا مارٹیما فرانس کی بنی ہوئی دوا کو دن میں ایک ایک قطرہ چار مرتبہ ڈلوانے سے فائدہ دیکھا ہے۔ حسب ضرورت دوسری دوائیں بھی دیں۔ آپریشن کے بعد اگر زخم باقی رہ جاتا ہے تو مصنف کی آزمودہ دوا، رس ٹاکس ۳۰ ہے جسے دن میں چار مرتبہ دینا چاہئے۔ (سناریریا آپریشن کے بعد نہ ڈالنا چاہئے، ویسے موتیا کے بغیر بھی استعمال ہو سکتی ہے)

موتیا سبز Glaucoma

اس مرض کا سبب کم از کم میرے علم میں اب تک نہیں آیا۔ آنکھ کے بعض ماہرین بھی کوئی خاص سبب نہ بیان کرسکے۔ بس اتنا معلوم ہوا ہے کہ آنکھوں کے سامنے کبھی کبھی اندر دباؤ پڑنے سے اندھیرا یا کہر نظر آتا ہے، رفتہ رفتہ بینائی غائب ہو جاتی ہے۔ فی زمانہ اس کا بھی کامیاب آپریشن ہوتا ہے۔

سبز موتیا میں سرجن کے فیصلہ کو اہمیت دینا چاہئے اور مجبوری میں اگر آنکھ میں تیز درد بھی ہو تو اسپائجیلیا ۳ بائیں طرف درد میں اور کالمیا ۳ داہنی طرف درد میں ہر گھنٹہ پر دیں۔ اسکے علاوہ حسب علامات ایکونائٹ ۱، کالوسنتھ ۱، ۳۰، فاسفورس ۳ (مصنف نے ۲۰۰ طاقت میں ہفتہ میں ایک مرتبہ استعمال کرایا ہے) اور جنشم نائٹریکم ٦، جلسیمیم ۳ بھی ہر گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھا دینا چاہئے۔

جالا ماڑا Opacity of the Cornea

اس مرض میں بھی پتلی کے اوپر جالا آجاتا ہے اور بینائی ختم ہونے لگتی ہے۔
جالا کے ساتھ پتلی پر ننھے منے آبلے پڑیں، آنکھوں سے سوزش پیدا کرنے والا پانی نکلے جس میں چپچپاہٹ ہو اور پتلا کیچڑ چپک جانے والا نکلے تو یوفریشا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ آرام آنے پر ۶ گھنٹہ پر، اسی دوا کا مدر ٹنکچر یعنی Q پانی میں پانچ قطرے ڈال کر دن میں تین مرتبہ آنکھوں کو دھونا چاہئے۔ آنکھوں میں زخم کے بعد جالا پڑ جائے، صبح پپوٹے چپک جاتے ہوں اور رات میں چہرے کی ہڈیاں درد کریں تو **میگنیشیا کارب ۳۰** چھ گھنٹہ پر۔ خنازیری مزاج والوں میں جالا پڑے اور مریض کا سر وپیٹ بڑا ہونے کے ساتھ سر میں بکثرت پسینہ، ٹانگیں کمزور اور آنکھوں سے آنسو نکلیں تو **کلکیریا کارب ۶** ہر چھ گھنٹہ پر۔ جلد کی بیماریوں کے دب جانے کے بعد جالا پڑنے کی شکایت ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ **سلفر ۲۰۰** کے ساتھ **سلیشیا ۶** چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ناخونہ جس میں آنکھ میں ورم کے ساتھ جھلی آنکھ کے کنارے سے جلن کے ساتھ پتلی تک جاتی ہو تو **رٹیہنا ۳۰** چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ اسکے علاوہ زنکم سلف ۲۰۰، کوچکم، لیپس البا، لیکیسس، آرنیکا، برائٹا کارب، بلاڈونا، کنابس انڈیکا، کنابس سٹائیوا، چیلیڈونیم فاسفورس ۲۰۰، پلساٹیلا وغیرہ حسب علامات کام کی دوائیں ہیں۔

آنکھوں میں کالا داغ

بار بار کھانسنے یا چوٹ لگنے سے سفید ڈھیلے میں سیاہی نظر آتی ہے اس کے لئے **آرنیکا ۳۰** چار مرتبہ اور اسی کا Q یعنی مدر ٹنکچر ۵ قطرے، نصف آونس پانی میں ملا کر آنکھ پر پٹی باندھیں۔ آرام آجائے گا۔

آشوب چشم Opthalmia

چوٹ، گرد و غبار، دھوپ، دھواں، ٹھنڈی ہوا وغیرہ سے آنکھیں آشوب کرجاتی ہیں۔ چیچک، خسرہ، اور سوزاک سے بھی جلن اور کھجلی ہونے لگتی ہے۔ ان سب وجوہات سے آنکھوں سے پانی نکلنے لگتا ہے، ریت کا احساس ہوتا ہے، کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں، آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں، میل نکلتا ہے، روشنی برداشت نہیں ہوتی تو اسے آشوب چشم کہتے ہیں۔

اس قسم کی کوئی تکلیف ہو تو سب سے پہلے یوفریشیا 3X ہر چار گھنٹہ پر دیں اور اسی کی ۱x طاقت کے دس قطرے ایک اونس پانی میں ملا کر آنکھیں دھوئیں تقریباً سب تکالیف دور ہو جائیں گی۔ اسکے بعد مزمن اور حاد دونوں صورتوں میں سوزاک کی وجہ سے آشوب چشم ہو تو پلساٹیلا ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔ جریان کی وجہ شامل ہونے پر ہیپر سلفر ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پلکوں میں ورم' سرخی' درد' روشنی برداشت نہ ہو' ٹھنڈ سے اور رات میں تکلیف بڑھے' گرمی سے کمی ہو تو ہیپر سلفر کے بعد کالی بائی کرومیکم 3X چھ گھنٹہ پر دینے سے آرام ہو گا۔ آنکھوں کی یہ تکلیف جوڑوں میں درد' منی کے اخراج یا سردی سے ہو تو ایکونائٹ ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔ مرض میں زیادہ مواد نکلے' خصوصاً بچوں میں تو ارجنٹم نائٹریکم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ کھجلی' جلن' سوئی جیسی چبھن' روشنی برداشت نہ ہو' مواد نکلے' پلکوں پر ورم ہو تو ایپس ٦ ہر چار گھنٹہ پر۔ آنکھوں میں درد' چمکیلی سرخی' ورم' چہرہ سرخ' سورج کی گرمی برداشت نہ ہو' بلاڈونا ۳ ہر دو گھنٹہ پر۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ ان دواؤں کے علاوہ علامات کو مد نظر رکھ کر کلکیریا کارب' فیرم فاس' آرم مٹ' مرک کار' ارجنٹم نائٹریکم' گریفائٹس' کالی بائیکرومیکم' آرسنک' تھوجا' نائٹرک ایسڈ' سلفر اور زنکم وغیرہ بھی کام آتی ہیں۔

پربال Trichiasis

پلکیں اندر مڑی ہوں' کناروں پر ورم' درد' رات میں پلکیں چپک جاتی ہوں' صبح مواد سے بھرے ریزے ہوں تو بورکس ٦ ہر چار گھنٹہ پر۔ پپوٹوں میں جلن' ورم یا سوزاک یا چیچک کے بد نتائج میں تھوجا ۲۰۰ ہفتے میں ایک مرتبہ کے علاوہ بورکس ٦ دیں۔ آنکھوں سے پانی آئے' دھواں معلوم ہو یا آنکھوں کے سامنے ستارے چمکتے ہوں' سونے کے بعد اٹھنے پر تکلیف بڑھے تو لیکیسس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ اسکے علاوہ حسب علامات امونیم برومیٹم اور نیٹرم میور بھی اچھی دوائیں ہیں۔

آنکھ کے ترے Muscae Volitantes

اس مرض میں آنکھوں کے سامنے سیاہ ذرات یا پتنگے جیسے دھبے ہلتے جلتے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ مرض عام طور پر خون کی کمی' منی کے زیادہ اخراج' پرانے بخار وغیرہ کے بعد ہوتا ہے۔ ویسے عام طور پر وجہ کمزوری ہی ہوتی ہے۔ اس لئے چائنا ٦ کے علاوہ ایسڈ فاس ۳۰ سے ہر مرض دور ہو جاتا ہے۔ ایگریکس مسکرس' کاربو یج'

انا کارڈیم' فاسفورس 'کونیم' کاسٹیکم' نکس وامیکا' نائٹریک ایسڈ۔ خواتین میں سائیکلمن اور سیپیا وغیرہ حسب علامات اچھا کام کرتی ہیں۔

مصنف نے مرک آئیوڈائیڈ 3X کا تجربہ اپنے اوپر کیا' چھ گھنٹہ پر دوا کھائی اور دو ماہ میں مرض جاتا رہا۔

آنکھ کے پردے کا ورم Iritis

آنکھ کی پتلی کے چاروں طرف رنگین حلقہ کو آنکھ کا انگوری پردہ کہا جاتا ہے۔ اس پردے پر ورم آجانے سے جالا پیدا ہو کر روشنی غائب کردیتا ہے اس لئے قبل اسکے کہ تکلیف بڑھے ابتدا میں علاج ہو جانا چاہئے۔ اس مرض کے اسباب میں سوزاک' چوٹ اور گٹھیا وغیرہ کے اثرات پائے گئے ہیں۔ مرض کا حملہ کبھی دماغ پر بھی ہو سکتا ہے۔

آتشک اور سوزاک جیسے امراض کے اثرات سے مرض ہو تو تھوجا' مرک سال' مرک کار' ایسڈ فاس' ارجنٹم نائٹریکم چھ طاقت میں حسب علامت دی جا سکتی ہیں۔ چوٹ کی وجہ سے ورم میں آرنیکا ۳ کے ساتھ بیلس پرنس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ بخار بھی ہو تو ایکونائٹ ۳ ضرور شامل کریں۔ جوڑوں میں درد کی وجہ سے ہو تو برائیونیا 3X' یوفریشیا اور سپائجیلیا ۶ طاقت میں دیں۔

سبل بائی Eye Balls Intra Muscular Tension

آنکھ کے ڈھیلے میں اندر باہر سخت درد' ہلکا سر درد' آنکھوں کے سامنے ستارے چمکتے یا اڑتے معلوم ہوں' چیزوں کے اوپر کا آدھا حصہ دکھائی دے تو آرم میٹلیکم ۶ ہر چار گھنٹہ پر۔ ابروؤں سے آنکھ کے ڈھیلے یا سر کے پچھلے حصہ سے درد آٹھ کر بائیں ابرو پر ٹھہر جائے' سورج کے ساتھ درد بڑھے اور کم ہو' آنکھ سے پانی نکلے تو اسپائجیلیا ۳۰ بہترین کام کرتی ہے۔ پہلے دو گھنٹہ پر' پھر وقفہ بڑھا دیں۔ آنکھ کے اندر اور چاروں طرف مقررہ وقت پر درد ہو اور بارش و طوفان میں تکلیف بڑھے تو روڈوڈنڈرن ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ اسکے علاوہ کالوسنتھ' برائیونیا' بلاڈونا' آرنیکا' کیموملا' سڈرن' فاسفورس' سلفر' جلسیمیم وغیرہ بھی حسب علامت اچھا کام کرتی ہیں۔

بھینگا پن Strabismus

دائیں یا بائیں، کسی آنکھ میں ٹیڑھا پن آجائے تو اسے بھینگا پن کہتے ہیں۔ اس مرض میں الیومنا ۶ نہایت کامیاب دوا ہے جسے چھ گھنٹہ پر دیں۔ کیڑوں کی وجہ سے ہو تو اسٹرامونیم ۳۰، سینا ۳۰، اسپا ئجیلیا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ دیکھتے وقت آنکھوں کے ڈھیلے حرکت کریں تو جلسیمیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ معدہ کی خرابی سے ہو، جسم بھاری ہو، رات میں بے چینی ہو تو سائیکلیمن ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ آنکھوں سے پانی آتا ہو، درد سر ہو، روشنی برداشت نہ ہو تو چائینم سلف ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مریض دوسروں کا مذاق اڑائے، بے حیائی کرے، روشنی سے نفرت ہو، آنکھوں سے وحشت ٹپکتی ہو تو ہیوسمس ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ اسکے علاوہ حسب علامات اولینڈر، سیلینم ۲۰۰، سپائنا، ہیلی بورس دوائیں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

بینائی Sight

بینائی میں فرق آنے پر سب سے پہلے آنکھوں کا معائنہ کرانا چاہئے۔ اور نظر کمزور ہونے پر چشمہ لگوانا چاہئے۔

کم دکھائی دینا Amblyopia : اس مرض کے اسباب ہیں زیادہ ٹھنڈ لگنا، یکایک پسینہ بند ہونا، حیض بند ہو جانا، زیادہ سونا، نشہ کرنا، چھوٹی یا چمکیلی چیز پر زیادہ عرصہ تک نظر جمائے رکھنا وغیرہ ہیں۔ اسکے علاوہ بھی آنکھ کے اعصاب کمزور ہو جائیں تو مختلف صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔

علاج :

سب سے پہلے دل کی طرف توجہ دیں۔ اگر امراض دل کی وجہ سے بصارت میں فرق ہے تو، کیکٹس ۶ چار گھنٹہ پر۔ درد میں تیزی ہونے کے ساتھ سینگونیریا ۳ ہر دو گھنٹہ پر، آرام آنے پر چھ گھنٹہ بعد اور ساتھ میں اسپائی جیلیا ۳۰ ضرور دیں۔ حیض بند ہونے پر بصارت میں کمی ہو، پلسا ٹیلا ۳۰ اور ٹھنڈ میں زیادہ خون جمنے کی وجہ سے ہو تو بلاڈونا ۳ چار گھنٹہ پر۔ زیادہ نشہ کرنے سے بینائی کم ہو تو نکس وامیکا 3X چار گھنٹہ پر۔ سر میں خون کی

زیادتی اور نکسیر پھوٹتے رہنے میں بصارت میں کمی آئے تو فاسفورس ۶ لیکن بار بار دوہرانا ٹھیک نہیں ۲۰۰ طاقت میں دے کر بند کر دیں۔ بینائی کی کمزوری میں باریک کام رات میں نہ ہو سکے اور ورم آ جاتا ہو تو پیٹیشیا ۳ چھ گھنٹہ پر۔ زیادہ زور پڑنے پر آرنیکا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ چھوٹی چیز بڑی معلوم ہوں ایسڈ آکزالک ۶ چھ گھنٹہ پر۔ ہر چیز بڑی دکھائی دے نکس مسکاٹا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ خواتین میں حیض وغیرہ کی خرابی کے بعد آنکھ میں درد کے ساتھ پردہ سا نظر آئے اور اندھیرا بہتر لگنے پر جلسیمیم ۳ یا UTRUS باہر آتا ہو تو لیلیم ٹائیگرم ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ درد میں روٹا ۳ ن بھولیں' ایک چیز دو دکھائی دے اور نبض سست چلے تو ڈیجی ٹیلس ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ جلدی امراض کے ساتھ گریفائٹس ۶ دینا چاہئے۔ ایک چیز دو دکھائی دینے پر ہڈیوں میں درد ہو تو اورم مٹ ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ ساتھ میں آنکھیں بھی سرخ ہوں اور مریض بڑبڑاتا ہو تو پھر' اسٹرامونیم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ مریض صرف آدھی چیز دیکھے تو لیتھیم کارب ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ بینائی قبض کی وجہ سے کم ہو اور کانوں میں آوازیں آئیں تو ٹریلیم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ مریض مغرور ہو' دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھتا ہو تو' پلاٹینا ۶ چھ گھنٹہ پر۔ سر درد شروع ہونے سے قبل بینائی جاتی رہے' پھر درد تیز ہونے کے ساتھ ٹھیک ہوتی جائے تو' کالی بائیکرو میکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سر درد شروع ہونے سے پہلے دھندلا پن ہو یا بینائی ختم ہو جائے' مریض سر کو ڈھکنا چاہے' جلدی تکالیف ہوتی ہوں' سورانیم ۲۰۰ ہر ہفتہ کے ساتھ کالی بائکرام ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ جلق یا کثرت جماع یا بجلی کی تیز چمک سے بینائی جائے تو فاسفورس ۲۰۰ ہر ہفتہ دینے کے ساتھ کالی بائیکرام ۳۰ دینا فائدہ مند ہے۔ خواتین میں یکدم بینائی جائے تو سیپیا ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات لائیکوپوڈیم' اورم میٹلیکم' ہیوسمس' سائی کوٹاوائی روسا' اسٹرامونیم' او سمیم' ڈیجی ٹا کسینم' سنا' اور ایسڈ فاس وغیرہ بھی اچھا کام کرتی ہیں۔

نوٹ : اچانک اندھا پن ہو تو ڈاکٹر کلارک نے Gelsemium 3 کو بہترین دوا کہا ہے۔

رتوندھی Night Blindness

دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ غروب آفتاب کے بعد یا اسکے طلوع ہونے سے قبل یا ہلکی روشنی میں بالکل نہیں دیکھ پاتے' اسی کو رتوندھی یا رات کا اندھا پن کہتے ہیں۔

اس مرض میں جگر کی خرابی شامل ہو تو نکس وامیکا 3X، چائنا ۳۰، لائیکوپوڈیم ۳۰، نائٹریک ایسڈ ۳۰، رینکولس بلب ۳۰ اچھا کام کرتی ہیں۔ رتوندھی کے ساتھ سردرد ہو جسے سر کو کس کر باندھنے سے آرام ہو، گھبراہٹ، چکر، کانوں میں آوازیں، غشی، میٹھا کھانے کی خواہش یا کسی مقدس مقام پر جانے سے دست آنے لگیں تو ارجنٹم نائٹریکم ۳۰ چار سے چھ گھنٹہ پر دیں ضرور فائدہ ہونا چاہئے۔ روشنی برداشت نہ ہو، آنکھوں کے سامنے سیاہ نشان تیرا کریں، پپوٹوں پر سرخی و حلق میں تکلیف کے ساتھ رتوندھی میں صبح کے وقت سلفر ۲۰۰ کے ساتھ بلاڈونا ۳۰ چھ گھنٹہ پر دینا بہتر ہے۔ اسکے علاوہ پلساٹیلا، اسٹرامونیم، ہیلی بورس، اور ہیوسمس بھی علامات کی مناسبت سے کام کی دوائیں ہیں۔ مصنف نے کوئی اور واضح علامت نہ ہونے پر بھی فائی سو سٹگما ۳ (Physostigma) چھ گھنٹہ پر دے کر ہمیشہ فائدہ حاصل کیا ہے۔

دنوندھی Day Blindness

تیز روشنی میں بھی کچھ دکھائی نہ دے تو اسے دنوندھی کہتے ہیں۔ اس مرض میں بوتھراپس لنسیولیٹس اچھی دوا کہی گئی ہے۔ مگر مصنف کے تجربہ میں نہیں ہے۔ ہاں اسٹرامونیم ۶، فاسفورس ۶، بلاڈونا ۳ سلیشیا ۶ اور سلفیورک ایسڈ ۶ اس مرض میں کام کرتی دیکھی گئی ہیں۔

آدھی نظر Hemiopia

اس بیماری میں کسی چیز کا نصف حصہ بالائی یا نیچے کا، داہنا یا بایاں حصہ نہیں دکھائی دیتا۔ کسی چیز کا بایاں حصہ نہ دکھائی دے تو لائیکوپوڈیم ۶ چار گھنٹہ پر۔ داہنا حصہ نہ دکھائی دے تو لیتھیم کارب ۶ چار گھنٹہ پر۔ بالائی حصہ نہ نظر آنے پر آرم مٹ ۶ چار گھنٹہ پر۔ ترچھا آدھا حصہ داہنا یا بایاں نہ دکھائی دیتا ہو تو ایسڈ میور ۶ چار گھنٹہ پر دینے کی سفارش ڈاکٹر کلارک نے کی ہے۔ اسکے علاوہ ڈاکٹر فارٹن کے تجربہ میں چائنم سلف، ایسڈ میور، نیٹرم میور، اسٹرامونیم، کالی کارب، اور خواتین میں سیپیا حسب علامت ۳ سے ۳۰ طاقت میں اچھا کام کرتی ہیں۔

بلنی یا گوہانجی Stye

آنکھوں کی پلکوں پر ایک طرح کی پھنسی یا دانہ ہوتا ہے جو خون کی خرابی، کمزوری یا سردی وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کو بلنی کہا جاتا ہے۔

اس مرض کی سب سے اعلیٰ دوا پلساٹیلا ۳ ہے جسے ہر دو گھنٹہ پر دینے سے دانہ ختم ہو جائے گا اور پھر چھ گھنٹہ پر دیتے رہنے سے آئندہ نکلنا بند ہو جائے گا۔ بلنی سخت ہو کر نہ پکتی ہو نہ مندمل ہوتی ہو تو اسٹیفیسیگریا ۳ دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ آئندہ پھر بلنی نہ ہو گی۔ گوہانجی میں مواد پیدا ہو رہا ہو اور جسم پر بھی بار بار دانے نکلتے ہوں تو ہیپر سلفر ۶ چار گھنٹہ پر۔ کئی بلنی ہوں اور بار بار نکلا کرتی ہوں، جلدی امراض ہوں تو گریفائٹس ۶ چار گھنٹہ پر۔ اکثر سائکوٹک مادہ ہونے کی وجہ سے بلنی میں کوئی دوا کام نہیں کرتی، ایسی صورت میں تھوجا ۲۰۰ ہر ہفتہ دیں۔ اسکے علاوہ دوسری دواؤں کو حسب علامات استعمال کرائیں۔ مرک سال، کلکیریا کارب، سلیشیا اور کونیم بھی حسب علامات اچھا کام کرتی ہیں۔ مصنف نے ہمیشہ سلیشیا ۲۰۰ دے کر دوسری دواؤں کی نسبت زیادہ فائدہ حاصل کیا ہے۔

۳ ۔ کان، سننے کا عصب Auditory Nerve
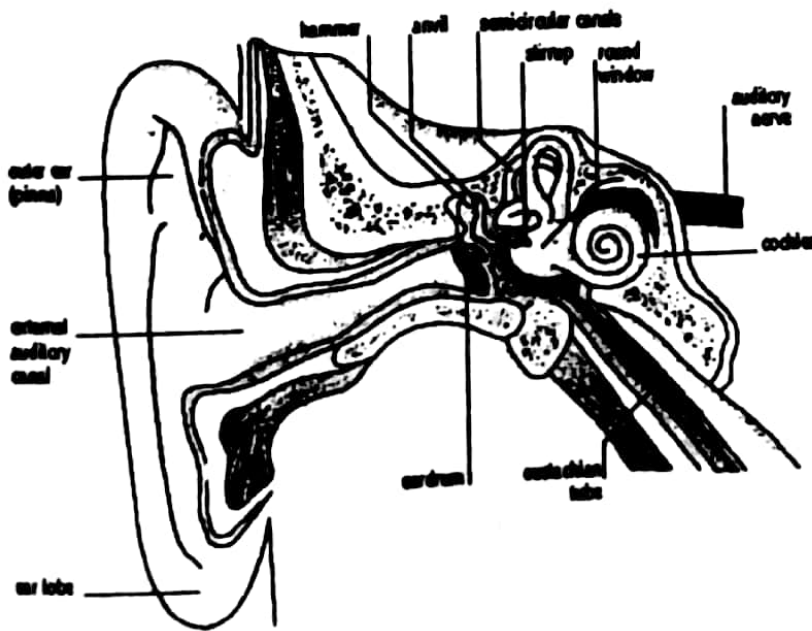
اسے عصب سمعی بھی کہتے ہیں۔ دماغ ہر قسم کی آوازیں اسی عصب کے ذریعہ محسوس کرتا ہے۔ یہ تین حصوں

میں تقسیم ہے۔ اول، بیرونی کان جس کے ساتھ ایک نالی ہے جس میں سننے کا سوراخ ہے۔ اسے External Auditory Meatus کہتے ہیں۔ اس کے آخری سرے پر پردہ ہے جو Ear Drum کہلاتا ہے۔ دوسرا حصہ، درمیان کان ہے جسے انگریزی میں Tympanum Meatus کہتے ہیں جہاں سے ایک نالی شروع ہو کر حلق تک پہنچتی ہے۔ جسے Eustachian Tube کہا جاتا ہے۔ تیسرا حصہ، اندرونی کان ہے جس میں سننے کے اعصاب ہوتے ہیں۔

کان کا عصب جسم کے کاموں میں رفتار اور توازن قائم رکھنے میں امداد فراہم کرتا ہے۔ خرابی پیدا ہونے کی صورت میں انسان کی قوت سماعت میں فرق آجاتا ہے۔ طب چین میں کان کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ انکا کہنا ہے کہ انسانی کان جسم کی مکمل تشریح کرتے ہیں اور اس میں کا ہر حصہ جسم کے ہر حصہ کی نمائندگی کرتا ہے۔

کان طب چین میں

How the Ear Reveals the Body.
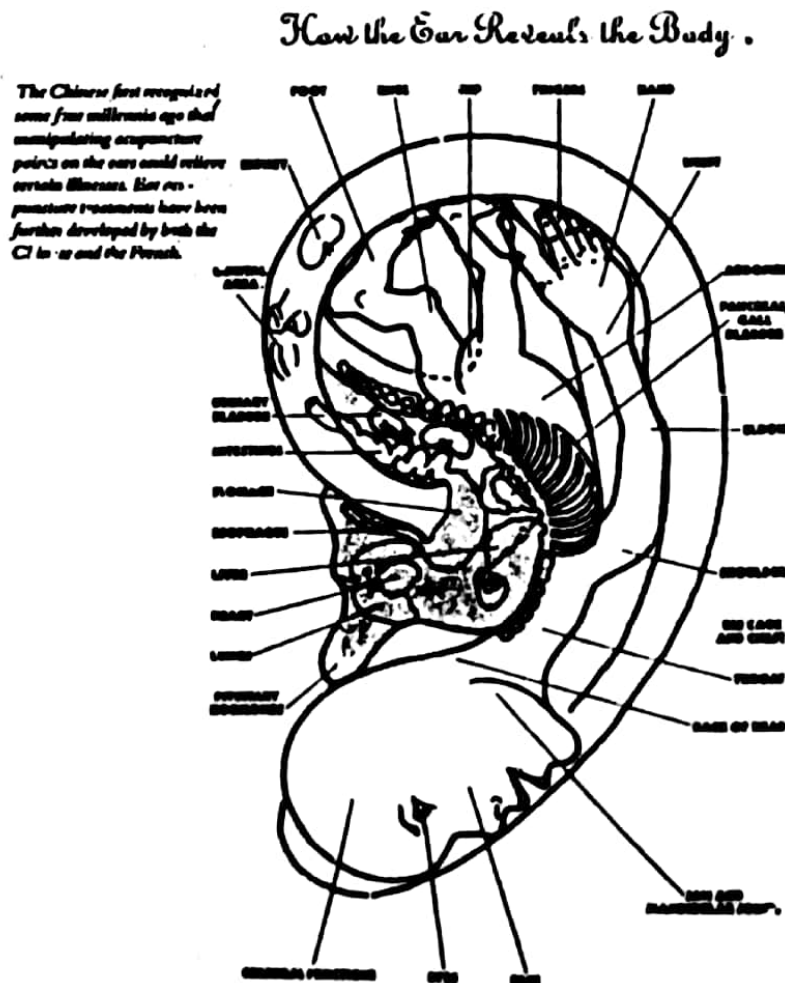
کان کی بیماریاں اور علاج

کان کا ورم اور درد Otalgia

کان کے درد کی وجوہات میں سردی لگنا، عصبی تکلیف، پھنسی، دانت کی خرابی، جوڑوں کی تکلیف اور پانی پڑنا ہے۔ اس کے علاوہ بھی فیملی ہسٹری سے جو وجوہات سامنے آئیں انہیں بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ علاج سے قبل چند باتوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

۱ ۔ سزا کے طور پر اکثر لوگ کان پکڑ کر اینٹھتے یا کھینچتے ہیں۔ ایسا کرنے سے کبھی بہرہ پن ہو سکتا ہے۔

۲ ۔ نہانے کے بعد اکثر کان میں پانی رہ جاتا ہے اس لئے سر اور کان اچھی طرح پونچھ کر خشک کر لینا چاہئے۔

علاج :

سردی کی وجہ سے کان میں درد ہونے پر **ایکونائٹ ۳** ہر گھنٹہ پر۔ سردی ہی سے پیدا شدہ درد ورم کے ساتھ ہو تو ہر گھنٹہ پر **پلساٹیلا ۳**۔ خسرہ کے بعد ورم اور درد میں **ایپس ۶** ہر گھنٹہ پر۔ دماغی علامات میں اجتماع خون، اتنا تیز درد کہ بے ہوشی ہو جائے، چہرہ سرخ، آنکھیں سرخ ہوں، **بلاڈونا ۳** ہر گھنٹہ پر۔ چیچک کے بعد ورم اور درد جو دانت تک جائے، بستر کی گرمی سے بڑھے، ہر گھنٹہ پر **مرک وائیوس 3X**۔ درد ناقابل برداشت ہو، جو رات یا گرمی سے بڑھے، **کیموملا ۶** ہر گھنٹہ پر۔ خسرہ کے بعد یا دوران اگر کان کا درد ہو، پسینہ بکثرت نکلے، دست آتے ہوں تو ہر گھنٹہ پر **مرک ڈلسیس ۳**۔ کان میں پھنسی کی وجہ سے درد میں ہر گھنٹہ پر **پکرک ایسڈ ۶**۔ کان کے درد کی مشہور ترین دوا **پلانٹیگو ۳۰** ہر گھنٹہ پر دیں اور مدر ٹنکچر کان میں ڈالیں۔ مولین آئل سے بھی کان کا درد دور ہوتا ہے۔ دن رات ہلکا درد رہے، کان میں ورم، خارش، رطوبت نکلے، جس میں مچھلی جیسی بدبو ہو، **ٹیلیوریم ۳۰** ہر دو گھنٹہ پر۔ داہنے کان میں چلکن کے ساتھ درد ہونے پر **سینگونیریا ۳۰** ہر دو گھنٹہ پر دینے سے آرام ہوتا ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات سلفر، ہیپر سلفر، اور فیرم فاس وغیرہ بھی اچھی دوائیں ہیں۔ مندرجہ

بالا دواؤں سے آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں اور چند دن بعد صبح و شام دے کر بند کر دیں۔

بچوں کے کان کے درد کے لئے اگر ٹھنڈ سے ہو تو ایکونائٹ ۳۰ ہر گھنٹہ پر۔ اسکے بعد زکام بھی ہو تو پلساٹیلا ۳۰ ایک گھنٹہ پر۔ گرمی سے رات میں شدید درد میں کیمو ملا ہر گھنٹہ پر دینا نہ بھولیں، آرام آنے پر دوا بند کر دیں۔

خارجی علاج میں مولین آئل (ور بسیکم) عام طور پر فوری درد دور کر دے گا یا ہلکے نیم گرم پانی میں اتنا ہی پلانٹیگو Q ملا کر کان میں ڈالنے سے بھی درد دور ہو گا۔

نوٹ : امریکہ کے قیام میں مجھے Dr. Donald Foubister کا ایک کیس پڑھنے کا موقع ملا۔ ۱۹۵۰ء میں اس نے ایک تین سال کی بچی کا علاج کیا تھا۔ کان کے درد میں دنیا بھر کی دواؤں سے فائدہ نہ ہوا تھا جسے اس نے کارسینوسن (Carcinosin) ۲۰۰ سے ٹھیک کیا۔ ۱۹۸۹ کی ایک پروفیشنل کیس کانفرنس میں اسکی تفصیل پیش کی جو اس طرح تھی کہ ۸ ماہ کی عمر میں اسے Tetnus کا انجکشن لگا جسکے بعد دانتوں میں تکلیف ہوئی۔ کیمو ملا دیا پھر کلکیریا کارب ۲۰۰ دیا، معلوم ہوا بچی نمک زیادہ پسند کرتی ہے لیکن دودھ و انڈہ بالکل نہیں چھوتی جس سے اس نے کارسی نوسن دینا مناسب سمجھا لیکن زیادہ کرید کر یقین کرنا چاہتا تھا جس میں پتہ چلا کہ سینہ اور گھٹنا نیچے رکھ کر چوتڑ اوپر اٹھا کر لیٹتی ہے اور بے حد غصہ کرتی ہے۔ ہسٹری میں یہ بھی معلوم ہوا کہ بچی کی ولادت سے قبل ماں کو Cervix میں ابتدائی کینسر تھا، جسکا دو سال علاج ہوا۔ علاج کے دوران بچی پیٹ میں آئی۔ باپ کی طرف سے کوئی ہسٹری نہ ملی کیونکہ انگلینڈ میں نامعلوم شخص کے مادہ تولید کے انجکشن لگانے کے بعد اسکی پیدائش ہوئی تھی۔ اب اسے کارسی نوسن پر یقین تھا چنانچہ ۲۰۰ طاقت میں دی۔ ساتھ ہی پلیس بو دیتا رہا اور ہر ہفتہ کارسی نوسن دے کر دو ماہ علاج کے بعد چھوڑ دیا۔ بچی کو پھر کبھی کان کا درد نہ ہوا۔ غصہ دور کرنے کے لئے کیمو ملا اور اسٹیفیسگریا سے فائدہ اٹھایا گیا۔

کان بہنا Otorrhoea

کان کی جھلی پر اثرات، بچوں کے دانت نکالنے، چوٹ، سردی اور جلدی امراض کے اثر سے کان بہنے لگتے ہیں اور پیپ کے ساتھ کبھی سوزش بھی ہوتی ہے۔ کان کا پردہ پھٹ جانے سے بھی اس تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ہاؤٹن کے تجربہ میں کان سے مواد نکلنے پر کیپسیکم ۶ لاثانی دوا ہے جسے دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ لیسدار مواد جس میں بدبو ہو' تار بندھے اور درد ہو جو تالو تک جائے' کالی بائیکرو میکم ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ کان سے مواد آئے' ناک سے خون اور سبز پپڑیاں نکلیں' کان میں آوازیں آئیں تو اَیپس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مواد کے سیلان کے ساتھ سر میں پسینہ اور سردی کا احساس زیادہ ہو تو سلیشیا ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ کے ساتھ کیپسیکم تین مرتبہ روز دینے سے آرام آجائے گا۔ چیچک کے بعد مواد نکلے جو گاڑھا بغیر بدبو ہو' کبھی پتلا ہو سکتا ہے تو پلسائیلا ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر' آرام آنے پر دو سو طاقت میں دے کر چھوڑ دیں۔ زرد رنگ کا مواد نکلے' تھوڑی دیر پر درد ہو' ذرا سا چھونے سے بھی درد بڑھے تو بورکس ۶ ہر دو گھنٹہ پر۔ کانوں سے مواد نکلتا ہو یا رک گیا ہو' کانوں میں آوازیں' نزلاوی بہرہ پن میں' سلفر ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مواد آئے اور درد بھی ہو تو آرنیکا ۳۰ چار گھنٹہ پر اور اسی کا تیل کان میں ڈالیں۔ متعفن مواد نکلنے پر آرم مٹ ۶ ہر دو گھنٹہ پر۔ مواد بدبودار ہونے کے ساتھ کان کے پیچھے اور نیچے درد اور ورم ہو تو نائٹریک ایسڈ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ گاڑھا خون ملا مواد نکلے' بند ہونے پر بخار آ جائے اور بخار اترے تو پھر بہنے لگے' ساتھ میں درد ہو' مرک سال ۶ دو گھنٹہ پر۔ پتلا مواد نکلے اور کان کے باہر ورم ہو تو چار گھنٹہ پر سلیشیا ۳۰' کبھی پپڑی پڑے کبھی مواد نکلے' کبھی آواز ہو' کبھی کان بند ہو تو بھی سلیشیا ۳۰ دیں۔ خون آلود بدبودار چپکنے والا مواد نکلنے پر گریفائٹس ۶ ہر چار گھنٹہ پر۔ مواد خشک ہونے پر بہرا پن ہو تو فاسفورس ۲۰۰ ہر ہفتہ کے ساتھ سلفر ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں۔ بہت بدبودار مواد نکلے' کان کے پیچھے دانے' جلد خراب' سورا کے مریضوں میں' سورائنم ۲۰۰ ہر ہفتہ کے ساتھ گریفائٹس دیں۔ کان بہے' یا درد ہو' علامات صاف نہ ہوں تو فیرم فاس ۳۰ چار گھنٹہ پر دینے سے دوا کے انتخاب میں آسانی ہو جائے گی۔

اس کے علاوہ سینی کولا' برئیٹا کارب' کاربوانیملس' پکرک ایسڈ' وغیرہ بھی حسب علامات عمدہ دوائیں ہیں۔

کان بجنا یا آوازیں Tinnitus

اس مرض میں کان میں کبھی گھنٹے' کبھی سوسوں' کبھی گن گن' کبھی پھس پھس' جیسی آوازیں آتی ہیں۔ یہ بیماری عصبی کمزوری یا دوسرے امراض کے بعد ہوتی ہے' جس سے رفتہ رفتہ بہرا پن بھی ہو سکتا ہے۔ کونین کے

زیادہ یا غلط استعمال سے مختلف آوازیں آئیں تو چائنا ۳۰ جسکے بعد ایسڈ نائٹرک ۶ ' چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ گھنٹہ کی آواز میں ایسڈ فاس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ دماغ کی طرف دوران خون کے زائد ہونے پر آواز آیا کرے تو بلاڈونا ۶ چار گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے۔ گانے 'بادل گرجنے 'بھنبھناہٹ یا مس مس جیسی آوازوں میں چار گھنٹہ پر Chinum Sulph 3X اور Digitalis 30۔ گھنٹے یا جھن جھن جیسی آواز بہرا پن کے ساتھ ہو تو چار گھنٹہ پر Carbonium Sulph 3X۔ زوردار آوازیں یا گرجنے کی آواز ہو تو چار گھنٹہ پر Graphites 6۔ کان بجنے کی آواز کے ساتھ قے بھی ہو تو چار گھنٹہ پر Veratrum Album 3۔ ہر قسم کی آواز جو کان میں آتی ہو تو چار گھنٹہ پر Thiosinaminum 30 or 3X۔

بہرہ پن Deafness

بہرہ پن تین قسم کا ہوتا ہے۔ اول ' جسمانی یا اعصاب کی کمزوری سے۔ دوئم ' دیگر امراض سے مثلاً کمزوری دماغ ' خرابی خون ' گلے مین ورم ' خناق ' گٹھیا ' آتشک یا چیچک وغیرہ سے ' کبھی تیز آواز سے بھی کان کے پردے کو صدمہ پہنچتا ہے۔ یہ دونوں اقسام قابل علاج ہیں لیکن تیسری قسم ہے پیدائشی بہرہ پن جس کا علاج کم از کم میرے تجربے میں نہیں۔

Eustachian Tube کے بند ہونے سے بہرہ پن ہو تو Hydrastis can 3 یا Merc.Sol 6 ہر تین گھنٹہ پر۔ چوٹ لگنے سے بہرہ پن ہو جائے تو ہر گھنٹہ پر Chninum Sulph 3۔ جلدی بیاری ہونے کی وجہ سے ہو تو دو گھنٹہ پر Mezerium 3۔ انسان کی آواز سے بہرہ پن ہونے پر ہفتہ وار Phosphorus 200۔ کانوں میں گرجنے کی آوازوں کے ساتھ بہرا پن ' ہر چھ گھنٹہ پر Ambra 3۔ بہرہ پن کے ساتھ پیٹ میں ٹھنڈک کا احساس اور کان میں آوازیں ' چار گھنٹہ پر Ambra 3۔ پرانا بہرہ پن ہونے پر صبح شام آٹھ گھنٹہ پر ' Elaps Corallium 3۔ بچوں میں بہرہ پن ہونے پر صبح و شام آٹھ گھنٹہ پر Calc.Phos 30 ۔ عمر میں اضافہ کے ساتھ بوڑھوں میں بہرہ پن آٹھ گھنٹہ پر Mag Carb 200۔ بہرہ پن میں چکر اور آوازیں آئیں تو China 6 کے ساتھ ہر چھ گھنٹہ پر Natrum Salicylcum 3 or 3X۔ بہت زیادہ بہرہ پن ہونے پر ہر چار گھنٹہ پر Merc.Vivus 6x۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات ایسڈ فاس، آرنیکا، نکس وامیکا، کالی بائیکرام، ہیپر سلفر، جلسیمیم، ٹیلیوریم، پلساٹیلا، سلفراور برائیونیا وغیرہ بھی کار آمد دوائیں ہیں۔

نوٹ : بہرے پن میں Mag Carb 200 دینا بے حد مفید ہے۔ مصنف کا یہ ذاتی تجربہ ہے۔ آٹھ گھنٹہ پر دیں۔ خارجی علاج میں کیلینڈولا مدر ٹنکچر، گلیسرین میں ملا کر ڈالنا یا مولین آئل ڈالنا مفید ہے۔

کان کا ایگزیمہ

کان کے اردگرد سرخ پھنسیاں ہو جاتی ہیں، پردے میں کھجلی ہوتی ہے یا پک جاتا ہے جس سے کبھی کبھی بہرہ پن بھی ہو جاتا ہے۔

عام حالت میں یا ایکوٹ حالت میں ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے Rhus Venata 30۔ پھنسیاں سرخی مائل ہونے پر چار گھنٹہ پر Belladona 3X۔ کان کے پیچھے اکوتہ ہونے پر ہر چار گھنٹہ پر Graphites 6۔ جلن اور کھجلی کے ساتھ ہر چھ گھنٹہ پر Urtica Urins 3X۔ مزمن (Chronic) ہو جانے پر دن میں چار مرتبہ Arsenic Alb 6X۔ خشک، کھجلی اور جلن کے ساتھ چار گھنٹہ پر Alumina 6۔ پانی نکلتا ہو تو چھ گھنٹہ پر Merc Cor 30۔ کھجلی کے ساتھ ہلکا پانی نکلے یا خون کی دھاریاں ہو جائیں تو چھ گھنٹہ پر Petrolium 30 ۔ کھجلی، پپڑی پڑے اور ایگزیمہ اچھا نہ ہوتا ہو تو ہر چار گھنٹہ پر Mezerium 30۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ یہی دوا ۲۰۰ طاقت میں جس کے ساتھ ہر چھ گھنٹہ پر Gun Powder 3X اور Heper Sulphur 30 بھی دے سکتے ہیں۔

نوٹ : مصنف ہر دوا کے ساتھ گن پاؤڈر ضرور دیتا ہے اور کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔ بہرحال ان دواؤں کے علاوہ بووسٹا، اینٹم کروڈ، سائکوٹاوائی روسا اور سلفر وغیرہ بھی حسب علامات کام کی دوائیں ہیں۔

اونچا سنائی دینا Hardness of Hearing

کان میں میل جمنے، مواد ہونے، عصبی کمزوری، ورم اور سردی لگنے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اس میں علامات مد نظر رکھتے ہوئے کونیم، ایکونائٹ، کیموملا، پلساٹیلا، مرک سال، ڈلکامارا، بلاڈونا، کاسٹکم، سلیکا،

ہیپر سلفر، کاربوتیج، سائکوٹاوائی روسا، کلکیریا کارب، سلفر، کیڈمیم سلف وغیرہ دوائیں دی جاتی ہیں۔

۴ - زبان، قوت ذائقہ

زبان عضو لمی ہے جسے قوت ذائقہ کا مخصوص آلہ کہتے ہیں۔ اس کی اوپری سطح پر جھلی ہے جس میں بے شمار ابھار ہوتے ہیں جنہیں Papilla کہا جاتا ہے۔ انہی میں ذائقہ کے اعصاب ہیں جو ذائقہ کی حس کو زبان تک پہنچاتے ہیں۔ ذائقہ یا مزہ کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) شیریں یا میٹھا، جو زبان کی نوک پر زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ (۲) ترش یا کھٹا، جسے زبان کے کناروں سے بہتر محسوس کیا جاتا ہے۔ (۳) تلخ یا کڑوا، جو زبان کے پچھلے حصے پر محسوس ہوتا ہے۔ (۴) نمکین، جسے پوری زبان محسوس کرتی ہے ویسے درمیانی حصہ پر ذائقہ کا احساس کم ہوتا ہے۔ زبان میں قوت ذائقہ کے علاوہ قوت لامسہ بھی ہوتی ہے جو زبان کے کناروں اور نوک میں ملتی ہے۔ اسی کی وجہ سے زبان میں سردی و گرمی وغیرہ کا احساس ہوتا ہے۔ مقررہ احساسات میں فرق آجائے تو علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک پٹھا جسے Hypoglossial Nerve کہتے ہیں، زبان کے عضلات کو حرکت کرنے کی قوت عطا کرتا ہے جو حرام مغز سے شروع ہوتا ہے۔ اسی میں ذائقہ کے اعصاب ہوتے ہیں جس کی حس دماغ تک پہنچتی ہے۔ اس میں خرابی پیدا ہو جانے پر مزہ (Taste) اور زبان کو حرکت دینے میں فرق پیدا ہو جاتا ہے ایک اور پٹھا Glosso Pharyngeal Nerve زبان کے پچھلے حصہ میں قوت حس فراہم کرتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک اہم عصب Facial Nerve کو بھی دھیان میں رکھنا چاہئے جو زبان، حلق، تالو اور کان کے تمام عضلات کو حرکت میں رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اس پٹھے میں خرابی پیدا ہونے سے لقوہ ہو جاتا ہے۔ ان تمام پٹھوں کے علاوہ ایک Pneumo Gastric Nerve (Vagus) یعنی عصب تائیہ ہے جس کی گیارہ شاخیں ہیں اور کل دماغی اعصاب سے بڑا ہے۔ یہ سانس لینے اور سننے کو حس و حرکت میں رکھتا ہے۔

علاج : <u>مختلف تکالیف</u>

زبان پر سرخ دانے، خشک، پھٹی ہونے سے بولنا دشوار، حلق بند ہوتا محسوس ہو، سفید زردی مائل تہہ، کنارے سرخ، چہرے اور آنکھوں میں سرخی ہو تو بلاڈونا ۳ دو گھنٹہ پر۔ زبان جلی ہوئی معلوم ہو جو بخار میں خشک

اور سفید، بیچ میں مٹیالی رنگ اور کنارے گہرے سرخ رنگ کے ہوں تو **پٹیشیا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ زبان پر سفید میل کی تہہ، کنارے پھٹے اور خشک ہونے پر **انٹموئیم کروڈ ۶** چار گھنٹہ پر۔ زبان باہر نکالنے پر کانپتی ہو، سو کر اٹھنے اور گرمی سے تکلیف میں اضافہ ہو اور زبان کا لرزہ ہو جائے تو **لیکیسس ۳۰** چار گھنٹہ پر بہت اچھا کام کرتی ہے لیکن علامت صاف نہ ہو اور کسی حاد مرض کی وجہ سے زبان کانپے تو **لیکیسس** کے بجائے **جلسیمیم ۳۰** چار گھنٹہ پر دینا مناسب ہے۔ زبان کے کنارے سفید، بیچ میں بھوری یا سیاہ یا متورم، تھوک زیادہ یا پتلا خون نکلے تو **فاسفورس ۲۰۰** کے بعد خون سیاہ ہو تو **سیکیل کار ۳** چار گھنٹہ پر اور سرخ ہو، ساتھ میں ذائقہ کھٹا ہو تو **میگنیشیا کارب ۶** چار گھنٹہ پر دیں۔ زبان پھٹی ہوئی، درد اور خون نکلے، **آرم ٹرائفلم ۶** دو گھنٹہ پر۔ زبان بیچ میں پھٹی ہونے پر **رس وناٹا ۳** ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ زبان بڑی معلوم ہو اور ورم زیادہ ہو تو **مرک وائیوس ۶** ہر آدھے گھنٹہ پر دیں۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ اگر ورم جلنے سے ہوا ہو تو **کینتھرس ۳** نصف گھنٹہ پر۔ ورم کے ساتھ بخار، جلن، سرخی یا سفیدی، ہر دو صورت میں **ایکونائٹ ۳** دو گھنٹہ پر دیں۔ زبان کے فالج کے علاوہ سبز رنگ کا میل ہو، زبان، تالو اور کوا متورم ہو، بخار، پیاس، پیشاب نکل جائے، تو ان سب میں **کاسٹکم ۶** ہر دو گھنٹہ پر۔ فالج کے ساتھ زبان پر ورم اور سختی ہو تو **ڈلکامارا ۳** ہر دو گھنٹہ پر۔ زبان پر بھورے رنگ کا میل ہو، نوک اور درمیان میں سرخی و جلن کے ساتھ تھوڑے تھوڑے پانی کی پیاس ہو تو **آرسنک البم ۳** ہر دو گھنٹہ پر۔ زبان چوڑی معلوم ہو اور اس پر دانتوں کے نشان بن جائیں، دانے یا زرد میل ہو، منہ سے بدبو آئے، تھوک زیادہ اور پیاس بھی ہو تو **مرک سال ۶** دو گھنٹہ پر لیکن سرخی مائل تھوک ہو تو **مرک کار ۶**۔ زبان پر ورم، سرخی اور جلن جو پیٹ تک جائے تو **میزیریم ۳** دو گھنٹہ پر۔ زبان کی نوک آدھی دور تک جلی معلوم ہو، جلدی بیماری، مریض گندہ رہے، حلق کے غدود متورم، زکام خراب ہو گیا ہو تو **سورائینم ۲۰۰** ہفتہ میں ایک مرتبہ کے ساتھ **سنگونیریا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ زبان پھٹی ہوئی خشک، چمکدار، سڑی ہوئی منہ سے بدبو، پیاس میں تھوڑا پانی پیتا ہو، قے ہو جائے لیکن گرم پانی پینے سے آرام ہونے پر **پائرو جنم ۶** دو گھنٹہ پر۔ زبان بالکل سفید، ورم کے ساتھ دانتوں کے نشان، بلغم لیسدار، زخم، پیٹ میں معمولی درد کا احساس ہو تو **ہائڈراسٹس کین ۳** دو گھنٹہ پر آرام آنے پر چھ گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔ زبان میں جلن کے ساتھ سوئیاں چبھتی معلوم ہوں، پانی نگلتے وقت واپس آجاتا ہو تو **کاربولک ایسڈ ۳** دو گھنٹہ پر[زبان پر سفید چھالے، کبھی سرخ بھی ہو سکتے ہیں، مزہ کڑوا، منہ میں زخم، چھل جائے یا خون نکلے، بچہ دودھ پینے میں روئے

تو بور کس ۶ دو گھنٹہ پر ۔ زبان پر چھوٹی گلٹیاں اور زخم، کینسر کے ساتھ تھوک میں زیادتی، اورم میور ۶ چھ گھنٹہ پر۔ زبان کے درد میں سنی کولا ۳ سے اچھی کوئی دوا نہیں، ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ زبان پر بھورا گہرے رنگ کا میل، پیاس ہو، ہونٹ خشک، برائیونیا 3X دو گھنٹہ پر دیں۔ زبان کے فالج میں رعشہ، تشنج، دماغ کی خرابی اور حلق کی تکلیف بھی ہو تو زنکم سلف ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں۔ زبان پر آتشک سے زخم ہو، شگاف ہو، تھوک زیادہ بنے، دانت خراب ہوں، ناسور ہو، مسوڑھے گل رہے ہوں تو ایسی صورت میں فلورک ایسڈ سے اچھی کوئی دوا نہیں 3X میں ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ زبان کے پچھلے حصے پر معلوم ہو کہ بال پھنسا ہوا ہے نیٹرم میور ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ اسی طرح اگلے حصہ پر بال کا احساس ہو تو سلیشیا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ زبان مشکل سے باہر نکلے جس پر فالج کا اثر ہو، پھٹی ہوئی جس پر سرخ یا بھورا میل ہو، بے شرم ہو تو ہیو سمس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

ان دواؤں کے علاوہ تھریڈین، اپیکاک، بیپر سلفر، لائیکوپوڈیم، سلفر، انٹم ٹارٹ، ایتھوزا، کلکیریا کارب، اگنیشیا، ایگریکس مسکیرس، کیمفر، وریٹرم البم، کروٹلس ہری ڈس، کالی آئیوڈیم، سیڈرن، اناکارڈیم، ریومکس، ٹیوبر کلینم، رسٹاکس، لوبیلیا، اورم مٹ، اور چیلیڈونیم وغیرہ بھی حسب علامات اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔

مزہ یا ذائقہ Taste

ہر کھانے کا مزا تیز لگنے پر، کیمفر ۳ چار گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے۔ ہر چیز کا مزا کھٹا معلوم ہو اور علامات شام کو بڑھیں، لائیکوپوڈیم ۶ چار گھنٹہ پر۔ مرغن غذا کھانے والوں میں ذائقہ کھٹا ہو اور قبض ہو جس میں فراغت کے بعد حاجت باقی رہتی ہو، نکس وامیکا ۳ چار گھنٹہ پر۔ گوشت سے نفرت کے ساتھ مزہ کھٹا معلوم ہونے پر کلکیریا کارب ۶ چار گھنٹہ پر۔ کڑوا ذائقہ ہو، قبض رہتا ہو اور جگر کی خرابی شامل ہو تو چیلیڈونیم ۳ چار گھنٹہ پر۔ کڑوے ذائقہ کے ساتھ مریض گندہ رہے، ہر جگہ جلن کا احساس ہو، سلفر ۳ چار گھنٹہ پر۔ ذائقہ کڑوا، پیٹ کا درد، ابھار، زبان کی نوک چھلی ہوئی، غصہ، درد سے مریض پیٹ دبا کر جھکے، کالوسنتھ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ کڑوا مزہ جس میں کھانا پکنے کی بو سے متلی یا قے ہوتی ہو اور کمزوری ہو تو اسٹانم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مزہ کڑوہ ہونے کے ساتھ پیاس، پاخانہ خشک، جگر کی تکلیف میں، برائیونیا 3X دو گھنٹہ پر۔ کڑوہ مزہ ہونے پر، نیٹرم میور، چائنا، پلساٹیلا اور

کیمفر ۶ طاقت میں چار گھنٹہ پر اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔ روٹی اگر میٹھی معلوم ہو تو **مرک سال ۶** چار گھنٹہ پر۔ ہرچیز کا مزا نمکین معلوم ہونے پر **بلاڈونا ۳** چار گھنٹہ پر۔ کھانا کھانے کے بعد عرصہ تک کھانے کا مزا باقی رہے تو **نیٹرم میور ۶** کے علاوہ **نائٹرک ایسڈ ۶** چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ کھانا بدمزہ' زبان سفید رہے **انٹیم ٹارٹ ۶** چھ گھنٹہ پر' کھانا بدمزہ معلوم ہو اور منہ و زبان پر ورم یا چھالے ہوں تو **بوریکس ۶** چار گھنٹہ پر' ٹھنڈ لگنے کے بعد مزے کا احساس جاتا رہے' خوشبو بدبو میں تمیز نہ رہے تو **میگنیشیا میور ۶** چار گھنٹہ پر۔ مزہ بالکل ختم ہو جانے پر **نیٹرم میور ۶** چار گھنٹہ پر۔ نہ ٹھیک ہو تو **سلفر ۳** کے ساتھ باری باری **میگنیشیا کارب ۶** چار گھنٹہ پر دیں۔ مزہ جاتے رہنے پر' زبان پر سفید میل جما رہے تو **انٹیم کروڈ ۶** چار گھنٹہ پر۔ سونے کے بعد منہ کا مزہ خراب رہنے پر **ریوم ۳** چار گھنٹہ پر۔ مزہ خراب ہونے کے ساتھ دست بھی آتے ہوں تو **ایپزنائگرا** 3x سے اچھی کوئی دوا نہیں آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات **آرم میور** 3X' **آرنیکا ۳**' **ارجنٹم نائٹریکم ۶**' **پلساٹیلا ۳**' **الیومنا ۳**' **ایسڈ نائٹریک ۶**' **ایسکولس ہپ ۳**' **ہائڈراسٹس کین ۳**' **رسٹاکس ۳** اور **کیوپرم مٹ ۶**' چار گھنٹہ پر اچھا کام کرتی ہیں۔

منہ آنا Aphthae

بچوں کے منہ میں چھالے' دودھ نہ پیتا ہو اور بلک بلک کر روئے' کبھی منہ سے خون آجائے' زرد یا سبز دست آؤں ملے ہوں جس سے قبل پیٹ میں درد ہو گود سے لٹانے پر ڈر کر چمٹ جائے تو **بورکس** 3X دو گھنٹہ پر۔ اور اگر خون ملا دست ہو یا تھوک میں سرخی ہو تو **مرک کار ۶** دو گھنٹہ پر۔ منہ آنے اور اسکے ساتھ قے ہونے پر بچہ سست ہو جائے' غنودگی طاری ہو تو **ایتھوزا ۶** دو گھنٹہ پر۔ منہ زخمی ہو اور زبان تک نہ ہلائی جائے تو ہر دو گھنٹہ پر **انٹیم ٹارٹ ۶**۔ منہ میں سفید رنگ کا زخم' کھال میں سرخی' منہ سے بدبو آئے اور پیچش میں خون آنے پر ہر دو گھنٹہ پر **کالی کلوریکم ۳** سے فائدہ ہوتا ہے۔ منہ میں زخم کے ساتھ دست ہوں یا نہ ہوں لیکن ہلکا بخار رہنے پر **آرسنک البم ۳** ہر دو گھنٹہ پر۔ منہ آنے پر بکثرت رال بہے' بھوک بڑھی ہو لیکن جتنا کھائے اتنا ہی دبلا ہوتا جائے تو **آئیوڈیم ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ منہ آنے پر زبان سرخ' منہ کے کنارے اور ہونٹ پھٹے ہوں جسے مریض نوچے اور

ناک میں بھی درد ہو تو آرم ٹرا ئیفلم ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

منہ کے زخم میں حسب علامات ہائڈروکوٹائل' چائنا' نائٹرک ایسڈ' لیک کینم' نیٹرم میور' لیکیس' میورٹیک ایسڈ' کینتھرس' ایپس 'مرک آیوڈائڈ' اور ایلتھس دوائیں اچھا کام کرتی ہیں۔

پائیوریا Pyorrhoea

پائیوریا' جس میں رال بھری رہے' مسوڑھے سوجے ہوں' مواد نکلتا ہو اور درد کریں' منہ سے بدبو آتی ہو تو مرک سال یا مرک کار ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر۔ سارے دانت ہل گئے ہوں' منہ سے بدبو آئے تو کالی کارب ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ دانت کمزور' ڈھیلے' جس میں ٹھنڈا پانی لگے' مسوڑھوں میں درد' مواد نکلے' اور گرمی سے آرام ملتا ہو تو سلیشیا ۶ چار گھنٹہ پر۔ مواد آتا ہو مریض سردی نہ برداشت کرے' بار بار زکام ہوتا ہو اور مسوڑھے چھونے سے تکلیف ہو' ہیپر سلفر ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مسوڑھے نیلے 'ورم اور آسانی سے خون نکل آنے پر' سسٹس (cistus) ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پائیوریا میں مسوڑھوں سے خون نکلے جو نیلے پڑ گئے ہوں' دانتوں پر میل جمع ہو تو فاسفورس ۲۰۰ ایک خوراک ضرور دیں پھر دوسری علامات پر دوا کا انتخاب کریں۔ مسوڑھے متورم' منہ سے سخت بدبو' تھوک کی زیادتی' زبان پھٹی ہوئی جس کی نوک پر سرخی و دانے ہوں تو کالی آئیوڈائیڈ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مسوڑھے سے خون نکلے' زبان باہر نکالنے پر کانپتی ہو' نیند کے بعد جسم میں درد اور تھکاوٹ ہو لیکیسس ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ زبان پر دانے' رات میں دانتوں کو دبانے پر درد' معدہ میں درد' تھوک زیادہ اور منہ سے بدبو کا اخراج ہو' امونیم کارب ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پائیوریا کے مرض کے ساتھ دیگر علامات میں اچھی غذا کھانے کے بعد بھی مریض کمزور ہوتا جائے' خون نہ بنتا ہو اور پاخانہ قبض کے ساتھ ہو تو نیٹرم میور ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

مصنف ہمیشہ پہلے فاسفورس ۲۰۰ دینے کے بعد سسٹس (cistus) ۳۰' مرک کار' اور گن پاؤڈر 3X دیتا ہے۔ خون بند نہ ہو تو حسب علامات ملی فولیم' یا ہیمیلس دینا پڑتا ہے۔ گن پاؤڈر بڑے کام کی دوا ہے جو حلق کے امراض میں بھی اچھا کام کرتی ہے۔

تھوک زیادہ یا رال بہنا Spittle

بچے اکثر جھاگ کی طرح تھوک بہت نکالتے ہیں تو ایسی صورت میں **میگنیشیا میور ۳۰** چھ گھنٹہ پر دیں۔ حلق اور تالو میں ورم کے ساتھ منہ خشک ہونے پر بھی تھوک زیادہ آئے تو کو **کلکم ۳۰** چار گھنٹہ پر' کھانے کے بعد تھوک زیادہ آئے اور بار بار تھوکنا پڑے' **ا یلیم سٹائیوا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ سردرد اور متلی کے ساتھ تھوک کی زیادتی ہونے پر **آئرس ورس ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ لعاب دار اور بدبودار تھوک زیادہ ہو تو **مرک سال ۶** ہر چار گھنٹہ پر۔ معدہ میں جلن اور کمزوری کے ساتھ تھوک زیادہ گلٹیاں ہوں تب بھی **کاربوا ٹیمیلس ۳۰** چار گھنٹہ پر دیں۔ سر میں درد اور متلی ہو' مریض ہروقت لیسدار تھوک تھوکا کرے تو **ا یپی فیکس ۳۰** چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ بے حد کمزوری' مزہ کڑوا' اور پارہ کے استعمال کے بعد تھوک زیادہ آنے پر **چائنا ۳۰** چار گھنٹہ پر اچھا کام کرتی ہے۔ منہ میں زخم یا کنارے کٹے ہوئے' ذائقہ کھٹا' منہ سے بدبو آتی ہو' **نائٹرک ایسڈ ۳۰** چار گھنٹہ پر دیں۔ ہروقت تھوک جمع رہے اور مریض کھاتے وقت منہ کا اندرونی حصہ کاٹ لے' رقیق اشیاء نگلنے میں تکلیف ہو جبکہ ٹھوس چیز بہ آسانی نگل لیا کرے' ساتھ میں بھول یا غم شامل ہو' **اگنیشیا ۳۰** چار گھنٹہ پر فائدہ دیتی ہے۔ تھوک کی زیادتی میں ڈکاریں آتی ہوں اور معدہ میں جلن بھی ہو تو **لو بیلیا انفلاٹا ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ قبض کے ساتھ تھوک میں زیادتی ہونے پر **پلمبم ۳۰** ضرور فائدہ پہنچاتی ہے۔

مصنف کے تجربہ میں تھوک کی زیادتی اور رال کے زیادہ اخراج کے ساتھ غدود بڑھے ہوں' مسوڑھوں سے خون آئے تو آئیوڈیم بہترین دوا ہے جسے ۳۰ طاقت میں چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ بچوں میں بھی بکثرت رال بہنے پر یہی دوا آٹھ گھنٹہ پر دی جا سکتی ہے۔

دانت کا درد Toothache

دانت کا درد کوئی مستقل بیماری نہیں بلکہ کسی اور مرض کا نتیجہ ہے۔ دانت بوسیدہ ہوں' ان میں زخم ہو جائے یا جڑ میں سوزش ہو تو درد ہونے لگتا ہے۔ کبھی سیاہی آجائے تو لوگ اسے کیڑا لگنے سے تعبیر کرتے ہیں۔ ماؤف دانت کے قریب مسوڑہ ورم کر جاتا ہے جس سے کبھی رخسار پر بھی ورم آجاتا ہے۔ کبھی ٹھنڈی کبھی گرم اور کبھی شیریں اشیاء سے درد میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

علاج :

دانت کے درد میں جب تک کوئی خاص علامت واضح نہ ہو مصنف ہمیشہ پلانٹیگو ۳ ہر پندرہ منٹ پر دیتا ہے اور اسی کا مدر ٹنکچر یعنی Q میں مسوڑھوں پر لگواتا ہے یا روئی میں لگا کر درد کے مقام پر رکھ دیا جاتا ہے۔ سیاہی مائل یا خراب دانتوں میں کریازوٹم مدر ٹنکچر لگایا جاتا ہے۔

خراب دانت کی جڑ میں اگر ورم بھی ہو تو مرک سال ۶ ہر گھنٹہ پر۔ بہت زیادہ ورم اور جلن ہو تو ایپس ۶ ہر گھنٹہ پر اسکے بعد مرک سال دیں۔ سڑے ہوئے بوسیدہ دانتوں میں جو زرد پڑ گئے ہوں اور مسوڑھوں سے خون آتا ہو' کریازوٹم ۳ ہر گھنٹہ پر دیں اور اسی کا مدر ٹنکچر لگائیں۔ دانت کے درد میں جہاں کیڑا لگنا کہا جاتا ہے وہاں سیاہی آجائے تو اسٹافی سیگریا ۳۰ ہر گھنٹہ پر دیں۔ منہ میں ٹھنڈا پانی لینے سے درد میں آرام پر کافیا ۳۰ ہر گھنٹہ پر دیں۔ دانت کا درد جس میں منہ میں ٹھنڈا پانی لینے سے آرام ہو' کافیا ۳۰ ہر گھنٹہ پر۔ درد دانت جس میں ناک اور آنکھ سے پانی کی طرح رطوبت نکلے' دانت خراب ہوں اور ٹھنڈے پانی میں تکلیف زیادہ ہو' ساتھ میں اختلاج بھی ہو سکتا ہے' اسپا نجیلیا ۳۰ ہر گھنٹہ پر۔ ٹھنڈے اور گرم دونوں پانی سے انتہائی تکلیف دہ درد ہو جو اکثر رات میں بھی بڑھتا ہو' کیموملا ۳۰ ہر گھنٹہ پر۔ کھانے میں دانت کا درد' کالی کارب ۶ چار گھنٹہ پر۔ موٹے بھدے اور بڑا پیٹ ہونے کے ساتھ ٹھنڈے اور گرم دونوں پانی سے کونچن والا درد ہونے پر' کلکیریا کارب ۶ چار گھنٹہ پر۔ دانت کا درد صرف ایک طرف ہو جسے ٹھنڈے پانی سے آرام ملے۔ گرم چیزوں سے تکلیف بڑھتی ہو' پلساٹیلا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ درد' کھانے' گرم چیزیں پینے یا ہلنے جلنے سے بڑھے اور درد کی طرف لیٹنے سے آرام ہو خصوصا داہنی جانب دانت بڑے معلوم ہونے پر برائیونیا ۳ چار گھنٹہ پر۔ حمل کے دوران دانت میں درد ہونے پر کلکیریا کارب ۶ اور سیپیا ۶ دو گھنٹہ پر' لیکن درد ناقابل برداشت ہو' رات میں آرام کرنے سے بڑھے جس سے مریضہ اٹھ کر ٹہلنے لگے تو میگنیشیا کارب ۶ ہر دو گھنٹہ پر دینے سے آرام آجائے گا۔ حمل کے دوران انتہائی شدت کے درد میں ہر گھنٹہ پر کیموملا ۳۰ دینا پڑتی ہے۔ ڈاڑھ نکلنے یا عقل ڈاڑھ نکلنے میں درد کنپٹیوں تک جاتا ہو پلیکٹر تھس ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر دیں اور اسکے علاوہ چیر تھس چری Q' درد کے مقام پر لگائیں' ڈاڑھ نکلوانے کے بعد سرخ خون نکلے تو فاسفورس ۲۰۰ کی ایک خوراک سے بند ہو جائے گا۔ دانت یا ڈاڑھ میں ناسور ہو جانے

پر کا سٹیکم ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر دیں آرام ہو جائے گا۔

ان دواؤں کے علاوہ درد کے ساتھ اور بھی علامات مد نظر رکھتے ہوئے ایکونائٹ ' ، سیڈیا ' بلاڈونا ' سلیشیا ' کابوا لیمیلس ' نیٹرم میور ' اینٹم ٹارٹ ' رٹھنا ' کلیمٹس ' اینٹم کروڈ ' آرمور ۔ سیاسٹائیوا یا کو چلیریا آرمور ۔ سیا (مسوڑھے گلنے پر) اچھی اور کام کی دوائیں ہیں۔

مصنف نے ہمیشہ پلانٹیگو اور کریا زوٹم کھلانے اور اسی کا مدر ٹنکچر لگانے سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر ٹھنڈا پانی لگنے سے درد میں اضافہ ہو اور مسوڑھے گلتے نظر آئے تو پہلے تھوجا ۲۰۰ دے کر دوسری دوائیں دیں۔

ہونٹ Lips

کمئی خون کے مریضوں میں ہونٹوں کا قدرتی سرخی مائل رنگ مدہم یا پھیکا پڑ جاتا ہے اور وہ سفیدی مائل دکھائی دیتے ہیں۔ اسکے علاوہ حرکت قلب میں بھی فرق آنے سے ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں۔ ملیریا بخار ' شدید زکام اور نمونیا وغیرہ میں ہونٹ کبھی خشک ہو کر پھٹنے بھی لگتے ہیں۔ خشکی یا ورم کی صورت میں سوتے وقت وسلین ضرور لگانا چاہئے۔

ہونٹ درمیان میں پھٹے ہوں تو نیٹرم میور ۶ چار گھنٹہ پر۔ ہونٹ پر زخم ہو یا پھنسی نکلے کنڈیورنگو 1X چار گھنٹہ پر۔ اوپر کے ہونٹ پر ورم ہو جائے ہیپر سلفر ۶ چار گھنٹہ پر۔ اگر یہ دوا تین دن میں کام نہ کرے تو رس ونانا ۳ چار گھنٹہ پر دیں۔ جلن کے ساتھ ہونٹ کی تکلیف جو بظاہر نہ معلوم ہو تو آرسنک البم 3X چار گھنٹہ پر۔ ہونٹ پر زخم ' کینسر کی صورت اختیار کر لیں تو دوا کی علامات اور مریض کی تکالیف کو مد نظر رکھ کر کارسی نوسن ۲۰۰ ' جسکے ایک ہفتہ بعد فاسفورس ۲۰۰ دیں۔ درمیان میں لائیکوپوڈیم ۶ چار گھنٹہ پر کلیمیٹس Q اور آرسنک 3X چار گھنٹہ پر دیں۔ خواتین میں سیپیا ۳۰ بھی آٹھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ ہونٹ سیاہ Merc.Cor ' نیلے Camphur۔ نچلے ہونٹ کے درمیان شگاف Heper Sulph ' خشک ہونٹ ' .Nat.Mur وغیرہ استعمال کرنا چاہئے۔

چہرہ Face

انسان کا چہرہ بہت سی اندرونی تکالیف کی غمازی کرتا ہے۔ بعض علامات مرضیاتی ہوتی ہیں اور بعض غیر

مرضیاتی۔ مثلاً شدید درد میں چہرہ مختلف زاوئے بناتا نظر آئے گا۔ نمونیہ کی ابتدا میں چہرہ پر سرخی اور آخر میں نیلا پن ہو گا۔ بخار کی تیزی کے ساتھ سانس کی رفتار تیز ہو گی تو نتھنے تیزی سے پھڑکتے نظر آئیں گے۔ ہونٹوں اور چہرے پر باریک دانے بھی ہو سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح چہرے سے حماقت ٹپکتی ہو تو ذہنی تکالیف کی علامت ہے۔ ہیجانی کیفیت نظر آنے پر چہرہ پکار کر کہتا ہے کہ مریض مالیخولیا یا مارفیا کا شکار ہے۔ مسکراتا پر سکون چہرہ عارضی بیماری ظاہر کرے گا۔ غرض کہ چہرہ بیماری کی کیفیات کا ترجمان ہے اس لئے ڈاکٹر کو ہمیشہ پہلے چہرہ پر نظر رکھنا چاہئے۔

چہرے کے امراض و علاج :

چہرہ کم عمری میں بوڑھوں جیسا لگے اس وقت ارجنٹم نائٹریکم ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ خون کی خرابی سے چہرہ سیاہ ہو جانے پر ایلنتھس گلینڈولوسا (Chinese Sumach) ۶ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ مرطوب ہوا یا نم موسم میں چہرے کے جوڑوں میں درد ہو تو رسٹاکس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ چہرے پر احساس ہو کہ ہڈی جدا ہو گئی' پیڑولیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سر اور چہرہ گرم معلوم ہو جبکہ نیچے کا جسم ٹھنڈا ہو' اس وقت آرنیکا ۳۰ چار گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ چہرے کے داہنی طرف درد کے ساتھ دل کی تکالیف بھی ہوں اور آنکھیں گھمانے سے درد ہو' کالمیا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مصنف کا تجربہ ہے کہ داہنی طرف کی کوئی تکلیف ہو کالمیا اور بائیں طرف کی کوئی بھی تکلیف ہو سپائجیلیا یقینی دوائیں ہیں۔ چہرے اور جبڑے میں ورم' جلن' درد کے ساتھ ہو اور چہرہ بھر بھرایا ہو تو فاسفورس ۲۰۰ دے کر ہی دوسری دوائیں دیں۔

نوٹ : جبڑے کی تکالیف میں دیکھئے "ہڈیوں اور جوڑوں کا نظام"

۵ - قوت لامسہ (چھونے کی قوت)

کارخانہ قدرت کی صناعی میں قوت لامسہ یعنی چھونے کی قوت جلد کے اندر محفوظ' اعصاب کا پیچیدہ نٹ ورک ہے جو ایک نایاب تحفہ اور ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اس کے بغیر جسم کی حفاظت اور ضروریات پوری ہونا ممکن نہیں۔ قوت لمس پورے جسم میں کہیں زیادہ کہیں کم موجود ہے۔ حرام مغز کی پچھلی جڑوں سے نکل کر عصبی شاخیں

پورے جسم کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور کوئی چیز گرم، سرد یا سخت و نرم بدن سے لگتی ہے تو چھوٹی چھوٹی حسی گرہیں اس کی اطلاع دماغ کو دیتی ہیں۔ حس کی مختلف قسمیں ہیں۔ ایک وہ جس سے گرم اور سرد اشیاء کا احساس ہوتا ہے جسے (حس حری) Thermal Sensation کہتے ہیں۔ دوسری وہ جو تکالیف کا احساس کرتی ہے جسے (حس لمسی) Dolorous Sensation کہتے ہیں۔ تیسری وہ جس سے کسی وزن یا بوجھ اور اندرونی کیفیات کا احساس ہوتا ہے جسے (حس عضلی) Muscular Sensation کہتے ہیں اور چوتھی (حس حشوی) Viceral Sensation جس کے ذریعہ اندرونی تحریکات بھوک، پیاس، بے چینی، وغیرہ کا احساس ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ جسم کے اندرونی کام جلد کے اندر ہی انجام پاتے ہیں اور انسان مجبور ہے کہ اپنی کھال کے اندر رہے۔

جلد Skin
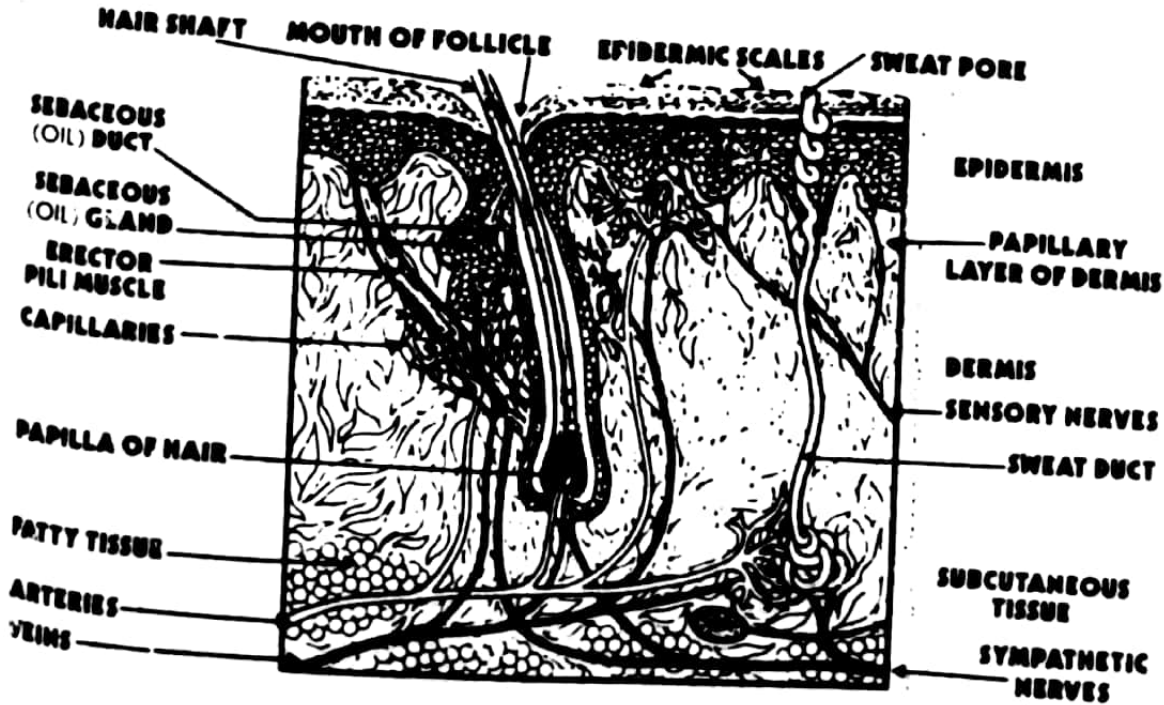
انسانی جسم کا بیرونی سب سے بڑا عضو "جلد" ہے۔ اس کا وزن پورے جسم کا سولھواں حصہ تقریبا چار کلو

گرام ہوتا ہے۔ جلد کے بے شمار کام ہیں، جن میں آکسیجن اندر جذب کرنا اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے علاوہ دوسری ناقابل قبول چیزیں باہر نکال دینا بھی شامل ہے۔ اندر کے اعضا کی حفاظت اور جسمانی حرارت کو برقرار رکھنا بھی اسکے فرائض ہیں۔ جلد یا کھال، مسلسل جسم کی مرمت کا بھی کام کرتی ہے۔ مثلاً چوٹ کے اثرات دور کرنے اور زخم بھرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ فوری طور پر کسی مداخلت کا اظہار بھی کر دیتی ہے۔ جسم کو خوبصورت اور پر کشش بنانے میں بھی جلد اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسکی چمک دمک ہی میں اس کا اپنا حسن ہے۔ جلد کی دو اور بعض ماہرین کے نزدیک تین تہیں ہوتی ہیں جن کی نرمی اور سختی سے بہت سی علامات کا اظہار ہوتا ہے۔ پہلی تہہ Epidermis یا بالائی طبقہ، جس میں رگیں اور عروق نہیں ہوتے اور جو نہایت باریک ہوتا ہے اسے غیر حقیقی جلد کہتے ہیں۔ دوسرا درمیانی طبقہ، جسے Dermis کہتے ہیں جلد کو رنگت دیتا ہے اور تیسرا Subcutaneous Tissue یا طبقہ زیریں کہلاتا ہے۔ یہ تینوں تہیں جسم کے اعضا کے لئے مضبوط اور محفوظ حصار کا کام کرتی ہیں۔ پچھتر ہزار میل لمبی مختلف سائز کی رگیں، شریانیں اور نسیں اس حفاظت کی وجہ سے نہ آپس میں الجھنے پاتی ہیں اور نہ مقررہ مقام سے ہٹ سکتی ہیں۔

جلد کے فرائض منصبی میں جسم کی حفاظت، حرارت کے قیام میں یکسانیت، جسم سے زہریلے مادوں کا اخراج، تنفس میں ہم آہنگی، وٹامن ڈی کی تخلیق، جذبات کی عکاسی جیسے غصہ میں سرخ ہونا اور خوف سے زرد پڑ جانا، مخالف جنس کے لئے کشش بیدار کرنا، اور لمس کے ذریعہ درد و حرارت کا احساس۔

جتنے امراض اور علامات کا اظہار جلد کرتی ہے غالباً اس سے زیادہ کوئی عضو نہیں کرتا۔ زخموں کی اذیت، آگ کی حرارت، کانٹوں کی شرارت، پھول کی نزاکت، ریشم کی نرمی، دھوپ کی گرمی، برف کی ٹھنڈک کے علاوہ جلد اندھوں کی لاٹھی بھی ہے جسکے سہارے نابینا افراد قوت لامسہ سے دیکھتے اور علم حاصل کرتے ہیں۔ جلد دواؤں کے غلط اور زیادہ استعمال پر بھی احتجاج کرتی ہوئی کبھی سیاہی، کبھی نیلاہٹ اور کبھی سرخی کا روپ دھار لیتی ہے۔ تجزیریا نوبتی بخار کے بعد پسینہ آ جانا بیماری میں کمی کی علامت ہے۔ پسینہ کے بعد مرض میں کمی نہ آئے تو مرض میں پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ مہلک اور ورمی بخاروں کے بعد پسینہ نہ آنا خطرناک صورت ہے۔ جلد کے اندرونی اعضاء کی بیماری کا اظہار بھی پسینہ سے ہوتا ہے۔ اگر معمولی حرکت یا محنت کرنے سے پسینہ آئے تو کمزوری کا اظہار ہے۔ کمزوری کی علامت رات میں پسینہ آنے سے بھی ہے۔ سردی سے بخار قائم ہو جائے اور

نہ اترے تو تپ دق بھی ہو سکتا ہے۔ نیلگوں جلد دل کے امراض کی نشاندہی کرتی ہے۔ زرد رنگ یرقان ہونے کا اشارہ ہے۔ اسی طرح نظام عصبی اور پھیپھڑوں کی علامات بھی جلد پر نمودار ہوتی ہیں۔

جلد کے ملحقات میں چار مزید چیزیں ہیں۔ اول بال' جن کی جڑیں حقیقی جلد کے نچلے حصہ میں ہوتی ہیں اور جن کی آبیاری خون کے باریک عروق کرتے ہیں۔ دوسرے ناخن' جن کے نیچے ننھی ننھی قطاریں ہیں جو خون جذب کر کے ناخنوں کی پرورش کرتی ہیں۔ یہ قطاریں بلندی میں ہوتی ہیں جن میں خرابی ہو تو ناخن کی تندرستی ختم ہو جاتی ہے۔ تیسرے پسینے کے غدود Sweat Galnds ہیں جو گول اور سرخ رنگ کے ہوا کرتے ہیں اور ہر غدود کی نالی جلد کی اوپری سطح پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ انہی کے ذریعہ خراب مادہ پسینہ بن کر نکل جاتا ہے۔ چوتھے چکنائی کے غدود Sebacious Glands ہیں جو چہرے اور سر میں زیادہ ہوتے ہیں جن کی رطوبت سے جلد چکنی رہتی ہے۔

ان تمام حسی قوتوں میں کمی یا خرابی ہو جائے تو انہیں تندرست حالت میں لانے کے لئے ہومیوپیتھک ادویات بہتر انداز میں کام آتی ہیں۔ خرابیاں دور کر کے جلد سے باہر نکال دیتی ہیں جبکہ دیگر طریقہ علاج سے جسم یا جلد پر نکلی ہوئی علامات کو دبا دیا جاتا ہے جو بعد میں خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ عضوی یا Organic مادہ جب غیر عضوی یا Inorganic مادے کی وجہ سے ناقص ہونے لگتا ہے تو قدرت اسے متعدد طریقوں سے خارج کرتی ہے اس لئے قدرتی کاموں میں مداخلت جائز نہیں۔ مریض کو اعتماد میں لے کر بتلا دینا چاہئے کہ جلدی امراض کو باہر نکالنے ہی میں عافیت ہے۔

امراض اور علاج :

اکوتہ Eczema

ایکزیما کا شمار جلد کی خاص بیماریوں میں ہے۔ جسمانی نظام میں غذا کی بدپرہیزی سے زہریلا مادہ پیدا ہو جانے پر آرگینک یعنی عضوی مادہ اپنا کام بخوبی انجام نہیں دے پاتا جس کی وجہ سے قدرتی طور پر اندر سے باہر جلد پر ابھرتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے دانے جسم پر نکلتے ہیں جن میں سخت کھجلی ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ چھالے بن جاتے ہیں جس میں پانی ہوتا ہے۔ چھالے پھٹتے ہیں تو جہاں جہاں پانی لگتا ہے خراش بڑھتی جاتی ہے۔ پھر تہہ جم جاتی ہے جو بظاہر خشک' بدشکل نظر آتی ہے لیکن اندر پانی جیسا مواد موجود رہتا ہے۔ ذرا سی خارش سے پھر رسنے لگتا ہے اور

جلن کے ساتھ خارش بڑھ جاتی ہے۔ ایکزیما جسم کے تمام حصوں میں ہو سکتا ہے لیکن اسکی من پسند جگہیں سر، کان، کولھے، جوڑوں کے اندرونی مقام، بغل کی اندرونی جلد، ہتھیلی وغیرہ ہیں۔ ایکزیما کو نارفارسی اور ملک کرسٹ بھی کہا جاتا ہے۔ ماہرین نے اس مرض کو چھ شکلیں دی ہیں۔ سادہ ایکزیما، کرانک، کیپیٹس (ملک کرسٹ)، امپیٹی جنس (نارفارسی مزمن)، ریوبرم (نارفارسی سرخ) اور مار جنیٹم۔ آپ اس تقسیم پر نہ جائیں بلکہ علامات کو مد نظر رکھ کر دوا کا انتخاب کریں۔

ایکزیما یا اکوتہ جس میں جلن ہو، رطوبت متعفن نکلتی ہو، موٹے کھرنٹ بن جاتے ہوں اور مرطوب موسم میں تکلیف بڑھے، رسٹاکس ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں لیکن اس میں اضافہ یا ابھرنے کے لئے تیار رہیں۔ ایسی صورت میں مرہم بھی استعمال کرائیں۔ بستر کی گرمی سے سخت خارش ہو اور خون نکل آئے، درد اور قبض ہو، الیومنا ۶ چار گھنٹوں پر۔ ہاتھوں کی پشت پر اکوتہ ہونے پر بوسٹا ۶ چار گھنٹہ پر۔ چہرے اور آلات تناسل پر ہو اور سخت کھجلی ہو، کروٹن ٹگ ۳، چھ گھنٹہ پر۔ چہرہ، مقعد اور اعضائے تناسل میں سخت کھجلی جس کے بعد ورم ہو جائے، اینٹموینیم کروڈ ۶ چھ گھنٹہ پر۔ ہتھیلی پر کھجلی کے ساتھ ہونے پر گریفائٹس ۶، چھ گھنٹہ پر ساتھ میں گریفائٹس مرہم بھی لگائیں۔ کھجلی بالکل نہ ہو لیکن رستا ہو، ہلکے پیلے رنگ کا مواد جمے اور کھرنٹ آپس میں مل جائیں سائیکوٹا وائی روسا ۳، چار گھنٹہ پر۔ اکوتہ بجائے بہنے کے خشک ہو تو آرسنک البم ۳ چھ گھنٹہ پر۔ اردگرد سوجن یا سیاہ رنگ کے دانے، جس پر پپڑی ہو اس میں بھی یہی دوا کام آئے گی۔ مادہ کم نکلتا ہو لیکن کٹاؤ زیادہ ہو اور خون جھلکتا ہو، پیٹرولیم ۳ چھ گھنٹہ پر۔ کرانک ایکزیما جو کسی طرح نہ جاتا ہو ہیپر سلفر ۶، چھ گھنٹہ پر۔ خواتین میں زیادہ کرانک ہونے پر سیپیا ۶، چھ گھنٹہ پر۔ بالکل خشک ہو، گیس اور قبض بھی ہو، لائیکوپوڈیم ۶، چھ گھنٹہ پر۔ جلد شگاف دار، رطوبت لعاب دار ہونے پر گریفائٹس ۲۰۰ دے کر دوسرے دن سے پیٹرولیم ۳۰ تین مرتبہ دیں۔ خشک ایکزیما میں بستر سے گرمی بڑھے، ہتھیلی تلوے جلیں اور سخت خارش ہو، سلفر ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں اور اسی کا مرہم لگائیں۔ خراب قسم کے ایکزیما میں جہاں جلد موٹی ہو اور آتشکی مادہ ہو تو ہائیڈروکوٹائل ۳، چھ گھنٹہ پر ساتھ میں اسی کا مرہم بھی لگائیں۔ پورے جسم پر اکوتہ ہو جس میں کپڑے اتارنے پر کھجلی بڑھتی ہو تو ایک خوراک ٹیوبرکیولنیم 1M دے کر دوسری دواؤں کو سوچنا چاہئے۔ سورا کے مریضوں میں اسی طرح پہلے سورائینم ۲۰۰ دے کر دوسری دوا دیں، ایسے مریض میں گدی اور کانوں کے پیچھے کھرنٹ والے دانے ہوتے ہیں اور جلد خراب رہتی

ہے۔ ہاتھوں کے مزمن ایکزیما میں ڈاکٹر کوپر کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے پرمیولاویرس Q (Primula Veris) سے ٹھیک کیا۔ (مصنف کو اس دوا کا تجربہ نہیں)۔ موٹا زردی مائل یا سفید چھلکا نکلے، کھجلی رات میں بڑھا کرے، کھجانے سے خون نکل آئے، سر پر کھرنٹ بنتے ہوں تو مزیریم ۲۰۰ ہر تین دن پر دیں۔ سر اور آنکھوں کے اکوتے میں جس میں پپوٹے پر کھجلی ہوتی ہو اور کوئی دوا کام نہ کرتی ہو تو بیسی لینم ۲۰۰ ہر ہفتہ دیں ساتھ میں دوسری دوا بھی دے سکتے ہیں۔

مصنف نے آبلے دار اکزیما میں ہوانگ نان Q اور خشک جلد کے ساتھ کسی دوا کے فائدہ نہ کرنے پر اسکوکم چک 3X دے کر کامیابی حاصل کی ہے۔ اسکے علاوہ منتخب دواؤں کے ساتھ گن پاوڈر 3X آٹھ گھنٹہ پر ضرور دیا۔ اسی طرح منتخب دوا کے ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ ریڈیم برومیٹم ۳۰ بھی دی اور کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔
ان دواؤں کے علاوہ ارٹیکا یورنس، اولینڈر، مرک کار، رس وینانا، لیکیسس، کلکیریا کارب، مرک سال، ونکامائینر، وائیولا ٹرائیکلر وغیرہ بھی حسب علامت اچھی دوائیں ہیں۔ خارجی طور پر اسکوکم چک، گریفائٹس، اگنیشیا، اور ہائڈراسٹس کا مرہم استعمال کیا جاتا ہے۔

کھجلی Scabies

خارش ایک متعدی مرض ہے جو ایک سے دوسرے کو لگتا ہے۔ اس بیماری کا سبب ایک گول ننھا سا کیڑا (Sarcopte Scabie) ہوتا ہے۔ جو کھال کے نیچے چلا جاتا ہے تو کبھی خشک اور کبھی تر کھجلی ہوتی ہے۔ جس کے باعث جلد پر کبھی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اور چھالے سرخ رنگ کے نمودار ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر انگلیوں کے درمیانی حصہ کنج ران، مردوں کے خصیوں اور عورتوں کے پستانوں پر ہوتے ہوتے پورے جسم پر پھیل سکتے ہیں۔ پہلے سفید رطوبت نکلتی ہے جو بڑھ کر پیپ کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ بستر کی گرمی بالخصوص رات کو زیادہ تکلیف دیتی ہے۔ علاج کے علاوہ کپڑے اور بستر کی چادر گرم پانی سے دھو کر بدلنے کے ساتھ گندھک کے صابن سے روز گرم پانی سے نہانا بہتر ہے۔ پرہیز میں انڈا و مچھلی نہ کھانا چاہئے۔

علاج :

تقریبا ہر طرح کی کھجلی درست کرنے کے لئے سلفر ۳۰ سے بہتر کوئی دوا نہیں جسکا مرہم بھی روز سوتے وقت

لگانا چاہئے۔ خارش میں خشک یا تر دانوں کے ساتھ غدود بھی بڑھے ہوں تو بووسٹا ۳۰ چار گھنٹوں پر۔ کھجلانے سے دوسری جگہ دانے نکلیں یا اسکی رطوبت سے جسم پر پھیل جائیں اس وقت اسٹیفیسگریا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سائیکوٹک مریضوں میں ایسے دانے بالوں کی جگہ گدی سے گردن تک بڑھ جاتے ہوں، کلیمٹس اریکٹا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مریض سر ڈھانپنا چاہے، رات میں کپڑے اتارنے پر خشک کھجلی بڑھے، ساتھ میں حلق میں تکلیف کے ساتھ کھانسی آئے، کبھی کھانسی میں پیشاب کا قطرہ نکل سکتا ہے، ریومکس ۳۰ چھ گھنٹہ پر، کھجلانے سے آبلے پڑیں اور بستر میں لیٹنے سے پہلے جا بجا خارش ہوتی ہو، امونیم کارب ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

ان دواؤں کے علاوہ علامات مد نظر رکھتے ہوئے سورا ئینم ۲۰۰، سینی کولا، امونیم میور، فلورک ایسڈ، اورم مٹ، ڈالی کس، مرک سال، اور کاربوا ٹیمیلس بھی اچھی دوائیں ہیں۔

نوٹ : مصنف ہر منتخب دوا کے ساتھ گن پاؤڈر 3X صبح و شام دیتا ہے جو آئندہ کھجلی کے مرض سے محفوظ کرتی ہے۔

چھاجن Herpes

یہ ایک متعدی جلدی ابھار ہے جو وائرس سے ہوتا ہے۔ تقریباً چودہ پندرہ دن تک علامات پوشیدہ رہتی ہیں پھر دانے کھرنٹ نما چھوٹے چھوٹے گچھے کی شکل میں ابھرتے ہیں اور کھجلی ہوتی ہے۔ عام طور پر منہ کے ارد گرد یا عضو تناسل پر ہوا کرتے ہیں لیکن پورے جسم پر بھی پھیل سکتے ہیں۔ اس جلدی ابھار میں کھجلی کے علاوہ جلن، بے چینی اور چھالے بھی ہو سکتے ہیں۔ اس بیماری کی دو قسمیں ہیں اول، Herpes simplex جس میں جلد پر خاص قسم کی سوجن کے ساتھ چھالے پڑتے ہیں جو اکثر پھیل جاتے ہیں اور دوئم، Herpers zoster (shingles) جس میں جلد پر چھالے پڑ جاتے ہیں جو بعض اوقات حلقوں کی صورت میں ہوتے ہیں۔ لیکن آپ اقسام پر جائے بغیر صرف علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے علاج کریں۔

علاج :

جلدی ابھار ہونٹوں آنکھوں کے پپوٹوں اور سر پر ہوں تو رسٹاکس ۳ ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ عضو مخصوص اور

گدی پر ہوں، جس میں خشک بھوسی والے یا تر دانے اور کھرنٹ ہوں، پسینہ کی زیادتی بھی ہو سکتی ہے اس وقت مرک سال ٦ چار گھنٹہ پر دی جاتی ہے۔ ابھار صرف ناک پر ہوں، نائٹریکم ایسیڈم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ جلدی ابھار میں جہاں جوانوں میں رسٹاکس اچھا کام کرتی ہے وہاں بوڑھوں میں مزیریم ۳ بہت اچھا کام کرتی ہے خصوصاً جب سر سے بھوسی نکلتی ہو۔ چھاجن کرانک صورت اختیار کرلے، جلن، بے چینی اور ٹھنڈک سے تکلیف میں اضافہ، جسے سینکنے سے سکون ملتا ہو، آرسنک البم 3X چار گھنٹہ پر۔ ہرپیز میں ترچھالے ہوں جن سے بدبودار مواد نکلے اس وقت سورا ئینم ۲۰۰، ہرہفتہ دیں اور ساتھ میں مرک سال ٦ روزانہ تین مرتبہ۔ ہرپیز پیٹ سے نیچے پنڈلی تک کہیں بھی ہو، گریفائٹس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ کھال پھٹی ہو، مقعد و سیون پر بھی چھاجن ہوں اور خارش بھی ہو، پیٹرولیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ یہی تکلیف کمزور اور دبلے پتلے لوگوں میں ہو، نیٹرم میور ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ ہرپیز ناک اور کان کے پیچھے ہونے پر خواتین میں سیپیا ۳۰، جبکہ مردوں میں سارسپریلا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پورے جسم پر ہرپیز پھیلی ہو تو ٹیلیوریم ٦ کے ساتھ وریولا ئنم ۳۰ بہترین اور مصنف کی آزمودہ دوائیں ہیں۔ ان دواؤں کے ساتھ مصنف نے گن پاوڈر 3X ضرور دیا اور فائدہ ہوا۔

داد Ring Worm

"داد" انتہائی تکلیف دہ اور متعدی جلدی بیماری ہے جو ایک خاص قسم کے نباتی کیڑے ٹینیا (Tinia) سے تمام جسم پر پھیل سکتی ہے۔ عام طور پر مقامی ہی ہوتی ہے جس میں سر، پشت، بازو اور گردن وغیرہ شامل ہیں۔ مرض کی ابتدا سے پہلے، ماؤف مقام پر سرخی مائل چھوٹے دانے ابھرتے ہیں جو رفتہ رفتہ گول یا لمبوتری شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اور یہی اس کی خاص پہچان ہے۔ سخت کھجلی اور خراش کے ساتھ پانی جیسا اخراج بھی ہوتا ہے۔

علاج :

مرض کے ابتدا میں سلفر ٦ کے ساتھ سیپیا ٦ دیں۔ یہ دونوں دوائیں مرض دور کر دیتی ہیں جنہیں چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ایک حصہ کاربولک ایسڈ Q اور دو حصہ پانی ملا کر برش سے لگائیں اور دو منٹ انتظار کریں۔ پھر نیم گرم پانی سے دھو کر دوبارہ اسی پانی میں کپڑے کو تر کر کے دو گھنٹہ لگا رہنے دیں۔ دو ایک دن اسی طرح کریں مرض دور ہو جائے گا۔ بالوں میں ہے تو اتنے حصہ پر بالوں کو صاف کر کے یہ عمل کریں۔ سورا کے مریضوں میں

داد ہو جس میں سر، ہتھیلی، اور تلوے جلتے ہوں تو سلفر ۶، چار گھنٹہ پر یقینی دوا ہے۔ شہد کی طرح چپچپی رطوبت خارج ہونے پر، گریفائٹس ۶ چار گھنٹہ پر۔ گرمی سے اور رات میں تکلیف بڑھتی ہو تو کالی سلف ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ آتشکی مرض کے ساتھ رات میں تکلیف بڑھتی ہو تو سفلینم 1M پندرہ دن میں ایک مرتبہ کے ساتھ کالی سلف ۳۰ تین مرتبہ دیں۔ ٹھنڈک سے تکلیف بڑھے اور گرمی یا سینک دینے سے سکون ملنے پر، آر سنکیم البم ۳، چار گھنٹہ پر۔ خنازیری مریض میں غدود بھی بڑھے نظر آئیں، برئیٹا کارب ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ مریض کا پیٹ اور سر بڑا یا مریض موٹا ہو، کلکیریا کارب ۳۰ چار گھنٹہ پر فائدہ مند ہوگی۔ داد بہت (پرانا) کرانک ہو، تکلیف رات میں بڑھے، مریض میں دق کا مادہ ملے، اس وقت ٹوبرکیولینم ۲۰۰ دے کر دوسری دواؤں کا انتخاب کریں۔

مصنف نے ہمیشہ بیسی لینم ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ اور سلفر ۳۰ دن میں تین مرتبہ کے ساتھ گن پاؤڈر 3X دیا جس سے کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر پرسی کا تجربہ ہے کہ سینجیا Q کے پانچ قطرے، پانی میں تین مرتبہ روز پینے سے ہر قسم کا جلدی مرض دور ہوگا۔

پتی اچھلنا Urticaria

جس طرح بھڑ کے کاٹنے سے سرخ چکتے پڑ جاتے ہیں اور جلن و کھجلی ہوتی ہے اسی طرح اس مرض میں سرخ یا سفید ابھار ہو جاتے ہیں۔ ہونٹ یا جسم کے دوسرے حصے متورم ہو جاتے ہیں۔ کھجلی اور جلن ہوتی ہے، لیکن ان ابھاروں سے کوئی رطوبت خارج نہیں ہوتی۔ یہ بیماری اچانک پیدا ہوتی ہے اور چند دن رہ کر ختم ہو جایا کرتی ہے، لیکن مرض بار بار ہو اور پرانا ہو جائے تو مریض ورم، اسکی گرمی اور کھجلی سے پریشان ہو جاتا ہے۔ یہ مرض بدہضمی، خوراک کی خرابی میں بغیر سنکے کی مچھلی، کیکڑے اور مشروم کا زیادہ استعمال، رگوں میں فتور، رحم کی خراش، مکھیوں کا کاٹنا اور گرم ادویات وغیرہ سے لاحق ہوتا ہے۔

علاج :

پتی اچھلنے کے ابتدائی دور میں یا جس میں احساس ہو کہ کوئی سوئی یا ڈنک چبھو رہا ہے، جسے سہلانے سے اور گرمی سے تکلیف بڑھے، پیاس نہ ہو اور حلق خشک رہے تو ایپس ۶ ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ چوبیس گھنٹہ میں آرام نہ آنے پر کلوریلم 3X دن میں تین مرتبہ دینے سے آرام آجاتا ہے۔ پتی، معدہ خراب ہونے سے یا زیادہ کھا

جانے سے ہو اور زبان پر سفید تہہ جمی ہو' اینٹمونیم کروڈم ۳۰ یا ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔ مرطوب موسم میں جسے کھجلانے سے جلن میں اضافہ ہو لیکن کھلی ہوا میں آرام رہے' ٹھنڈ یا بھیگنے سے پتی اچھلے' خواتین میں حیض سے قبل ہو ڈلکامارا ۳ ہر دو گھنٹہ پر۔ دوران حیض پتی اچھلے' ٹھنڈ سے آرام ملے' مریض موٹا ہو یا پیٹ بڑھا ہو' کلکیریا کارب ۳۰ بھی چار گھنٹہ پر کام کرتی ہے۔ دورے پڑیں' خارش' جلن' بخار' جوڑوں میں خصوصاً کمر میں درد کے بعد یا مرطوب موسم میں تکلیف جو پسینہ نکلنے پر کم ہو جائے' رسٹاکس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ کمبل اوڑھنے سے کم ہو اور ہوا لگنے سے بڑھے سیپیا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ کھلی ہوا سے آرام ملے' پلساٹیلا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ موسم کی تبدیلی پر ناقابل برداشت کھجلی کے ساتھ جلن ہونے پر' ارٹیکایورنس 3X چار گھنٹہ پر۔ کرانک ہو جانے پر جب کھجلی رات یا بستر میں بڑھے' قبض ہو' تلوے جلتے ہوں' سلفر ۳ چھ گھنٹہ پر۔ بڑے بڑے سرخ چٹھے پڑیں' خارش ہو' قبض اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوں نیٹرم میور ۶ چھ گھنٹہ پر۔ مریض بے حد کمزور ہو' پیاس زیادہ' زبان پر سرخی اور زیادہ جلن پر آرسنک البم 3X چار گھنٹہ پر دیں۔ قبض کے ساتھ ہائڈراسٹس کین ۳ بھی ہر چار گھنٹہ پر اچھا کام کرتی ہے۔ بخار زیادہ ہو' ایکونائٹ 1X دو گھنٹہ پر دیں۔ خارجی علاج میں جب کہ کپڑا اوڑھنے سے تکلیف میں اضافہ ہو تو ارٹیکایورنس Q کے پچیس قطرے ایک پیالی پانی میں ملا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

مصنف نے کلکیریا فاس ۲۰۰ کی صرف ایک خوراک سے فائدہ اٹھایا ہے اور جب علامات کے مطابق بھی دواؤں نے کام نہ کیا تو اسکوکم چک 3X ہر چار گھنٹہ پر دیا جس سے فائدہ ہوا۔

گرمی دانے یا جلدی ابھار Eruptions

دیکھا گیا ہے کہ بعض متعدی امراض کے باعث یا گرم موسم میں جلد پر سرخ' سفید یا مخصوص قسم کے دھبے یا ابھار نمودار ہوتے ہیں جن سے جلد خراب ہو جاتی ہے۔ ایسی تمام علامات میں علاج کی ضرورت ہوتی ہے جو علامات اور ادویات کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

بچوں میں گرمی دانے (Strophulus) سرخی مائل' کھجلی و جلن کے ساتھ یا دانت نکلنے کے زمانے میں جس میں بچہ چاہے کہ گود میں رہے کیموملا ۶ دو گھنٹہ پر۔ کھجلی جو گرمی سے یا رات میں بڑھے ایپس ۶ دو گھنٹہ پر۔ زبان پر میل کے ساتھ بد ہضمی کی شکایت میں اینٹم کروڈ ۶ چار گھنٹہ پر۔ باریک باریک دانوں کے ساتھ بے چین

کرنے والی خارش' کاربولک ایسڈ 3X دو گھنٹہ پر۔ خشک یا تر دانے' چھونا برداشت نہ ہو ہیپر سلفر ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سورا کے مریضوں میں جن کے پیر ٹھنڈے' سرگرم اور بستر کی گرمی سے تکلیف بڑھے سلفر ۶ چار گھنٹہ پر۔ سلفر سے فائدہ نہ ہو اور کئی قسم کے دانے ہوں' سورانیم ۲۰۰ ہر ہفتہ کے ساتھ گن پاؤڈر 3X چار گھنٹہ پر۔ مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔ باریک باریک دانے جن پر سے بھوسی نکل جاتی ہو' خارش اور جلن ہو' آرسنک البم 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ مختلف جگہوں پر دانے جو مل جائیں اور لیسدار رطوبت خارج ہو' گریفائٹس ۶ چار گھنٹہ پر۔ خشک یا تر جوڑوں اور بالوں کی جڑوں میں دانے' نیٹرم میور ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ خواتین میں دانے خارش والے جو کھجلانے سے تکلیف دیں' جلن ہو اور جلد کے چھلکے نکلیں سیپیا ۶ چار گھنٹہ پر۔ دانے کھرنٹ بن جائیں' شدید خارش ہو' نہانے یا ٹھنڈے پانی سے تکلیف بڑھے' یہ زیادہ تر سر' گدی اور ہاتھوں پر ہوتے ہیں' کلیمیٹس اریکٹا ۶ چار گھنٹہ پر۔ دانے پر پپڑی پڑے ایکزیما کی طرح کے دانے جن کو کھجلانے سے جلن ہو' بوسٹا ۶ چار گھنٹہ پر۔ دانے یا پھنسیاں نکل کر نہ بڑھیں نہ گھٹیں' نہ پھوٹیں تو اکنیشیا انگسٹیفولیا ۳ چار گھنٹہ پر دیں۔ ڈاڑھی بنانے میں خراب استرہ لگنے سے دانے پڑنے میں' ٹیلیوریم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ سر میں دانے پڑتے ہوں اس وقت مزیریم ۳۰۔ برساتی دانوں یا چھوٹی چھوٹی پھنسیوں میں جو نکلتی رہتی ہوں' صبح سلفر ۲۰۰ دے کر دوسرے دن سے آرنیکا ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔ اس سے پھنسیاں نکلنا بند ہو جاتی ہیں۔ ان دواؤں کے علاوہ علامات مد نظر رکھتے ہوئے بلاڈونا' اولینڈر' لائیکوپوڈیم' جگلنس ریجیا' ایلتھس گلینڈ' یلوسا وغیرہ بھی اچھی دوائیں ہیں۔ فی زمانہ پھوڑے پھنسیوں میں پنسلین 3X دی جا رہی ہے جس سے مواد آنا بند ہو جاتا ہے۔

سرخباد Erysipelas

سرخباد سے جسم کے مختلف حصوں پر سرخی آ جاتی ہے' ورم ہوتا ہے اور آبلے نکلتے ہیں جن میں جلن ہوتی ہے۔ بخار کے ساتھ جسم کانپتا ہے' سردرد' پورے جسم میں درد' زبان خشک اور نیند کا شدید غلبہ ہوا کرتا ہے۔ یہ مرض کبھی وبا کے طور پر پھیلتا ہے اور کبھی ٹھنڈ لگنے' چوٹ لگنے' انجکشن لگنے یا ہاضمہ کی خرابی سے بھی ہو جاتا ہے۔ اسے بعض محققین زہرباد کا نام دیتے ہیں۔

علاج :

عام طور پر یہ تمام علامات ہونے پر 'بلاڈونا ۳ اور چائنا ۳ ہر دو گھنٹہ پر دینے سے سرخی کے ساتھ تکلیف بھی جاتی رہتی ہے۔ زیادہ ورم کے ساتھ ایپس ۶ ہر ایک گھنٹہ پر۔ بعد میں جب ہلکا بخار' پیاس' فکر اور زبان سرخ ہو تو آرسنک البم 3X ہر گھنٹہ بعد۔ سرخباد کے بعد ورم ہو اور درد ہو اس وقت ہیپر سلفر ۶ چار گھنٹہ پر۔ بغیر درد یہی کیفیت ہونے پر گریفائٹس ۶ چار گھنٹہ پر۔ سرخباد سر میں ہونے پر کیوپرم ا-سیٹیٹ 3X ہر گھنٹہ پر۔ سرخباد کرانک ہو جانے پر فیرم فاس ۶ چار گھنٹہ پر اور ورم زیادہ رہے' پانی بھر جائے نیٹرم میور ۶ چار گھنٹہ پر۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات رس وینانا' رسٹاکس' وریٹرم وِیرائڈ' کروٹلس' آرم مٹ' ہائڈروکوٹائل بھی کام کی دوائیں ہیں۔ خارجی طور پر وریٹرم ویرائڈ Q متاثرہ مقام پر لگانا مفید ہے۔ سیاہ خون نکلنے پر انتھرا کسینم Q کے دس قطرے پانی میں ہر چار گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے۔

بسہری Whitlow

اس بیماری میں ناخن کے کناروں کی جلد متاثر ہوتی ہے۔

مرض کی ابتدا میں سلیشیا 3X ہر دو گھنٹہ پر دی جائے تو مرض بڑھنے نہیں پاتا لیکن بدبودار مواد نکلنے لگے' زخم اچھا نہ ہوتا ہو' ٹھنڈے پانی سے آرام ملتا ہو تو پہلے پلساٹیلا 3 تین دن دے کر سلیشیا ۳ دیں تو مواد بہہ کر صاف ہو جائے گا۔ بعد میں سلیشیا ۲۰۰ پھر دوسرے ہفتہ اسی کو 1M میں دے کر علاج بند کر دیں۔

خراب قسم کی بسہری جس میں ہر وقت مواد بہتا ہو' سیاہ رنگ کا خون نکلے' سخت جلن ہو تو انتھرا سینم ۳۰ چار گھنٹہ پر ابتدائی حالت میں پریشان کن درد کانٹے چبھنے جیسے ہوں تو مصنف کے تجربہ میں بسہری کے لئے ڈائیسکوریا اچھی دوا ہے جسے ۳۰ طاقت میں ہر دو گھنٹہ پر دینے اور اس کو Q میں لگانے سے آرام آتا ہے اور مریض آئندہ کی تکلیف سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ انگوٹھے اور انگلیوں کے کنارے متورم' سخت درد' ٹھنڈے پانی سے آرام ملتا ہے' فلورک ایسڈ ۶ ہر دو گھنٹہ پر۔ ناخن کے کنارے سخت ہو گئے ہوں' ناقابل برداشت درد ہو' جسے چھونا بھی تکلیف دیتا ہو' مواد بن رہا ہو' ہیپر سلفر ۶ ہر گھنٹہ پر دیں۔ پس پڑ جائے تو سلیشیا ۶ ہی سے بہا دیں اور کیلنڈولا لوشن سے صاف کرتے رہیں' آخر میں سلیشیا 1M میں دے کر علاج ختم کریں۔ ناخن کے پاس جڑ میں

ورم کے ساتھ بدگوشت ہو جائے جس میں درد ہو' زخم اچھا نہ ہوتا ہو' گریفائٹس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ انگلی آہستہ آہستہ پک رہی ہو' درد رات میں بڑھتا ہو' تکلیف ہڈی تک محسوس ہو' مرک سال ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پورے ہاتھ میں ورم ہو جائے' بہت سرخی ہو' سر درد ہوتا ہو' تکلیف یکبارگی اٹھے اور اچانک غائب ہو جائے' بلاڈونا ۳ ہر دو گھنٹہ پر۔ چوٹ لگنے کے بعد زخم کر گرد نیلاہٹ آجائے اور درد بازو تک پھیلے' بیوفو ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ مصنف کے تجربہ میں مائی رسٹیکا سیبی فیرا ۳ میں یا سلیشیا اور ہیپر سلفر ۳۰ سے اچھا کام کرتی ہے۔ دو گھنٹہ پر دینے سے زخم صاف ہو جاتا ہے۔ پھر سلیشیا 1M سے زخم بھرنا اور کلینڈولا مرہم لگانا بہتر ہے۔ ان دواؤں کے علاوہ علامات دیکھتے ہوئے ڈائیسکوریا' پائروجنم' الیومنا' فائٹولکا' اموینم کارب وغیرہ اچھی دوائیں ہیں۔

پس پڑنا Fester

ذرا سی خراش سے خون نکلے تو پس پڑ جائے۔ یہ مرض جلد کی ناتندرستی سے ہوتا ہے۔

خراش لگنے سے بھی جلد پک جایا کرے اور ورم ہو جائے ہیپر سلفر ۶ چھ گھنٹہ پر۔ ذرا سی چوٹ زخم بن جائے' پیٹرولیم ۳ چھ گھنٹہ پر۔ جلد ہی میں جلن کے زخم میں کھجلی بھی ہو' سلفر ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔ احساس ہو کہ جلد کے اندر کوئی کیڑا چل رہا ہے' کھجلی ہو' خشک ابھار ہتھیلی پر ہوں' سلینیم ۶ چھ گھنٹہ پر دی جاتی ہے۔ مصنف کے تجربہ میں دوسری دوا کے ساتھ جلد کی خرابی میں گن پاوڈر 3x چھ گھنٹہ پر ضرور دینا چاہئے۔

زخم Ulcer

زخم کہیں بھی ہوں علامات کے ساتھ جسمانی حالت کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ زخم جہاں پٹی باندھی جا سکے کلینڈولا مرہم لگا کر باندھے رکھنا چاہئے۔ اندرونی السر میں حسب علامات دوا ہی کافی ہے۔ جہاں زخم کو مواد سے پاک کرنا ہو تو مرک سال ۳ دیا جائے۔ مواد بہہ جائے گا پھر اسی دوا کو ۲۰۰ طاقت میں دینے سے مواد خشک ہو جائے گا۔ ہیپر سلفر ۳ بھی پھوڑے کو بہادے گا' ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ پھر بہہ جانے پر خشک کرنے کے لئے اس کو ۲۰۰ طاقت میں دیں۔ مواد نہ بنا ہو تو ہیپر سلفر ۲۰۰ پھوڑے کو دبا بھی سکتا ہے۔ زخم میں سختی کلکیریا سلف سے ختم ہو جاتی ہے۔ زخم بھرنے کے لئے سلیشیا 1M پندرہ دن میں ایک مرتبہ دیں اور کیلنڈولا مرہم لگائیں۔

جلد میں سختی کے ساتھ سرخی و ابھار نظر آئیں تو حفظ ماتقدم کے طور پر' بلاڈونا ۳ ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ خنازیری

اور آتشک کے مریضوں میں زخم ہو جائے جسے چھونا بھی برداشت نہ ہو' درد چاروں طرف پھیلے اور مریض کمزور ہو' **کالی آیوڈائیڈ ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ زخم کے کنارے پیلاہٹ' زخم خراب ہو رہے ہوں' پیر کی ہڈی متاثر ہو رہی ہو' مواد میں **چھچھڑے** جیسے نکلتے ہوں' **لیکیسس ۶** ہر دو گھنٹہ بعد۔ سیاہ رنگ کا خون نکلتا ہو' نسوں کے **گچھے** بن رہے ہوں' **ہیمیلس ۳** ہر دو گھنٹہ پر۔ سرخ خون میں' **ملی فولیم ۳** دو گھنٹہ پر۔ زخم نرم ہوں' چھونا برداشت نہ ہو' گرمی سے آرام ملے' مریض سر بند رکھنا چاہے' **ہیپر سلفر ۳۰** ہر چار گھنٹہ پر۔ زخم کے ساتھ سردی برداشت نہ ہو' ٹیسیں اٹھیں' مواد بدبودار پتلا نکلے' **سلیشیا ۶** چار گھنٹہ پر۔ بعد میں خشک کرنے کے لئے **1M** طاقت میں دیں۔ زخم صاف کرنے کے لئے **سلیشیا ۶** پانی میں لوشن بنا کر صاف کریں اور **کلینڈولا** مرہم لگائیں۔ درد کے ساتھ بدبودار السر میں' **پاؤنیا ۳** تین گھنٹہ پر۔ السر خواہ پیٹ میں (معدہ) جس میں جلن ہو اور درد ہو یا جلد پر زخم سے پتلا سبزی مائل خون ملا مواد نکلے' گرمی سے آرام ملتا ہو' **آرسنک البم 3X** ہر چار گھنٹہ پر۔ گہرے زخم میں جیسے سوراخ کیا جا رہا ہو' **کالی بائیکرام ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ السر جس میں جلن' سخت کمزوری اور سیاہی مائل خون نکلے' رات میں بے حد تکلیف ہو' **کاربو ویج ۶** ہر دو گھنٹہ پر۔ زخموں کے کناروں پر زردی مائل سبز مواد' سڑے گوشت جیسی بدبو ہو' **برومیم ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ پرانے زخم میں درد' **اسافیٹیڈ ۳۰** چار گھنٹہ پر۔ زخم میں سختی آ جانے پر' **کلکیریا سلف ۶** چار گھنٹہ پر۔ زخم جو آپریشن کے بعد بھی ٹھیک نہ ہوں' پھوڑے جیسا درد ہو' **ہائی پریکم ۳۰** چار گھنٹہ پر۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات **فلورک ایسڈ' سینابیرس' سیپیا' مرک سال' مرک کار' لائیکوپوڈیم' اپیکاک' آیوڈیم' نائٹریک ایسڈ' آسٹریلس ریوبنس' ہائڈراسٹس کین' کروٹلس ہریڈس' کوموکلیڈیا** وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

مصنف معدہ کے السر میں اگر متلی یا قے بھی ہوتی ہو تو **فاسفورس ۲۰۰** دوسری دواؤں کے ساتھ دے کر فائدہ اٹھاتا ہے۔

پھوڑے Boils

خون یا غذا کی خرابی' موسم برسات یا ذیابطس کی بیماری وغیرہ سے جسم پر ایک ابھار کی شکل نمودار ہوتی ہے۔

پہلے مقام ماؤف میں سختی اور درد ہوتا ہے' پھنسی نکلتی ہے جو بڑھ کر پھوڑا بنتی ہے۔ پیپ پڑتی ہے جو بعد میں پھوڑا پھٹنے سے بہہ کر نکل جاتی ہے۔ بعض محققین نے پھوڑے کی چھ قسمیں بتائی ہیں۔ مزمن پھوڑا' شدید پھوڑا' غددی پھوڑا' عفونتی پھوڑا' ہوائی پھوڑا' اور پھیلنے والا پھوڑا۔

ہومیوپیتھی میں ہمیں قسموں میں جائے بغیر پھوڑوں کے رنگ ڈھنگ اور علامات کو دیکھ کر ہی علاج کرنا چاہئے۔

روز مرہ کی دوا کے طور پر پھوڑے کی کوئی خاص علامت نہ ہو تو گن پاؤڈر 3x کی تین گولیاں چار گھنٹہ پر دیں۔ پھوڑے کی ابتدا میں سرخی ہو' بلاڈونا 3X دو گھنٹہ پر۔ جب زیادہ بڑھ جائے تو سلیشیا 3X چھ گھنٹہ پر دیں۔ جب مواد پڑ جائے اور سخت بے چینی ہو' اس مقام پر ہاتھ نہ رکھا جائے' گرم معلوم ہو تو بلاڈونا 3X' ایک دن کے بعد مرکیورس سال ۶ ہر دو گھنٹہ پر دیں تو پھوڑا پھٹ جائے گا' جب بہہ جائے تو سلیشیا 1M میں دے کر خشک کر دیں اور زخم پر کلینڈولا مرہم لگاتے رہیں۔ ہیپر سلفر ۶ چار گھنٹہ پر دینے سے بھی بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ بخار کے ساتھ پھوڑا ہو جائے آتشکی' گوشت خورے یا گلٹیاں جو ایک کے بعد دوسری بڑھ کر پکتی ہوں' اس وقت فائٹولکا ا کے پانچ قطرے تھوڑے پانی میں چار گھنٹہ پر۔ پھوڑے جو بار بار نکل رہے ہوں' گرم' سرخ' درد ہلکا ہلکا کونچنے والا ہوا کرے' کمزوری ہو' اور جسم میں چوٹ جیسا درد ہو تو آرنیکا ۳ چھ گھنٹہ پر دیں۔ جب متعدد پھوڑے ایک ساتھ نمایاں ہوں اور جلن بھی ہو تو سلفر ۳ چھ گھنٹہ پر۔ پھوڑے جو یکے بعد دیگرے نکل کر رہ جائیں' نہ پکیں نہ پھوٹیں' پورے جسم میں درد اور ہلکا بخار ہو' خون کے ذرے کم ہو جائیں تو ایکی نیشیا Q کے پانچ قطرے' آدھی پیالی پانی میں چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ پھوڑے میں سرخی' درد اور مواد پڑ جائے تو ہاپر کیم ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ یہ دوا بلاڈونا سے بہتر کام کرتی ہے۔ بار بار پھوڑے نکلنے میں' انیتھرا کسینم ۳۰ چھ گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے۔ یہ دوا خون میں سمیت کے پیدا ہو جانے کو بھی درست کر دے گی۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامت گوا لیکم' آرسنک البم' لیکیسس' مائی رسٹکا سیبی فیرا' ٹیرن ٹولا' میگنگم' ایلیٹریم' ایپس' نیٹرم میور' برائیونیا' لیڈم' اورم میور' اور کلکیریا سلف دوائیں اچھا کام کرتی ہیں۔

مصنف نے علامتی دوا کے ساتھ "گن پاؤڈر 3X" ضرور دیا اور ہمیشہ کامیابی ہوئی۔

ناسور Fistula

ہڈیوں کے ناسور میں **کلکیریا فلور** 3X چھ گھنٹہ پر۔ ناسور جو عرصہ سے ہو' مزمن صورت اختیار کر لے' کنارے سخت ہو جائیں اور مواد پتلا نکلتا ہو' ہڈیوں کے ناسور میں بھی **سلیشیا ۶** چھ گھنٹہ پر۔ ایک ماہ میں آرام نہ آئے تو **سلیشیا** 1M میں دے کر انتظار کریں۔ آنکھ کے غدود کا ناسور ہو یا مقعد کا ناسور ہو' جس میں مواد نکلتا ہو اور خود کشی کی رغبت ہو یا نہ ہو' **اورم میور ٹیکم ۶** چھ گھنٹہ پر۔ مسوڑھوں میں' مقعد اور آنسوؤں کی تھیلی میں ناسور ہونے پر **پیٹرولیم ۳۰** چھ گھنٹہ پر۔ آنکھوں کے کناروں پر ناسور کے ساتھ مریض کا پیٹ بڑا ہو لیکن ٹانگیں کمزور ہوں تو **کلکیریا کارب ۳۰** چھ گھنٹہ پر۔ اس دوا سے سوتے وقت سر سے بہت زیادہ پسینہ نکلنا بھی بند ہو جائے گا۔ دانتوں کا ناسور ہو' مواد نہ بند ہوتا ہو' سر کی ہڈیوں میں درد ہو' آنکھوں میں ریت کا احساس ہو' ٹھنڈے پانی کی پیاس ہو' ان سب کیفیات میں' **فلورک ایسڈ ۶** چھ گھنٹہ پر دیں۔ آپریشن کے بعد ناسور ہو' بہنا بند ہو تو سینہ کی تکلیف ہو اور سینہ کی تکلیف دور ہو تو پھر بہنا شروع ہو جائے' **کلکیریا فاس ۳۰** چھ گھنٹہ پر ساتھ میں ایک خوراک **سلیشیا** 1M کی ضرور دیں۔ آنکھ کے ناسور میں گرم پانی بھی بہتا ہو' پتلیاں سکڑ گئی ہوں اور آتشکی مادہ ہو تو' **فائٹولکا ۳۰** چھ گھنٹہ پر اچھا کام کرتی ہے۔ ٹیوبر کلوسس کے مریض میں ناسور کہیں بھی ہو' دوسری دواؤں کے ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ' **بیسی لینم ۲۰۰** ضرور دیں' ساتھ میں **بسمتھ** 3X۔ ریاح ہونے پر آٹھ گھنٹہ پر' **کلکیریا فاس ۳**' **کاسٹکم ۶**' **کلکیریا فلور ۳** حسب علامت چھ گھنٹہ پر دیں۔

مصنف نے خواتین کے پستانوں میں ناسور ہونے پر **فاسفورس ۲۰۰**' مقعد کے ناسور میں **مائی رسٹیکا سیبی فیرا ۳** کے ساتھ **سلیشیا** 1M سے یقینی فائدہ اٹھایا ہے۔

آبلے یا چھالے Pemphigus

آبلے یا چھالے جس میں جلن' خارش اور کھجلی ہو' عموماً مرطوب موسم میں ایکوٹ حالت ہونے پر' **رسٹاکس ۳** ہر دو گھنٹہ پر۔ کرانک شکل اختیار کر لیں جو جلد پر سیاہ رنگت کے دانے ہوں' بے حد جلن ہو اور گرمی سے آرام ملتا ہو' **آرسنک البم** 3X دو گھنٹہ پر۔ **سفلیٹک** ہوں' **مرک کار ۳** دو گھنٹہ پر۔ پانی بھر جائے' چھالے پورے جسم پر جس میں رات میں خارش ہو یا آبلے جو بہت بڑے ہو جائیں' **ارٹیکا یورینس** 3X دو گھنٹہ پر۔ پورے جسم پر

پانی بھرے آبلے، پھوٹ کر زخم بن جائیں اور سوزش کے ساتھ رطوبت نکلتی ہو، رینانکولس بلب ۶ ہر دو گھنٹہ پر۔ پانی اور پیپ بھرے آبلے پورے جسم پر ہوں، گردوں کا ورم اور پیشاب میں جلن ہو تو یوپٹیوریم پرف ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ آبلے اگر پک جائیں، رطوبت نکلتی ہو جس میں خارش و جلن ہو تو ہر چار گھنٹہ پر، کروٹن ٹگ ۳۰ دینا چاہئے۔ زرد رنگ یا نیلے رنگ کے چھالے، خارش و جلن کے ساتھ زخم بن جائیں اور سخت کمزوری معلوم ہو، اینٹم ٹارٹ 3X دو گھنٹہ پر دینا بہتر ہے۔ جل جانے کے بعد چھالے پڑیں، کینتھرس 3X چار گھنٹہ پر اور ارٹیکا یورنیس Q کے ۲۵ قطرے، آدھی پیالی پانی میں ملا کر لگانے سے آرام آ جائے گا۔ جلنے کے بعد آبلے پڑنے سے قبل، کینتھرس 3X کھلائیں اور اسی کا مدر ٹنکچر پانی میں ۲۵ قطرے ڈال کر لگائیں تو چھالے ہی نہ پڑیں گے۔

ان ادویات کے علاوہ حسب علامات اینٹم کروڈ، ایلتھس گلنیڈولوسا، لیکیسس، اناکارڈیم، انتھرکسینم، آرسنک البم وغیرہ بھی اچھا کام کرتی ہیں۔

مہاسے Acne

چہرے کے اوپر دانے، پھنسیاں یا چکنائی والی سرخ، سفید یا سیاہی مائل کیلیں ہوتی ہیں انہیں مہاسے یا Acne کہتے ہیں۔ ان سے چہرہ بدصورت نظر آتا ہے۔ عام طور پر یہ دانے جوانی میں نکلا کرتے ہیں۔ خواتین میں مہاسے اکثر حیض کی خرابی سے بھی ہو جاتے ہیں۔ کبھی یہ دانے گردن اور سینہ پر بھی نکلتے ہیں۔ انہیں دبانے سے جما ہوا مادہ بھی خارج ہوتا ہے جس میں جلن بھی ہو سکتی ہے۔

علاج :

موٹے تندرست لوگوں میں سرخ چمکدار مہاسے، بلاڈونا ۳ چار گھنٹہ پر۔ نوجوانوں میں ابتدائی مرحلے کے مہاسوں میں، کاربوویج ۶ دن میں تین مرتبہ۔ نوجوانوں میں ہونٹوں پر شگاف کے ساتھ تانبے جیسے رنگ کے مہاسے کاربوانیملس ۶ دن میں تین مرتبہ۔ نوجوانوں میں متورم و سخت غدود جسم پر ہوں، سوتے میں پسینہ آجاتا ہو تو مہاسوں میں، کونیم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ جریان یا رطوبت زندگی ضائع ہونے کے بعد کمزور مریضوں میں مہاسے نکلیں، کالی برومیٹم ۳۰ چار گھنٹہ پر یا ارکیٹم لپا 3X چار گھنٹہ پر۔ مصنف نے ایسے مریضوں میں، کالی برومیٹم کے

ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ ریڈیم برومیٹم ۳۰ ضرور دیا اور سرخرو ہوا۔ چہرے پر مہاسوں میں جلن، کھال سخت کھردری، پانی پڑنے سے تکلیف میں اضافہ ہو، خون میں خرابی ہو تو، صبح و شام سلفر ٦ کے ساتھ دوپہر و رات، کیتھرس ۳۰ سے آرام ملتا ہے۔ منکسرالمزاج خواتین میں رونے کی رغبت کے ساتھ بے قاعدہ حیض ہوں، چہرے پر پیلاہٹ ہو، پلساٹیلا ۳ چار گھنٹہ پر۔ کولڈڈرنکس کے زیادہ استعمال کے بعد مہاسے میں، بیلس پرنس 3X چار گھنٹہ پر۔ جن مریضوں کو نمک کھانے کی زیادہ خواہش ہو، قبض یا دست آتے ہوں، چہرہ تندرست نہ نظر آئے یا ایسی خواتین جن میں خون کی کمی ہو تو مہاسے میں، نیٹرم میور ٦ چار گھنٹہ پر۔ خواتین کے مہاسوں میں ماہواری کی خرابی یا لیکوریا کی خرابی کے ساتھ ناک و منہ پر پیلے دھبے ہوں، سیپیا ٦ چار گھنٹہ پر۔ جلد کھرکھری، ٹھنڈی ہواؤں کے اثر سے مہاسوں میں، کالی کارب ٦ کے ساتھ پیٹرولیم ۳ باری باری چار گھنٹہ پر دیں اور منہ کے اطراف میں جلن بھی ہو تو ساتھ میں آرسنک ۳ چار گھنٹہ پر دیں بشرطیکہ پیاس بھی ہو۔ پیشانی پر مہاسوں میں درد ہو، امبراگر یسیا ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں۔ مہاسے پیشانی، چہرے اور پورے جسم پر ہوں ان میں درد بھی ہو، انڈیگو ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ جلن کے ساتھ خشک یا تر مہاسے جو بڑے ہو گئے ہوں اور پیشانی پر زیادہ نمایاں ہوں، لیڈم پال ٦ یا ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ اگر پندرہ دن میں نمایاں کمی نہ ہو تو کلیمٹس ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ علامات مد نظر رکھ کر لائیکوپوڈیم، رسٹاکس، ایگریکس مسکیرس، ہائڈروکوٹائل، بربیرس، سائیلیشن، کلکیریا کارب، آرسنک برومیٹم، انٹم کروڈ، ایسڈ فاس، کاسٹیکم، بووسٹا، اور تھوجا سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

مصنف نے کہنہ اور ضدی مہاسوں میں آرسنک آیوڈائڈ 3X یا ۳۰ ناشتہ و کھانے کے بعد دے کر فائدہ اٹھایا ہے۔ اس سے مریضوں کی کمزوری بھی دور ہو گئی۔

مسے اور تل Warts and Mole

بحوالہ ڈاکٹر کلارک، مسے یا تل سیاہی مائل چہرے پر ہوں، سر کے پچھلے حصہ میں گوبھی کے پھول کی طرح بڑے ہوں تو تھوجا ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے اور اسی کا مدر ٹنکچر لگانا چاہئے۔ اسکا نکلوانا (آپریشن) خطرناک ہے۔ مصنف کا تجربہ ہے کہ تھوجا بار بار نہ دہرایا جائے۔ ۲۰۰ طاقت ہر ہفتہ دینے کے بعد صبح و شام مسے یا تل پر مدر

ٹنکچر لگانا بے حد مفید ہے۔ اس مرض میں سورا کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے بڑی طاقت ہی میں دوا کام کرتی ہے۔
مسے سخت ہوں' درد ہوتا ہو' تلوے جلتے ہوں' سلفر ۳ چار گھنٹہ پر۔ چہرے اور پلکوں پر مسے میں' کاسٹیکم ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔ مردانہ عضو تناسل کے نچلے حصہ میں ہو' انیٹم ٹارٹ ۳۰ تین مرتبہ۔ ہاتھوں میں مسے ہوں' کالی میور ۶ تین مرتبہ۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے نوکیلے مسے' جلن اور کھجلی' مریض بھاری بھرکم ہو تو' کلکیرا کارب ۶ چھ گھنٹہ پر۔ زخم ہوتا ہو اور چھونا برداشت نہ ہو' نیٹرم کارب ۶ تین مرتبہ۔ ہتھیلی پر ہوں' اچھی غذا کھانے پر مریض کمزور ہوں اور قبض ہو' نیٹرم میور ۶ چار گھنٹہ پر۔ مسے گوبھی کے پھول جیسے جس میں چبھن ہو' ایسڈ نائٹریک ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ خواتین میں مسے جس میں جلن ہو' جلد تھک جاتی ہوں' سیپیا ۶ چھ گھنٹہ پر دیں۔

نوٹ: ڈاکٹر جے میکلین نے مسہ درد کے ساتھ ہو تو Ranunculus Bulb کو بہترین دوا قرار دیا ہے۔

گھٹے (Callosities)Corns

گھٹے پڑنے کی ابتدا میں درد ہونے پر فیرم پکرک ۳ چھ گھنٹہ پر۔ ورم کر جائیں یا زخم پڑ جائیں' درد ہو ایسڈ نائٹریک ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں اور ساتھ میں ہائڈراسٹس کین Q کا آئنٹمنٹ صبح و شام لگائیں۔
اس کے علاوہ حسب علامات تھوجا' رینیکولس بلب' پیٹرولیم' انٹم کروڈ' گریفائٹس وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مصنف منتخب دوا سے ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ ریڈیم برومیٹم ۳۰ ضرور دیتا ہے۔

ابھار Cyst

Cyst جلد کے اندر یا جسم پر کہیں بھی ہو سکتا ہے۔ جس میں کبھی سیال اور کبھی خشک مادہ ہوتا ہے۔ کبھی یہ خواتین کے Uterus میں ہوتا ہے تو لیکوریا کے علاوہ حیض بار بار مقدار میں زیادہ ہونے لگتا ہے۔ اس مرض میں ایسڈ بینز' کونیم' کالی ائیوڈائیڈ' برئیٹا کارب' تھوجا' فائٹولکا' ہیپر سلفر' کالی برومیٹم اور برومیم وغیرہ سے کام لیا جا سکتا ہے۔ حیض زیادہ اور بار بار ہونے پر مصنف نے فالیکس ریلیجیوسا ۳ چار گھنٹہ پر دیا اور فائدہ ہوا۔ ضرورت پڑنے پر بعض مریضوں کو امبرا گریسیا ۳' اپیکاک ۳۰' ساتھ درد ہو تو کیموملا ۳ بھی چار گھنٹہ پر دیا۔

پیپ دار خارش Impetigo

یہ انتہائی لگنے والی چھوت کی بیماری ہے جو Streptococcus اور Staphylococcus کے بیکٹریاز کے جلد پر اثر انداز ہونے سے ہوتی ہے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے ابھار ہوتے ہیں جو جلد پر شگاف ڈال دیتے ہیں۔ کبھی مواد دے کر' کبھی کچی جلد متاثرہ حالت میں چھوڑ دیتے ہیں' مواد سے بھرتے اور پھوٹتے رہتے ہیں۔ یہ انفیکشن 'انگلیوں میں لگنے اور کپڑوں وغیرہ کے ذریعہ تیزی سے پھیلتا ہے۔ بڑوں سے زیادہ بچوں میں ایک دوسرے کے ساتھ کھیلنے میں تیز رفتاری سے اپنا کام کرجاتا ہے۔ اس کے ذریعہ اثرات چہروں' خصوصا رخسار پر زیادہ نمایاں ہوتے ہیں جو ہونٹ اور نتھنوں کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔ ورم یا پھر Herpes جسی علامت لگتی ہے لیکن یہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تیزی سے پھیلنے والی بیماری ہے جس کا ہونٹ یا منہ کے اندر والے حصوں سے کوئی تعلق نہیں۔ Impetigo کے ابھار کسی اور طرح کے نقصانات پہنچانے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور انسان ان پر آسانی سے قابو پا سکتا ہے۔ صرف Streptococcus شاذ و نادر ہی گردے پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

علاج :

جلد پر زخم ہونے کی صورت میں کلینڈولا Q ایک حصہ تین حصہ پانی میں ملا کر لگانا چاہئے اور درج ذیل دوائیں استعمال کرنا چاہئے۔

سب سے اہم دوا جب مواد پیلے رنگ کا پڑ گیا ہو' چہرے پر اثرات بڑے بڑے ٹکڑوں میں ہوں اور نہاتے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہو' اکثر زبان پر بھی دبیز تہہ ہوتی ہو' اینٹم کروڈ ٦ چار گھنٹہ پر۔ رطوبت لیسدار پتلی نکلے جسکے زیادہ اثرات منہ اور ناک کے کناروں پر ہوں' گریفائٹس ٦ چار گھنٹہ پر۔ کھجلی زیادہ ہو' ابھار چھتہ کی شکل میں ہو' سکون ٹہلنے میں ملے' مادہ گہرے رنگ کا ہو' رسٹاکس ۳ چھ گھنٹہ پر۔ تین دن میں فائدہ نہ ہو تو رس ونانا ۳ چھ گھنٹہ پر۔ زرد رنگ کے ابھار منہ کے ارد گرد' مواد پتلا بدبودار' جس میں خون کی لکیر نظر آئے' یہ گردن پر بھی ہو سکتے ہیں' مرک کار ۳ چھ گھنٹہ پر۔ چھونے سے تکلیف بڑھے' ٹھنڈ محسوس ہو' ہیپر سلفر ٦ چھ گھنٹہ پر۔ مرض میں گرمی سے آرام ملتا ہو' جلن اور درد ہو' پتلا پانی جیسا مواد نکلے' آرسنک البم 3X چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

بال توڑ

بال توڑ بھی جلدی امراض میں پھوڑوں ہی کی قسم ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کبھی بال ٹوٹ جانے پر اس وقت نمودار ہوتا ہے جب جسم کے مسامات بند ہو جائیں اور بال ٹوٹنے کے بعد جلد پر نکلنے کی جگہ نہ پا سکیں۔ پہلے پھنسی کی شکل میں سرخی ہوتی ہے' درد میں شدت ہوتی ہے اور توجہ نہ دی جائے تو پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ عام طور پر یہ مرض گرمیوں کے موسم میں ہوتا ہے اور اس سے زیادہ تر ران اور پنڈلیاں متاثر ہوتی ہیں۔

ابتدائی حالت میں سرخی اور سخت درد ہونے پر' بلاڈونا 1M کی ایک خوراک دینے ہی سے آرام آجاتا ہے۔ ٹھیک نہ ہو اور سخت ہو کر بڑھ جائے' بلاڈونا 3X اور ہیپر سلفر۳ باری باری دو گھنٹہ پر دینے سے پھوٹ جائے گا۔ پھر ہیپر سلفر 1M میں دے کر علاج بند کر دیں۔ دیگر اشکال کے علاج کے لئے "پھوڑے" کے عنوان میں درج دوائیں دیکھیں۔

شب چراغ Carbuncle

Bacillus Anthracis نامی جرثومہ سے پیدہ شدہ کاربنکل ایک خاص قسم کا خراب پیپ دار پھوڑا ہوتا ہے۔ خون کی خرابی یا پیشاب میں شکر آنے سے پشت' گردن' ران' سر' چہرہ وغیرہ میں کہیں پہلے جلد کا رنگ سرخ اور سیاہی مائل ہوتا ہے' سوزش کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ عموماً اس کی پسندیدہ جگہ پشت یا کمر ہے۔ تکلیف سے بخار' بے چینی' نیند نہ آنا بھی اسکی علامات ہیں۔ عام پھوڑے کی نسبت کاربنکل زیادہ بڑا اور گہرا ہوتا ہے۔ ابتدا میں مواد شاید ہی پیدا ہوتا ہے لیکن اچانک ایک ہفتہ دس دن میں زخم سڑنے لگتا ہے۔ بے شمار منہ بن جاتے ہیں جن سے پیپ بہتی ہے۔ علاج باقاعدہ نہ کیا جائے تو مریض کمزور ہو کر دم توڑ سکتا ہے۔

علاج :

عام طور پر پیٹھ کے کاربنکل جس میں بدبودار مواد' سخت جلن اور سیاہی مائل خون نکلے' زخم گہرے' دماغ بوجھل ہو اور کوئی دوا سمجھ میں نہ آئے تو آنکھ بند کر کے انتھرا سینم ۳۰ دو سے چار گھنٹہ پر دیں۔ اس سے بہتر کوئی

دوا نہیں۔ مصنف کی آزمودہ ہے۔ اس کے ساتھ مصنف نے گن پاؤڈر 3X بھی استعمال کرایا۔ اسکے علاوہ ہفتہ میں ایک مرتبہ سلفر ۲۰۰ بھی دیا۔

خون میں خرابی کے ساتھ ہلکے بخار میں ایکی نیشیا Q تین قطرے' پانی میں چار گھنٹہ پر۔ ڈنک مارنے کی طرح جلن میں' ایپس ۲۰۰ ہر ہفتہ دینے کے ساتھ' زیادہ مواد نکلنے پر ہیپر سلفر ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ ورم' سرخی' جلن اور تپکن میں' بلاڈونا ۳ دو گھنٹہ پر۔ بے چینی' موت کا خوف اور بے خوابی میں' ایکونائٹ ۳۰ چار گھنٹہ پر دینے سے سکون ہو گا۔ کاربنکل میں سخت جلن' پیاس' زبان خشک' رات میں تکلیف بڑھے' ہلکا بخار ہو' آرسنک ۳ ہر ایک گھنٹہ پر۔ کاربنکل جب بہنے لگے' سوراخ ہو جائیں جن سے بدبودار مواد نکلے اور ورم ہو' سلیشیا ۶ چھ گھنٹہ پر دیں۔ یہ دوا گندے مادے کو صاف کر کے زخم بھر دے گی۔ آخر میں اسی کی دو سو طاقت دے کر انتظار کریں اور کلینڈولا مرہم لگاتے رہیں۔ پھوڑا سرخ یا سیاہی مائل ہو اور جسم میں چوٹ لگنے جیسا درد ہو' آرنیکا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ اسی دوا کا لوشن صاف کرنے کے لئے استعمال کریں۔ مقام سیاہی مائل ہو' قوت حیات میں کمی معلوم ہو' ہوا کی خواہش ہو اور پیر ٹھنڈے ہوں' کاربو ویج ۶ پہلے ایک گھنٹہ پر پھر چار گھنٹہ پر۔ مریض ذکی الحس ہو' ہر وقت ہاتھ کو جنبش دیتا رہے' پیاس کے ساتھ ورم میں نیلاہٹ' ٹیرنٹولا ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر۔ پھوڑے کے گرد نیلاہٹ' خون نکلنے کے ساتھ جلن' دماغی ابتری' نیند کے بعد تکلیف بڑھے' لیکیسس ۶ دو گھنٹہ پر۔ جیسا میں نے پہلے عرض کیا کہ جب کوئی خاص علامت نہ مل رہی ہو' گن پاؤڈر 3X دو سے چار گھنٹہ پر دیں اور اس عرصہ میں جو علامت ملتی جائے اسکے مطابق وہ دوا دیتے رہیں۔ وقتاً فوقتاً سلفر ضرور دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات ہائڈراسٹس کین' کاربو انیملس' آرم میٹلیکم اور کریا زوٹ بھی دھیان میں رکھیں۔ حفظ ماتقدم کے طور پر ورم کی حالت میں مواد پڑنے سے قبل' بلاڈونا 1X کے ساتھ سلیشیا 3X باری باری دو گھنٹہ پر دیں' تکلیف کم ہو جائے گی۔

جلد کی سرخی Erythema

اس مرض میں پھوڑا' پھنسی یا کھجلی کچھ نہیں ہوتی صرف جسم کی کھال سرخ ہو جاتی ہے۔ عام طور پر بلاڈونا ۳ دو گھنٹہ پر دینے سے آرام آ جاتا ہے۔ کھانے کے بعد چہرہ سرخ ہو جانے پر' نکس وامیکا 3X چار گھنٹہ پر۔

جوڑوں کی تکلیف کے ساتھ سرخی ہو جایا کرے تو حسب علامات' ایپس ۶' کالی بائیکرو میکم ۶' رسٹاکس ۶ سے کام لیں۔ سن رسیدہ لوگوں میں مزیریم ۳ یا ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

سردی کھانا Chilblains

زیادہ سردی لگنے' موسم کی تبدیلی' زیادہ پیر سینکنے یا زیادہ نمی کے باعث ایک طرح کی جلدی سوزش ہوتی ہے' ورم ہو جاتا ہے' ہاتھ پیر کی انگلیوں' ایڑیوں اور کانوں میں کھجلی ہوتی ہے۔ زیادہ تر ان حصوں کی پشت ہی متاثر ہوتی ہے۔

سادہ Chilblains میں درد کے ساتھ' آرنیکا ۳ چار گھنٹہ پر اور زیادہ درد ہونے پر' ایگریکس مسکیرس ۳ چار گھنٹہ پر اور ساتھ میں' ٹیمس کامیونس Q صبح و رات لگائیں۔ خون کے دوران کی خرابی سے ہونے پر' کلکیریا میور 3X چھ گھنٹہ پر۔ جلن کے ساتھ' کینتھرس 3X چار گھنٹہ پر۔ سرخی اور جلن کے ساتھ' بلاڈونا ۳ چار گھنٹہ پر۔ شام کے قریب سرخی اور زیادہ درد میں' پلساٹیلا ۳ چار گھنٹہ پر۔ شدید خارش' سلفر ۳ چار گھنٹہ پر۔ ماؤف حصوں پر ایسڈ سلف 1X برش سے ضرور لگائیں آرام ہوتا ہے۔ ورم زیادہ' سرخی اور جلن میں' رسٹاکس ۳ چھ گھنٹہ پر۔ ورم گہرا رنگ اختیار کرنے پر' وریٹرم ورائڈ ۳ چار گھنٹہ پر۔ زخمی Chilblains کے ساتھ پانی کے اخراج میں' پیٹرولیم ۳ چار گھنٹہ پر۔ اس طرح کے اخراج میں' ہیپر سلفر ۶ چھ گھنٹہ پر دیں۔ مصنف نے زخمی Chilblains میں کہ جس میں جلن کے ساتھ پانی یا خون کا اخراج ہو' فاسفورس ۲۰۰ دے کر دوسری دواؤں سے حسب علامات علاج کیا ہے۔

دباؤ کا زخم Bed Sores

بعض اوقات علالت کے دوران پیٹھ کے بل لیٹے رہنے سے دباؤ پڑتا ہے' جلد پھٹ جاتی ہے اور زخم ہو جاتا ہے۔ اس سے محفوظ رہنے کے لئے مریض کو کروٹ بدلواتے رہنا بہتر ہوتا ہے۔ یہ بیماری زیادہ تر اچھی نرسنگ نہ ہونے پر ہوتی ہے۔

نرسنگ کے باوجود بھی مرض ہو جانے پر حسب علامت' آرنیکا' ایکی نیشیا' لیکیس' ایسڈ سلف'

فلورک ایسڈ' ایسڈ میور' پٹرولیم' پائرو جنم' سلیشیا' کاربو ویج' چائنا' ار جنٹم نائٹریکم وغیرہ سے علاج کریں۔

مصنف کے تجربہ میں ایسے زخم لیکیس ۶ دو گھنٹہ پر دینے سے اور بورک ایسڈ کا مرہم لگانے سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

برص Leucoderma

برص کا تعلق نہ جذام سے ہے اور نہ کسی قسم کی جلدی بیماری سے لیکن چونکہ جلد ہی اس سے متاثر ہوتی ہے اس لئے جلدی بیماری کہہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ نہ یہ لگنے والی بیماری ہے اور نہ چھوت کی بیماری کہی جاتی ہے۔ دراصل رنگ پیدا کرنیوالے مادے Pigment کی کمی ہو جانے سے جلد کا رنگ دودھیا سفید ہونے لگتا ہے۔ ویسے حقیقت یہ ہے کہ اصل سبب ابھی تک معلوم نہ ہو سکا کہ یہ بیماری کیوں ہوتی ہے۔ اس بیماری میں ہاتھ' چہرے' گلے کے پیچھے اور سینہ پر ابتدا میں چھوٹے چھوٹے داغ ہوتے ہیں جو رفتہ رفتہ بڑھ کر پورے جسم کو لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔

مصنف کے تجربہ میں دو دوائیں بہت خاص ہیں ہائڈرو کوٹائل Q کے پندرہ قطرے پانی میں صبح و شام دینا اور آرسنک سلف 3X دن میں تین مرتبہ کھلانا فائدہ مند ہے۔ متاثرہ جلد پر ہائڈرو کوٹائل Q کا مرہم بھی روز لگانا چاہئے۔ مزاج اور علامات کے حوالہ سے ٹوبر کولینم اور سفلینم C.M. سے بھی مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ حسب علامات ایسڈ نائٹرک' زنکم فاس' نیٹرم میور' سمبوکس' سلفر' تھوجا' سیپیا' کلکیریا کارب' اگنیشیا' کلکیریا فاس' اور ارجنٹم ثارٹ بھی اچھی دوائیں کہی گئی ہیں۔

جلدی بدرنگی Chloasma (Liver Spots)

اس بیماری میں جلد پر مختلف رنگ کے یعنی سفید' بھورے' پیلے دھبے پڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ سفید دھبے ہونے پر لوگوں کو برص کا گمان ہونے لگتا ہے۔ یہ دھبے جگر کے فعل کی کوتاہی سے بھی ہو سکتے ہیں۔

سفید رنگ کے دھبے ہوں' سلفر ۳۰ کے ساتھ گریفائٹس ۶ باری باری یا ملا کر چار گھنٹہ پر۔ مصنف نے اس مرض میں ان دواؤں کے علاوہ بیسی لنیم ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ اور نیٹرم سلف ۶ دن میں تین مرتبہ دے کر

فائدہ حاصل کیا ہے۔ جب کبھی سفیدی پیلاہٹ میں بدل گئی تو فاسفورس ، سیپیا ، پلمبم ، سلفر اور نیٹرم فاس سے حسب علامت اچھے نتائج حاصل کئے۔ عام طور پر حسب علامت ار جنٹنم نائٹریکم ، آرم مٹ ، لائیکوپوڈیم ، پیٹرولیم ، کیڈ میم سلف کے علاوہ نیلے رنگ میں ، آرسنک ، ایسڈ سلف اور لیڈم پال۔ خاکی رنگ میں ، آئیوڈیم ، تھوجا ، فاسفورس ، کونیم۔ سرخ رنگ میں ، بلاڈونا ، کالی کارب ، وریولا ئینم ، اگیرس مسکیرس ۔خواتین میں ، سیپیا اور کالوفائلم وغیرہ سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔

سیاہ ، خاکی یا سفید دھبے (Lentigo) Freckles

سورج کی گرمی ، خون کی خرابی یا کمی یا کسی گرم دوا کے اثر سے کھال پر سیاہی یا خاکی مائل دھبے پڑ جاتے ہیں۔ اسے Lentigo یا Freckles کہتے ہیں۔

گہرے رنگ کے دھبے چہرے پر ہوں ، کالی کارب ۶ چار گھنٹہ پر۔ سینے پر ہوں ، نائٹرک ایسڈ ۳ چار گھنٹہ پر۔ ہاتھوں پر ہوں ، فیرم میگنٹم ۶ چار گھنٹہ پر۔ خواتین کے چہرے پر ہوں ، سیپیا ۶ چار گھنٹہ پر دیں۔ ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات ، لائیکوپوڈیم ، سلفر ، بڈیاگا ، گریفائٹس ، پیٹرولیم ، امونیم کارب ، کلکیریا کارب ، فاسفورس ، ٹیکیم وغیرہ بھی کام کرتی ہیں۔ کبھی جلد پر سیاہ داغ یا نیلاہٹ کا نشان بھی پڑنے لگتا ہے تو مصنف نے اسے آرنیکا دو سو طاقت کی ایک خوراک دے کر ٹھیک کیا۔

فیل پا Elephantiasis

گرم ممالک میں خاص قسم کے جراثیم مچھروں کے ذریعہ جب خون میں شامل ہوجاتے ہیں تو مرض فیل پا کا سبب بنتے ہیں۔ پٹھے ، عصب یا ہڈیوں کی جگہ بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً پیروں کا نچلا حصہ زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ کھال موٹی اور بے ڈھنگی ہو جاتی ہے۔ پیر بھاری اور موٹے ہو جانے کی وجہ ہی سے اس بیماری کو "فیل پا" نام دیا گیا ہے۔ کبھی آبلہ پڑتا ہے ، کبھی دودھ یا پانی کی سی رطوبت خارج ہوتی ہے ، کبھی جلد پر مواد سے بھرے زخم کے ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ پیر کی بدنمائی کے ساتھ اسکا بھاری پن بھی تکلیف دہ ہوتا ہے۔

اس کی دو خاص دوائیں ہیں (۱) اگر مرض کے ساتھ بھول بھی شامل ہو تو چھ گھنٹہ پر اناکارڈیم ۳ دیں۔ (۲) دیگر تمام حالات میں ہائڈرو کوٹائل سے اچھی کوئی دوا نہیں ۳ طاقت میں چھ گھنٹہ پر دو ماہ تک دیں۔ پھر بھی فائدہ

نہ ہو تو آپریشن کرا دیں۔

جذام Leprosy

جذام جلدی بیماری ہے' جو ایک خاص قسم کے بیکٹریا سے پھیلتی ہے۔ جس کا نام Mycobacterim Leprae ہے۔ اس بیکٹریا کا حملہ رگوں اور نسوں پر ہوتا ہے جو اس کے شکار مریضوں کو ناکارہ بنا جاتے ہیں۔ حس ختم ہو جانے سے چوٹ یا خراش کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ متاثرہ حصے بدرنگ ہو کر گر سکتے ہیں۔ جذام کے جراثیم تپ دق کے جراثیم جیسے ہوتے ہیں لیکن محققین کے نزدیک ان جراثیم کا پھیپھڑوں سے دور کا تعلق نہیں۔ یہ صرف جلد تک محدود رہتے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت نے یورپ میں جذام کے مریضوں کی تعداد پچیس ہزار بتلائی ہے جبکہ ساری دنیا میں اس کی تعداد ایک کروڑ پندرہ لاکھ درج ہے اور ترقی پذیر ممالک زیادہ متاثر ہیں۔ آکسفورڈ میں سلیڈ اسپتال کے ایک ماہر جذام ڈاکٹر کولن میک ڈوگل نے انکشاف کیا ہے کہ یہ مرض گندے ماحول اور جراثیم آلود پانی و غذا کا شاخسانہ ہے لیکن ماحولیاتی عوامل تو اور دوسری بیماریوں کو بھی جنم دیتے ہیں اس لئے خیال ہوتا ہے کہ کچھ اور ذرائع ہونگے جو اس مرض کا سبب ہیں۔ ان ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ "اب تک اس مرض کو کنٹرول کرنے کی جس قدر کوششیں کی گئی ہیں اسکو کسی طرح اچھی کوششیں نہیں کہا جا سکتا۔"

کہا جاتا ہے کہ جذام کا مرض ہزاروں سال قبل موجود تھا لیکن صلیبی جنگوں کے دور میں زیادہ پھیلا جب صفائی ستھرائی نہ تھی اور جب اس طرف توجہ ہوئی تو یہ مرض کافی حد تک قابو میں آگیا۔ ابتدا میں مرض کی تشخیص مشکل ہے لیکن معلوم ہو جانے پر کہا جاتا ہے کہ دوائیں کارگر ثابت ہوئی ہیں' تاہم مرض بالکل ختم نہیں ہوا۔ مصنف کو اس مرض کے علاج کا کوئی تجربہ نہیں لیکن مختلف ہومیوپیتھی کی کتابوں میں اس مرض کا علاج ممکن کہا گیا ہے۔ علامات کے حوالے سے کتب میں درج ادویات کا ذکر تو کر رہا ہوں' لیکن ان دواؤں کی دوبارہ آزمائش (ریسرچ) ضروری ہے۔

ڈاکٹر کلارک کے حوالے سے مرض کا علاج شروع کرنے سے قبل' اینٹی سورک' سفلیٹک' اور سائکوٹک ادویات دینا ضروری ہیں۔ اس سلسلے میں بیسی لینم ۲۰۰' وکسی نینم ۲۰۰' یا میلنڈرینم ۲۰۰ ہر ہفتہ عرصہ تک دینا چاہئے۔

چکر، سن ہونا، ہاتھ پیر میں کھنچاؤ، جلدی امراض ایکزیما وغیرہ جیسے فالج، پرانے زخم، غدوود کا کینسر وغیرہ ہونے کے ساتھ جذام میں، ہوانگ نان Q کے پانچ قطرے، پانی میں آٹھ گھنٹہ پر۔ Goitre ہوں یا خون کی کمی ہو، کمزوری سے ہاتھ کانپتے ہوں یا جوڑوں کے درد کے ساتھ جذام میں، تھائیرائڈنیم ۳۰ آٹھ گھنٹہ پر۔ آتشک یا ٹیوبرکلوسس کے ساتھ جذام میں زخم اور معدہ میں حدت ہو، کیلوٹراپس Q پانچ قطرے، پانی میں آٹھ گھنٹہ پر دیں۔ جذام میں جلد کا سن ہونا محسوس ہو، یا جیسے کوئی پن چبھو رہا ہے، سخت جلد کا ابھار وغیرہ میں، اناکارڈیم ۳۰ آٹھ گھنٹہ پر دیں (کلارک)۔ ڈاکٹر سرکار نے اس دوا کو ۶ طاقت میں حتمی علاج قرار دیا ہے۔ مرض میں جب جلد کی تہیں موٹی ہو جائیں اور پھر اس پر بھوسی نمایاں ہو، ہائڈروکوٹائل Q پانچ قطرے، پانی میں ڈال کر آٹھ گھنٹہ پر دیں۔ اور اسی دوا کو جلد پر لگائیں۔ جلد پر دانے ہوں جو مواد سے پیدا ہو کر پھٹ جائیں یا ذرا سے چوٹ سے پک جایا کریں گریفائٹس ۶ چھ گھنٹہ پر۔ خیالات پراگندہ، ناک سے بدبودار رطوبت کا اخراج، ہڈیوں میں کونچنے والا درد، خودکشی کی خواہش، تکالیف رات میں بڑھیں، اورم میٹیلیکم ۳ چھ گھنٹہ پر۔ جب کھال گینڈے جیسی موٹی ہو جائے تو ہورا (Hura) 3X چھ گھنٹہ پر۔ پرانی جلدی تکلیف میں جب رطوبت زرد گاڑھی شہد کی طرح نکلے، گلینڈ بڑھے ہوں، انگلیاں کٹ کر گرنے لگیں تو ہر چھ گھنٹہ پر، تین مرتبہ ناشتہ و کھانے کے بعد، آرسینکم آئیوڈائیٹم 3X دینا مفید ہے۔ جلد کی گانٹھیں اور کھرنٹ جن کے نیچے مواد ہو، ہر قسم کی جلدی بیماریوں اور جذام میں بھی "Pyrara" دوا مفید کہی گئی ہے (مصنف کا تجربہ نہیں)۔

ان دواؤں کے علاوہ، سلفر، اونتھی کروکاٹا، بیسی لینم، سفلینم، سورائنم، وکسی نینم وغیرہ بھی مفید دوائیں کہی گئی ہیں۔

نوٹ : خسرہ (Measles)، چکن پاکس، اور چیچک کے امراض و علاج کے لئے دیکھئے "بچوں کے امراض"۔

بالوں کی بیماریاں

جسم کی بیرونی جلد پر نہایت باریک اور ملائم سوت کی طرح جو چیزیں نظر آتی ہیں انہیں رویان کہا جاتا ہے۔ یہی روئیں سر، مونچھ اور ڈاڑھی میں بال کہلاتے ہیں۔ بالوں میں باریک خانے ہوا کرتے ہیں جن کی جڑیں حقیقی جلد میں اندر کی جانب ہوتی ہیں جنہیں چربیلے غدود Sebacious Glands چکنائی فراہم کر کے صحت مند رکھتے ہیں۔

رطوبت کی کمی پر بال سخت اور کھردرے ہو جاتے ہیں اور پھر گرتے گرتے گنجے پن کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر ٹائیفائڈ بخار' ذیابیطس' چیچک یا جلدی بیماری سے بھی بالوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ عورتوں کے چہرے پر بال نہیں ہوتے اور اگر ہونے لگیں تو غدود کی ریزش(Hormons) کی خرابی سے ہوں گے۔ گنجا پن کی علامتیں بھی خواتین میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ مردوں میں یہ مرض عام طور پر وراثت میں ملتا ہے۔ بال بہرحال عورت اور مرد کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس لئے جنہیں بالوں سے پیار ہے انکے لئے بیماریوں اورانکے علاج کا ذکر بھی ضروری ہے۔

علاج :

عورتوں کے چہرے پر بال ہوں تو جیسا اوپر درج کر چکا ہوں ہارمونز کی خرابی کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ Male Harmones حاوی ہونے پر یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ بالوں کو نوچنا اور اس پر استرا پھیرنے سے بال مزید سخت ہوتے جاتے ہیں۔ صرف قینچی سے انہیں تراشیں اور Oleum Jecoris Aselli 3X ہر چھ گھنٹہ پر استعمال کریں۔

عام طور پر بال گر رہے ہیں' ٹوٹ رہے ہیں' سفید ہو رہے ہیں' ضرور علاج کیجئے لیکن غم و فکر سے آزاد رہئے' غصہ کی حالت پر قابو پایئے' تیز مرچ مصالحے کھانا چھوڑ دیجئے' پلاسٹک اور نائلون کی کنگھی یا کنگھا ہرگز استعمال نہ کیجئے کیونکہ اس سے بالوں اور کنگھی کے درمیان ایک شعلہ سا پیدا ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ بال کی جڑوں کو جلاتا رہتا ہے اور سوراخ بند ہو جاتے ہیں۔ لکڑی یا لوہے کا برش استعمال کرنا چاہئے جس سے دوران خون تیز ہوتا ہے اور تیل بطور غذا بالوں کو میسر ہوتا ہے۔ روزانہ پندرہ بیس منٹ کنگھی کریں' کبھی کبھی روغن زیتون میں شہد اور بیسن ملا کر اچھی طرح مالش کریں پھر دو گھنٹہ بعد بالوں کو دھو کر خشک کر لیں۔ بازاری تیل سے پرہیز کریں۔ اسکے بجائے ہومیوپیتھک دوا "آرنیکا" کا تیل لگائیں۔ بال دھونے کے لئے ہومیوپیتھک دوا کا بنا ہوا صابن بھی دستیاب ہے۔

بال گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کے لئے Arnica 30 چھ گھنٹہ پر۔ بال گرنے' قبل از وقت سفید ہونے' گنج پن دور کرنے کے لئے Jabrandi 30 چھ گھنٹہ پر دیں۔ ان دواؤں کے مسلسل استعمال سے بال سیاہ

بھی ہوتے ہیں۔ کسی دیرینہ صدمہ، دماغی تفکرات، کمزور یا مجلوق لوگوں میں بال گرنے پر Acid Phos 30 چھ گھنٹہ پر۔ یکایک بغیر کسی وجہ کے بال سفید ہونے لگیں، Camphor 6 چھ گھنٹہ پر۔ بال خورہ یعنی گول گول چکتے پڑتے ہوں تو Ars.Alb. 3 (۱) چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ مصنف اس کے ساتھ بال خورہ پر انڈے کی زردی کا تیل بھی لگواتا ہے اور یقینی فائدہ ہوتا ہے۔ کسی بیماری کے بعد بال گریں، بال خورہ ہو، آنتوں میں درد ہوا کرے، تھیلم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ کسی بیماری یا بخار کے بعد بال گریں اور مستورات میں شرم گاہ کے بال گریں، نیٹرم میور ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں۔ کنگھی کرنے پر بال گریں، منہ خشک، پیاس ندارد، پیشاب یا کہیں اور جلن، کانوں سے گرم ہوا نکلتی محسوس ہو، کیسٹھرس ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ آلات تناسل کے بال گرنے میں، زنکم مٹ ۳۰ بھی اچھا کام کرتی ہے چھ گھنٹہ پر دیں۔ ڈاڑھی مونچھوں کے بال گریں اور داہنا جبڑا درد کرے، سپنگیورس (Spingurus) ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ بال کٹوانے کے بعد عام طور پر سردی کا شکار ہو، سلیشیا ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ۔ بچپن میں بال گریں، ایسڈ فلور ۶ چھ گھنٹہ پر دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ بال کے امراض میں ہپر سلفر، لیکیسس، گریفائٹس، سیپیا اور فاسفورس بھی حسب علامات اچھا کام کرتی ہیں۔ ایکسرے (Xray) ۳۰ (۲) سے بھی بال گرنا بند ہوتے ہیں۔

پسینہ Perspiration

انسانی جلد ایک غلاف ہی نہیں بلکہ خون کے کثیف اجزا کو باہر نکلنے میں امداد فراہم کرنے والا آلہ بھی ہے۔ جس پر چھوٹے چھوٹے لاتعداد سوراخ ہیں جو مسام (Pores of the Skin) کہلاتے ہیں۔ حقیقی جلد Dermis کے نچلے حصہ میں پسینہ کے غدود ہوتے ہیں۔ جو بھی فاسد مادہ خون سے ملتا ہے پسینہ ہی کے ذریعہ ان سوراخوں سے باہر نکل جاتا ہے۔ ویسے تو پسینہ کے غدود جسم کی پوری جلد میں بکثرت موجود ہیں لیکن پیر کے تلووں اور ہتھیلیوں میں زیادہ ہیں۔ پسینہ میں زیادہ تر پانی ہی ہوتا ہے۔ ٹھوس مادہ بمشکل تمام ایک فی صد سے زیادہ نہیں۔ اس کا مزہ نمکین اور تیزابی ہوتا ہے۔ جسم سے پسینہ تو تھوڑا بہت نکلتا ہی رہتا ہے لیکن زیادتی، بے حد کمی یا بالکل

(۱) ڈاکٹر ہنٹ کے تجربہ میں یہ دوا گنج پن کے ساتھ سر میں کھجلی ہو تو vinca Minor دینا چاہئے۔

(۲) DR.C.F.Padst ویسٹرن میڈیکل ٹائمز ۱۹۴۳ء (گوشت نہ کھانے والوں کو یہ بیماری کم ہوتی ہے)

نہ نکلنے پر پریشانی کا باعث بنتا ہے اور انہیں مختلف صورتوں میں علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

پسینہ کی زیادتی

نزع کی حالت میں یا مہلک مرض میں کثرت کے ساتھ پسینہ ٹھنڈا آنے اور پنکھا جھلنے کی خواہش میں' کاربو ویج ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ لمبی بیماریوں میں کمزوری یا خون زیادہ نکل جانے یا دستوں کے بعد پسینہ زیادہ آنے پر' چائنا ۳ چار گھنٹہ پر۔ بغلوں میں زیادہ پسینہ آئے' کالی کارب ٦ چار گھنٹہ پر دیں۔ سارے جسم پر بہت زیادہ پسینہ آئے خصوصاً عضو تناسل پر یا رات میں' ایسڈ فاس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ جسم کا جو حصہ بند ہو صرف اس پر پسینہ آئے' بلاڈونا ۳ چار گھنٹہ پر۔ پیشانی اور پورے جسم پر بکثرت کمزور کرنے والا پسینہ نکلنے پر' فاسفورس ۳ چار گھنٹہ پر۔ تنک مزاج مریضوں میں کمزوری کے ساتھ خون آمیز پسینہ آئے' نکس موسکاٹا ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ سر' ہتھیلی اور تلوے جلتے ہوں' جلدی مرض ہوں یا جسم پر دانے دب جانے کے بعد زیادہ پسینہ نکلتا ہو' سلفر ۳۰ صبح و شام۔ پسینہ میں زیادتی کے ساتھ اس میں کھٹی بدبو ہو' کھانستے میں پیشاب کا قطرہ نکلے' کاسٹیکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ بے حد پسینہ نکلنے کے ساتھ اس میں انڈوں جیسی بدبو ہو یا کوئی اور خراب بدبو ہوا کرے' اسٹافی سیگریا ۳ چھ گھنٹہ پر۔ ان حصوں پر پسینہ نکلے جو کھلے ہوں لیکن سر پر نہیں ہوتا' ویسے کبھی پورے جسم پر بھی ہوتا ہے' بس سر اسکی پہچان ہے' تھوجا ۳۰ آٹھ گھنٹہ پر۔ سر اور پیر کے پسینہ میں بدبو ہو اور جسم خشک رہے' سلیشیا ٦ چار گھنٹہ پر۔ ٹی بی کے مریض یا سن یاس (Menopause) کی مریضہ یا بے حد کمزوری محسوس کرنے والے مریضوں میں زیادہ پسینہ نکلتا ہو' جبرانڈی ۳ چار گھنٹہ پر۔ پسینہ ذرا سی محنت سے زیادہ نکلنے لگے جس میں بدبو بھی ہو اور جلد سردی کا شکار ہوا کرے' ہیپر سلفر ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ خواتین میں ذرا سی جسمانی محنت پر زیادہ پسینہ نکلے' سیپیا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ صرف رات میں بدبودار زیادہ پسینہ نکلتا ہو' کاربولک ایسڈ ٦ چار گھنٹہ پر۔ مریض موٹا ہوتا جائے' پیٹ بڑا اور ٹانگیں پتلی ہوں' تلوے ہمیشہ نم رہتے ہوں اور سوتے میں سر پر اتنا پسینہ ہوا کرے کہ تکیہ تر ہو جاتا ہو' کلکیریا کارب ٦ چار گھنٹہ پر۔ پسینہ کی زیادتی میں ہتھیلیاں ہر وقت تر رہیں اور رات میں عضو تناسل پر بھی بدبودار پسینہ ہو' فلورک ایسڈ ۳ چھ گھنٹہ پر۔ پسینہ زیادہ جس میں پیشاب جیسی کھرائند ہو' نائٹرک ایسڈ ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ سخت بدبو کے ساتھ زیادہ تیزابی پسینہ لیسدار جو رات میں نکلا کرے' مرکیورس سال ٦ چار گھنٹہ پر۔ خشک گرمی'

سوتے میں یا چلنے میں زیادہ پسینہ نکلے، سمبوکس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ تلون مزاج، غمگین، سرد آہیں بھرے، ہنسنے کی بات پر روئے اور رونے کی بات پر ہنسے تو اگنیشیا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ جیسے ہی سونے کے لئے آنکھ بند کی جائے پسینہ زیادہ خارج ہونے لگے، کونیم ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں۔

پسینہ کی کمی Anidresis

جلد خشک ہو اور پسینہ کم نکلتا ہو، فاسفورس ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ۔ سخت قبض میں گولی جیسا پاخانہ آئے اور پسینہ نہ آتا ہو، پلمبم ۳۰ چار گھنٹہ پر دے کر وقفہ صبح و شام کر دیں۔ جسم کی کھال خشک ہونے کے ساتھ ثالث زدہ ہو، باریک کھجلی دیتے ہوئے دانے ہوں، ریاح آواز کے ساتھ خارج ہوا کرے اور پسینہ بالکل نہ آئے یا کمی کے ساتھ ہو، نیٹرم کارب ۶ چار گھنٹہ پر۔ سینے کی تکلیف کے ساتھ جسم کی جلد کھردری ہو اور پسینہ بالکل نہ آتا ہو، کالی آیوڈائیڈ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پورے جسم میں پھوڑے جیسا درد ہو، چلتے وقت پیر کے انگوٹھے اندر کی طرف مڑتے ہوں اور پیر میں پسینہ نہ نکلا کرے تو، بڈیا گا ۳۰ چار گھنٹہ پر دینے سے مرض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ولادت کے بعد زچہ کا پسینہ بند ہو جانے پر، ڈلکامارا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ ساتھ میں درد زیادہ ہو، کیموملا ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔

مندرجہ بالا ادویات کے علاوہ پسینہ کے سلسلے میں دیگر تکالیف ہونے پر حسب علامات پیٹرولیم، اوپیم، لیکیسس، گریفائٹس، رسٹاکس، سورانیم، ٹیلیوریم، اسٹانم، ارجنٹم مٹ وغیرہ بھی کام کرتی ہیں۔

ناخن Nails

جسم کا ہر عضو اپنی اہمیت رکھتا ہے، کبھی اس شخص سے پوچھئے جسے ناخن کی تکالیف سے واسطہ پڑا ہو۔ یوں تو بظاہر یہ آرائش اور زیبائش کے لئے قدرتی زیور ہیں جنہیں عورتیں اکثر لمبے یا نوکدار بنا لیتی ہیں اور مختلف رنگوں سے سجاتی ہیں لیکن ان کی اہمیت دراصل انکے افعال میں ہے۔ چھوٹی باریک اشیا اٹھانا اور گرہ کھولنا تو خیر ناخنوں کا معمولی کام ہے لیکن قدرت نے ناخن میں جو حفاظتی جھلی بنائی ہے اور جس کے ذریعے وہ جلد سے ملے رہتے ہیں نہایت اہم ہے۔ ناخن کے کناروں پر یہ ایک باریک گلابی رنگ میں نظر آتی ہے جو پانی کو اندر داخل ہونے سے روکتی ہے۔ جو لوگ ہاتھوں کو مسلسل پانی میں رکھتے ہیں ان کے ناخن کے گرد قدرتی رنگ ختم ہو جاتا ہے اور

دوبارہ نہیں بنتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ پانی میں زیادہ کام کرنے والے افراد ربر کے دستانے استعمال کریں ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پانی کے ساتھ جراثیم اندر داخل ہو جائیں اور ناخن کے گرد سوزش' درد' ورم اور زخم ڈال دیں جن میں پیپ بھی پڑ جائے تو مریض سخت تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب تک جلد پھٹ کر مواد نہ نکل جائے' فنگس یعنی پھپوندی کا جرثومہ نہیں نکلتا۔ ذیابیطس کے مریضوں میں یہ بیماری اکثر دیکھی گئی ہے اس لئے ایسے افراد جن کو یہ بیماری ہو جائے ذیابیطس معلوم کرنے کے لئے خون کا ٹیسٹ کرانا چاہئے۔ مرض پرانا ہونے پر ناخن بدرنگ اور بدوضع ہو جاتے ہیں۔ کبھی ناخن پر دھاریاں نظر آنے لگتی ہیں جو جلدی بیماری ایکزیما کی شکل اختیار کر سکتی ہیں۔ انفیکشن کے بعد ناخن کا رنگ گہرا کتھئی ہو جاتا ہے اور کافی عرصہ گزرنے پر سکڑ کر چھوٹا ہوتا ہے اور بڑھنا چھوڑ دیتا ہے۔

ناخن کی اہمیت اس طرح بھی سمجھ لیجئے کہ میڈیکو لیگل کیس میں مردہ انسان میں ناخن اور جبڑا عمر کا تعین کرتے ہیں کیونکہ عمر کے ساتھ ناخن کی سطح میں کھردرا پن آتا جاتا ہے۔

ناخن کی بیماریاں بچوں اور مردوں میں کم ہوتی ہیں (بجزان بچوں کے جو انگلی یا انگوٹھا چوستے ہیں) لیکن خواتین میں ناخن کی تکالیف اس لئے زیادہ ہوتی ہیں کہ وہ پانی میں زیادہ کام کرتی ہیں اور ناخن ترشوانے میں نہ صرف زیبائش میں کمی محسوس کرتی ہیں بلکہ کاسمٹکس کی تہہ پر تہہ جماتی ہیں۔ جس میں یا تو پانی کے ساتھ میل کچیل جمع ہوتا ہے یا اسے صاف کرنے میں نرم برش کی بجائے سخت چیز یا اپنے دوسرے ناخن استعمال کرتی ہیں۔ بڑھے ہوئے ناخن کاٹتے رہنے اور زیادہ پانی کے استعمال سے بچنے ہی میں ناخن کی حفاظت ہو سکتی ہے' پھر بھی بیماریاں ہوں تو علاج حاضر ہے۔

علاج :

ناخن گرتے ہوں' آنتوں میں گانٹھیں یا جسم پر پھوڑے نکلیں' اسٹلیگو 3X دن میں چار مرتبہ۔ منہ کے اندر زخم یا چھالے کے ساتھ ناخن بدشکل ہونے پر' ایسڈ نائٹرک ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ ناخن جلد ٹوٹتے ہوں' کاٹنے پر پاؤڈر جیسا نکلے' سخت بدشکل' سکڑ کر انگلی یا انگوٹھے کی طرف بڑھ جائیں' سلیشیا ۶ چھ گھنٹہ پر۔ سکڑے ہوئے بدرنگ اور ٹوٹتے ہوں' تھوجا ۶ دن میں تین مرتبہ۔ بدوضع ناخن انگوٹھے کے اندر کی طرف جائیں' زخم ہو جائے

اور درد ہو، میگنیشس پولس آسٹریلس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ پھٹے ہوئے ٹیڑھے ناخن، زبان پر سفید تہہ جمی ہوئی، معدہ خراب، انٹم کروڈ ۶ چھ گھنٹہ پر۔ موٹے، سکڑے ہوئے ناخن، گریفائٹس ۶ چھ گھنٹہ پر۔ مریض جلد باز، غصہ ور اور ناخن نرم ہوں، کمزوری اور تھکاوٹ محسوس کرے، سلفیورک ایسڈ ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ ناخن پھٹ جائیں، ٹھنڈک سے تکلیف اور گرمی سے آرام ملے، آرسنک البم 3X چار گھنٹہ پر۔ ناخن کے ارد گرد زخم ہوں، فاسفورس ۳ چار گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک کا تجربہ)۔ مصنف نے اس دوا کو دو سو طاقت میں ہر ہفتہ دیا ہے اور ساتھ میں آرسنک 3X دن میں چار مرتبہ، جس سے ہمیشہ فائدہ ہوا۔ بھر بھرے، خستہ اور درد کے ساتھ ناخن پر داغ اور سخت قبض ہو، الیومنا ۶ چھ گھنٹہ پر۔ ناخن نرم، لٹک گئے ہوں، چہرہ پیلا، قبض، نیٹرم میور ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ ناخن جلد سے الگ ہو جائیں، نیچے تہہ میں دانے دار سطح نظر آئے، اندر سے سخت گرمی محسوس ہو لیکن جسم ٹھنڈا رہنے پر، سیکیل کار ۳ چار گھنٹہ پر۔ خواتین میں ناخن کے اندر درد کے ساتھ جسم پر بڑے بڑے سرخ یا مٹیالے رنگ کے چٹے ہوا کریں تو، سیپیا ۶ چار گھنٹہ پر دینا مناسب ہے۔

زخم کو صاف کرنے کے لئے پانی تین حصہ میں ایک حصہ کلینڈولا Q ڈال کر لوشن بنالیں۔ صبح و شام اسی لوشن سے دھو کر کلینڈولا مرہم لگائیں۔

الرجی Allergies

الرجی کا لفظ اتنا عام ہو گیا ہے کہ ہر مریض ڈاکٹر کے پاس آکر بغیر کسی تکلیف کا اظہار کئے الرجی کا شکوہ کرتا ہے۔

الرجی دراصل نام ہے بیرونی اثرات کا جسمانی حصوں پر اثر انداز ہونا اور جسم کا انکے اظہار کے لئے شدید ردعمل پیش کرنا۔ اکثر جسم کا مدافعتی نظام بھی اندرونی اثرات کو جسم کے بیرونی حصوں پر لے آتا ہے جیسے بخار، موسم کی تبدیلیاں، زیادہ محنت، ذہنی یا اعصابی دباؤ، جذبات میں تلاطم، جلدی تکالیف وغیرہ۔ یہ سب ایسی شکلیں ہیں جو بیرونی اثرات سے خود بخود اوپر آجاتی ہیں۔ خوراک، پھلوں، دواؤں، مویشیوں، سامان آرائش، گرد و غبار وغیرہ سب الرجی کے ذرائع ہو سکتے ہیں۔ عام تکالیف درج ذیل ہیں۔

۱- Contact Dermatitis۔ جسے آپ Rashes یا Urticarea کہتے ہیں۔ اچانک جلد پر ابھار، سرخی، خارش اور

بڑے بڑے دھبے نمودار ہوتے ہیں۔

۲ - Hives۔ سرخ ابھرے ورم جو اچانک کھجلی پیدا کر دیں۔ یہ مرض گرم کھانوں، گرم دواؤں، کیڑا کاٹنے یا زیادہ ٹھنڈا اور گرم جسم پر لگنے سے ہو جاتے ہیں اور چند گھنٹوں یا دن بھر رہ کر ختم ہو جاتے ہیں۔ گھر میں دوا نہ بھی ہو تو ٹھنڈے پانی کا مساج کیجئے تکلیف کم ہو جائے گی۔

۳ - Eczema۔ یہ ایک کرانک جلدی مرض ہے جس میں بے حد کھجلی ہوتی ہے۔ سرخی، دھبے اور پانی نکلنا بھی علامت ہے۔ یہ تر اور خشک دونوں قسم کا ہوتا ہے۔ تفصیل جلدی امراض میں دیکھیں۔

۴ - Upper Respiratory Tract۔ نام سے ظاہر ہے کہ اوپری حصہ میں سانس سے تعلق ہے جس میں اکثر چلنے، زینہ چڑھنے یا لیٹنے سے سانس پھولتی ہے۔

۵ - Asthama۔ دمہ کی مختلف وجوہات میں ایک وجہ الرجی بھی ہے جس میں پولن، دھول، اور جرثومہ وغیرہ کا نمایاں کردار ہے۔ ان سب بیماریوں کا انکی علامات کے ساتھ علاج درج کیا جاچکا ہے (دیکھئے نظام تنفس اور جلد)۔

باب ۱۳

نظام تولید Genital System

عطیات الٰہی میں نظام تولید بھی ہے جو ساری کائنات میں اس وقت سے جاری و ساری ہے جب اماں حوا کے یہاں بچے پیدا ہوئے۔ تاریخی حوالے سے اس عمل میں حیوان اور انسان سب شامل ہیں۔ صرف سات جاندار وہ ہیں جو ماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوئے یعنی آدمؑ، حواؑ، دنبہ ابراہیمؑ، ناقہ صالحؑ، موسیٰؑ کا اژدھا اور وہ کوا جس نے قابیل کو ہابیل کی میت کو دفن کرنے کا طریقہ دکھلایا تھا(۱)۔ باقی تمام تر تخلیق میں نر اور مادہ ایک دوسرے کے مرہون منت ہیں۔ انسانوں میں اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ کی مکمل صحت ہی نمود و نشو و نما کا ذریعہ ہیں۔ ان اعضاء کے صحت مند کردار ہی کا براہ راست تعلق انسان کی ساختوں میں سے دو اہم ساخت ہارمونز اور اعصابی نظام میں اعتدال برقرار رکھنے میں ہے۔ آج اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ لوگ ان امراض کی طرف اس وقت توجہ دیتے ہیں جب پانی سر سے اونچا ہو جائے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً ستر فی صد مرد و عورت اس سے متعلق امراض کا شکار ہوتے ہیں۔ جس کی ذمہ داری جنسی تعلیم کا فقدان اور دور جدید کے گندے ماحول و بے راہ روی سے ہے۔

ہمارا ماحول کچھ اس طرح کا ہے کہ ہمارا بچہ اٹھتے بیٹھتے جانوروں اور پرندوں کی افزائش نسل کے عمل اور طریقے دیکھتا ہے اور اسے سمجھنے کے لئے اسکا تجسس بڑھتا ہے۔ کبھی وہ اپنے بھائی بہنوں کی پیدائش پر بھی سوال کر بیٹھتا ہے۔ ماں باپ اسپتال یا بازار سے لانے کا قصہ سنا کر ٹال دیتے ہیں، لیکن اسکا تجسس ختم نہیں ہوتا۔ ناپختہ ذہن تو خاموش ہو جاتا ہے لیکن جب وہ جسمانی اختلاط کے شاخسانے اور طریقے، ٹی وی پر گندے اشتہارات، ڈرامے اور فلمیں خصوصاً باہر سے آئی ہوئی فلموں میں عریانیت کے مناظر دیکھتا ہے جس میں بڑے متقی و پرہیزگار بھی بہکنے لگتے ہیں تو وہ اپنے پرانے تجسس کا جواب پانے اور ذہنی تسکین کے لئے الٹی سیدھی حرکتیں شروع کر دیتا ہے۔ ابھی جوانی کی منزل میں قدم بھی نہیں رکھتا کہ کافی غلط راستے اپنا کر مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۱) چودہ ستارے صفحہ ۱۸۵ (عہد طفلی میں امام حسنؑ ابن امام حضرت علیؑ نے بادشاہ روم کے سوال کا جواب دیا تھا۔

حکیموں ڈاکٹروں کے پاس جا کر بیماریوں کے اظہار میں شرم مانع ہوتی ہے تو اکثر بازاری و اشتہاری شرطیہ علاج کے دعویداروں کے چکر میں پھنس کر کہیں کا نہیں رہتا۔

عام داؤں یا اکثر اوقات آپریشن کے ذریعہ مرد اور عورت کو ظاہری یا عارضی صحت تو مل جاتی ہے لیکن اندرونی طور پر موجود نقائص، گھن کی طرح انسانی صحت کو کھاتے رہتے ہیں۔ برتھ کنٹرول (مانع حمل) گولیاں اور خواتین میں دودھ کم کردینے کی دوائیں تو بظاہر کام کریں گی، حس یا انتشار میں کمی یا اضافہ بھی ہو جائے گا لیکن صرف اس وقت تک جب تک دوا یا انجکشن کا سلسلہ جاری رہے گا، لیکن اس طرح جسم کو اپنی اصل حالت میں لانا ممکن نہیں۔ ایسے ماحوال میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے جنس سے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لئے اعلیٰ کردار کی کہانیوں پر مشتمل کتابیں لکھی جائیں جن سے اخلاقی پہلو اجاگر ہوں۔ باپ یا خاندان کے بزرگ لڑکوں کو اور ماں و بزرگ خواتین لڑکیوں کو اعلیٰ کردار کا روشن پہلو اور برے کردار کا بھیانک پہلو دکھلانا اپنا فرض سمجھیں۔ وہ آئینہ دکھلائیں کہ اب ہمارے آباؤ اجداد جیسی پاکیزہ ہستیاں کیوں وجود میں نہیں آتیں۔

بہر حال معاشرے کو سنبھالنے کے محافظ بنئے اور ضرورت پڑے تو دواؤں سے فائدہ اٹھایئے۔ لیکن بے اعتدالیوں کے اصل حقائق، ابتدا تا انتہا معلوم ہونا ضروری ہیں۔ یہ معلومات ہوں تو دوائیں ضرور کام کریں گی جنکا ذکر علامات کے ساتھ کیا گیا ہے۔ پیچیدہ حالات میں ڈاکٹر سے مشورہ بھی ضروری ہے۔

بیماری اور علاج پر توجہ دینے سے قبل نظام آلات تناسل مردانہ و زنانہ سمجھنا ضروری ہے کیونکہ انہیں کے ملاپ سے اولاد پیدا کرنے کا کام انجام پاتا ہے۔

اعضائے تناسل مردانہ

اس عضو کی ساخت میں چھ اہم حصے ہیں۔ قضیب Penis، خصئے Testicles، غدۂ قدامیہ Prostate Glands، غدۂ ودی Cowpers Glands، منی کی تھیلیاں Vesiculae Seminals، اور منی Semen اصل نطفہ۔

۱ - قضیب یعنی Penis کے بھی چار حصے ہیں۔ بیخ ذکر (Root)، دھڑ ذکر (Body)، گردن ذکر (Neck Cervix) اور حشفہ سپاری (Glans Penis)۔ قضیب عضلاتی عضو ہے جو ڈیڑھ سے تین انچ لمبا ہوتا ہے۔ جلد ڈھیلی ہوتی ہے

جس پر بال نہیں ہوتے، جو کھال حشفہ تک جاتی ہے اسے قلفہ (Prepuce) کہتے ہیں۔ حالت تناؤ میں یہ چار سے چھ انچ لمبا ہو جاتا ہے ویسے بعض مردوں میں لمبائی ۷ سے ۱۹ انچ بھی ہوتی ہے۔

۲ - خصیے یا Testicles اعضائے تناسل میں دو ہوتے ہیں جن کا انتہائی اہم کردار ہے۔ یہ ایک تھیلی (Scrotum) میں محفوظ ہوتے ہیں، داہنی طرف کے خصیئہ کی نسبت بایاں خصیئہ تھوڑا نیچے ہوتا ہے۔ یہ ایک طرح کا ہارمون پیدا کرتے ہیں۔ عام طور پر ان کی لمبائی ڈیڑھ سے دو انچ اور چوڑائی ایک تا سوا انچ ہوتی ہے۔ بعض مردوں میں یہ قدرے بڑے بھی ہوتے ہیں۔ ان کا کام منی پیدا کرنا ہے جو نالی کے ذریعہ منی کی تھیلیوں میں آتی ہے۔

۳ - Prostate Glands یا غدۂ قدامیہ ایک گٹھی ہے جو گردن مثانہ کے نیچے اور پیشاب کی نالی کے گرد ہوتی ہے۔ یہ ایک قسم کی رطوبت خارج کرتی ہے جسے مذی کہتے ہیں۔ یہ منی نکلنے میں سہولت فراہم کرتی ہے۔

۴ - Cowpers Glands غدۂ ودی تعداد میں دو ہیں۔ ان سے پیشاب کی نالی کے اندر لیس دار مادہ خارج ہوتا رہتا ہے۔ اسکا کام پیشاب کی نالی کو چکنا رکھنا ہے۔

۵ - Vesiculae Seminals یعنی منی کی تھیلیاں جو تعداد میں دو ہیں اور مثانہ کی پچھلی طرف ہوتی ہیں۔ انزال کے وقت یہ سکڑ کر منی کو پیشاب کی نالی میں ڈھکیل دیتی ہیں۔

۶ - Semen یا منی یعنی "اصل نطفہ" ایک گاڑھا سیال مادہ ہے جس میں چھوٹے چھوٹے Germs ہوتے ہیں جنہیں منوی حیوانات کہتے ہیں۔ بالغ شخص کے انزال میں تقریباً بیس کروڑ کی تعداد میں نکلتے ہیں، جنہیں صرف خوردبین سے دیکھا جا سکتا ہے۔ جن مردوں میں انکی تعداد کم ہو جائے وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ اگر یہ Germs بالکل مردہ ہوں تو اولاد پیدا ہونا ناممکن ہے لیکن تعداد کم ہوں تو ہومیوپیتھک ادویہ نے جادوئی اثر دکھلایا ہے۔

امراض اور علاج تناسل مردانہ

احتلام Nocturnal Emissions

خواب میں خیزش ہو کر منی خارج ہو جائے تو اسے احتلام کہتے ہیں۔ عاشقانہ فاسد خیالات، کثرت جماع،

مشت زنی، قبض یا گرم اشیاء کے زیادہ استعمال سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ کبھی کمزوری یا زیادہ طاقتور ہونے پر ان لوگوں کو بھی یہ مرض ہو سکتا ہے جو زندگی انتہائی پرہیزگاری میں گزارتے ہیں۔

علاج :

۱ - ایسے مریضوں میں احتلام جن کا مثانہ کمزور ہو، اور پیشاب نہ روک سکیں، رات میں کئی بار احتلام ہو جاتا ہو، مصنف نے بدترین قسم کے احتلام میں اس دوا کو آب حیات پایا آپ بھی تھوجا Q کے پانچ قطرے تھوڑے پانی میں ناشتہ و ہر کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد دے کر فائدہ اٹھائیں۔

۲ - خواب میں اکثر و بیشتر احتلام ہو جاتا ہو جس کی وجہ سے مراق ہو جائے یا دماغی حالت خراب ہو جائے کالی برومیٹم ۳۰ آٹھ گھنٹہ پر۔

۳ - پیشاب کی نالی میں کوئی چیز بہتی معلوم ہو، نبض ست ہو، احتلام کے بعد کمزوری معلوم ہو ڈیجی ٹیلس 3X، آٹھ گھنٹہ پر۔

۴ - بکثرت احتلام ہونے سے کمزوری، خواہشات نفسانی میں اضافہ، ذرا سی تحریک پر منی کے قطرے نکل جائیں، چائنا ۳ چار گھنٹہ پر۔

۵ - احتلام صبح ہوتا ہو، ہاضمہ خراب رہے، قبض رہتا ہو، سر اور کمر میں درد ہو تو نکس وامیکا 3X ہر چار گھنٹہ پر۔

۶ - شدت کے ساتھ عضو تناسل کی استادگی اور جماع کی بڑھی ہوئی خواہش میں احتلام پر، پکرک ایسڈ 3X چار گھنٹہ پر۔

۷ - سینے کے کمزور نوجوانوں میں جنہیں دماغی کمزوری بھی ہو، منی نکل جائے اور احتلام ہو تو کلکیریا فاس ۶ چار گھنٹہ پر۔

۸ - احتلام ہو جانے پر جسم میں چوٹ جیسا درد، کمزوری کا احساس، منی خون آمیز ہو، لیڈم پال ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر۔

۹ - پرانے احتلام کے مریضوں میں کئی مرتبہ سفید پیشاب، دماغ کمزور، تقریباً ہر طرح کے مریض میں ناشتہ

دو ہر کھانے کے بعد تقریباً آدھے گلاس پانی میں اس دوا کے پانچ قطرے دینے سے فائدہ ہوتا ہے ایسڈ فاس 1X۔ مصنف کی آزمودہ ہے۔

۱۰ - شدید احتلام کے بعد مرگی کے دورے پڑنے لگیں تو کیوپرم مٹ ۶ ہر چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

۱۱ - بغیر استادگی کے احتلام ہو' عضو تناسل کمزور ہو گیا ہو' بغیر لطف کے مجامعت میں منی نکل جائے جلسیمیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۱۲ - اپنے ہاتھوں تباہ مجلوق مریضوں میں کئی بار احتلام ہو جائے' اختلاج قلب ہو' گھٹنے کمزور ہوں ڈائسکوریا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۱۳ - زیادہ دماغی محنت کرنے والوں میں اعصاب کمزور ہوں' بغیر کسی خیال کے احتلام ہو جائے تو زنکم پکرک ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۱۴ - احتلام کے اثرات سے جماع کے وقت عضو تناسل ڈھیلا پڑ جائے' نیم خوابی میں استادگی ہو جو جاگنے پر ختم ہو جاتی ہو' عضو تناسل پر ٹھنڈا پسینہ آسکتا ہے۔ اس وقت کلیڈیم ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر دیں۔

ان ادویات کے علاوہ حسب علامات ار جنٹم مٹ' اورم مٹ' سباڈیلا' ار جنٹم نائٹریکم وغیرہ بھی اچھا کام کرتی ہیں۔

نوٹ : مہینہ میں دو مرتبہ احتلام ہونا بیماری نہیں۔ سحر خیزی کرنا اور سوتے وقت پیشاب کر لینا چاہئے۔ داہنی کروٹ لیٹنے سے احتلام کم ہوتا ہے۔ اچھی کتابیں پڑھیں اور خیالات پاک رکھیں۔ جلق سے پرہیز ضروری ہے۔

جریان Spermatorrhoea

مردوں میں یہ بیماری عام بلکہ ستر فی صد لوگ کسی نہ کسی وقت اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ "جریان" کے لغوی معنی ہیں جاری ہونا۔ خواہش نہ ہونے پر یا خواتین کو دیکھ کر رقت منی کو "جریان" کہتے ہیں۔ منی نکل جانے پر سمجھ لینا چاہئے کہ وہ پتلی ہو گئی ہے۔ اس مرض میں شہوانی خیالات' پیشاب پاخانہ کرتے وقت بغیر استادگی ذکر سے منی خارج ہو جاتی ہے۔ یہ مرض عموماً مشت زنی' زیادہ جماع' گرم بواسیر یا سوزاک وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض کے نتیجہ میں نامردی' چکر' درد سر' اختلاج قلب' ضعف ہاضمہ' اور یادداشت کی کمی وغیرہ ہو سکتی

ہے۔

علاج :

۱ - مشت زنی سے جریان ہونے پر خصوصا اور ویسے بھی یہ بہترین دوا ہے' بیلس پرنس Q پانچ قطرے تین مرتبہ پانی میں۔

۲ - قبض کے ساتھ قطرے نکل جاتے ہوں تو نکس وامیکا 3X ہر چار گھنٹہ پر دیں۔

۳ - عضو تناسل کی کمزوری کے ساتھ جریان ہونے پر جس میں غصہ بھی آتا ہو '' اسٹیفیسیگریا ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔

۴ - گنوریا Gonorrhoea کی وجہ سے جریان میں یا پیشاب میں جلن ہونے پر' کینتھرس ۳ چار گھنٹہ پر۔

۵ - منی کے قطرے نکلتے رہنے پر بے حد کمزوری ہو جائے' چائنا ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔

۶ - جریان میں کمزوری اور دل کی دھڑکن ہوتی ہو تو' ڈیجی ٹیلس 3X' چھ گھنٹہ پر۔ پہلی خوراک صبح اٹھتے ہیں دیں۔

۷ - عضو تناسل کی کمزوری کے ساتھ کمر اور ریڑھ کی ہڈی کمزور ہو' درد کرے' کونیم ۳ چار گھنٹہ پر۔

۸ - قبض کے ساتھ ٹھنڈ محسوس ہوتی ہو تو نیٹرم میور ۶ ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہیے۔

۹ - قبض یا سخت پاخانہ نکلنے پر منی نکل جایا کرے' ہر چار گھنٹہ پر سلیشیا ۶ مفید دوا ہے۔

۱۰ - منی نکل جانے پر سخت کمزوری معلوم ہوا کرے' کلکیریا فاس ۶ چھ گھنٹہ پر۔

۱۱ - ایسڈ فاس 1X کے پانچ قطرے' آدھے گلاس پانی میں ناشتہ و کھانے کے بعد یعنی تین مرتبہ ہر طرح کے جریان میں مفید ہے۔ مصنف اس دوا کے ساتھ سلینیم ۲۰۰ ہر ہفتہ ضرور دیتا ہے اور کبھی ناکام نہیں ہوا۔

۱۲ - جلق کی بدعادت کی وجہ سے جریان ہونے پر بیوفو ۶ بہترین دوا ہے' چار گھنٹہ پر۔

۱۳ - نفسانی خواہش بڑھے ہونے کے ساتھ مباشرت کے خواب میں منی نکلا کرے تو Senna 3 ہر چار گھنٹہ پر۔

۱۴ ۔ کمزوری اور ہروقت شہوت کے خیال میں کالی برومیٹم ۳۰ کے ساتھ کلکیریا فاس ۶ ہر چھ گھنٹہ پر۔

۱۵ ۔ قبض اور نامردی کے ساتھ جریان میں، صبح سلفر ۳۰ کے ساتھ نیٹرم میور ۶ ہر آٹھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

۱۶ ۔ جریان کے ساتھ جماع میں کمزوری اور احساس کہ مریض ناقابل جماع ہے، اعتماد جاتا رہے تو، اینا کارڈیم ۳۰ ہرچھ گھنٹہ پر ساتھ میں سیلینیم ۲۰۰ ہر ہفتہ کارگر دوائیں ہیں۔

جلق Masterbation

اپنے ہاتھ یا کسی دوسرے غیر طبعی طریقہ سے انزال منی کرنے کو جلق کہتے ہیں۔ یہ فعل بد نوجوانوں میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ جب وہ بے مصرف لذت حاصل کرتے کرتے ناکارہ ہونے لگتے ہیں تو شرم کے مارے اشتہاری دواؤں کی طرف دوڑتے ہیں۔ ظاہر ہے وہاں بھی دولت کی بربادی کے ساتھ اپنے مستقبل کی بربادی کا سامان لئے ڈاکٹروں کے پاس دوڑتے ہیں۔ میں علاج سے پہلے ایسے نوجوانوں کو مستقبل کی بھیانک شکل دکھلا کر کہ نہ وہ شادی کے قابل رہیں گے نہ معاشرے کو طاقت فراہم کر سکیں گے یہ وعدہ لیتا ہوں کہ اس حرکت سے دور رہیں ورنہ علاج سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ لڑکے اور لڑکیاں دونوں اس گناہ سے بچیں ورنہ ایک وقت ایسا بھی آ سکتا ہے کہ وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہوں۔

نوٹ : لڑکیوں کے لئے علاج تو خواتین کے امراض میں درج کیا جا چکا ہے یہاں صرف لڑکوں کے لئے دوائیں تجویز کی جا رہی ہیں۔

علاج :

۱ ۔ جلق کے اثرات سے بچنے کے لئے سب سے پہلے ہر ہفتہ سیلنیم ۲۰۰ ضرور دینا چاہئے۔ اسکے ساتھ آلات تناسل کی کمزوری، جماع کی زیادہ خواہش ہو تو ناشتہ و کھانے کے بعد ایسڈ فاس 1X آدھے گلاس پانی میں پانچ قطرے دیں۔

۲ ۔ مشت زنی کی وجہ سے طاقت کم ہو جائے اور قبض بھی رہے تو نیٹرم میور ۶ ہر آٹھ گھنٹہ پر دینا

چاہئے۔

۳ - مشت زنی کی زیادہ خواہش رہنے پر' اور یگنم ۳ ہر چار گھنٹہ پر دیں۔ خواتین میں Gratiola 3'
اس دوا سے یہ بری عادت چھوٹ جاتی ہے۔

۴ - مریض اس کام کے لئے تنہا رہنا چاہتا ہے' اسکے لئے باتھ روم میں دیر لگاتا ہے' بیوفو ۶ چار گھنٹہ پر۔

۵ - یہ حرکت ناشائستہ چھوٹے بچوں میں ہو جائے تو' ڈیورم 1M ہفتہ وار چار خوراکیں کافی ہیں۔

۶ - جلق کی عادت میں خواہش نفسانی بڑھی ہو' جسکا خواب بھی دیکھے تو Senna 3 ہر چار گھنٹہ پر۔

۷ - جلق میں منی نکلنے کے بعد سخت کمزوری محسوس ہونے پر کلکیریا فاس ۳ کے پانچ قطرے' تھوڑے پانی میں آٹھ گھنٹہ پر۔

۸ - مشت زنی میں عضو تناسل کمزور ہو گیا ہو' دماغ پر اثر ہو رہا ہو' غصہ بڑھ جائے' اسٹیفیسیگریا ۳ چار گھنٹہ پر۔

۹ - مشت زنی کے اثرات سے عورت کو مطمئن کرنے کا اعتماد جاتا رہے تو اناکارڈیم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

نوٹ: اناکارڈیم ۳۰ کے ساتھ کالی برومیٹم ۳۰ سوتے وقت دینے سے مصنف کو ہمیشہ اچھے نتائج ملے ہیں۔

ان دواؤں کے علاوہ سلفر' کلکیریا کارب' ڈیجیٹلس ۳۰' چائنا' پکرک ایسڈ' کونیم' کینتھرس' کیوپرمٹ' اور نکس وامیکا بھی حسب علامات کام کی دوائیں ہیں۔

ورم حشفہ Balanitis

اس مرض میں عضو تناسل کی سپاری کے بلغمی جھلی پر ورم ہو جاتا ہے۔ کبھی مواد بھی نکلتا ہے۔

عضو تناسل کی جلد پر خارش ہونے پر' نائٹرک ایسڈ ۶ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ جلن ہو' پھنسیاں پڑ جائیں یا پپڑی پڑ جائے تو پلساٹیلا ۶ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ زرد رنگ کا پانی یا مواد ہونے پر تھوجا ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ' ساتھ میں ہپر سلفر ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ اسکے علاوہ حسب علامت مرک سال ۶' میکرنڈس کروبا ۶ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ اور کیلینڈولا Q کے لوشن سے دھونا بہتر ہوتا ہے۔ لوشن' ایک آونس پانی میں دس قطرے دوا ڈال کر بنا لیا کریں۔

نامردی Impotency

آج کل کے گندے ماحول اور والدین کی بچوں کی طرف سے عدم توجہی سے یہ مرض بھی عام ہو رہا ہے۔ بعض مردوں میں جماع کی اصل طاقت نہیں رہتی۔ کبھی یہ قوت کم اور کبھی بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ مختلف مریضوں میں اسکے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ اگر اعضائے تناسل اور خصیتین میں موروثی یا پیدائشی نقص نہیں توجلق، کثرت جماع، احتلام، اعصابی خلل، جریان منی، شدید فکر و تردد، منی کی کمی اس کی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اسکے علاوہ جسم کے فربہ ہونے، بھنگ، چرس، افیون و شراب وغیرہ کا عادی ہونے، عرصہ تک مجامعت نہ کرنے یا عمر کے زائد ہو جانے پر بھی نامردی ہو جاتی ہے۔

علاج :

۱ - سب سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ نامردی کسی چوٹ کا نتیجہ تو نہیں۔ اگر ایسا ہے تو آرنیکا ۳ ہر چار گھنٹہ پر دیں۔

۲ - اگر چوٹ ریڑھ کی ہڈی پر ہے تو آرنیکا کے ساتھ ہائپریکم 1X ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

۳ - نامردی کی کوئی خاص وجہ نہ ہو تو اگنس کاسٹس ۳ ہر چار گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے۔

۴ - نامردی کے ساتھ خصئے بھی چھوٹے ہوتے جائیں، کالی برومیٹم 3X ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

۵ - کثرت جماع سے نامردی میں ایسڈ فاس 1X پانچ قطرے، آدھے گلاس پانی میں ناشتہ و کھانے کے بعد دن میں تین مرتبہ۔

۶ - مباشرت کے وقت استادگی ختم ہو جائے، عضو تناسل ڈھیلا و کمزور ہو جائے، ار جنٹم نائٹریکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۷ - عضو تناسل چھوٹا، ٹھنڈا اور کمزور ہو جائے، خصیوں اور رانوں کے درمیان درد ہو، پیشاب کی نالی میں جلن ہو، مریض جلق کا عادی رہا ہو، قبض یا بواسیر ہو، جماع کی اہلیت ختم ہو جائے اور نامردی کو عرصہ گزر جائے تو لائیکوپوڈیم ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ (مصنف نے اس دوا کو ایک ہزار طاقت میں دے کر پھر ایک لاکھ میں استعمال کیا)

۸ ۔ ضعف باہ میں پیشاب یا پاخانہ کے بعد منی خارج ہو، جماع کے وقت عضو ڈھیلا ہو جائے، وجوہات میں اغلام اور مشت زنی بھی ہو تو ایسڈ فاس 1X کے ساتھ کونیم ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

۹ ۔ قوت باہ جاتی رہی ہو اور خصئے لاغر ہوں، عضو تناسل پر پسینہ ہوا کرے، آئیوڈیم ۳ چھ گھنٹہ پر۔

۱۰ ۔ قوت باہ بالکل جاتی رہے یا سوزاک دب جانے سے مرض ہوا ہو تو ہر ہفتہ تھوجا ۲۰۰ کے ساتھ ایگنس کاسٹس Q کے پانچ قطرے، پانی میں دینے سے فائدہ ہوتا ہے جسے تین مرتبہ ناشتہ و کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد دینا چاہئے۔

۱۱ ۔ مشت زنی، احتلام، جریان، سرعت انزال کے بعد نامردی ہو جائے، مریض دبلا کمزور ہو گیا ہو، غصہ بڑھ گیا ہو، ایسی صورت میں، سیلکس نائیگرا Q کے پانچ قطرے پانی میں چار مرتبہ دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

۱۲ ۔ اعصابی کمزوری کی وجہ سے نامردی ہو تو ڈمیانہ Q کے پانچ قطرے پانی میں تین مرتبہ دینا چاہئے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات بیوفو، اشافی سیگریا، کیستھرس، بریٹا کارب، آرکائی ٹینم، فاسفورس ۲۰۰، چائنا، ڈائسکوریا، کیپسیکم، مرک سال، کلکیریا کارب، اسٹلیگو، جلسیمیم، نیوفرلیوٹم، الیومنا، انارکارڈیم، زنکم میٹلیکم، ارجنیم ایکو ٹیکم وغیرہ سے بھی نتائج اچھے بر آمد ہوئے ہیں۔

نوٹ : ان دواؤں کے علاوہ مصنف نے ہر ہفتہ، سلینیم ۲۰۰ کے ساتھ ایونیا سٹائیوا Q کے پندرہ قطرے، گرم پانی میں آٹھ گھنٹہ پر دے کر فائدہ حاصل کیا ہے۔

جماع کے وقت اور بعد کی تکالیف

۱ ۔ جماع کے وقت عضو تناسل ڈھیلا ہو جائے، ایگنس کاسٹس 3X چار گھنٹہ پر۔

۲ ۔ جماع کے بعد رعشہ ہو جانے پر، سڈرن ۳ ہر چار گھنٹہ پر دیں۔

۳ ۔ جماع کے بعد پنڈلیوں میں اینٹھن اور تشنج ہوا کرے اور انزال میں لطف نہ آئے، ساتھ میں کمزوری اور کمر میں درد ہو، گریفائٹس 3X چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

۴ ۔ جماع سے قبل پنڈلیوں میں درد اور اینٹھن اتنی ہو کہ جماع ہی نہ کر سکے، کیوپرم مٹ ۳ چار گھنٹہ

پر۔

۵ ۔ جماع کے بعد منی کے ساتھ ملا ہوا خون نکلے' عضو تناسل پر پسینہ ہو' کمزوری اور قبض بھی رہے تو مرک کار ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

۶ ۔ جماع کے بعد درد سر اور معدہ کمزور ہو جایا کرے تو ہر ہفتہ سلینیم ۲۰۰ کے ساتھ اسٹافی سیگریا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔

۷ ۔ مباشرت کے بعد یہ پتہ ہی نہ چلے کی منی کب خارج ہو گئی اور لطف ہی نہ آئے' جلسیمم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔

۸ ۔ مباشرت کے بعد کمزوری ہو اور انزال پر عضو تناسل کی سختی جاتی رہے' منی گرم نکلے' اکثر مباشرت کے بعد عورت بے ہوش ہو جائے تو اسے بھی یہ دوا فائدہ کرتی ہے' ایگریکس مسکیرس Q کے پانچ قطرے پانی میں دن میں تین مرتبہ دینا مفید ہے۔

۹ ۔ جماع کے بعد آنکھوں میں بینائی پر اثر پڑا کرے یا منی خون آمیز نکلے یا پتلی ہو جائے' خصیوں پر خارش بھی ہوا کرے' کاسٹیکم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۱۰ ۔ مباشرت سے کمزوری ہو' نیند میں منی نکل جایا کرے اور نفسانی خواہش کم ہو جائے تو ڈائسکوریا ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر دی جاتی ہے۔

۱۱ ۔ جماع کے بعد دوسرے دن کمزوری ہوا کرے' پاخانہ کرتے وقت پیشاب کے ساتھ منی کے قطرے نکلتے ہوں' ہاضمہ کی خرابی بھی ہونے پر' نیوفر لیٹم ۳۰ چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

۱۲ ۔ مباشرت کے بعد کمزوری بڑھ جایا کرے اور کئی دن طبیعت خراب ہوا کرے' ساتھ میں مریض موٹا ہو یا پیٹ نکلا ہو' کبھی چکر بھی آجائے' انزال میں جلن ہو' کلکیریا کارب ۶ ہر چار گھنٹہ پر۔ اسکے ساتھ باری باری کالی کارب ۶ بھی دینے سے فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

فوطے یا خصیئے Testicles

اعضائے تناسل مردانہ کے باب میں فوطوں پر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ ان میں منی پیدا ہونے کی وجہ سے

انکی بے حد اہمیت ہے۔ منی ایک نالی کے ذریعہ منی کی تھیلیوں میں آتی ہے۔ منی ہی پر نسل انسانی کی افزائش کا دارومدار ہے اس لئے ان کے امراض اور علاج کا ذکر ہونا ضروری ہے۔ بیماریوں میں کبھی خصیوں پر ورم ہو جاتا ہے، کبھی پانی اتر آتا ہے۔ یہ کیفیت کبھی چوٹ لگنے، کبھی مرض جریان ہونے اور کبھی آتشک کی وجہ سے ہوتی ہے۔ فوطے بڑھ جاتے ہیں، درد ہوتا ہے، لٹک کر بھاری ہو جاتے ہیں جن کا وزن کئی سیر کا ہو جاتا ہے، مریض کا چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے اور کبھی بخار بھی ہوا کرتا ہے۔

علاج : فوطوں میں پانی بھر جانا Hydrocele اور مختلف تکالیف

پیدائشی ہائڈروسیل میں برائیونیا ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔ چوٹ سے مرض ہوا ہو تو آرنیکا ۳ چار گھنٹہ پر۔ فوطوں میں درد جیسے کوئی مروڑے، عام طور پر درد نم موسم میں ہوا کرتے ہیں، روڈنڈرن ۳ چار گھنٹہ پر۔ فوطے کا ورم سرخ اور تپکن والے درد، سپونجیا 3X چار گھنٹہ پر۔ فوطے کے اوپر کی جلد سکڑے، خارش، پیشاب کی نالی میں درد اور اوپر ہی کی طرف کھنچتی ہو، پلساٹیلا ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔ بچوں کے فوطوں میں جب پانی بھر جائے سلیشیا ٦ چھ گھنٹہ پر۔ بچوں میں فوطے پوری طرح نہ بڑھ رہے ہوں، اور ورم میٹلیکم ٦ چار گھنٹہ پر، بائیں فوطے میں پانی بھر جائے، جلد پر دانے ہوں، گریفائٹس ٦ ہر چار گھنٹہ پر۔ فوطے بڑھ گئے ہوں، کھانسی کے ساتھ سیاہ رنگ کا خون آئے، فوطے درد کریں، بلغم بھی خون کے مزہ کا ہو، ہمی میلس Q کے پانچ قطرے پانی میں چھ گھنٹہ پر۔ (یہ دوا زہریلے قسم کے فساد میں بھی مفید ہے جسے ویریکوسیل اور سارکوسیل کہتے ہیں)۔ بچے جو موٹے، پیٹ بڑا ہو، اور فوطے بڑھ جائیں، کلکیریا کارب ٦ چھ گھنٹہ پر۔ نم موسم کی خرابی سے فوطوں میں درد ہو یا غسل کے بعد مرض ہو، جس میں کمر و پیروں میں درد ہو، رسٹاکس ٦ چار گھنٹہ پر۔ فوطے داہنی طرف والے درد کریں، ورم ہو، سخت پتھر جیسے ہوں، سوزاک سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے، کلیمیٹس ار یکٹا ۳ ہر چار گھنٹہ پر دیں۔ فوطوں میں سختی اور ورم میں سوئیاں چبھتی معلوم ہوں تو ہر چار گھنٹہ پر، کلکیریا سیلی سیلیکا ۳ دینا چاہئے۔ پیدائشی نقص میں، ایپس ٦ تین مرتبہ اور سلفر ۳۰ صبح دیا کریں۔ فوطوں میں سخت کھجلی کے ساتھ پورے جسم میں ورم ہو جانے پر، آرٹیکا یورنس ۳ چار گھنٹہ پر۔ فوطوں میں پانی اترنے کے بعد لیسدار رطوبت خارج ہونے پر کاربوانیملس ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ پانی بھر جانے پر جریان، کمزوری، ہر وقت لیٹنے کا جی چاہے، سلینیم ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ۔ ساتھ میں کالی

برومیٹم یا کونیم ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ فوطوں میں پانی بھرنے کے بجائے خون کا اجتماع ہو' سرخ خون پیشاب میں بار بار نکلتا ہو تو ایسے مریضوں میں' اری جیرن 3X ضرور فائدہ کرتی ہے' ہر چار گھنٹہ پر دیں۔ مصنف نے اس دوا کے ساتھ ہر ہفتہ صبح فاسفورس ۲۰۰ دیا اور ہمیشہ کامیابی ہوئی۔

ان دواؤں کے علاوہ کوپے ویا' جلسیمیم' مرک سال' کلکیریا فلور' زنکم میٹ' ہیلی بورس' کاربونیم سلف اور تھوجا بھی حسب علامات اچھی دوائیں ہیں۔ مصنف نے بچوں کے فوطوں میں پانی بھرنے پر یا بڑھ جانے پر ہمیشہ ابراٹینم ۳۰ دیا اور کامیابی ہوئی۔

نوٹ : ماہرین کی رائے ہے کہ مرض قابو میں نہ آ رہا ہو تو ضد نہ کرنا چاہئے اور آپریشن کرا دینا چاہئے۔ خارجی علاج کے لئے سوزاک کی وجہ سے فوطے ورم کر جائیں تو' گوا لیکم Q و یسلین میں ملا کر لگانا چاہئے' جسکا تناسب دوا ایک حصہ اور پانی پندرہ حصہ ہو۔ ڈاکٹر ہیرنگ نے فوطے میں درد کے لئے Vitex Trifola کو بہترین دوا کہا ہے۔

غدود پراسٹیٹ Prostate Gland

Prostatitis اور Scrotitis میں بھی حسب علامات مندرجہ بالا دوائیں کام آتی ہیں۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ Prostate Gland کی دوا ہی نہیں لیکن حاد مرض میں مندرجہ بالا دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو Ferrum Picric 3 ہر چار گھنٹہ پر ضرور آزمانا چاہئے۔ اسی طرح مزمن مرض ہو تو Solidago 3 اور Argentum Nit 3 باری باری دو دو گھنٹہ پر دے کر دیکھیں۔ ورم میں سیبل سرولیٹا 3X' پلساٹیلا ۳' مرک سال' کالی آئیوڈائیڈ Q' ایسڈ نائٹرک اور تھوجا ۶ بھی اچھا کام کرتی ہیں۔

کرم منوی (Sperms) کی کمی

منی میں Sperms کے کم ہونے یا نہ ہونے سے حمل قرار نہیں پاتا اور فی زمانہ کافی تعداد میں یہ شکایت پائی جاتی ہے۔ اگر سپرمز بالکل نہ ہوں تو کوئی علاج کارگر نہ ہو گا لیکن کمی ہے یا نیم مردہ حالت میں ہیں تو مندرجہ ذیل دواؤں سے مصنف نے فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ بھی دواؤں کی علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے دوا کا انتخاب کریں۔

Oxalic Acid 3' Agnus Castus Q' Damiana Q' Phosphoric Acid Q' Spongia Testa 3' Hamamelis 3' Argentum Nitricum 3' Cannabis Sativa 3' Clematis Erecta 3

نوٹ : آلات تناسل کی کمزوری اور جماع کی زیادہ خواہش میں مصنف نے ایسڈ فاس 1X آدھے گلاس پانی میں پانچ قطرے ناشتہ و کھانے کے بعد اور جلسیمیم ۳۰ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ عضو میں لاغری پر امونیم کارب 3X کے ساتھ گریفائٹس ٦۔ بالکل کمزوری میں اور بیکار ہو جانے پر سیبل سرولٹا Q کے ساتھ جلسیمیم Q پانی میں تین مرتبہ' اچھی اور کام کی دوائیں ہیں۔

اعضائے تناسل زنانہ

عورتوں کے آلات تناسل تین حصوں میں تقسیم ہیں۔ بیرونی فرج' اندرونی فرج اور پستان۔

۱ - بیرونی فرج

بیرونی فرج کے اعضاء کو شرمگاہ یا اندام نہانی کہتے ہیں۔ اس میں سیون کے سامنے ایک قسم کا بالوں سے بھرا حصہ ہے جسے رکب (Mons Veneris) کہتے ہیں۔ رکب کے دونوں طرف مانند ہونٹ بیرونی بڑے لب یا کنارے (Labia Majora) ہیں جو نرم' ابھرے' مثلث نما' مقعد کے سامنے والے حصہ Perinium تک پھیلے ہیں' اور یہ دونوں لب متصل ہیں جنہیں مقدم بطن (Anterior Commissure) کہتے ہیں۔ مقعد سے تھوڑا اوپر جہاں یہ مل گئے ہیں اسے Posterior Commissure کہا جاتا ہے۔ یہ بڑے لب' مردوں کے فوطوں کے بجائے ہوا کرتے ہیں۔ انکے علاوہ چھوٹے لب (Labia Minora) ہیں جو لعابدار جھلی کی دو چھوٹی چھوٹی چٹیں بڑے لبوں کے درمیان اندرونی طرف ہوتے ہیں۔ Clitoris چھوٹے لبوں کے اوپری حصہ میں فرج کے اوپر ہوتا ہے جو عورتوں کا عضو شہوت ہے اور لمس سے بیدار ہو کر لطف پیدا کرتا ہے۔ ان کے علاوہ غدودی Bartholine Ducts' پیشاب کی نالی Urethra' سوراخ بول Mactus Urinarus ہے جسکا سمجھنا اس لئے ضروری ہے کہ پیشاب بند ہونے کی صورت میں

اسی سوراخ سے سلائی ڈال کر پیشاب خارج کرایا جاتا ہے۔ غلطی پر بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔ مہبل یا Vagina کا ایک سوراخ بھی ہے جسے Vulva کہتے ہیں جس کے معنی دروازہ کے ہیں یہ دونوں لبوں کے درمیان پیشاب کے سوراخ کے نیچے ہوتا ہے۔ کنواری لڑکیوں میں اسپر باریک جھلی لگی رہتی ہے جسے پردہ بکارت کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات کودنے پھاندنے یا حیض و سیلان الرحم کی زیادتی سے پھٹ بھی جاتا ہے جس سے عدم بکارت کا شبہ نہ کرنا چاہئے۔

۲ - اندرونی فرج

۱ - مہبل، فرج یا Vagina، ایک نالی ہے جو تین سے نو انچ لمبی ہوتی ہے جس کا بالائی سرا Uterus یا رحم سے ملا ہے۔ ایک قسم کی رطوبت اس کی دیواروں سے نکلتی رہتی ہے۔ اس کے سامنے کے حصہ میں مثانہ اور پیچھے کی طرف مقعد ہوتی ہے۔

۲ - رحم یا Uterus، شکل میں ناشپاتی کی طرح ہے جس کا منہ نیچے ہوتا ہے۔ دراصل یہ ایک تھیلی ہے جو اندر سے کھوکھلی ہوتی ہے جو جوف مثانہ میں فرج سے ملحق ہے، اسے بچہ دانی کہتے ہیں۔ اوپر کا سرا مثانہ سے قدرے بلند ہوتا ہے اس میں پھیلنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور بچہ بڑا ہونے کے ساتھ یہ تھیلی پھیلتی جاتی ہے۔ رحم کے تین حصے ہوتے ہیں۔ بالائی حصہ (Fundus) درمیانی حصہ اسکا دھڑ (Body) اور جہاں گول شکل میں ختم ہوتا ہے اس کو گردن (Neck or Cervix) کہا جاتا ہے۔ جب حمل کی حالت میں نہ ہو تو اس کی لمبائی تین انچ اور چوڑائی دو انچ ہوتی ہے جبکہ دیوار کی موٹائی تقریباً ایک انچ ہوتی ہے۔ رحم کے درمیان ایک سوراخ ہوتا ہے جسکے ذریعہ منی رحم میں داخل ہو کر حمل کی صورت اختیار کرتی ہے۔ اگر کسی عورت میں رحم کی گردن ایک جانب مڑی ہوتی ہے تو وہ بانجھ پن کی علامت ہے۔ رحم ایک پردہ کی شکل کی ڈوری سے بندھا ہوتا ہے جسے Broad Ligament کہتے ہیں۔ اسکے علاوہ بیضاوی شکل کی ریشہ دار Round Ligaments بھی اسی طرح کا کام انجام دیتے ہیں۔

۳ - Fallopian Tubes یعنی "قاذف نالیاں" جو تعداد میں دو ہیں، ہر نالی تقریباً چار انچ لمبی Ovaries یا بیض الرحم سے ملی رہتی ہے۔ عورت کا انڈا انہیں نالیوں سے رحم میں جاتا ہے۔

۴ - Ovaries یا میضین - یہ مردوں کے فوطوں کی قسم کے نمائندگی میں دو چھوٹے چھوٹے اجسام ہیں جو

Fallopian Tubes سے ملے ہوئے رحم کے پہلوؤں میں ہوتے ہیں۔ جس میں Ova یعنی انڈے تیار ہوتے ہیں جو نالیوں کے ذریعہ رحم میں جاتے ہیں۔ کسی انڈے یا بیضہ سے کوئی منی کا کیڑا مل جاتا ہے تو حمل ٹھہر جاتا ہے اور یہ بچہ پیدا ہونے کی ابتدا ہے۔

۵ - Ova یا بیضہ خلیہ۔ یہ بیضے (انڈے) عورت کے خصیۃ الرحم میں پیدا ہوتے ہیں۔

۳ - پستان

پستان کا شمار بھی عورت کے اعضائے تناسل میں ہوتا ہے۔ تعداد میں دو اور گول شکل کے ہوتے ہیں جو دودھ پیدا کرتے ہیں۔ ان میں بہت سے چھوٹے چھوٹے لوتھڑے ہوتے ہیں جو دودھ پیدا کرنے والی تھیلیوں سے بنے ہوتے ہیں جن میں دودھ کی چھوٹی چھوٹی نالیاں نکلتی ہیں یہ آپس میں مل کر ایک بڑی نالی بن جاتی ہیں۔ ہر دو بڑے لوتھڑے سے ایک دودھ کی نالی آتی ہے جو گھنڈی (Nipple) کی جڑ کے پاس سے پھیل جاتی ہے اور ایک تھیلا سا بناتی ہے جہاں دودھ جمع رہ سکتا ہے۔ دودھ کی نالیاں تنگ ہو کر نپل کی سطح پر آ کر کھلتی ہیں۔

شادی Marriage

مرد اور عورت کے اعضائے تناسل سمجھنے کے بعد ضروری ہے کہ شادی پر کچھ گفتگو کر لی جائے کیونکہ اس پر نسل انسانی کی بقا کا انحصار ہے۔ اس سلسلے میں لوگ نہایت بے احتیاطی کا ثبوت دیتے ہیں جس کے نتیجے میں نحیف، ناتواں اور بیمار نسلوں پر نسلیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

عام طور پر بارہ سے سولہ سال کی عمر میں بچیوں میں خون حیض شروع ہو جاتا ہے لیکن طبی اصول میں بالغ لڑکی کا جسم اچھی طرح نشو و نما نہیں پاتا۔ زیادہ تر طبی ماہرین متفق ہیں کہ موزوں ترین عمر ۱۸ سے بیس سال ہے جس کے بعد جسمانی حالت کے خراب ہونے کا اندیشہ کم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۴ سال سے کم اور ۳۵ سال سے زیادہ عمر گزر جانے پر جب شادی ہوتی ہے تو بچے کمزور اور ناتواں ہونے کے زیادہ امکانات ہیں۔ آپ فزیالوجی پڑھیں تو

معلوم ہو گا کہ نباتات اور حیوانات اپنی اصل عمر پر پہنچ کر ہی جوانی کے نتائج میں اچھے اور خوبصورت پھل پھول فراہم کرتے ہیں۔ مکمل نشوونما نہ پانے والے پودے یا پرانے پودے سوکھ جائیں گے یا بے ثمر ہوں گے۔

اناٹومی پڑھنے والے جانتے ہیں کہ پیٹرو کی ہڈیوں کے درست ملاپ کا عرصہ بیس اکیس سال سے پہلے نہیں ہوتا۔ اس سے قبل اگر بچہ پیٹ میں آ جائے تو خرابی واقع ہونے کا امکان ہے' ماں کی صحت پر بھی اثر پڑنا ضروری ہے۔ میں نے کبھی ڈاکٹر جولین کو پڑھا تھا' اسکے خیال میں لڑکے اور لڑکی کا جب قد پورا ہو جائے اور ایک دو سال تک بڑھنا بند ہو جائے تو شرفا کے لئے شادی کا یہی مخصوص زمانہ ہے۔

تاخیر کی شادی میں جب عورت کی شہوت مر جائے تو نتائج خراب نکلتے ہیں۔ جب عورت کی رغبت نہ رہے تو بے ثمری کے آثار بھی ہوں گے اور شادی خانہ آبادی کا تصور ہی ختم ہو جاتا ہے' اس لئے شادی صحیح وقت پر ہونا چاہئے۔ عمر میں زیادہ تفاوت نہ ہو تاکہ قدرت کا منشا پورا ہو اور برے نتائج بھی ظہور پذیر نہ ہوں۔ صحت کی خرابی ہو تو پہلے علاج کریں۔ قریبی رشتے داروں میں مسلسل' خصوصاً خون کے رشتوں میں شادیاں کرنے سے بھی کئی خرابیاں رونما ہوتی ہیں۔ بیماریاں نسل در نسل شدت اختیار کرتی جاتی ہیں۔ اکثر گونگوں' بہروں اور اندھوں کی تعداد بھی انہی خونی رشتوں کے امراض پھیلنے سے بڑھ رہی ہے۔

موجودہ زوال پذیر معاشرے نے باہر کی بہت سے خرابیوں کو یکجا کر دیا ہے۔ کم سن بچے ان بے راہ رویوں کو دیکھ کر اپنے اوپر تجربہ کرتے ہیں اور مختلف امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ماؤں کا فرض ہے کہ لڑکیوں میں اور باپ کا فرض ہے کہ لڑکوں میں ان خرابیوں سے بچنے کی بے جھجک تعلیم دیا کریں۔ اسکے بعد ڈاکٹر ہی ایسا فرد ہے جو انسانی امراض کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ اسلئے حفظ ماتقدم کے طور پر شادی سے قبل مشورہ اور ٹیسٹ ضرور کرانا چاہئے۔

خون حیض اور اسکا مقصد

عورت کے آلات تناسل کا ضروری فعل خونی سیال کا اخراج ہے جو رحم کے اندر سے تقریباً چار سے چھ آؤنس کی مقدار میں ہوتا ہے۔ اسکو خون حیض یا ماہواری کہتے ہیں۔ یہ عورتوں میں بارہ سے سولہ برس کی عمر سے شروع ہوتا ہے لیکن کبھی اس معینہ مدت میں فرق بھی ہو سکتا ہے خون حیض یوں تو رحم ہی سے نکلتا ہے لیکن اس کا انحصار خصیتین پر ہے جو اسے باقاعدہ ماہ بہ ماہ لانے اور صحیح مقدار میں خارج کرنے میں امداد فراہم کرتے ہیں۔ اصولی طور پر رحم کی تیزابی کیفیت خون حیض کو نہ ملتی تو خون جم جاتا اور رحم سے خارج نہ ہو سکتا' وہیں گل سڑ کر مواد بنتا اور مہلک اثرات پیدا کر دیتا۔ یہ قدرت کا کرشمہ ہے کہ خالص خون ہوتے ہوئے رحم کی تیزابیت کے باوجود جمنے نہیں پاتا۔ عام طور پر حیض ۲۸ سے ۳۱ دن بعد آتا ہے اور چار سے پانچ یوم جاری رہتا ہے اسکی معیاد تین سے سات یوم ہے۔ اس سے کم و بیش ہونے کو مرض کہا جائے گا۔

خون حیض کے دو مقاصد ہیں :

۱ - ماہواری آنے کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ رحم کا فاضل خون خارج ہو کر صحت کی ضمانت ہوتا ہے جبکہ حمل قرار پانے کے بعد یہی خون نکلنے کے بجائے جنین کی نشوونما میں امداد فراہم کرتا ہے۔

۲ - دوسرا فائدہ عورت کی قوت شہوانی کو بھی کم کرنے میں خون حیض کا کرشمہ شامل ہے اور جہاں ایسا نہیں ہے وہاں بے شمار امراض کے ساتھ دماغی فتور بھی پایا جاتا ہے۔

مختصر یہ کہ منع حیض کی صحت و تندرستی پر' عورت میں مرض کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے اور ایسا نہ ہو تو طرح طرح کے امراض نمودار ہوتے ہیں۔

امراض حیض اور علاج

حیض بند ہونا' احتباس حیض Amenorrhoea

اس کی تین قسمیں ہیں۔ اول یہ کہ لڑکی سن بلوغت پر پہنچ جائے اور حیض شروع نہ ہو' انگریزی میں اسے

Emansia Mensum کہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ کسی خاص وجہ سے بند ہو یا سردی لگ گئی ہو اسے Suppressive Mensum کہتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ حیض رحم میں ہی رک جائے' اسے Retentis Mensusium کہتے ہیں۔ حیض کبھی خوف سے' کبھی غصہ سے' کبھی مرطوب ہوائیں لگ جانے سے یا دوران حیض نہانے سے بھی بند ہو سکتا ہے۔ عمر میں اضافہ کے ساتھ چالیس سال بعد کبھی خون بند ہو جاتا ہے۔ ویسے میری ایک مریضہ کے یہاں ستر سال گزرنے کے باوجود حیض باقاعدہ بغیر کسی تکلیف کے وقت پر ہوتے ہیں جو حیرت انگیز بات ہے۔

۱۔ ماہواری کسی خوف یا ٹھنڈ سے بند ہو تو ایکونائٹ ۳ ہر دو گھنٹہ پر' پھر بھی فائدہ نہ ہو تو پلساٹیلا ۳ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ حیض بند ہونے کے ساتھ مریضہ غمگین' دل بیٹھتا محسوس کرے' سر درد' نظر کی تکلیف' یا کوئی تکلیف جو کھلی ہوا میں بڑھے تو' سا ئیکلمین ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ بوجہ غصہ' حیض بند ہو جائے تو کالو سینتھ ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ مرطوب ہوا میں بھیگ جانے سے بند ہو اور حیض کے وقت پتی اچھل آئے' دونوں حالتوں میں رسٹاکس ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ بھیگ جانے' نمی یا مرطوب موسم میں حیض بند ہونے پر' ڈلکامارہ ۳۰ بھی چھ گھنٹہ پر دینے سے اچھا کام کرتی ہے۔ حیض نوجوان لڑکیوں میں بند ہو اور کافی عمر ہو گئی ہو' طبیعت رونے کی طرف مائل ہو' کھلی ہوا پسند ہو' منہ خشک اور پیاس نہ ہو' اور بھی حیض کی دیگر خرابیوں میں' پلساٹیلا ۳ چھ گھنٹہ پر دینا بے حد مفید ہے۔ نوجوان لڑکیوں ہی میں حیض بند ہو اور دست آتے ہوں تو پوڈوفائلم ۳۰ چھ گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ حیض بند ہو گیا ہو جس کی وجہ سمجھ میں نہ آئے' رحم نیچے دبا ہو' جلد پر دانے ہوں' قبض کی طرف رجحان ہو تو گریفائٹس ۶ ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ حیض بند ہونے کے ساتھ اعضاء میں تشنج اور مرگی کے دورے پڑیں تو اسٹیکنم ۶ سے بہتر کوئی دوا نہیں' ہر چار گھنٹہ پر دینا بہتر ہے۔ سردی لگنے سے بند ہونے پر' پلساٹیلا سے بہتر دوا سلفر ہے جو ۳ طاقت میں آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ حیض بند ہو جانے پر آدھی پیالی گرم پانی میں گوسی پیم Q دو ڈرام ملا کر دن میں چار بار دینے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔ اکثر حیض ہونے کے بجائے پستانوں میں دودھ پیدا ہو جاتا ہے' ایسی حالت میں مرک سال ۶ چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ نوجوان لڑکیوں میں حیض نہ ہوتا ہو' چھاتیاں کمزور ہو گئی ہوں یا کبھی حیض کا خون پاخانہ میں آجاتا ہو تو لائیکوپوڈیم ۳۰ کو چھ گھنٹہ پر دینے سے اچھے نتائج نکلتے ہیں۔ حیض بند یا کم ہونے پر دل بیٹھتا محسوس ہو' گرمی لگے' سر گرم اور درد کرے' ٹھنڈ محسوس ہو اور قبض ہو تو نیٹرم میور ۶ ہر چار گھنٹہ پر دینے سے خون بڑھ کر حیض اصل حالت میں آنے لگتا ہے۔ میرے تجربہ میں اونچی طاقت بہتر کام کرتی

ہے۔ نیٹرم میور کے فیل ہو جانے پر کالی کارب ۶ ہر چار گھنٹہ پر استعمال کیجئے۔ مصنف کے تجربہ ہے کہ بائی کیمک میں سلیشیا 3x ہر چار گھنٹہ پر دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ حیض بند رہنے پر، تھلاپسی بی پی Q کے پانچ قطرے پانی میں چار مرتبہ دن میں دینے سے حیض جاری ہوتا ہے جبکہ اسی دوا کو ۳۰ طاقت میں دینے سے کثرت سے حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔ حیض لیٹنے سے بند رہے، صرف چلنے میں جاری ہو تو لیلم ٹیگرم ۳ چار گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے۔ اسی کے برعکس اگر حیض لیٹنے سے جاری ہو اور چلنے سے بند ہو جائے تو بووسٹا ۶ ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ اس سے فائدہ نہ ہو تو کریازوٹم ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ حیض بند ہو، سبائنا Q کے پانچ قطرے چار گھنٹہ پر دینے سے جاری ہو جائے گا جبکہ اسی دوا کو ۳ یا ۳۰ طاقت دینے سے خون رک جائے گا۔ اس فرق میں احتیاط سے کام لینا ضروری ہے۔ حیض بند ہو اور کسی دوسرے مخرج سے خارج ہو، قبض ہو تو برائیونیا 3X چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ حیض بند ہو اور بجائے اس کے کثرت سے سیلان الرحم ہو، صبح آواز بیٹھ جائے، کبھی دست ہوں، مرگی کا دورہ بھی ہو سکتا ہے، کاسٹیکم ۳ ہر چار گھنٹہ پر دیں۔ کاسٹیکم سے فائدہ نہ ہو اور مریضہ پیاس کے ساتھ کمزوری ہوتی جاتی ہو تو ا۔سٹیک ا۔سڈ ۳۰ چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ اگر ہتھیلیاں بھی جلتی ہوں، مسوڑھوں میں ورم ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ صبح فاسفورس ۲۰۰ طاقت میں دے کر کاسٹیکم استعمال کریں۔ کوئی دوا فائدہ نہ کرتی ہو تو حیض جاری کرنے کے لئے گوسی پیم Q دو ڈرام گرم پانی میں دیں، فائدہ ہوگا۔

۴ ۔ **حیض کی دیگر تکالیف** : حیض جلد جلد آئے اور زیادہ دیر تک رہے یا دودھ پلانے کے زمانے میں جاری رہے جسکی وجہ سے کمزوری ہو، مریضہ سینے کی بھی کمزور ہو تو ایک خوراک ٹیوبر کیولینم 1.M یعنی ایک ہزار طاقت میں دے کر پندرہ دن تک نتیجہ کا انتظار کیجئے۔ قبل از وقت مقدار میں زیادہ حیض ہو جسکے قبل دورہ کی طرح سیلان الرحم، کھجلی، جلن، سوتے میں سر پر پسینہ، پیر میں نمی، پیٹ بڑا، ٹانگیں کمزور، کبھی مرگی کا دورہ بھی ہو تو کلکیریا کارب ۶ ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ حیض لیٹنے سے جاری ہو یا اس سے قبل حلق میں تکلیف پیدا ہو میگنیشیا کارب ۶ ہر چھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ حیض بے قاعدہ اور درد کے ساتھ ہوں، درد ٹھہر ٹھہر کر اور سیلان الرحم بھی ہو تو چار گھنٹہ پر، جلسیمیم ۳۰۔ خون چمکدار سرخ یا دھار کی طرح نکلے، پیڑو میں درد اور متلی ہو تو چار گھنٹہ پر اپیکاک ۳۰۔ خون سیاہ لوتھڑے یا چھیچھڑے دار جس کے بعد مٹیالا خون کثرت سے نکلنے پر الیسٹریس فارینوسا 3X ہر چار گھنٹہ پر۔ خون سیاہ، تار دار اور پیٹ میں کچھ چلتا یا پھڑکتا محسوس ہو تو کروکس سیٹائیوس

ہر دو گھنٹہ ۳ ملیفولیم ہو تو ہوتا نہ بند خون سے مخرج کسی یا لوتھڑے چمکدار سرخ کے حیض ۔ پر گھنٹہ چار ہر 3X پر۔ پھر بھی بند نہ ہو تو اسی کے مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے' پانی میں چار گھنٹہ پر دینے سے بند ہو جائے گا۔ خون بند نہ ہونے پر سبائنا ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر ضرور دینا چاہئے۔ حیض ہونے سے قبل قہقہہ لگائے' متلی معلوم ہو یا ہسٹریا کا دورہ ہو' جبڑے جکڑ جائیں اور پسینہ نکلے' بے حیائی بھی ہو سکتی ہے تو ایسی صورت میں ہیوسمس ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ حیض کے بعد وزن اٹھانے سے خون آ جائے' پاخانہ پر زور لگانے سے خون نکل جائے' خواہش نفسانی بڑھی ہو اور اندام نہانی میں خارش ہو تو امبراگر ۔سیا 3X چار گھنٹہ پر۔ حیض زیادہ مقدار میں سرخ' قبل از وقت اور محسوس ہو کہ تمام اعضاء نکل پڑیں گے تو' بلاڈونا ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔ حیا کی کمی کے ساتھ' نوجوان تندرست لڑکیوں میں' ڈمیانہ Q کے پانچ قطرے پانی میں تین مرتبہ۔ حیض وقت سے پہلے عرصہ تک قائم رہے' کانوں میں آوازیں' فیرم مٹ ۳ x ۳ چھ گھنٹہ پر۔ حیض زیادہ جاری رہنے پر مصنف کا تجربہ ہے کہ فا ۔لنکس ریلجیوسا 3X ہر چار گھنٹہ پر دینے سے بند ہو جاتا ہے پھر کیموملا ۳۰ اور اپیکاک ۳۰ کو وقفہ وقفہ سے دینا نہ بھولیں۔

نوٹ : حیض جاری ہونے کی تمام امیدیں منقطع ہو جائیں تو علاماتی ادویہ کے ساتھ مریضہ کو ورزش کرائیں' ریڑھ پر برف کا تھیلا لگائیں یا سرد پانی میں کمر تک بٹھائیں' پھیپھڑے' گردوں' آلات انہضام اور جلد کے افعال بحال کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

۳ - حیض کی مقدار زیادہ' استحاضہ Metrorrhagia

جب ایام حیض میں خون زیادہ مقدار سے خارج ہو تو اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

استحاضہ میں خون عام طور پر سرخ ہو' رک رک کر آتا رہے' پیڑو میں درد ہو' ہر دو گھنٹہ پر سبائنا ۳ دیں۔ خون نہ رکتا ہو' زیادہ سرخی مائل ہو' نیچے پیڑو کی زیادہ تکلیف رہے تو ہر چار گھنٹہ پر فا ۔لنکس ریلیجیوسا 1X کے پانچ قطرے ۔ سیاہی مائل خون جاری رہے لیکن درد نہ ہو تو ہر دو گھنٹہ پر ہیمیلس ۳ دینا چاہئے۔ سخت درد کے ساتھ گہرے رنگ کا خون لوتھڑے دار ہونے پر ہر دو گھنٹہ پر کیموملا ۶ سے فائدہ ہوتا ہے۔ ماہواری کے ایام گزرنے کے بعد عرصہ تک خون جاری رہنے پر ہر دو گھنٹہ پر ونکامائنر ۳۰ دیجئے۔ خون سرخ' برابر جاری رہے'

بار بار متلی محسوس ہوتی ہو' ہر دو گھنٹہ پر اپیاک ۳ کام کی دوا ہے۔ کسی دوا سے فائدہ نہ ہو تو تھلاپسی برسا پسٹورس 1X کے پانچ قطرے' تھوڑے پانی میں ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے اور رحم میں رسولی کی طرف توجہ دیجئے۔ رحم ہٹ گیا ہو تو اسے اپنے مقام پر لانے کی دوا دینا بھی ضروری ہو گا۔ رحم زیادہ گر کر باہر آگیا ہو تو آپریشن کرا دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

۴ - حیض کی زیادتی Menorrhagia

جب خون ایام حیض کے علاوہ بھی بکثرت جاری رہے تو اسے مینورجیا کہتے ہیں۔

مینورجیا یعنی بکثرت خون کے اخراج میں حسب علامات' بورکس ۶ ہر چار گھنٹہ پر' کلکیریا کارب ۶ چار گھنٹہ پر' ایلو 3X چار گھنٹہ پر' فیرم مٹ ۶ چار گھنٹہ پر' ہیمیلس ۳ چار گھنٹہ پر' چائنا ۳ چار گھنٹہ پر' کیموملا ۶' سیکیل کار ۳' میگنشیا کارب ۶' سبائنا ۳' بلاڈونا ۳' اپیکاک ۳' ایسڈ نائٹرک ۱' آرسنک ۳' امبرا گریسیا ۳' اوسٹیلیگو ۳ چار چار گھنٹہ پر اور تھلاپسی Q کے پانچ قطرے پانی میں آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ مصنف نے ہر علاماتی دوا کے ساتھ فائیلکس ریلیجیوسا 3X (خصوصا رحم میں رسولی کی وجہ سے) دیا ہے اور کبھی ناکام نہیں ہوا۔

استحاضہ اور منورجیا عام طور پر اسقاط ہونے کے بعد' انول رحم میں پھنس جانے' رحم کا جگہ سے ہٹ جانے' رحم میں رسولی پیدا ہونے' سل' زیادہ مجامعت کرنے یا شدید بخار وغیرہ سے ہو جاتا ہے۔ اس لئے پوری جسمانی علامات کو مد نظر رکھ کر علاج کرنا چاہئے۔

۵ - حیض کا درد سے آنا Dysmenorrhoea

اس مرض میں عورتیں حیض کی ابتدا ہی سے سخت درد میں مبتلا ہوتی ہیں۔ درد کی شدت میں رو پڑتی ہیں' دوہری ہوتی ہیں اور جب حیض جاری ہو جاتا ہے تو قدرے سکون ہوتا ہے۔ رحم کی ساخت میں خرابی' اسکی گردن کا لمبا ہونا یا پیچھے کو جھک جانا' رطوبت خفتہ الرحم میں کمی اور اسکی جھلی میں خارش اور رحم میں رسولی کا ہونا وغیرہ اس بیماری کے اسباب میں شامل ہیں۔

علاج :

اکثر دواؤں کا ذکر اور طریقہ استعمال (حیض کی دیگر کیفیات) کے عنوان میں درج ہے۔ پھر بھی کچھ ضروری دواؤں کا حوالہ دینا مناسب ہے۔

انتہائی تکلیف دہ پیٹ کے درد میں، کالو فائلم ۳ ہر گھنٹہ پر دینا آب حیات سے کم نہیں۔ بھاری بھرکم اور مضبوط خواتین میں ناقابل برداشت درد ہو تو ایکونائٹ ۳۰ ہر گھنٹہ پر دیں۔ جب مریضہ غمزدہ، بے چین اور درد پیڑو میں نیچے ہو تو، سیمی سی فیوگا ۳ ہر گھنٹہ پر دینا فائدہ مند ہے۔ جب درد کی شدت میں مریضہ زور زور سے چیخ اٹھتی ہو اس وقت کیکٹس ۳ ہی ہر دو گھنٹہ پر دینا ضروری ہے۔ ہر طرح کے درد میں جس میں بے چینی ہو، آنسو نکل آئیں تو کیمو ملا ۶ ہر گھنٹہ پر دینا نہ بھولیں۔ درد کو سینکنے سے آرام ملتا ہو اس وقت کی دوا میگنیشیا فاس 6X ہے جسے گرم پانی میں پندرہ منٹ پر دیں۔ ران اور کمر کے دونوں اطراف میں درد ہو، بورکس ۶، میگنیشیا کارب ۶ باری باری دو گھنٹہ پر۔ درد کے ساتھ متلی بھی ہو اس وقت، گلولس ۶ ہر گھنٹہ پر۔ درد رہ رہ کر اٹھتا ہو اس وقت وائبرنم اپولس ۳ ہر گھنٹہ پر۔ سردرد کے ساتھ درد میں جلسیمیم ۳ پندرہ منٹ پر۔ ماہواری مقدار میں کم، سیاہ لوتھڑے اور درد پر پلساٹیلا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ اس کے ساتھ سیپیا ۶ بھی باری باری دینا چاہئے۔ سخت درد میں ماہواری کا خون زیادہ کمزور عورت میں ہو تو زین تھیکسائلم ۳ (Xanthoxylum 3) ہر گھنٹہ پر۔ بدبودار خون کے ساتھ سیلان الرحم اور جلن ہو، ہر گھنٹہ پر بلاڈونا ۳۔ درد کے ساتھ خون سیاہی مائل اور جلن ہو تو ہما میلس ا کے چار قطرے پانی میں چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

۶ - سوزش رحم Metritis

ورم رحم یا سوزش رحم زیادہ تر ادھیڑ عمر کی خواتین میں ہوتا ہے۔ وجوہات میں حمل یا وضع حمل کے بعد رحم کی گردن ماؤف ہوتی ہے۔ علامات میں سردی لگنا، متلی، قے، پیاس اور دست ہوا کرتے ہیں۔ رحم میں ورم اور درد کے ساتھ بیٹھنا مشکل ہوتا ہے، لیٹے رہنے سے سکون ہوتا ہے، زبان خشک ہو جاتی ہے، کمزوری بڑھ جاتی ہے۔

حسب علامات ایکونائٹ 3X، آرسنک 3X، سیپیا ۳، آئیوڈیم ۳۰، سلفر ۳۰، پلاٹینم ۶، بلاڈونا ۳، مرکری 3X کے علاوہ ہپر سلفر وغیرہ اچھی دوائیں ہیں۔

مصنف کے تجربہ میں ایکونائٹ ۳ کے ساتھ بلاڈونا ۳ ہر گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوا ہے۔

۷ - خروج رحم Prolapsus Uterus

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ رحم اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے اور اسے خروج رحم کہتے ہیں۔ کبھی خفیف طور پر اور کبھی مکمل طور پر اندام نہانی سے باہر آجاتا ہے۔ عام طور پر یہ مرض شادی شدہ درمیانی عمر والی خواتین میں ہوا کرتا ہے۔ کبھی زیادہ اچک پھاند کرنے والی، ناچنے یا دوڑنے والی کنواری، کمزور اور دبلی پتلی، نازک مزاج عورتوں میں بھی ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ ایام حیض میں زیادہ زور لگانے کے باعث بھی یہ مرض ہوا کرتا ہے۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ رحم اپنی جگہ سے خفیف سا ہٹ گیا ہو اور عرصہ دراز تک مریضہ کو خبر بھی نہ ہو کیونکہ ایسے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

مرض کی علامات مختلف عورتوں میں مختلف ہوا کرتی ہیں لیکن جو علامات عام طور پر نمایاں ہیں ان میں کمر کا درد ہوتا ہے جو رانوں اور جنگاسے تک جاتا ہے۔ محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی چیز اندام نہانی سے باہر آرہی ہے۔ کھڑا رہنے کو جی نہیں چاہتا، تکان اور درد ہوتا ہے، سیلان الرحم ہو جاتا ہے، پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے جو کھل کر نہیں ہوتا، مزاج میں چڑچڑاہٹ، بدہضمی یا قبض اور گھبراہٹ بھی ہو سکتی ہے۔ کسی چیز کے اٹھانے سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن کسی کروٹ لیٹ جانے سے سکون ملتا ہے۔ بچہ کی پیدائش کے بعد جبکہ رحم بڑا رہتا ہے اور متعلقہ حصے کمزور ہوتے ہیں، عورت جلد اٹھ کھڑی ہو تو رحم جگہ سے ہٹ جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون حیض ظاہر نہ ہوا ہو اور خون کا اجتماع ہونے سے رحم بھاری ہو کر ہٹ جائے مگر ایسا کم ہوتا ہے۔ کثرت جماع، چوٹ لگنا، مسلسل کھانسی، قبض، بواسیر، اور زیادہ دیر تک کھڑا رہنے سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔

علاج :

۱ - اس مرض کی سب سے اہم دوا، لیلیم ٹائیگرم ہے جسے نمبر ۳۰ میں صبح و شام دینے سے آرام ملتا ہے۔ اس کی مریضہ پیڑو میں بوجھ اور وزن محسوس کرتی ہے، ہاتھ کے دبانے سے سکون ملتا ہے، پیشاب کی نالی پر اثر ہوتا ہے، پہاڑ پر چڑھنے یا تیز قدم چلنے سے تکلیف میں شدت ہوتی ہے، خراش دار زرد رطوبت بھی رحم سے نکلتی ہے۔

۲ - رحم کے مقام پر بوجھ، نڈھال ہونے کا احساس، چھونے سے مقام پر درد، گرمی معلوم ہو، خون حیض زیادہ آنا

ہو‘ مزاج چڑچڑا ہو تو‘ بلاڈونا ۳ ہر آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔
۳ - جب چوٹ لگنے یا زیادہ محنت کرنے سے رحم ہٹ گیا ہو تو‘ آرنیکا ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر مفید ہے۔
۴ - رحم کے ہٹنے میں سیلان رحم ہو‘ تکلیف کم کرنے کے لئے مریضہ حصہ کو دباتی ہو‘ حیض بے قاعدہ ہو‘ پیشاب کی بار بار حاجت ہو‘ رانوں میں کھنچاوٹ ہو تو سیپیا ۶ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔
۵ - ایسا معلوم ہو کہ خون حیض نمودار ہو گا‘ خون زیادہ آتا بھی ہو‘ قبض اور عصبی کمزوری ہو تو سٹینم ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔
۶ - رحم باہر آنے میں فریکیسی نس امریکانہ Q کے پانچ قطرے آدھی پیالی پانی میں آٹھ گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات‘ ہیلونیس 3X‘ ہپر سلفر ۳۰‘ لائیکوپوڈیم ۳۰‘ نکس‘ وامیکا 3X‘ پوڈوفائلم ۳۰‘ اور سلفر ۳۰ بھی اچھی دوائیں ہیں۔ ورم رحم کے ساتھ دماغی پریشانی ہونے پر اورم میٹ ۳۰ چار گھنٹہ پر اچھی دوا ہے۔ مریضہ مغرور اور دوسروں کو حقیر سمجھے تو پلاٹینا ۳۰ چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

۸ - رحم کی رسولی Polypus of the Womb

فی زمانہ تیس پینتیس برس کی خواتین زیادہ تر ان رسولیوں کے مرض میں مبتلا دیکھی گئی ہیں جو رحم میں ایک یا زیادہ تعداد میں بھی ہو سکتی ہیں۔ کبھی یہ سرطان بھی بن سکتی ہیں جنہیں Carcinoma کہتے ہیں۔ انہیں جلانا یا نکال دینا پڑتا ہے‘ دواؤں سے بھی ٹھیک ہو سکتی ہیں۔ یہ عام طور پر تین اقسام کی ہوا کرتی ہیں۔ جھلی دار‘ سسٹک cystic اور ریشہ دار Fibroid۔ اس کا سبب تولد ایام حیض میں ہوتا ہے۔ خاص طور پر بدن کو اس کی ضروریات کے لحاظ سے نشوونما کا موقع نہ ملے‘ ماحول اور خوراک مناسب نہ ہو تو جہاں اور امراض سر اٹھاتے ہیں‘ رحم میں رسولی بھی ہو جاتی ہے۔

اس کی سب سے زیادہ پریشان کرنے والی علامت ”جریان خون“ ہے جو بار بار درد کے ساتھ زیادہ مقدار میں نکلا کرتا ہے۔ ہر دوسرے تیسرے ہفتہ مریضہ اس تکلیف میں مبتلا ہوتی ہے۔ رحم بڑھ جاتا ہے اور پیڑو میں درد ہوتا ہے۔ مثانہ یا مقعد میں خراش کے ساتھ زیادہ مقدار میں بدبودار سیلان رحم کا اخراج بھی ہو سکتا ہے۔ متلی‘

بد ہضمی، دل کی دھڑکن، لاغری، بے چینی، اور کمی خون کی شکایت ہو جاتی ہے جب رسولی فم رحم میں ہو تو اسے دور کرنا آسان ہے اور رحم کے اندر ہو تو آپریشن کرا دینا بہتر ہے۔

علاج :

فائبرائڈ ٹیومر میں سلیشیا ۳ کے تین قطرے، پانی میں آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ جبکہ گہرے رنگ کے اخراج خون پر جو بالکل پتلا ہو، سیکیل کارا، پانی میں چار گھنٹہ پر دینے سے آرام آتا ہے۔ ساتھ میں اسٹی، ہسٹرنیم ۳۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ سوتے وقت دینا مفید ہوتا ہے۔ خواتین میں اگر تھائرائڈ گلینڈ بھی بڑھا ہوا ہو تو تھائرائڈین ۳۰ ہفتہ میں تین مرتبہ دینا لازمی ہوتا ہے۔ ماہواری جلد اور زیادہ سرخی مائل ہو تو اپیکاک Q تین قطرے، پانی میں چار مرتبہ۔ خون مسلسل کئی دن جاری رہنے پر، فائلکس ریلیجیوسا 3X کے ساتھ تھلاسپی Q کے پانچ قطرے، پانی میں باری باری دو گھنٹہ پر، آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ ہائڈراسٹینم میور 3X کے تین قطرے، پانی میں ہر دو گھنٹہ پر دینے سے بھی آرام آتا ہے جسکے بعد وقفہ بڑھا دینا چاہئے۔ کینسر یعنی کارسینوما ہونے پر ہر ہفتہ، کارسینوسین ۲۰۰ دینا انتہائی ضروری ہے۔

مصنف نے فائبروما زیادہ تر، فائلکس ریلیجیوسا اور تھائرئیڈینم کے ساتھ اپیکاک سے فائدہ پہنچایا ہے۔

نوٹ : حیض سے متعلق دوائیں استحاضہ اور کثرت حیض کے عنوان میں پہلے درج کی جا چکی ہیں، علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں ضرور نظر میں رکھیں۔

سیلان الرحم Leucorrhoea

مستورات کے اس مرض میں پتلا سفید پانی کی طرح، گاڑھا، ملائی رنگ کا بدبودار یا بغیر بدبو، زرد یا سبز رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہے۔ کبھی یہ سیاہی مائل یا تیزابی بھی ہوتا ہے۔ جہاں لگتا ہے جلن اور خارش ہوتی ہے۔ کپڑا بھی کٹ سکتا ہے۔ اسی کو "لیکوریا" کہتے ہیں۔ یہ دراصل رحم اور اندام نہانی کا نزلہ ہے۔ زمانہ صحت میں یہ مادہ آلات تناسل کو نرم رکھنے کے لئے کم مقدار میں ہوتا ہے لیکن بیماری میں مقدار بڑھ جاتی ہے۔ مریضہ کمزور اور فکر مند رہتی ہے۔ کبھی چکر، کبھی سردرد، اور کبھی معدہ خراب رہتا ہے، چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے اور آنکھوں کے

نیچے سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ جو رطوبت رحم کے تنگ نچلے حصہ کے غدود یعنی سروائیکل گلینڈز سے خارج ہوتی ہے وہ انڈے کی سفیدی کی طرح بدبودار ہوتی ہے۔ اس سے چونکہ فم رحم بند ہو سکتا ہے اس لئے حمل نہیں ٹھہرتا۔ جو رطوبت رحم کی اندرونی جھلیوں سے خارج ہوتی ہے وہ کبھی ایام سے پہلے یا اس کے بعد بھی زیادہ مقدار میں نکلتی ہے۔ بعض اوقات حیض کے بجائے صرف پانی ہی خارج ہوتا ہے۔ یہ مرض اکثر جسم کی کمزوری، رحم الٹ جانے، اجتماع خون، عرصہ تک دودھ پلانے، زیادہ دستوں کے بعد کمزوری اور عیاشانہ زندگی بسر کرنے والی خواتین میں ہوتا ہے۔ میری پچاس سالہ پریکٹس کا تجربہ ہے کہ یہ فی زمانہ اسی (۸۰) فی صد خواتین میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے اسکی طرف سے علاج میں غفلت نہ کرنا چاہئے۔

علاج :

سیلان الرحم یا لیکوریا چھوٹی بچیوں میں سفید، متعفن، خراش پیدا کرنے والا، مروڑ یا سیاہ پاخانہ کے ساتھ ہو تو کاربولک ایسڈ ۶۔ پیٹ بڑا ہو، ٹانگیں کمزور اور سرد ہوا سے بڑھے تو کلکیریا کارب ۶ اور کیڑوں کی وجہ سے ہو تو سنا ۳ (Cina)، زیادہ مقدار اور پیڑو میں درد کے ساتھ کالوفائلم ۶، بغیر کسی علامت کے، کوبے یا ۶ ہر چار گھنٹہ پر۔ یہ دوائیں جوان عورتوں کو بھی دی جا سکتی ہیں بشرطیکہ یہی علامات ہوں۔

عام طور پر لیکوریاہ کی شکایت میں رطوبت سفید یا زردی مائل ہو، حیض کم یا دیر میں ہو یا دوران حیض بھی ہو تو پلساٹیلا ۳ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ کمر میں سخت درد کے ساتھ ہونے پر اوا ٹیسٹا ۶ ہر چھ گھنٹہ پر۔ تلی بڑھی ہونے کے ساتھ درد اور لیکوریا ہو تو ہر چار گھنٹہ پر سیانو تھس Q تین قطرے تھوڑے پانی میں دیں۔ لیکوریا کا پانی سفید، گرم اور حیض کے دوران نکلے، فرج کے لب سرخ اور متورم ہوں تو بوریکس ۶ چھ گھنٹہ پر۔ پانی سفید انڈے کی طرح، پیلا یا سبزی مائل جو کپڑے پر دھبہ چھوڑ دے تو بووسٹا 3X چھ گھنٹہ پر۔ بدبودار پیلے رنگ کا جس میں اندام نہانی میں جلن یا کھجلی ہوتی ہو، حیض کے بعد متواتر جاری رہے کریازوٹم ۳ چار گھنٹہ پر۔ سبزی مائل گاڑھا بدبودار، خراش پیدا کرنے والا، پیشاب میں بدبو، حیض سے قبل ہونے پر سیپیا ۶ ہر چار گھنٹہ پر۔ مصنف نے سیپیا ہمیشہ پلساٹیلا کے بعد دیا اور فائدہ ہوا۔ لیکوریا جو کثیر مقدار میں ہوتا ہو، بہہ کر پنڈلیوں تک آ جائے، رنگ زرد، سخت قبض و جلن، عضو تناسل میں خارش کے دھبے رہ جایا کریں تو اس سے بہتر کوئی دوا نہیں، الیومنا ۶ ہر چار

گھنٹہ پر دینا چاہیے۔ پانی زردی مائل، دل بیٹھتا معلوم ہو، زبان پر سفید یا زرد تہہ جمی ہو، قبض ہوا کرے تو ہائڈراسٹس کین ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔ لیکوریا جس میں کوئی دوا فائدہ نہ کرے، ہتھیلی اور تلوے جلتے ہوں، رطوبت سے جلن ہوتی ہو، سلفر ۶ ہر چار گھنٹہ پر۔ قبض کے ساتھ لیکوریا ہو اور مریضہ گندمی رنگت کی ہو، زکام ہو جایا کرے تو نیٹرم میور ۶ ہر چار گھنٹہ پر۔ قبض کے ساتھ پاخانہ مقعد میں بھرے رہنے کا احساس ہو اور بواسیر کی شکایت ہو ا۔سکولس ہپ ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔ سیلان الرحم بکثرت بہے جو ایڑی تک چلا جائے، بند ہونے کے بعد شدید کمر درد ہو، حیض کا خون بار بار بکثرت ہوتا ہو تو پوپین ۳ ہر چار گھنٹہ پر دے کر مصنف نے اکثر فائدہ اٹھایا ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات فیرم میٹلیکم، ایلوز، امونیم میور، گریفائٹس، آئیوڈیم، ایگریکس مسکیرس، لو۔بیلیا انفلاٹا، سلیشیا، سورائینم اور لیکیسس وغیرہ بھی کام کی دوائیں ہیں۔

۱۰ - سن یاس کی تکلیف Menopause(Change of life)

عام طور پر چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر جانے پر حیض آنا بند ہو جاتا ہے یا کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ویسے میں نے اوپر کہیں درج کیا ہے کہ ایک مریضہ کو ستر سال کی عمر میں بھی حیض کی کوئی تکلیف نہ تھی وہ باقاعدہ آتا تھا لیکن یہ حالت شاذو نادر ہی ہوتی ہے۔ عموماً چالیس سال کے بعد مستورات میں حیض جاری ہو یا سیلان الرحم کی شکایت ہو تو یہ "سن یاس" کا مرض کہلائے گا۔

علاج :

سن یاس میں نیند کے بعد اور گرمی سے درد سر، اختلاج قلب یا جو بھی تکلیف ہو، لیکیسس ۶ ہر چھ گھنٹہ پر دیں۔ سن یاس کے بعد اگر رحم سے خون جاری ہو اور مریضہ سوزاک کا شکار ہو تو اورم میور ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا چاہیے۔ ایسی مریضہ اگر نروس ہو، دل بیٹھتا ہو، جسم کی بعض حصے سن ہوتے ہوں، حلق میں کچھ پھنستا محسوس ہو تو اگنیشیا ۳ ہر چھ گھنٹہ پر۔ مریضہ میں بے چینی، نیند نہ آتی ہو، دماغ میں ہیجانی کیفیت ہو، ایسی صورت میں سمی سی فیوگا ۳ ہر چار گھنٹہ پر۔ سن یاس میں رحم موٹا ہو جائے، سیاہ خون بکثرت نکلے یا منجمد ٹکڑے نکلتے ہوں تو اسٹیلیگو 3X ہر چار گھنٹہ پر۔ اس مرض میں چہرہ تمتما اٹھے اور پسینہ زیادہ اچانک آجاتا ہو، جبرانڈی ۶ ہر چار گھنٹہ پر فائدہ

مند ہے۔ لیکوریا ' درد کی شکایت ' جلدی امراض اور مریضہ گندمی رنگت کی ہو تو ہر چھ گھنٹہ پر سیپیا ۳ دینا چاہئے۔ مریضہ میں متلی ' بھوک کی کمی ' خون حیض یا لیکوریا کا پانی نکلے ' سو کر اٹھنے پر منہ بدمزہ ہو ' کالی کارب ٦ ہر چھ گھنٹہ پر۔ مریضہ میں نیند کی کمی ' دل بیٹھے ' غصہ ' کمزوری ' اور حلق میں کچھ پھنستا محسوس ہو تو ولیریانا ۳ ہر چھ گھنٹہ پر دیں۔ ضعیف مریضہ ہو اور خون حیض جاری ہو تو میلکم ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر دینا نہ بھولیں۔ ایلوز ' ایلٹرس فاری نوسا اور ایلومنا بھی حسب علامات اچھی دوائیں ہیں مصنف نے سن یاس کی تکالیف میں میلکم اور سیپیا دے کر فائدہ حاصل کیا ہے۔ ساتھ میں اگر خارش پائی گئی تو کریا زوٹ بھی شامل کیا۔

۱۱ - بانجھ پن Sterlity

بانجھ پن کا مرض قدرت کے اعلیٰ و افضل ترین مقصد سلسلہ تولید کو منقطع کر دیتا ہے۔ اس مرض کو سمجھنے کے لئے عورت کا اعضاء تناسل کی اناٹمی اور فزیالوجی سے واقفیت ضروری ہے۔ اس مرض میں واضح اور عام اسباب کے علاوہ پیدائشی نقص بھی ہو سکتا ہے جو بالعموم ناقابل علاج ہے۔ اس میں فیلوپین ٹیوبز یعنی وہ نالیاں جو خصیتین سے رحم میں جایا کرتی ہیں ' بند ہوا کرتی ہیں ' رحم اپنی جگہ سے الٹ جاتا ہے یا ہٹ جاتا ہے۔ واضح اسباب میں اندام نہانی کا تنگ یا بند ہونا ' جریان منی یعنی سیلان الرحم ' رسولیاں یا پھوڑے ' ایام ماہواری میں رحم کی اندرونی جھلی کا پھٹ جانا ' موٹاپا ' قبل از وقت یا عمر کی زیادتی پر شادی ' غذا میں زیادہ چربی کا استعمال ' فکر و تردد ' غم و غصہ ' جذبات نفسانی کی زیادتی یا دب جانا اور عیاشانہ زندگی گزارنا وغیرہ شامل ہیں۔ اس سلسلے میں گائنی کے ایک ماہر ڈاکٹر سیڈلر کا قول ہے کہ روٴسا دنیا کی آبادی کم کرتے ہیں جبکہ غربا اور محنتی لوگ اس کمی کو پورا کرتے ہیں۔

علاج :

اگر قدرتی بانجھ پن نہیں تو درج ذیل دوائیں فائدہ مند ہیں۔

حیض قلیل یا بالکل بند ' سیلان الرحم سوزش پیدا کرنے والا ' شرم گاہ میں کھجلی ' سوزاک ' خودکشی کی رغبت ہونے پر ' اورم میور ۳ ہر آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ جب ماہواری زیادہ اور قبل از وقت ہو تو کلکیریا کارب ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر مجامعت کی زیادہ خواہش ہونے پر ' بانجھ پن ہو تو فاسفورس ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بانجھ پن میں جماع کے وقت مواد یا آؤں نکلا کرے ' کوئی دوا فائدہ نہ کرتی ہو تو نیٹرم کارب ٦ ہر آٹھ گھنٹہ

پر۔ پستانوں میں درد' ماہواری میں کمی' جسمانی کمزوری کے ساتھ خصیۃ الرحم کی کمزوری ہو تو کونیم ۳ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ سیلان الرحم سفید' گرم اور کثرت سے ہو تو ہر آٹھ گھنٹہ پر بورکس ۶ دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ چھاتیوں کی گھنڈیاں Nipples اور رحم سکڑ جائیں' ترچھے ہوں' بھوک زیادہ لیکن جتنا کھائیں سوکھتی جائیں تو ایسی خواتین کو آئیوڈیم 3X ہر آٹھ گھنٹہ پر دینے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ جن مستورات میں خون کی کمی ہو' اچھی غذا بھی نہ لگتی ہو' غمگین اور رنجیدہ رہیں' پاخانہ خشک یا دست ہو حیض مقدار میں کم تو نیٹرم میور ۶ ہر آٹھ گھنٹہ پر دیں۔ اگر ماہواری بالکل بند ہو تو سینی شو 3X ہر چھ گھنٹہ پر اور ہفتہ میں ایک مرتبہ سلفر ۲۰۰ سے فائدہ ہوتا ہے۔ بانجھ پن میں حیض کی زیادتی یا کمی ہو' قبل از وقت ہوں اور نفسانی خواہش کم ہو گئی ہو تو اشوکا Q کے پانچ قطرے' پانی میں چھ گھنٹہ پر دیں۔ موٹی خواتین میں فائٹولیکا ۳۰ اور دبلی پتلی خواتین میں جو رحمی تکالیف کا شکار ہوں سیپیا ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر اچھی دوائیں ہیں۔ بائیں خصتہ الرحم میں تیز درد' سیلان الرحم کی زیادتی' پیشاب دودھ کی طرح سفید یا خون' مثانہ میں جلن ہوا کرے تو چھ گھنٹہ پر یوپٹوریم پرف ۳۰ دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بائیو کیمک میں سلیشیا 3X کے ساتھ نیٹرم فاس 6X ہر چھ گھنٹہ پر دینے سے بھی اکثر فائدہ ہوا ہے۔ مصنف کے تجربہ میں سینی شو 3X' ہیلونیس 3X اور سلیشیا 3X بہت اچھی دوائیں ہیں جب کہ فاسفورس کی دو سو طاقت بھی ہر ہفتہ دی گئی۔ حسب علامات پلاٹینم ۳۰' ایسڈ فاس 3X اور سلفر ۳۰ کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔

آلات تناسل زنانہ کی متفرق بیماریاں

شرم گاہ میں ناقابل برداشت سرسراہٹ کے ساتھ خواہش نفسانی بڑھے ' تشنجی دورے' غشی Moschus 30 چھ گھنٹہ پر۔ جماع کے وقت شرمگاہ میں پھوڑے جیسا درد' سخت کھجلی جو شب میں زیادہ ہو' تلوے میں جلن باری باری' چار گھنٹہ پر Sulphur 30 اور Sanicula 3۔ جماع کے وقت شرم گاہ سے خون جاری ہو' درد ہوا کرے تو ارجنٹم نائٹریکم ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر۔ شرم گاہ کے بال گر جائیں' خشکی' خارش' اور جماع سے نفرت ہونے پر نیٹرم میور ۶ چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ اندام نہانی میں سخت کھجلی میں جب اندر جلد چھل گئی ہو' سرخ و گرم ہو' خواہش نفسانی جاتی رہے' ہیلونیس 3X چھ گھنٹہ پر۔ کھجلی میں' پلاٹینم' کالی بائکرام' کینتھرس' ٹیرنٹولا' کریازوٹم' امبراگرسیا' کیلیڈیم' ہائڈروکوٹائل' اور سیپیا وغیرہ اپنی اپنی

مخصوص علامات کے ساتھ بہترین ادویات مانی گئی ہیں جو ۳۰ طاقت میں دیں۔ شرم گاہ میں گومڑ ہو' اکثر خون جاری رہے' رحم جگہ سے ہٹ جائے' کمر درد کرے' معلوم ہو اعضاء باہر آجائیں گے' جس کی وجہ سے مریضہ آگے ہاتھ رکھ کر چلنے پر مجبور ہو تھوجا ۲۰۰ ہر ہفتہ کے ساتھ سمی سی فیوگا ۳ چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ حیض جلد جلد' مقدار میں زیادہ اور شرمگاہ سے ہوا خارج ہوا کرے تو برومیم ٦ ہر چھ گھنٹہ پر دیں۔ گومڑی کی وجہ سے خون جاری ہو' کمزوری ہو جائے' ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوں تو ٹریلیم ۳ دینے سے آرام آتا ہے۔ رحم میں کینسر ہونے پر سرخ خون زیادہ تعداد میں نکلے' ہسٹریا کے دورے پڑتے ہوں تو سناموم Cinnamonum 6 ہر چار گھنٹہ پر دیں۔ آلات تناسل پر چیچک جیسے دانے اور زخم ہونے پر اورم میور ۳ ہر چار گھنٹہ پر دیں۔ رحم کے گومڑ خواہ کینسر کے ہوں' مصنف نے ہمیشہ فاسفورس ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ اور اگر کینسر یقینی ہو تو کارسی نوسن ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ' آرسنک آئیوڈائڈ 3X ناشتہ و کھانے کے بعد اور اس کے علاوہ خون بند کرنے کے لئے ٹریلیم ۳ سے اچھے نتائج برآمد کئے ہیں۔

خواہش نفسانی زیادہ Erotomania(Nymphomania)

اکساہٹ و خواہش نفسانی چھوٹی بچیوں میں ہو جائے تو پندرہ دن میں صرف ایک مرتبہ ٹیوبر کلینم 1.M دیں یہی کافی ہے۔ لڑکیوں میں خواہش نفسانی بڑھ جائے' انگشت زنی کرنے لگیں تو چھ گھنٹہ پر گریشی اولا ۳ اور کالی فاس ٦ باری باری دن میں چار مرتبہ دینا چاہئے۔۔ بائی کیمک میں کالی فاس 3X' کلکیریا فاس 6X' اور کلکیریا فلور 6X بھی اچھی دوائیں ہیں۔ خواہش نفسانی خواتین میں اتنی بڑھ جائے کہ بے چین ہونے لگیں' کبھی رحم سے گولہ سا اٹھ کر حلق میں پھنسنے لگے تو چار گھنٹہ پر ریفے نس ۳۰' بڑھی ہوئی نفسانی خواہشات میں گمس 3X' زنکم مٹ ۳۰' پلاٹینا ۳۰ اور کونیم ۳۰ وغیرہ بھی اپنی علامات کے لحاظ سے اچھی دوائیں ہیں۔

۱۴ - پستان کی بیماریاں

۱ - پستانوں میں درد اور سختی کا جیسے ہی احساس ہو پہلی دوا' برائیونیا ۳ ہے جسے ہر گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

۲ - برائیونیا ۳' اڑتالیس گھنٹہ میں کام نہ کرے تو فائٹولکا ۳ ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ مریضہ موٹی ہے تو وزن بھی کم ہو گا۔ اسکے ساتھ گرم پانی میں پندرہ قطرے فائٹولکا Q کے ملا کر سینکنا چاہئے۔

۳ ۔ پستان میں گلٹھیاں داہنی طرف، سخت، کونچن ہو، چھونا برداشت نہ ہو، حیض کے وقت پستان بڑھ جاتے ہوں تو کونیم ۳۰ چار گھنٹہ پر دیں۔ اس سے پستان کے درد والے ٹیومر بھی درست ہوتے ہیں۔

۴ ۔ گلٹھیاں پستان کے بائیں طرف ہوں جن میں سرخی، سوزش اور چھونے سے درد ہو تو سلیشیا ۶ ہر چار گھنٹہ پر۔

۵ ۔ اگر گلٹھی میں درد، کھجلی اور تکلیف بغل تک جایا کرے تو چار گھنٹہ پر برومیم ۳۰ بہترین دوا ہے۔

۶ ۔ گومڑ جو پستانوں میں دبانے سے ادھر ادھر ہلیں یا اندر ہو جاتے ہوں تو کلکیریا آئیوڈائڈ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۷ ۔ غدودوں کے ساتھ پستان سوکھتے جائیں، بھوک زیادہ بڑھ جائے اور خالی پیٹ تکلیف ہو، چہرہ دبلا ہو تو آئیوڈیم ۶ چار گھنٹہ پر۔

۸ ۔ پستان سکڑتے جائیں اور چھوٹے ہوتے جائیں تو لیک ڈیفوریٹم چار گھنٹہ پر یقینی دوا ہے۔

۹ ۔ پستان کسی چوٹ سے سکڑیں یا چھوٹے ہوتے جائیں تو آرنیکا ۲۰۰ ہر ہفتہ کے ساتھ، لیک ڈیفوریٹم دینا چاہئے۔

۱۰ ۔ کنواری لڑکیوں میں پستان بڑھ جائیں یا سوکھ جائیں یا درد کریں، پستانوں سے دودھ کا سیلان ہو جائے یا گومڑ ہی کیوں نہ ہو جائیں، چمافیلا امبلاٹا Q کے پانچ قطرے، پانی میں تین مرتبہ روزانہ دیں۔

۱۱ ۔ پستانوں میں بچے کی ولادت کے بعد دودھ اترنے پر بخار، چہرہ سرخ، ورم اور بے چینی ہو تو ایکونائٹ ۳ کے ساتھ بلاڈونا ۳ چار گھنٹہ پر دیں۔

۱۲ ۔ پستانوں میں دودھ پلانے کے زمانے میں دودھ خشک ہو یا بغیر حمل کے دودھ ہو یا دودھ میں بدبو ہو، بچہ منہ نہ لگائے تو ایسے تمام امراض میں اسافیٹیڈا ۳۰ چھ گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

۱۳ ۔ پستانوں میں دودھ کم ہو جائے اور کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئے تو آرٹیکا یورنس ۳۰ چھ گھنٹہ پر دیں۔

۱۴ ۔ بجائے حیض، پستانوں میں دودھ پیدا ہو جانے پر مرکیورس سال ۶ دینا چاہئے۔

۱۵ ۔ پستان متورم، سخت درد، زخم میں مواد، نپل پک جائیں، حیض پر پستان بڑھ جائیں تو چار گھنٹہ پر فائٹولکا ۳۰ دیں۔ اور زخم ہونے پر اسی کے فائٹولکا Q کو پانی میں پندرہ قطرے اور دس قطرے کلینڈولا

Q کے ملا کر صاف کریں اور کلینڈولا مرہم لگائیں۔

۱۶ - دودھ پلاتے وقت پستانوں میں درد جو کمر تک جاتا ہو، کروٹن ٹگ ۳۰ ہر چار سے چھ گھنٹہ پر دیں۔

۱۷ - پستان کے گومڑ ملتے ہوں، ناسور بن جائیں یا کینسر کے ہوں، کاربو ایمیلس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ صرف کینسر میں، کارسی نوسن ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ، اسی کے ساتھ دیتے رہیں۔ باری باری، فاسفورس ۲۰۰ بھی ہر ہفتہ دینا مفید ہے۔

۱۸ - پستان میں گومڑ اگر کینسر بن جائیں، مواد بہتا ہو، جلن اور درد ہو تو لو بیلیا ۳ چھ گھنٹہ پر۔ ساتھ میں باری باری، کارسی نوسن ۲۰۰ اور فاسفورس ۲۰۰ کے ساتھ ناشتہ و کھانے کے بعد دن میں تین مرتبہ آرسنک آئیوڈائیڈ دینا چاہئے۔ یہ مصنف کا آزمودہ نسخہ ہے۔ پستان چھونے سے درد کرنے میں مصنف نے ڈلکامارہ ۳۰ سے فائدہ اٹھایا ہے۔

استقرار حمل Pregnancy

مرد اور عورت کے باہمی اتصال اور مجامعت سے مرد کے مادہ منویہ کے جراثیم عورت کے جراثیم منویہ کے ساتھ مل کر رحم میں داخل ہوتے ہیں اور ان جراثیم کے باہمی اتصال سے حمل قرار پاتا ہے۔ اس کی مدت ۲۶۰ سے ۲۸۰ دن تک ہوتی ہے۔ جس کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے۔ حمل کے دوران جو شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ان پر روشنی ڈالنے اور دوائیں تجویز کرنے سے قبل یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ حمل قرار پانے کا بہترین موقع کون سا ہوتا ہے تاکہ وہ لوگ جو مانع حمل گولیاں کھا کا نقصان اٹھاتے ہیں وہ بھی فائدہ حاصل کر سکیں۔

بعض ماہرین کا قول ہے، کہ مجامعت کا بہتر وقت وہ ہے جب عورت حیض سے فراغت پا چکے یا اسکے چند دن بعد تک بھی ثمردار ہونے کے امکانات ہیں۔ دور جدید کے ماہرین کی رائے ہے کہ حیض کی ابتدا ہونے سے چند یوم قبل جماع کرنے سے حمل قرار پا سکتا ہے۔ ان دونوں خیالات کے درمیان کا راستہ ان لوگوں کے لئے نکلتا ہے جو حمل سے اجتناب چاہتے ہیں اسلئے وہ لوگ جو بچہ کی ولادت میں وقفہ چاہتے ہیں وہ حیض سے ایک ہفتہ قبل اور ایک ہفتہ بعد تک مجامعت سے پرہیز رکھیں۔ یوں تو قدرت کی گلکاریوں سے مقابلہ ناممکن ہے مگر اسے حمل سے بچنے کا بہترین وقت کہا جا سکتا ہے۔

علامات حمل

خون حیض بند ہونا، جی متلانا (کبھی نہیں بھی ہوتا)، چھاتیوں کا بڑھ جانا، بھٹنی یا نپل کے گرد سیاہ حلقہ پڑنا، چھاتیوں میں دودھ اترنا، منہ سے تھوک بکثرت آنا، خدو خال میں تبدیلی آنا، اور پیشاب میں گوند کی مانند ایک مادہ ہوتا ہے جو حمل کی ابتدا سے انتہا تک خارج ہوا کرتا ہے۔ فی زمانہ ٹیسٹ کی آسانیاں بھی موجود ہیں جس کے ذریعہ حمل ہونے کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔

امراض اور علاج

کمر درد جو ریڑھ کی ہڈی تک جائے خاص کر چلنے میں زیادہ ہو، قبض ہو تو چار گھنٹہ پر ا۔سکولس ہپ ۳۰۔ کمر کے درد میں کمزوری پر کالی کارب ۶ چار گھنٹہ پر۔ چلنے میں دقت ہو تو بیلس پرنس 3X کے ساتھ آرنیکا ۳ چار گھنٹہ پر۔ پیشاب میں جلن پر کینتھرس ۳ چار گھنٹہ پر۔ ورم مثانہ میں یوپیٹوریم پرف ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ کھانسی یا بار بار پیشاب نکلنے پر کاسٹیکم ۶ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ بلاڈر کی حسب علامت تکلیف پر بلاڈونا ۳، اور نکس وامیکا ۳ بھی اچھی دوائیں ہیں۔ چھاتیوں میں درد ہونے پر کونیم ۳ اور چائنا 3X دو گھنٹہ پر دینے سے آرام آ جاتا ہے۔ حمل کے زمانے میں متلی سب سے زیادہ تکلیف دہ مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر بوگر کا دعویٰ ہے کہ میڈورنیم نایاب دوا ہے۔ اس دوا پر مصنف کا بھی کامیاب تجربہ ہے، چار گھنٹہ پر ۳۰ طاقت میں دیں۔ دیگر دواؤں میں اپیکاک ۳، نکس ۳، اپومار فینم ۳، سیپیا ۶، کریازوٹ ۳، سی سی فیوگا ۳، ایسڈ کارب ۳، سمفوری کارپس رسی موسا ۳ ہر چار گھنٹہ پر حسب علامات دینا چاہئے۔ دن و رات متلی بغیر قے ہونے پر پیٹرولیم ۳ ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے ساتھ میں اپھار ہو تو پیٹرولیم کے ساتھ سب سے بہتر دوا کلکیریا فلور ۶ ہے۔ مصنف نے ایسی صورت میں پیٹرولیم اور کلکیریا فلور ہی سے فائدہ اٹھایا ہے۔ متلی معلوم ہو لیکن قے نہ ہوتی ہو تو اس صورت میں آپوسا ئینم ۳۰ بھی نہ بھولیں چار گھنٹہ پر دینا مناسب ہے۔ اس قدر قے ہو کہ بچہ پیٹ میں پھڑکنے لگے تو ایک خوراک سورانیم ۲۰۰ ضرور دیں، باقی دوسری دواؤں پر بھی دھیان دیں۔

ہاضمہ کی تکلیف میں ڈکاریں غذا کے ذائقہ کی آئیں، چکنی چیز دیکھنے سے متلی ہوا تو الیٹرس فاری نوسا 3X چار گھنٹہ پر دینا بہتر ہوتا ہے۔

ریاحی تکلیف میں، کاربوویج ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ اسکے ساتھ مصنف کی آزمائی ہوئی دوا کلکیریا فلور 6X بائیو کیمک کی لاجواب دوا ہے جو حمل کے زمانہ کو بھی آسان بناتی ہے، ضرور آزمائیں۔

قبض کی تکلیف میں کالنسونیا ۳۰ چار گھنٹہ پر اور نکس وامیکا 3X بھی حسب ضرورت کام دیتی ہے۔

دستوں میں جبکہ کمزوری بھی ہو'ا ۔سڈفاس ۳ چار گھنٹہ پر۔ اسکے علاوہ اپیکاک ، پوڈوفائلم ، ایلو اور درد ہونے پر کیمو ملا ۳۰ اور کالوستھ ۳۰ بھی اچھی دوائیں ہیں۔ پیچش ہونے پر مرک سال حسب علامت دیں۔

تھوک زیادہ نکلنے پر، جبرانڈی 3X، مرک سال ۶ اور سلفر ۳ حسب علامت دینا نہ بھولیں۔ چار گھنٹہ کا وقفہ بہتر ہے۔

دل میں جلن جو گیس ہی کی وجہ سے ہوتی ہے، کیپسیکم ۳ یا کلکیریا کارب ۶ چار گھنٹہ پر دی جاتی ہے۔

دانت میں درد ہونے پر کریا زوٹ ۳ دو گھنٹہ پر یا حسب علامات میگنیشیا کارب ۶ اور سیپیا ۶ دو گھنٹہ پر دیں۔

کھانسی صبح ہوتی ہو برائیونیا 3X دو گھنٹہ پر، سخت کھانسی میں پیشاب نکل جانے پر کاسٹیکم ۶ ہر دو گھنٹہ پر اچھی دوائیں ہیں۔ خشک کھانسی میں حمل گرنے کا ڈر ہو تو کونیم ۳۰ اور کالی برومیم ۳۰ بھی نہایت کامیاب دوائیں ہیں۔

حمل کے زمانے میں اینٹھن ہونے پر وریٹرم البم ۳ چار گھنٹہ پر۔ پیٹ کی تکالیف ساتھ ہوں تو نکس ۳ دو گھنٹہ پر۔

اگر ٹانگوں میں اینٹھن کے ساتھ کمزوری بھی ہو تو کیوپرم مٹ ۶ چار گھنٹہ پر دیں فائدہ ہو گا۔ حمل کے تیسرے ماہ کمر سے پیروں تک درد جس میں اسقاط کا ڈر بھی ہو تو سابائنا ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر۔

آتشکی مریضہ میں، اورم میور ۶ چھ گھنٹہ پر دینے سے بچہ بیماری سے محفوظ رہے گا اور تندرست پیدا ہو گا۔

دل کی دھڑکن اور اختلاج کے ساتھ متلی بھی ہو تو سمی سی فیوگا ہی دوا ہو گی، 3X ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

جھوٹے دردوں میں کالوفائلم ۳ اور سیکیل کار ۳ ہر دو گھنٹہ پر دینا مفید ہوتا ہے۔

سفید داغ جلد پر نمایاں ہو جانے پر سیپیا ۶ چار گھنٹہ پر کامیاب دوا ہے۔ اسے لیور سپاٹ Liver spot بھی کہتے ہیں۔

دماغی الجھن میں دل بیٹھتا محسوس ہونے پر، سمی سی فیوگا 3X، ایکونائٹ ۳ اور کیمو ملا ۶ دو گھنٹہ پر دے سکتے ہیں۔

نوٹ : حسب علامت دوسری دوائیں بھی دی جا سکتی ہیں جن کا ذکر مختلف بیماریوں میں درج ہے۔

برتھ کنٹرول

برتھ کنٹرول قدرت کے عطیات کے خلاف جنگ ہے جو قطعی جائز نہیں۔ اس میں بے حیائی اور رسوائی سے بچنے کی ترغیب ہے۔ کنواری ماں نہ بننے کا تحفظ ہے۔ آجکل اس سلسلے میں پروپیگنڈے میں زر کثیر صرف ہو رہا ہے۔ ویسے عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے والوں کا حرام و حلال میں تمیز نہ کرنے کا قدیم چلن ہے۔ برتھ کنٹرول صرف اس صورت میں جائز ہو سکتا ہے (فتویٰ نہیں' خیال ہے) کہ بار بار حاملہ ہونے سے ماں کی صحت گر جاتی ہو' دل کا عارضہ ہو' عورت کمی خون کا شکار ہو یا تپ دق میں مبتلا ہو' اقتصادی حالت انتہائی ابتر ہو تو برتھ کنٹرول میں وہ طریقہ استعمال کریں جس کا ذکر آچکا ہے۔ کنڈوم' اور مانع حمل گولیاں بجائے فائدہ کے نقصان دینے والی چیزیں ہیں۔ دوا ہی کرنا ہے تو نیٹرم میور ۳۰ کی ایک خوراک شام کو کھا لیا کریں۔ وقت ضرورت ۲۰۰ طاقت میں یا ماہواری ختم ہونے پر پلساٹیلا 1.M کی ایک خوراک کھالیں' پندرہ دن محفوظ رہیں گے۔

اسقاط حمل Abortion (Miscarriage)

تین ماہ کے اندر اگر حمل گر جائے تو اسے اسقاط یا ابارشن کہتے ہیں۔ بعد میں حمل کے سات ماہ ساقط ہونے کو ڈاکٹری اصطلاح میں مس کیرج کہا جاتا ہے۔ تین ماہ تک چونکہ جنین رحم میں استحکام نہیں پاتا لہٰذا گر جانے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے اسی لئے تین ماہ بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے جس میں کوئی دوا بجز ہومیوپیتھک کے نہ دینا چاہئے کیونکہ ان میں کسی قسم کے منفی اثرات نہیں ہوتے۔

مرض کے اسباب میں غلط دوا کے استعمال کے علاوہ کثرت مجامعت دوران حمل' رحم کی بیماریاں' لیکوریا وغیرہ' آتشک' شوگر' وزنی چیز اٹھانا' چوٹ لگنا' ٹھوکر کھا کر گرنا' اور رنج و غم کرنا بھی شامل ہیں۔ اسقاط سے قبل حاملہ کے کمر اور پیڑو میں تکلیف کے احساس کے ساتھ بدن ٹوٹتا محسوس ہوتا ہے اور سستی بھی معلوم ہوتی ہے' پھر تھوڑا خون خارج ہوتا ہے اور پیڑو میں درد شدت اختیار کرنے لگتا ہے' متلی میں بھی اضافہ ہوتا ہے' کبھی نیچے بوجھ بڑھنے کے ساتھ پانی کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ ان علامات کے ساتھ ہی حاملہ کو سیدھا لٹا دینا چاہئے اور پیروں کی طرف سے پلنگ کو اونچا کر دینا چاہئے۔ سرد پانی میں کپڑا بھگو کر پیڑو یا اندام نہانی پر رکھیں اور حسب علامات دوائیں دیں۔ میرا تجربہ ہے کہ بہت سے اسقاط حمل اس طرح رک جاتے ہیں۔ بہت زیادہ اور مسلسل

خون جاری رہے تو ڈاکٹر کی خدمات فوراً حاصل کریں۔

علاج :

جن عورتوں میں حمل ساقط ہونا عادت بن گئی ہو انہیں کچھ عرصہ پہلے ہی سے صبح و شام دوا کھلانا چاہئے۔ ایسی خواتین میں کمر سے پیٹ کے نچلے حصے اور رانوں تک درد بھی ہوتا ہے' اسقاط ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے Viburnum Opulus 3X دیں۔ پہلے' دوسرے اور تیسرے ماہ اسقاط کا خطرہ ہو تو فوراً یہ دوا ایک گھنٹہ پر دیں' لیکن خون میں سرخی اسکی خاص علامت ہے Sabina 3۔ تیسرے ماہ اسقاط ہوتا ہو تو کچھ عرصہ یہ دوا دیتے رہیں ہر چار گھنٹہ پر Cimicifuga 3X۔ اندام نہانی میں حسیاتی کیفیت کے ساتھ اسقاط کی عادت بن گئی ہو تو چار گھنٹہ پر Zincum Met 30۔ تین ماہ کے بعد اسقاط ہوتا ہو' حاملہ کمزور اور دبلی پتلی ہو' پیڑو میں درد ہو' خون سیاہ نکلے تو ہر گھنٹہ پر Secale Cor 3۔ جب چوٹ لگنے یا گر پڑنے سے درد شروع ہو جائیں اور تھوڑا خون نکلنے کے ساتھ پورا جسم درد کرے تو ہر گھنٹہ پر Arnica 3۔ ماں یا باپ کسی میں سفلس کے اثرات ہوں اور اسقاط ہوجاتا ہو تو پورے حمل کے دوران آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے اور کبھی دو یا تین دن ناغہ بھی کردیا کریں Merc.Cor 6۔ حمل پانچویں یا ساتویں مہینے گر جایا کرے تو چار گھنٹہ پر دیں Sepia 30۔ بخار' پیاس' جلد میں خشکی' بے چینی' خوف' خصوصاً موت کا خوف ہونے پر ہر گھنٹہ پر دیں Aconite 3 or 30۔ اگر جذباتی اور ہیجانی کیفیت میں تیز درد ہو تو ہر گھنٹہ پر دیں اور آرام آنے پر صبح و شام Chamomilla 6۔ پورے حمل کے دوران آٹھ گھنٹہ پر Calc.Carb 6۔ مرد یا عورت کسی کو دق کی شکایت رہی ہو تو ہر ہفتہ ایک مرتبہ سوتے وقت حاملہ کو دینا چاہئے Bacilumim 200۔ اگر جلدی خرابی بھی شامل ہو تو ہر پندرہ دن پر صبح و شام آٹھ گھنٹہ پر Sulphur 30 اور پورے حمل کے دوران دو دن چھوڑ کر آٹھ گھنٹہ پر Silica 6 دینا بھی مناسب ہے۔ جھوٹا دردِ زہ جو درد کے مقامات بدلتا رہے' رحم کے سکڑاؤ میں کمی ہو' تھوڑا خون نکلتا ہو تو ہر گھنٹہ پر Caulophylum 3X

وضع حمل کے بعد تکالیف After Labour

۱۔ اگر کسی قسم کی کوئی خاص تکلیف نہ ہو تو چار پانچ دن آرنیکا ۳ چھ گھنٹہ پر کھلا دیں تاکہ زچہ کو آئندہ

سکون رہے۔

۲ - زچہ کو دورے پڑنے لگیں جس میں جسم کا ہر عضو اوپر تک دوہرا ہو جاتا ہو' ہیوسمس ۳۰ ہر آدھ گھنٹہ پر۔

۳ - وضع حمل کے بعد کمر میں درد اور اکڑن ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ صبح فاسفورس ۲۰۰ کے ساتھ سیمی سی فیوگا 3X تین مرتبہ۔

۴ - پیدائش کے بعد بچہ زرد پڑ جائے' سانس لینے پر تکلیف ہو' سینہ پر آواز آتی ہو' اینٹم ٹارٹ 3X آٹھ گھنٹہ پر۔

۵ - وضع حمل کے بعد نفاس رک جائے یا قلیل ہو جس سے بخار' بے چینی اور موت کا خوف ہو تو ایکونائٹ ۳ ہر گھنٹہ پر۔

۶ - نفاس رک جانے کی وجہ سے پیٹ میں درد ہو' دست آنے لگیں تو کیموملا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۷ - بچہ ہونے کے بعد خون زیادہ آتا رہے اور زچہ کمزور ہو جائے تو چار گھنٹہ پر چائنا ۳۰ دیں۔

۸ - نفاس رک جانے کی وجہ سے بخار کے ساتھ سرسامی کیفیت ہو' چہرہ آنکھیں سرخ' مریضہ اٹھ اٹھ کر بھاگے' ہر دو گھنٹہ پر بلاڈنا 3X۔

۹ - وضع حمل کے بعد نفاس مواد جیسا' سرخی زیادہ ہو اور پیشاب میں جلن ہو تو مرک کار ۳۰ اور کینتھرس ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۱۰ - پیشاب اور پاخانہ کی بار بار حاجت ہونے پر نکس وامیکا 3X چار گھنٹہ پر۔

۱۱ - رحم نیچے ہو جائے' معلوم ہو اندرونی اعضاء نکل پڑیں گے' پیشاب نکل جاتا ہو' پیٹ بڑھ جائے' سیپیا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔

۱۲ - زچہ کو صبح یا دن میں دست آنے لگیں جو رات میں بند ہو جائیں' پوڈوفائلم ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۱۳ - زچہ پیدائش کے چند روز بعد ہی خواہش نفسانی میں مبتلا ہو جائے تو زنکم مٹ ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔

۱۴ - ریاح بنتے ہوں' پیٹ میں درد ہو جسے جھکنے سے آرام ہو' پیٹ بڑا ہوتا جائے' کالوسنتھ ۳۰ چار گھنٹہ پر۔

۱۵ - نفاس خون رک جائے' بخار یا جنونی کیفیت پیدا ہو جائے تو سیکلی شیو 3X چار گھنٹہ پر۔

۱۴ - بخار ہو' نفاس رکنے پر اور مریضہ پاگلوں کی سی باتیں کرے یا بے حیائی کے الفاظ نکالے' برہنہ ہونے کی کوشش کرے تو ہیوسمس ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

ان ادویات کے علاوہ حسب علامات اونتھی کروکاٹا' آرسنک البم' اورم میور' سیکیل کار' پائرو جنم' ٹلیا Q' کلیمٹس ایریکٹا' پٹیرولیم اور زنتھاکسائلم وغیرہ بھی بڑے کام کی دوائیں ہیں۔

نوٹ : آنول نال وضع حمل کے بعد رک جائے تو اری جیرن 1X کے پانچ قطرے' پانی میں چار گھنٹہ پر دینے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ اسکا شمار مصنف کے آزمائی ہوئی دواؤں میں ہے۔

وضع حمل کے بعد آنول رک گئی ہو تو Canthris 3 ہر دس منٹ پر دیں۔ پیٹ میں بچہ مرگیا ہو تب بھی یہی دوا دینے سے مردہ بچہ باہر نکل جاتا ہے۔ آزمائی ہوئی دواؤں میں سے ہے۔

آنول نکالنے میں پلساٹیلا' وسکم البم' گوسی پیم' سیکیل کار' کولوفائلم' اور ہائیڈراسٹس کین کو بھی دھیان میں رکھنا چاہئے۔

زچگی کے امراض - Labour یا وضع حمل

یوں تو بچہ کی پیدائش قدرتی فعل ہے اس میں کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی پھر بھی کچھ تکالیف سامنے آتی ہیں تو انھیں دور کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ کبھی بچہ قبل از وقت ہو جاتا ہے' کبھی تاخیر ہونے لگتی ہے اور کبھی مختلف تکالیف کا سامنا ہوتا ہے۔

امراض و علاج

زچگی کے کسی مرض سے حفاظت کے لئے عام طور ایام حمل پورنے ہونے سے چار ہفتہ قبل' سمی سی فیوگا ۳ صبح و شام دے دی جائے تو امید ہے کہ کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ زیادہ فکرمندی ہونے پر یہی دوا وضع حمل کے وقت تین گھنٹہ پر دیتے ہیں۔

۱ - مریض تکلیف سے کراہتا رہے' موت کا خوف ہو' اندام نہانی چھونے سے بھی درد ہو' تیز درد بار بار ہوں جس سے جسم پر پسینہ آجائے تو ایکونائٹ ۳ ہر آدھے گھنٹہ پر دینے سے اکثر بچہ جلد پیدا ہو جاتا ہے۔

۲ - وضع حمل کے دوران سخت درد ہوں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہوں یعنی بے قاعدہ ہوں تو

۳ طاقت میں' کالوفائلم دو گھنٹہ پر دیں۔

۳ ۔ عام کمزوری سے درد بھی تیز نہ ہوں' ریاح بھی ہو سکتی ہے' ایسی حالت میں چائنا ۳ ہر آدھ گھنٹہ پر اچھی دوا ہے۔

۴ ۔ درد بے ضابطہ' گردن اور پنڈلیوں تک جائیں جسکے باعث رفع حاجت اور پیشاب کرنے کی بار بار خواہش ہو' نکس وامیکا ۳ تین گھنٹہ پر۔

۵ ۔ دبلی پتلی کمزور عورت میں رحم سے بچہ خارج کرنے کی طاقت نہ رہی ہو' جھوٹے درد ہوا کریں' سیکیل کار ۳ تین گھنٹہ پر۔

۶ ۔ زیادہ عمر کی عورت میں پہلا بچہ ہوتے وقت اچانک درد اٹھیں اور بند ہو جائیں' رحم کا منہ سکڑ جائے' بلاڈونا ۳ دو گھنٹہ پر۔

۷ ۔ رحم کا منہ سخت ہو' درد زہ جھوٹے ہوں' غنودگی رہے' ہر درد پر ایسا محسوس ہو جیسے بچہ اوپر جا رہا ہے' ہر گھنٹہ پر جلسیمیم 3X۔

۸ ۔ مسلسل متلی ہوتی ہو' درد بائیں سے داہنی طرف جائیں' ناف سے رحم تک کاٹنے والے درد ہوں' اپیکاک ۳ دو گھنٹہ پر۔

۹ ۔ وضع حمل کے وقت تاخیر ہو رہی ہو' درد ست ہوں اور ورم رحم ہو' پلسیٹلا ۳ ہر تین گھنٹہ پر۔

۱۰ ۔ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ وضع حمل پر مریضہ اندھی ہو گئی۔ اس صورت میں کیوپرم مٹ ۳۰ ہر تین گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

۱۱ ۔ وضع حمل کے وقت بچے کا سر پیچھے کی طرف رک جائے اور درد اوپر کی طرف جائیں' بورکس ۶ ہر دو گھنٹہ پر۔

۱۲ ۔ زچگی کے وقت شدید درد ہوں پھر رک جائیں' مریضہ کا دماغی توازن درست نہ رہے' کافیا کروڈا ۳۰ تین گھنٹہ پر۔

۱۳ ۔ وضع حمل کے بعد جن خواتین میں آنول رک جایا کرتی ہو انہیں چوتھے سے چھٹے ماہ تک دن میں تین مرتبہ ہائڈراسٹس کین 3X دیں۔

۱۴ ۔ بچہ وضع حمل کے زمانہ میں پیٹ میں مر جائے' درد بند ہو جائیں تو یہ دوا پانچ قطرے تھوڑے پانی

میں پندرہ منٹ پر دیں اور ہومیوپیتھی کا کرشمہ دیکھیں، یہ مصنف کی آزمودہ دوا ہے۔ کیتھرس 3X ہر پندرہ منٹ پر دینے سے بچہ باہر آجائے گا۔

۱۵ - وضع حمل کے وقت بواسیر میں درد کے ساتھ سیاہ خون آئے تو ہرچار گھنٹہ پر ہیملس ۳۰ دینا چاہئے۔

۱۶ - مصنف کے پچاس سالہ تجربے میں ہے کہ جہاں رحم اپنا فعل انجام نہ دے پاتا ہو، درد مدہم یا کمزور یا بند ہوں، بچہ ہونے میں وقت گزرنے کے باوجود دیر لگ رہی ہو، کسی اور دوا کی کوئی علامت نہ ہو، پانی نکل رہا ہو تو ہرصورت میں یہ دوا جادو کا اثر رکھتی ہے، پلساٹیلا 1.M یعنی ایک ہزار کی تین خوراکیں ہر آدھ گھنٹہ پر دے کر چھوڑ دیں۔ مصنف کو ہمیشہ کامیابی ہوئی ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات، ٹلیا ۳۰، کالی کارب ۶، لائیکوپوڈیم ۳۰، نیٹرم کارب ۶، اور آرنیکا ۳۰ بھی اچھی دوائیں ہیں۔

دودھ کی کمی اور خرابیاں Agalactia (Lactation)

زچہ کے پستانوں میں ورم، سختی، چھونے سے درد، دودھ اترنے کا بخار، دودھ یکایک کم ہو جائے ایکونائٹ 3X دو گھنٹہ پر۔ مرطوب موسم میں نمی یا سردی لگ جانے سے دودھ خشک ہو گیا ہو، پستان چھونے سے درد کریں، ڈلکامارا ۳۰ چار گھنٹہ پر۔ دودھ پینے سے بچہ روئے پھر پینے لگے یا پستانوں میں تکلیف ہو، حلق میں خشکی ہو، برائیونیا 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ پستانوں کی رگیں پھولی ہوں، نیلی نظر آئیں، دودھ کی کمی ہو، جو نکلے بدبودار ہو، بچہ منہ ہٹالے، اسا فیٹیڈا ۳ ہر دو گھنٹہ پر دودھ کم ہو جائے جسکی کوئی وجہ نہ ہو اور دودھ چھڑانے کے لئے بھی اسی دوا سے دودھ خشک ہوتا ہے۔ پانی میں پانچ قطرے آرنیکا یورنس Q دیں۔ دبلی پتلی دودھ پلانے والی خواتین میں کمزوری ہو، سردی لگے تو سلیشیا ۶ چھ گھنٹہ پر۔ دودھ پلانے میں کمزوری بڑھ رہی ہو، پسینہ آتا ہو یا دودھ زیادہ بھی ہو تو فاسفورس ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ، اسکے ساتھ چائنا ۳ ہر دو گھنٹہ پر دینے سے آرام آجایا کرتا ہے، آزمودہ ہے۔ خواتین جن میں پہلے کبھی دودھ کم ہوا ہو انہیں آئندہ دودھ بڑھانے کے لئے دو تین ماہ قبل ولادت تین مرتبہ کلکیریا فاس 3X دیتے رہنا چاہئے۔ دودھ زیادہ ہو، بہنے لگتا ہو تو کم کرنے کے لئے، پلساٹیلا ۳ ہرچار گھنٹہ پر دیں۔ دودھ میں کمی کسی صدمہ سے ہو گئی ہو اس وقت اگنس کاسٹس 3X چھ گھنٹہ پر دینے سے دودھ بڑھ جاتا

ہے۔ دودھ اترنے پر تیز بخار اور جسم میں سخت درد ہونے پر آرنیکا ۳۰ دو گھنٹہ پر دینے سے آرام آتا ہے۔ حیض کے بعد پستانوں میں دودھ اتر آنے پر ہر چار گھنٹہ پر سائیکلمن ۳۰ دینا چاہئے۔ بچہ دودھ پینے میں بلک بلک کر روتا ہو اور منہ میں چھالے ہوں یا دانے ہوں تو ہر دو گھنٹہ پر پھر چار گھنٹہ پر 'بورکس ۶ دیں۔ دودھ میں خون کی سرخی معلوم ہو اور عورت کو دورے پڑتے ہوں تو بیوفو ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ دودھ کی کمی میں مصنف کی آزمائی ہوئی دوا گالے گا Q ہے۔ اسکے پانچ قطرے پانی میں تین مرتبہ دینے سے نہ صرف دودھ بڑھتا ہے بلکہ مستورات میں خون بھی پیدا ہوتا ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات لیک کینم ڈلفوریٹم' اولینڈر' بیوفو' ہیماملس' کلکیریا کارب' کیموملا اور کافیا وغیرہ بھی اچھی دوائیں ہیں۔

حمل میں لڑکا یا لڑکی ہونے کا سبب :

یہ ایک ایسا راز ہے جس سے اب تک پردہ نہ اٹھایا جاسکا۔ ڈاکٹر مہیش چندر بھٹا چاریہ (ہندوستان) نے اپنی کتاب "خاندانی علاج" کے صفحہ ۸۳۷ پر ڈاکٹر مہرشی شمسرت کا حوالہ دیا ہے کہ مرد کے منی کے کیڑے زیادہ ہونے سے لڑکا اور عورت کے منی کے انڈے زیادہ ہونے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ حیض کے بعد جفت دنوں میں مجامعت کرنے سے لڑکا اور طاق دنوں میں مجامعت کرنے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ جفت دنوں میں عورتوں میں انڈے کم رہتے ہیں جبکہ طاق دنوں میں زیادہ ہوتے ہیں۔

ایک جاپانی ماہر کی رائے ہے کہ حاملہ عورت حمل کے دو ماہ کے اندر کم از کم دو ہفتہ سونے سے پہلے یہ سوچتی رہے کہ لڑکا پیدا ہوگا تو وقت پر لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ جاپان میں ۲۰۰۰ عورتوں میں تقریباً ۱۹۵۰ عورتوں کے یہاں اسی طرح لڑکے پیدا ہوئے۔

باب ۱۴

بچوں کے امرض

۱ ۔ دانت نکالنا Teething

بچوں میں دانت نکلنا قدرتی فعل ہے جو چھ ماہ سے بلکہ فی زمانہ تو چار ماہ سے شروع ہو سکتے ہیں اور تین سال تک عارضی دانت نکل آتے ہیں۔ چھ سال کے بعد مستقل دانت نکلنے لگتے ہیں اور بارہ سال تک بجز عقل داڑھ کے سب دانت نکل آتے ہیں۔ اکثر بچوں کو دانت نکالنے کے زمانے میں کئی تکالیف سے گزرنا پڑتا ہے جس میں دست، قبض، بخار، کان بہنا، بے چینی اور تشنج وغیرہ شامل ہیں۔

علاج :

بخار ہونے پر **ایکونائٹ** 3X دن میں تین مرتبہ۔ دست آئیں، بدبودار ہوں، اور بچہ درد سے روتا ہو تو دن میں تین مرتبہ **کیموملا ۳۰**۔ اسہال سبز ہوں، تھوک زیادہ آتا ہو، پیشاب پیلا بدبودار اور نکل جاتا ہو، پسینہ زیادہ آتا ہو، گال سرخ ہوں تو، **مرک سال ۶** ہر چھ گھنٹہ پر اور اسہال خونی ہوں تو **مرک کار ۳۰** چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ اسہال اکثر و بیشتر ہوں، کانچ نکلتی ہو، درد ہوں اور صبح پانی جیسے اسہال ہوں تو چھ گھنٹہ پر **پوڈوفائلم ۳۰** دیں۔ ایک گال سرخ اور دوسرا پیلا ہو، مریض درد سے روتا ہو تو چھ گھنٹہ پر، **کیموملا ۳۰**۔ چہرہ پر سرخی، حرارت اور اعصابی خراش ہونے پر **بلاڈونا** 3X دن میں تین مرتبہ۔ جسم کمزور، پیاس اور دست آنے پر ہر چھ گھنٹہ پر، **آرسنک البم** 3X۔ نیند نہ آتی ہو اور اعصابی خراش ہو تو آٹھ گھنٹہ پر، **کافیا ۳۰**۔ قبض میں صبح **سلفر ۳۰** اور رات میں **نکس وامیکا ۳۰**، پھر بھی آرام نہ ہو تو دوپہر میں **پلمبم ۳۰** دینا چاہئے۔ بے قراری کے ساتھ نیند نہ آتی ہو تو، **جلسیمیم ۳۰** کے ساتھ باری باری چھ گھنٹہ پر، **کریا زوٹ ۶**۔ تشنجی دورے پڑتے ہوں تو، **کیموملا ۳۰** کے ساتھ **بلاڈونا** 3X ملا کر دن میں تین مرتبہ دینا چاہئے۔

۲ - خسرہ Measles

خسرہ متعدی مرض ہے جو Paromyxo وائرس سے ہوتا ہے اور زیادہ تر بچوں ہی کو ہوا کرتا ہے۔ پہلے زکام' پھر معمولی کھانسی ہوتی ہے' ناک سے پانی بہتا ہے اور جسم پر سرخ یا گلابی دانے نکلتے ہیں۔ یہ دانے سر اور گردن سے شروع ہو کر پورے جسم پر پھیل جاتے ہیں جن میں جلن' درد اور خارش بھی ہو سکتی ہے۔ عام طور پر یہ دانے ۲۴ سے ۴۸ گھنٹہ میں مرجھانے لگتے ہیں اور بدپرہیزی نہ ہو تو سات آٹھ دن میں خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض اکثر موسم بہار میں ہوتا ہے۔ بدپرہیزی میں دانے نہ نکلیں' دب جائیں یا ٹھنڈ لگ جائے تو دیگر پیچیدگیوں کے علاوہ نمونیہ بھی ہو سکتا ہے۔ شدید خسرہ بچوں کے لئے کبھی مہلک بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھنڈ سے بچائیں' اور ٹھنڈی چیزیں نہ کھانے دیں۔ پھلوں میں کیلا دینا بھی مناسب نہیں۔ اگر قرب و جوار میں خسرہ پھیلا ہے تو حفظ ماتقدم کے طور پر بچوں کو صبح و شام ایکونائٹ 3X کے ساتھ پلساٹیلا ۳ ایک ہفتہ تک دینا چاہئے۔ مصنف صبح و شام' مار بیلنم ۳۰ یا ہفتہ میں ایک مرتبہ' پلساٹیلا ۲۰۰ دیا کرتا ہے۔

علاج :

بخار میں مار بیلنم ۳۰ دو سے چار گھنٹہ پر ابتدا تا انتہا اچھی دوا ہے۔ بخار' کھانسی' ٹھنڈ کے ساتھ بے چینی میں ابتدائی دوا' ایکونائٹ ۳ ہے' جسے ہر گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ حلق متورم' خشک کھانسی' سر درد ہونے پر بلاڈونا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ مریض کپڑا اوڑھنا برداشت نہ کرے' کھانسی اور دست ہوں تو پلساٹیلا ۳ ہر گھنٹہ پر۔ جسم پر ورم' جوڑ میں درد اور سخت بے چینی میں دست آئیں تو رسٹاکس ۳ ہر گھنٹہ پر۔ دانے نہ نکلیں' اور دماغ پر اثر ہو رہا ہو تو کیمفر 1x کے دو قطرے ایک چمچ پانی میں ہر آدھ گھنٹہ پر دیں۔ دانے نکل آئیں تو بلاڈونا اور پلساٹیلا باری باری ایک ایک گھنٹہ پر دے کر آرام آنے پر وقفہ بڑھاتے جائیں۔ دورے پڑنے لگیں تو ہر آدھ گھنٹہ پر کیوپرم ایسی ٹیٹ ۳ دینا چاہئے۔ زکام بہہ رہا ہو' گلا خراب ہو' کھانسی آ رہی ہو تو یوفریشیا ۳۰' پلساٹیلا ۳۰ اور ایکونائٹ ۳ ملا کر ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ بلغم مشکل سے نکل رہا ہو تو' کالی بائی کرو میکم 3X ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ بخار ختم ہو جانے پر صرف کھانسی رہ جائے تو ہر دو گھنٹہ پر' مرک سال ۶ اچھا کام کرتی ہے۔ کمزوری اور رات میں پسینہ آنے کی صورت میں' چائنا ۳۰ صبح و شام اور آرسنک آئیوڈ آئڈ 3X تین مرتبہ ناشتہ و ہر کھانے کے بعد

دینا ضروری ہے۔(یہی دوائیں بڑوں میں بھی کام کریں گی)۔

۳ - خسرہ جرمن German Measles (Rubella)

یہ بھی متعدی مرض ہے جو Toga وائرس سے پھیلتا ہے۔ حلق میں خراش 'ورم' نزلہ 'اور بخار کی وجہ سے اسکارلیٹ فیور کا دھوکہ ہوتا ہے۔ دراصل اس بیماری کو خسرہ اور سرخ بخار کے درمیان والی بیماری سمجھنا چاہئے۔ اس میں گردن کے پیچھے غدود کا بڑھنا خاص علامت ہے۔ اسکے دانے ہلکے سرخ ہوا کرتے ہیں لیکن بخار کے ساتھ دانے نکل کر دب جائیں تو گرم پانی سے غسل دینا مفید ہوتا ہے۔

علاج :

سب سے پہلے سرخ دھبے نمودار ہوتے ہی' ایکونائٹ 3X ہر گھنٹہ پر دیں۔ جب حلق میں درد اور ورم ہو' بلاڈونا 3X ہر گھنٹہ پر۔ زکام کی علامت تنگ کرنے پر پلساٹیلا 3X ہر گھنٹہ پر اور دانے نکل کر دب جانے پر کھانسی بھی ہو تو برائیونیا 3X ہر گھنٹہ پر دینے سے مریض کو آرام آجاتا ہے۔ حسب ضرورت آرسنک' جلسیمیم' اور برائٹا کارب کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔ (یہی دوائیں بڑوں میں بھی کام دیں گی)

موتیا ستیلا Chicken Pox

بچوں کے لئے یہ ایک معمولی قسم کی چھوت کی بیماری ہے جو Harpes وائرس سے پھیلتی ہے۔ تقریبا چودہ پندرہ دن تک تمام علامات پوشیدہ رہتی ہیں' اور بچہ سست رہتا ہے۔ خفیف سا بخار ہو جاتا ہے' پھر دانے ابھرتے ہیں جو پیٹ سے شروع ہو کر پورے جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ یہ دانے کبھی چھالوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ان میں پانی بھر جاتا ہے اور پک بھی جاتے ہیں۔ کبھی دانے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں' کبھی پھر تازہ دانے نکل آتے ہیں۔ چیچک کے نسبت اس مرض میں بخار کم ہوتا ہے اور دانوں کے گرد سرخ حلقہ نہیں ہوتا۔ مریض کو بخار کے ساتھ زکام' سر درد اور خارش بھی ہو جاتی ہے۔ بڑوں میں یہ مرض ہو جائے تو شدت اختیار کر لیتا ہے اور نمونیہ کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ جسم میں اندرونی قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے ایک مرتبہ کے بعد یہ مرض دوبارہ نہیں ہوتا۔

علاج :

اس مرض کی سب سے بہتر دوا رسٹاکس 3X ہے لیکن اس کے ساتھ ابتدائی طور پر ایکونائٹ 3X بھی ملا کر ہر گھنٹہ پر دینے سے بہت جلد آرام آجاتا ہے۔ سر درد اور دماغی اثرات ہوں تو بیلاڈونا ۳ ہر گھنٹہ پر بہتر کام کرے گی۔ جب زیادہ خارش ہو تو ایپس ۶ ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ پیپ پڑ جانے پر، تشنجی دورے بھی ہوں، کھانسی آئے تو، مرک سال ۶ کیساتھ اینٹم ٹارٹ 3X ہر گھنٹہ پر دینا نہ بھولیں۔ مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں لیکن ہوا اور روشنی کا معقول انتظام ضروری ہے۔ جب کھرنڈ بن گئے ہوں تو بچے کو انہیں کریدنے نہ دیں۔ غذا میں صرف دودھ دینا چاہئے (یہی دوائیں بڑوں میں بھی کام آئیں گی)

چیچک Small Pox

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق چیچک کا وائرس اب دنیا سے ختم ہو چکا ہے اس لئے اس سے متعلق تفصیل لکھنا بیکار ہے۔ جب یہ مرض ہوتا تھا تو اس میں حسب علامات درج ذیل دوائیں کام میں لائی جاتی تھیں۔

ویری ولینم ۲۰۰، سلفر ۲۰۰، انٹم ٹارٹ، بلاڈونا، ایپس، پوڈوفائلم، کاربولک ایسڈ اور ایلو وغیرہ۔

اب بھی چیچک جیسی علامات ملیں تو مندرجہ بالا دواؤں سے کام لیا جاسکتا ہے خارجی طور پر لگانے کے لئے آلیو آئل، کولڈ کریم، بالائی یا گلسرین پانی میں استعمال کریں۔

گلسوئے یا کن پڑے Mumps

اس مرض میں کانوں کے نیچے والی غدودیں ورم کر جاتی ہیں جس میں سخت درد اور سوزش ہوتی ہے۔ بخار تیز ہوتا ہے۔ سر درد اور کچھ نگلتے وقت سختی اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ یہ حالت تقریباً ایک ہفتہ میں ختم ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری ایک وائرس Paramyxo سے ہوتی ہے جو ایک سے دوسرے شخص میں تھوک کے ذریعہ عام طور پر موسم سرمایا بہار میں پھیلتی ہے۔ یہ چھوت دار ضرور ہے لیکن کسی کو ایک بار ہونے کے بعد پھر نہیں ہوتی۔ یہ مرض نوجوانوں کی نسبت بچوں میں پانچ سال کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔

علاج :

مرک آئڈائڈ فلو ئیس ۲۰۰ اور مرک بن آئیوڈائڈ ۲۰۰ تین دن کے فرق سے ہفتہ میں ایک بار دینا ہی مرض کو قابو کر لیتا ہے۔ مصنف کا آزمودہ نسخہ ہے۔ پارے کا استعمال نہ ہوا ہو تو صرف مرک سال ٦ ہر دو گھنٹہ پر دینا کافی ہے۔ بخار' پیاس' درد اور بے چینی میں ہر گھنٹہ پر 'ایکونائٹ 3X۔ جب بخار اتر جائے تو' مرک کار ۳ ہر گھنٹہ پر۔ منہ کی خشکی کے ساتھ 'جبرانڈی ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ بخار کے ساتھ دماغ بھی ماؤف ہونے لگے تو ہر دو گھنٹہ پر' بلاڈونا 3X۔ بلاڈونا سے جلد فائدہ نہ ہو اور بے حیائی شامل ہو جائے تو' مس ہیو سمس Q کے دو قطرے ایک چمچ پانی میں دو گھنٹہ پر دیں۔ جب مرض پستانوں یا فوطوں پر اثر انداز ہو تو' پلساٹیلا 3X ہر دو گھنٹہ پر دیں۔

ہدایت : بچے کو گرم کمرے میں رکھیں' گرم پانی کی ٹکور کریں' سرد پانی سے بچائیں' غذا سیال صورت میں دیں۔ (یہی دوائیں بڑوں میں کام آئیں گی)

۷ - خناق Diphtheria

ڈفتھیریا وبائی مرض ہے جو ایک بیکٹریا "Corynebactrium Diphtheriae" سے تھوک کے ذریعہ دو سے سات سال کی عمر کے بچوں کو ہوتا ہے۔ ویسے کبھی نوجوانوں کو بھی پریشان کر دیتا ہے۔ موسم سرما یا بہار میں نمدار یا گندی جگہ رہنے سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ نگلتے وقت حلق میں درد ہوتا ہے۔ بخار ہو کر بدن ٹوٹتا ہے' دست' بے چینی' نقاہت' چہرہ سرخ اور گلے متورم ہو جاتے ہیں۔ حلق کے اندر ایک جھلی پیدا ہو کر پھیل جاتی ہے جس سے سانس کی نالی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور مناسب علاج نہ ہو تو سانس بند ہو کر موت واقع ہو سکتی ہے۔ اسکی خطرناک علامتوں میں نبض کا تیز یا کمزور ہونا' مسلسل قے' غنودگی' بوجھل آواز کی کھانسی' خون بہنا' پیشاب بند ہونا یا پیشاب پاخانہ نکل جانا ہے۔ اکثر بیماری سے بچنے کے بعد عصبی کمزوری اور حلق کی خراش باقی رہ جاتی ہے اور کبھی فالج ہو سکتا ہے۔

علاج :

حلق کا کینسر ہو جانے پر ڈفتھیرین ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر دوسری دواؤں کے ساتھ دینا ضروری ہے۔ جسکے ساتھ

فائٹولکا Q کے پانچ قطرے' ایک آؤنس گرم پانی میں ملا کر غرارے صبح و شام کرانا چاہئے۔ اگر اس دوا سے آرام نہ آئے تو ایکنیشیا Q پانچ قطرے' ایک گھونٹ پانی میں ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ گلے میں درد اور ورم ہو تو ایپس ۶ ہر گھنٹہ پر دینا بہتر ہے۔ حلق کی نالی بند ہوتی محسوس ہو اور سخت کھانسی ہو تو' آئیوڈیم ۳ کے ساتھ ہر گھنٹہ پر سپا نجیا' ڈروسرا' انیٹم ٹارٹ دینا ضروری ہے۔ درد اور ورم گلو میں' بلاڈونا 3X کے ساتھ پیٹیشیا ۶' اسکے بعد ہیپر سلفر 3X۔ دل کی کمزوری کے ساتھ' ڈجی ٹیلس 1X۔ عام کمزوری میں جو بہت بڑھ جائے اس وقت 'آرسنک البم 3X ہر پندرہ منٹ پر۔ تکلیف داہنی طرف سے شروع ہو کر بائیں طرف جانے پر' لائیکوپوڈیم ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر۔ دائیں بائیں تکلیف تبدیل ہوتی رہے تو' لیک کینم ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر۔ خناق کی تکلیف تیز بخار کے ساتھ ہونے پر ہر گھنٹہ بعد' پیٹیشیا ۳ اور فائٹولکا ۳ ملا کر دیں اور فائٹولکا Q پانی میں ملا کر غرارہ کرائیں۔ بیماری کے بعد کمزوری برقرار رہے تو' سورائنم ۲۰۰ ہر ہفتہ اور آرسنک آئیوڈائڈ ناشتہ و کھانے کے بعد اسکے ساتھ چائنا ۳۰ صبح و شام دینا چاہئے۔ علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے' میوریٹک ایسڈ' لیکیس' جلسیمیم' کاسٹیکم' سلفر' رسٹاکس' مرک بن آئیوڈائڈ وغیرہ بھی اچھی اور کام کی دوائیں ہیں۔

نوٹ : مریض کی طاقت بحال رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ معدہ خالی نہ رہے لہٰذا دودھ میں انڈا پھینٹ کر ضرور دیں۔ یہی دوائیں بڑے بھی حسب علامت استعمال کر سکتے ہیں۔

۸ – کالی کھانسی Whooping Cough

کالی کھانسی بھی چھوت دار مرض ہے۔ یہ دورے سے اٹھتی ہے اور ہر دورے میں تیز تشنجی کیفیت ہوتی ہے جس کے بعد لمبی سی سیٹی جیسی آواز ہوتی ہے اور اس کے بعد قے یا گاڑھا لیسدار بلغم خارج ہوتا ہے۔ چھوٹے عمر کے بچوں میں یہ کھانسی زیادہ ہوتی ہے اور جس قدر بچہ کم عمر ہو گا اتنا ہی خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ کھانسی میں چونکہ ہوپ کی آواز ہوتی ہے اس لئے اسے ہوپنگ کف کہتے ہیں لیکن اردو میں اسے "کالی" کیوں کہا جاتا ہے یہ واضح نہیں۔

ابتدائی طور پر نزلہ ہوتا ہے' ناک و آنکھ سے پتلا پانی بہتا ہے' چھینکیں آتی ہیں' گلے میں خراش ہوتی ہے' سر درد کے ساتھ رات میں بخار ہوتا ہے۔ کھانسی کے دورے میں چہرہ اور گردن سوج جاتے ہیں۔ دورہ عام طور پر

ایک سے پانچ منٹ تک ہوتا ہے جسکے اختتام پر قے ہو کر آرام آجاتا ہے۔ عام طور پر یہ مرض پانچ چھ ہفتہ جاری رہتا ہے لیکن تپ محرقہ ہو جائے تو مہلک بھی ہو سکتا ہے۔

علاج :

کالی کھانسی کی ابتدا ہی زکام اور کھانسی سے ہوتی ہے اس لئے ابتدائی دوائیں ایکونائٹ 3X کے ساتھ بلاڈنا 3X ہر دو گھنٹہ پر دے دی جائے تو مرض کا حملہ شدید نہ ہو گا۔ جب ہوپ کی آواز پیدا ہو جائے' کھانسی میں شدت آجائے' دورے بار بار ہونے لگیں' پسینہ آئے' قے ہونے لگے' یا بلغم نکلنے پر تکلیف کم ہو تو مصنف نے ہمیشہ ڈروسرا ۳۰' اسپانجیا ۳۰ کے ساتھ اپیکاک ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر دے کر آرام پہنچایا۔ طاقت زائل ہو گئی ہو' کمزوری میں پسینہ آئے' پیشاب نکل جائے' اور پیٹ میں درد ہو تو انیٹم ٹارٹ 3X کے ساتھ ہر دو گھنٹہ پر' ورائٹرم البم دینا مفید ہے۔ باربار کھانسی کے ساتھ تشنجی دورے ہوں' جسم سخت ہو جائے' مریض سانس روکے جس کے بعد' کیوپرم مٹ ۳ ہر گھنٹہ پر دیں' آرام آنے پر وقفہ بڑھاتے جائیں۔ سینے سے کھڑکھڑ آواز پیدا ہو تو انیٹم کروڈ ۳۰ ضرور دیں۔ جب بلغم اپنی لیسدار کیفیت چھوڑ دے تو' سلفر ۳۰ دن میں چار بار دینا چاہئے۔ پیٹ میں کیڑے ہوں اور دماغی علامات سامنے آئیں تو' سائنا ۳۰ کے ساتھ' بلاڈونا ۳۰ ضرور فائدہ کرتی ہے۔ اسکے علاوہ کالی بائیکرو میکم' آرنیکا' برائیونیا' کوریلیا' ڈلکا مارا' مرک سال اور پیٹرولیم وغیرہ دواؤں کو حسب علامات دینا چاہئے۔ (بڑوں میں بھی یہی دوائیں کام آتی ہیں)

۹ - کنٹھ مالا (خنازیر) Scrofula

اس بیماری میں چونکہ گردن کے غدود متورم ہو کر ایک مالا کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اس لئے اسے "کنٹھ مالا" کہا جاتا ہے۔ درد ہونے کے ساتھ یہ غدود مواد پڑ کر بہنے لگتے ہیں جو کبھی ناسور بن جاتے ہیں۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ آنکھ' کان' ناک' سے بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اس بیماری کے وجوہات مختلف وائرس اور بیکٹریا زہیں۔ اگر یہ بیماری تپ دق کے بیکٹریا سے ہے تو کہیں زخم پڑ جاتے ہیں جو جلد شفایاب نہیں ہوتے' دیر تک قائم رہتے ہیں۔

علاج :

خنازیری اثرات میں جب پیٹ بڑا ہو' ہڈیاں کمزور' سوزش' ناک سے رطوبت' نمی و ٹھنڈ جلد لگے اور بچہ کے دانت نکلنے میں تاخیر ہو' **کلکیریا کارب ۳** چار گھنٹہ پر مزاجی دوا ہے۔ چہرے' سر اور کانوں پر دانے ہوں' پیٹ سخت اور غدود بڑھے ہوں تو' مرک بن آئیوڈائڈ 3X چار گھنٹہ پر۔ جلدی امراض' جلن' سخت درد اور کانوں سے رطوبت خارج ہو تو چار گھنٹہ پر' سلفر ۳۰۔ دست اور بے حد کمزوری میں' آرسنک ابلم 3X ہر چار گھنٹہ پر۔ بچہ غذا ہضم نہ کر سکے' کمزور ہو اور خون کی کمی ہو' فیرم آئیڈائڈ تین مرتبہ' ساتھ میں ناشتہ و ہر کھانے کے بعد' آرسنک آئیڈائڈ 3X۔ ناسور ہو جائے' کان سے رطوبت نکلے' ہڈیوں پر اثر ہو کر کمزوری نمایاں ہو تو ہر ہفتہ دو سو طاقت میں سلیشیا کے ساتھ تین مرتبہ روٹا ۳۰ اور کلکریا فلور ۶ دینا چاہئے۔ غدود متورم' آنکھوں میں کیچڑ' سر درد' تھوک اور پاخانہ میں بدبو اور منہ کا ذائقہ کڑوا ہو تو' مرک سال ۶ چار گھنٹہ پر دیں' ساتھ میں آئرس ورس ۳۰ بھی دینا چاہئے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات آرم' بلاڈونا' سپا نجیا' ہیپر سلف' کونیم' کیوپرم' جلسیمیم' اسٹرامونیم' چائنا اور اوپیم پر بھی توجہ دیا کریں۔

ہدایت : صرف ادویات دینا ہی کافی نہیں اس لئے اچھی اور زود ہضم غذا دینا بھی ضروری ہے۔ تازہ ہوا کے ساتھ روز ہلکی ورزش بھی کرائیں۔ لباس گرم ہونا چاہئے لیکن تنگ نہ ہو (علامات کے حوالے سے یہی دوائیں بڑوں کو بھی دی جا سکتی ہیں)

۱۰ - ہڈیوں کی کمزوری Rickets

اس مرض میں بچوں کی ہڈیاں وٹامن D کی کمی سے کمزور ہوتی ہیں۔ جوڑ ڈھیلے ہوا کرتے ہیں' سر کی ہڈیاں آپس میں جلد نہیں جڑ پاتیں اور ان میں خم آ جاتا ہے' دانت دیر سے نکلتے ہیں' بچہ آٹھ ماہ کا ہونے پر بھی چلنے پھرنے کے بجائے بستر ہی پر پڑا رہنا پسند کرتا ہے' دن میں اونگھتا ہے اور رات میں بے قرار رہتا ہے' گوشت گھلتا جاتا ہے' مٹی کے رنگ کے اسہال ہوتے ہیں اور کمزوری دن بدن بڑھتی جاتی ہے' ریڑھ کی ہڈی اور پسلیوں کی حالت بھی ابتر ہوتی ہے' دانت باہر نکل پڑتے ہیں جن میں کیڑا لگا ہوتا ہے' سینہ کی ہڈیاں نظر آتی ہیں اور پیٹ بڑا

لگتا ہے' بروقت علاج نہ ہو تو ہڈیاں مستقل ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور بچہ چلنے پھرنے سے معذور ہونے لگتا ہے۔ اس کے اسباب میں پیٹ کی بیماری سے وٹامن D ہضم نہ ہونا یا غذا میں وٹامن D کا کم ہونا وغیرہ شامل ہیں۔

علاج :

سب سے پہلے تو بچے کو ایسی جگہ بھیج دینا چاہئے جہاں کی مٹی خوب زرخیز ہو اور خالص دودھ افراط سے ملتا ہو۔ کھلی ہوا' سورج کی روشنی اور ورزش اس مرض کے لئے ضروری ہے۔ مریض چل پھر نہ سکے تو کھلی ہوا میں بٹھائے یا کپڑے پہنا کر لٹائے رکھے۔ نیم گرم پانی بلکہ کھاری پانی سے روز صبح غسل دینا چاہئے اور کمر کو تولئے سے صبح وشام ملتے رہنا چاہئے۔ غذا مقوی ہو۔ دودھ' کھیر اور کاڈلیور آئل وغیرہ دینا بہتر ہے۔ رات کیوقت آگ کے سامنے جسم پر تیل کی مالش کریں اور ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

بچہ موٹا ہو تو' کلکیریا کارب ۳ اور دبلا ہے تو' کلکیریا فاس ۳ کے پانچ قطرے' تھوڑے پانی میں آٹھ گھنٹہ پر دینا ضروری ہے۔ سر اور پیر پر پسینہ کی زیادتی اور سردی کا احساس ہو' سلیشیا ٦ ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ازروئے احتیاط اگر خاندان میں ٹی۔ بی کی ہسٹری ہے تو دیگر دواؤں کے ساتھ' بیسی لینم ۲۰۰ ہر ہفتہ ضرور دیں۔ ٹیکہ لگنے کے بد اثرات ہوں تو ہفتہ میں ایک بار' تھوجا ۲۰۰ بھی دینا بہتر ہے۔ دیگر علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے فاسفورس' ایسافوئٹیڈا' سلفر اور پلساٹیلا دوائیں بھی اچھا کام کرتی ہیں۔ (حسب علامات یہی دوائیں بڑوں کو دی جا سکتی ہیں)

۱۱ - بچوں کے اسہال اور قے Gastroenteritis

اس مرض میں بچے کو کثرت سے قے اور دست آتے ہیں۔ نہایت بے قراری' غنودگی' تشنجی دورے' ہاتھ پیر سرد' نیلے اور مرجھائے ہوئے' مریض کو تکلیف کی شدت میں ہر گھنٹہ دو گھنٹہ پر قے اور دست ہونے لگتے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ جسم میں پانی کم ہونے سے موت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ مرض عموماً خراب غذا' وائرس یا بیکٹریا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر یہ علامات کالرہ کی وجہ سے ہوں تو وبائی شکل اختیار کر سکتی ہیں۔

علاج :

اسہال پانی جیسے، چیخنا، چلانا، کاٹنا، نیند غائب ہونا جیسی علامات میں سب سے پہلے، ایکونائٹ ۳ ہر آدھ گھنٹہ پر۔ دو گھنٹہ پر آرام نہ آئے اور رونے چلانے کے ساتھ دودھ بھی برداشت نہ ہو، دورے پڑنے لگیں، بچہ نڈھال ہو رہا ہو تو ایتھوزا ۳ ہر آدھ گھنٹہ پر۔ زبان پر سفیدی جمع ہو، اسہال پانی جیسے، قے اور درد ہونے پر اینٹی مونیم کروڈ ۳ ہر آدھ گھنٹہ پر۔ جلد خشک، مرجھائی ہوئی، پاخانہ گاڑھے گہرے زردی مائل یا پانی کی طرح بدبودار، کچھ بھی پینے کے بعد فورا قے ہونے پر، آرسنک البم 3X ہر آدھ گھنٹہ پر۔ کمزور کرنے والے پانی کی طرح بدبودار دست، کھانسی، پیشاب میں بدبو، زبان میلی اور سفید تہہ جمی ہونے پر ایسڈ ․نیر۳ ہر آدھ گھنٹہ پر۔ ناک کی نوک برف کی طرح سرد ہو، اوپر کا ہونٹ سوجا ہوا، پیٹ اندر دبا ہوا، کمزوری اور چہرے پر پسینہ کے ساتھ دست و قے میں، کلکیریا فاس ۶ ہر آدھ گھنٹہ پر۔ چہرہ سرخ، درد کے ساتھ پاخانے، قے کے ساتھ سفید و زرد رطوبت خارج ہونے پر کیموملا ۶ ہر آدھ گھنٹہ پر۔ پیٹ پھولا، پاخانہ زرد غیر ہضم شدہ یا سیاہی مائل جس سے قبل پیٹ میں درد، کمزوری، رات میں تکلیف بڑھتی ہو تو چائنا 3X ہر آدھ گھنٹہ پر۔ زبان پر میل، چہرہ زرد، ہردم متلی معلوم ہو، سبز بلغم کا اخراج، سبز دست، درد، قے کرنے کے بعد بچہ سو جائے تو، اپیکاک 3X ہر آدھے گھنٹہ پر۔ ٹھنڈے پانی کی پیاس، لیکن پانی پیتے ہی قے ہو جائے، چہرہ پیلا، پانی جیسے سفید دست، صبح اور رات لیٹنے سے تکلیف میں اضافہ ہونے پر، فاسفورس ۲۰۰ کی ایک خوراک کے بعد پوڈوفائلم ۳۰ اور ایلوز ۶ ہر گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے۔ مصنف فاسفورس ۲۰۰ کے بعد ایتھوزا، پوڈوفائلم، ایلوز اور کیموملا ملا کر ہر گھنٹہ پر دیتا ہے اور ہمیشہ کامیابی ہوئی۔ مندرجہ بالا دواؤں سے آرام ہونے تک اسے دن میں تین مرتبہ کھلائیں۔ حسب علامات، کروٹن ٹگ، سائنا، جٹروفا، لاروسی اس، مرک سال، مرک کار، میگنیشیا کارب، نکس مسکاٹا، سلیشیا، پلساٹیلا، سیکیل کار، سلفر، تھوجا، وراٹرم البم، اور اسڈ فاس وغیرہ اچھا کام کرتی ہیں۔ غذا میں صرف دودھ دینا چاہئے۔ (اسہال میں بڑوں کو بھی یہی دوائیں کام آئیں گی)

۱۲ - بچوں کا قولنج Infantile Colic

بچوں کا رونا یا چلانا صرف اس امر کی دلیل نہیں کہ وہ بھوکا ہے۔ بچہ کو کوئی تکلیف بھی ہو سکتی ہے۔ پیٹ میں

نفخ کے علاوہ کان میں درد ہو سکتا ہے' خشک زکام کے ساتھ ناک بھی بند ہو سکتی ہے' ممکن ہے کسی جگہ پر پھوڑا نکل رہا ہو اس لئے بہتر یہ ہے کہ بچہ کو برہنہ کرنے کے بعد کان' پیٹ اور دیگر مقامات پر ہاتھ رکھ کر دبائیں تو درد کے اصل مقام کا پتہ چل جائے گا۔ جہاں بھی دبانے سے چیخ پڑے بس اسی کا علاج کرنا چاہئے۔ قولنج یا COLIC کوئی بیماری نہیں اس لئے علامات پر علاج کریں۔

علاج :

سب سے پہلی دوا جو ذہن میں آنا چاہئے وہ کیموملا ہے۔ قولنج کے ساتھ پاخانہ پانی جیسے' پیلے' سبز' چڑچڑاہٹ' بے قراری' بے خوابی' سوتے میں چونکنا اور خواہش کہ کوئی ہر وقت اسے گود میں لئے رہے' تو یہ یقینی دوا ہے جسے 3X میں ہر آدھ گھنٹہ پر دیں۔ بچہ یک بیک چلا اٹھے پھر خاموش ہو جائے' پاخانے پتلے' سبز' بلغمی ہوں تو' بلاڈونا ۳ چھ گھنٹہ پر۔ روزانہ ایک خاص وقت پر قولنج ہو' بچہ کچھ دیر چلائے' پھر ہنس پڑے' بعض مرتبہ اسہال سفیدی مائل ہوں تو' چائنا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ بچہ تکلیف کے باعث تڑپے' اپنے آپ کو دہرا کرے تو' کالوسنتھ ۳۰ دو گھنٹہ پر پھر وقفہ بڑھاتے جائیں۔ پیٹ میں مروڑ والے ریاحی درد' پیٹ کو جسم کے ساتھ پیچھے اکڑانے سے سکون ہو تو' ڈائیسکوریا ۳ ہر ایک گھنٹہ پر' آرام آنے پر صبح و شام۔ سخت درد جسے آرام کرانے سے سکون ہو' جھکنے پر قے' سونے کے لئے فکر' تکلیف کچے و کھٹے پھل کھانے سے ہوتی ہے' ہر دو گھنٹہ پر' اپیکاک ۳۰۔ مروڑ کے ساتھ درد' حلق میں بوجھ' معدہ میں جیسے پتھر رکھا ہو' پاخانہ کی بار بار حاجت مگر نہ ہو' طبیعت میں چڑچڑاہٹ' جگر کی خرابی یا غیر ہومیوپیتھک ادویات کا استعمال ہو تو' نکس وامیکا 3X ہر دو گھنٹہ پر۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات کلکیریا کارب' کیوپرم مٹ' سائنا' اگنیشیا' لائیکوپوڈیم' اوپیم' پلمبم' اور پلساٹیلا وغیرہ بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔ (بڑوں کے لئے بھی یہی دوائیں کام آتی ہیں)

۱۳ - بچوں کا سوکھا Marasmus

یہ مرض ان علاقوں میں عام ہے جہاں کھانے کی کمی' اچھی غذا استعمال کرنے سے ناواقفیت اور جہاں صفائی کا فقدان ہو' اس کی وجہ بچے کے پیٹ والے غدودوں کی خرابی بھی ہوتی ہے۔ بچہ دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے' دست آنے لگتے ہیں' چہرہ مرجھا جاتا ہے' جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں' پیٹ بڑا' ٹانگیں اور گردن پتلی' ڈراؤنی شکل

نکل آتی ہے' بھوک زیادہ لگتی ہے لیکن کھانا ہضم نہیں ہوتا ہے اور نہ جسم کو لگتا ہے' کھانسی شروع ہو جاتی ہے' ہڈیوں میں نقص ہو جاتا ہے' نقاہت بڑھتے بڑھتے علاج نہ ہو تو تپ دق ہو کر خطرناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج :

سوکھے کے مرض میں علامات جلد جلد تبدیل ہوں اور بچہ تیزی سے دبلا ہو رہا ہو تو اس وقت ایک خوراک ٹیوبرکیولنیم ۲۰۰ دیں اسکے بعد علامات پر دوسری دوائیں تجویز کریں۔ پورا جسم سوکھ رہا ہو' پیٹ اور غدود بڑھ رہے ہوں' ہر وقت بچہ بھوکا رہے اور کھانے سے سکون ملے' دست آتے ہوں' پسینہ کی زیادتی ہو اور رات میں بخار ہوتا ہو تو آئیوڈیم 3X ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے' درمیان میں دن میں تین مرتبہ آرسنک البم 3X دینے سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ سوکھے میں بیماری گردن سے شروع ہو اور نیچے جائے' بچہ دن بھر کھانا مانگے مگر روٹی پسند نہ ہو' کھانے کے بعد سستی ہو اور سو جائے' نیٹرم میور ۶ ہر چھ گھنٹہ پر۔ اعصاب کمزور ہو رہے ہوں اور فالج کا اثر محسوس ہو' پلمبم ۶ ہر چھ گھنٹہ پر۔ سوکھے کا مرض ٹانگوں سے شروع ہو' نچلا حصہ دبلا ہو جائے اور علامات تبدیل ہوتے رہیں' پیٹ میں گومڑ' کبھی قبض کبھی دست' ہلکا بخار اور پیاس نہ ہو تو' ابراٹینم ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر۔ گردن سوکھتی جائے اور جلد پر جھریاں پڑتی جا رہی ہوں' سارسپریلا ۶ ہر چار گھنٹہ پر۔ سوکھے میں سر کا جوڑ کھلا ہو' آؤں ملے سبز دست آواز کے ساتھ' نیچے کا دھڑ دبلا ہوتا جائے' ماں کا دودھ ہر وقت پینا چاہے' اور ضدی ہو تو ایسی صورت میں کلکیریا فاس ۶ ہر چھ گھنٹہ پر۔ اگر سر پر پسینہ آئے' سر کا جوڑ بھی کھلا ہو' کبھی آؤں ملے دست کبھی قبض ہو' ماں کے دودھ اور گوشت سے نفرت ہو تو' سلیشیا ۶ ہر چھ گھنٹہ پر۔ مرض میں بچہ موٹا بے ڈول لیکن سر بڑا اور ٹانگیں کمزور ہوں' سر پر بکثرت پسینہ آئے' چلنا اور بولنا دیر میں سیکھے' چہرے سے بے وقوفی ٹپک رہی ہو اور دستوں سے بدبو آتی ہو تو اسے کلکیریا کارب ۳۰ ہر چھ گھنٹہ پر دینا مفید ہوگا۔

ان ادویات کے علاوہ حسب علامت تھوجا' سلفر آئیوڈائڈ' کوکا' سینی کولا' ٹوبیکم' آرجنٹم نائٹریکم اور لائیکوپوڈیم بھی کام کی دوائیں ہیں۔

۱۴ ـ رگڑ لگنا (Excoriation) Intertrigo

بچوں میں رگڑ لگنے سے پٹھوں کے اوپر کے حصے' بغل کی اندرونی جگہ' گردن پر اور گھٹنوں کے نیچے سرخی اور

خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ موٹے بچوں میں بالخصوص بعض اوقات مساموں سے ایک تیز رطوبت رستی رہتی ہے جس سے یہ مرض شدید ہوتا جاتا ہے۔

ننھے بچوں میں ایسی کیفیت ہو تو کیموملا ٦ ہر چھ گھنٹہ پر۔ یہ حالت اکثر و بیشتر ہوتی رہے تو ہر چھ گھنٹہ پر لائیکوپوڈیم دیں۔ جب متاثرہ حصے سخت درد کریں تو مرک سال ٦ چھ گھنٹہ پر۔ موٹے اور خنازیری مزاج کے بچوں میں کلکیریا کارب ٦ ہر چھ گھنٹہ پر۔ چلنے پر رانوں میں رگڑ ہوتی رہے تو ایتھوزا 3X چار گھنٹہ پر دینا فائدہ مند ہے۔ مقامھائے ماؤفہ کو دن میں دو تین مرتبہ کیلنڈولا لوشن سے دھوتے رہیں اور زیادہ خراب حالتوں میں ہائڈراسٹس کین کا لوشن استعمال کریں۔

۱۵ - سینے کا ورم Swekking of Breast

یہ مرض زیادہ تر نوزائیدہ بچوں میں خصوصا بچیوں میں ہوتا ہے جس سے پستان میں ورم آجاتا ہے۔ اگر ایک ہفتہ کے اندر خود بخود ختم نہ ہو تو علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں کیمفر Q' آلیو آئیل میں ملا کر آہستہ آہستہ مالش کریں ورم ختم ہو جائے گا۔ کسی نرس نے غلطی سے بچہ اس طرح کھینچا ہو کہ سوزش پیدا ہو گئی ہو تو ضرور علاج کریں۔

علاج :

چھاتیاں ورم کے ساتھ چھونے سے درد کریں اور ان میں سرخی و سوزش ہو تو کیموملا 3X ہر چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ چھاتیاں سخت ہوں اور جلد کا اصلی رنگ نہ ہو تو' بلاڈونا 3X ہر چھ گھنٹہ پر دینے سے چھاتیاں اصل حالت میں آجائیں گی۔ خارجی علاج میں دودھ اور روٹی کی پلٹس بنا کر لگا دیں درد میں آرام آجائے گا۔

سیلان الرحم لڑکیوں کا Infantile Leucorrhoea

اکثر خنازیری مزاج کی بچیاں سن بلوغت سے قبل جنہیں اچھی طرح پاک و صاف نہ رکھا گیا ہو اس مرض کا شکار ہو جاتی ہیں۔ انکے اندام نہانی سے رطوبت خارج ہونے لگتی ہے جو دراصل رحم سے خارج نہیں ہوتی بلکہ پردہ بکارت کے بیرونی حصوں سے آتی ہے۔ یہ رطوبت چھوتدار ہوتی ہے جس سے بعض حصوں کو نقصان پہنچتا

ہے۔

علاج :

پتلی سفید تیز رطوبت نکلے جس سے اندام نہانی میں خارش ہو اور چھونے سے درد ہوتا ہو' **مرر کیورس کار ۶** ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ اگر دودھیا رنگ کی رطوبت زیادہ مقدار میں نکلے تو' **پلساٹیلا ۶** ہر چار گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بچی موٹی ہو اور سادہ معمولی زرد رنگ کی رطوبت خارج ہو' **کلکیریا کارب** 3X یقینی دوا ہے جسے چار گھنٹہ پر دیں۔

۱۷ - سوتے میں پیشاب نکلنا Bed Wetting

بچوں میں پیشاب کی دیگر بیماریوں کے ساتھ بستر پر سوتے میں پیشاب خطا ہونے کا عارضہ خاصہ تکلیف کا باعث ہے۔ اسکے اسباب میں پیٹ میں کیڑے' خنازیری اور آتشکی مزاج' مثانہ اور پیشاب کی نالی میں ورم' مثانہ کی پتھری' رسولی اور کبھی سردی کے باعث خود بخود پیشاب خارج ہونا شامل ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آلات بول پورے طور پر یا کم و بیش کمزور ہو جائیں یا فالجی اثرات ہوں تو پیشاب نکل جاتا ہے۔

علاج :

پہلی ہی نیند میں بچی پیشاب کر دیتی ہو تو **سیپیا ۶** ہر آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ بچے اور بچیاں گہری نیند میں پیشاب کردیں تو ہر چار گھنٹہ پر **بلاڈونا** 3X بہترین دوا ہے۔ دن و رات زیادہ تعداد میں پیشاب نکل جانے پر **اکیوئزیٹم** 3X یا Q پانی میں پانچ قطرے آٹھ گھنٹہ پر۔ کیڑوں کی وجہ سے پیشاب نکل جاتا ہو تو **سنا ۳** ہر چار گھنٹہ پر۔ بچے جن کے پیشاب نکل جانے میں جگانا مشکل ہو اور غافل رہیں ہر چھ گھنٹہ پر **کیریا زوٹ** بہترین دوا ہے۔ بے حد غفلت کی نیند میں پیشاب نکل جاتا ہو تو سوتے وقت دو قطرے پانی میں **کالی برومیٹم** Q دینا چاہئے۔ کھانسے' اٹھنے بیٹھنے یا بستر میں پیشاب نکلنے پر' **پلساٹیلا ۳** ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ پیشاب کے قطرے بار بار نکلتے ہی رہنے پر' **ور بیسیکم ۳** ہر چار گھنٹہ پر۔ صرف دن میں بچوں یا بڑوں کو پیشاب نکل جانے پر **فیرم فاس ۳** چھ گھنٹہ پر۔ کھانسی' یا چھینک میں پیشاب نکل جانے پر **فیرم مٹ** 3X چار گھنٹہ پر۔ پیشاب کرنے کے قبل

اور دوران بچہ روئے، پیشاب کے آخر میں درد ہو، سار سپریلا ۶ آٹھ گھنٹہ پر۔ بچوں کے پیشاب میں دودھ جیسا مادہ ہو، ہاپر یکم ۶ آٹھ گھنٹہ پر۔ پیشاب کے رک جانے پر، جلسیمیم ۳ اچھا کام کرتی ہے۔ حسب علامت ایکونائٹ، کیوپرم مٹ، کاسٹیکم، رسٹاکس، پیٹرولیم، ریومکس، ایکو لنز ٹیم، کینتھرس وغیرہ بھی اچھا کام کرتی ہیں۔

۱۸ - بچوں کا چیخنا، رونا Screaming of Children

اکثر بچے بے حد چیختے اور روتے رہتے ہیں۔ ماں باپ پریشانی کے عالم میں لئے ٹہلتے رہتے ہیں اور ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرتے رہتے ہیں، کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی، پھر ٹیسٹ ہوتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔ ویسے یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ بچہ بغیر کسی تکلیف کے ہرگز نہیں روتا اور ایسی صورتوں میں ہومیوپیتھک ادویات اپنا جواب نہیں رکھتیں۔

علاج :

ضدی اور غصہ ور بچے چیخ مار کر روئیں، دانت نکلنے کا زمانہ ہو، ہرے پیلے رنگ کے دست آتے ہوں اور بچہ ہروقت گود میں رہنا چاہے، لٹانے پر پھر رونے لگے تو کیمو ملا ۶ ہر دو گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے، یہ بچوں کی خاص دوا ہے اور ہر گھر میں رہنا چاہئے۔ بچہ رات میں چیخ مار کر روئے، ڈرے، دماغی اکساہٹ ہو اور دانت نکلنے کا زمانہ ہو، کالی برومیٹم 1X کے دو قطرے ایک چیچ پانی میں آٹھ گھنٹہ پر۔ بچہ کا سر بڑا ہو، سوتے میں پسینہ آتا ہو، بھوک زیادہ، پیٹ بڑا، اور بچہ نیند میں چونک کر روئے و چیخے تو کلکیریا کارب ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ بچہ ساری رات روئے، بھوک اور پیاس بہت ہو لیکن پانی پینے کے بعد معدہ گرم ہونے پر قے ہو جائے تو فاسفورس ۲۰۰ ایک خوراک دے کر انٹم ٹارٹ 3X ہر دو گھنٹہ پر دیں، سینہ پر سے خرخراہٹ بھی دور ہو گی، آرام آنے پر صبح و شام کر دیں۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں بچہ چیخیں مار کر روئے اور نیند بھی نہ آتی ہو تو پیسی فلورا ۳۰ آٹھ گھنٹہ پر۔ بچہ چیخیں مار کر رات بھر روتا ہو، پیٹ چھونے کو برداشت نہ کر سکے، ایسی صورت میں جلاپا ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ بچہ پیشاب کرنے سے پہلے چیخ کر روئے تو بورکس ۶ ہر آٹھ گھنٹہ پر دینے سے آرام آجاتا ہے۔ بچے چیخیں اور رات میں جاگ اٹھیں، پستہ قد ہوں اور قد نہ بڑھ رہا ہو تو اورم برومیٹم ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر دیں۔ سورا کا اثر بچہ والدین سے لیتا ہے تو اکثر وہ بھی چیخ کر روتا ہے، میلا و گندہ رہنا پسند کرتا ہے اور دن بھر بھنکا کرتا ہے۔

ایسے میں اسے ہفتہ میں ایک خوراک، سورا ئینم ۲۰۰ کی دے کر، سائکوٹا وائروسا ۳ ہر چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ بچہ کوئی خواب دیکھ کر پریشانی میں چیخیں مار کر روتا ہے، ہونٹھ خشک ہو جاتے ہیں، پیاس زیادہ اور بہت پانی پیتا ہے، قبض یا مٹیالہ بدبودار پاخانہ کرتا ہے اسے، برائیونا 3X دینے سے آرام ہو گا۔

نوٹ :

بچوں کو سونے سے قبل پیشاب ضرور کرا لینا چاہئے۔

۱۹ ۔ ام الصبیان Infantila Convulsions

اختیاری عضلات میں شدید اور بے قاعدہ سکڑن کے ساتھ کشادگی ہو تو اس قسم کے تشنجی دورے بچوں ہی کو پڑتے ہیں جس میں ہاتھ اور پاؤں وغیرہ اینٹھ جاتے ہیں اسی کے ساتھ بچہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات بچہ دانت نکالنے کے زمانے میں بھی اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے، جھٹکے لگتے ہیں، آنکھ کے دیدے پھر جاتے ہیں، ہونٹ سفید، چہرہ سرخ اور مٹھیاں بھینچ جاتی ہیں۔ دورہ بس ایک یا دو منٹ تک رہتا ہے بد ہضمی، پیٹ کے کیڑے، گر جانا، دماغی عارضہ، بخار، دانے، دل کی کمزوری اور زیادہ گرمی وغیرہ سے یہ دورے پڑ سکتے ہیں۔

علاج :

چہرہ سرخ، سر گرم، آنکھیں چمکیلی، اور ذرا سی آواز پر بچہ چونک پڑے تو بلاڈونا 3X ہر پندرہ منٹ پر۔ بخار، خوف بے قراری، اور غم و غصہ سے دورہ پڑے تو ایکونائٹ 3X پندرہ منٹ پر۔ پیٹ میں کیڑے ہوں تو سائنا ۳۰ ہر آدھ گھنٹہ پر۔ خراب پھل کھا جانے سے دورہ ہوا ہو تو نکس وامیکا 3X پندرہ منٹ پر۔ درد میں روئے، ایک رخسار سرخ، چہرے پر جھٹکے لگیں، دانت نکلنے کا زمانہ ہونے پر دورہ میں، کیموملا ۶ پندرہ منٹ پر۔ گیس بنتی ہو، پیٹ خراب رہے، دودھ ہضم نہ ہو تو ایتھوزا ۳ ہر پندرہ منٹ پر۔ کالی کھانسی میں دورہ پڑنے پر کیوپرم مٹ ۶ پندرہ منٹ پر۔

دورہ ختم ہو جانے پر حسب علامات مندرجہ بالا دوائیں دن میں چار مرتبہ دیتے رہنا چاہئے۔ دورہ پڑنے پر کپڑوں کو ڈھیلا کر دینا چاہیے، سر اونچا کر کے چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے مارنا چاہئے، تازہ ہوا ملنا چاہئے، بچہ کو فوراً

آرام نہ آئے تو گردن تک ہلکے گرم پانی میں دس پندرہ منٹ بٹھا دینا چاہئے پھر پانی سے نکال کر بدن کو پونچھ دیں اور گرم کمبل میں لپیٹ دیں۔ بچہ کی ماں کو دودھ پلانے سے قبل ایکونائٹ 3X کھلانا چاہئے۔

۲۰ ۔ نرخرہ کی اینٹھن Spasmodic Croup

بچوں کا یہ ایک عصبی عارضہ ہے جس میں نرخرہ میں تشنج پیدا ہونے سے دم گھٹنے لگتا ہے۔ اس مرض کا دورہ اکثر رات میں اچانک ہوتا ہے۔ ایک چیخ کی آواز نکلتی ہے اور بچہ سانس لینے کی جدوجہد کرتا ہے۔ کبھی صرف ہونٹ کبھی سارا بدن نیلا پڑ جاتا ہے۔ پیشاب پاخانہ بے ساختہ خطا ہو جاتا ہے اور کبھی دم گھٹ کر موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ دورے چند سکینڈ سے کئی منٹ تک ہو سکتے ہیں جو بغیر کھانسی بخار یا حلق کی تکلیف کے رات بھر میں کئی بار ہو سکتے ہیں۔

علاج :

سب سے پہلے ایکونائٹ 3X اور سپانجیا ۳ ہر پندرہ منٹ پر دینا چاہئے تاکہ دورے دور ہو جائیں۔ پھر بھی سانس خراٹے دار ہو تو آئیوڈیم 3X نصف گھنٹہ پر دیں۔ اس قسم کے دورے کبھی کبھی پڑتے ہوں تو جلسیمیم 3X لاجواب دوا ہے جسے دن میں تین مرتبہ دیا کریں۔ ہفتہ میں ایک بار فاسفورس ۲۰۰ کے ساتھ حسب علامات دوسری دوائیں دینا مفید ہے۔ حلق میں خراش، گیس، آواز بھاری اور کھانسی ہونے پر، کاربوویج ۳۰ کے ساتھ ہیپر سلفر 3 عمدہ دوائیں ہیں۔ اینٹم ٹارٹ 3X پر خصوصی نظر رکھیں۔

دوائیں قطرے کی صورت میں ایک چمچ پانی میں ملا کر دینا چاہئے۔ بچے کے لئے یہی طریقہ آسان ہے۔

۲۱ ۔ بچے کی ناف پھولنا Umbilical Hernia

بچہ کی پیدائش کے بعد اس کی نال یا ناف علیحدہ کی جاتی ہے۔ اکثر بچوں میں وہ اوپر ابھر کر پھول جاتی ہے اور گول ہوتی ہے۔ اس میں قدرتی طور پر کمزوری ہونا یا زور لگانا کبھی ناسور بن جانا ہی مرض کی صورت ہے۔

علاج :

سب سے پہلے تو سیسے کی چادر کا گول ٹکڑا یا کارک کا ٹکڑا لے کر اس پر اونی کپڑا چڑھا کر مقام ماؤف پر رکھ کی پٹی سے باندھ دیں۔ رات میں کھول دیا کریں، پھر دوائیں دیں۔ عام طور پر روز صبح **سلفر ۳۰** کے ساتھ رات میں **نکس وامیکا** 3X دینا کافی ہے۔ لیکن ناف کاٹنے کے بعد اچھی ہی نہ ہو اور خون ملا پانی نکلنے لگے تو **ابراٹنم ۳۰** ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ زخم ہو اور خون نکلتا رہے تو **کلیریا فاس** آٹھ گھنٹہ پر۔ ناف پھول کر باہر نکلے اور پیٹ میں درد ہو تو **گریفے ئٹم ۳۰** ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ ناف باہر نکلی ہو، سرخ و زخمی ہو اور بچہ بہت روتا ہو تو، **تھوجا ۲۰۰** ہفتہ میں ایک مرتبہ دیں اور ساتھ میں صبح شام **کلکیریا فاس** دیتے رہیں۔ یہی دوائیں بڑوں میں بھی کام آتی ہیں۔

۲۲ - پیدائشی نقائص

بچوں میں کبھی پیدائشی نقائص بھی ہوتے ہیں۔ یہ نقائص دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو بیرونی اعضاء پر ہوں اور دکھائی دیتے ہیں۔ دوسرے وہ نقائص جو اندرونی حصوں پر پائے جاتے ہیں جن میں دل میں سوراخ رہ جانا، آنت اور غذائی نالی کا اپنی اصل حالت میں نہ بننا یا بعض ضروری کیمیائی اجزا کا نہ بننا جو جسم کے یقینی کام کرنے کے ضامن ہوتے ہیں۔ایسے نقائص عام طور پر اس صورت میں ہوتے ہیں کہ حمل کے ابتدائی دو تین ماہ میں کوئی غلط دوا استعمال کر لی گئی ہو جو بچے کی نشو و نما کو متاثر کر دے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حاملہ کو تین ماہ تک کوئی دوا نہ دینا چاہئے۔ اگر کسی قسم کی تکلیف ہو تو ہومیوپیتھک دوا دی جا سکتی ہے جس کے منفی اثرات نہیں ہوتے۔

پیدائشی نقائص دور کرنا مشکل کام ہے بہت سے نقائص ہومیوپیتھک ادویہ سے دور کئے گئے ہیں لیکن ان میں وجوہات اور علامات ہی کو سامنے رکھ کر دوا دینی ہوتی ہے،اس لئے یہاں عام دواؤں کے لکھ دینے سے کوئی فائدہ نہیں ۔ تجربہ کار ڈاکٹر کا مرض کی نوعیت پر مشورہ ضروری ہے۔ ہاں ہونٹ کٹا بچہ پیدا ہو تو مصنف کے تجربہ میں جو دوائیں کام کرتی ہیں درج ذیل ہیں۔

ہونٹ کٹا بچہ Hare Lip اور دوسرے امراض

جن مستورات میں ہونٹ کٹا بچہ پیدا ہو تو ماں کو صبح وشام کلکیریا فاس ۳۰ دینا چاہئے۔ دیگر امراض میں بچے بولنا نہ سیکھیں، دبلے پتلے، کمزور اور گردن دبلی ہو چھ گھنٹہ پر دیں، نیٹرم میور ٦۔ بچے چلنا نہ سیکھیں، پیٹ بڑا، ٹانگیں کمزور اور سر پر سوتے میں پسینہ آئے چھ گھنٹہ پر، کلکیریا کارب ۳۰۔ حافظہ کمزور اور چلنا یا بولنا دیر سے سیکھیں انہیں چھ گھنٹہ پر، ایگریکس مسکیرس 3X ۔ چلنا دیر میں سیکھیں، خارش، جلن، ساتھ میں کمزور ہوتے جا رہے ہوں، سلفر ۳۰ اور کاسٹیکم ۳۰ باری باری تین مرتبہ۔ ماں باپ سے ورثہ میں ملے ہوئے سوزاک یا آتشک کے اثر سے بچے صحت کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہوں تو اسٹافی سیگریا ۳۰ چھ گھنٹہ پر۔ بچہ نیند میں چیخے، ڈر کر جاگے، بے شرمی کرے تو ہیوسمس ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ پر۔ ماں باپ کے سورا کے اثر سے بچے جسم کھجلاتے رہیں یا دانے پڑتے ہوں، کمزور ہوں، سورانیم ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ اور آرسنک 3X روز تین مرتبہ۔ بچہ رات میں خوف کھائے اور ڈرے تو کالی فاس 6X تین مرتبہ۔ کمزور ہوتا جائے، برائیٹا کارب ٦ تین مرتبہ، ساتھ میں کلکیریا فاس ٦ بھی دینا چاہئے۔ غصہ کرے، روئے تو بچہ کی سانس رک جاتی ہو ایسے میں کیوپرم مٹ ۳۰ ہر چھ گھنٹہ پر۔ بچے کی مٹی کھانے کی عادت ہو جو پیٹ میں کیڑے ہونے کی علامت ہے، سنا ۳۰ تین مرتبہ دیں۔

مختلف قسم کے بخار Fever

بخار کوئی بیماری نہیں بلکہ اس سے دوسری علامات یا تکلیف میں گرفتار جسم انسانی کے کسی دوسرے عضو کی رہنمائی ہوتی ہے۔ ہر قسم کے انفیکشن کی ابتدائی علامات بخار ہے۔ یہ ایک صحت مند رہنما ہے جس کے ظاہر ہوتے ہی اکثر لوگ بلا سبب ہلکی حرارت میں بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔ اس سے گھبرانے کی ضرورت اس لئے نہیں کہ یہ خود جسمانی مدافعت کا ہتھیار ہے جو انفکشن کا مقابلہ کرتا ہے۔ حدیث مبارک ہے "بخار اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جسے اللہ تعالی جسم سے بیماریوں کو دفع کرنے کے لئے بھیجتا ہے"(ا)۔ قدیم معالجوں میں سے Heppocrates اور Celsus کا قول ہے کہ بخار جسم کا بہترین "Cook" ہے جو جسم سے بیماری جدا کرتا ہے۔ جسمانی حرارت کے اضافہ میں بعض بیماریاں اس طرح دب جاتی ہیں کہ خون کے سفید ذرات کو بڑھنے اور با صلاحیت ہونے کا موقع مل جاتا ہے جو اندرونی حرارت کے قیام میں اکثر ممکن نہیں رہتا۔ بخار حقیقت میں جسم کی آواز ہے کہ اسکے متاثرہ حصہ کو تقویت پہنچائی جائے اور اسے امداد فراہم کی جائے۔ اس طرح بخار ڈاکٹروں اور مریضوں میں مقدس رشتہ فراہم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ انسانی جسم میں درجہ حرارت عام طور پر ۹۸٫۶ فارن ہیٹ ہے۔ جس میں چوبیس گھنٹوں میں رد و بدل بھی ہو سکتا ہے۔ اکثر جسمانی درجہ حرارت صبح کم اور دوپہر میں زیادہ ہوتا ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ جسم کی نارمل حرارت ۹۷.۶ سے ۹۹ کے اندر ہوتی ہے۔ جسم کے مختلف حصوں میں حرارت کا درجہ مختلف ہو سکتا ہے مثلاً منہ میں ۹۸٫۶ ہے تو جسم کے نچلے حصہ میں زیادہ اور جگر میں سب سے زیادہ جو ۱۰۱ تک ہو سکتا ہے۔ نوے فی صد حرارت کے بڑھنے کی سب سے بڑی وجہ تو بیکٹریا یا وائرس یعنی جراثیم ہی ہیں لیکن کبھی کبھی بخار کسی خوف ، دماغ کی چوٹ ، دماغ کی رسولی اور نفسیاتی اثر سے بھی ہو جاتا ہے۔ بعض بخار خطرناک صورت بھی اختیار کر سکتے ہیں مثلاً دماغ کی چوٹ یا رسولی سے یا لو لگ جانے سے درجہ حرارت بہت بلند

(ا) "صرف ایک راستہ" عبدالکریم مشتاق صفحہ ۵۴ تا ۷۸

ہو جاتا ہے' ایسی صورت میں حرارت ۱۰۴ درجہ پر ہوتے ہی حفظ ماتقدم کے طور پر برف کا تھیلا یا ٹھنڈے پانی کی پٹی ماتھے پر رکھ کر بخار کم کر لینا چاہئے تا کہ دماغ کو نا قابل تلافی نقصان نہ پہنچے۔ دل کے دورے کے بعد بھی بخار خطرناک ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے جسم میں خلیوں کی سرگرمیاں تیزی پکڑ لیتی ہیں اور انہیں آکسیجن کی زیادہ مقدار کی ضرورت ہوتی ہے' جبکہ دل کو پہلے ہی اپنی تکلیف دور کرنے کے لئے خون کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ ویسے عام بخاروں میں' خصوصاً بچوں کا بخار' دواؤں سے اتارنے میں بچوں سے زیادہ بچوں کے والدین کے اطمینان کی ضرورت کا خیال رکھنا پڑتا ہے' اسلئے ڈاکٹر کو تھوڑا نفسیات پر بھی توجہ دینا چاہئے۔

مختلف امراض میں بخار کی مختلف صورتیں ہیں۔ ٹائفس کا بخار مسلسل رہتا ہے۔ ملیریا بخار' مخصوص اوقات میں سردی لگ کر چڑھتا ہے اور اترتا ہے۔ کچھ عرصہ نارمل رہ پھر کراچانک تیز ہوتا ہے۔ ٹائفائڈ میں ردوبدل ہوتا ہے لیکن مستقل رہتا ہے۔ پیٹ یا آنتوں کے ورم یا ہڈی پر جراثیم کے حملہ سے بخار وقفہ وقفہ سے ہوتا ہے جو دن میں کسی وقت اتر بھی جاتا ہے۔ چونکہ بخار کا تعلق جسم کے ہر حصہ سے ہے اس لئے اسکا عنوان الگ کر دیا ہے۔ ہومیو پیتھی میں ہر طرح کے بخار کا کامیابی کے ساتھ علاج موجود ہے۔ اس لئے علامات کے ساتھ دوائیں درج ہیں۔

ریز سنڈروم Reyes Syndrome (1)

اس بیماری یعنی بیماریوں کے اجتماع کو بخار کے عنوان میں اسلئے جگہ دی کہ اسکا تعلق جسم کے ہر حصہ سے ہے ویسے اس میں بخار کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ یہ بیماری شاذ و نادر ہی ہوتی ہے لیکن اگر اس نے اپنی شکل دکھا دی تو موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔ اسکی ابتدا کسی ایسے وائرس سے ہوتی ہے جسکا حملہ پھیپھڑے اور سانس کے متعلقہ حصوں پر زیادہ ہوتا ہے' جس میں نمونیہ' انفلوئنزہ' زکام یا چکن پاکس وغیرہ شامل ہیں۔ اٹھارہ سال سے کم عمر بچوں پر اسکا زیادہ اثر ہوتا ہے لیکن کوئی بھی شخص اس کی زد میں آسکتا ہے۔ ایلو پیتھک ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ اس وائرس کے انفیکشن سے متاثر بچوں کو اسپرین دے دی جائے تو بیماری' ریز سنڈروم کی شکل

(1) " Every body's Guide to Homeopathic Medicines " by Stephen Cummings and Dana Ullman —Los Angeles

اختیار کر کے مہلک ہو سکتی ہے۔ سنڈروم دماغ، جگر اور دوسرے حصوں کو متاثر کرتا ہے۔ علامات میں کبھی دست، کبھی تیز سانس، جلن، غنودگی جو کبھی بے ہوشی کی طرف لے جاتی ہے، قے کا عرصہ تک ہونا یا کبھی نہ ہونا بھی نوٹ کیا گیا ہے۔ بچوں میں اکثر قے نہیں بھی ہوتی۔ سنڈروم کی بیماری میں چونکہ زندگی اور موت کی کشمکش جاری رہتی ہے اس لئے دوائیں فوری، جلد جلد، اور وقتی تبدیلیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے دینا چاہئے اور کسی ماہر ڈاکٹر کا فوری مشورہ ضروری ہے۔

علاج کے سلسلے میں ہر طرح کی علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے دوائیں مختلف امراض میں درج کی جا چکی ہیں اس لئے ہمیشہ پہلے نمونیہ اور انفلوئنزہ کو دور کرنا چاہئے۔ باقی دیگر علامات کو ہر لمحہ پیش نظر رکھتے ہوئے کئی معاون دواؤں کا مسکچر دینا چاہئے۔ تاکہ کوئی علامت جان لیوا نہ ثابت ہو۔

بخار سرخ Scarlet Fever

سرخ بخار میں خسرہ اور چیچک کی طرح کھجلی اور گلے میں زخم ہو جاتے ہیں۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ یہ مرض Streptococcus جراثیم سے پھیلتا ہے جو خراب دودھ پینے یا خراب کھانے سے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ بچوں کے شدید امراض میں سرخ بخار بھی شامل ہے۔ یہ خاص طور پر دو سے پانچ سال کی عمر تک ہوتا ہے لیکن دوسرے سال اسکے حملے میں شدت ہوتی ہے۔ چند ماہ کی عمر کے ننھے بچے اس سے محفوظ رہتے ہیں۔ پانچ سے دس سال کی عمر تک شدید بیماری میں درست علاج نہ ہونے پر یہ مرض پیچیدہ شکل اختیار کر سکتا ہے، جبکہ دس سال کی عمر کے بعد اسکے حملہ کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ اس بخار کی تین قسمیں ہیں۔

۱ - Scarlatina Simplex یعنی سادہ سرخ بخار جس میں سرخی ہوتی ہے لیکن حلق میں ورم نہیں ہوتا۔

۲ - Scarlatina Anginosa جس میں حلق چھلا ہوا اور متورم ہوتا ہے۔ بخار شدید ہوتا ہے، دوران خون میں خلل ہوتا ہے اور کبھی گردن میں پھوڑا بھی ہو جاتا ہے۔

۳ - Scarlatina Maligna (مہلک سرخ بخار)۔ اس میں دودوڑے بے قاعدہ ہوتے ہیں اور اچھی طرح نہیں ابھرتے۔ کبھی کم اور کبھی غائب ہو جاتے ہیں۔ حلق سیاہ ہونے کے ساتھ زخم خوردہ بھی ہو جاتا ہے۔ زبان سرخ زردی مائل، ناک سے بدبودار رطوبت کا اخراج، بخار تیز، سخت کمزوری کے ساتھ دماغی علامات بھی ظاہر ہوتی

ہیں اور اکثر اس تکلیف میں ہلاکت کا خوف ہوتا ہے۔

علامات :

عام طور پر پانچ دن تک جسم میں پوشیدہ رہنے کے بعد سرخ بخار کی علامات میں بخار' جلد پر گرمی کا احساس' کپکپی' درد سر' متلی' بعض اوقات قے' نبض تیز' پیاس کے ساتھ حلق کا ورم نمودار ہوتا ہے۔ مریض حلق میں خراش کی شکایت کرتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد نبض میں تیزی آتی ہے اور دو دن میں چھاتی پر ددوڑے نمودار ہو جاتے ہیں جو گردن' چہرہ' جوڑوں اور بازوؤں کے ساتھ تمام جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ زبان پر سفید میل جمی ہوتی ہے لیکن نوک اور کنارے سرخ ہی ہوتے ہیں۔ تقریباً ۵ سے دس دن میں ددوڑے غائب ہو جاتے ہیں لیکن مریض کمزور ہو جاتا ہے کبھی بھوسی کی طرح بدن سے اخراج ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے چھلکے اترتے ہیں۔

مہلک قسم کے سرخ بخار میں کبھی ددوڑے نہیں نکلتے اور نکلتے بھی ہیں تو سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ بخار میں اتنی شدت ہوتی ہے کہ مریض نڈھال ہو کر خاموش رہتا ہے۔

علاج :

۱ - سادہ سرخ بخار میں' ایکونائٹ ۳ اور بلاڈونا ۳ باری باری ہر ایک گھنٹہ پر۔ جب بخار چلا جائے تو آرسنک البم ۳ چار گھنٹہ پر۔ مریض تندرست ہونے لگے تو سلفر ۳۰ صبح و شام دیں۔

۲ - سکارلیٹنا یعنی خناقی سرخ بخار میں ایپس 3X ہر گھنٹہ پر دیں۔ جب سوزش اور سخت خراش حلق میں معلوم ہو' حلق زخمی اور متورم ہو تو باری باری ہر گھنٹہ پر' کینتھرس 3X اور مرک سال ۶ دیں۔ شدید دماغی علامات کے ساتھ بخار اور قے ہونے پر' ورائٹرم ویرائڈ 3X ہر گھنٹہ پر مفید ہے۔

۳ - مہلک سرخ بخار میں اگر سخت ڈپریشن' تیز بخار اور دماغی ہیجان ہو تو کیوپرم مٹ 3X پندرہ منٹ پر' ساتھ میں بپٹیشیا 3X ہر گھنٹہ پر دیں۔ حلق کا ورم تیزی سے بڑھے' نبض کمزور ہو اور دماغی حالت گر رہی ہو تو ایلنتھس 1X پندرہ منٹ پر دیں' ساتھ میں آرسنک 3X بھی ہر گھنٹہ پر دینا بہتر ہے۔

اس کے علاوہ مخصوص علامات میں' ایکونائٹ ۳' جلسیمیم ۳' اور بلاڈونا 3X کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔ امدادی ادویات میں' کافیا ۳۰' ہائیوسمس ۳۰' کیوپرم ایسی ٹیٹ 3X' کالی بائیکرومیکم ۳' نائٹرک

ایسڈ 3X' میوریٹک ایسڈ ۳ اور ڈیجی ٹیلس ۳۰ کو نہ بھولیں جو اپنے اپنے علامات کے لحاظ سے بڑی کار آمد دوائیں ہیں۔

نائٹرک ایسڈ Q یا ہائیڈراسٹس کین Q کے دس قطرے' ایک گیلن پانی میں ملا کر رکھ لیں اور ہر دو گھنٹہ پر غرارے کرائیں۔ بچہ غرارے کرنے کے قابل نہ ہو تو سلائی پر روئی لپیٹ کر لوشن میں تر کریں اور حلق و منہ میں پھیریں۔ خوراک میں صرف دودھ اور سوڈا دیں۔

بخار کاہی Hey Fever

یہ بخار ان چند بخاروں میں سے ہے جس کے لئے ہومیو پیتھک ادویات کا جدید ترین سائنس کے اصولوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے اور ادویات نے اپنی حقیقت کا لوہا منوا لیا۔ گلاسگو یونیورسٹی میں ۱۵۰ مریضوں پر یہ تجربہ "Lancet" برٹش میڈیکل جنرل میں ۱۹۸۶ میں چھپا تھا جس میں ایلوپیتھک کے ماہرین نے جو ہومیو پیتھی کے سخت خلاف تھے' یہ اعتراف کیا تھا کہ دو سو سالہ تجرباتی ہومیو پیتھک دواؤں کا اس مرض سے نجات دلانے میں کوئی دوسرا طریقہ علاج مقابلہ نہیں کر سکتا۔

انسانی جسم کے نظام تنفس کے تحت اسکا تعلق ناک سے ہے' جہاں ورم (Rhinitis) شدت اختیار کر لیتا ہے اور Pollen Irritation کے باعث زکام و کھانسی کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ ساتھ میں بخار بھی اپنے پنجے سخت کر لیتا ہے۔ یہ تسلسل بہار (Spring) کے زمانہ میں چار سے چھ ہفتہ ہر سال جاری رہتا ہے' چھینکیں' پتلی ناک بہنا' آنکھوں سے پانی نکلنا خاص علامات ہیں۔ مریض کے باہر نکلنے یا گرم سے سرد درجہ حرارت میں جانے' ایئر کنڈیشن کمرے میں جانے سے مرض شدت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ علامات زیادہ تر رات میں اس وقت ہوتی ہیں جب مریض بستر پر سونے کے لئے لیٹتا ہے۔ سینہ جکڑ جاتا ہے اور عموماً دو بجے سے تین بجے صبح تک اسے دمہ کی طرح سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔ کوئی شخص ایک مرتبہ اس مرض کا شکار ہو جائے تو عام طور پر ہر سال وہ اسی زمانے میں اس مرض میں مبتلا ہوتا ہے۔ ویسے کبھی یہ مختلف اوقات میں بھی ہو سکتا ہے۔

علاج :

میرے تجربے میں ناک گاڑھی پیلی ہونے کے ساتھ' پلساٹیلا ۳۰ اور چھینکوں کے ساتھ ناک و آنکھ سے پانی

نکلنے میں "ایلیم سیپا ۳۰ سے بہتر دوا نہیں۔ دوسری دوائیں بھی اپنی علامات کے ساتھ اچھا کام کرتی ہیں۔
اگر چھینکوں کے ساتھ ناک و آنکھ سے پانی نکلے تو ایلیم سیپا ۳۰ کے ساتھ یوفریسیا ۳۰ اور کالی آئیوڈائڈ ۶" مرض کی شدت دیکھتے ہوئے ایک سے دو گھنٹہ پر دے سکتے ہیں۔ اکثر ناک سرخی اور ورم کے ساتھ خشک اور بند ہو جاتی ہے تو، سمبوکس ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ حلق میں تکلیف جیسے کچھ پھنسا ہو، دورے والی چھینکیں، سرخی، جلن، ناک بہنا، پیاس نہ ہونا، اور ٹھنڈا کھانے پینے سے تکلیف کے ساتھ بخار بھی ہو تو سباڈیلا ۳۰ لاجواب دوا ہے، دو گھنٹہ پر دیں اور بخار کی وجہ سے ضرورت محسوس ہو تو بلاڈونا ۳ ملا کر دیں۔
علامات ملتی ہوں تو ڈلکا مارا، آرسنک البم، ایکونائٹ، جلسیمیم، اسٹکٹا پلمونیریا، نیٹرم کلوریٹم، نیٹرم میور، سینگونیریا، رےننکولس بلب، اور اپیکاک جیسی دواؤں سے کام لینا چاہئے۔ مصنف نے منتخب دوا کے ساتھ اگر مریض کمزور ہے تو آرسنک آئیوڈائڈ 3X تین مرتبہ ناشتہ و کھانے کے بعد دیا جس سے مرض کو ختم کرنے میں آسانی ہوئی۔

نوٹ : دواؤں سے فائدہ کے بعد اکثر دیکھا گیا ہے کہ دوسرے سال بھی مرض حملہ کرتا ہے لیکن اس میں شدت نہیں ہوتی، پھر دوبارہ منتخب ادویات دینے سے مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔

بخار مالٹا Malta Fever

مالٹا بخار ایک قسم کے جرثومہ سے ہوتا ہے جو عام طور پر بکری کے دودھ کے ساتھ جسم میں داخل ہو کر اس بخار کے سبب بنتا ہے۔ بکری ایک خاص قسم کے پودے کی پتی کھاتی ہے جو ہندوستان، جزیرہ مالٹا، جزیرہ فلپین یا بحرہ روم کے کنارے پائی جاتی ہے۔ اسی لئے یہ بخار انہیں ممالک میں ہوتے دیکھا گیا۔ ہے جزیرہ مالٹا میں بخار کثرت سے ہوتا ہے اس لئے اس کا نام مالٹا بخار رکھ دیا گیا۔ یہ مرض ہفتہ میں دس دن جسم میں پوشیدہ رہ کر ملیریا بخار کی شکل میں ابھرتا ہے جو پندرہ بیس دن رہ کر ختم ہو جاتا ہے، لیکن چند دن بعد پھر سر ابھارتا ہے۔ اس طرح مریض مسلسل اس بخار کا شکار رہتا ہے۔ اس کے ساتھ جوڑوں میں درد، ورم، تلی بڑھنا، خون کی کمی، اور قبض کا دور دورہ رہتا ہے جس سے مریض سخت پریشانیوں میں گھرا رہتا ہے۔
مصنف کو ایسے مریضوں سے واسطہ تو نہیں پڑا لیکن علامات کے حوالے سے برائیونیا 3X، آئرس ورس ۶،

مرک سال ۶ ' نیٹرم میور ۳۰ ' فیرم فاس ۳۰ ' پیٹیشیا ۳۰ ' سی سی فیوگا 3X ' لائیکوپوڈیم ۳۰ ' سیپیا اور رسٹاکس ۳۰ وغیرہ جیسی دواؤں کو ضرور کام کرنا چاہئے۔ (بحوالہ خاندانی علاج صفحہ ۱۸۴)

بخار سادہ Simple Fever

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس بخار میں کوئی الجھن یا پریشانی نہیں 'اس کا حملہ ۱۲ سے ۳۶ گھنٹہ کے اندر خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ بخار چڑھنے سے پیشتر اعضاء شکنی اور سستی ہوتی ہے۔ ۱۰۱ سے ۱۰۳ درجے حرارت ہو جاتی ہے۔ جلد پر گرمی سے خشکی کا احساس ہوتا ہے۔ نبض تیز' زبان خشک اور فرجمی ہوتی ہے۔ پیاس' گھبراہٹ' پیشاب میں کمی' کبھی رانوں میں درد' سردرد' فتور معدہ ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر مریض مسلسل آہیں بھرتا ہو اور چین نہ آتا ہو تو نگہداشت ضروری ہے کہ بدن پر کوئی ابھار نہ نکلنے والا ہو۔ یہ بخار سردی لگنے' بھیگنے کے بعد تر کپڑے پہننے' پسینہ دب جانے' تکان اور خراب غذا کھانے یا کسی وائرس کے حملے سے ہو سکتا ہے۔

اس مرض میں حسب علامات' ایکونائٹ 3X' اگر پسینہ آ کر بخار اتر جاتا ہو تو ہر گھنٹہ پر دیں۔ سردی محسوس ہو' بدن ٹوٹے تو ایکونائٹ کے ساتھ کیمفر ۳۰ باری باری ایک گھنٹہ پر دیں۔ درد سر' چہرہ سرخ' بے خوابی' روشنی اور شور و غل سے الجھن ہو تو بلاڈونا 3X ہر گھنٹہ پر دیں۔ کھانسی' سانس رکے' ہاضمہ خراب' اور بازوؤں میں درد ہو تو' برائی اونیا 3X ہر گھنٹہ پر۔ کمزوری پیاس' بے قراری اور الجھن میں آرسنکم البم 3X ہر گھنٹہ پر مفید ہے۔ تمام جسم میں درد' بخار اترتا ہی نہ ہو تو بپٹیشیا ۶ ہر گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ اسکے علاوہ جلسیمیم ۳۰ ' پلساٹیلا ۳۰ ' وریٹرم ورائڈ ۳۰ اور یوپٹوریم پرف ۳۰ بھی اپنی اپنی علامات کے لحاظ سے اچھا کام کرتی ہیں۔

بخار معیادی یا ٹائیفائڈ Entric Fever

ٹائیفائڈ ایک متواتر اور مسلسل متعدی بخار ہے جس کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں اور ۴۵ برس کی عمر تک بلا پس و پیش حملہ آور ہوتا ہے' لیکن بچوں اور نوجوانوں کو یہ زیادہ پسند کرتا ہے۔ ۵ برس سے کم عمر بچے تو کم ہی اس کی زد میں آتے ہیں لیکن ۵ سے ۹ برس کی عمر تک کے بچوں کو خاصہ پریشان کرتا ہے۔ موسم خزاں اور ابتدائے سرما میں یہ مرض زیادہ پھیلتا ہے۔ اکثر وبائی شکل اختیار کر لیتا ہے لیکن چھوت لگنے کا اندیشہ نہیں۔ اکثر گرمی اور خشکی

کا موسم دیر تک رہے تو اس وقت بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اوسطاً اس کی میعاد تین ہفتہ ہوتی ہے لیکن پرہیز نہ کیا جائے تو بارہ ہفتے بھی ہو سکتی ہے۔

یہ بخار Salmonellatyphi نامی جرثومہ سے جنم لیتا ہے جس میں آنتیں اس مرض کا شکار ہوتی ہیں اور اس میں دانے پڑ جاتے ہیں۔ طبیعت بوجھل بوجھل ہونے کے ساتھ بے چینی رہتی ہے' بدن ٹوٹتا ہے' قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔ صبح و شام بخار ہلکا ہوتا ہے لیکن کبھی ۱۰۳ یا ۱۰۴ ڈگری تک چلا جاتا ہے۔ ابتدائی بخار میں نکسیر پھوٹنا' سردرد' معمولی کھانسی' اسہال یا قبض ہو جاتا ہے۔ کبھی بخار کی تیزی میں ہذیانی کیفیت ہو جاتی ہے۔ صبح کی حرارت شام کی حرارت کے مقابلے میں بڑھ جائے تو یہ بری علامت ہے۔ لگاتار ۱۰۴ درجے حرارت رہنا بھی خطرناک ہے۔ بعض اوقات آنتوں میں زخم ہونے سے خراش ہو جاتی ہے اور جریان خون ہو کر مریض ہلاک ہو سکتا ہے اس لئے بجز دودھ اور یخنی کے دوسری ٹھوس غذا نہ دینا چاہئے۔

علاج

۱ - سب سے پہلے اس مرض کو ختم کرنے کے لئے بپٹیشیا ۳ سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

۲ - بدبودار اسہال بار بار آئیں اور کبھی بلاارادہ خارج ہوں' سخت کمزوری ہو' نبض وقفہ وقفہ سے کمزور چلتی ہو تو مصنف کا تجربہ کامیاب ثابت ہوا ہے جس میں بپٹیشیا کے ساتھ آرسنکم البم 3X ہر دو گھنٹہ پر دی گئی جس سے معیاد میں بھی کمی آگئی اور مریض بالکل ٹھیک ہو گیا۔

۳ - حلق میں بدبودار ورم یا خراش ہونے پر آرسنکم کے ساتھ میوری ایٹک ایسڈ 3X نے ہر دو گھنٹہ پر اچھا کام کیا۔

۴ - شدید متلی' قے' پیٹ کی خرابی' سردرد' اور غنودگی وہذیان میں' ورا ٹرم ورائڈ 3X بہتر ہے۔

۵ - زبان پر میل' ذائقہ کڑوا' درد سر' ریاحی درد ہونے پر برائیونیا 3X کے ساتھ رسٹاکس ۳۰ مفید ہے جسے دو گھنٹہ پر دیں۔ اور امدادی ادویات میں حسب علامت کاربوویج' پلساٹیلا' فاسفورس ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ' بلاڈونا اور فیرم فاس کو یاد رکھیں۔ فاسفورک ایسڈ' نکس وامیکا' چائنا' سلفر' اگنیشیا' اور مرک سال بھی حسب علامت کام کی دوائیں ہیں۔

بخار ملیریا Malaria

ملیریا بخار Anopheles نامی مچھر کے کاٹنے سے مختلف اقسام کے طفیلی (پروٹوزون) کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ موسم برسات اور اسکے اختتام پر تو یہ خاص طور پر پھیل کر وبائی شکل اختیار کر لیتا ہے لیکن کبھی کبھی درست علاج نہ ہونے پر بار بار حملہ آور ہو سکتا ہے۔ سردی لگ کر بخار تیز ہوتا ہے' پھر پسینہ آکر اتر بھی جاتا ہے۔ بخار کے ساتھ اعضاء شکنی' درد سر' اسہال' متلی پیچش' یا قبض کی علامات بھی ملتی ہیں۔ دوا کے ساتھ مچھروں سے بچنا بھی ضروری ہے کیونکہ شدید صورت میں موت واقع ہو سکتی ہے۔

علاج :

ٹھنڈ لگے اور بخار ہو تو سب سے پہلے' ایکونائٹ 3X ہر گھنٹہ پر دیں۔ اگر چوبیس گھنٹوں میں آرام نہ آئے تو سلفر ۳۰ دو گھنٹہ پر۔ مسلسل بخار' متلی اور گیس ہونے پر ہر دو گھنٹہ پر بپٹیشیا ۳ دیں' ساتھ میں آرسنک البم 3X بھی اچھا کام کرتی ہے۔ بغیر پسینے کے بخار اتر جاتا ہو تو جلسیمیم ۳ ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ بغیر مقررہ وقت کے تین' چار' آٹھ' بارہ گھنٹہ پر یا دوسرے تیسرے دن ہوتا ہو تو' سلفر ۳۰ چار گھنٹہ پر دینا چاہئے ساتھ میں ہفتہ میں ایک بار بلاڈونا ۲۰۰ طاقت میں دینا بہتر ہے۔ وقفہ وقفہ سے ہلکا بخار ہوا کرے تو' سیڈرن ۳۰ اور ا یکنیشیا ۳۰ کو بھی نہ بھولنا چاہئے۔

بخار Dengue

ڈنگو بخار ایک خاص قسم کے Arbo Virus سے ہوتا ہے جو Aedes نامی مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔ اس بخار میں جوڑ اور اعصاب میں درد کے علاوہ ہڈیوں میں بھی تکلیف ہوتی ہے' اس لئے اسے ہڈی توڑ بخار بھی کہتے ہیں۔

علاج :

سب سے پہلے' ایکونائٹ ۳ ہر گھنٹہ پر دینا چاہے۔ ساتھ میں رسٹاکس ۳ بھی دیں تو جلد شفا ہوتی ہے۔ اگر

ہڈیوں میں شدید درد ہو تو یوپیٹوریم پرف ایک گھنٹہ پر دینا ضروری ہے۔ چہرہ پر سرخی' ہلکا بخار' سر اور آنکھ میں درد اور غنودگی ہو' ایکنیشیا Q کے پانچ قطرے' آدھی پیالی پانی میں ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ جلسیمیم ۳ اور رسٹاکس ۳ بھی ہر گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بخار' نزلے کا Influenza

یہ بخار انفلوئنزہ A اور انفلوئنزہ B وائرس سے پیدا ہوتا ہے۔ ان دونوں میں سے ایک وائرس اس مرض میں موجود رہتا ہے جو ناک اور منہ سے رطوبت کے ذریعہ وبائی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ ناک سے پانی بہتا ہے' چھینکیں آتی ہیں' کھانسی ہو جاتی ہے' بخار کے ساتھ درد سر' طبیعت پژمردہ' کھانے کی خواہش ختم' نیند کا غلبہ اور تمام جسم میں درد ہوتا ہے' آنکھیں سرخ' روشنی ناقابل برداشت اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ ان تکالیف میں معقول علاج نہ ہو تو نمونیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس بخار میں سردی سے بچنا اور ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔

علاج :

انفلوئنزہ کسی بھی وبائی شکل کا ہو' جو مریض بھی زکام کے باعث اس کا شکار ہو سکتے ہوں انہیں فوری طور پر آرسنک البم 3X ہر آٹھ گھنٹہ پر ضرور لینا چاہئے۔ عام طور پر فی زمانہ انفلوئنزیم ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر بہترین دوا ہے۔ بخار' بے چینی' آنکھ' جسم و سردرد' ورم' بھاری پن' اور غنودگی ہو تو' پیٹیشیا 3x ہر گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ہڈیوں میں درد اور کمر میں ٹھنڈ محسوس ہوتی ہو تو' یوپیٹوریم پرف ۳۰ ہر گھنٹہ پر مفید ہے۔ کھانسی کے ساتھ آنکھ میں سرخی اور سخت تپکن والا درد سر ہونے پر' گلونائین ۳۰ ہر گھنٹہ پر دیں۔ حلق میں تکلیف' ورم' کھانسی' کانوں میں ورم' داہنی طرف چہرے اور سر درد میں لیٹنے سے اضافہ ہو' بلاڈونا 3X ہر گھنٹہ پر دینے سے آرام آ جاتا ہے۔ بلاڈونا کے ساتھ مرک سال ۶ اچھی معاون دوا ہے۔ چہرہ سرخ' ریڑھ کی ہڈیوں میں اوپر سے نیچے تک درد' کمزوری' اور پیاس ندارد ہو تو ایسی صورت میں جلسیمیم ۳۰ ہر گھنٹہ پر دی جانا چاہئے۔ ہلکا مسلسل بخار رہنے پر ایکنیشیا Q کے تین قطرے' پانی میں ہر دو گھنٹہ پر دینا مناسب ہے۔ ذرا سی حرکت سے کھانسی اور جسم میں درد ہو اور پیاس زیادہ پانی پینے کی ہو تو ایسی صورت میں' برائیونیا 3X ضروری دوا ہے' جسے ہر گھنٹہ پر دوہرانا چاہئے۔ کھانسی' بلغم ہلکا خون ملا' سانس لینے میں دقت اور دائیں جانب زیادہ تکلیف ہونے پر' سینگونیریا ۳۰ ہر

گھنٹہ پر۔ بخار، بے چینی، موت کا خوف، دل کے دائرے میں درد، کم پانی کی پیاس، بے ہوشی اور سر درد ہونے پر ایکونائٹ ۳ اور آرسنک البم ۳x کے ساتھ اسپا ئجیلیا ۳۰ ہر گھنٹہ پر دینے ہی سے آرام آتا ہے۔ سانس لینے میں رکاوٹ، سخت کھانسی برانکائٹس کی طرح ہو تو اوائری ۳۰ ہر گھنٹہ پر اچھی دوا ہے۔ مصنف نے ایسی حالت میں اوائری کے ساتھ اسپا نجیا ۳۰ اور ڈروزرا ۳۰ دے کر فائدہ اٹھایا ہے۔ ڈفتھیریا کی طرح حلق میں سوزش اور ورم ہو تو فائٹولیکا ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ دھڑکن، دل میں سخت درد، کمزوری، اور بائیں طرف نہ لیٹ سکنے پر ایکونائٹ کے ساتھ اسپا ئجیلیا ۳۰ ہر پندرہ منٹ پر دیں۔ یہ بھی مصنف اپنے تجربہ کی بنیاد پر سفارش کرتا ہے۔ پھیپھڑے کی تکلیف جو کھانسی سے بڑھے اور سر درد بھی ہو، رات میں پسینہ اور صبح دست آتے ہوں تو سلفر ۳۰ ہر گھنٹہ پر۔ کمر میں ٹھنڈ محسوس ہو، نبض تیز ہو جائے، بستر سخت معلوم ہو، اور بلغم و تمام اخراج بدبودار ہوں تو ہر دو گھنٹہ پر پائرو جنیم ۶ بہتر نتائج دیتی ہے۔ جگر پر اثر ہو اور صبح دست ہوں تو پوڈوفائلم ۳۰ ہر گھنٹہ پر دینا فائدہ مند ہے۔ پسینہ کے ساتھ سخت درد، کمزوری اور پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ ہو تو ہر گھنٹہ پر ورا ٹیٹرم البم ۳۰ فائدہ کرتی ہے۔ عرق النساء کی تکلیف محسوس ہونے پر ہر دو گھنٹہ پر رسٹاکس ۳۰ دیں۔

انفلوئنزہ کے بعد کمزوری پر چائنا ۳۰ ہر دو گھنٹہ پر اور ہفتہ میں ایک مرتبہ سورا ئینم ۲۰۰ دینا چاہئے۔ منہ کا مزہ اور خوشبو بدبو کا احساس نہ ہو تو ہر دو گھنٹہ پر میگنیشیا میور ۶ دینے سے ٹھیک ہو جائے گا۔ زکام کی شدت میں پلساٹیلا، یوفریشیا، سمبوکس، بیلس پرنس اور زیادہ چھینکوں میں ایلیم سیپا دینا نہ بھولیں۔

بخار کالا آزار (کالا بخار)

اس بخار میں خون کی کمی کے ساتھ مریض کا جسم سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے آسام میں اس کا نام ہی کالا بخار ہو گیا۔ ایک قسم کے جراثیم Leishmania Parasite اس بخار کا سبب ہوا کرتے ہیں۔ یہ مرض زیادہ تر مصر، آسام، لنکا، چین جیسے ممالک میں پھیلتے دیکھا گیا ہے۔ اس مرض میں تلی اور کبھی جگر بھی بڑھ جاتا ہے۔ نوبتی بخار کا وقت مقرر نہیں جو کافی دن تک رہتا ہے۔ ورم، مسوڑھے سے خون نکلنا اور دانے نکل آنا بھی دیکھا گیا ہے، جس کے ساتھ خون کی کمی ہو جاتی ہے۔

علاج :

بخار، ورم اور خون کی کمی میں، آرسنک 3X ہر دو گھنٹہ پر اور فاسفورس ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور دینا چاہئے۔ تلی، جگر، ورم اور دیگر علامات کے سلسلہ میں الگ دوائیں درج ہیں۔ بخار کی دوسری مندرجہ ادویات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

بخار زرد Yellow Fever

زرد بخار، گرم ممالک خصوصاً افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ ابھی پاکستان خدا کے فضل سے محفوظ ہے۔ یہ بخار ایک قسم کے Arbo Virus سے ہوتا ہے جو ایک مچھر (Aedesaegypti) کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔ پہلے بخار ہو جاتا ہے، پھر کڑوی زردی مائل قے ہوتی ہے، سر، کمر اور معدے میں درد ہوتا ہے اور بخار ۱۰۵ ڈگری تک بڑھ جاتا ہے۔ اس میں مریض کا پورا جسم زرد رنگ کا ہو جاتا ہے اس لئے زرد بخار کہتے ہیں۔ یرقان کے ساتھ پیشاب میں البومین آنے لگتی ہے، تقریباً ایک ہفتہ میں بخار اتر جاتا ہے لیکن دوبارہ اس سے زیادہ شدت اختیار کرتا ہے، دست آنے لگتے ہیں، نبض کی رفتار سست ہو جاتی ہے، مقعد، ناک اور منہ سے خون آنے لگتا ہے، کبھی پیشاب بھی بند ہوتا ہے، تشنج کا دورہ پڑتا ہے، مریض پر بے ہوشی طاری ہونے کے ساتھ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

علاج :

بخار، الجھن، پریشانی، بے قراری، قے اور یرقان اور درد ہونے پر آدھے گھنٹہ بعد، ایکونائٹ ۳ اور اپیکاک ۳ دینا چاہئے۔ ٹھنڈ لگ رہی ہو تو کیمفر ۳ کے دو قطرے پانی میں پندرہ منٹ پر دیں، سکون ملنے پر حسب علامات دوسری دوائیں استعمال میں لائیں۔ مثلاً ذرا بھی ہلنے سے ریاحی تکالیف بڑھیں تو، برائیونیا ۳ ہر آدھ گھنٹہ پر، کمزوری میں چائنا ۳۰ اور کاربو ویج ۳۰ بہتر کام کریں گی۔ پیٹ میں درد، متلی، قے سیاہی مائل اور ہونٹ کو ذرا سا بھی مس کرنے سے متلی کا احساس ہونے پر، کیڈمیم سلف ۳ یا ۳۰ ہر ایک پھر دو گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ جب مریض ٹائفائڈ کی حدود میں آجائے تو، آرسنک البم 3X ہر آدھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ خون جاری ہو جائے، تھکن اور کمزوری ہو اور یرقان ہو تو، کروٹلس ہری ڈس ۳ کے ساتھ چائنا ۳۰ پندرہ پندرہ منٹ پر دینے سے

سکون ہو جاتا ہے۔ ہفتہ میں ایک بار فاسفورس دو سو طاقت میں دینا نہ بھولیں۔

بخار لرزہ Chilliness

سردی لگتی ہے اور بخار ہو جاتا ہے۔ اکثر لوگ اسے ملیریا سمجھ لیتے ہیں حالانکہ یہ اس سے مختلف ہے۔
مندرجہ ذیل دوائیں حسب علامت کارآمد ہوتی ہیں۔

Aconite، Agricus Muscarus، Antum.Tart، Apis، Arnica، Ars.Album، Aes.Hip، Belladona، Baptisia، Berberis، Bryonia، Calcaria Ars.، Capsicum، Carboveg، Cedron، Colchicum، Chamomila، Chinum Ars، Chinum Sulph، Echinatia، Eup.Perf، Ferr.Met، Gelsemium، Hep.Sulph، M.Sol، Mag.Phos، Nat.Mur، Nux.Vom، Puls، Sabadilla، Silicia، Sulphur، Ver.Viride، Zinc.Met.

بخار پرسوت Puerperal Fever

یہ زہریلا اور خوفناک بخار عام طور پر بچہ کی ولادت کے دو چار دن بعد زچہ کو ہو جاتا ہے، جس میں پہلے تھوڑا جاڑا محسوس ہوتا ہے، نبض کبھی کمزور، کبھی تیز چلنے لگتی ہے، پسینہ آتا ہے، بے چینی کے ساتھ سر اور پیٹ میں درد ہوتا ہے، ذائقہ کڑوا، پیاس زیادہ، دست آتے ہیں اور مریضہ ہذیان کا شکار ہو سکتی ہے۔
عام طور پر یہ بخار ولادت کے بعد آنول کے ٹکڑے رحم میں رہ جانے، سڑ جانے یا رحم کی اندرونی چوٹ لگنے یا سردی لگ جانے سے ہوتا ہے۔ کبھی ماں بچے کو دودھ نہ دے اور وہ چھاتیوں میں جمع ہوتا رہے تو ایسی صورت میں بھی کبھی زچہ اس مرض کا شکار ہو سکتی ہے۔

علاج :

بے چینی، گرمی، بخار، درد اور جلد پر خشکی کی صورت میں سب سے پہلے ہر ایک گھنٹہ پر ایکونائٹ 3X دینا چاہئے۔ خون میں زہریلا مادہ سرائت ہو جانے پر پانی میں ہر دو گھنٹہ پر ایکنشیا Q کے دو قطرے دینے سے آرام آجاتا ہے۔ اسکے ساتھ حسب علامت دوسری دوائیں بھی دی جا سکتی ہیں۔ زیادہ کمزوری اور کسی مخرج سے خون آنے پر، مرک کار ۳ بھی ہر گھنٹہ پر دینا نہ بھولیں۔ صبح دو بجے سے چار بجے تک درد کی شدت میں مریضہ چیخنے پر

مجبور ہو جاتی ہو' کالی کارب ۳۰ ہر گھنٹہ پر ساتھ میں کیموملا ۳۰ بھی دینا چاہئے۔ پیٹ کی تکالیف سونے کے بعد بڑھیں تو لیکیسس ۶ ہر گھنٹہ پر۔ خون میں زہریلا اثر ہو تو پائرو جنم ۶ ہر چار گھنٹہ پر دیں اور پیٹ کو گرم کپڑے سے گرمی پہنچائیں۔ حسب ضرورت بلاڈونا اور آرسنک سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

بخار دودھ اترنے کا Milk Fever

بچے کی ولادت کے بعد زچہ کو دودھ اترنے میں بھی اکثر بخار ہو جاتا ہے۔

علاج :

ایکونائٹ 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ چھاتی کے ضرورت سے زیادہ بڑھنے کے باعث بخار میں برائیونیا 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ دودھ تاخیر سے اترنے اور کم ہونے کے ساتھ ایسافوٹیڈا ۳ ہر دو گھنٹہ پر۔ دودھ کے زیادہ پیدا ہو جانے کے اثرات میں چائنا ۳ ہر دو گھنٹہ پر۔ مختلف ادویات جن کا بخار کے سلسلے میں ذکر ہے انہیں بھی دھیان میں رکھنا چاہئے۔

گھٹنے بڑھنے والا بخار Remittent Fever

یہ بخار مسلسل یا دائمی شکل رکھتے ہوئے ملیریا کی قسم کا ہوتا ہے۔ علامات میں قدرے الجھاؤ ہوتا ہے' جو خون کا ٹیسٹ کرا لینے سے سامنے آجاتا ہے۔ بخار کبھی خفیف کبھی شدید ہوتا ہے' اپنے مسلسل ہونے یا شدت اختیار کر لینے کی وجہ سے ٹائیفائڈ بخار معلوم ہوتا ہے۔ شدید حالت میں دماغی علامات رونما ہو سکتی ہیں جبکہ کبھی یرقان بھی ہو سکتا ہے۔ زیادہ تکلیف میں مریض بے ہوش ہو سکتا ہے۔ مکمل علاج کی اس لئے زیادہ ضرورت ہوتی ہے کہ ذرا سی غفلت برتنے سے چوبیس گھنٹوں میں مریض ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ ہیضہ کی علامات ظاہر ہوں تو فوری توجہ دینا چاہئے۔ کیونکہ سردی کے احساس کے ساتھ شدید کمزوری ہونا بھی خطرے کی گھنٹی ہے۔ اس مرض میں جسم انسانی میں پانی کی طبعی مقدار بڑھ جاتی ہے' جس میں جگر کے فعل کی خرابی بھی شامل ہو جاتی ہے۔

علاج :

تمام بخاروں کی طرح اس بخار کے حملے میں سب سے پہلے ایکونائٹ 3X ہر دو گھنٹہ پر دینا ضروری ہے۔ اگر بخار میعادی قسم کا نہیں تو چائنم سلف 1X کے پانچ قطرے، پانی میں ہر تین گھنٹہ پر کار آمد ہے۔ اگر ہلکا بخار ہے اور مریض بے حد کمزور ہے، متلی بھی محسوس ہوتی ہے، تو ہر ایک یا دو گھنٹہ پر حسب ضرورت آرسنک البم 3X کے ساتھ اپیکاک ۳ دینا چاہئے۔ بچوں میں ہر دو گھنٹہ پر جلسیمیم ۳ بہترین دوا ہے۔ متلی یا قے کے شدید دورے جس میں خفیف خون محسوس ہو تو، کروٹلس ہری ڈس 3X کے ساتھ اپیکاک ۳ ہر گھنٹہ پر دیں۔

نوٹ : مختلف بخاروں میں جو دوائیں درج ہیں انکو بھی علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے ضرور استعمال کریں۔

بخار ریت کی مکھی کا Sand Fever

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ بخار ریت کی مکھی کے کاٹنے سے اسی طرح ہوتا ہے جس طرح مچھر کے کاٹنے سے ہوا کرتا ہے۔ دراصل انسانی جسم میں قوت مدافعت کی کمی اور کمزوری کے باعث اس زہر کو برداشت نہ کرسکنے کی وجہ شامل ہوتی ہے۔ سر اور آنکھیں بھاری ہو جاتی ہیں اور جسم میں درد ہوتا ہے۔ عام طور سے یہ بخار موسم گرما ہی میں ہوتا ہے۔

اس بیماری میں سادے اور ملیریا کے بخار میں درج دوائیں کار آمد ہوتی ہیں ویسے بائیو کیمک ادویات، فیرم فاس 3X، کالی میور 6X نیٹرم میور 6X، (زکام ہونے پر) اور کلکیریا فاس 6X (زبان پر سفیدی ہونے پر) موثر دوائیں ہیں جو ہر ایک یا دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

بخار نوبتی یا باری کے بخار Intermittent Fever

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ بخار چڑھتا اور اترتا رہتا ہے۔ بخار کی آمد سے قبل سردی محسوس ہوتی ہے، بدن کانپتا ہے، دانت کنکناتے ہیں، درد کبھی کمر کبھی دیگر عضلات میں ہوتے ہیں، کبھی سینے پر بوجھ اور تنفس سرد ہونے کے ساتھ لب و چہرہ زردی مائل ہوتا ہے۔ کبھی پیشاب کم اور تھوڑی تھوڑی دیر پر ہوتا ہے۔ زبان سفید، کبھی

دست، کبھی قبض اور نبض متواتر یا چھوٹی بھی ہو سکتی ہے۔ ان علامات کو بخار کی کولڈ اسٹیج کہتے ہیں۔

اس بخار کی دوسری پیش رفت، ہاٹ یا گرم کہلاتی ہے جس میں چہرہ تمتمایا ہوا گرم ہو جاتا ہے، پیاس شدت اختیار کر لیتی ہے، نبض محدود، سر درد، بے چینی، بد حواسی اور پیشاب تھوڑا گہرے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس بخار کی تیسری پیش رفت پسینہ کا درجہ ہوتا ہے جسے سوئٹنگ اسٹیج کہتے ہیں۔ اس صورت میں مریض کو آرام معلوم ہوتا ہے۔ پیشاب میں قدرے سرخی ہوتی ہے جو اکثر چھ گھنٹہ تک رہتی ہے۔ پھر دوسرے دن بخار آ کر اتر جاتا ہے۔ اس بخار کی علامات ملیریا سے ملتی جلتی ہیں لیکن بخار زیادہ تیز نہیں ہوتا۔

اس بخار کی تین قسمیں ہیں۔

۱ - یومیہ یا روزمرہ، یعنی چوبیس گھنٹہ میں تقریباً چھ گھنٹہ رہ کر اتر جاتا ہے۔

۲ - تین روزہ، بخار جو دو روز بعد یعنی اڑتالیس گھنٹہ کے بعد تقریباً چھ گھنٹہ پر رہ کر اتر جاتا ہے۔

۳ - چار روزہ، یعنی بخار تین روز بعد آتا ہے۔

بخار کی ان اقسام میں گرمی والا درجہ سخت ہوتا ہے جبکہ سردی کے درجہ میں بار بار خون کا اجتماع اندرونی اعضاء میں ہوتا ہے جس سے اکثر جگر اور معدہ میں بے ترتیبی واقع ہوتی ہے۔ کبھی جسم پر زردی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی تلی بڑھ جاتی ہے۔

اس بخار کی دیگر وجوہات میں اصل وجہ خون کا زہر آلود ہونا ہے یا خون میں تعفن ہوتا ہے جسے PYEMIA SEPTICEMIA کہتے ہیں۔ کونین (Quinine) کا غلط استعمال بھی اس بخار کی وجہ بن سکتا ہے۔

علاج :

حفظ ماتقدم کے طور پر جو لوگ ایسے مقامات پر جائیں جہاں ملیریا کی وبا ہو، انہیں وہاں جانے سے کچھ دنوں قبل Chininum Sulph Q کے پانچ قطرے تھوڑے پانی میں صبح اور رات پیتے رہنا چاہئے۔ اس ملیریا والے علاقے میں اپنے دوران قیام بھی روز سوتے وقت پینا چاہئے۔ اگر کونین موافق نہ ہو تو بجائے کونین کے Arenic Alb. 3X لینا مفید ہے۔

نوبتی یا باری کے بخار میں اس بات کا خیال رہے کہ دوا ہمیشہ مرض کا شدید حملہ گزر جانے کے بعد شروع کی

جائے۔ شدت کے کم ہونے میں تاخیر ہو تو چند خوراک ہر گھنٹہ پر دیں۔ دوا دینے پر بھی تکلیف میں کمی نہ ہو تو بارہ گھنٹہ بعد دوسری مناسب دوا تجویز کریں۔

وقفہ وقفہ سے بخار ہو اور سردی محسوس ہونے سے قبل یا بعد میں پیاس معلوم ہو' مریض گرمی حاصل کرنا چاہتا ہو لیکن افاقہ نہ ہو' پسینہ کی زیادتی' کمزوری' بخار اور ٹھنڈ صرف صبح پانچ بجے سے شام ۵ بجے تک ہو' رات میں بخار نہیں ہوتا لیکن صبح بخار آنے سے قبل رات میں بے چینی شروع ہو جاتی ہو' مریض سانولے رنگ یا سیاہ فام بلغمی مزاج والا ہو' جسمانی طور پر کمزور ہو' بیماری کے حملے سے قبل جوڑوں میں سخت درد ہو' China 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ باری کے بخار میں ٹھنڈ' پھر جسم گرم اور پسینہ ہو' ساتھ میں پیاس لگتی ہو' درد اور ٹھنڈ کے دوران ریڑھ کے نچلے حصہ تک کمزوری یا ٹھنڈ کے دوران نسوں میں ورم و درد ہو' سخت پیاس ہوا کرے تو' Chininum Sulph 30 ہر دو گھنٹہ پر۔ اگر علامات صاف اور واضح نہ ہوں تو Sulphur 30 آٹھ گھنٹہ پر۔ اس سے مرض جاتا رہے گا' ورنہ علامات ابھر کر سامنے آجائیں گی۔ سورا کے مریضوں میں ٹھنڈ مقعد کی ہڈی سے اوپر جاتی ہو' گرمی اور پیاس نہ ہو' عضو تناسل برف کی طرح ٹھنڈے ہوں' ہتھیلی اور پیر کے تلوے جلتے ہوں' نیند میں بے چینی اور پسینہ کی زیادتی کے ساتھ پیاس ہو' Sulphur 30 چار گھنٹہ پر۔ استسقائی ورم کے ساتھ کونین کے غلط استعمال سے بخار ہوا کرے تو' Arsenic Alb. 3 دو گھنٹہ پر۔ کرانک کیس ہو' Urtica Urens Q کے پانچ قطرے' آدھی پیالی گرم پانی میں چار گھنٹہ پر۔ مرطوب موسم یا ساحلی مقامات پر رہائش سے بخار ہوا کرے یا ٹھنڈ و بخار شام کو ہوا کرے جس میں پسینہ کم یا نہ بھی ہو تو' Cedron 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ دونوں کندھوں کے درمیان ٹھنڈ پیاس کے ساتھ معلوم ہو' گرمی کے ساتھ پسینہ لیکن پیاس نہ ہو' کھانے پینے کے بعد تکلیف میں اضافہ ہو Capsicum 3 ہر دو گھنٹہ پر۔ ٹھنڈ سے قبل پیاس' بخار کے ساتھ متلی یا قے' ہڈیوں میں درد' Eupatorium Perf 3 دو گھنٹہ پر۔ بے قاعدگی اور بغیر مقررہ وقت کے ٹھنڈ کمر کے نچلے حصہ سے شروع ہو کر اوپر بڑھے' ہونٹ اور ناخن نیلے پڑ جاتے ہوں' اس وقت بھی Eup.Perf ہی دیں۔ بیماری میں متلی یا قے عموماً رات میں ہوا کرے' Ipecac 3 دو گھنٹہ پر۔ ٹھنڈ لگنے کے دوران محسوس ہو کہ عضلات سکڑ رہے ہیں' لیٹنے سے تکلیف میں اضافہ ہو' ٹھنڈ کے دوران مریض پانی پیئے تو کھانسی بڑھ جاتی ہو' Cimex 30 چار گھنٹہ پر۔ دوران ٹھنڈ یا اس سے قبل سر میں درد ہو' پسینہ' تکلیف صبح ہوا کرے' کونین کے غلط استعمال کی وجہ ہو

Natrum Mur 30 دو گھنٹہ پر۔ گیس کی تکلیف کے ساتھ علامات ہوا کریں جس میں گرمی اور ٹھنڈ ساتھ ساتھ ہوا کرے' Nux.Vom.3 دو گھنٹہ پر۔ گورے رنگ کے مریضوں میں جنہیں گیس کی بھی شکایت ہو اور ماہواری میں کمی کی شکار لڑکیوں میں' Pulsatilla 3 تین گھنٹہ پر۔ انتہائی کمزوری کے ساتھ ٹھنڈ' پسینہ' کبھی بے ہوشی ہو' Veratrum Album 3 دو گھنٹہ پر۔ ملیریا کے بغیر بخار و ٹھنڈ شام کو ہوا کرے جس میں پیاس نہ ہو' ٹھنڈ کے دوران معلوم ہو جیسے ہاتھوں میں جان نہ رہی' Apis 3X دو گھنٹہ پر۔ کونین کے استعمال کے بعد ہلکا بخار' بے ہوشی' زبان پر سرخی' Ars Alb 3 چھ گھنٹہ پر۔ تلی بڑھی ہو اور درد کرے' Ceanothus 3 چار گھنٹہ پر۔

مندرجہ بالا دواؤں کے علاوہ حسب علامات' ایکونائٹ' امونیم میور' کیپسیکم' کاربوتیج' کورنس فلور' فیرم مٹ' جلسیمیم' اگنیشیا' پائرو جنم' اپوسائینم' لیکیسس' نیٹرم سلف' اور رسٹاکس وغیرہ بھی اچھی دوائیں ہیں۔ مصنف نے ہمیشہ پپٹیشیا' اکنیشیا' سڈرن' پائرو جنم' اپوسائنم' یوکلپٹس' اور ہائپیریکم سے فائدہ حاصل کیا ہے۔

بخاروں میں ہکٹک فیور' ٹائفس فیور' سپٹک فیور' یوتھیرل فیور' ٹرامیٹک فیور' میڈیٹرین فیور' سنوکل فیور جیسے بہت سے بخار ہوتے ہیں لیکن آپ نام پر نہ جائیں بلکہ علامات پر دوائیں دیں۔

حصہ چہارم

چند منتخب کلماتِ حضرت علیؑ برائے حکمت(۱)

۱ - جسموں کی خوراک غذا اور عقلوں کی خوراک حکمت ہے۔ لہٰذا جب بھی ان دونوں میں کسی ایک کو اس کی غذا نہیں ملتی تو وہ مضمحل ہو جاتی ہے۔

۲ - کم کھانا جسم کو امراض سے محفوظ رکھتا ہے اور قلب کا تقویٰ بدن کی صحت میں ہے۔

۳ - پرخوری و حرص کے ساتھ کوئی صحت نہیں۔ سب سے اچھی صحت جسمانی صحت ہے۔

۴ - کھانے کے لئے اس وقت تک نہ بیٹھو جب تک تم بھوکے نہ ہو۔ کھانے کی تھوڑی خواہش باقی رہے تو ہاتھ روک لو۔ غذا اچھی طرح چبا کر کھاؤ اور سونے سے پہلے رفع حاجت کر لو۔ اگر تم نے ان چار خصلتوں کا خیال رکھا تو علم طب سے مستغنی ہو جاؤ گے۔

۵ - بہت زیادہ نیند اور خوراک نفس کو فاسد و تباہ کر دیتی ہے۔ جو رات کو بہت زیادہ سوتا ہے وہ ایسے عمل کو کھو دیتا ہے جس کی تلافی وہ دن میں نہیں کر سکتا۔

۶ - بہت سی دوائیں بیماریوں کی باعث ہوتی ہیں اور بہت سے بیماریاں دوا ہو جاتی ہیں۔

۷ - جس نے طبیب سے اپنا مرض چھپایا اس نے اپنے جسم کے ساتھ خیانت کی۔ جسموں کی صحت بیماریوں سے ہے۔

۸ - اپنی عمر کو اس خرچ کی طرح سمجھو جو تمہیں گزارہ کرنے کے لئے دیا گیا ہو۔ جس طرح تم یہ نہیں پسند کرتے کہ فالتو خرچ کرو اسی طرح اپنی عمر کو فضول نہ گزارو۔

۹ - گائے کا گوشت بیماری، دودھ دوا اور مکھن و گھی شفا ہوتا ہے۔

۱۰ - مسلمان کو اس وقت تک دوا استعمال نہیں کرنا چاہئے جب تک اس کا مرض اس کی صحت پر غالب نہ آ جائے۔

۱۱ - ہر بیماری کی ایک دوا ہے۔

---

(۱) "تجلیات حکمت"۔ سید اصغر ناظم زادہ قمی (ترجمہ سید قمر عباس)

بنیادی عفونتیں Miasms

ہومیوپیتھک علاج کے بانی ہانیمین ایک عظیم ایلوپیتھ تسلیم کئے جاتے تھے لیکن جلدی امراض میں دواؤں کے زود اثر نہ ہونے پر ہومیوپیتھی کی بنیاد ڈالی جسے علاج بالمثل قرار دیا' جس میں دوائیں نہ صرف بیماری کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتی ہیں بلکہ صحت کی ضامن بھی ہوتی ہیں۔ آج ایلوپیتھی میں بھی جو ویکسین تیار ہوتی ہیں وہ بھی ہومیوپیتھی کی ایک تسلیم شدہ صورت ہے۔ ہانیمین نے بنیادی عفونتوں MIASAMS میں تین موروثی بیماریوں پر زیادہ زور دیا ہے کہ یہ نسل در نسل جسم انسانی میں سفر کرتی چلی آ رہی ہیں اور ان کا مادہ جسم میں دبا رہتا ہے لیکن کوئی طریقہ علاج انہیں جسم سے خارج نہ کر سکا۔ ان کا خیال تھا کہ اگر یہ عفونتیں نہ ہوتیں تو انسان بے شمار بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا تھا۔

مزمن امراض میں ان سمیتوں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ایک ہومیوپیتھ کو سب سے پہلے اس طرف توجہ دے کر اسے جسم سے خارج کر دینا چاہئے۔ تین بنیادی عفونتیں درج ذیل ہیں۔

۱ - سورا (ایرس)
۲ - سفلس (آتشک)
۳ - سائیکوسس (سوزاک)

ڈاکٹروں نے ان عفونتوں میں کینسر (Cancer) یا آکلہ اور ٹیوبرکلوسس (تپ دق) کو بھی شامل کیا ہے اور انہیں موروثی قرار دیا ہے۔ عام طور پر کینسر ہارمونز کی مناسب سپلائی میں خلل پڑنے یا وائرس سے ہوا کرتا ہے۔ جبکہ تپ دق چھوت کی بیماری ہے اور ہو سکتا ہے کہ بنیادی عفونتوں کو خارج کرنے کے بجائے دبانے ہی سے ان امراض نے سر اٹھایا ہو۔ بہرحال میں نے ان دونوں بیماریوں کا ذکر الگ اور مناسب مقامات پر درج کر دیا ہے۔ یہاں صرف سورا' سفلس اور سائیکوسس کا ذکر مناسب ہے جس پر ڈاکٹر ہانیمین نے زیادہ زور دیا ہے۔ سورا

انسان کے گندے خیالات کا پرتو ہے جبکہ سفلس اور سائیکوسس انسان کے بدترین گناہ "زنا" کا ثمر ہے۔ ایک بات سمجھنے کی ہے کہ جب تک انسانی جسم میں سورا نہ ہو، سفلس یا سائیکوسس پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے سورا بہت اہم ہے۔

ان تینوں بنیادی عفونتوں پر قابو پانے کے لئے دواؤں سے پہلے ان سے پیدا ہونے والے ذہنی علامات کو بھی سمجھنا ضروری ہے کیونکہ ان کے زیر اثر مریض عام لوگوں سے بالکل مختلف دکھلائی دیتے ہیں۔

۱ - سورا یا ایرس (Psoriasis)

یہ ایک قسم کی خارش کا نام ہے، جسے چنبل یا سرخباد بھی کہتے ہیں۔ جسم میں اس مادہ کی موجودگی سے ان کے مریض مختلف قسم کے جلدی امراض میں پریشان رہتے ہیں۔ یہ بیماری نوع انسانی میں سیکڑوں پشتوں سے سرایت کر گئی اور ہزاروں انسان اس کے شکار ہوتے رہتے ہیں۔ سورا کے مریض بے حد حساس ہوتے ہیں، بے سروپا خیالات ستاتے رہتے ہیں، ذہنی اور روحانی بے چینی میں بے حد سوچتے ہیں لیکن عمل سے دور رہتے ہیں۔ اکثر ہر کام میں جلد باز ہوتے ہیں لیکن اس میں وہم بے چین رکھتا ہے۔ کمزوری، بزدلی، خوف اور بے اعتمادی کا شکار ہوتے ہیں۔

نوٹ : میرے تجربے میں ستر فی صد لوگ سورا کے مریض ہیں اور یہ تعداد بڑھتی جا رہی ہے اس لئے اس طرف توجہ دینا ضروری ہے۔

۲ - سفلس یا آتشک (Syphilis)

آتشک ایک معتدی مجامعتی مرض ہے جو ایک خاص قسم کے جرثومے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ پیدائشی بھی ہوتا ہے اور لاحقی بھی۔ اس کی تین مدراج ہیں۔ پہلے درجہ میں متاثرہ حصہ ہدف بنتا ہے، دوسرے میں جلد اور نظام بدن کو لپیٹ میں لیتا ہے، اور تیسرے درجہ میں ہڈیوں، عضلات، دل، دماغ اور جگر وغیرہ کو متاثر کرتا ہے۔ اس بیماری کو زناکاری اور حائض عورتوں سے صحبت کا نتیجہ کہا جاتا ہے جو اکثر ورثہ میں اولاد کو ملتا ہے۔ ابتدا میں عضو مخصوص پر پھنسی نکلتی ہے جو بعد میں پھٹ جاتی ہے اور زہریلا مادہ بہتا ہے۔ جس عضو پر لگ جائے اسے بھی شکار کرلیتا ہے بعض اوقات ناسور، آتشکی مادہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس کے زیر اثر افراد مطلب پرست، بے

ایمان اور اخلاقی اقدار سے محروم نظر آتے ہیں۔ ان کے جرم کرنے کے انداز میں ذہانت ہوتی ہے تاکہ کوئی ثبوت نہ مل سکے۔

۳ ۔ سائیکوسس یا سوزاک (Gonorrhoea)

گنوکاکس (Gonococcus) نامی جراثیم سوزاک کا خاص سبب ہیں جو تندرست جسم میں داخل ہو کر فساد پیدا کرتے ہیں۔ اس میں عام طور پر چہرے پر پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں۔ کبھی آبلے ہوتے ہیں، کبھی بالوں کی جڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اس مادے کی موجودگی میں ناخنوں کا ٹیڑھا ہونا، اعصابی کمزوری، جوڑوں کا درد اور دیگر امراض ملتے ہیں۔ ڈاکٹر ہنی مین نے اسے بھی موروثی قرار دیا ہے۔ اس مرض کے سلسلے میں اسے کئی مقامات پر Wart disease بھی کہا گیا ہے، جس میں جلد پر مسے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور ضروری نہیں کہ سوزاک کی دوسری علامات بھی ہوں، لیکن سرخ یا کالے گوبھی کے پھول کی طرح کے مسے نکلتے رہتے ہیں جن میں کبھی سرطان بن جانے کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ اسی طرح مختلف اقسام کی رسولیاں (ٹیومر) نمایاں ہوتے ہیں۔ اس مرض کے شکار شکی مزاج ہوتے ہیں اور کسی پر بھروسہ نہیں کرتے اور اپنی ہربات صیغہ راز میں رکھنا چاہتے ہیں۔ سفلس اور سائیکوسس دونوں اگر کسی مریض میں ایک ساتھ آجائیں تو وہ خطرناک مجرم بھی بن سکتا ہے۔

ڈاکٹر کینٹ نے میازم کی دو قسموں کا ذکر کیا ہے ایک نیا دوسرا پرانا۔ نئے میازم میں چیچک، خسرہ یا پلیگ کا زہر شمار ہوتا ہے جبکہ پرانے میازم میں سوزاک اور آتشک وغیرہ کے زہر شامل ہیں۔ دونوں اقسام کی ترقی نہایت سرعت سے ہوتی ہے جس سے تمام نظام عصبی مختلف تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر وہ ایکوٹ اور کرانک شکلیں اختیار کر لیتا ہے۔

علاج

۱ ۔ سورا (اپرس) Psoriasis

مصنف سورا کا علاج ہمیشہ 'سلفر ۲۰۰' سے شروع کرتا ہے۔

۱ ۔ اس میں اہم دوا جو ہر صورت میں دینا چاہئے خصوصاً رسنے والے اپرس' بدبودار دانے ' چھیچھی

رطوبت اور روشنی نہ برداشت کرنے والے مریض میں، Psorianum 200 ہر ہفتہ، ساتھ میں روزانہ تین مرتبہ، Ars Alb 3۔ غدود ہوں تو Carbo Animalis 30

۲ - کمزوری، تھکاوٹ، اعصاب پر کپکپاہٹ، پانچ قطرے دوا، تھوڑے پانی میں چار مرتبہ Berberis Aqui Q

۳ - نوجوان لڑکیوں میں اس دوا کے دو قطرے، ہر چار گھنٹہ پر Cuprum met 3

۴ - زرد مٹیالے چھالے یا چھٹے، دانے میں سرخی اور نمی جن میں ذرا سی رگڑ لگنے سے خون نکلے تو، کیوپرم مٹ کے ساتھ Ars Alb.3۔ جبکہ خواتین میں آرسنک کے ساتھ Sepia 200

۵ - زیادہ چھیل جائے، بار بار زکام ہوتا ہو، ٹانگیں کمزور، تھکاوٹ، مرگی کے دورے، پیٹ بڑا، ہر چار گھنٹہ پر Calcaria Carb 30

۶ - ٹھنڈ اور سردی کے زمانے میں اس دوا کو ہر چار گھنٹہ پر دیں Petrolium 3

۷ - مرطوب ہوا اور ٹھنڈ سے تکلیف میں اضافہ ہو تو چار مرتبہ Rhus Tox 30

۸ - کھجلی کے ساتھ چھتوں سے خون نکلے، بدبودار پسینہ، تلوے، انگوٹھے میں درد، پیاس کم، رال ٹپکے، چار مرتبہ Acid Nitric 3

۹ - چھتوں میں چھونے سے جلن دار درد اور کانوں میں اثرات ہونے پر، چار گھنٹہ پر Cicuta Virosa 3

۱۰ - سبزی مائل زرد مواد نکلے، تکلیف شام یا گرمی سے بڑھے تو 3X میں مرہم اور چار مرتبہ Kali Sulph 6

۱۱ - ہتھیلی، کانوں کے پیچھے کبھی کھجلی، کبھی آبلے اور جلن ہو تو چار مرتبہ دیں Graphites 30

۱۲ - ایرس گٹھیا کے مریض میں ہو، تمام جسم میں درد، مرطوب موسم میں تکلیف بڑھے تو چار گھنٹہ پر Manganum Aceticum 30

۱۳ - بہت زیادہ جلن رہتی ہو تو دوسری دواؤں کے ساتھ ہر ہفتہ یہ دوا دیں، Rad Bromitum 30

۱۴ - کوئی دوا کام نہ کرتی ہو تو اس دوا سے فائدہ ہو گا، چار گھنٹہ پر دیں Kreosotum 3X

نوٹ : مانع سورا میں نیٹرم میور، سلفر، زنکم مٹ اور پندرہ دن میں ایک مرتبہ Tuberculinum 1.M مفید دوائیں ہیں۔

سفلس (آتشک) Syphilis

۱ ۔ سفلس کی نہایت اہم دوا ہے بغیر اسکے سفلس کا مادہ ختم ہی نہیں ہو سکتا اور جسے ہر دوا کے ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ دینا ضروری ہے۔ اسکی خاص علامات میں سے یہ ہے کہ تکلیفیں غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک لازمی طور پر بڑھتی ہیں۔ Syphilinum 200 or 1.M

۲ ۔ آتشک میں عضو تناسل کے سرے پر زخم ہوں، ناہمواری کے ساتھ چربی سے جمی ہو اور بستر پر گرمی سے تکلیف میں اضافہ ہو تو یہ لاثانی دوا ہے۔ چار گھنٹہ پر دیں Mercurius Sol.6

۳ ۔ پارہ کا استعمال زیادہ کیا گیا ہو، حلق میں زخم، چمکتے تانبے کے رنگ کے، زخم میں سیاہی اور گندگی کے ساتھ سر کی ہڈی میں درد ہو تو یہ آتشک کا دوسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔ چار گھنٹہ پر دیں Acid Nitric 30

۴ ۔ زخموں سے پیلی یا پانی جیسی رطوبت نکلے، زخم کے کنارے سخت جلن کے ساتھ لیکن درد نہ ہو، کمزوری ہو اور مریض کو گرمی سے آرام ملتا ہو۔ دو گھنٹہ پر دیں اور آرام پر وقفہ بڑھا دیں Arsenic Alb.3X

۵ ۔ سفلس میں زخموں سے مواد نکلے اور وہ نرم ہوں، ذرا کپڑا برداشت نہ ہوتا ہو، مسوڑھے خراب ہوں تو ہر ہفتہ Heper Sulph 200

۶ ۔ اعضائے تناسل میں سخت کھجلی، اسکے بعد جلن، اعضائے تناسل اور فوطوں پر پسینہ اور ہتھیلی اور تلوے جلیں تو چار گھنٹہ پر Sulphur 30

۷ ۔ سفلس کے باعث اعضاء ماؤف ہوں، گٹھیا کی تکلیف بھی ہو، گلٹی کم نہ ہوتی ہو، رطوبت رستی ہو، ذکی الحس بھی ہو تو پانچ قطرے پانی میں چار گھنٹہ پر Guaiacum Q

۸ ۔ زخم سرخ ہو، مواد زرد نکلتا ہو، مردانہ کمزوری ہو، Merc.Sol. ناکام رہی ہو تو ہر چار گھنٹہ پر دیں

Chloralum Ruberum 3

۹ - زخم جن سے خون جلد بہے، جلن کے ساتھ جلد کے نیچے مواد ہوتا ہے، درد رات میں بڑھتے ہوں تو دن میں چار مرتبہ Mezerium 30

۱۰ - سفلس کے اثر سے اعضائے تناسل پر دانے ختم نہ ہوتے ہوں تو خواتین میں چار گھنٹہ پر Sepia 30

۱۱ - زخم کے ساتھ جلد اتنی ذکی الحس ہو ہاتھ نہ لگا سکے، دانے زیادہ تر پیروں پر ہوتے ہیں، گومڑ ہوں اور ہڈیوں میں بھی تکلیف ہو تو یہ بڑے کام کی دوا ہے۔ ہر چار گھنٹہ پر Kali Iodatum 30

۱۲ - زخم سڑنے لگیں، کناروں پر نیلاہٹ ہو، منہ کے اندر بھی اثر ہو، سو کر اٹھنے سے تکلیف میں بڑھے تو ہفتہ میں ایک مرتبہ Lachesis 200

۱۳ - سفلس کے ساتھ سوزاک اور زخم ابھرے ہوں زخم کے کنارے سرخ دانے ہوں تو ہر ہفتہ Thuja 200

۱۴ - زخم میں سرخی، زخم ٹھیک نہ ہو رہے ہوں، دانوں سے خون نکلے، چھوٹی گلٹیاں ہوں، دواؤں سے بگڑے مریض میں ہر ہفتہ Cinnabario 200

۱۵ - سفلس و سوزاک میں زکام کے ساتھ آنکھوں سے پانی نکلے، ورم، حلق خشک، عضو تناسل پر کھجلی اور مواد نکلے تو تھوڑے پانی میں پانچ قطرے تین مرتبہ Jacaranda Gualandai Q

۱۶ - سفلس کے دوسرے درجہ میں جہاں زخم اور چھٹے صاف نہ ہو رہے ہوں، معدہ میں گرمی ہو تو تھوڑے پانی میں پانچ قطرے تین مرتبہ Calotropis Q

۱۷ - دوسرے یا تیسرے درجہ میں زخم سے بدبودار مواد نکلے، ناک میں زخم ہو گئے ہوں، تالو کی ہڈی پر اثر کے ساتھ سر کی ہڈی بھی درد کرے، پریشان ہو کر مریض خودکشی کے لئے سوچنے لگے، تو ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھائیں Aur.Met 30

۱۸ - سفلس کے تیسرے درجہ میں جب تالو میں زخم ہوں جو ناسور کی شکل اختیار کر لیں، ہڈیاں گلنے لگیں، بال گریں، تو ہر دو گھنٹہ پر یہ دوا دینی چاہئے جب تک کہ بہتری پیدا نہ ہو Floric Acid 6

۱۹ - تیسرے درجہ میں ہڈی میں درد، بال گریں، پھیپھڑے متاثر ہو گئے ہوں، مرض خاندان در خاندان ہو تو یہ دوا ہر دو گھنٹہ پر دیں اور آرام محسوس ہونے پر وقفہ کم کرتے جائیں Kreosotum 3X

۲۰ - سفلس کے زیر اثر والدین میں بچہ پیدا ہونے پر بچہ کے جسم پر چھتے نمایاں ہوں تو Thuja 200 کو ہفتہ میں ایک مرتبہ دینے کے ساتھ باری باری چھ طاقت میں کلکیریا فلور اور فلورک ایسڈ دیں۔

ان دواؤں کے علاوہ کونیم، کلیمٹس، آرم میور، اسٹیلینجیا، مرک آئیوڈیٹس فلیورس، مرک آئیوڈائیڈ ربر، گریفائٹس، اینٹیمونیم کروڈم، آیوڈیم، سلیشیا، اسٹافی سیگریا، بربرس اکوئی فولیم، کالی بائیکرام، اسا فیٹیڈا، بنزویک ایسڈ، اور لیک کینم دواؤں کو بھی نظرانداز نہ کرنا چاہئے۔

نوٹ : مصنف کا تجربہ ہے کہ اس نے ہمیشہ سفلنیم ایک لاکھ طاقت میں تین خوراک ہر آدھ گھنٹہ پر دی۔ ایک ماہ تک پلیس بو دیتا رہا اسکے بعد حسب علامات دوائیں دیں جن میں کالی آئیوڈائیڈ، آرم مٹ، آرسنک، سلفر اور سیپیا ضرور دی گئیں اور کامیابی ہوئی۔ ایک مریض جب بالکل ٹھیک ہو گیا تو اس نے مردانہ قوت کی کمی کا اظہار کیا جسے ایگنس کاسٹس اور یوہم بینم سے ٹھیک کر دیا گیا۔ ہر دوا کے ساتھ مانع سفلٹک دوا Ars.Iod 3X ناشتہ و کھانے کے بعد یعنی دن میں تین مرتبہ دینا چاہئے۔

سائیکوسس (سوزاک) Psychosis

۱ - سوزاک کی ابتدا میں جبکہ عضو تناسل میں ورم ہو جائے، بے چینی، گھبراہٹ، موت کا خوف اور بخار ہو تو دو گھنٹہ پر دیں۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں Aconite 30

۲ - پیلے رنگ کا مادہ خارج ہو، عضو تناسل میں زیادہ اکساہٹ ہو، پراسٹیٹ گلینڈ پر اثر ہو، نسوں میں درد، مستورات میں مسے ہوں جن سے خون نکلے اور جماع میں درد ہوتا ہو تو دو گھنٹہ پر Thuja 3۔

۳ - مواد زرد اور گاڑھا نکلنے پر جلن بھی ہو، پیشاب قطرے قطرے ہوتا ہو، پیشاب کی نالی میں کھجلی ہو، مثانہ چھونے سے درد ہو تو یہ دونوں دوائیں ساتھ یا باری باری ہر دو گھنٹہ پر دیں Cantharis 6 اور Pulsatilla 3۔

۴ - سوزاک کے ساتھ بار بار پیشاب کرنا پڑے، بواسیر اور مقعد میں کھجلی ہو، پانچ قطرے تھوڑے پانی

میں ہر آٹھ گھنٹہ پر Petroselinum Q۔

۵ ۔ سوزاک پرانا ہو اور اس مرض میں پیشاب کی نالی بند ہو جائے جس میں مواد ہو، پیشاب کرنے میں جلن اور پیشاب گرم تو اس دوا کے تین قطرے، پانی میں تین گھنٹہ پر دیں، بے حد مفید ہے Canabis Sativa Q۔

۶ ۔ عورتوں کے سوزاک میں جب مواد زیادہ نکلے، شرم گاہ اور مقعد میں کھجلی ہو، قبض کے وقت درد ہوتا ہو تو اسے 3X طاقت میں چار مرتبہ دینا چاہئے۔ میں نے مدر ٹنکچر سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آٹھ گھنٹہ پر پانچ قطرے، پانی میں دیئے لیکن اسکے ساتھ سیپیا دو سو طاقت میں ہفتہ وار ضرور دیا۔ ڈاکٹر کلارک نے سیپیا چھ طاقت میں ہر دو گھنٹہ پر دینے کی ہدایت کی ہے Copaiva۔

۷ ۔ سوزاک کہنہ میں ڈاکٹر کلارک نے جس دوا کو چار گھنٹہ پر دینے کے لئے زور دیا ہے وہ Naphthaline 3X ہے لیکن میرا تجربہ جو کامیاب رہا وہ اس سلسلے میں Kali Iod 30 کا استعمال ہے جس سے نزلہ کھانسی بھی ٹھیک ہوتا ہے۔ ساتھ میں ہفتہ میں ایک مرتبہ Psorinum 200 بھی دینا مفید ثابت ہوا۔

۸ ۔ ''گنوریا'' جو دواؤں سے دبا دیا گیا ہو، سر درد اور دیگر درد ہوتے رہتے ہوں۔ اس کے لئے کلارک نے کہا ہے کہ اس دوا کو آٹھ گھنٹہ پر پانی میں پانچ قطرے دیئے جائیں Sarsaparilla Q۔ مجھے اس دوا کو 3X میں چار گھنٹہ پر دینے کا تجربہ ہے۔

۹ ۔ پرانے سوزاک دب جانے کی حالت میں ہلکے رنگ کا مواد نکلتا ہو تو ہر چار گھنٹہ پر Gelsemium 30۔

۱۰ ۔ پرانے سوزاک میں سرخ اور چمکدار خون آتا ہو، پیشاب کا قطرہ نکلتا رہے، جریان ہو، ہر دو گھنٹہ پر Erigeron 3

۱۱ ۔ سوزاک اور سفلس دونوں مخلوط ہوں، عضو تناسل پر ورم اوردانے کے ساتھ زرد مواد بھی نکلتا ہو، جوڑوں میں درد بھی ہو تو اسے مدر ٹنکچر یا 3X میں استعمال کرنا چاہئے Jacaranda 3۔

۱۲ ۔ پرانے مریض جن کی ناک سے بدبو آ رہی ہو اور اخراج لیسدار، تار بندھا ہو تو اسے دینا چاہئے

Kali Bich 200 یہ دوا جگر کے سکڑنے میں بھی بے حد مفید ہے۔ عورتوں میں پیلے رنگ کے لیکوریا میں بھی فائدہ مند ہے۔

۱۳ - سوزاک کے ساتھ پیشاب کی نالی میں درد، گردے کی طرف درد، گاڑھا زرد مواد، خشک کھانسی اور عضو تناسل میں تناؤ کے ساتھ درد ہو تو شکر پر تین قطرے ڈال کر چھ گھنٹہ پر Oleum Santali Q۔

۱۴ - پرانے سوزاک میں پیشاب قطرہ قطرہ ہو، جلن ہو یا پتھری ہو، اور فوطون پر کھجلی ہو، آنکھوں میں جلن ہو، دانت میں درد ہو تو ہر چار گھنٹہ پر دیں Clematis Erecta 3۔

۱۵ - امریکہ میں .M.D ہومیوپیتھک ڈاکٹر اکثر یہ دوا استعمال کرتے ہیں جس سے مواد فوراً بند ہوتا ہے۔ لیکن میرا اس دوا کے متعلق کوئی تجربہ نہیں Pencillin 3X۔

۱۶ - مستورات کے سوزاک میں اس دوا کو میں نے آزمایا ہے بہت فائدہ ہوا۔ عضو تناسل میں سرخی کے ساتھ درد، پیشاب مٹیالا یا گندہ اور ساتھ میں خون آنے کی شکایت پر پانچ قطرے، پانی میں دیا تھا۔ عورتوں کی چھاتی میں درد والے ٹیومر جس میں زخم نہ ہو، اس میں بھی فائدہ مند ہے

Chimaphilla Umbellata 3X

۱۷ - قرحہ (Gleet) میں تھوجا کے علاوہ نائٹرک ایسڈ، سینا بیرس اور گوائیکم نے بھی اچھا کام کیا ہے۔ ہر چار گھنٹہ پر حسب ضرورت دی جا سکتی ہیں۔

ان دواؤں کے علاوہ درج ذیل دواؤں پر بھی حسب علامات توجہ دینا چاہئے۔

ہائڈراسٹس کین، پیٹرولیم، مرک سال، بنیزوئیکم ایسیڈم، ایسڈ نائیٹرک، اگنس کاسٹس، سیبل سرولاٹا، اسپائی ریا الماریا، ارجنٹم میٹلکم، ٹیوکریم، ایگریکس مسکیرس، کیپسیکم، میڈورنیم اور کوبیبا۔

ایک اہم نکتہ : (۱) سورا میں، سلفر (۲) سفلس میں، مرک سال (۳) سائیکوسس یا سوزاک میں، تھوجا ہر ہفتہ اونچی طاقت میں دینا فرض سمجھیں۔

بد آتشکی Bubo

جانگی یا بغل میں **گلٹی** اگر مرض آتشک کے نتیجے میں ہو تو اسے Bubo کہتے ہیں۔ **گلٹی** میں تکلیف تیزی سے

بڑھ رہی ہو، جلن دار درد ہوں، کمزوری میں اضافہ ہو رہا ہو اور پارہ کا استعمال ہو چکا ہو تو Nit.Acid 6 کے لئے ڈاکٹر کلارک نے ہر دو گھنٹہ پر سفارش کی ہے۔ ہندوستان کے ڈاکٹر اے کے لوہانی نے ایسی حالت میں اس دوا کا استعمال سخت گناہ قرار دیا ہے۔

میرے تجربے میں مرک سال ۶، بڈیا گا ۶، کاربوا نیمیلس ۳۰ کا ہر چار گھنٹہ پر استعمال حسب علامات مفید رہا ہے۔ زخم ہونے پر کلینڈولا لوشن سے صاف کرانا اور کالی آیوڈائیڈ ۳۰ ہر چار گھنٹہ پر کھلانا بے حد مفید ہے۔

ایڈز (Aids) اور ہومیوپیتھی

جیسے جیسے دنیا ترقی کی طرف گامزن ہے ویسے ویسے دنیا کے مسائل میں نہ صرف اضافہ بلکہ پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ دنیائے طب کا بھی یہی حال ہے۔ امراض کی بیخ کنی کے لئے جس قدر دوائیں ایجاد ہو رہی ہیں اس سے زیادہ مختلف امراض کے ساتھ ادویاتی امراض بھی اپنا دائرہ وسیع سے وسیع تر کر رہے ہیں۔

متعدد جان لیوا بیماریوں نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور اس مہذب دنیا میں جسے بیمار دنیا کہہ سکتے ہیں ہم سسک سسک کر جی رہے ہیں۔ یہاں سو فی صد صحت مند کوئی نہ ملے گا۔ ہر فرد کی میڈیکل ہسٹری کھولی جائے تو جسم کے ظاہری امراض کے ساتھ جسم کے اندر بھی ٹوٹ پھوٹ کا عمل جاری ملے گا۔ دراصل ہم فطرت کے مقرر کردہ قوانین پر عمل پیرا نہ رہ کر تباہی وہلاکت کی طرف جا رہے ہیں۔ شیطانی حرکات کے زیر اثر ایک غیر فطری ماحول میں غیر فطری زندگی بسر کرنے والے انسان صحت مند کیسے رہ سکتے ہیں۔

خدا نے اپنے اشرف المخلوقات انسان کو دنیا میں بااختیار بنا کر ایک پاک وپاکیزہ روح کے ساتھ بھیجا جسے نیکی اور بدی میں خط امتیاز کھینچ کر آلودگی سے پاک رکھنے کے لئے دماغ عطا کیا جو اسے صراط مستقیم پر چلا سکے لیکن انسان بے راہ روی کی چمک دمک میں کھو کر اپنے اختیارات کے غلط استعمال کی وجہ سے روحانی اور جسمانی بے اعتدالیوں پر عمل پیرا ہوا اور بیماریوں کو دعوت دی۔ اسکے باوجود خالق کائنات نے اپنے لطف وکرم سے بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے دوائیں بھی عنایت کردیں۔ گناہوں سے توبہ کے ساتھ درست دوا کا انتخاب کیا جائے تو خدا ضرور مدد کرتا ہے۔ مرض خواہ کیسا ہو' مرض الموت نہیں تو دور ہو سکتا ہے۔

درست دوا کے انتخاب کے لئے طب کے مختلف سیاح منفرد مقام حاصل کرنے کے لئے سرگرداں ہیں' لیکن ابھی تپ دق پر بمشکل قابو پایا گیا تھا کہ کینسر نے اپنے پنجے تیز کر لئے۔ کینسر کی بیخ کنی کے وسائل پیدا ہوئے تو ایڈز نے ساری دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ دوسرے طریقہ علاج نے جو کیا سو کیا' ہومیوپیتھی نے بھی میدان سر کرنے میں کسر

نہ چھوڑی۔ اب وہ ایڈز کی طرف بھی متوجہ ہے۔ آیئے پہلے جائزہ لیں کہ ایڈز کیا ہے؟

ایڈز مخفف ہے Acquired Immuno Dyficiency Syndrome کا۔ اس مرض کی فکر اس وقت ہوئی جب ۱۹۸۱ء میں متعدد لوگ جلد پر بڑے سرخ دھبوں اور گلٹیوں کا شکار ہو کر مرنے لگے۔ اس بیماری کو "ایڈز" کا نام ۱۹۸۱ء ہی میں ایک نامی ڈاکٹر Gouliebetal نے دیا۔ یہ بیماری جس وائرس سے پھیلتی ہے وہ جسم کے مدافعتی نظام کو تباہ و برباد کردیتا ہے اور مہلک شکل اختیار کرتا ہے۔ ایڈز کے اس وائرس کو جو نام دیا گیا اسے "HIV" یعنی Human Immunodeficency Virus (انسانی جسم کے مدافعتی نظام کو ناکارہ بنانے والا وائرس) کہتے ہیں۔ یہ وائرس زیادہ تر خون اور جنسی رطوبتوں میں ملتا ہے۔ جسم سے متعلق دیگر رطوبتوں مثلاً لعاب دہن، پسینہ، پیشاب، آنسو وغیرہ میں بھی ہوتا ہے لیکن بیماری پھیلانے کا سبب نہیں بنتا۔ اب تک کی ریسرچ سے یہ بات طے ہے کہ جنسی روابط ہی نے اس مرض کو عام کر دیا۔ ایڈز کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی ابتدا وسطی افریقہ میں، بندروں اور بندروں کے آزمائشی خون کے ذریعہ انسانوں میں انجکشن لگنے سے ہوئی۔ لیکن اسکے ثبوت فراہم کرنے میں تمام سائنسدان حتمی فیصلہ کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ بات بہرحال یقینی ہے کہ ہم جنس پرستوں نے اس مرض کی بنیاد رکھی۔ غلاظت کے ڈھیر میں لذت محسوس کرنے والے نئے نہیں، یہ نسل انسانی میں گمراہ شدہ لوگوں کی پرانی کہانی ہے۔ خدا نے ایک پوری قوم کو اغلام کے فعل بد سے دور رکھنے کے لئے ایک نبی حضرت لوطؑ کو بھیجا تھا جنھوں نے تیس (۳۰) برس تک اس حرکت سے بچانے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا مگر قوم نے نہ مانا اور فعل بد کے ایسے خوگر ہوئے کہ رفتہ رفتہ اپنی عورتوں کو چھوڑ بیٹھے۔ آخر کار خدا نے عذاب نازل کر کے سب کو ہلاک کر ڈالا۔ جو لوگ اس شہر سے باہر تھے ان پر پتھر کا مینہ برسا اور اس طرح وہ بھی ختم ہو گئے۔(۱)

خدا کی طرف سے اس عبرت ناک سزا کے باوجود اب بھی لوگ اس فعل بد کے مرتکب ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی سزا ایڈز کی شکل میں مل رہی ہو۔ غلط جنسی روابط سے متاثر مرد، عورتوں میں مرض منتقل کرتے ہیں پھر ایسی عورت سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ بھی مرض سے محفوظ نہ ہوں گے۔ اس طرح یہ وائرس مرد سے عورت میں، عورت سے کسی دوسرے مرد میں، ہم جنس پرستوں میں ایک سے دوسرے میں، پھر شادی کے بعد اولادوں میں پھلتے پھولتے ہوئے آج تیزی کے ساتھ بڑھ کر پوری دنیا میں خوف و ہراس کی علامت بن چکا ہے۔

---

(۱) قرآن حکیم پارہ ۸ سورہ "اعراف" آیت ۸۰ تا ۸۴

اس کے علاوہ ایڈز زدہ خون جب کسی بیماری میں خون کی کمی دور کرنے یا کسی مرض سے شفایابی کے لئے دیا جاتا ہے تو بجائے فائدے کے وائرس کی منتقلی کا سبب بنتا ہے' کبھی متاثرہ سرنج دوبارہ استعمال کرنے پر بھی وائرس اپنا کام کر جاتا ہے۔

اب تک کی اعلان کردہ نمایاں علامات میں وزن کا مسلسل کم ہوتے رہنا' ایک ماہ سے زائد عرصہ تک اسہال اور بخار رہنا' دائمی کھانسی' جسم پر بڑے بڑے سرخ دھبوں کا ظاہر ہونا اور جگر وغیرہ کا عرصہ تک ٹھیک نہ ہونا یا اور بھی کوئی ایسی تکلیف جو رفع نہ ہو رہی ہو ایڈز کی شکل میں سامنے آسکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان جملہ اقسام کی منشیات خصوصا ہیروئن سے دور رہنے کے ساتھ ساتھ ہم جنس پرستی سے اجتناب کریں۔ غیر ازدواجی جنسی تعلقات سے کم از کم صرف اس لئے ہی بچیں کہ پتہ نہیں کون عورت یا مرد اس موذی مرض کا شکار ہے' ہمیشہ اپنی شریک حیات تک محدود رہیں۔ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں کنڈوم کے ذریعہ جنسی ملاپ کا رجحان شاید اسی لئے بڑھ رہا ہے۔ کسی بیمار کو خون دینے سے قبل یا جس مریض کو ۱۹۸۰ء سے قبل بیرون ملک خاص طور پر افریقہ اور امریکہ میں خون دیا گیا ہو اس کا خون ٹیسٹ کرا لینا چاہئے۔ تقریبا تمام بلڈ بینکس خصوصا پیشہ ور خون فراہم کرنے والوں کا خون بغیر اسکریننگ ہرگز نہ لیں۔ انجکشن لگانے کے بعد جو سرنج پھینک دی جاتی ہیں اکثر پیسے کمانے کی خاطر لوگ انہیں اٹھا کر فروخت کر دیتے ہیں یا دوبارہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ رجحان بے حد خطرناک ہے' اس کی روک تھام ضروری ہے۔ ایڈز وائرس سے متاثرہ اوزار مثلاً ناک کان چھیدنے' دانت نکالنے اور شیو کرنے کے اوزار بغیر تبدیل کئے ایڈز کی منتقلی کا ذریعہ بن سکتے ہیں' اس لئے اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ ان تمام مدافعتی طریقوں پر عمل کرتے ہوئے ایڈز کے مرض سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ ویسے عجیب بات ہے کہ ایڈز زدہ مریض عرصہ تک بظاہر بالکل تندرست نظر آتے ہیں لیکن اندرونی طور پر موجود وائرس اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ کوئی بھی بیماری ہو اسکے تدارک کا راستہ جلد از جلد اختیار کرنا چاہئے۔ ایڈز کا وائرس خاص طور پر White Cells یعنی سفید خلیوں کے اس گروپ پر حملہ آور ہوتا ہے جن کا کام جسم کے مدافعتی نظام کو مضبوط بنانا ہوتا ہے اور جب مدافعتی نظام ناکارہ ہو جاتا ہے تو ہر قسم کے جراثیم کو تباہی لانے کے لئے میدان صاف ملتا ہے۔ اس طرح وہ انسان کو آسانی سے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔

اس سلسلے میں ایک تشویشناک خبر یہ ہے کہ پندرہ سولہ سال قبل تین سو سائنسدان ایڈز کے مرض پر قابو پانے

کی جد و جہد کے لئے اٹلانٹا میں جمع ہوئے تھے جو خاطر خواہ نتیجے پر نہ پہنچ سکے۔ اٹلانٹا ہی کی دسویں کانفرنس میں دس ہزار سائنس دان جمع ہوئے کہ اس مہلک مرض سے نجات کی سبیل نکالی جائے لیکن یہاں بھی تمام ماہرین نے تسلیم کرلیا کہ ان کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں سب سے زیادہ اموات لانے کا موجب ایڈز ہی ہے۔ جب سے اس بیماری کا علم ہوا' اس کے اثرات سے تمام دنیا کے تقریبا بائیس اشاریہ دو ملین لوگ HIV کا شکار ہوئے۔ ان میں سے بیس اشاریہ دو ملین ترقی پذیر ممالک میں رہتے ہیں۔ پانچ اشاریہ پانچ بلین دنیا کی آبادی میں کم از کم سو ملین لوگ روزانہ مجامعت کرتے ہیں۔ تقریبا نو لاکھ پچاس ہزار روزانہ حمل قرار پاتے ہیں اور تین لاکھ پچاس ہزار مریض جنسی روابط کا ذریعہ بنتے ہیں۔

ساری دنیا میں گزشتہ سال یعنی ۱۹۹۹ء میں تین ملین مرد' عورت اور بچے HIV کا شکار ہوئے جن میں سے ایک ملین کا تعلق ایشیا سے ہے۔ ناردرن تھائی صوبہ چیانگ رائی میں ہر پانچ جوان مرد اور ہر بارہ جوان عورتوں میں سے ایک ایڈز کا شکار موجود ہے۔ مرض کے پنجے افریقہ و ہندوستان وغیرہ میں بھی گڑے ہیں۔ یوگنڈا میں تمام اموات کا نصف حصہ ایڈز کا ہے اس وقت تقریبا ۱۸۲ ممالک ایڈز کے شکنجے میں ہیں۔ رپورٹ میں پاکستان کا ذکر تو نہیں لیکن عالمی ادراہ صحت نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان میں بھی ایڈز سے متاثرہ افراد کی تعداد ۴۵ سے ۵۰ ہزار تک ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ اجتماع صرف اعداد و شمار جمع کرنے کے لئے ہوا تھا۔ بہر صورت کانفرنس کے اختتام پر ایک سائنسدان MANN نے ایک تنبیہ کی ہے کہ .W.H.O ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی تمام صحت عامہ کی کوششیں اور ادارے یکجا کر دیئے جائیں پھر بھی اس وبا پر قابو پانا آسان نہیں جب تک کہ ساری دنیا اپنے طرز عمل میں نمایاں تبدیلی نہ لائے اور جس کے لئے جنسی روابط میں کھلے دل سے برائی کے پہلو پر گفتگو نہ ہو اور اسکی اصلاح نہ کی جائے۔ غربت اور مذہب سے دوری بھی قابل توجہ ہے۔ میٹنگ کے ابتدا میں MANN نے کہا کہ اس مرض کے پیچھے ہم اس حقیقت سے بھی کسی صورت میں انکار نہیں کرسکتے کہ دنیا کی آبادی کم کرنے میں قدرت کا اپنا طریقہ کار ہے جو جنگ' قحط اور امراض کی شکل میں رونما ہوتا ہے جس میں ردو بدل انسان کے بس میں نہیں۔ کانفرنس کے اختتام پر اس مرض سے محفوظ رہنے کی احتیاطی تدابیر پر زور دیا گیا اور کہا گیا کہ اکیسویں صدی کے اختتام تک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بلا انسان کی جان سے چمٹی رہے گی۔(۱)

---

(۱) "ہیوسٹن کرانیکل" امریکہ۔ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۹۴ء صفحہ ۲۵۸

مندرجہ بالا اعداد و شمار درست ہوں یا نہ ہوں یہ طے ہے کہ دنیا میں بے شمار جانیں ایڈز کی نذر ہو چکیں اور ابھی نہ جانے کتنے شکار اس کی زد میں ہیں۔ دنیا نے اس مہلک مرض کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور سمجھ میں یہی آتا ہے کہ یہ عذاب الٰہی ہے۔ اس لئے دواؤں کی تلاش کے ساتھ ساتھ پہلے توبہ و استغفار کرتے ہوئے خدا سے اس بلا سے محفوظ رہنے کی دعا کرنا چاہئے اور اپنے گمراہ کن طرز زندگی کی بے اعتدالیوں کے بچنا چاہئے۔ دعا قبول ہو گی تو دوائیں بھی اثر کریں گی۔

میں نے اپنے امریکہ کے متعدد بار سفر میں دیکھا اور پڑھا کہ ایلوپیتھک طریقہ علاج میں کچھ دوائیں ایڈز سے مقابلے کے لئے تیار کی گئی ہیں۔ AZT کے بعد ۱۹۹۱ء میں دوسری دوا DDI یا Didanosine ایجاد ہوئی لیکن بجائے فائدہ کے اسکے Side Effects اتنے شدید ہیں کہ مریض بغیر علاج مرجانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ۱۹۹۶ء میں کئی نئی تجرباتی دوائیں سامنے آئیں جن سے مریضوں کی زندگی میں تو قدرے اضافہ ہوا ہے لیکن حتمی علاج اب بھی موجود نہیں۔

ایتھنز میں ڈاکٹر جارج ویتھو لکاس "ہومیوپیتھی طریقہ علاج اور متبادل ادویات" کے نام سے بین الاقوامی سیمینار منعقد کرتے ہیں جس میں ہومیوپیتھک سائنس پر دنیا کے مشہور و معروف ہومیوپیتھک ڈاکٹر شرکت کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف خاصہ بڑا کلینک چلاتے ہیں جس میں ۳۰ ہومیوپیتھک ڈاکٹر ہمہ وقت مریضوں کے علاج کے ساتھ ساتھ امراض کی تحقیق کا کام بھی انجام دیتے ہیں۔ ڈاکٹر ویتھو لکاس کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ۱۹۷۴ء میں خبردار کیا تھا کہ "اینٹی بائیوٹک ادویات کا زیادہ یا غیر ضروری استعمال، انسانی جسم میں قوت مدافعت کو تباہ کر دینے کا باعث ہو گا اور جب انسانی جسم میں قوت مدافعت ختم ہو جائے گی تو نت نئی ناقابل علاج موذی بیماریاں اس کو آدبوچیں گی۔" ڈاکٹر صاحب نے مزید افسوس کے ساتھ کہا کہ "میری پیش گوئی آج ایڈز نامی بیماری کی صورت میں حقیقت بن کر انسانیت کے سروں پر موت کے پر پھیلائے منڈلا رہی ہے۔ جن لوگوں کے جسم میں قوت مدافعت کم یا ختم ہو گئی ہے وہ موت کے اندھے غار میں اترتے چلے جا رہے ہیں مگر انہیں اس سے بچانا ممکن نظر نہیں آ رہا۔" اپنے ۲۷ سالہ معالجاتی تجربات کے پیش نظر ڈاکٹر ویتھو لکاس کا دعویٰ ہے کہ "تمام طاقتور اینٹی بائیوٹک ادویات کا بڑی خوراکوں کی شکل میں بار بار استعمال انسانی جسم میں موجود قوت مدافعت کو براہ راست متاثر کرتا ہے اور انسان کے فطری نظام مدافعت کو تباہ کر سکتا ہے۔ انسانی جسم میں قوت مدافعت ختم ہو

جانے سے وہی علامات پیدا ہو سکتی ہیں جو ایڈز کے مریضوں میں پائی جاتی ہیں اور جن کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہو سکا۔"

ڈاکٹر ویتھولکاس کا یہ دعویٰ قرین قیاس ہے۔ اب تک کی تجربہ گاہیں اس بات کی تصدیق کر چکی ہیں کہ "ایڈز" نام ہی اس وائرس کا ہے جو انسانی جسم کے مدافعتی نظام کو ناکارہ بنا دے۔ اینٹی بائیوٹک ادویات کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن وہ جہاں متعدد امراض کی فوری روک تھام کرتی ہیں وہاں اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کے طویل المیعاد استعمال سے جو منفی اثرات رونما ہو رہے ہیں اس سے خود ایلوپیتھک طریقہ علاج کے ماہرین بھی پریشان ہیں۔ میرے خیال میں اینٹی بائیوٹک ادویات ضرور استعمال کی جائیں لیکن اسوقت جب کوئی دوسری دوا کارگر نہ ہو۔ ہر معمولی بیماری میں جو دوسری دواؤں سے ٹھیک ہو سکتی ہو' اینٹی بائیوٹک کو حرف آخر سمجھ لینا مناسب نہیں۔ اس لئے ویتھولکاس کے حوالے سے "ایڈز" کے پھیلنے میں دیگر عوامل کے ساتھ اینٹی بائیوٹک ادویات کے اندھا دھند استعمال کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر برنارڈ لیوریماکوس نے ایک اور دلچسپ انکشاف کیا ہے کہ "ایڈز" نے مزید دو باتوں پر توجہ مبذول کرائی ہے۔ ایک کا تعلق HIV کے معالج ڈاکٹروں کے خود اپنا ٹیسٹ کرانے سے ہے اور دوسرے HIV زدہ ڈاکٹروں کو علاج سے روکنا ہے کہ ٹیسٹ کرنے میں یہ وائرس مریضوں میں علاج کرنے والے ڈاکٹر ہی سے نہ منتقل ہو جائے۔ ایسی صورت پیدا ہونے میں مریض کو بھی حق ہے کہ وہ ایسے ڈاکٹروں سے دور رہیں۔ اس رجحان سے ڈاکٹروں کی روزی جانے کا بھی خطرہ ہے اس لئے یہ صورتحال بڑی تشویشناک ہو سکتی ہے۔ جو کچھ بھی ہو بہرصورت ایڈز نے ڈاکٹر اور مریض دونوں میں افراتفری پھیلا دی ہے۔(۱)

ان تمام عوامل کے پیش نظر ہومیوپیتھی نے "ایڈز" کا مقابلہ کرنے کی استطاعت کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں امریکہ کے Dana Ullman نے خاصی جد و جہد کر رکھی ہے۔ انہوں نے "ایڈز" پر ایک طویل مضمون لکھا ہے(2)۔ جس میں انہوں نے ہومیوپیتھک علاج سے موذی امراض کے خاتمہ کا ذکر کرتے ہوئے ایڈز کے مریضوں پر بھی ہومیوپیتھک دواؤں کے اثرات کا ذکر کیا ہے۔ اس مضمون میں انفرادی طور پر ہومیوپیتھک ڈاکٹروں نے جو

---

(1) "Internal Medicine World Report" Dated 14th January 1991—Page 19

(2) "The Homeopathic and Ecological Approach to Infection Diseases with special reference to AIDS"

بات واضح کی ہے وہ یہ ہے کہ HIV+ یعنی اس وائرس سے متاثرہ افراد میں ضروری نہیں کہ وہ AIDS یا ARC کے شکار ہو جائیں۔ ان کی قوت مدافعت کو بڑھا کر فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ لندن کے ہومیوپیتھک Michael Strange کی رپورٹ کے مطابق انکے پاس HIV+ کے کل ستر (۷۰) مریضوں میں سے ساٹھ (۶۰) مریض دو سال سے زیر علاج ہیں اور کچھ نے چار سال سے زائد عرصہ علاج کیا لیکن کوئی ایڈز کا شکار نہ ہوا۔ ایڈز سے متعلق یہ عام بات ہے کہ اس کے مریض مختلف وائرس کے زیر اثر ہو جاتے ہیں لیکن ہومیو پیتھس نے نوٹ کیا ہے کہ انکے پاس ایڈز کے مریض اتنے مختلف وائرس کا شکار نہیں رہتے جتنے کہ ایڈز نہ ہوتے ہوئے دوسرے مریض ہوتے ہیں۔ اس لئے اس میں حرج ہی کیا ہے کہ ہر مریض کو اسکے بیان کردہ علامات اور تکالیف کو مد نظر رکھ کر ہومیوپیتھک دواؤں سے علاج کر لیا جائے نہ کہ ایڈز کے وائرس کا حملہ آور ہونے یا مختلف ٹیسٹ کے نتائج کا انتظار کیا جائے۔ یہ بات تجربہ میں آئی ہے کہ جو تکالیف ایڈز زدہ مریض بتلاتے ہیں وہی اکثر عام مریضوں میں بھی پائی جاتی ہیں اس لئے بھی ہومیوپیتھک ادویات سے علاج کرا لینا ہر طرح مناسب ہے۔

Sanfrancisco کے ہومیوپیتھک Dr.Lawrence Badgley نے مطلع کیا ہے کہ چھ ماہ میں چھتیس (۳۶) AIDS یا HIV + کے مریضوں میں ہومیوپیتھک دواؤں سے ان کے T4 ہیلپر سیلز میں تین فی صد اضافہ ہوا اور اوسطاً دو پاونڈ وزن بھی بڑھا۔ ڈاکٹر موصوف نے ایڈز کے علاج میں ہومیوپیتھک دواؤں Typhoidinum اور Badiaga کو معاون و مددگار پایا (۱)۔

لندن کے ہومیوپیتھ مائیکل اسٹرینج کی رپورٹ کے مطابق ۱۹۹۰ء میں ان کے پاس پچاس (۵۰) ایڈز کے مریض زیر علاج تھے۔ ان پچاس میں سے صرف پانچ کا انتقال ہوا۔ باقی سارے کے سارے بالکل تندرست و صحت مند ہو گئے۔ جبکہ ایلوپیتھی کی دوائیں پانے والے مریض صرف سات آٹھ ماہ زندہ رہے (۲)۔ ڈاکٹر اسٹرینج نے درج ذیل دوائیں استعمال کیں۔

Sepia، NatrumMur، Arsenic Album، Carcinosin، Pulsatilla، Phosphorus، Medorinum، Tuberculinum،

---

(۱) Journal of the American Institute of Homeopathy L.Badgley-P 8-14

(۲) "برٹش ہومیوپیتھک جنرل" اکتوبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۲۲۴-۲۲۷

"Medical Herbalism" جنوری ۱۹۹۰ء کی رپورٹ کے مطابق ۱۹۸۹ء میں چوبیس ایڈز کے مریضوں کو Hypericum Q کے ساٹھ قطرے پانی میں تین بار متواتر دیئے گئے جو کہ ہومیوپیتھک سائنس کے اصول کے مطابق نہیں لیکن اس سے نوے فی صد فائدہ ہوا۔ دوا کے کوئی منفی اثرات بھی نہیں ہوئے۔

Dana Ullman کا کہنا ہے کہ وہ خود ہومیوپیتھک پریکٹس کرنے والوں سے ملے جنہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ AIDS یا + HIV کے مریض جو اس مرض کی انتہا کو پہنچ گئے ان میں ہومیوپیتھک دواؤں نے کام نہیں کیا لیکن اگر دوران علاج ایلوپیتھک دواؤں کے ساتھ ہومیوپیتھک دوا بھی دی جائے تو ممکن ہے کہ مریض بچانے میں کامیابی ہو۔

ڈاکٹر صاحب نے ایک مریض کا حوالہ دیا کہ اسکے متعدد ٹیسٹ نے اسے ایڈز زدہ قرار دیا لیکن آج وہ ہومیوپیتھک علاج سے بالکل صحت مند ہے۔ اس نے اپنے نام کے اظہار سے روک دیا۔

ان حقائق کی روشنی میں ہم یہ کہنے میں قطعی حق بجانب ہوں گے کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج کو بھی وہی مرتبہ دیا جائے جو ایلوپیتھی کو حاصل ہے پھر آپ دیکھیں گے کہ ایڈز کی تباہ کاریاں دم توڑ دیں گی۔ انشاء اللہ۔

میرے زیر علاج کوئی ایڈز کا مریض نہیں لیکن جن صورتوں میں یہ مرض سر اٹھاتا ہے اسکے لئے مندرجہ بالا دواؤں کے علاوہ بیسلینیم، سلیشیا، تھوجا، بڈیاگا، بلاڈونا، بیپٹشیا، ایکنیشیا، سڈرن وغیرہ کو اچھے نتائج دینا چاہئے۔ علامات پر بہرطور نظر رکھنا پڑے گی۔

آکلہ Cancer

بنی نوع انسان میں کینسر ایسا حیلہ ور دشمن ہے کہ ہر آن نیا روپ اختیار کرتا ہے اور اس کے طریق واردات ایسے پر فریب ہوتے ہیں کہ انکو پکڑ لینا مشکل کام ہے۔ ہر آن نئی دشواریاں لے کر ابھرتا ہے اور تاخت و تاراج کے نشیب و فراز میں جدید میڈیکل سائنس کو بھی اکثر بے بس کر دیتا ہے۔ اس سے متعلق یہ مفروضہ بھی دھوکے میں رکھتا ہے کہ کینسر ایک مقامی چیز ہے یعنی کسی ماؤف مقام سے وابستہ ہے۔ ایسا قطعی نہیں بلکہ یہ پورے جسمانی نظام کی بگڑی ہوئی حالت کا دوسرا نام ہے جس کے باعث مریض کے خون میں (پولیرٹی) قبطینی سیلان تغیر پذیر ہو جاتا ہے اور پھر اس مرض کا سبب بن کر خطرناک صورت اختیار کر کے جسم کے دوسرے حصوں میں تیزی سے پھیلتا ہے۔ ماہر ڈاکٹروں نے اس کی جو وجوہات بتلائی ہیں ان میں خاندانی وراثت' کھانے پینے اور رہن سہن میں بد احتیاطی' فضا کی آلودگی اور ذاتی رجحانات میں تمباکو و منشیات کا استعمال شامل ہے۔ کینسر کی تشخیص اور کنٹرول میں جدید میڈیکل سائنس نے جو متعدد وسائل مہیا کئے ہیں ان میں کیموتھراپی' ہارمون تھراپی اور ایکسرے تھراپی کے علاوہ دماغ کے کینسر میں آرٹیریوگرافی' جگر کے کینسر میں ہیپا نکٹومی' پھیپھڑے کے کینسر میں لو بیکٹومی وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن ان تمام وسائل اور ذخائر کی دھوم دھام میں کینسر آج بھی اتنا بڑا چیلنج ہے جو آج سے پچیس سال قبل تھا۔ فرق صرف اتنا ہوا ہے کہ اب اسکے حملوں کا مقابلہ کر لیا جاتا ہے اور کچھ شکاروں کو حفاظت مہیا ہو جاتی ہے۔

داغ مفارقت دینا تو خیر کینسر کا عام کھیل ہے لیکن کبھی وہ دماغی کینسر بن کر بینائی زائل کرتا ہے تو کسی کا ذہنی توازن بگاڑ دیتا ہے۔ کسی کو جسمانی اعضا سے معذور کرتا ہے تو کسی کو شدید اپاہج بنا ڈالتا ہے۔ اس لئے کینسر کا علاج ابتدائی حالت میں کر لینا بہتر ہے تاکہ اس کی اڑان سے قبل ہی اسکے پر کتر دیئے جائیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اسکی شناخت کے لئے ایسی مشین ہو جو ابتدا ہی میں تشخیص کر دے' قبل اس کے کہ انسانی جسم کا قدرتی دفاعی

نظام بے بس ہو جائے اور علاج ناممکن ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ابتدائی تشخیص ممکن نہیں۔ لیکن لندن کے Dr.Bruce کی ایجاد کردہ مشین میں ایسی تشخیص ہو جاتی ہے جس کا میں نے خود تجربہ کر کے مریض کو آگاہ کیا اور علاج بھی کیا جبکہ دیگر طریقہ علاج میں Biopsy کے بغیر اس مرض کی تشخیص ناممکن ہے۔

کینسر کے متعدد اسباب ہیں جن میں ہارمون کی مناسب سپلائی میں خلل واقع ہونا شامل ہے۔ اسکے علاوہ اعصاب پر دباؤ ڈالنے والے مختلف عوامل ہیں جو انسان کی اپنی خطرناک عادتوں کے پیدا کردہ ہیں مثلاً تمباکو نوشی' پرخوری' شراب نوشی' آفتابی شعاؤں کا کثرت سے غسل' صنعتی اداروں میں خطرناک کیمیائی اشیاء کا استعمال' دھواں چھوڑتی ہوئی گاڑیوں سے بے توجہی وغیرہ اور بعض صورتوں میں وائرس جو سانس کے مختلف امراض کا باعث بنتے ہیں۔ یوں تو کینسر جسم کے کسی بھی حصہ کو شکار کر سکتا ہے لیکن بعض حصے اس کے خاص پسندیدہ ہیں۔ مردوں میں پھیپھڑے اور نظام ہضم اور خواتین میں پستان' نظام ہضم اور رحم کا نچلا حصہ زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ منہ حلق اور جلد بھی اس کے اثر سے باہر نہیں۔

جہاں تک اسکی پرواز کا تعلق ہے اس میں موروثی رجحان بھی ہے یہ بچوں اور نوجوانوں میں تیزی سے بڑھتا ہے جبکہ زیادہ عمر کے لوگوں میں اس کی رفتار ست پڑ جاتی ہے۔ کینسر سے مقابلہ کرنے کے لئے حفظ ماتقدم کی نوعیت زیادہ موثر ہے۔ جسم کے کسی حصہ میں گومڑ یا ابھار ہوں' منہ' ناک' پیشاب پاخانے کے راستے خون بہہ نکلے تو فوری علاج کرا لیا جائے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر ہر سال مکمل جسمانی معائنہ کرا لینے میں حرج بھی کیا ہے۔ اسکے علاوہ مناسب وزن رہنا' تمباکو نوشی سے پرہیز' دھواں چھوڑتی گاڑیوں سے دور رہنا' فیکٹری وغیرہ میں کام کریں تو منہ پر کپڑا باندھنا ہر طرح مناسب ہے۔ کھانے پینے میں خاص خیال رکھیں کیونکہ قدرت نے غذاؤں میں ایسی طاقت فراہم کر دی ہیں کہ وہ کینسر کا علاج نہیں تو محافظ ثابت ہو سکتی ہیں۔ یہ ذہن نشین کر لیں کہ کینسر کوئی ناقابل علاج مرض نہیں رہا۔ کینسر کا لفظ استعمال کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہ محسوس کریں اور نہ اسے چھپائیں۔ یہ کوئی پراسرار بیماری نہیں اور نہ اس سے دماغ میں دہشت بیٹھنا چاہئے۔ اسکا سراغ لگا لینا ہی اس مرض سے تحفظ ہے۔ یہ چھوت کی بیماری بھی نہیں کہ خاندان سے مریض کو جدا کر دیا جائے۔ جسم کے کسی حصے میں رسولی یا گومڑ ہو تو بھی گھبرانے کی اس لئے ضرورت نہیں کہ ہر گومڑ کینسر نہیں ہوتا۔ ہاں زخم پرانا نہ ہونے دیں' جلد علاج کریں۔ احتیاط کی اہمیت علاج سے زیادہ ہے۔ دیگر عوامل میں غم سے دور رہ کر خوش رہیں' دل میلا نہ کریں' غذا

پر توجہ دیں اور باہمی اختلافات سے پیدا شدہ فکروں سے نجات حاصل کریں پھر بھی ضرورت پڑے تو علاج کے لئے ہومیوپیتھک دوائیں موجود ہیں۔

علاج :

امریکہ کے ڈاکٹر گریمر نے ایک سال میں ۲۳۲ کینسر کے مریض ٹھیک کئے تھے جس میں انہوں نے صرف کیڈمیم یا اس کے مرکبات استعمال کئے تھے۔ مختلف ڈاکٹرز اپنے اپنے طریقہ سے کینسر پر تحقیقات کرتے رہے ہیں اور مختلف جگہوں کے کینسر میں مختلف دوائیں استعمال ہوتی ہیں۔ میرے تجربے میں کیڈمیم سلف پیٹ کے کینسر میں بہترین دوا ہے۔ دیگر مقامات کے کینسر میں ضروری نہیں کہ ڈاکٹر گریمر کا تجربہ کیڈمیم سلف ہی کے ذریعہ کامیاب ہو۔ یہ بات اب پرانی ہو چکی ہے اور اب اس موذی مرض کے مقابلے کے لئے بہت سے دوائیں تجربے میں آ گئی ہیں جس میں ہر دوا علامات سے مناسبت رکھتی ہے۔ اسکے ساتھ ہفتے میں ایک مرتبہ Carcinosin 200 اور دو دن کے فرق سے Phosphorus 200 دینا مناسب ہوتا ہے۔

۱ ۔ کینسر کی جب تک تحقیق نہ ہو جائے اس وقت تک Thuja 200 ہر ہفتہ دیں اور بیرونی علاج کے طور پر لگانے کی ضرورت ہو تو Thuja Q ہفتہ میں ایک مرتبہ لگائیں۔

۲ ۔ آکلہ میں اس دوا کو ضرور یاد رکھیں ' چہرے سے کمزوری معلوم ہو ' بھوک بند ہو گئی ہو قبض ہو تو ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ضرورت محسوس کریں تو اسی دوا کو گلیسرین میں ڈال کے لگائیں

Hydrastis can 3X

۳ ۔ موٹاپے کا رجحان ' ست روی اور غدودوں کے بڑھنے میں اچھا کام کرتی ہے۔ آٹھ گھنٹہ پر دیں

Phytolacca Q

۴ ۔ کینسر کے مریض جن کے جسم پر غدود ہوں جن میں درد ہو اور دبلے کمزور ہوں' تین مرتبہ ناشتے و کھانے کے بعد دیں Arsenic Iod 3X

۵ ۔ کارسی نوما یا آکلہ والے ٹیومر میں خواہ جسم میں کہیں ہوں اور ہونٹ پر ہوں تو Ars.Iod کے ساتھ چھ گھنٹہ پر یہ دوا بھی دیں اور اسکے دس قطرے ایک اونس پانی میں ملا کر صبح و شام لگائیں

Arsenic Alb 3X

۶ - متعدد بار XRays کے اثرات سے بھی جلد کا کینسر ہو جاتا ہے۔ سردرد' اوپر جبڑے کا درد' گردن میں سختی و درد' منہ خشک' درد حلق' مردوں میں جماع کی خواہش کا خاتمہ' جوڑوں میں درد' جلد خشک' ا یکزیما' شام و رات تکلیف میں اضافہ ہوتا ہو' خاص طور پر بستر پر لیٹنے کے بعد تو یہ دوا ضرور استعمال کریں

XRay 30

۷ - پستان کے کینسر میں سینہ کو ہر طرح کے دباؤ سے آزاد رکھیں تاکہ گرمی نہ پہنچے۔ دیرینہ و مزمن اور سختی کے ساتھ چوٹ کی وجوہات بھی شامل ہوں اور مریض کے چہرے پر مہانسے اوردانے ہوں تو چھ گھنٹہ پر پانی میں تین قطرے دینا مناسب ہے Bellis Perennis Q

۸ - پستان ' کان اور ناک کے کینسر والے ٹیومر 'جس میں کان میں سخت درد ہو تو صرف یہ دوا پانچ قطرے ایک مرتبہ پانی میں دیں اور انتظار کریں۔ پھر آرام کے بعد دوسری دوائیں دیں Lobelia Erinus Q

۹ - پستان کے کینسر میں جبکہ غدود بڑھے ہوں اور خنازیری مادہ ہو تو چار گھنٹہ پر دیں Badiaga 3

۱۰ - پستان کے آکلہ میں اگر ماؤف مقام کا رنگ نیلا پڑ جائے تو ہر چار گھنٹہ پر دیں Kreosote 30

نوٹ : (۱) کینسر میں درد دور کرنے کے لئے مصنف Phosphoric Acid 1X پانچ قطرے آدھے گلاس پانی میں تین مرتبہ ناشتہ و کھانے کے بعد دیتا ہے۔ اسکے علاوہ درد میں آرام پہنچانے کے لئے Apis 'Ars.Alb 'Calc Ac. 'Hydr.Euphorbinum 'Carb.Ana. 'Condurango وغیرہ بھی اچھا کام کرتی ہیں۔

(۲) بریسٹ اور یوٹریس کینسر میں Epihyst 200 ہر ہفتہ دینا چاہئے۔(ڈاکٹر جان کلارک)

(۳) کینسر میں Muriatic Acid 'Iodium 'Aur.Met. 'Carbo Ana. 'Ruta 'Condurango وغیرہ بھی حسب علامات اچھی دوائیں ہیں۔

خون کا کینسر Leukemia

آہستہ آہستہ شدت اختیار کرنے والی یہ اکثر جان لیوا بیماری ہے۔ اس بیماری میں خون کے سفید ذرات (جو کہ جسم کے اندر مختلف بیکٹریاز کے حملوں سے بچاتے ہیں) کی پیداوار 'جسم کے ان اعضاء مثلاً (ہڈیوں کا گودا'

تلی اور لمف نوڈز میں جہاں خون بنتا ہے) بے قاعدہ اور تیز ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے بے قاعدہ سفید ذرات خون میں بڑھ جاتے ہیں یہ کمزور و ناپختہ ذرات بیکٹریاز کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور مریض موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔ اسے خون کا کینسر کہتے ہیں۔

اس بیماری میں کھلی ہوا میں چہل قدمی ' زود ہضم غذائیں اور صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔
ہومیو پیتھک علاج میں درج ذیل دوائیں ہیں جو علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے استعمال میں لائی جا سکتی ہیں۔

۱ - اہم ترین دوا جو دوسری دواؤں کی ناکامی کے بعد اچھا کام کرتی ہے تین مرتبہ ناشتہ و کھانے کے بعد دیں Aroenic Iod 3X

۲ - جہاں خواہش نفسانی بڑھی ہوئی ہو' وہاں اس دوا کو چار گھنٹہ پر دینا چاہئے Picric Acid 3X

۳ - تلی بڑھی ہونے کے ساتھ درد ہو تو ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ حسب ضرورت دوسری دوا بھی دیں Ceanothus 1 orQ

۴ - کرانک کیسیز میں جہاں کمزوری بڑھ رہی ہو اور ٹھنڈ محسوس ہو تو ہر چار گھنٹہ پر Natrum Mur 6

۵ - ورم ' ٹھنڈک کا احساس اور ٹھنڈے پانی کے استعمال میں طبیعت زیادہ خراب ہو تو آٹھ گھنٹہ پر Calcarea Carb 6

۶ - جہاں چکر' سانس میں بدبو' ورم' جگر کی خرابی' اور الکوحل کا استعمال ہو وہاں چار گھنٹہ پر Quercus Glandium 3X

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات مندرجہ ذیل دوائیں بھی کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔
آرسنک البم' تھوجا' کونیم' فیرم پکرک' فیرم فاس' چائینم سلف' برائیونیا' کاربوتیج' نیٹرم سلف' اپیکاک اور کالی فاس۔ حسب ضرورت ہفتہ میں ایک مرتبہ دو سو طاقت میں بیسی لینم' فاسفورس' تھائرائیڈنیم' کارسی نوسن وغیرہ دیتے رہنا چاہئے۔

حصہ پنجم
متفرقات

ریڈیانک انالٹیکل کمپیوٹر

Radionic Analytical Computer

لندن کے بروس کوپن کی ایجاد کردہ اس مشین پر جسم کے تمام اعضاء کے علاوہ شوگر' بلڈ کولیسٹرول' ٹی۔ بی' کینسر میازم وغیرہ کے مکمل ٹیسٹ ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر منظر کاظمی صاحب سے وقت لے کر ٹیسٹ کرائے جا سکتے ہیں جن سے ڈاکٹر صاحبان کو علاج اور ادویہ کے انتخاب میں مدد مل سکتی ہے۔

صفرائے جامد Cholestrol

Hypercholesterolemia

Fatty meats are high in both cholesterol and saturated fats

جسم کی ساخت میں طے شدہ حقائق پر مبنی جو چیزیں پائی جاتی ہیں ان میں صفرائے جامد یعنی کولیسٹرال بھی ہے۔ یہ چربی یا چکنائی کا محلل الکحل ہے جو بدن کے خلیوں، جانور کی چربی اور نسیج میں موجود ہوتا ہے۔ طبی زبان میں کولیسٹرال ایک Fatty Ester یا Lipid (حیاتی کیمیا) ہے جو قدرتی طور پر انسان اور ہر جانور کے جسم میں ہوا کرتا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو جسم کے بنیادی ساخت Cell میں ایک لازمی جز کی حیثیت رکھتا ہے۔ دماغ اور عصب (Nerve) وغیرہ کے صحیح طور پر کام انجام دینے کے لئے کولیسٹرال کا ہونا ضروری ہے۔

کولیسٹرال کی کچھ مقدار خون کے ساتھ جسم میں بھی دورہ کرتی رہتی ہے جسے Serum "خوناب کولسٹرال" کہتے ہیں۔ یہ وہ کولیسٹرال ہے جسے خون کے ٹیسٹ سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ دوسرا "غذائی کولیسٹرال" ہے جو کھانے کے ساتھ جسم میں داخل ہوتا ہے۔ جانوروں سے پیدا ہونے یا انکی چربی سے بنائی جانے والی تمام چیزوں میں اس کی مقدار ضروری ہوتی ہے۔ غذائی چیزیں مثلاً بھیجا یا دوسرے عضو، انڈے کی زردی، مکھن، پنیر اور دودھ سے بنی ہوئی دوسری اشیاء خاصی مقدار میں کولسٹرول پہنچاتی ہیں۔ جبکہ سبزیوں اور گندم وغیرہ میں بہت کم کولیسٹرال ہوتا

ہے۔ کولیسٹرال چونکہ چکنی چیز ہے اور خون زیادہ تر پانی ہے اس لئے کولسٹرال خود بخود خون کے ساتھ جسم میں نہیں گھوم سکتا اس لئے کولیسٹرال ایک طرح کی پروٹین 'Lipoprotein(حیاتی کیمیا) کے ساتھ جڑ کر جسم میں خون کے ساتھ گردش کرتا ہے اور Cell (خلیوں) میں پہنچتا ہے۔

مختلف طرح کے Lipoprotein مختلف انداز میں خون میں موجود کولیسٹرال پر اثر دکھاتے ہیں۔ کم گاڑھے Lipoprotein (LDL) یعنی Low Density Lipoprotein ہی زیادہ تر کولیسٹرال کو جسم میں گردش دیتے ہیں۔ اگر LDL خون میں زیادہ مقدار میں موجود ہوں تو کولیسٹرال کے خون کی نالیوں پر جمنے کا زیادہ امکان ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ Artery (شریان) کی دیواروں کو موٹا اور خون کے راستوں کو پتلا کرتے کرتے اتنا بڑھ سکتا ہے کہ خون کے دورہ کرنے والے راستے بند ہو جائیں۔ اگر دل کی شریانیں ARTERIES متاثر ہوں تو نتیجہ دل کے دورہ کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ LDL کو "خراب کولیسٹرال" کہا جاتا ہے۔

LDL کے مقابلے میں (HDL) High Density Lipoprotein زیادہ تر کلیجی میں بنتے ہیں اور خون میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ "HDL" کولیسٹرال کو Cell سے نکال کر کلیجی میں واپس کرتے ہیں جہاں ضرورت سے زیادہ مقدار میں کولیسٹرال کو توڑ کر جسم سے خارج کر دیا جاتا ہے اسی لئے HDL کی زیادتی میں عام طور پر Heart Attack نہ ہونا چاہیئے۔

انسان کی نشو و نما میں جب کولیسٹرال انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور جبکہ یہ قدرتی طور پر جسم میں خود بنتا رہتا ہے تو ہم مصنوعی طریقہ سے لذت کام و دہن کے لئے مختلف طرح کی چکنائی، مکھن، گھی، انڈا وغیرہ کھا کر اسے مزید کیوں بڑھائیں۔ چکنائی کھائیں تو ورزش بھی کریں، عمر کے لحاظ سے کھیلیں، دوڑیں یا چہل قدمی کریں کیونکہ چلنے پھرنے اور ورزش کرتے رہنے سے کولیسٹرال خود اعتدال میں آتا رہتا ہے۔ یہ نہیں کر سکتے تو چکنائی کا استعمال قطعی ترک کر دیں۔

فی زمانہ خوراک میں بے اعتدالیوں اور مختلف مشقت سے دوری کے رجحان میں کبھی کبھی Metabolic Composition یعنی خون کی کیمیائی تبدیلی کے مرکبات میں Total Lipids (کل حیاتی کیمیا) کے Test کرا لئے جائیں تو خون کی درست مناسبات معلوم ہو جاتی ہیں۔

امریکی پیمانے کی حوالے سے خون میں مناسب شرح درج ذیل ہیں۔

Cholestrol	200MG/DL
HDL Cholestrol	32 – 72MG/DL
LDL Cholestrol	70 – 130MG/DL

مندرجہ بالا مقررہ شرح سے کولیسٹرال زیادہ ہو تو توجہ کی ضرورت ہے۔ کولیسٹرال کی زیادتی میں مصنف کی آزمودہ دوائیں درج ذیل ہیں جن سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پھر بھی احتیاطی تدابیر سے غافل نہ رہنا چاہئے۔

تجربہ کہتا ہے کہ ایک جوا لہسن کچا روز صبح کھالینے سے خون گاڑھا نہیں ہوتا۔ اسی کے ساتھ حسب ضرورت دوا استعمال کی جا سکتی ہے۔

۱ - Strychnia Phos 3 ۔ کولیسٹرال کی زیادتی میں دل کی دھڑکن، نبض کی تیزی اور کبھی کمزوری، رعشہ، ریڑھ میں درد، جلن یا فالج، ہاتھوں میں یا بغلوں میں پسینہ یا پیر ٹھنڈے رہیں اور دل بڑھ جائے تو کامیاب دوا ہے۔

۲ - Vanadium 6 ۔ آکسیجن کی کمی، کمزور کرنے والی بیماریاں، خون میں سرخ اجزاء کی کمی، خون میں زہریلا مادہ، جگر کی تکالیف، رعشہ، چکر، ذیابیطس، قلبی تکالیف یا دل کو دبائے جانے کا احساس، سینے پر بوجھ وغیرہ۔

۳ - Strophenthus 3X ۔ شراب، تمباکو، اور چائے سے پیدا ہونے والی تکالیف، سانس میں تیزی، دل کے عضلات کی کمزوری، گردوں میں ورم، پیشاب کی کمی، زینہ چڑھنے سے سانس کا پھولنا، دل کا درد، ذرا سی محنت سے دل کی دھڑکن میں اضافہ وغیرہ۔

۴ - Aurum Mur 3 ۔ سانس میں رکاوٹ، کھڑے ہونے میں دل کی دھڑکن تیز، نیند میں دل کی حرکت میں بے قاعدگی، ہائی بلڈ پریشر وغیرہ۔

۵ - Crataegus Q /3X ۔ دل کی کمزوری، دھڑکن یا درد، دل کے ڈھکنے کا بڑھ جانا، چڑ چڑا پن وغیرہ۔

۶ - Aconite Nap 3 ۔ موت کا خوف، دل کی دھڑکن، بے چینی، پیشاب کی زیادتی، ورم، سن ہونا،

سینے میں سکڑن' کندھے کے جوڑوں میں کھنچاوٹ وغیرہ۔

۷ - Phytolacca 30۔ چکر' حلق میں درد' تالو متورم' حیض جلد جلد' آواز بیٹھنا' داہنے کندھے میں درد' موٹاپا' دل کا بڑھ جانا وغیرہ۔

۸ - Kalmia 6۔ داہنی طرف کا کوئی سا بھی درد' دل میں درد' عام کمزوری و اعصابی درد' نبض ست' حلق میں خشکی' تھوک کی زیادتی' تنفس میں دقت' دل کی دھڑکن' دل کا بڑھ جانا' جسم میں چوٹ جیسا درد وغیرہ۔

۹ - Valeriana Q۔ مرگی' ہسٹریا' جذباتی تکلیف' پیٹ میں اپھار' پانی جیسے دست' سانس میں تکلیف' چلتے وقت سینے کے نچلے حصے میں بوجھ' بائیں کندھے میں درد' دمہ' بے خوابی' اعصابی درد خصوصاً پنڈلی میں درد وغیرہ۔

۱۰ - Natrum Sulph 6۔ جگر کی خرابی' بچوں میں دمہ' خون میں پانی کی زیادتی' ذیابیطس' چڑ چڑا پن' چکر' حلق کا ورم' بلغم کی زیادتی' پیاس کی زیادتی' دماغ کا ورم وغیرہ۔

۱۱ - Chinum Sulph 30۔ پیشاب میں سرخی' یا خون' چکر' کانوں میں آوازیں' دل کی کمزوری یا دھڑکن' ٹھنڈا پسینہ' بے چینی وغیرہ۔

۱۲ - Pyroginum 30۔ خون میں زہریلا مادہ' بخار' نبض تیز' بدبودار رطوبتیں' مریض بہت باتونی' دل کی دھڑکن خود محسوس ہو جس کی آواز سنائی دے' ایک کروٹ نہ لیٹ سکے' خواتین کے بائیں پستان میں درد وغیرہ۔

۱۳ - Phosphoric Acid 3۔ دماغی و اعصابی نظام کی کمزوری' دماغی کام کرنے میں سر درد' کانوں میں آوازیں' خون کی کمی' بہرہ پن' منہ پر مہاسے' کثرت جماع کے بعد تکالیف' ریاح' چکر' بے خوابی ریڑھ کی تکالیف وغیرہ۔

۱۴ - Baryta Carb 6۔ جلد جلد زکام ہونا' حلق کے غدود' غمگین' بوڑھوں کے چکر' نیند میں تھوک بہنا' آواز بیٹھنا' یادداشت کمزور' کان میں آوازیں' تھکاوٹ' دماغی و جسمانی کمزوری' دھڑکن' پریشانی' خون کی نالی کا باریک ہونا' قلبی تکالیف وغیرہ۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات Arnica، Eitherum، Cactus، Camphora، Ars Chinum، Gun Powder، Arsenic Album، Kali Carb، Spigilia وغیرہ۔

لو، زدگی Sun Stroke

موسم گرما میں گرمی کی شدت اور دھوپ و گرم ہوا سے تکالیف پیدا ہوں اور غشی کا دورہ پڑے تو اسے لو، لگنا یا Sun Stroke کہا جاتا ہے۔ عضلات میں اکڑن اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہے جس کے ساتھ سر درد اور چکر کی شدت میں آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ طبیعت مالش کرتی ہے، پیاس کا غلبہ ہونے کے ساتھ قے ہوتی ہے اور سانس لینے میں دشواری پیدا ہوتی ہے۔ مریض کی جلد میں سرخی آ جاتی ہے اور بخار تیز ہو جاتا ہے۔ سخت کمزوری اور نقاہت کے ساتھ کبھی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اسلئے لو سے بچاؤ کے لئے دھوپ اور گرم ہوا میں باہر نکلنا ناگزیر ہو تو سر اور کان کو کپڑے سے ڈھانپ کر نکلنا چاہئے اور پانی پیتے رہنا چاہئے۔ باہر نکلنے سے قبل ٹھنڈے پانی میں نمک یا گلوکوز ملا کر پینا چاہئے۔

لو لگ جائے تو مریض کو نمک اور گلوکوز کا پانی جلد جلد پلانا چاہئے۔ اور سر پر بھی پانی ڈالنا چاہئے۔ ہومیوپیتھک ادویات ایسے مریضوں میں بڑی کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔

علاج :

لو لگنے کے بعد موت کا خوف ہو، گھبراہٹ، ہذیان اور تکالیف بیٹھنے سے بڑھیں، ہر پندرہ منٹ پر Aconite 3۔ نشے کی سی کیفیت، چکر، کپکپاہٹ اور گدی میں سخت درد، پندرہ منٹ سے ایک گھنٹہ پر Gelsemium 30۔ تپکن والا درد سر، چہرہ اور آنکھیں سرخ، دھڑکن، متلی، ہاتھ پیر ٹھنڈے، پندرہ منٹ پر Glonine 3۔ درد سر، بے چینی، بے حد کمزوری، بار بار پاخانہ کی حاجت، پانی جیسے دست، پندرہ منٹ پر Cactus 3۔ سر میں خون کا اجتماع، قے اور بخار ہونے پر ہر چار گھنٹہ پر Natrum Carb 6۔ لو لگ جانے کے بعد جسم سے آگ نکلتے معلوم ہو اور دست آتے ہوں تو چھ گھنٹہ پر Natrum Mur 30۔ مریض کا دم گھٹے، فضول گفتگو کرے، ورم، جسم میں جھٹکے لگیں اور جبڑے میں درد، چار گھنٹہ پر Lachesis 30۔ چہرہ اور آنکھیں سرخ، دوران خون سر کی طرف، آنکھیں چمکیلی، پیر ٹھنڈے، پیشانی میں درد، Belladona 3۔ سرسامی کیفیت،

نبض تیز' پیشانی اور ہاتھ پیر میں ٹھنڈے پسینے' Veratrum Viride 30۔ ٹھنڈک سے گرمی میں جانے یا گرمی سے ٹھنڈک میں جانے سے خرابیاں پیدا ہوں' پتی اچھلے یا حیض بند ہو جائے Bellis Perennis 3۔

آفتاب زدگی Sun Burn

تیز دھوپ میں زیادہ دیر تک کام کرتے رہنے سے پسینہ کے ساتھ جسم سے پانی اور نمک کا اخراج زیادہ ہوتا ہے جس سے جسم خشک و سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ جلد پر جابجا دھبے پڑ جاتے ہیں۔ اسے Sun Burn یا دھوپ میں سنولا جانا کہتے ہیں۔

اس مرض میں چار گھنٹہ پر Kali Carb 6 دیں۔ جلد فائدہ نظر نہ آئے اور چہرہ زیادہ سیاہ ہو جائے تو ہر چار گھنٹہ پر Bufo 6 دینا چاہئے۔ خارجی طور پر ایک حصہ Calcarea Chlorata Q' دس حصہ پانی میں ملا کر لوشن بنائیں اور متاثرہ حصوں پر لگائیں۔ دوا میسر نہ ہو تو لیمو کا رس صبح و شام لگائیں۔

شہد کی مکھی کا ڈنک مارنا Bee Bite

شہد کی مکھی ڈنک مار دے تو خاصی تکلیف ہوتی ہے۔ ڈنک کو سوئی یا کسی اور باریک نوک سے نکال دینا چاہئے اور Ledum Pal 6X ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ Apis 6 بھی بہترین دوا ہے جو شہد کی مکھی ہی سے بنتی ہے۔

نوٹ : شہد کی مکھیوں سے نہ صرف شہد حاصل کیا جاتا ہے بلکہ جدید ریسرچ میں ان سے "Pollen" بھی جمع کیا جاتا ہے۔ "Pollen" پھول دار پودوں میں نر عنصر ہے جو باریک زردانوں پر مشتمل ہوتا ہے اور پودوں کی زندگی کی بقا کا ضامن ہے۔ شہد کی مکھیاں اس "Pollen" کو اپنے کھانے کے طور پر جمع کرتی ہیں۔ ریسرچ میں اس "pollen" کو جمع کرنے کا طریقہ نکالا گیا ہے کہ جب مکھیاں اسے لے کر چھتے میں جاتی ہیں تو جالی بنائی جاتی ہے جس میں "Pollen" رہ جاتا ہے پھر اسے نکال لیا جاتا ہے یہ قدرتی خوراک ہے جس سے زندگی کو طویل کیا جا سکتا ہے (۱)۔

---

(1) Booklet Of Pakistan Agricultural Research Council—Honey Bee Research Institute NARC Islamabad

پیر ہلاتے رہنا

Zincum Met 30 ہر چھ گھنٹہ پر۔

احساسات Sensations

دماغ انسان کو عجیب و غریب احساسات سے دوچار کر دیتا ہے۔ کبھی اوپر کا جسم ٹھنڈا تو نیچے کا گرم، کبھی دایاں حصہ گرم تو بایاں ٹھنڈا، کبھی داہنا حصہ ٹھنڈا تو بایاں گرم، کبھی دل سے شعلہ اٹھتے معلوم ہوں تو کبھی شکم میں زندہ جانور کا احساس، کبھی الات تناسل سے کچھ اوپر اٹھتا محسوس ہو تو کبھی ریڑھ پر ٹھنڈی ہوا چلنے کا احساس، کبھی جسم کا نصف حصہ ٹھنڈا تو کبھی نصف گرم، اور انسان ہے کہ مختلف احساسات میں گھرا سخت بے چینی کا شکار رہتا ہے۔

علاج :

نصف جسم ٹھنڈا، نصف گرم خصوصا پیروں میں گرمی محسوس ہو تو، Pulsatilla 30 ہر چار گھنٹہ پر۔ حرکت کرنے سے تکلیف کا احساس جبکہ داہنا پیر ٹھنڈا بایاں گرم معلوم ہو، Chelidonium 30 ہر چار گھنٹہ پر۔ سر کے اوپر چاند اور پیروں میں اتنی گرمی محسوس ہو کہ مریض اپنا پیر چادر سے باہر نکال دیا کرے، Sulphar 30 ہر چار گھنٹہ پر۔ اوپر کا جسم گرم اور نیچے کا ٹھنڈا محسوس ہو، ساتھ میں پورے جسم میں درد ہو، Arnica 30 ہر چار گھنٹہ پر۔ سورا کے مریضوں میں جب پیروں میں گرمی معلوم ہو، Medorinum 200 ہفتہ میں ایک مرتبہ۔ درد نہ ہو صرف اوپر کا جسم گرم اور نیچے کا ٹھنڈا رہے، کمزوری محسوس ہو، China 30 ہر چار گھنٹہ پر۔ شام تین بجے سے رات دس بجے تک اوپر کا جسم گرم اور نیچے کا ٹھنڈا ہو، گیس کی شکایت ہو تو Lycopodium 30 چار گھنٹہ پر۔ سر میں ٹھنڈک کے احساس سے مریض سر بند رکھے، تلووں میں بدبو دار پسینہ آئے تو ہر چار گھنٹہ پر Silica 30۔ سر میں ٹھنڈ کے احساس سے مریض گرمی کے موسم میں بھی سر لپیٹے رہے اور جلد پر میل معلوم ہو تو ہر ہفتہ psorinum 200 کے ساتھ Silicea 6 بھی دے سکتے ہیں۔ ریڑھ پر ٹھنڈی ہوا چلنے کے احساس کے ساتھ عضو تناسل سے ایک شعلہ سا اٹھتا محسوس ہونے پر Agr.Mus 3X ہر چار گھنٹہ پر۔ سر پر ٹھنڈک کے احساس کے ساتھ گلے میں سرسراہٹ ہو، کھانسی ہو اور مریض سر اور کان لپیٹے رہے تو Rumex 30 ہر چار گھنٹہ

پر، جس سے پیشاب کا نکل جانا بھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ریڑھ کے نیچے ٹھنڈی ہوا کے احساس کے ساتھ دل سے ایک شعلہ اٹھتے معلوم ہو تو Arsenic Alb 3X چار گھنٹہ پر۔ مستورات میں خصوصاً بوڑھی خواتین میں پیٹ میں بچہ یا جانور چلتے محسوس ہو تو ہر چار گھنٹہ پر Thuja 30 ۔ جن خواتین میں رحم کی خرابیوں کے ساتھ سر میں ٹھنڈی ہوا کا احساس ہو انہیں ہر چار گھنٹہ پر Cimicifuga 3X سے فائدہ ہوتا ہے۔ پیٹ میں کسی زندہ جانور کے متحرک ہونے کے احساس میں ہر چار گھنٹہ پر Crocus Sativa 6 دینے سے بھی اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ مریض دبلا پتلا، ہڈی چمڑہ نظر آئے اور اسے بدبو محسوس ہو جو درحقیقت نہ ہو تو Zincum Mur 30 ہر چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات Paris Quadrifolia 3 ،Pimpinella 30 ،Rheum 30 ،Calcarea Carb 6 ،Magnesia Carb 30 ،Kali Bitch 30 ،Arctium Lappa 30 Sangunaria 30 اور Sabadilla 30 بھی اچھی دوائیں ہیں۔

افیون کا زہر Opium Poisioning

افیون کھانے والے کبھی زیادہ افیون کھا جائیں تو اسکے زہریلے اثر کا شکار ہو جاتے ہیں، توجہ نہ دی جائے تو موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ ایسی صورت میں Stomach pump کے ذریعہ معدہ سے زہر نکال دینا چاہئے۔ پمپ ہر جگہ میسر نہیں ہوتا اس لئے مریض کو قے کرا دینا چاہئے۔ نمک گرم پانی میں ملا کر پلانے سے بھی قے ہو جاتی ہے۔ آدھی پیالی گرم پانی میں Ipecac 3 کے تیس قطرے ڈال کر پلائیں تو قے کے ذریعہ زہر نکل جائے گا۔ قہوہ یا بغیر دودھ کی کافی پلانے سے بھی فائدہ دیکھا گیا ہے۔

ہومیوپیتھک ادویات میں Ipecac 3 کے علاوہ Acetic Acid 3 اور Nux Vom 3 مفید دوائیں ہیں۔
افیون کھانے کی عادت چھڑانے کے لئے Avena Sativa Q کے دس قطرے پانی میں صبح و شام دینا چاہئے۔ یہی دوا شراب خوری کی عادت چھڑانے میں بھی کام آتی ہے۔

استسقا Dropsy

استسقا سادہ یا بخار کے بعد سوجن ہونے پر ہر دو گھنٹہ بعد دیں، Aconite 3 ۔ دل، گردہ، جگر یا دماغ میں پانی

بھر جانے سے سوجن' غنودگی' ایک بازو ایک پیر اور ایک آنکھ مسلسل حرکت میں رہے' قے ہو' گرمی سے آرام ملے تو ہر حالت میں بہترین دوا ہے' Apocynum 3۔ بخار کے بعد سوجن' پیشاب میں البومین' پیاس کی زیادتی' Arsenic Album 3۔ جس حصہ میں پانی بھرا ہو وہ نیلا یا سیاہ ہو جائے یا سیاہی مائل پیشاب ہو' نیند کے بعد تکلیف بڑھے' Lachesis 6۔ گردے' تلی اور جگر سے استسقا پیدا ہونے پر یہ بھی کامیاب دوا ہے' Liatris Spicata Q۔ استسقا' Leucocythaemia میں ہو جو نہانے سے بڑھتا ہو' Calcarea Carb 6۔ دل اور گردوں کی خرابی سے سوجن مختلف حصوں پر' آنکھ کے پپوٹوں پر' جلن' ڈنک لگنے جیسے درد' پیشاب میں البومین کی زیادتی' گرمی سے تکلیف میں اضافہ ہو' پیاس ندارد' Apis 6۔ استسقا Cerebral ہو' پیشاب کم اور گہرے رنگ کا ہو Helleborus Niger 3۔ سفلس کے مریضوں میں جگر کا استسقا ہونے پر یہ دوا اچھا کام کرتی ہے' Aurum Met 3۔ چہرہ نیلگوں' دل کے فعل میں کمزوری' سانس کی تنگی سے اٹھ کر بیٹھنا پڑے' بوڑھوں کا استسقا' Asparagus 1X۔ گردوں سے خون آنے کے ساتھ استسقا ہو تو بہترین دوا ہے' پیشاب کی تکلیف بھی دور ہو گی' Terebinthina 1X۔ دل کی بیماری یا کمزوری کے ساتھ سوجن میں مصنف کے آزمودہ ہے ناشتہ و کھانے کے بعد دیں Arsenic Iod 3X۔ جوڑوں کے درد کے ساتھ گرم موسم کے استسقا میں اچھی دوا ہے' Colchicum 30۔ دانے دب جانے سے سوجن ہو' کروٹ لینے سے سانس بند ہوتے محسوس ہو اور بیٹھ جانے سے ٹھیک ہو جائے' ہتھیلیاں اور تلوے جلتے ہوں' نبض تیز' صبح بغیر درد یا تکلیف کے دست ہوں' Sulphur 12۔ شراب پینے والوں میں استسقا' ورم جگر کے باعث سانس پھولے' کمر کے نچلے حصہ میں ورم' Floric Acid 30۔ دل کی خرابی ہو' دم گھٹے' ہاتھوں پیروں میں ورم جسے دبانے سے گڑھا پڑے' پیشاب بند ہو' نبض ست اور ۳ سے ۷ ضربات چھوٹ جاتی ہوں تو بہترین دوا ہے' ہر دو گھنٹہ پر دیں' Digitalis 1۔ دل بڑھا ہو یا دل سے متعلق کوئی بیماری کے ساتھ استسقا' نبض کی رفتار میں فرق' متلی' قے یا دست' Strophanthus 3۔ جسم کے مختلف حصوں کا استسقا' قے اور دورے والی کھانسی' پیشاب میں کمی یا زیادتی' بے چینی' Sumbucus 6۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات Lycopodium 30' China 30' Acetic Acid 30' اور Vesicaria Q وغیرہ بھی اچھا کام کرتی ہیں۔ خارجی طور پر Iodum Q ہفتہ میں دو مرتبہ لگانا بہتر ہے۔

آنسو Tears

حیات انسانی میں آنسوؤں کی بڑی اہمیت ہے ۔ میں مگرمچھ کے آنسوؤں کا ذکر نہیں کرتا کہ وہ تو دکھاوے کے لئے ہوتے ہیں۔ آنسو محبوباؤں کے ہوں یا عاشق نامراد کے، یتیم کے ہوں یا بیواؤں کے یہ سب افسانوں اور داستانوں کی زینت ہیں۔ میں تو ان آنسوؤں کی بات کرتا ہوں جو کسی بیماری سے وابستہ ہیں۔ آنسو تو خوشی میں بھی نکلتے ہیں اور غم میں بھی۔ انسان سے ان کا ازلی رشتہ ہے اور جیسا حواسی نظام میں ذکر کر چکا ہوں کہ قدرت نے آنکھوں کی صفائی کے لئے Lacrimal Glands کا خود کار نظام وضع کیا ہے، جس کی وجہ سے آنکھ میں آنسوؤں کے چشمے ہیں جن میں تیزابی مادہ ہوتا ہے جو جراثیم کش ہے۔ قدرتی طور پر آنسو صرف بوقت ضرورت بہتے ہیں۔ خوشی اور تکلیف میں جاری ہوں تو قدرتی جذبات کا اظہار ہے، لیکن آشوب چشم میں بہیں تو بیماری۔ تیزابیت زیادہ ہو جس سے رخسار جلنے لگیں، آنکھوں سے مسلسل جاری رہیں یا زکام کی تکلیف میں بہتے ہوں تو علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

علاج :

آنکھوں سے پانی بہے، آشوب چشم، سوزاکی یا آنکھوں میں زخم ہو جائیں، Nitric Acid 3X۔ آنکھ کے ڈھیلوں میں درد، روشنی برداشت نہ ہو، جلن کے ساتھ آنسو بہیں، Ranunculus Bulb 3۔ زکام یا آنکھ کی چوٹ میں تیزابی پانی بہتا ہو تو لاثانی دوا ہے، Euphrasia 30۔ آنکھوں میں جلن کے ساتھ پانی بہے، رات میں آنکھیں چپک جاتی ہوں، خشکی کا احساس ہو، Sulphur 30۔ بائیں آنکھ میں درد، ڈھیلا سرخ ہو اور پانی بہے، بائیں طرف سر درد، Spigelia 30۔ آنسوؤں کی زیادتی، پپوٹے بھاری، پتلی پر زخم، روشنی برداشت نہ ہو، Conium 6 to 30۔ خواتین کی آنکھ سے پانی بہے، بائیں کنپٹی میں سخت درد جو آنسو نکلنے پر کم ہو، آنکھ میں زردی، Sepia 6 to 30۔ انکھوں پر نزلہ گرنے کے بعد بکثرت پانی بہے، سبزی مائل مواد نکلے، Merc Sol 6۔ آنکھ کے نیچے پپوٹے میں ورم، جلن، آنسو بہیں، ٹھنڈے پانی سے تکلیف اور سینکنے سے آرام، Aresenic Album 3۔ سر درد اور آنکھوں میں درد کے ساتھ پانی بہے، کھلی ہوا میں آرام، آنکھوں کے سامنے ستارے اڑتے محسوس ہوں، Clematis Erecta 30۔ ان دواؤں کے علاوہ دیکھیں حواسی نظام

میں "آنکھ"

باتیں زیادہ کرنا Talkative

باتیں زیادہ کرنا بھی بیماری ہے جس سے دماغی کیفیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں میں کبھی چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، کبھی سرخی کے ساتھ وحشت برستی ہے۔ کبھی مسلسل بولنے میں مریض ایک مضمون چھوڑ کر دوسرا مضمون شروع کردیتا ہے، کبھی باتوں کے ساتھ ساتھ چلبلا پن نمایاں ہوتا ہے۔ کبھی باتیں دلچسپ ہوتی ہیں لیکن بے پر کی، بے تکی باتیں کرتا ہے۔ مسلسل بولتے رہنے میں کبھی خوش اور کبھی رنجیدہ ہو جاتا ہے۔ زیادہ باتونی آدمی معاشرہ میں بہرحال برا سمجھا جاتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں ایسے مریضوں کے لئے بھی مفید دوائیں ہیں۔

ہروقت باتیں کرتا ہو، چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں، جھگڑا کرے تو چار گھنٹہ پر Belladona 3۔ باتیں کرتے کرتے ایک مضمون سے دوسرے مضمون پر چلا جائے اور تکان محسوس کرے اور تیز فہم ہو، Lachesis 30۔ ہروقت بڑبڑاتا ہو، چہرے پر وحشت برستی ہو، روشنی برداشت سے باہر ہو، Stramonium 30۔ خواتین مسلسل باتیں کریں، رنج و غم میں ڈوبی ہوں، ہروقت چلیں پھریں، حیض کی خرابی ہو Cimicifuga 3۔ مریض باتیں کرتے کرتے سلسلہ بھول جاتا ہو، یہ کیفیت شب میں کم، دن میں زیادہ ہو، Medorrhinum 200۔ باتیں زیادہ کرنے کے ساتھ مریض ہربات پر مسکرائے، حاسد، چالاک، بے حیائی کرتا ہو، Hyoscyamus 30۔ باتیں زیادہ کرتے رہنے میں الفاظ چھوٹ جاتے ہوں، مریض بدصورت اور بدمزاج ہو، غصہ کرے، Chamomilla 30۔ ادھورے الفاظ چھوڑنے والا مریض، قبض کا شکار ہو اور معدہ خراب رہے، Nux Vomica 3X۔ ایسی ہی صورت میں ریاح بنتے ہوں، تکالیف شام سے رات تک بڑھیں، Lycopodium 30۔ مریض فضول باتیں کرے لیکن باتوں میں دلچسپی ہو، بے پر کی اڑاتا رہے، کبھی تشنج ہو، Agar. Muscarius 3۔

بچھو کا ڈنک مارنا Scorpion Bite

ڈنک مارنے پر پہلے سوئی یا نکیلی چیز سے ڈنک نکالیں پھر اس مقام پر دیا سلائی کا مصالحہ یا پیاز کا پانی یا مٹی کا

تیل، سرکہ، نمک یا تمباکو کا پانی اچھی طرح مل دیں۔ ہومیوپیتھک کی دواؤں میں Ledum Pal Q زخم پر لگائیں۔ اور اسی دوا کو ۶ طاقت میں ہر پندرہ منٹ پر دیں۔ ورم اور جلن ہونے کی صورت میں Apis 6 ہر پندرہ منٹ پر دیں۔ آرام آجائے گا۔

پیٹ بڑا ہونا Abdoman Distended

مصنف ایسے مریضوں میں ہر ہفتہ Bacillium 200 کی ایک خوراک ضرور دیتا ہے۔ اگر ریاحی اپھار اور قبض کی وجہ سے پیٹ بڑا ہو، تو Lycopodium 30 چھ گھنٹہ پر۔ سوتی کیڑے ہوں، Cina 3 دن میں تین مرتبہ۔ دبلے پتلے کمزور بچے لیکن پیٹ بڑا ہو Silica 6 چھ گھنٹہ پر۔ تھل تھل کرتا ہوا پیٹ اور موٹے بچوں میں Calc.Carb 6 چھ گھنٹہ پر۔ عام طور پر پیٹ بڑا ہونے، درد ہونے، یا پیٹ کی خرابی کے ساتھ پیٹ بڑا ہونے میں مصنف کی آزمودہ دوا Dioscorea 3 ہے جسے وہ چھ گھنٹے پر دیتا ہے۔ گیس زیادہ بنتے رہنے کے ساتھ پیٹ بڑا ہو، Asafoetida 3 چار گھنٹہ پر۔ پیٹ بڑا ہو، مریض کی یاداشت کمزور ہو یا غمگین رہتا ہو، Ignatia 3 دو گھنٹہ پر۔ پیٹ میں زندہ جانور ہونے کا احساس ہو، Thuja 3 ہر دو گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ مصنف نے جسم اور پیٹ بڑا ہونے پر Phytolacca Beri Tab دو گولی صبح و شام استعمال کرایا اور ہفتہ میں ایک مرتبہ Bacillium 200 دے کر فائدہ حاصل کیا۔

تمباکو کا زہر Nicotism

تمباکو کے استعمال میں پیسے دے کر صحت کی بربادی خریدنا ہے۔ اسکا زیادہ استعمال دل، ٹی بی، اور کینسر جیسے امراض کو بھی دعوت دے سکتا ہے۔ گلا خراب ہونا، بینائی کم ہونا اور اختلاج قلب پیدا کرنا بھی تمباکو کے کارناموں میں شامل ہے۔ تمباکو کے استعمال میں نرخرہ خراب ہو، کھانسی آنے لگے، یا معدہ خراب ہو تو ہر دو گھنٹہ پر Nux Vom 3 دینا چاہئے۔ اختلاج قلب پیدا ہو جائے تو Spigilia 3 ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ بینائی کم ہو تو Phosphorus 200 ہفتہ میں ایک مرتبہ دینے کے ساتھ Calcarea Fluor 3 چھ گھنٹہ پر دیں۔

دواؤں کی ضرورت سے بہتر ہے کہ تمباکو نوشی چھوڑ دی جائے۔ یہ عادت چھڑانے کے لئے China 3، Ledum Pal 6 اور Plantigo 30 عمدہ دوائیں ہیں۔ حسب علامات چھ گھنٹہ پر دیں۔ تمباکو کا

دھواں تکلیف دے تو Staphisagaria 30 چھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

تکالیف کا بڑھنا

تکلیف اچانک بری خبر سننے سے بڑھے' Calc.Carb۔ دیر تک پڑھتے رہنے سے بڑھے' Mag.Mur۔ تمباکو یا حقہ پینے سے بڑھے' Petroleum۔ لیٹنے سے بڑھا کرے تو Mag.Mur کے ساتھ Hyoscyamus اگر اسی دوا کی علامت بھی شامل ہو۔ کپڑے دھونے کے بعد تکلیف بڑھے' سر یا دانت میں درد ہوا کرے' Phosphorus 200 کے ساتھ Mag.Phos 6X گرم پانی میں دینے سے آرام ہو گا۔ مردوں میں جماع کی خواہش پر تکلیف بڑھا کرے' Floric Acid۔ اسی طرح خواتین میں جماع کی خواہش سے تکلیف بڑھے یا غصہ آنے پر تکلیف میں اضافہ ہو' Sepia۔ کھٹی یا تیزابی اشیاء کھانے سے تکلیف بڑھے' Sulphur۔ زینے چڑھنے یا دیر تک کھڑے رہنے سے تکلیف بڑھتی ہو' Nitric Acid۔ گانا' ناچنا یا پیر بھگونا تکلیف کا باعث ہو تو Natrum Carb دینے سے فائدہ ہو گا۔

تکلیف سردی سے بڑھے

سردی سے ہر تکلیف میں اضافہ ہو لیکن درد سر میں آرام رہے' کمزوری زیادہ معلوم ہو' تو ایسے میں Ars.Alb. ۔ سوتے میں سر اور تلوے میں پسینہ کے ساتھ ٹھنڈی ہوا سے تکلیف بڑھے' پیٹ بڑا' پیر کمزور' Calc.Carb.۔ پیر اور تلوے ٹھنڈے رہیں' کھانسی کم ہو لیکن سردی میں زکام کی تکلیف بڑھے' Nit.Acid۔ سردی کا معمولی جھونکا بھی برداشت سے باہر ہو اور ٹھنڈی اشیاء کھانے سے تکلیف بڑھے' Heper.Sulph۔ سرد ہوا اور ٹھنڈے پانی دونوں سے تکالیف بڑھیں' ہر وقت سر بند رکھنا پسند ہو' Silica۔ مرطوب موسم کے علاوہ ٹھنڈ سے اور موسم سرما میں تکلیف بڑھا کرے' Rhus tox۔ سردی سے مریض جسم سے کپڑا نہ ہٹائے لپیٹے رکھنا چاہے' کھانسی اور سردرد بڑھ جاتا ہو Nux Vom.۔ سر' معدہ اور حلق کی تکلیف کے ساتھ کھانسی اور ریاحی تکلیف شام سے بڑھا کرے' Lycopodium۔ کھانسی' دست' جوڑوں کے درد' فالج وغیرہ ہر طرح کی تکلیف جو سردی میں بڑھ جاتی ہو' Causticum۔ جلدی امراض والوں کو سردی سے معدہ کی تکلیف' ہڈیوں کا درد اور نزلہ زکام بڑھ جایا کرے تو Graphites۔ اور کھانسی نزلہ سے اعصابی درد بڑھیں تو Dulcamara دینا مفید ہے۔

تکلیف گرمی سے بڑھے

کھانسی، سردرد یا کسی قسم کی تکلیف جو گرمی سے تیز دھوپ میں بڑھ جاتی ہو' Nat.Mur۔ خواتین میں گرمی' گرم مکان یا گرم ہوا سے درد سر اور آشوب چشم ہو جایا کرے' Sepia۔ گرمی سے اعصابی درد' جوڑوں کے درد' درد سر یا دست بڑھ جاتے ہوں' Veratrum Alb۔ تمازت آفتاب یا گرمی سے تکالیف خصوصاً سر' ہتھیلی اور پیروں کی جلن میں اضافہ ہو' Sulphur۔ بستر کی گرمی سے ہر طرح کی تکلیف میں اضافہ ہو یا گرم پانی سے کھانسی بڑھا کرے Antim Tart۔ چولھے کی گرمی سے کھجلی یا گرمی سے دانت کا درد بڑھتا ہو' Graphites۔ گرم مکان' گرم ہوا یا گرمی کے باعث منہ خشک ہو' پیاس بڑھے اور کھانسی میں اضافہ ہو' Bryonia۔ گرم غذا کھانے' چولھے کے پاس بیٹھنے' گرم مکان یا گرمی سے تکلیف میں اضافہ ہو' Pulsatilla۔ گرمی سے ورم بڑھ جاتا ہو اور ٹھنڈے پانی سے آرام ملتا ہو تو بہترین دوا ہے' Apis۔ ان تکالیف کے علاوہ گرمی سے کسی قسم کی تکلیف بڑھے اور بستر کی گرمی سے خارش بڑھتی ہو' Merc.Sol۔

تکلیف لیٹنے سے بڑھے

کھانسی جو لیٹنے سے بڑھے لیکن داہنی کروٹ لیٹنے سے کم ہو' پیٹ کے درد میں اضافہ ہو اور چت لیٹنے پر سانس پھولتی ہو' Lycopodium۔ لیٹنے کے بعد خصوصاً چت لیٹنے سے کوئی سی بھی تکلیف یا درد بڑھے تو Pulsatilla۔ خاموش لیٹنے سے چکر' کھانسی اور جوڑوں کے درد بڑھتے ہوں' کروٹ بدلتے رہنے اور ہاتھ پیر پٹخنے سے سکون ملا کرے تو Rhustox۔ لیٹنے سے کھانسی میں اضافہ کے ساتھ درد سر اور جوڑوں کے درد بڑھتے ہوں' Dulcamara ۔ اگر کھانسی لیٹنے سے اتنی بڑھے کہ اٹھ کر بیٹھنا پڑے تو Hyoscyamus۔ تھوڑے تھوڑے پانی کی پیاس کے ساتھ کمزوری اور سانس کی تکلیف میں لیٹنے سے اضافہ ہو' Aesenic Alb۔ متلی' معدہ کی تکلیف' چکر' اعصابی درد وغیرہ لیٹنے سے بڑھیں اور چلنے پھرنے سے کم ہوں یا بچوں میں لیٹنے سے تکلیف بڑھے' بچہ ہردم گود میں لے کر گھمانے سے آرام پاتا ہو تو Chamomilla سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ بائیں جانب لیٹنے سے سانس' کھانسی یا کوئی تکلیف بڑھے تو ایسے مریضوں کو Apis دینا بہتر ہے۔

تکلیف حرکت سے بڑھے

کسی قسم کی بھی تکلیف جو حرکت میں بڑھے' درد کی سمت یا جگہ دبا کر لیٹنے سے آرام ملے' پیاس کی شدت میں گلاس بھر کر پانی پینا چاہے' اور خاموش لیٹنے میں سکون ملتا ہو تو Bryonia 3X بہترین دوا ہے۔ حرکت کرنے میں متلی میں اضافہ ہو اور پیٹ کا درد بڑھے 'Ipecac۔ دل کی دھڑکن' پیٹ کا درد اور جوڑوں کا درد حرکت کرنے میں بڑھے تو Colocynthis دینے سے آرام ہوتا ہے۔ حرکت میں سر درد' چکر' کھانسی یا پیچھے کی جانب جھکنے سے پیٹ کے درد میں اضافہ ہو تو اس وقت Belladona اچھا کام کرنے والی دوا ہے۔ معمولی حرکت بھی برداشت سے باہر ہو اور سر میں ٹھنڈ محسوس ہو اس وقت Silica نہ بھولنا چاہئے۔

تکلیف نیند میں بڑھے

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سوتے میں بخار بہت تیز ہو جاتا ہے' اس وقت Aconite 3 دیجئے۔ سونے کے بعد ہی ہر تکلیف میں علامات بڑھا کریں 'Lachesis۔ سوتے میں پیر اور تلوے ٹھنڈے ہو جاتے ہوں Carboveg۔ سوتے میں مریض چونک پڑتا ہو اور جاگ کر تھکن محسوس کرے تو Apis 6 دینا بہتر ہے۔ عام طور پر نیند کے بعد تکلیف میں اضافہ ہو اور تلوے جلتے ہوں تو Sulphur دیجئے۔ نیند کے بعد بیدار ہونے پر بدہضمی ہو جایا کرے تو Pulsatilla اچھی دوا ہے۔

تکلیف بڑھنے کے اوقات

بار بار پیاس تھوڑے پانی کی' بخار' بے چینی' دست وغیرہ جو ایک بجے کے بعد بڑھتے ہوں' Ars.Alb 3X۔ صبح تین بجے سے پانی جیسے دست جو دن بھر نہ ہوں' پیٹ میں درد' Podophylum۔ کوئی سی بھی تکلیف جو رات بارہ بجے کے بعد بڑھے' Rhustox نہ بھولنا چاہئے۔ لیکن تکلیف جو بارہ بجے کے بعد بڑھے اور صبح دست میں اضافہ ہو جاتا ہو اس وقت Silica دینا بہتر ہے۔ درد سر' سردی یا گٹھیا کے درد جو تین بجے رات سے بڑھتے ہوں' Thuja کے طالب ہوتے ہیں ۔ درد گردہ' کھانسی یا پسینہ جو درمیان شب بڑھا کریں' Nux Vom 3X سے ٹھیک ہوتے ہیں۔

تکالیف آپریشن سے قبل اور بعد

آپریشن سے قبل اس دوا کو کھلانے سے تکلیف کم ہوتی ہے۔ آپریشن کے بعد بھی سرخ خون زیادہ نکل رہا ہو' دل بیٹھتا محسوس ہو' متلی ہو اور ٹھنڈے پانی کی پیاس ہو' Phosphorus 200۔ خوف' فکر اور بے چینی دور کرنے کے لئے آپریشن سے پہلے اور بعد بڑے کام آنے والی دوا ہے' Aconite 3۔ پیٹ کے آپریشن کے بعد یا اس سے قبل اس دوا کو نہ بھولنا چاہئے Bellis Perenis 3۔ آپریشن میں گوشت کا زیادہ حصہ کٹ جانے کے بعد خون تو بند ہو چکا ہو لیکن ماؤف مقام پر درد ہو Arnica 200۔ آپریشن سے پہلے یا بعد اعصابی تکلیف ہو' یا انگلی کا اگلا حصہ دب کر پس جائے' Hypericum 30۔ آپریشن سے ہڈی یا دانت متاثر ہوں' ایکسرے کے بد اثرات ہوں Ruta 30۔ جسم کا کوئی حصہ کاٹ دیا گیا ہو اور اسکے بعد درد باقی ہو' Symphytum Q to 30۔ کوئی عضو کٹنے کے بعد اعصابی درد نہ جاتے ہوں نہ چھینکیں آئیں Allium Cepa 3۔ پیٹ کے آپریشن کے بعد ریاحی تکالیف ہوا کریں' Raphanus 30۔ پیٹ ہی کے آپریشن کے بعد ہچکیاں آتی ہوں' Hyoscyamus 3۔ آنکھ میں موتیا بند کے آپریشن کے بعد زخم یا تکلیف نہ جاتی ہو' Rhustox 30۔ جسم کا کوئی حصہ کاٹنے کے بعد خون نہ بند ہوتا ہو' سیاہی مائل خون ہو' Hamamelis Q to 30۔ جسم کا کوئی حصہ کاٹنے کے بعد خون نہ بند ہوتا ہو' سرخ خون ہو Millefolium Q to 30۔ (نوٹ : دونوں صورتوں میں پہلی خوراک Phosphorus 200 ہو گی۔) کسی تیز دھار چیز سے کٹنے سے یا آپریشن کے بعد تکلیف و بے چینی ہو' Staphisagria 30۔ آپریشن سے پہلے یا بعد میں اس دوا سے ایکسرے کے منفی اثرات بھی دور ہوں گے' Ginseng 3۔ پیر کاٹ دینے کے بعد رات میں ٹھنڈ سے تکلیف بڑھے Ammonium Mur 3۔

ان دواؤں کے علاوہ اپنی اپنی خصوصیات کے حوالے سے Ammonium Carb' Conium اور Ledum Pal وغیرہ بھی اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔

تکالیف چوٹ کی Bruises

نرم حصوں کی چوٹ اور پورے جسم میں چوٹ جیسا درد ہو جو سینکنے سے بڑھے' جلد پر نیل پڑ جائیں'

Arnica 3 ہر گھنٹہ پر۔ اگر جلد کٹ جائے تو بڑے چمچ پانی میں دس قطرے Hamamalis Q کے ڈال کر لوشن بنا لیں اور متاثرہ حصہ پر لگائیں۔ ہڈی کی اوپر سطح پر چوٹ لگے' Ruta 3 دو گھنٹہ پر دیں' اور Ruta Q کا لوشن بنا کر لگائیں۔ چوٹ یا موچ آ جائے یا چوٹ سے خون جم گیا ہو' یا خواتین کے سینے پر چوٹ لگ جائے Bellis Perenis 3X دو گھنٹہ پر استعمال کریں مجرب ہے۔ پستان یا غدود میں چوٹ آ جائے اور چوٹ کی جگہ پر سختی آ جائے تو Conium 3 دو گھنٹہ پر دیں۔ آنکھ پر چوٹ آ جائے' پانی بہے' Euphrasia 30 دو گھنٹہ پر۔ سر کی ہڈی ٹوٹے' اعصاب پر چوٹ ہو' ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ سے فالج ہو' سوئی یا کیل چبھ گئی ہو' چوہے کے کاٹنے سے تکلیف ہو تو تمام صورتوں میں Hypericum 3 لاجواب دوا ہے ہر چار گھنٹہ پر دیں اور اسی کے مدر ٹنکچر کا لوشن بنا کر متاثرہ حصہ پر لگائیں۔ چوٹ سے جب ہڈی ٹوٹ جائے اور سرجن کی مدد میسر نہ ہو تو پہلے اسے جوڑ کر پلاسٹر آف پیرس چڑھوا دیں اور Symphytum Q پانچ قطرے تھوڑے پانی میں چار گھنٹہ پر دے کر اس دوا کا کرشمہ دیکھیں۔ ہڈی فوراً جڑ جائے گی اور درد بھی نہ ہو گا۔ اسی کو خارجی طور پر لگانا بھی مفید ہے۔ آرام آنے کے بعد ایک ماہ تک Calcarea Phos 6X چار گولی صبح و شام کھلائیں ہمیشہ کے لئے تکلیف ختم ہو گی۔

نوٹ : (ہڈی غلط جڑنے پر یہ دوا نہ دیں ورنہ ہڈی اسی طرح مضبوطی سے جڑ جائے گی اور پھر آپریشن کرانا ہو گا)۔

جسم پر چوٹ جو ہمیشہ مرطوب موسم میں بڑھتی ہو' Rhustox 30 چھ گھنٹہ پر۔ چوٹ سے جلد کٹ پھٹ جائے یا تیز دھار سے زخم ہو جائے' بچے کو ختنے کے بعد تکلیف ہو' Staphisagria 30 چار گھنٹہ پر۔ چوٹ کے بعد آنکھ سے پانی نکلے' ماؤف حصہ نیلا ہو جائے' کیل لگنے سے جلد کٹ جائے جس سے زہریلا اثر بھی پیدا ہو سکتا ہے' Ledum Pal 30 چار گھنٹہ پر دیں اور اسی دوا کے مدر ٹنکچر کو سفید ویسلین میں ملا کر مرہم بنا لیں اور صبح و شام لگائیں۔ ہڈی کی چوٹ میں ریڑھ کے اعصاب متاثر ہوں' فالج کی سی کیفیت پیدا ہو تو Angustra 30 ہر دو گھنٹہ پر دیں۔ موٹے مریضوں میں چوٹ' جو سردی کے موسم یا ٹھنڈ میں تکلیف دیتی ہو' Rhustox کے ساتھ Calcarea Carb 6 دیں' آرام آئے گا۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات Bryonia' Carbo Anamalis' Ant.Crud وغیرہ بھی مفید دوائیں ہیں۔

جل جانا Burn

معمولی سا جل جانے میں اگر جلن نہ محسوس ہو تو ایک حصہ Urtica Urens Q میں چار حصہ پانی ملا کر لوشن بنالیں۔ متاثرہ حصہ پر لگائیں اور لوشن کپڑے میں جذب کر کے متاثرہ حصہ پر دو تین گھنٹہ رکھے رہیں۔ بار بار ہوا نہ لگنے دیں۔ زیادہ حصہ جل جائے اور تکلیف ہو لیکن جلن نہ ہو اسی طرح Hamamalis Q کا لوشن بنا کر استعمال کریں۔

جلنے کے بعد سخت جلن بھی ہو تو Cantharis Q ایک حصہ اور چھ حصہ پانی میں ملا کر لوشن بنائیں پھر اس سے دھو کر کپڑے میں لوشن جذب کر کے باندھ دیں ساتھ میں Cantharis 3 ہر گھنٹہ پر کھلائیں فوراً ٹھنڈک محسوس ہوگی۔ مصنف ہر طرح کے جلنے میں Cantharis ہی استعمال کرتا ہے۔

جل جانے کے بعد زخم ہو جائیں اور مواد پڑ جائے تو Heper Sulphur 6 ہر چار گھنٹہ پر دیں اور لوشن لگاتے رہیں۔ ڈنک لگنے جیسی تکلیف باقی رہے تو Apis 6 کھلائیں اور Picric Acid Q کا لوشن لگائیں۔ تھوڑے تھوڑے پانی کی پیاس، کمزوری اور بے چینی بڑھے تو Arsenic Alb. 3 دو گھنٹہ پر دیں۔ بخار، بے چینی اور موت کے خوف میں Aconite 3 دو گھنٹہ پر ضرور فائدہ دیتی ہے۔ مریض سخت بے چین ہو اور تکلیف سے تڑپ رہا ہو تو Chamomilla 30 ہر گھنٹہ پر دینا نہ بھولیں۔ جلنے کے بعد جلد کے ریشہ جات زیادہ ختم ہو جائیں، Kali Bich 30 سے فائدہ ہوتا ہے۔ جلے ہوئے زخم مندمل ہونے کے بعد دوبارہ پکنے لگیں تو Causticum 3 چھ گھنٹہ پر دیں، اس دوا کو بھی کامیاب دوا ہونے کا درجہ حاصل ہے۔ عام معمولی لپک لگنے میں ناریل کا تیل اور چونے کا پانی ملا کر لگانے سے آرام آجاتا ہے۔ ماؤفہ مقام کو سینک دینا بھی مفید ہے۔

جلن Burning

جلن جسم کے ہر حصہ میں ہو لیکن معدہ، سینہ اور کندھوں کے درمیان جیسے آگ لگی ہو، ایک آگ کا شعلہ پورے جسم میں گھومتا محسوس ہو، اس وقت Phosphorus 3 ہر آٹھ گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ Phosphorus دیں لیکن بار بار نہ دیں (ڈاکٹر لوہانی)۔ مصنف کے تجربے میں اس دوا کی پہلی خوراک دو سو طاقت میں دیں ساتھ میں Sulpher 30 چھ گھنٹہ پر دیں جس سے دماغ، آنکھ، پیشاب کی نالی، مقعد، بواسیر اور پیر کے تلوؤں کی جلن

بھی دور ہو گی۔ پیشاب قطرہ قطرہ ہو اور پیشاب کی نالی میں جلن ہو' معدہ ' مقعد اور آبلوں کی جلن میں بھی Cantharis 30 دو گھنٹہ پر دیں۔ جلن مقعد کی جو پاخانے کے بعد کافی دیر ہوتی رہے خواہ مریض بواسیر کا شکار کیوں نہ ہو Ratanhia 30 چار گھنٹہ پر' زیادہ جلن میں دو گھنٹہ پر۔ جلدی بیماری کے ساتھ کھجلی ہو' جلن دور کرنے کے لئے مریض پیروں کو چادر سے نکال کر رکھتا ہو' جسم پر چکتے یا جا بجا دانے ہوں' Medorrhinum 200 ہر ہفتہ ایک مرتبہ جس کے ساتھ Petrolium 30 چھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ تھوڑے تھوڑے پانی کی پیاس کے ساتھ جلن' کمزوری اور بے چینی کے ساتھ ورم ہو' Ars.Alb 3X ہر دو گھنٹہ پر۔ ورم کی جگہ پر جلن کے ساتھ کانٹا لگنے جیسا درد' پیاس ندارد' گرمی اور سینکنے سے تکلیف میں اضافہ ہو' Apis 6 دو گھنٹہ پر۔ کسی حصہ کی جلن خواہ پیشاب کی نالی ہو' اگر مرچوں کے لگنے جیسی ہو تو Capsicum 30 بہترین دوا ہے۔ کمزوری کے ساتھ داہنی طرف کی جلن میں' Sangunaria 3 ۔دست' متلی' درد سر' جگر و معدہ کی خرابی کے ساتھ غذا کی نالی اور پاخانے کے بعد مقعد میں دیر تک جلن باقی رہے تو ایک خوراک Phosphorus 200 کے بعد Iris.Vers 30 دو گھنٹہ پر دینے سے آرام آ جائے گا۔ جن لوگوں کی اپنے ہاتھوں غلط حرکات سے رطوبات ضائع ہوئی ہوں' بد ہضمی کی شکایت ہو اور معدہ میں خالی پن کے ساتھ پیشاب کی نالی میں بھی جلن ہو' Kali Carb 6 دو گھنٹہ پر۔ آرام آنے پر وقفہ بڑھائیں۔ پھوڑے جیسے درد کے ساتھ جلن ہو' کھانستے میں پیشاب خطا ہو جاتا ہو' Causticum 30 چار گھنٹہ پر۔ معدہ اور غذا کی نالی میں جلن کے ساتھ متلی ' دست اور قے ہو' Strophenthus 30 چار گھنٹہ پر دینے سے آرام ملنا چاہئے۔

جسم سے بدبو آنا

عام طور پر کسی بھی طرح کی بدبو میں Rheum کا استعمال ہوتا ہے لیکن جسم سے سخت بدبو آئے' لوگ پاس بیٹھنا پسند نہ کریں تو Kali Iod 30 بہترین دوا ہے ۔کھال گندی معلوم ہو اور جسم سے بدبو آئے Psorinum 200 ۔ سورا کے مریض میں یقینی دوا ہے ۔ لیسدار پسینہ کثرت سے نکلے اور جسم سے بدبو آئے تو Merc.Sol 6 کامیاب دوا ہے لہسن جیسی بدبو آنے پر ہفتہ میں ایک مرتبہ Phosphorus 200 کے ساتھ Rheum 6 دن میں تین مرتبہ دیں۔

جماہیاں آنا Yawning

ایسے دبلے پتلے کمزور افراد جو اچھی غذا کھائیں اور کمزوری نہ جائے، ٹھنڈ محسوس کریں، نمک کھانے کی زیادہ خواہش ہو، بہت زیادہ جمائیاں لینے پر مجبور ہوں تو انہیں Natrum Mur 6 دن میں چار مرتبہ دینے سے آرام آجاتا ہے۔ بغیر نیند آئے اکثر و بیشتر جمائیوں میں Aconite 3 دو گھنٹہ پر۔ نیند نہ آئے اور رات میں کثرت سے جماہیاں آئیں، Arnica 3 چار گھنٹہ پر۔ دن میں ڈکاروں کے ساتھ جماہیاں آنے پر Sulphur 3 تین گھنٹہ پر۔ معذور یا دماغی تکالیف میں رہنے والے مریضوں میں Platina 30 دن میں چار مرتبہ۔ آنکھوں سے آنسو بہیں، مریض غمگین رہے اور جماہیاں کثرت سے کھانا کھاتے وقت آئیں، Ignatia 30 تین گھنٹہ پر۔ کھانے کے بعد پیٹ میں اپھار، خصوصاً رات کھانے کے بعد جماہیاں Lycopodium 6 چار گھنٹہ پر۔ پاخانہ تسلی بخش نہ ہوا کرے اور کھانے کے بعد مسلسل جماہیاں آتی رہیں تو Nux Vom 3 ہر چار گھنٹہ پر۔ جسم ٹوٹتا محسوس ہو، جگر کی خرابی ہو، بے تحاشا نیند کے ساتھ جماہیاں آتی رہیں تو ہر دو گھنٹہ پر Chelidonium 3 دیں۔ گٹھیاوی مزاج کے مریضوں میں جبکہ کثرت کے ساتھ جماہیاں آئیں اور معلوم ہو کہ منہ کا جبڑا ٹوٹ جائے گا، Rhustox 3 ہر دو گھنٹہ پر دینے سے آرام ہوتا ہے۔

جوئیں پڑنا Pediculosis

سر سے جوئیں صاف کرنے کے لئے روزانہ باریک کنگھی سے صفائی اس طرح کرتے رہنا چاہئے کہ جوئیں اور انکے انڈے بچے صاف ہو جائیں۔ کمی نہ آئے تو بال صاف کرا کر پیرافین لوشن لگائیں۔ جسم کے بالوں والی جگہ میں مکڑی جیسی گول جوئیں کھال میں پیوست ہو جاتی ہیں انہیں اور سر یا پلکوں کی جوئیں مارنے کے لئے Staphisagaria Q کا ایک حصہ دو بڑے چمچ پانی میں ملا کر سر پر لگائیں اور کپڑے سے باندھ دیں، جسم اور پلکوں پر اسی لوشن کے مالش کریں تو دو چار مرتبہ ایسا کرنے سے جوئیں مر سکتی ہیں۔ اکثر دوبارہ ہو جاتی ہیں اس لئے ہر کیس میں ہفتہ میں ایک مرتبہ Bacillinum 200 ضرور دیں، جن کو قبض کی شکایت رہتی ہو اور اکثر زکام رہا کرے انہیں Nat Mur 30 چار گھنٹہ پر کھلائیں۔ اس کے ساتھ باری باری Staphisagaria 6 کھلانے سے بھی جوئیں پڑنا بند ہو جاتی ہیں ۔ زندگی سے مایوس اور کمزور مریض میں جوئیں پڑ جائیں تو

3 Vinca Minor چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے 200 Psorinum اور 200 Thuja بھی حسب علامات مفید دوائیں ہیں۔

جلن دل کی Heart Burn

نام کے حوالے سے اس مرض کا تعلق دل سے نہیں بلکہ نظام ہاضمہ سے ہے۔ گیس بنتی ہے' درد اور سینے میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ یہ درد عصبی بھی ہو سکتا ہے۔ حقیقت میں یہ بیماری بد ہضمی کی علامت ہے۔ درد عام طور پر کھانے کے بعد یا رات میں ہوتا ہے اور معدہ کے منہ پر وقفہ وقفہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ خواتین اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں اور اکثر ایام حمل میں اس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ بکثرت کافی یا چائے پینے' تمباکو نوشی' زیادہ فکر و غم' زیادہ دماغی محنت اور خالی پیٹ سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔

علاج :

بغیر کسی دوسری علامات کے عام دل کی جلن میں جس کے ساتھ اپھار ہو' پاخانہ کرتے وقت ریاح پڑپڑاہٹ کی آواز کے ساتھ خارج ہوں' میٹھا کھانے کی خواہش ہوا کرے تو Argentum Nit 6 چار گھنٹہ پر۔ دل کی جلن میں بھوک کی شدت سے مریض بے چین ہو جائے' سر میں درد ہو' اکثر شب میں بھوک زیادہ لگے' Phosphorus 200 ہفتہ میں ایک مرتبہ اور اگر کسی بیماری سے اچھا ہونے کے بعد یہ تکلیف ہو اور الجھن بھی رہے تو اسکے ساتھ Ars.Alb 30 چھ گھنٹہ پر دیں۔ بھوک زیادہ معلوم ہو لیکن دو چار لقمہ سے زیادہ نہ کھا سکے' ریاح' قبض' شام سے اپھار' پیشاب گہرے رنگ کا' زبان پر سفید تہہ جمی ہو تو Lycopdium 6 چار گھنٹہ پر۔ جلن کے ساتھ زبان پر تہہ جمع ہو' منہ کا مزہ خراب ہو اور دست آتے ہوں' Pulsatilla 3 چار گھنٹہ پر۔ جلن کے ساتھ بھوک زیادہ ہو' مریض کمزور ہوتا جا رہا ہو' مختلف رنگ کے دست آئیں اور سر پر پسینہ آتا ہو 3 Sanicola چار گھنٹہ پر دیں۔ شدید جلن جسکا رہ رہ کر حملہ ہو 3 Capsicum نصف گھنٹہ پر۔ ٹانگیں کمزور' پیٹ بڑا' سر پر بکثرت پسینہ نکلنے کے ساتھ جلن Calc. Carb 6 چھ گھنٹہ پر۔ ہوا کی خواہش' گرمی زیادہ محسوس ہو' ریاح بدبودار' کمزور' کھانا کھانے سے جلن اور تکلیف ختم ہو جائے' Carboveg 30 چھ گھنٹہ پر۔ جن مریضوں نے رطوبات زندگی ضائع کی ہوں' رات کے وقت متلی معلوم ہو' دل بیٹھتا محسوس ہونے کے ساتھ جلن

ہو لیکن ساری تکلیف کھانا کھانے سے دور ہو جائے، جسم پر گلٹیاں ہوں تو ایسے میں Carbo Anamalis 30 چھ گھنٹہ پر دینے سے آرام آ جاتا ہے۔ غصہ آنے، آہ سرد بھرنے، کمزوری اور معدہ خالی ہونے کے احساس کے ساتھ جلن معلوم ہو تو Ignatia 30 چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

ان دواؤں کے علاوہ حسب علامات Calc.Phos، Murex، Valariana، Sepia، Nat.Phos وغیرہ بھی اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔

چائے پینے کے بد اثرات دور کرنے کے لئے China، Thuja، Coffea Cruda وغیرہ مفید دوائیں ہیں جنہیں اپنی اپنی علامات کے حوالے سے تیس طاقت میں چھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔

چلبلاپن Fitigity

اس بیماری میں کبھی صرف ہاتھ، کبھی صرف پیر اور کبھی پورا جسم حرکت کرتا رہتا ہے۔ اگر حرکت صرف ہاتھوں میں ہو تو Apis 6 چار گھنٹہ پر دیں۔ صرف پیروں میں ہو تو چار گھنٹہ پر Zinc.Met 30 اور اگر پورا جسم حرکت کرتا رہتا ہو تو Phosphorus 200 ہفتہ میں ایک مرتبہ کے ساتھ باری باری Apis 6 اور Zinc.Met 30 چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

خون کی کمی Anaemia

خون کی کمی کی شکایت فاقہ کشی، خونی بواسیر، کثرت حیض، لیکوریا اور کثرت جماع وغیرہ سے ہو سکتی ہے جس میں چہرہ زردی مائل ہو جاتا ہے، ہاتھ پیر ٹھنڈے رہنے لگتے ہیں، مسوڑھے اور ناخن سفید، کمزوری، ذرا کام کرنے سے سانس پھولنا، کبھی قبض، کبھی دست، چکر اور پست ہمتی جیسی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ کمئ خون کی وجوہات میں ضعف جگر بھی ایک اہم وجہ ہو سکتی ہے۔

علاج :

خون یا زیادہ اخراج کی بیماریوں کے بعد کمئ خون میں China 3 چار گھنٹہ پر۔ کمزوری کے باعث دل کی دھڑکن و سر درد میں Nat.Mur 6 چار گھنٹہ پر۔ پسینہ نہ آئے، تشنجی دورے اور سخت قبض ہونے پر

Plumbum 3 چھ گھنٹہ پر۔ دل کی دھڑکن اور درد سر کے ساتھ بے حد کمزوری معلوم ہو' Ferr.Mur 6 چار گھنٹہ پر۔ جگر کی خرابی ہو' کانوں میں آوازیں آئیں' آنکھوں کے سامنے کچھ گھومتا معلوم ہو' دماغی و جسمانی تھکاوٹ' آنکھوں کے ڈھیلے زرد' Picric Acid 3 چار گھنٹہ پر۔ ملیریا بخار کے بعد خون کی کمی جس میں معمولی جذبات سے یا محنت سے چہرے کی پیلاہٹ سرخی میں تبدیل ہو جائے' Ferr.Met 6 چار گھنٹہ پر۔ کمئ خون میں چہرے پر سفیدی یا کمزوری جھلکتی ہو اور ہڈیوں میں درد مرطوب موسم میں بڑھتا ہو تو China 3 کے ساتھ Mangnum 30 دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ Tonic کے زیادہ استعمال سے بھی ضعف جگر ہو جاتا ہے'ایسی صورت میں Puls 30 چھ گھنٹہ پر۔ اگر ماہواری رک جانے سے کمئ خون ہو تو یہی دوا ہر چار گھنٹہ پر دیں۔ انیمیا 'ماہواری میں زیادہ خون آنے سے ہو' مریضہ کا جسم یا پیٹ بڑا ہو Calc.Carb 6 چار گھنٹہ پر۔ پیشاب میں یوریٹس و فاسفیٹ کا اخراج زیادہ ہونے سے بھی کمزوری و خون کی کمی ہوتی ہے اس میں بھی Picric Acid 6 کام آئے گی لیکن آٹھ گھنٹہ پر دیں۔ کمزور بچوں میں ٹانسلز بڑھے ہوں تو Calc.Phos 6 ہر چار گھنٹہ پر۔ سبز بھس (Green Sickness) یعنی کمئ خون دماغی کمزوری کے ساتھ تفکر' غصہ اور پیشاب میں فاسفیٹ زیادہ خارج ہو رہی ہو' Helonius 3 چار گھنٹہ پر دیں۔ زیادہ علالت کے بعد جن مریضوں کو ہاضمہ کی خرابی رہے تو Petrolium 3 چار گھنٹہ پر۔ کمئ خون میں متلی' قے' ریاح' پیٹ کا درد' دل کی دھڑکن اور بے ہوشی' Arg.Nit.6 ہر گھنٹہ پر۔ بچوں میں کمی خون ہو' دبلے پتلے' بڑھتے نہ ہو' Silica 6 چھ گھنٹہ پر دیں۔ خون کی کمی جس میں بدن سوکھتا جائے' پیاس' بے چینی' جلن' Ars.Alb 3X چار گھنٹہ پر دیں۔ ڈاکٹر کلارک کی سفارش ہے کہ اسکے علاوہ ہر ہفتہ Carcinosinum 30 or 200 دی جائے۔ (مصنف Carsinosin صرف اس وقت دیتا ہے جب کینسر کا شبہہ ہو) کلارک ہی نے لکھا ہے کہ اعصابی کمزوری' دل کی دھڑکن اور ٹھنڈ محسوس کرنے والے کمئ خون کے مریضوں میں Thyroidinum 30 آٹھ گھنٹہ پر اور دق کے مریضوں میں جو جلد توانائی ضائع کر رہے ہوں Phosphorus 30 آٹھ گھنٹہ پر اور Bacillinum 200 ہفتہ میں ایک مرتبہ دینا چاہئے۔

پسینہ کی بیماری Sweating Sickness

یہ ایک وبائی بیماری ہے جس میں مسلسل پسینہ آتا ہے۔ اکثر یہ مہلک ہوتی ہے اور گھنٹوں میں انسان کو ختم کر

دیتی ہے۔ پندرھویں اور سولہویں صدی میں یہ یورپ اور انگلینڈ میں پھوٹ پڑی تھی جس سے بڑا جانی نقصان ہوا تھا۔

علاج کیلئے دیکھیں "پسینہ کی زیادتی" نظام حسیات۔

خون کا سیلان Hamorrhages

خون یکایک جاری ہو جائے' بخار' بے چینی' موت کا خوف' خون جھاگ دار اور چمکدار' Aconite 30۔ بخار نہ ہونے پر حلق' ناک' پھیپھڑے' مقعد یا کہیں سے سرخ خون نکلے تو بہترین دوا ہے' Millefolium Q 30۔ متلی کے ساتھ سرخ چمکدار خون نکلنے پر' چاہے خشک کھانسی کیوں نہ ہو Ipecac 30 سیاہ خون کے ساتھ درد اور پیاس بھی ہو' خواہ کسی جگہ سے جاری ہو' Q یا Hamamelis 30۔ خون سیاہ پتلا' رک رک کر' گرمی کا شدید احساس' سر کو نیچا رکھنا چاہے Secale Cornutum 3X۔ خون سرخ' حلق یا سل میں بھی آئے لیکن بخار نہ ہو تو صبح کمزوری' تیز کھانسی ہونے پر Acalypha Indica 3۔ خون ذرا سی حرکت سے دھار باندھ کر نکلے' گردوں سے بھی جاری ہو تو اسی دوا سے آرام آئے گا' خون کے دستوں میں بھی بہت مفید ہے' Trillium 3x or Q۔ خون سیاہ یا سرخ مسلسل جاری رہے' بے حد کمزوری' معدہ وسینہ میں خالی پن کا احساس' حلق میں تکلیف کا احساس' Vinca Minor 3 orQ۔ کثیر تعداد میں خون جو پتلا پڑ گیا ہو' خواہ زخموں اور چوٹوں سے جاری ہو' بعض اوقات مسوڑھے سے بھی نکلتا ہے' خون میں جمنے کی صلاحیت نہیں رہتی' خون کے ساتھ پسینہ دانت نکالنے پر' چار گھنٹہ پر Ammonium Carb 30 اور Carbovag 30 کے ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ Phosphorus 200۔ مثل تارکول کے خون' ناک' حلق' مقعد کہیں سے بھی نکلے' کمزوری' غنودگی ہونے پر Anthracinum 30۔ اسقاط کے بعد خون مسلسل جاری رہے خصوصاً ہر پانچ چھ گھنٹہ پر بہت زیادتی ہو Sulphur 30۔ سرخ خون' وضع حمل' اسقاط یا حیض میں زیادہ تعداد میں ہو تو اس دوا سے رک جاتا ہے Sabina 30۔ اسقاط حمل کے بعد خون نہ رکتا ہو' رحم جگہ سے ہٹ جائے' پیشاب بند ہو' جلن ہو' دست آئیں Erigiron 6۔ رحم سے زیادہ خون جاری ہو' رحم میں درد پھوڑے جیسا ہونے پر Helonias Q or 6۔ بلغم میں خون' دق کی کھانسی' سینہ میں تنگی' حلق میں سرسراہٹ Iodum 30 or 3۔ دق کی ابتدائی حالت میں

خون ' سینہ میں درد ' جلن ' سانس کی تنگی ' رات میں پسینہ Sangunaria 30۔ خون نکل جانے پر نزع کی حالت ' بے حد کمزوری ' چہرہ پر پیلاہٹ China 30' Carbovag 30۔ شرابیوں میں خون پھیپھڑوں سے سرخ چمکدار ' غنودگی ' خراٹے دار سانس ' Led.Pal 30 اور Opium 4۔ حیض کا خون ہر پاخانے کے بعد آتا ہو ' تکلیف خصوصاً شام کو بڑھیں Lycopodium 30۔ خون میں بلغم یا مواد ملا ہوا ' پیاس ' قبض بھیڑ کی مینگنی کی طرح پاخانہ Plumbum 30۔

درد مختلف قسم کے۔

مختلف قسم کے دردوں کا ذکر متعلقہ بیماریوں کے ساتھ کیا جا چکا ہے لیکن بعض حالات میں فوری ضرورت پر درد کی دوا تلاش کرنے مشکل ہوتا ہے اس لئے یہاں مختلف اقسام کے درد کا ذکر کر کے دواؤں کی فہرست درج کی جا رہی ہے کہ درد کی دوا کے نئے متلاشی پریشان نہ ہوں۔

گھبراہٹ ' موت کا خوف ' جسم خشک ' جسم پر چونٹیاں رینگنے کے احساس کے ساتھ شدید درد ' Aconite۔ پورے جسم میں چوٹ لگنے جیسا درد ' جسم پر چوٹ یا نیل جیسے داغ ' Arnica۔ سر سے پیر تک درد جس میں تکلیف سے آہ نکل جائے ' ڈیل ڈول موٹا ' Phytolacca۔ موت کے خوف کے ساتھ جلندار درد ' Arsenic Alb۔ پورے جسم میں درد ' داہنے پیر کے انگوٹھے ' بائیں کلائی ' شانے میں درد جو رات میں بڑھتے ہوں ' پسینہ زیادہ ' خواتین میں رحم جگہ سے ہٹ جائے اور غصہ زیادہ ہو ' Aurum Met۔ درد اچانک بڑھے اور تھوڑی دیر رہ کر یکبارگی کم ہو جائے ' چہرہ اور درد کی جگہ سرخی اور ورم ہو ' Belladona۔ سارے جسم میں درد کے ساتھ محسوس ہو کہ جسم میں بالکل طاقت نہیں رہی یا کسی آپریشن کے بعد درد رہنے لگا ہو ' Staphisagria۔ درد ذرا سی حرکت سے بڑھے ' درد کی طرف دبا کر لیٹنے سے سکون ہو ' خاموش لیٹنا پسند ہو ' قبض ' پاخانہ بدبودار ہو Bryonia۔ درد جیسے کوئی چیز چبھ رہی ہو ' پیشاب میں بدبو اور عام طور پر دست ہو جایا کریں ' Nitric Acid۔ کھنچاوٹ والے بائیں جانب گردن سے کندھے کی طرف درد ہونے پر ' Cactus۔ سینے کے نچلے حصہ میں اور بائیں پہلو میں درد ہو ' بلغمی کھانسی آئے Nat.Sulph۔ جلندار درد میں Capsicum۔ باریک کام کرنے سے آنکھوں میں اور جس کروٹ لیٹے ادھر درد ہونے پر Ruta۔ آتشک کے مریضوں میں ہڈی کے درد ' پیٹ میں ریاح کی آوازیں اور ڈکاریں آتی ہوں تو

Asafoetida۔ سخت کاٹنے اور تکلیف دینے والے درد جنہیں دبانے سے آرام ملےColocynthis۔ اتنا شدید درد کہ مریض چیخنے لگے' شام سے نصف شب تک بڑھیں' زبان سرخ' پیاس زیادہ' سینک دینے سے زیادہ شدید ہو جائیں' بچہ کو لیٹے سے گود میں لینے سے آرام ہو Chamomilla۔ اینٹھن والے دردوں میں' Cuprum Met۔ غدود بڑھے ہوں اور درد ہوں' کھانسنے میں منہ سے بلغم خود بخود اڑ کر دور جا گرے' Badiaga۔ رات سوتے میں یا چلتے وقت پنڈلیوں اور تلووں میں درد ہو اور جلن ہوتی ہو' زبان خشک اور پیاس زیادہ ہو' Sulphur۔ پیر' پنڈلی اور رانوں میں بے چین کرنے والے کھنچاوٹ کے درد میں' Podophylum۔ درد قولنج' کھنچاوٹ والے درد' پیٹ بڑا' Dioscorea۔ جوڑ جوڑ اور ہڈی ہڈی میں درد' اٹھنا بیٹھنا دشوار' زکام خراب ہو گیا ہو یا ٹھنڈ کے اثر سے درد ہو' تھکن معلوم ہو' Eupatorium Perf۔ درد منتقل ہوتے ہوں' پورے جسم میں تھکاوٹ محسوس ہو' تکلیف لیٹنے سے بڑھے' Kali Sulph۔ اعصاب پر چوٹ لگنے کے بعد درد' چوٹ کے اثر سے ریڑھ کی ہڈی میں درد جو ریڑھ کی نچلی سطح سے اوپر جاتے ہوں' Hypericum۔ بازو' شانے اور ہڈیوں میں رات کے وقت درد' ورم' گرم و سرخ' پسینہ زیادہ نکلتا ہو Merc.Sol۔ ایڑی اور تلووں کے درد جو اوپر کی طرف جائیں اور چلنے پھرنے میں تکلیف ہو' Ledum Pal۔ ہڈیوں کے شدید درد' کمر میں ریڑھ کے نچلے حصہ اور کہنی میں درد جو رات میں بڑھتے ہوں' Kali Iod۔ آڑے ترچھے درد جو پنڈلیوں میں خصوصا برداشت سے باہر ہوں اور مرطوب موسم میں زیادہ تکلیف دیں' Manganum۔ درد جو انگلی کے اندر آجائے چھوٹی چھوٹی جگہ کے درد' لیسدار بلغم نکلتا ہو' ایسے درد بڑھتے اور کم ہو جاتے ہیں' ایک جگہ عرصہ تک نہیں رہتے' Kali Bich۔ ٹخنے کے جوڑ میں شدید درد جو بیٹھنے اور آرام کرنے سے بڑھتے ہوں' چلنے پھرنے سے سکون ہو' Indigo۔ داہنی طرف کسی جگہ کولہے سے گھٹنے تک جیسے کیل چبھ رہی ہو' صبح تڑکے' آرام کرنے سے اور درد کی جانب لیٹنے سے درد میں اضافہ ہوا کرے' Kali Carb۔ اعصابی جوڑوں' دل کے درد جو داہنی طرف ہوں Kalmia۔ اسی طرح بائیں جانب کے درد' دل یا چھوٹے چھوٹے جوڑوں' بائیں بازو' جو رات میں بڑھتے ہوں' Spigilia۔ بائیں جانب درد' رات میں درد بڑھیں' اور بائیں طرف سے شروع ہو کر داہنی طرف جائیں Lachesis۔ فالج جیسی کمزوری کے ساتھ بائیں طرف درد جو کھلی ہوا میں بڑھتا ہو' مریض موٹا' ست' قبض' سانس پھولے' Ammonium Mur۔ خواتین میں چھوٹے جوڑوں کے درد اور درد کمر' پورے جسم میں چوٹ جیسے درد' رات میں زیادہ ہوں' Cimicifuga۔ ایڑی اور پیر کے تلوؤں میں درد' چلتے

وقت اینٹھن ہو' داہنی جانب یکبارگی درد اٹھے' کپڑا اوڑھنے اور درد کی جانب لیٹنے سے اضافہ ہو' ایسے درد شام چار سے آٹھ بجے تک بڑھتے ہیں' اکثر گیس کی شکایت رہتی ہے' Lycopodium۔ تلوے میں اتنا سخت درد کہ زمین پر پیر نہ رکھا جائے Medorinum۔ پنڈلی کا شدید درد' معدہ سے ایک گولہ اٹھ کر حلق تک جاتا محسوس ہو Valariana۔ درد آہستہ آہستہ بڑھ کر آہستہ آہستہ کم ہوتے ہوں' حلق میں بلغم' Stanum۔ کونچن اور ڈنک لگنے جیسا درد' ورم' گرمی سے تکلیف بڑھتی ہو اور ٹھنڈک سے آرام ملے' Apis۔ جلد جلد درد اٹھ کر فوراً کم ہو جائیں' سینکنے اور گرمی سے آرام ہو' اکثر و بیشتر اضافہ داہنی طرف ہو' Magnesia Phos۔ درد آہستہ آہستہ بڑھ کر اچانک کم ہو جاتے ہوں' Argentum Met۔ منتقل یا چلنے پھرنے والے درد جو جگہ بدلتے رہیں' پیر کے تلووں میں درد ہو اور کھلی ہوا کی خواہش ہو' گرمی سے بڑھیں اور آہستہ چلنے میں کم ہوا کریں' Pulsatilla۔ خواتین میں کمریا پیٹ کے نچلے حصہ میں درد' لیکوریا اور فرج کے درد' Sepia۔ بازو اور کندھے اٹھانے میں خصوصاً داہنی طرف درد' جلن بھی ہوا کرتی ہو' Sangunaria۔ بائیں کندھے میں درد جس میں نیند کے بعد اضافہ ہو' Cactus کے علاوہ Urtica Urens۔ گٹھیا اور جوڑوں کے درد جو سردی اور مرطوب موسم کے علاوہ چلنے میں بڑھیں' Rhustox۔

ڈوبنے کے اثرات Drowning Effects

ڈوبنے کے اثرات سے بچانا بھی ایک ڈاکٹر کے فرائض میں شامل ہے۔ متعلقہ مریض کو اوندھے یعنی پیٹ کے بل لٹا کر پیٹ کے نیچے کپڑا یا تکیہ اس طرح رکھیں کہ چوتڑ اوپر اور سر نیچے رہے۔ پیٹ کو دبائیں جس سے پیٹ اور پھیپھڑے کا پانی نکل جائے گا۔ پھر منہ سے منہ ملا کر زور سے پھونک ماریں۔ بیس سے پچیس مرتبہ پھونکنے سے سانس چلنے لگے گی۔ اسکے بعد گرم کپڑے میں مریض کو لٹا دیں اور Antim Tart 3X یا Opium 4 ہر آدھ گھنٹہ پر دیں۔ جسم ٹھنڈا رہے تو باری باری Carboveg دیں۔ دوا کے طور پر برانڈی بھی دے سکتے ہیں۔

ذکی الحسی Oversensitiveness

معمولی تکلیف بھی مصیبت معلوم ہو اور مریض سخت پریشان رہے' Nux Vom 3X چار گھنٹہ پر۔ کافا

سننا برداشت سے باہر ہو تو خواتین میں Sepia 3 ورنہ عام طور پر باری باری Nux Vom 3 اور Nat.Carb 30 چار گھنٹہ پر۔ زیادہ شور و غل اور سڑکوں پر رکشہ و ٹریفک کی آواز پریشانی کا باعث ہو تو کمزور مریض میں China 30 چار گھنٹہ پر۔ ورنہ Chinum Ars 30 اور Borax 6 باری باری چار گھنٹہ پر دیں۔ چھونے سے ذکی الحسی' Ant Crud 30 نوک دار چیز دیکھنے سے' Apis 6۔ تسلی دینے سے Silica 6 اور Sulphur 30' دوران حیض' Kali Phos وغیرہ۔

زہر کے اثرات Poisioning Antidotes

زہر کسی قسم کا ہو' اس کے اثرات دور کرنے کے لئے زہر کو معدہ سے خارج کرنے کے لئے قے کرا دینا ضروری ہے (دیکھیں افیون کا زہر)۔ زہر نکالنے کے بعد' Ammonium Carb 30 اور Nux Vom 3X باری باری ایک گھنٹہ کے فرق سے دیں۔ متلی معلوم ہو تو Ipecac 30 دیں۔

سانپ کا کاٹنا Snake Bites

ہر سانپ زہریلا نہیں ہوتا لیکن اس کے ٹسٹ کرنے کی تاخیر کا خطرہ مول نہیں لیا جاسکتا اس لئے کاٹنے کی جگہ سے اوپر تھوڑا فاصلہ دے کر تین پٹیاں کس کر' اس طرح باندھیں کہ خون رک جائے اور ایک مقام پر محدود رہے پھر اس جگہ کو چاقو سے کاٹ کر خون نکال دیں اسکے بعد ہومیوپیتھک کی دوا Echinacea Angustifolia Q لگائیں' دوا میسر نہ ہو تو میگنیشیم آف پٹاش پانی میں ڈال کر لگانے سے زہر جل جاتا ہے۔

ڈاکٹر لوہانی کا تجربہ ہے کہ "مرغی کی مقعد کے گرد پر نوچ کر ماوفہ جگہ پر مقعد لگا کر مرغی پکڑے رہیں۔ زہر مقعد کے ذریعہ کھنچ جائے گا اور مرغی مرجائے گی۔ اسی طرح دوسری مرغی کا مقعد لگائیں جب مرغی نہ مرے تو سمجھنا چاہئے کہ زہر باقی نہیں رہا۔" اندرونی طور پر سانپ یا زہریلا جانور کاٹنے پر Guaco نصف گھنٹہ پر دیں۔ جلد پر ورم ہو جائے تو Ammonium Carb مدر ٹنکچر پانچ قطرے' پانی میں چار گھنٹہ پر دیں۔ مریض بے ہوش ہو رہا ہو تو ہر دس منٹ پر Moschus۔ ورم کے ساتھ درد بھی ہو تو Apis 6 کے ساتھ Arnica 3 دو گھنٹہ پر اور اسی کو پانی میں لوشن بنا کر لگائیں۔ کسی ایسی جگہ جہاں سانپ کاٹنے کا اندیشہ ہو Golondriana Q پانچ قطرے پانی

میں پی لینا چاہئے۔ سانپ کاٹ بھی لے تو زہر کا اثر نہ ہونا چاہئے۔ مصنف کا تجربہ تو نہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ Hoang Non مدر ٹنکچر کے پانچ سے بیس قطرے پانی میں پینے سے زہر کے اثرات سے حفاظت رہتی ہے۔ میرے تجربہ میں یہ دوا کتے کے کاٹنے میں نہایت مفید ہے۔

پاگل کتے کا کاٹنا

پاگل کتے کے کاٹنے میں بلا تاخیر اسپتال کا رخ کرنا چاہئے۔ اسپتال پہنچنے میں دشواری ہو تو جس شخص کے منہ میں زخم نہ ہو وہ زہر کو چوس کر تھوک دے اور منہ صاف کرلے۔ زخم کو جلانا نہ چاہئے بلکہ سینکنا چاہئے۔ جو پانی نکلے اسے صاف کرتے رہنا چاہئے۔ روز گرم پانی سے نہلانا بہتر ہے۔

اندرونی طور پر Hydrophobinum تیس طاقت میں دن میں تین مرتبہ اور Hoang Non Q دس قطرے پانی میں تین مرتبہ ناشتہ و کھانے کے بعد دینا چاہئے۔ پاگل کتے کے کاٹنے میں Xanthium 30 دو گھنٹہ پر دیں۔ مریض پاگل ہو جائے تو Spiraea Ulmaria مدر ٹنکچر ضرور دیں۔ اس سے نہ صرف یہ کہ مریض ٹھیک ہوتا ہے بلکہ تندرست بھی ہو جاتا ہے۔ پاگل کتے کے کاٹنے کے بعد خراب اثرات روکنے کے لئے Lyssin 30 (Hydrophobinum) دینا کبھی نہ بھولیں۔

زہریلے کیڑے اور دوسرے جانوروں کا کاٹنا

کسی بھی جانور کے کاٹنے کے بعد مریض کی آنکھیں سرخ ہوں اور پاگلوں جیسی بات کرے تو ہر آدھ گھنٹہ پر Stramonium 3 دیں۔ چوہا یا گلہری کے کاٹنے پر باری باری Ledum Pal 6 اور Hypericum 30 دو گھنٹہ پر دیں اور Led Pal Q ماؤفہ مقام پر صبح شام لگائیں۔ Ledum سے فائدہ نہ ہونے پر ہر دس منٹ پر Grindelia دینا مفید ہوتا ہے۔ کوئی سا بھی زہریلا کیڑا کاٹ لے یا شہد کی مکھی و بھڑ کاٹے تو Apis 6 ہر دس منٹ پر۔ مکڑی کے کاٹنے پر Lachesis 6 ہر پندرہ منٹ پر دینا فائدہ مند ہے۔ ڈاکٹر لوہانی کا تجربہ ہے کہ بھڑ کے کاٹنے میں Vespa Crabro شرطیہ دوا ہے۔

نوٹ : کسی کیڑے کے کاٹنے میں بے چینی، گھبراہٹ اور بار بار تھوڑے پانی کی پیاس ہو تو مصنف کا تجربہ ہے

کہ ہر گھنٹہ پر Ars Alb 3X دینے سے آرام آجاتا ہے۔

سن ہو جانا Numbness

جسم کا کوئی حصہ یکایک سن ہو جائے' سرسراہٹ محسوس ہو' بے چینی کے ساتھ موت کا خوف ہو تو سب سے پہلے Aconite 3 ہر دو گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ ہاتھ پیر سن ہونے کے ساتھ پورے جسم کے سن ہونے میں Phosphorus 3 تین گھنٹہ پر (ڈاکٹر کلارک)۔ مصنف اس دوا کو دو سو طاقت میں ہفتہ میں ایک مرتبہ دیتا ہے اور ساتھ میں Conium 30 چار گھنٹہ پر دے کر فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اس سے کمزوری' چکر' فالجی کیفیت اور سوئیاں چبھنے کا احساس سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔ سن ہونے کے ساتھ سوئیاں چبھنے کا احساس' درد' مقعد میں کیڑے رینگنے کا احساس' جسم سے لہسن جیسی بدبو آئے' ہر چار گھنٹہ پر Agaricus Muscarius 3 دیں۔ پیٹھ 'کمر اور جسم کے اعضاء سن ہونے کے ساتھ نیلے' ٹھنڈے اور کمزور معلوم ہوں جن میں سوئیاں چبھنے کا احساس ہو Oxalic Acid 3X چار گھنٹہ پر۔ فالج کے ساتھ تمام اعضاء سن ہوں' ہاتھ پیر ٹھنڈے 'گردن پیچھے کی طرف اکڑتی ہو اور تشنجی دورے پڑتے ہوں تو ہر چار گھنٹہ پر Cicuta Virosa 3 دینا چاہئے۔ ہاتھ اور پیروں کے تلوے سن ہوں' چوٹ جیسا درد ہو' ریاح خارج ہو نہ ڈکار آئے 'گیس پریشان کرتی ہو' مستورات کی خواہش نفسانی بڑھی ہو تو ہر چار گھنٹہ پر Raphenus 3۔ خواتین میں انگلیاں سن ہوں اور انکے اگلے حصہ میں سوئیاں چبھتی محسوس ہوں جو بے حس اور ٹھنڈی ہوں' گرمی سے تکلیف میں اضافہ ہو' Secale Cor 3 ہر چار گھنٹہ پر۔ کمزوری' بھولنے کی شکایت' تشنجی دورے' بازوؤں میں درد' عضلات پھڑکتے ہوں اور پیر کی ایڑی سن ہو تو Ignatia 30 ہر چار گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔ جسم کا ایک حصہ سن ہو جس میں موچ آنے جیسا درد ہو' پنڈلی میں تکلیف' بار بار تھوڑا پانی پینے کی خواہش اور کمزوری معلوم ہو تو Arsenic Alb 3 ہر چار گھنٹہ پر دینا مناسب ہے۔ بازو اور کندھوں میں درد کے ساتھ جسم کا پورا داہنا حصہ سن ہو' احساس جاتا رہے' پاخانہ سخت گولیوں جیسا ہو Plumbum 30 چار گھنٹہ پر دیں۔ خواتین میں بائیں جانب کے ہاتھ اور پیر سن ہوتے ہوں' بائیں طرف ہی سر درد ہو' حیض درد کے ساتھ اور سیلان الرحم ہو' Xanthoxylum Q پانی میں چار گھنٹہ پر۔ ہاتھ' پیر اور جسم کے مختلف حصے سن ہوں' جلد چھونے میں ذکی الحس ہو' جسم میں کپکپاہٹ کے ساتھ اینٹھن اور درد ہو' سوئیاں

چبھتی محسوس ہوں' Codeinum 3 چار گھنٹہ پر۔ چھوٹی چھوٹی جگہوں اور خصوصاً پیشانی میں سن ہونے کے ساتھ کھنچاوٹ کا احساس ہو' بائیں جبڑے کی ہڈی اور جوڑوں کے علاوہ بیٹھنے میں کمر کی دمچی والی ہڈی بھی سن ہو' مستورات میں خواہش نفسانی بڑھی ہو' مغرور ہوں تو اس وقت ہر چار گھنٹہ پر Platina 6 دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

طاعون Plague

جیسا کہ حفظ ماتقدم ادویات میں ذکر آ چکا ہے۔ طاعون کی وبا پھیلی ہو تو Ignatia 30 دن میں تین مرتبہ دیتے رہنا چاہئے۔ ڈاکٹر لوہانی کا تجربہ ہے کہ اس دوا کا ایک دانہ ڈورے میں ڈال کر گلے میں پہنے رہنا چاہئے۔
ڈاکٹر کلارک کا تجربہ ہے کہ Plaguinum 6 یا Pestinum چار گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ اسکے ساتھ حسب علامات دوسری دوائیں استعمال کرائی جائیں۔
طاعون کی ابتدائی حالت میں جبکہ بے چینی' گھبراہٹ' موت کا خوف' زیادہ پیاس اور تیز بخار ہو' ہر گھنٹہ پر Aconite 3 ۔ بخار تیز' بے چینی' چہرے پر سرخی' سر درد' گلٹی میں سخت درد ہو تو نصف گھنٹہ پر Belladona 3X۔ طاعون کے حملہ میں جب دست آ رہے ہوں' نمونیہ کا اثر ہو' سینہ پر تکلیف کے ساتھ پیاس زیادہ لیکن معدہ میں پانی گرم ہوتے ہی قے ہو جائے' غفلت اور کمزوری ہو تو Phosphorus 3 to 6 ایک سے دو گھنٹہ پر دیں (ڈاکٹر کلارک)۔ مصنف کے تجربہ میں Phosphorus جلدی جلدی نہ دہرانا چاہئے اس لئے اس دوا کو آٹھ گھنٹہ پر دے کر ساتھ میں Arsenic Alb 3 ہر گھنٹہ پر دینا زیادہ مناسب ہے۔ اگر بے ہوشی ہو جائے تو Hydrocyanic Acid 3X ہر آدھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ جسم اکڑتا ہو اور دورے ہوں' اس وقت باری باری Cuprum Aceticum 3 ایک گھنٹہ پر دینا سود مند ہو گا۔ مریض سو جائے اور جاگنے پر تکالیف بڑھتی ہوں' سانس رکتی ہو' جسم نیلا پڑ جائے' ہاتھ پیر ٹھنڈے' ورم' جسم میں چوٹ جیسا درد ہو Lachesis 6 ہر گھنٹہ پر دیں آرام آنے پر وقفہ بڑھا دیں۔ جب داہنی طرف گلٹی نکلے' دل کی حرکت بند ہوتی محسوس ہو' دھڑکن اور دل کی رفتار کمزور ہو' Naja 6 دو گھنٹہ پر۔ جب سخت بے چینی ہو' کمر اور پورا جسم سخت درد میں مبتلا ہو' تکلیف رات میں بڑھتی ہو اور سرخی مائل دست آتے ہوں' Rhustox 30 دو گھنٹہ پر۔ سانس کھینچ کر لینا پڑے' سونے

کے بعد تکلیف میں اضافہ ہو ' داہنی جانب کلٹھی ہو' درد سر' خون ہر مخرج سے جاری ہو' خون میں سمیت یا زہریلا اثر ہو گیا ہو' بخار رہنے لگے جو کبھی بہت تیز ہو جاتا ہو' غشی کا دورہ پڑنے لگے تو Crotalus Horridus 3 ہر گھنٹہ پر دیں۔ جب پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ آ رہا ہو' بے حد کمزوری ہو' متعفن دست آ رہے ہوں' پنکھا جھلنے کی خواہش ہو' آخری حالت معلوم ہوتی ہو تو Pyrogenum 30 ہر گھنٹہ پر دینا ضروری ہے۔ Carboveg 30 پندرہ منٹ پر دینا چاہئے۔

غسل سے رغبت یا نفرت

زندگی سے وابستہ شعور انسانی کے بہت سے موضوعات ایسے ہیں جنہیں بیماری کے حوالے سے کوئی نام نہیں دیا جاتا لیکن وہ بیماری کے دائرے میں ہوتے ہیں اور ان کا علاج بھی ہوتا ہے۔ انہیں میں سے ایک نام غسل سے رغبت یا نفرت ہے۔ جسم انسانی کے کسی عضو سے متعلق نہ ہوتے ہوئے بھی یہ بیماری ذہنی یا جلدی اثرات سے جدا نہیں ہو سکتی۔ ہمارے مشاہدے میں ہے کہ لوگ غسل سے رغبت یا نفرت کرتے ہیں۔ کبھی بچہ ہر وقت پانی میں رہنا یا اس سے کھیلنا چاہتا ہے۔ کبھی لوگ ہفتوں نہانا پسند نہیں کرتے' کبھی بغیر غسل باہر نہیں جاتے۔ اس لئے یہ بیماری بے نام کی موجود ہے جس کا علاج کرنا بھی ضروری ہے۔

علاج :

بچہ ہر وقت نہانا یا پانی میں کھیلنا چاہتا ہو اور ضد کرے' روئے تو Chamomilla کے ساتھ Spigilia باری باری چھ گھنٹہ پر دیں۔ غسل سے نفرت میں جگر کی خرابی' بلغمی جھلی کی بیماری' بلغم زیادہ بنتا ہو' سرد ہوا میں بیٹھنے یا داہنی کروٹ لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہو Ant.Crud 6 چھ گھنٹہ پر۔ مریض غمگین' متفکر رہے' سر درد' دمہ یا اسہال کی شکایت ہو اور غسل سے بچنا چاہتا ہو' Hep.Sulphur کو تیس طاقت میں چھ گھنٹہ پر دیں۔ غسل سے نفرت ہونے میں جلد کی تکلیف ہو' جلد گندی رہے' غسل سے تکلیف بڑھے' ہاتھ پیر جلتے ہوں تو Sulphur 30 چھ گھنٹہ پر دیں۔ خواتین میں جلد پر دھبے ہوں' ایگزیما یا لیکوریا کی شکایت اور کمر میں درد ہو' جس کے ساتھ غسل سے نفرت ہو تو Sepia 6 چھ گھنٹہ پر دینا مفید ہے۔

موٹاپا Corpulence

موٹاپا کم کرنے کے لئے Phytolaca Beri Tablets دو گولی صبح و شام آٹھ گھنٹہ پر دینا چاہئے۔ پانچ پاؤنڈ ہر ماہ وزن کم نہ ہو تو Ammonium Brom کو 3X طاقت میں آٹھ گھنٹہ پر دیں، لیکن ساتھ ہی ساتھ ضروری احتیاط و پرہیز بھی اختیار کرنا چاہئے۔ اس سلسلے میں حسب علامات Calc.Ars 3X اور Cal.Carb 3 سے بھی چھ گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ صرف پیٹ بڑا ہونے پر دیکھیں عنوان "پیٹ بڑا ہونا"۔ اسکے علاوہ خواتین میں Graphitus 3X زیادہ مفید ہے۔

ہکلانا Stammering

ہکلانے والے مریض کے تالو، ہونٹ اور دانت دیکھ کر اس کے حوالے سے دوا کا انتخاب کریں۔ عام طور پر Stramonium 3، Hyoscyamus 3، Bovista 6 اور Calc.Phos 6 چھ گھنٹہ پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ہوا یا پنکھے کی خواہش

کمزوری اور نزع کی حالت میں مریض چاہے کہ زور زور پنکھا جھلا جائے، ٹھنڈا پسینہ آئے، ہر گھنٹہ پر Carboveg 3۔ زیادہ ہوا کی خواہش ہو، خون نکلنے یا دست آنے کے بعد بے حد کمزوری ہو، دو گھنٹہ پر دیں China 30۔ ہوا کی زیادہ خواہش کے ساتھ گرمی سے تکلیف میں اضافہ اور ٹھنڈک میں آرام ملے، چار گھنٹہ پر Merc.Sol 6۔ ان دواؤں کے علاوہ اپنی اپنی علامات کے حوالے سے Lachesis 6، Pulsatilla 30 اور Lycopodium 30 بھی اچھا کام کرنے والی دوائیں ہیں۔

چند آزمودہ مکسچرز Combined Medicines

اپنے مضمون "دوا دینے کے دو طریقے" میں اس بات کی وضاحت کر چکا ہوں کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں واحد بالمثل دوا ہی کا انتخاب ہوتا ہے اور اصل ہومیوپیتھی بھی یہی ہے لیکن مرض قابو میں نہ آئے تو معاون دواؤں کے مکسچرز دینا بھی گناہ نہیں۔ فی زمانہ مختلف ادویات کے مکسچرز (Combined Medicine Formulas) کا رواج بھی چل نکلا ہے جس پر کامیاب ریسرچ ہوئی ہے۔ "دیکھیں مضمون ہومیوپیتھک ادویات پر تحقیق"۔ مختلف ممالک امریکہ، یورپ، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں یہ دوائیں تمام اسٹورز پر دستیاب ہیں۔ لوگ انہیں استعمال کرتے ہیں اور بعض مکسچرز سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ انگلینڈ کے Bruce Copen نے اپنی کتاب "Electronic Homeopathic Medicine" میں "میٹریا میڈیکا آف ہومیوپیتھک فارمولاز" کے عنوان سے ۱۹۶ فارمولاز درج کئے ہیں۔ اسکے علاوہ کئی کتابیں Combined Medcines پر موجود ہیں۔ ایسی صورت میں مصنف نے بھی کچھ فارمولاز پر تجربہ کیا جس میں کہیں ناکامی اور کہیں کامیابی ہوئی۔ ناکامی کی صورت میں ردوبدل کر کے فائدہ حاصل کیا۔ بہر طور ایسے کچھ فارمولے درج ذیل ہیں۔ پھر بھی میرا مشورہ یہی ہے کہ واحد بالمثل دوا کو ترجیح دینا بہتر ہے، تاکہ مختلف دواؤں کے اثرات واضح رہیں۔

1 : Eczema (اکزیما)

Mezerium، Ars.Alb.، Rhustox، Sulphur، Petrolium

2 : Angina Pectoris (دل کا درد)

(a) Mag.Phos، Kali.Ars.، Cactus Grandiflorus

(b) Aconite، Crataegus، Digitalis، Cactus، Apocynum.

3 : Bronchitis (ورم نرخرہ)

(a) Ipecac، Senega، Ammonium Brom، Nat.Sulph.

(b) Ferr.Phos، Ferr.Peruit، Stanum Iod.، Ars Iod (ناشتہ و کھانے کے بعد)

(c) Aco.، Bry.، Bell.، Ant.Tart ، Ipecac ، Amm.Carb ، Senega ، Carboveg ، Aviaire ، Ars Iod(ناشتہ و کھانے کے بعد)

4 : Blood Pressure (High) (خون کے دباؤ میں زیادتی)

(a) Aur.Mur ، Glonine ، Sumbul ، Silicia ، Kali Phos ، Vanadium ، Aur.Iod.، Strontia Iodat.

(b) Anacardrium ، Ver.Veride ، Glonine ، Crategus ، Passiflora ، Kali Phos ، Cimicifuga(خواتین میں)

(c) Glonine ، Baryta Mur ، Spartium Sulph ، Lyco ، Viscum Alb ، Rawalfia.

5 : Hair Diseas (بال گرنا)

(a) Floric Acid ، Nat.Mur.، Pilocarpin ، Selenium ، China ، Silicea.

(b) Arnica ، Jaborandi ، Acid Phos ، Kali Ars.، Selenium ، Kali Mur.، Gun Powder.

6 : Prostatitis (پراسٹیٹ گلٹی)

(a) Chimophila ، Puls ، Populus tremuloides ، Sabal Serrulata ، Pareira Brava

(b) Saw Palmetto ، Chimaphila ، Sulphur.

(c) Conium ، Puls ، Sabal S ، Pareira Brava ، Ferr.Picric ، Clematis ، Chimophila.

7 : Tobacco Effects (تمباکو سے تکلیف)

Daphne Indica ، Tabacum ، Silica ، Nat.Phos.

8 : Tumors (رسولیاں)

(a) Cobra ، Acid Lacticum ، Serophularia ، Rad Brom (ہفتہ میں ایک مرتبہ)

(b) Juglans Vegia ، Phosphoricum ، Agnus Castus.

(c) Carbo Anamalis ، Cistus ، Baryta Carb ، Plaguinum ، Calc.Iod.، Silica ، Nit.Acid ، Arum Tari.، Bell.، Calc.Carb ، Merc.Sol

: Tumors (Overy)(رسولی عضو تناسل)

Carbo Anamalis.، Conium، Arum.Mur.، Crocus Sat.، Platinum

9 : Tuberculosis (دق)

Tuberculinum، Phosphorus، Phellandrum، Kreosote.

10 : Liver and Gall Bladder (جگر اور پتہ)

، Bry.، Nux.Vom.، Lyco.، Colocynth، Cina، Carduus، Marinus، Vanadium، Phosphorus

Chelidonium

11 : Dropsy of Joints (جوڑوں کا ورم)

(a) Calc.Silicata، Calc.Fluor، Baryta، Mur، Silica Marina، Silica

(b) Rhustox، Arnica، Ledum.P.، Hypericum، Phytolaca—

(c) Guaicum، Ginseng، Benz.Acid، Arg.MetThuja، Zincum Met، Berberis، Merc.Sol—

12 : Vertigo (چکر)

(a) Conium، Theridion، Arg.Nit.، Cocculus

(b) ConiumGels، Borax، Bry.، Calc.Carb.، Moschus، Nat.M.Kali C.، Sulphur، Nux—

13 : Blood and Skin Disorder (خون اور جلدی خرابی)

Vaccinum، Medorrhinum، Thuja، Psorinum

14 : Blood، Disorganization (دوران خون میں خرابی)

Scoparium، Crataegus، Oleander

15 : Asthma (دمہ)

(a) Yerba، Santa، Lobelia، Aralia

(b) Cup.Met.، Ant.Tart، Nat.Sulph.، Ver.Veride، Lobelia، Senega، Ipecac، Blatta،

Ars.Iod(ناشتہ و کھانے کے بعد)

(c) Aco.Ars.Alb.، Bell.، Hypophysm، Kali Iod.، Antimonium Ars.، Bry.، Ver.Album—

16 : Pains (درد)

(a) Aconite، Chamomilla، Bell.، Coffea، Mag.Phos. Colocynth

(b) Arnica، Bell، Bry.، Cactus، Diosorea، Colocynth، Cup.Met.، Hypericum، Led.Pal.

، Kali Bich

(c) Spigilia، Sepia، Rhustox، Puls، Mag.Phos، Kalmia، Lycopdium، Eup.Perf—

17 : Diabetes (ذیا بیطس)

(a)Phosphoric Acid، Lycopodium، Natsulph، Uranium Nit.، Secale Cor

(b) Phos.Acid، Uranium Nit.Arg.Met.، Lactic Acid، Codeinum، Silica، Arnica، Syzyginum—

(c) Uranium.N.Acid Phos، Damiana، Lactic، Acid، Nat.Sulph، Strychnin، Syzyginum—

(In Biochemic) : Calc Phos 3X، Nat.Sulph 3X، Nat.Phos 3X—

18 : General Diseases of Heart (دل کی عام تکالیف)

Digitalis، Strophanthus، Spigilia، Kalmia، Crataegus، Cactus، Ars.Alb

19 : Obesity (موٹاپا)

(a) Calc.Carb، Nat.Sulph.، Fucus Vesi.Spongia، Graph.Nat.Mur

(b) Amm.Brom.، Calc.Ars.، Calc.Carb، Dioscorea، Phytolacca Berry—

(c) Thuja، Calc.Carb.، Graphites، NatSulph، Phytolacca، Fucus vesi

20 : Menopause (سن یاس)

(a) Mangnum، Jaborandi، Kali Carb، Valeriana، Sepia، Graph

، Cimicifuga، Lachasis

(b) Ferr.Sulph، Kali Sulph، Mag.Sulph، Cup.Sulph، Argentum Nit—

21 : Epilepsy (مرگی)

(a) Bufo، Belladona، Puls، Cup.Met، Silica، Zincum Met

(b) Cicuta Vir ،Kali Brom ،Bell ،Ignatia ،Bufo ،ArgNit. ،Cup.Met ،Zinc.Met ،Cimicifuga(خواتین میں)

22 : Acne (مہاسہ)

،Ammon.Brom ،Ledum ،BellisPr ،Sulphur ،Carboveg ،Bell. ،Rad.Brom(ہفتہ میں ایک مرتبہ) Nat.Mur ،Kali.Brom

23 : Kidneys and Bladder (گردے و بلاڈر)

Dulcamara ،Eup.Perf. ،Cantharis ،Berberis ،Epigia ،Equisitum

24 : Gout (گٹھیا)

(a) Rhustox ،Berberis ،Dulcamara ،Causticum ،Nux.Vom

(b) Lithium Carb ،Nat.Sulph ،Ferr.Phos ،Nux.Vom ،Rhododendron ،Spiraea Ulmara–

25 : Gastric Ulcer (ریاحی السر)

Ars.Alb. ،Arg.Nit ،Kali Bich ،Hydr.Can.

26 : Gall Stone (پتہ کی پتھری)

Berberis ،Cholesterinum ،Fel Tauri ،Bell ،China ،Chelidonium.

27 : Goitre (گوائٹر)

Lapis Albus ،Spongia ،Thyroidine ،Nat.Mur ،Iodium ،Calc Carb. ،Belladona

28 : Gonorrhoea (گنوریا)

Cannabis ،Sat. ،Cannabis Ind ،Thuja ،Puls ،Canthris

29 : Migraine (درد شقیقہ)

(a) Glonine ،Capsicum ،Iris Vers ،Sangunaria ،Spigilia ،Kalmia ،Gelsemium ،Cimicifuga(خواتین میں)

(b) Digitalis ،Mag.Phos ،Stannum ،Sanguinaria ،Silica

30 : Swelling of Glands (ورم غدود)

Baryta، Mur، Lachesis، Apis، Bell، Merc Cor

31 : Diseases of Glands (غدود کی بیماریاں)

Thymus، Pancreas، Thyroidinum، Hippoz، Kali Bich، Carbo، Anamlis، Orchitine(مرد)
، Ovarin(خواتین)

32 : Impotence (نامردی)

(a) Orchitinum، Damiana، Agnus Castas، Cina، Phosphorus، Phosphoric Acid

(b) Yohimbinum، Bufo، Agnus Cast، Acid Phos، Selenium، Lyco، Nux.Vom

(c) Damiana، Acid Phos، Selenium، Caladium، China، Phosphorus

(d) (In Biochemic) Calc.Phos. 6X ، Kali Phos 6X، Kali Sulph 6X، Nat.Phos.6X

نوٹ : (۱) مندرجہ بالا مکسچرز حرف آخر نہیں۔ آپ ردوبدل کرکے مریض کی بیان کردہ ہسٹری کے مطابق دواؤں کا انتخاب کریں۔

(۲) اس میں معاون و متضاد دوائیں ہو سکتی ہیں اس لئے صرف معاون دواؤں کا مکسچر دیں۔

Biblography حوالیات کتب

1 : Hahnemann Samuel "Organon of Medicine"—Reprint B.Jain—NewDelhi.

2 : Kent James Tyler "Lectures on Homeopathic Philophy". Reprint Berkley North Atlantic 1979.

3 : George Vithoulkas "Homeopathy: Medicine for the newman" Newyork—Arco 1979.

4 : William Boericke M.D "Materia Medica with Repertory"—Ninth Edition.

5 : Clarke John "Dictionary of Practical Materia Medica" (3 Volumes)—Reprint B.Jain NewDelhi.

6 : John H. Clarke M.D "The Prescriber" a Dictionary of the New Therapeutics with an Essay on "How to Practise Homeopathy".

7 : Tyler Margaret "Drug Pictures" Essex England C.W.Daniel 1952.

8 : Nash E.B. "Leaders in Homeopathic Therapeutics" Reprint B.Jain NewDelhi.

9 : "World Medicine—The East West Guide to Healing Your Body"—by Tom Monte and the Editors of the East west Natural Health U.S.A.

10 : "The Power to Heal—Ancient Arts and Modren Medicines" by Azrac—Asmolin' Philip Mont Natholis—U.S.A.

11 : "The Women Guide to Homeopathy"—by Anderw Lockie M.D. and Nichola Geddes— M.D. Newyork.

12 : "The Family Guide to Homeopathy" by Dr.Andrew Lockie–Newyork.

13 : "Everybody's Guide to Homeopathic Medicines" by Stephene Cummings and Dana Ullman–Los Angeles.

14 : "Homeopathy–Medicine for the 21st Century" by Dana Ullman، Berkeley، C.A.

15 : "The American Medical Asociations Encyclopedia of Medicine"–Random House 1989.

16 : "Homeopathy–A Patients Guide"–By Dr.Anne Clover، Newyork.

17 : "Homeopathic Medicine for Children and Infants"– Dana Ullman، U.S.A.

18 : "The Complete Homeopathy Hand Book" by Miranda Castro–U.S.Edition 1991.

19 : "The Homeopathic Treatment of Children.Pediatric Constitutional Types" By Hersen Paul Berkley– North Atlantic 1991.

20 : "An Intrduction to the Principles and Practice of Homeopathy" by Wheeler Charles–Reprint Newdelhi B.Jain–

21 : "Studies of Homeopathic Remedies" by Gibson D.M. Beaconsfield England 1987.

22 : "Homeopathic Science and Modern Medicine– The Physics of Healing with Microdoses" by Coulter، Harris L.Berkeley، North، Atlantic 1981.

23 : "Principles and Practice of Hemeopathy" by Dhawale M.L.Bombay D.K.Honeopathic Corporation–1967.

24 : "Portraits of Himerpathic Medcines" (Two Vol) by Coulter، Carthenne،

Berkley North Altantic 1986–1988.

25 : "Domestic Medcines and Repertory" by Dr.Herings.

26 : "Hearing Guiding Symptoms"(10 Volumes)

27 : "Allen Encyclopidia" (10 Volumes)

28 : "Repertory of the Homeopathic Materia Medica" by J.T.Kent(Indian Edition).

29 : "Encyclopaedia of the Homeopathy" by B.P.Gupta (London Library).

30 : "Handy Book of Reference for Students and General Practitioners" by George Royal Published By Boericke and Tafel.

31 : "Parthogenic Materia Medica" by Elizabeth E.Enz.

32 : "ہومیوپیتھک ریپرٹری" (پانچ جلدیں) ڈاکٹر جیمز ٹیلر کینٹ مترجم ڈاکٹر کانشی رام

33 : "سائیکلوپیڈیا آف ہومیوپیتھک ڈرگز" (تین جلدیں)۔ ڈاکٹر کانشی رام

34 : "امراض نسواں"۔ ڈاکٹر کانشی رام

35 : "بائیو کیمک و ہومیوپیتھک لکچر سیریز"۔ ڈاکٹر مسعود حفیظ رفاعی۔ لاہور

36 : "پریکٹس آف میڈ ۔سن"۔ ڈاکٹر دولت سنگھ

37 : "ہومیوپیتھک علاج"۔ ڈاکٹر اے کے لوہانی لکھنؤ بھارت

38 : "خاندانی علاج"۔ مہیش چندر بھاٹیہ۔ کلکتہ۔ بھارت

فہرست INDEX

جھٹکوں کے دورے

"مریض کے جھٹکوں کو طاقت سے نہ روکئے۔ اسے زمین پر کروٹ سے لٹا دیجئے تاکہ منہ سے لعاب وغیرہ باسانی بہتا رہے۔ آس پاس کی چیزوں کو ہٹا دیجئے جس سے ٹکرا کر مریض کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ بٹے ہوئے رومال کو اس کے دانتوں کے درمیان رکھ دیجئے تاکہ زبان نہ زخمی ہو۔ اگر یہ کیفیت تیز بخار سے ہو تو سر پر برف کی ٹھنڈی پٹی رکھئے اور جلد ڈاکٹر سے رجوع کیجئے۔"

اس مرض میں ہومیوپیتھک دوائیں بڑی کارگر ہیں۔

عینک کی اہمیت

"عینک ایک قسم کا آلہ ہے جو آنکھ کی کمزوری پوری کرکے تصویر صاف بناتا ہے اکثر بچے ٹیلی وژن نزدیک سے دیکھتے ہیں۔ اگر دور بٹھلانے پر ناراض ہوں تو ممکن ہے آنکھ کی بینائی کمزور ہو۔ اگر ماں باپ میں سے کسی ایک کی نظر کمزور ہو تو ضروری ہے کہ بچے کی نظر کا معائنہ تین سال کی عمر تک ہو جانا چاہئے۔ اکثر بچوں کی آنکھیں ماں باپ سے ملتی جلتی ہیں۔ عینک کا بروقت استعمال اشد ضروری ہے۔ بڑی عمر میں اکثر بچپن کی کمزور بینائی لاعلاج ہوتی ہے۔"

آنکھ کی کمزوری میں ہومیوپیتھک دوائیں بڑی کارآمد ہیں۔

اغلاط نامہ

نمبرشمار	صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	درست
1	61	16	Apecacuanha	Ipecacuanha
2	66	5	بلاڈونا	بیلاڈونا
3	74	4	سلیسیا	سلیشیا
4	93	6	Hypercrium	Hypericum
5	107	15	Veretrum	Veratrum
6	108	4	Aurum	Arum
7	111	12	روز	ڈوز
8	111	10	Pulstilla	Pulsatilla
9	113	16	Blader	Bladder
10	135	20	Muscullar	Muscular
11	136	8	Skelletal	Skeletal
12	163	1	Neorology	Neurology
13	165	4	Mdedula	Medulla
14	167	10	Silica	Silicea
15	170	16	Silica	Silicea
16	171	15	Strychnia	Strychninum
17	172	11	Am Mur	Ammo Mur
18	176	15	Citcuta Vir	Cicuta Vir

درست	غلط	سطر نمبر	صفحہ نمبر	نمبر شمار
Calendula	Calendola	18,19	176	19
Carboveg	Corboveg	14	177	20
Calc.Carb	Calc. Crab	3	178	21
Silicea	Silica	3	178	22
Coffea	Coffa	19	185	23
سباڈیلا	سباڈلا	20	185	24
Belladona	Balaladona	17	186	25
Meningitis	Meningistis	1	189	26
Crocus Sativa	Crocus Sativus	11	191	27
Mezereum	Mezerem	12	192	28
Zinc.Met	Zin.Net	20	195	29
Bryonia	Bryonmia	18	196	30
Bovista	Bovesta	10	211	31
Phosphoricum	Pryophosphorium	8	213	32
Ligaments	Legaments	2	219	33
Tendons	Tendonds	15	227	34
Sanguinaria	Sangurnana	9	230	35
Pulmonary	Pulumonary	2	235	36
Phosphorus	Phsophorus	6	241	37
Sad	Said	1	254	38
Spirit	Sprit	1	254	39

نمبرشمار	صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	درست
40	254	5	Mony	Money
41	257	7	Andrenal	Adrenal
42	260	6	Cac. Carb	Calc Carb
43	269	13	Canthris	Cantharis
44	271	18	Ars. Ablum	Ars. Album
45	275	16	Carbovage	Carboveg
46	276	12	Hydrocloricacid	Hydrochloric Acid
47	277	20	Nausia	Nausea
48	281	9	Duodonum	Duodenum
49	355	2	Bronchoal	Bronchial
50	361	17	Kereosotum	Kreosotum
51	403	14	Chininum Sulph	Chinum Sulph
52	412	18	Camphur	Camphora
53	416	6	Galnds	Glands
54	443	4	Anidresis	Anidrosis
55	475	7	Sterlity	Sterility
56	483	16	Bacilumim	Baccillinum
57	489	1	بچوّں ے امرض	بچوّں کے امراض
58	514	17	Entric Fever	Enteric Fever
59	528	5	Miasams	Miasms
60	529	15	Syphlis	Syphilis
61	531	1	Psorianum	Psorinum

درست	غلط	سطر نمبر	صفحہ نمبر	نمبر شمار
Syphilis	Syphlis	3	532	62
Cinnabaris	Cinnabario	13	533	63
Deficiency	Dyficiency	2	539	64
Aresnic Iod	Aroenic Iod	7	550	65
Strychnin Phos	Strychnia Phos	9	555	66
Sulphur	Sulphar	11	559	67
Kali Bich	Kali Bitch	9	560	68
Baccillinum	Bacilium	13	564	69
Aresnic Alb	Aesenic Alb	17	566	70
Sanicula	Sanicola	18	573	71
Lycopodium	Lycopdium	15	573	72
Carbo Animalis	Carbo Anamalis	1	574	73
Graphites	Graphitus	6	585	74
ovary	(Overy)	22	587	75

الحاج پروفیسر ڈاکٹر سیّد منظر حسین کاظمی

مصنف کی دوسری کتابیں

مطبوعہ

۱ ۔ روح لیاقت ۔ لیاقت علی خان پر پہلی کتاب
۲ ۔ مقامات مقدسہ ۔ چشمہ ہدایت برائے حج و زیارات
۳ ۔ واجد علی شاہ انکی شاعری اور مرثیے
۴ ۔ انیس کا مطبوعہ لیکن غیر مطبوعہ مرثیہ
۵ ۔ سہیل مر نہیں سکتا سہیل زندہ ہے فرزند کی یاد میں

زیر طبع

۱ ۔ انیس کے کلام میں رشتہ داریاں
۲ ۔ اسٹیج ڈرامے
۳ ۔ تقاریر و مضامین منظر
۴ ۔ اور میں پاکستان آگیا (سرگزشت)
۵ ۔ حضرت علیؑ کی سیاسی زندگی

کتاب کے چند اہم موضوعات

مختلف طریقہ علاج ۔ تاریخ ہومیو پیتھی ۔ ہومیو پیتھک طریقۂ علاج ۔ ایڈز اور ہومیو پیتھی ۔ اکیسویں صدی اور ہومیو پیتھی ۔ ہومیو پیتھک ادویات پر تحقیق ۔ ادویات حفظ ماتقدم ۔ کولیسٹرول ۔ برتھ کنٹرول ۔ موٹاپا ۔ سورا ۔ سفلس ۔ سائیکوسس ۔ گنجا پن ۔ ذیابیطس اور جسمانی تمام امراض کے علاج ۔